

ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مُسْتَنْدِ اَوْ رَبِّ مَحَاوِرَہِ تَرْجَمَہِ

مِشکوٰۃ شَرِیف

اَزْ ذَوِّ جَمَہِ
مِشْقَاتُ الصَّالِحِیْنَ

اِسْمُ ذِی الرِّزْقِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطِیْبِ (الرَّمْلِیّ)

تَرْجَمَہِ

مَوْلَانَا عَبدُ الرَّحْمٰنِ کَانِدِہْلَوِیّ مَرْحُوم

عُنُوْنَا ت ۝ مَوْلَانَا عَبدُ اللّٰہِ جَاوِیْدِہْ غازی پُوری (مَآبِ مَظاہِرِ حَقِّ جَدِیْدِہِ)

دَارُ الْاَلْمَدِیْنَةِ

اَدُمِلَارَہِ اَلِہْم لَہْ جَنَارِہِ رُوٹ سٹیج پکسٹ ۵۱-2631861

مُسْتَنْدَاوَرَبَا مُحَاوَرَة تَرْجَمَه

جلد دوم

مشکوٰۃ شریف

اُردو ترجمہ

مِشْكَاةُ الصَّابِغِ

اِسْمَ وَلى اِلهِ رَسُوْلِ مُحَمَّدٍ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَظِيْبِ الْفَرَسِ

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاب مظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

سخنہائے گفتنی

الحمد للہ کہ ایک مدت کے بعد ہماری دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں اور ہم اس لائق ہو سکے کہ آپ کے ہاتھوں میں ایک نئی اور مفید چیز دے سکیں۔ حدیث کی اہمیت ظاہر ہے کہ مسلمان اس سے مسلمان رہ کر بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ قرآن اور حدیث کا تعلق ایسا ہے کہ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ قرآن اگر ہمارے واسطے ایک جامع اور اجمالی لائحہ عمل ہے تو حدیث اس کی عملی تفسیر ہے اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر دونوں کی افادیت ختم ہو جائے۔

حدیثوں میں چونکہ آمیزش کی ابتداء ہو گئی اور وضع حدیث کا سلسلہ شروع ہو گیا اس لئے محدثین ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کی حفاظت پر مستعد ہوئے اور ان کو جمع کرنا شروع کیا ان میں پہچہ مشہور اور مستند کتابیں ہیں جنہیں ہم آج صحاح ستہ کے نام سے جانتے ہیں۔ ہمارے پیش رو ہمارے لئے یہ چھ کتابیں چھوڑ گئے اور دین کی اہم خدمت انجام دے کر جبریدۂ عالم پر اپنا نقشِ دوام ثبت کر گئے لیکن اسے استفادہ آسان نہیں تھا اس لئے امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرار بغویؒ نے ان صحاح سے اور دوسری مستند کتابوں سے حدیثیں لے کر مصباح کے نام سے جمع کیا لیکن اس کی ترتیب میں

بعض نقائص تھے جنہیں دُور کر کے شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمریؒ نے عرضہ دراز کی محنت کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے پیش کیا اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب تمام عالمِ مسلم میں داخل درس کر لی گئی۔

قرآن و حدیث کی زبان عربی ہے اس لئے اُردو داں طبقہ اس سے محروم رہ جاتا اگر ان کے تراجم اُردو میں شائع ہوتے چنانچہ اُردو مشکوٰۃ المصابیح کا بھی ترجمہ کیا گیا تاکہ اُردو داں طبقہ بھی مستفید ہو سکے، لیکن اب تک جو صورت حال تھی وہ یہ کہ یا تو اس کا ترجمہ علیحدہ شائع کیا گیا لیکن اس صورت میں دقت یہ تھی کہ اصل حدیث اور ان کے معنی بیک وقت پیش نظر نہیں رہ سکتے تھے اور ترجمہ کے ساتھ اصل حدیث شائع بھی ہوتی تو اس کا ترجمہ سلیس اور با محاورہ نہ تھا۔

اس لئے ان دقتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اُردو داں طبقہ کی سہولت کے لئے حدیثیں درج کی گئیں اور اُس کے مقابل با محاورہ اُردو ترجمہ بھی لکھ دیا گیا تاکہ اصل حدیث پڑھ کر ان کے معانی سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اس کا فائدہ صرف اُردو داں طبقہ ہی تک محدود نہ ہو گا بلکہ طلبہ کو بھی اس سے استفادہ کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ناظرین اور اہل علم حضرات ہماری ان کوششوں کو بہ نظر استحسان دیکھ کر ہماری ہمت افزائی کریں گے۔

فہرست مضامین

مُشکوٰۃ جلد دُوم

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
	کتابُ البیوع	
۱۱	پاک روزی اور حلال پیشہ کا بیان	۱
۱۸	معاملات میں نرمی کرنے کا بیان	۲
۱۹	اختیاری بیع کا بیان	۳
۲۱	سود کا بیان	۴
۲۶	جن بیعوں سے ممانعت کی گئی ہے، ان کا بیان	۵
۳۷	بیع سلم اور رہن کا بیان	۶
۳۸	گرائی کے خیال سے غلہ کو روکنے کا بیان	۷
۴۰	افلاس اور مہلت دینے کا بیان	۸
۴۷	شرکت اور وکالت کا بیان	۹
۴۹	غصب اور عاریت کا بیان	۱۰
۵۲	شفعہ کا بیان	۱۱
۵۶	مساقاۃ اور مزارعت کا بیان	۱۲
۵۹	اجارہ کا بیان	۱۳
۶۲	خراب و غیر آباد زمین کو آباد کرنے اور پانی کے حق کا بیان	۱۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵	عطایا کا بیان	۶۶
۱۶	لقلعہ کا بیان	۷۲
۱۷	فرائض کا بیان	۷۵
۱۸	وصیتوں کا بیان	۸۱
کتاب النکاح		
۱۹	نکاح کا بیان	۸۲
۲۰	جن اعضاء کو چھپانا واجب ہے اُن کا اور منسوبہ کو دیکھنے کا بیان	۸۸
۲۱	دلائل نکاح اور عورت سے نکاح کی اجازت لینے کا بیان	۹۲
۲۲	منگنی نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرط کا بیان	۹۶
۲۳	جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان کا بیان	۱۰۶
۲۴	مباشرت کا بیان	۱۰۶
۲۵	لوڈی کو آزادی کے بعد اختیار دینے کا بیان	۱۰۹
۲۶	ہمسر کا بیان	۱۱۰
۲۷	ولیمہ کا بیان	۱۱۳
۲۸	بیویوں کے پاس رہنے کا وقت مقرر کرنے کا بیان	۱۱۶
۲۹	صحبت و اختلاط اور عورتوں کے حقوق کا بیان	۱۱۹
۳۰	خلع اور طلاق کا بیان	۱۲۸
۳۱	جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اور اُن کا بیان	۱۳۲
۳۲	لعان کا بیان	۱۳۵
۳۳	عدت کا بیان	۱۴۳
۳۴	استبراء کا بیان	۱۴۸
۳۵	غلاموں اور لوڈیوں کے حقوق اور نفقات کا بیان	۱۴۹
۳۶	نا بالغ بچوں کی تربیت و پرورش اور بالغ ہونے کا بیان	۱۵۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	کتاب العتق	
۳۷	غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان	۱۵۹
۳۸	مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو خریدنے اور بیماری کی حالت میں آزاد کرنے کا بیان	۱۶۱
۳۹	قسموں اور نذروں کا بیان	۱۶۵
۴۰	نذروں کا بیان	۱۶۹
	کتاب القصاص	
۴۱	قتل کا بدلہ لینے کا بیان	۱۷۴
۴۲	قتل کے مالی معادضوں کا بیان	۱۸۳
۴۳	جن چیزوں میں تاوان واجب نہیں ہوتا، اُن کا بیان	۱۹۰
۴۴	قیامت کا بیان	۱۹۵
۴۵	مفسدوں اور دین اسلام سے پھر جانے والوں کو قتل کرنے کا بیان	۱۹۶
	کتاب الحدود	
۴۶	شرعی سزاؤں کا بیان	۲۰۲
۴۷	چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان	۲۱۲
۴۸	شرعی سزاؤں میں سفارش کرنے کا بیان	۲۱۶
۴۹	شراب پینے کی سزا کا بیان	۲۱۸
۵۰	جس کو شرعی سزا دی جائے، اس کے حق میں بددعا کرے کا بیان	۲۲۰
۵۱	تعزیر و تنبیہ کا بیان	۲۲۲
۵۲	شراب پینے کی وعید اور شراب کی حقیقت کا بیان	۲۲۳
	کتاب الامارۃ والقضاء	
۵۳	حکومت کا بیان	۲۲۸
۵۴	رعیت پر آسانی و نرمی کرنے کا بیان	۲۴۱
۵۵	حکمرانی کرنے اور حکمرانی سے ڈرنے کا بیان	۲۴۳
۵۶	حکام کی تنخواہ اور حکام کو ہدایا دینے کا بیان	۲۴۷

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۵۰	نزاعی معاملات اور شہادتوں کا بیان	۵۷
۲۵۶	کتاب الجہاد	۵۸
۲۷۵	جہاد کا بیان	۵۹
۲۸۱	سامان جہاد کی تیاری کا بیان	۶۰
۲۸۸	آداب سفر کا بیان	۶۱
۲۹۲	کفار کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان	۶۲
۲۹۷	جہاد میں لڑنے کا بیان	۶۳
۳۰۵	قیدیوں کے احکام کا بیان	۶۴
۳۰۷	امن دینے کا بیان	۶۵
۳۲۱	مال غنیمت میں تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان	۶۶
۳۲۳	جزیرہ کا بیان	۶۷
۳۲۸	صلح کا بیان	۶۸
۳۳۰	جزیرہ عربیہ یہود کو نکال دینے کا بیان	۶۹
	جہاد کفار سے بغیر جنگ ہاتھ آئے اس کا بیان	۷۰
	کتاب الصید والذبائح	۷۱
۳۳۳	مذبح جانوروں اور شکار کا بیان	۷۲
۳۴۰	کتنے کا بیان	۷۳
۳۴۱	حلال و حرام جانوروں کا بیان	۷۴
۳۵۰	حقیقہ کا بیان	۷۵
	کتاب الاطعمہ	۷۶
۳۵۲	کھانوں کا بیان	۷۷
۳۶۷	ضیافت کا بیان	۷۸
۳۷۲	مضطر و مجبور کے کھانے کا بیان	۷۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۷	پینے کی چیزوں کا بیان	۳۷۲
۷۸	نہیند اور نفیق کا بیان	۳۷۷
۷۹	برتن کو ڈھانکنے کا بیان	۳۷۸
	کتاب اللباس	
۸۰	لباس کا بیان	۳۸۱
۸۱	انگوٹھی اور چہر کا بیان	۳۹۵
۸۲	پاپوش کا بیان	۴۰۰
۸۳	کنکھی کرنے کا بیان	۴۰۱
۸۴	تصادیر کا بیان	۴۱۳
	کتاب الطب والرُقَا	
۸۵	طِب اور منتروں کا بیان	۴۱۹
۸۶	اچھی بُری فال کا بیان	۴۳۱
۸۷	غیب کی خبریں دینا۔	۴۳۴
	کتاب الرؤیا	
۸۸	خواب کا بیان	۴۳۹
	کتاب الآداب	
۸۹	سلام کا بیان	۴۴۶
۹۰	اجازت حاصل کرنے کا بیان	۴۵۶
۹۱	مصافحہ اور معانقہ کا بیان	۴۵۸
۹۲	کھڑے ہونے کا بیان	۴۶۲
۹۳	بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کا بیان	۴۶۵
۹۴	پھینکنے اور جمائی لینے کا بیان	۴۶۹
۹۵	ٹہننے کا بیان	۴۷۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹۶	نام رکھنے اور اچھے بُرے ناموں کا بیان	۴۷۳
۹۷	بیان اور شعر کا بیان	۴۷۹
۹۸	زبان کی حفاظت، غیبت اور بُرا کہنے کا بیان	۴۸۵
۹۹	وعدہ کا بیان	۴۹۰
۱۰۰	خوش طبعی یا مزاح کا بیان	۴۹۹
۱۰۱	خاندان اور قوم کی حمایت اور فخر کرنے کا بیان	۵۰۲
۱۰۲	نیکی و احسان اور اقارب کے ساتھ سلوک کا بیان	۵۰۶
۱۰۳	خدا کی مخلوق پر شفقت و رحمت کا بیان	۵۱۵
۱۰۴	خدا سے اور خدا کے لئے محبت کا بیان	۵۲۶
۱۰۵	جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے یعنی ترکِ ملاقات، انقطاع دوستی اور عیب جوئی کا بیان -	۵۳۲
۱۰۶	کاموں میں احتراز اور توقف کرنے کا بیان	۵۳۸
۱۰۷	نرمی، حیا اور حُسنِ خلق کا بیان	۵۴۱
۱۰۸	غصہ اور تکبر کا بیان	۵۴۷
۱۰۹	ظلم و ستم کا بیان	۵۵۱
	امر بالمعروف کا بیان	۵۵۵
کتابُ الرِّقَاق		
۱۱۰	دل کو نرم کرنے والی حدیثوں کا بیان	۵۶۳
۱۱۱	فہرستِ اربعہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی مباشرت کا بیان	۵۸۱
۱۱۲	حرص و آرزو کا بیان	۵۸۹
۱۱۳	خدا کی اطاعت و عبادت کے لئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان	۵۹۲
۱۱۴	توکل اور صبر کا بیان	۵۹۶
۱۱۵	ریاء اور سمعہ کا بیان	۶۰۲
۱۱۶	روئے اور ڈرنے کا بیان	۶۰۷
۱۱۷	لوگوں کی حالتوں تغیر و تبدل کا بیان	۶۱۳
۱۱۸	ڈرانے اور نصیحت کا بیان	۶۱۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب البیوع
خرید و فروخت کا بیان

بابُ الْکَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

پاک روزی اور حلال پیشہ کا بیان
فصلِ اول

اپنے ہاتھ کی محنت کی روزی سب سے بہتر ہے

۲۳۹ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَكَلْتُ أَحَدًا طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنْ تَبَيَّ اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (رد الواعظ البخاری)

حضرت مقدم بن معدی کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھا یا کسی نے کبھی کوئی کھانا جو بہتر ہو اس کھانے سے جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے اور خدا کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (بخاری)

صرف حلال مال کھانے کی فضیلت اور حرام مال سے بچنے کا اثر

۲۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْلُبُوا إِلَيْنَا شَيْئًا مِنَ الذِّنِّ أَمْثَرُ أَكَلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَأْذِي وَمَطْعُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدَايَ يَأْتِيهِ الْحَرَامُ فَيَأْكُلُ يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ پاک ہر پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اے رسولو! کھاؤ پاک چیزوں میں سے اور نیک کام کرو۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو! کھاؤ پاک کھانوں میں سے جو ہم نے تم کو دیے ہیں۔ پھر ذکر کیا اپنے ایک شخص کا جو طویل سفر کرتا ہے (رج کے لئے) یا کسی اور عبادت کے لئے یا قبولیت دعا کی تلاش کے لئے، پر اگندہ بال اور غبار آلودہ، اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا اور کہتا ہے۔ اے پروردگار (مجھ کو یہ چیز دے مجھ کو فلاں چیز دے) حالانکہ کھانا اس کا

نے والے زمانہ کے پاک ایک پیش گوئی

۲۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنْ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رد الواعظ البخاری)

حرام لباس اس کا حرام اور حرام ہی میں پرورش کیا گیا ہے۔ پھر کیوں کر اس شخص کی دعا قبول کی جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اس چیز کی

پر وہ نہ کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام۔ (بخاری)

مشتبہ چیزوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کی حقیقت سے بہت سے لوگ واقف ہیں۔ پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین پاک کیا اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا اور جو شخص شبہ کی چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہوا اس کی کیفیت اُس چرہا ہے کی سی ہے جو کھیت کی مینڈ کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے اور ہر وقت اس کا خطرہ رہے کہ کوئی جانور کھیت میں گھس جائے خبردار ہو کہ ہر بادشاہ کی ایک حد مقرر ہے اور خدا کی حد حرام چیزیں ہیں آگاہ ہو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک یہ ٹھیک رہتا ہے سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۴۲ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ ظَاهِرٌ وَالْحَرَامُ ظَاهِرٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ دَقَّ فِي الشُّبُهَاتِ دَقَّ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى أَحْوَلَ الْحِلْيَةِ يُوشِكُ أَنْ يَرْتَدَّ فِيهِ أَلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَالِكٍ حِمٌّ إِلَّا دَانَ حِمِّي اللَّهِ حَرَامُهُ إِلَّا دَانَ فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً إِذَا صَالَحَتْ صُلِحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

زانیہ کی اجرت مالِ عرا ہے

حضرت رافع بن رافع بن خدیج کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ زنا کار عورت کی خرجی حرام ہے اور زانیہ کی اجرت والی کی اجرت ناپاک ہے۔ (مسلم)

۲۶۴۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحِجَارِ خَبِيثٌ۔ (رواہ مسلم)

کتے کی قیمت کا مسئلہ

حضرت ابو سعیدؓ و انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت سے زانی عورت کی خرجی سے اور کاہن کی اجرت سے (کاہن آئندہ کی خبریں بتانے والا شخص) (بخاری و مسلم)

۲۶۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلُوِّ الْكَاهِنِ۔ (متفق علیہ)

خون بیجا حرام ہے

حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خون کی قیمت سے کتے کی قیمت سے زانی عورت کی خرجی سے اور لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے پر سود دینے والے پر اور جسم کو گودنے والے شخص پر اور گدوائے والے پر اور تصویر بنانے والے پر۔ (بخاری)

۲۶۴۵ وَعَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّارِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعْنُ أَكْلِ الرِّبَا وَمُوكَلِّهِ وَالْوِاشَةِ وَالْمُسْتَوِشَةِ وَالْمُصَوِّرِ۔ (رواہ البخاری)

حرام چیزوں کی خرید و فروخت بھی حرام ہے

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے شراب کا بیچنا، مردار کا بیچنا، سورا کا بیچنا اور متبوتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ مردار کی چربی کی بابت بتائیے وہ کشتیوں پر ملی جاتی ہے اس سے چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اپنے

۲۶۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَرُ الْفَقِيرُ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ دَرَسَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحْوَمَ الْبَيْتَةِ فَإِنَّهُ تَطْلُبُ إِلَيْهَا السُّقْمَ وَيَدَاهَا الْجُلُودَ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ

فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ الْيَهُودُ
إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ مَتَّحُو مَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاغُوهُ تَاكَلُوا
ثُمَّ - (متفق علیہ)

یہودی پر لعنت فرمائے جب خداوند تعالیٰ نے مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو وہ چربی کو کھلاتے اور بیچ ڈالتے اور اس کی قیمت کھا جاتے۔ (بخاری و مسلم)

یہودیوں کی ایک عیاری

۲۶۳۷
۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ اللَّهُ الْيَهُودُ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمَ وَمَجْجَلُوهُ
فَبَاغَوْهَا - (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ نے یہودیوں کو حرام کر دیا ان پر مردار کی چربیاں حرام کی گئی تھیں۔ انھوں نے چربی کو کھلایا اور بیچ ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

بلی کی خرید و فروخت کا مسئلہ

۲۶۳۸
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ شَرِّ النَّكْبِ وَالسُّنْدِ - (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

پکھنے لگانے کا پیشہ حلال ہے

۲۶۳۹
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ
أَهْلَهُ أَنْ يَتَّقُوا عَنَهُ مِنْ خِزَاجٍ - (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیکنجی کھینچی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دے دیں جاتے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ وہ اس کی اجرت میں سے کم لیا کریں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

اولاد کی کمائی کھانا جائز ہے

۲۶۴۰
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنْ أَدَلَّكُمْ
مِنْ كَسْبِكُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَابْنُ رَوَّادٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ أَنَّ أَطْيَبَ
مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ دَلَّاهُ مِنْ كَسْبِهِ
بِسَبِّ بَهْرِدٍ أَوْ كَمَائِهِ كَمَائِهِ كَمَائِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کمایا کرو اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب میں سے ہے (یعنی اولاد کی کمائی کھانا بھی تمہارے لئے جائز ہے)۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو چیز آدمی نے کھائی اس میں سب سے بہتر دیا کہ وہ ہے جو اپنی کمائی میں سے ہو، اور اس کی اولاد اس کے کسب میں سے ہے۔)

مال حرام کا حکم

۲۶۴۱
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا
فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيُقبلَ مِنْهُ وَلَا يُغْنِي مِنْ خَيْرٍ بَارَكَ
لَهُ فِيهِ وَلَا يَتَرَكُهُ خَلْفَهُ ظَهْرَهُ إِلَّا كَانَ زَادَهُ
إِلَى النَّارِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمُحُّ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بندہ مال حرام کمائے اور صدقہ کرے اور وہ (صدقہ) اس کے قبول کر لیا جائے (ایسا نہیں ہوتا) اور اس مال حرام سے وہ شخص جو کچھ اپنی ذات یا اہل و عیال پر خرچ کرے اور اس میں برکت دی جائے (ایسا نہیں ہوتا) یعنی مال حرام کا نہ صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ اس میں برکت دیکائی ہوا اور

لَيْكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِأَلْحَنِ إِنَّ الْحَبِثَ -

(رواہ احمد و کذا فی شرح السنۃ)

جو شخص حرام مال کو ترے کے بعد پھوڑ جائے اس کے لئے دوزخ کا نقشہ ہوا ہے) خداوند تعالیٰ بُرائی کو بُرائی سے دُور نہیں کرتا (یعنی حرام مال سے گناہوں کو دُور نہیں کرتا) بلکہ بُرائی کو بھلائی سے دُور کرتا ہے (یعنی پاک مال ناپاک مال کو دُور نہیں کرتا)۔ (احمد - شرح السنۃ)

حرام مال کھانے پر وعید

۲۶۵۲

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ الشَّجَرِ وَكُلٌّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ الشَّجَرِ كَانَتْ النَّارُ أَوْ لِي بِهِ -

(رواہ احمد و الدارمی و البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت جس نے حرام سے پرورش پائی ہے جنت میں داخل نہ ہوگا اور جس گوشت نے حرام (مال) سے نشوونما حاصل کی ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔ (احمد - دارمی - بیہقی)

شبہات میں پڑنے سے بچو

۲۶۵۳

وَعَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَاحِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكُذْبَ رِيْبَةٌ -

(رواہ احمد و الترمذی و النسائی و رواہ الدارمی)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد رکھی ہے کہ جو چیز تجھ کو شک میں ڈالے اُس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی جانب توجہ کر جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ حق اور سچائی دل کے لئے اطمینان بخش چیز ہے اور باطل شک اور تردد کا موجب ہے۔ (احمد - ترمذی - نسائی اور دارمی)

اچھائی اور برائی کی پہچان

۲۶۵۴

وَعَنْ وَائِصَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَائِصَةُ جِئْتِ تَسْأَلُنِ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ تَجْمِيعُ أَصَابِعَةٍ فَضْ بَصْمَاةٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ نَفْسَكَ اسْتَغْفِرْ قَلْبَكَ ثَلَاثًا أَلْبَسْ مَا أَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنَّ أَقْنَاكَ النَّاسَ -

(رواہ احمد و الدارمی)

حضرت وائصہ بنت معبد نے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے وائصہ! (وہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا۔ میں نے عرض کیا: ہاں (یہ سن کر) آپ نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینے پر مار کر فرمایا: اپنے نفس سے پوچھ، اپنے دل سے پوچھ۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے (اور پھر فرمایا) نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان، حاصل ہو اور جس سے دل کو سکون نصیب ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اور دل میں تردد کا موجب ہو اگرچہ لوگ (اس کے جواز کا) فتویٰ دیں۔ (احمد - دارمی)

کامل پر ہیزگاری کا درجہ

۲۶۵۵

وَعَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرَ الْيَأْيَةِ بَأْسٍ -

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کو نہ پھوڑ دے جن میں کوئی بُرائی نہیں ہے، تاکہ وہ اس طریقہ سے ان چیزوں سے بچ سکے، جن میں بُرائی ہے (ترمذی - ابن ماجہ)

متعلقین شراب پر لعنت

۲۶۵۶

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْسَةِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَ
مُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَ
سَاقِيَهَا وَبَايَعَهَا وَأَكَلَ ثَمَرَهَا وَالْمُسْتَدْرِي لَهَا۔

(رداۃ الترمذی و ابن ماجہ)

۲۶۵۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَ
بَايَعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَ
حَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔

(رداۃ ابوداؤد و ابن ماجہ)

نے شراب کے معاملہ میں دس آدمیوں پر یعنی (۱) پھیلوں کے پھوڑنے والے
پر (۲) پھوڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر (۴) اٹھانے والے پر (۵)
اس شخص پر جس کے لئے شراب اٹھا کر لے جانی گئی (۶) پلانے والے پر (۷)
بیچنے والے پر (۸) شراب کی قیمت کھانے پر (۹) خریدنے والے پر (۱۰)
اس شخص پر جس کے لئے خریدی گئی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند
نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے پر اس
کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے پھوڑنے والے پر پھر
اس کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے اٹھا کر لے جانی گئی۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

کھنے لگانے والے کی کمائی کا حکم

حضرت محیضہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے سینگی کھینچنے والے کی اجرت
کی اجازت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کی (یعنی پوچھا کہ اس کی مزدوری کھانا جائز ہے
یا نہیں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا۔ اس نے پھر دوبارہ اجازت
میں کہا کہ جب کئی بار اس پوچھا تو آپ نے فرمایا تو اس کی مزدوری لینے اور
کو کھلائے یا اپنے غلام کو۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۶۵۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُجْرَةِ الْحِجَامِ فَذَهَابَ فَلَمْ يَزَلْ
يَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اِغْلِفْ نَاصِحَتِي وَأَطْعِمْنِي رَقِيقًا

(رداۃ مالک و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

مغنیہ کی کمائی کھانے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے
کتے کی قیمت سے اور گانے والی یا زنا کار عورت کی اجرت سے۔
(شرح السنہ)

۲۶۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمِينِ الْكَلْبِ وَكُسْبِ الزَّوَارَةِ۔

(رداۃ فی شرح السنۃ)

گمانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت کا حکم

حضرت ابی امامہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانے والی
لونڈیوں کو نہ تو فروخت کرو اور نہ خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا سکھاؤ،
ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کے متعلق یہ آیت نازل کی گئی ہُوَ مِنَ
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ يَعْنِي بَعْضَ أَدْمِيٍّ مِنْ سِوَةِ
بُخَيْرٍ كَرْتِمْ هِيَ كَيْلُ بَاتٍ (یعنی گانا اور قصے کہانیاں)۔ احمد۔ ترمذی
ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے علی بن زبیر راوی ضعیف
ہے۔ اور غریب انشاء اللہ تم ہم جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مایحیل آکلہ کے
باب میں بیان کریں گے۔

۲۶۶۰ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ لَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا

تَعْلَمُوهُنَّ وَتَشْتَرِيَهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْهُ وَ

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَالْتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّادِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَ

سَدِّكَ حَدِيثُ جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَفِ فِي بَابِ مَا

يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

فصل سوم

حلال روزی کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ
فَرِیضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیضَةِ
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

علیہ وسلم نے کہ پاک و حلال کمائی فرض ہے، فرض کے بعد یعنی ان
فرائض کے بعد جو خدا نے مقرر کئے ہیں، حلال کمائی بھی فرض ہے۔
(بیہقی)

کتابت قرآن کی اجر ت جائز ہے

۲۶۶۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ كِتَابَةِ
الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ لَنَا هُمْ مَقْبُورُونَ وَ
لَهُمْ لَنَا يَكُونُونَ مِنْ عَمَلِ آيِدِيهِمْ
(رداۃ ردین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان سے قرآن مجید کی کتابت
(لکھائی) کی اجر ت کی بابت پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا اس کی مزدوری
میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ لوگ (یعنی کتاب) نقش کھینچنے والے
ہیں اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے ہیں۔
(ذہبی)

کون سا کسب افضل ہے

۲۶۶۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَ
كُلُّ شَيْءٍ مَبْرُورٍ
(رواہ احمد)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
کونسا پیشہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کما نا بہترین کسب
ہے اور پیشہ وہ ہے جو ہاتھ سے کیا جائے، جیسے زراعت اور کتابت وغیرہ
اور ہر شے (یعنی تجارت جو بددیانتی اور مکر و فریب کے پاک ہو) مقبول ہے۔

دودھ کی قیمت کا حکم

۲۶۶۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَبِي مَرْثَمٍ قَالَ كَانَتْ لِقُلَّةٍ
بَيْنَ مَعْدِي كَبَابٌ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ
الْمُقَدَّامَ تَمَنَّهُ فَقِيلَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَتَبِيعُ اللَّبَنَ
وَتَقْبِضُ التَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذَلِكَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهَمُ
(رواہ احمد)

ابی بکر بن مرثم کہتے ہیں کہ حضرت مقدم بن معدی کریشی کی ایک
لوندی دودھ بچا کرتی تھی اور دودھ کی قیمت اس سے مقدم لے لیا
کرتے تھے۔ ایک روز مقدم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اللہ پاک ہے لوندی دودھ
بھیجتی ہے اور تم اس کے دام لے لیتے ہو۔ مقدم نے کہا۔ ہاں! اور اس
میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا جس میں درہم و
دینار کے سوا کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔ (احمد)

مقرر کسب معاش کو بلا سبب ترک نہ کرو

۲۶۶۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَجْهَدُ ابْنَ الشَّامِ
إِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ لِي
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
كُنْتُ أَجْهَدُ لِي الشَّامَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ
فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلَمْ تَجِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا
سَبَّبَ اللَّهُ لَكَ أَحَدًا مِنْ رِزْقٍ مِّنْ وَجْهِكَ لَا
يَدَاغُهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ
(رواہ احمد و ابن ماجہ)

نافع کہتے ہیں کہ میں ملک شام اور مصر کی طرف تجارتی سامان
بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی جانب تجارتی مال بھیجنے کا ارادہ
کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مشورے کے لئے حاضر ہو کر عرض
کیا۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا! میں شام کی طرف تجارتی مال بھیجا کرتا تھا اور
اب ارادہ ہو کہ عراق کی طرف مال بھیجوں۔ انھوں نے فرمایا ایسا
نہ کر۔ تجھ کو اور تیری تجارت کو کیا ہوا (یعنی شام کے سلسلہ تجارت کو
کیوں ترک کرتا ہے؟) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
کہ جب خداوند تعالیٰ تمہارے رزق کا کہیں سامان کر دے تو اس
کو نہ پھوڑو جب تک اس میں انقلاب واقع نہ ہو، یا اس سے اس
کو نقصان پہنچے۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکرؓ کا وصف احتیاط و تقویٰ

۲۶۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ مِّمَّنْ جَاءَهُ لَهْ الْخِزَانَةِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَوَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بَشْعٌ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكْتُمُ عَنْ رِجَالِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا آتِي خَدَاغَتَهُ فَلَقِيتُنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ قَالَتْ فَادْخُلْ أَبْجِ بَكْرِي دَاةً فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ - (رواه البخاری)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا جو آپ کی کھائی میں سے کچھ اپنے مالک کو دیا کرتا تھا اور حضرت ابو بکرؓ اس کی کھائی کو کھالیا کرتے تھے۔ ایک روز یہ غلام کوئی چیز لایا اس میں سے ابو بکرؓ نے بھی کھایا۔ غلام نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟ ابو بکرؓ نے یہ کیا چیز ہے غلام نے عرض کیا۔ میں ایام جاہلیت میں ایک شخص کو عجیب کی باتیں بتایا کرتا تھا حالانکہ میں اس فن سے ابھی طرح واقف نہ تھا۔ لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا۔ آج اس شخص سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے مجھ کو یہ چیز دی۔ یہ وہی چیز ہے جو آپ نے کھائی ہے۔ حضرت

عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابو بکرؓ نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر کے نکال دیا۔ (بخاری)

حرام مال کھانے پر وعید

۲۶۶۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غَدِيَ الْحَرَامِ - (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت ابو بکرؓ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بیہقی)

حضرت عمرؓ کے تقویٰ و احتیاط کی ایک مثال

۲۶۶۳ (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاعْجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ آيُنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَمٌ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ الْحَلَبُورَ إِلَى مِنْ آبَائِنَا فَجَعَلْتُ فِي سِقَاتِي وَهُوَ هَذَا فَادْخُلْ عَمْرِي دَاةً فَاسْتَقَاءَهُ تَدَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ -

(۳۰) اور حضرت زید ابن اسلمؓ (جو حضرت عمر فاروقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے دودھ پیا جو ان کو بہت اچھا معلوم ہوا انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے دودھ لاکر بلایا تھا، پوچھا کہ یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ تو اس نے انکو بتایا کہ وہ (یعنی میں)، پانی کے ایک چشمہ یا کنویں پر گیا تھا اس نے چشمے یا کنویں کا نام بھی بتایا، وہاں میں نے دیکھا کہ زکوٰۃ کے کچھ جانور یعنی اونٹ و بکری وغیرہ پانی پینے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ان جانوروں کے نگران ان کا دودھ نکال کر لوگوں کو پلا رہے ہیں چنانچہ انہوں نے میرے لئے بھی دودھ دیا۔ جسے میں نے بیکراہی شک میں ڈال لیا یہ وہی دودھ تھا۔ (یہ سنکر) حضرت عمرؓ نے (اپنے ملت میں) ہاتھ ڈال کر

قے کر دی اور اس دودھ کو پیٹ سے باہر نکال دیا کیونکہ وہ زکوٰۃ کا مال تھا جو ان کیلئے جائز نہیں تھا ان دونوں روایتوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے

حرام مال کا قلیل ترین جز بھی عبادت کے نتیجہ پر اثر انداز ہوتا ہے

۲۶۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دَرَاهِمٌ حَرَامٌ كَرِهَ يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَبْلُوءَةً مَادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ ادْخُلْ أَتْبَعِيهِ فِي أَذْنِيهِ وَقَالَ مَهْمَا إِنَّ لَوَيْكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ -

حضرت ابن عمرؓ رضہ کہتے ہیں کہ جو شخص (مثلاً) دس درہم کو ایک بڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام مال میں ہو تو خداوند تعالیٰ اس وقت تک اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر ہو۔ یہ کہہ کر ابن عمرؓ نے اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں (انگلیاں) داخل کر کے کہا یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر یہ الفاظ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنے ہوں۔ (احمد و بیہقی)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابِيهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ - د

(تہقیق نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے)

قَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمَعَامَلَةِ

معاملات میں نرمی کرنے کا بیان !

فصل اول

معاملات میں نرمی کرنے کے لئے آپ کی دعائے رحمت

۲۶۶۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا تَمَحَّ إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى إِذَا اقْتَضَى - (رواہ البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے جب کہ بیچتا ہے اور جب ہے اور جب خریدتا ہے (بخاری)

تم دوسروں کے معاملہ میں نرمی کرو اللہ تمہارے معاملہ میں نرمی کرے گا

۲۶۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِي مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَا لَهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ وَقِيلَ لَهُ أَنْظِرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَاوِزُهُمْ فَإِنْظَرُوا الْمَوْتُ سِرًّا وَاجْتَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِبِ فَإِذَا خَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ رَمَتْهُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَحْيَى عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَآبِي مَسْعُودٍ وَالْأَثَمَارِيِّ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَتَى بِذَلِكَ مِنْكَ عَجَازٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لوگوں میں ایک شخص تھا جب موت کا فرشتہ اس کے پاس اس کی روح نکالنے آیا تو اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے اس نے کہا نعم کو نہیں پڑتا (کہ میں نے کوئی نیک کام کیا ہو) فرشتہ نے کہا۔ یاد رکھو اور اس نے کہا کوئی بات یاد نہیں آتی مگر اس پر کہ دنیا میں جب لوگوں خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا تو احسان کرتا تھا لوگوں پر تقاضے یعنی خوش حال کو ہلت دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا پس خداوند تعالیٰ نے اس کو (اسی کی بدولت) جنت میں داخل کر دیا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے (اس شخص کا بیان سنا) فرمایا۔ میں تجھ سے زیادہ معاف رکھنے کا حق رکھتا ہوں۔ فرشتو! میرے بندے سے درگزر کرو۔

خرید و فروخت میں زیادہ قسم نہ کھاؤ

۲۶۷۱ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا وَكَثْرَةُ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمُوتُ - (رواہ مسلم)

۲۶۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مَمْحُوقَةٌ لِلْبَرَكَةِ - (متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرید و فروخت کے معاملات میں زیادہ قسمیں نہ کھاؤ اس لئے کہ زیادہ قسمیں کھاؤ تو تم کھانیکے رواج کو ترک فرمادیتا ہے اور پھر برکت کو کھود دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قسم کی زیادتی کا رواج برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ (مسلم و بخاری)

جھوٹی قسمیں کھا کر تجارت بڑھانے والے کے لئے وعید

۲۶۷۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْمُلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ بات نہ کرے گا نہ

ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ابوذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ وہ بدترین عذاب کون ہے؟ فرمایا ایک تو بانیچے دراز کر نیوالا (یعنی ٹخنوں سے نیچے باجھام پہننے والا) دوسرا احسان جمانے والا میرا شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچے۔ (مسلم)

إِلَيْهِمْ وَلَا يَزِيدُكُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ اللَّهِ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّي خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُم يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَةً بِالْخَلْفِ الْكَاذِبِ - (رواه مسلم)

فصل دوم امانت دار کاروباری شخص کی فضیلت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہایت سچا اور دیانت دار تاجروں، صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی - دارمی - دارقطنی)
اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے (اس حدیث کی) روایت کی۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۶۴۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ - (رواه الترمذی والدارقطنی والترمذی هذا حديث غریب)

تجارت کے ساتھ صدقہ و خیرات کا حکم

حضرت قیس بن ابی غرزہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگوں یعنی تاجروں کو سہا سہہ (یعنی دلال) کہا جاتا تھا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے گزرے تو ہمارا ایک ایسا نام رکھا جو پہلے نام سے بہتر ہے۔ چنانچہ آپؐ فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیع میں بے فائدہ باتیں اور قسمیں پیش آتی ہیں۔ پس تم بیع کے ساتھ خیرات کو ملاؤ (یعنی صدقہ اور خیرات دینے پر آمادہ رہو) تاکہ بے فائدہ باتوں کا کفارہ ہو جاوے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۲۶۴۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَزَرَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمَاثِرَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّائَنَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْخَلْفُ فَتَوَبَّعُوا بِالْقَبْدَانِ - (رواه أبو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

تاجروں کے لئے وعید

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تاجر لوگوں کا حشر تاجروں (یعنی دروغ گو اور نافرمان لوگوں) کے ساتھ ہوگا (مگر وہ تاجر اس مستثنیٰ ہوں گے) جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور نیکی کی اور سچ بولا۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی) لیکن تہقیقی نے یہ حدیث شعب الایمان میں حضرت برادرؓ سے روایت کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں حضرت عبید کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۴۶ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّجَارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجَارًا إِلَّا مِنَ الْتَقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ - (رواه الترمذی وابن ماجہ والدارقطنی) - (رواه الترمذی في شعب الإيمان عن البراء) وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح

باب الخيار فصل اول خيار مجلس کا مسئلہ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرید کر نیوالا

۲۶۴۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
بِاخْتِيَارٍ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بِبَيْعِ
الْخِيَارِ - (متفق عليه)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَاعَ الْبَيْعَانِ
فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِاخْتِيَارٍ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ
يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ
بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
الْبَيْعَانِ بِاخْتِيَارٍ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا فِي
الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ
بَدَلًا أَوْ يَخْتَارَا -

۲۶۴۸ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِاخْتِيَارٍ مَا لَمْ
يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورُكَ لَهُمَا
فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَنَّا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -
(متفق عليه)

۲۶۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَدِّثُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ
إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ
(متفق عليه)

خرید و فروخت میں فریب نہ کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں فریب دیا جاتا ہوں بیع کے معاملات میں۔ آپ نے فرمایا جب تو کوئی چیز بیچے تو یہ کہہ دیا کہ فریب نہیں ہے۔ چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

تجارتی معاملات میں مسرعتین کی رضامندی و طمانیت ضروری ہے

عمر بن شعیب نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خریدنے اور بیچنے والے دونوں اختیار رکھتے ہیں جب تک علیحدہ نہ ہوں مگر بیع اختیار ہی ہو، اور دونوں میں سے کسی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ معاملہ کرتے ہی اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو اس خیال سے کہ دوسرے کو فسخ بیع کا اختیار نہ رہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۶۸۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ
بِاخْتِيَارٍ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَفْقُوعَ خِيَارٍ
وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَفَارَقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ
يَسْتَفْظِيكَ - (رداۃ الترمذی و ابوداؤد
والتسائی)

لہ اختیار بیع وہ ہے جس میں اس امر کی شرط کر لی جائے کہ پسند آجائے پر بیع کامل ہوگی یا اسی قسم کی کوئی اور شرط کی جائے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اختیار کی بہت سی قسمیں ہیں اور متعدد صورتیں ہیں بعض مدت سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض فروخت شدہ چیز کی نوعیت سے متعلق ہیں۔ ان سب کی تشریح فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۶۸۱ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَغَدَّقَنَّ إِنْسَانٌ إِلَّا عَنْ تَرَاخٍ.** (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خریدنا اور بیچنے والا اس وقت تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں جب تک کہ بیع پر دونوں راضی نہ ہو جائیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

عقربیع کے بعد فسخ کا اختیار

۲۶۸۲ **عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ.** (رواہ الترمذی)

حضرت جابر بن رسول کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو فروخت کرنے کے بعد۔ (ترمذی)

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

سود کا بیان

بَابُ الرَّبْحِ

فصل اول

سود لینے دینے والے پر لعنت

۲۶۸۳ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرَّبْوِ وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَهُ وَقَالَ هُوَ سَوَاءٌ.** (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے (سود لینے والے) پر سود دینے والے پر اور گواہوں پر اور فرمایا ہے وہ سب برابر ہیں (گناہ میں) (مسلم)

ہم جنس اشیاء کے باہمی تبادلہ و تجارت میں ربائی صورت؟

۲۶۸۴ **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَذَّ هَبٍ بِالذَّهَبِ وَالْفَقِصَةُ بِالْفَضَّةِ وَالرُّبُّ بِالرُّبِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٌ نِسْوَاءٌ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَمْثَالُ فَيَسْأَلُونَ كَيْفَ نَسَمُ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.** (رواہ مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیجا جائے سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گہوں بدلے میں گہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے بالکل مثل بمثل یعنی برابر برابر دست بدست اور جب مختلف ہوں یہ قسمیں تو فروخت کرو۔ جس طرح تم چاہو بشرطیکہ معاملہ دست بدست ہو۔ (مسلم)

۲۶۸۵ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَذَّ هَبٍ بِالذَّهَبِ وَالْفَقِصَةُ بِالْفَضَّةِ وَالرُّبُّ بِالرُّبِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ رَادَّ أَوْ اسْتَرَادَّ فَقَدْ آرَبَنِي الْأَخِذُ وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ.** (رواہ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فروخت کیا جائے سونا سونے کے بدلے میں چاندی چاندی کے بدلے میں گہوں گہوں کے بدلے میں جو جو کے بدلے میں کھجور کھجور کے بدلے میں نمک نمک کے بدلے میں مثل بمثل یعنی بالکل برابر برابر دست بدست پس جس نے زیادہ یا زیادہ لیا اس نے سود لیا اور دیا اور سود لینے والا اور دینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (مسلم)

سونے یا چاندی کے باہم لین دین کا حکم

۲۶۸۶ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچو سونے کے بدلے میں سونے کو مگر بالکل برابر اور نہ زیادہ کر بعض کو بعض پر اور نہ چاندی کو بدلے میں چاندی کے مگر بالکل برابر اور نہ زیادہ کر بعض کو بعض پر اور نہ بیچوان میں سے کسی کو اس طرح کہ ایک موجد ہو اور دوسری موجود نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیچو سونا سونے کے بدلے میں اور نہ چاندی چاندی کے بدلے میں مگر ہم وزن یعنی دونوں برابر برابر۔

لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالوَرِقِ إِلَّا وَزَنًا بَوْدَنٍ۔

ہم جنس چیزوں کا تبادلہ برابر برابر کر دو

حضرت عمر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے بیچو کھانا برابر کھانے کے بالکل برابر برابر۔ (مسلم)

۲۶۸۷ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔ (رواہ مسلم)

متحد القدر چیزوں کے باہمی تبادلہ میں ادھار ناجائز ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا بدلے میں سونے کے سود ہے اگر دست بدست نہ بیچا جائے اور چاندی بدلے میں چاندی کے سود ہے اگر دست بدست نہ بیچا جائے اور گہوئیں گہوئوں کے بدلے میں سود ہے اگر دست بدست نہ بیچے جائیں اور جوہر بدلے میں جوہر کے سود ہے اگر دست بدست نہ بیچا جائیں۔ (مسلم و بخاری)

۲۶۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبَاٌ وَالْأَهَاءُ دَهَاءٌ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبَاٌ وَالْأَهَاءُ دَهَاءٌ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبَاٌ وَالْأَهَاءُ دَهَاءٌ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبَاٌ وَالْأَهَاءُ دَهَاءٌ وَالْتَمَرُ بِالْتَمَرِ رِبَاٌ وَالْأَهَاءُ دَهَاءٌ۔ (متفق علیہ)

اچھی اور خراب ہم جنس چیزوں کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز نہیں

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر کا مال مقرر کر کے بھیجا۔ وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا کیا خیر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی ہم اس قسم کی ایک صاع کھجوریں دوسری قسم کی دو صاع کھجوروں کے بدلے میں لیتے ہیں اور دو صاع کھجوریں تین صاع کھجوروں کے بدلے میں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ پہلے تمام قسم کی کھجوریں جمع کر کے بیچو اور پھر قیمت دے کر اچھی کھجوریں خرید لو اور پھر فرمایا لیکن تر از دینوں برابر برابر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۸۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرِ فَجَاءَهُ بِتَمَرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ أَكُلْ تَرِي خَيْرٌ هَكَذَا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَتَانَا هَذَا الصَّاعُ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بَعْجِ الْجَمْعَ بِالذَّارِ هُمْ تُمْرٌ ابْتِغَ بِالذَّارِ هُمْ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْيَمِيزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ قسم کی کھجور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا یہ کہاں سے لایا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس خراب کھجوریں تھیں میں نے ان میں سے دو صاع دے کر ایک صاع یہ کھجوریں خریدیں

۲۶۹۰ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمَرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ

صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ أَوْ لَا عَيْنَ الرَّبِّ بَوَالَا
تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَشْتَرِيَ قَبِيحَ التَّمْرِ
يَبِيعُ أَحَدُكُمْ أَشْتَرِيَهُ - (متفق علیہ)

اپنے فرمایا۔ آہ یہ تو قطعی سود ہے ایسا نہ کر اگر تجھ کو ضرورت ہو تو پہلے
اپنی کھجوریں بیچ ڈال اور پھر ان کی قیمت سے دوسری کھجوریں تو
خرید لے۔ (بخاری و مسلم)

ایک غلام کے بدلے میں دو غلام ؟

۲۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ قَبَايَحَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ
سَيِّدُهُ يُرِيدُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ
فَأَشْتَرْنَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا
بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ أَمْرٌ حُرٌّ -
(رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور ہجرت (یعنی ترک وطن پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ کو
معلوم ہوا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اس غلام کو میرے ہاتھ بیچ دے،
چنانچہ اپنے دو سیاہ رنگ غلام دے کر اس کو خرید لیا اور پھر کسی شخص سے بیعت نہ
لی جب تک یہ معلوم نہ کر لیا کہ وہ غلام ہے یا آزاد۔ (مسلم)

ہم جنس چیزوں کا تفاوت کے ساتھ لین دین جائز نہیں

۲۶۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ
مِكِيلُهَا بِالْكَيْلِ التَّمَرُ مِنَ التَّمْرِ -
(رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منع ہر
کھجوروں کے ایک ایسے ڈھیر کو جس کا وزن یا مقدار معلوم نہ ہو ان
کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے جو ایک معین پیمانہ کی مقدار میں
ہوں اپنی معین مقدار کی کھجوروں کو غیر معین مقدار کی کھجوروں
کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

سونے کی خرید و فروخت کا مسئلہ

۲۶۹۳ وَعَنْ مُصَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَزَّاقٍ قَالَ إِشْتَرَيْتُ يَوْمَ
خَيْبَرَ قِلَادَةً بِأَشْتَى عَشْرٍ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَدُ
فَقَصَّ بِلَهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَشْتَى
عَشْرٍ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَايِعْ حَتَّى تَفْقَهُلَ -
(رواہ مسلم)

حضرت فضالہ بن عبد رزاق کہتے ہیں کہ میں نے خیبر کی لڑائی کے
سال ایک ہار بارہ دینار کو خرید کیا جس میں سونا بھی تھا اور نیکینے
بھی۔ پھر میں نے ہار میں سے دونوں چیزوں کو علیحدہ علیحدہ
کیا تو سونا بارہ دینار سے زیادہ قیمت کا نکلا۔ اس کا ذکر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا تو آپ نے فرمایا نہ فروخت کیا جائے (ایسا ہار) جب
تک سونا اور نیکینے علیحدہ علیحدہ نہ کر لے جائیں۔ (مسلم)

فصل دوم

سود کے بارہ میں آپ کی ایک پیش گوئی

۲۶۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ
إِلَّا أَكَلَ الزَّبْوَ أَخِيَانٌ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ مَجَارٍ
وَمِرْدَى مِنْ عِبَادَةٍ - (رواہ احمد و ابوداؤد و
نسائی و ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک ایسا
زمانہ لوگوں پہ آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ
رہے گا۔ اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا اور
ایک روایت میں ہے کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

مختلف الجنس چیزوں کے دست بدست باہمی لین دین میں کمی بیشی جائز و درست ہے

۲۶۹۵ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً سَوَاءً عَيْنًا بَعْدَ بَعْدٍ وَلَكِنْ يَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ (رواه الشافعي)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بیجو سونا سونے کے بدلے میں نہ چاندی، چاندی کے بدلے میں، اور نہ گیہوں گیہوں کے بدلے میں، اور نہ جو جو کے بدلے میں، اور نہ کھجور کھجور کے بدلے میں، اور نہ نمک نمک کے بدلے میں، مگر بالکل برابر برابر۔ نقد کے بدلے نقد اور دست بدست بیجو سونے کو بدلے چاندی کے۔ چاندی کو بدلے سونے کے۔ گیہوں کو بدلے جو کے۔ جو کو بدلے گیہوں کے۔ کھجور کو بدلے نمک، نمک کو بدلے کھجور کے دست بدست جس طرح تم چاہو۔ (شافعی)

خشک اور تازہ پھلوں کے باہمی لین دین کے مسائل

۲۶۹۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شُرَى التَّمْرِ بِالزُّطْبِ فَقَالَ لَا يَنْقُصُ الزُّطْبُ إِذَا بَيِّسَ فَقَالَ نَعَمْ فَتَهَاءُ عَنْ ذَلِكَ (رواه مالك والترمذي والبوداؤد والنسائي وابن ماجه)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور کو خرید کی بابت آپ نے فرمایا۔ کیا تازہ کھجور کا وزن خشک ہو کر کم ہو جاتا ہے کہا گیا۔ ہاں آپ نے اس کی بیع سے منع فرمایا۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

گوشت اور جانور کے باہمی تبادلہ کا مسئلہ

۲۶۹۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ (رواه في شرح السنة)

حضرت سعید بن مسیب مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے گوشت کو بیچنے سے بدلے میں جانور کے۔ سعید کا بیان ہے کہ یہ طریق جاہلیت کے جوئے میں سے تھا۔ (شرح السنہ)

دو جانوروں کا باہمی تبادلہ اُدھاک کی صورت میں ناجائز ہے

۲۶۹۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَهَى (رواه الترمذي والبوداؤد والنسائي وابن ماجه والدارمي)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جانور کے بدلے جانور دعوہ پر (یعنی اُدھار) بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

غیر مشلی چیزوں کے ترض لینے کا مسئلہ

۲۶۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَجْهَرَ جَيْشًا فَنَدَتْ إِلَيْهِ قَامَرَةٌ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيَّ فَلَا يَهِنُ الصَّدَاقَةُ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبُعَيْرَ بِالْبُعَيْرَيْنِ إِلَى إِبْلِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو شکر کا سامان درست کرنے کا حکم دیا اور جب اونٹوں کی کمی ہو گئی تو فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے بدلے اُدھار لے لو چنانچہ عبد اللہ نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے صدقہ کے

الصَّدَاقَةُ - (رداۃ الجوداد)

اونٹوں کے آجانے کے وعدہ پر خرید کر لیا۔ (الوداد)

فصل سوم

ادھار لین دین میں سود کا مسئلہ

۲۴۰۰ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبُّوا نِي النَّسْعَةَ دَنِي رَوَايَةٌ قَالَ لَكَ رِبَا فِيمَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ - (متفق عليه)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سود اُدھار میں سے ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اس چیز میں سود نہیں جو دست بدست ہو۔ (بخاری و مسلم)

سود کھانے پر وعید

۲۴۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلَ الْبَلْعِ كَيْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْهُمٌ رِبَاً يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَيْتَةً - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّاحِقُ قُطَيْبٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي حَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السَّحْتِ كَالنَّارِ أَدُلَّ بِهِ -

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل ملا کر کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے پختیس زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ (احمد۔ دارقطنی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت مال حرام سے پیدا ہو وہ دوزخ ہی کے لائق ہے)

۲۴۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّبُّوا سَبْعُونَ جُزْءً أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِيَ الرَّجُلُ امْرَأَةً -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سود کے گناہ کے شرحے ہیں ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۲۴۰۳ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّبُّوا وَأَنْ كَثُرَتْ فَيَاتِ عَاقِبَتُهُ لَقِيْدٌ إِلَى أَقْلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَبَّاسٍ -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سود رکھا مال، اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ احمد)

۲۴۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي عِلَاقِ قَوْمٍ يُطَوُّنَهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَاتُ تُرْمَى مِنْ خَارِجِ بَطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ لَأَيَّ جَبْرِئِيلُ - قَالَ هُوَ لَأَيَّ أَكَلَهُ الرَّبُّوا - (رداۃ احمد وابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ، معراج کی رات میں میرا گزرا ایک قوم پر جو احن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے (یعنی بڑے بڑے) اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا جبریل! یہ کون ہیں؟ کہا یہ لوگ سود خوار ہیں۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

سود خوار پر آپ کی لعنت

۲۴۰۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الرَّجُلَ الرَّبُّوا دُمُوكَ وَكَاتِبُكَ وَمَا نَعِ الصَّدَاقَةُ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوَاحِ - (رداۃ النساۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لعنت فرماتے ہوئے سود خوار پر، سود دینے والے پر، سود کا گنڈ لکھنے والے پر، یا سود کا حساب لکھنے والے پر اور صدقہ سے منع کرنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ کرنے سے۔ (نسائی)

رہا کی تشریح کے متعلق حضرت عمرؓ کا ارشاد

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ آخری چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ربو کی آیت ہے اور رسول اللہؐ وفات پانے اور اس آیت کی تفسیر نہیں فرمائی۔ پس چھوڑ دو تم سود کو اور اس چیز کو جس میں سود کا شک و شبہ ہو۔ (ابن ماجہ - دارمی)

۲۴۰۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ اخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرَّبِّ اَوْ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِعَ دَلَهُ يَفِيَسُهُ هَا لَنَا فَدَعَا الرَّبُّ اَوْ الرَّبِّبَةُ (رواه ابن ماجه و الدارمي)

قرض خواہ، قرض دار سے کوئی بھی تحفہ قبول نہ کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم سے جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرض لینے والا اس کے پاس کوئی ہدیہ یا تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی جانور دے تو وہ نہ سواری پر سوار ہو اور نہ اس کے ہدیے اور تحفے کو قبول کرے مگر ہاں اس صورت میں جب کہ قرض دینے سے پہلے بھی اس قسم کا معاملہ جاری ہو۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

۲۴۰۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضِيًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَنْبَغُ لَهُ أَنْ يَقْبَلَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَوِي بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ - (رواه ابن ماجه و البيهقي في شعب الايمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی کسی کو قرض دے تو پھر قرض لینے والے سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بخاری)

۲۴۰۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَأْخُذْ هَلِيَّةً - (رواه البخاري في تاديبه هكذا في المنتقى -)

ابی بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی۔ انھوں نے مجھ سے کہا تم ایک ایسی زمین میں ہو جہاں سود کا بہت زواج ہے پس ایسی حالت میں اگر کسی پر تمہارا حق (قرض) ہو اور وہ تمہارے پاس ہدیہ کے طور پر بھروسہ کا ایک یا جو کا ایک بوجھ یا گھاس کا ایک گٹھا بھیجے تو تم اس کو نہ لینا اس لئے کہ یہ سود کا حکم رکھتا ہے۔ (بخاری)

۲۴۰۹ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ إِنَّكَ يَارِضٍ فِيهَا الرَّبُّ فَإِنْ أَكَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تَبِيٍّ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْ فَإِنَّهُ رِبَاٌ (رواه البخاري)

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

جَنْ مَبْعُورٍ سَمَانَعَتْ كَيْ كُنِيَ هُوَ اُنْ كَابِيَانُ

فصل اول

وہ بیوع جن سے منع کیا گیا ہے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر کھیل کھجوریں ہیں تو اس طرح نیچے کہ خشک کھجوروں کے پیمانے مقرر کر لے اور تازہ کھجوروں کا درخت اندازہ کر لے اور انگور ہوں تو خشک انگوروں کے پیمانے معین کر دے اور تازہ انگوروں کا

۲۴۱۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنَا بِنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرًا حَائِطُهُ إِنْ كَانَ مُخْلَاةً بَيْنَ كَيْلَا وَلَا إِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَإِنْ كَانَ زَرْعًا

أَنْ يَبْتَاعَ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَٰلِكَ كَيْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُمَا نَهَى عَنْ الْمَرْأَةِ أَنْ تَبْتَاعَ الْمَرْأَةُ ابْنَةً وَابْنَةً أَنْ يَبْتَاعَ مَا فِي دُرٍّ مِمَّنِ النَّخْلِ بِمِثْلِ بَيْكِلٍ مُسْتَشَى أَنْ زَادَ فَلْيُؤْمَرْ أَنْ تَقَصَّ فَعَلَىٰ-

درختوں پر اندازہ کر لے۔ اسی طرح اور جو کھیل بھی ہوں اور مسلم میں ہے کہ اگر کھیتی ہو تو اس کو اس طرح فروخت کرے کہ غلہ کے پیمانے مقرر کر لے اور کھیت کے غلہ کا اندازہ کر لے۔ آپ نے اس قسم کی تمام بیعوں سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ

آپ نے منع فرمایا ہے مزائے سے اور پھر فرمایا مزائے فروخت کرنا ان پھلوں کا ہے جو درختوں پر لگے ہوئے ہیں خشک پھلوں کے بدلے میں پیمانہ مقرر کر کے اور

۲۷۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَخَابِرَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَالْمَرْأَةِ ابْنَةً وَالْمَحَاقِلَةِ أَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِثْلِهِ فَرَقِي حِطْلُهُ وَالْمَرْأَةُ ابْنَةً أَنْ يَبْتَاعَ التَّمْرَ فِي دُرٍّ مِمَّنِ النَّخْلِ بِمِثْلِهِ فَرَقِي وَالْمَخَابِرَةَ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالثَلَاثِ وَالرُّبْعِ - (رواہ مسلم)

سے محالقت اور مزائعت سے اور محالقت یہ کہ بیج ڈالے کوئی شخص اپنی کھڑی کھیتی کو بدلے میں سو فرق (پیمانہ کا نام) غلہ کے اور مزائعت یہ ہے کہ مثلاً بیج کوئی شخص ان کھجوروں کو جو درخت پر ہیں بدلے میں سو فرق کھجوروں کے اور محابرت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو ثباتی پر کاشت کرنے کے لئے دیدے مثلاً پیداوار کی تہائی یا چوتھائی پر۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالقت سے مزائعت اور محابرت سے، معاومت اور ثبات سے اور عرایا کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

۲۷۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَحَاقِلَةِ وَالْمَرْأَةِ ابْنَةً وَالْمَخَابِرَةَ وَالْمِعَاوَةِ وَعَنِ الثَّنَاءِ وَرَحَصَ فِي الْعَرَايَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۱۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَحَصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبْتَاعَ بِخَدْمِهَا التَّمْرَ أَتْيَا كُلُّهَا أَهْلُهَا رُكْبًا - (متفق علیہ)

حضرت سہل بن ابی حنیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خشک کھجوروں کو بیچنے سے مگر آپ نے اجازت دی ہے عریہ میں اس کی کہ بیجا جائے درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے اور کھائیں اس کھل کو خریدار اس کے۔ (بخاری و مسلم)

بیع عرایا کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کے بیچنے کی (یعنی کھلوں کے بیچنے کی) خشک کھجوروں کے بدلے اندازہ کر کے درخت کی کھلوں کا جب کہ کھجوروں کا اندازہ پانچ دس یا اس سے کم ہو (یعنی پانچ دس تک اندازہ کی کھجوروں کو بیجا جاسکتا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے) پانچ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں ۴ سیر کے قریب غلا آتا ہے (بخاری و مسلم)

۲۷۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَدْمِهَا مِنَ التَّمْرِ فِي مَادُونٍ خَمْسَةٍ أَوْ سِتٍّ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْ سِتِّ رَشَقٍ دَاوُدُ بْنُ الْحَصْبِيِّنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

بیع عمر خاکی کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پھلوں کو اس وقت تک بیچنے سے جب تک کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے

۲۷۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ

لہ محالقت، مزائعت اور محابرت کے معنی بیان ہو چکے ہیں۔ معاومت کے معنی یہ ہیں کہ درختوں کے پھلوں کو نمودار ہونے سے پہلے ایک سال دو سال تین سال یا زیادہ مدت کے لئے فروخت کر دیا جائے۔ اور ثبات یہ ہے کہ پھل دار درختوں کو بیج دیا جائے اور پھلوں کے ایک غیر متین مقدار باغ سے مستثنیٰ کر لی جائے یعنی ان کو نہ بیچے۔ اور عرایا وہ درخت ہیں جن کو عاریتاً پھل کھانے کے لئے

اور یہ ممانعت خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کے لئے ہے (بخاری و مسلم)
اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے پھل دار درختوں کو اس وقت تک بیچنے سے جب تک ان کے پھل سرخ و زرد نہ ہو جائیں اور منع فرمایا کھیتی کے خوشوں کو بیچنے سے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل دار درختوں کو بیچنے سے جب تک وہ خوش رنگ ہو جائیں۔ پوچھا گیا خوش رنگ ہونا کیا ہے؟ فرمایا جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں اور پھر فرمایا بتاؤ جب خداوند تعالیٰ پھلوں کو پکھنے سے روک دے تو تم میں کوئی کیوں کر اپنے بھائی کا مال لے گا؟ (بخاری و مسلم)

وَصَلَا حَهَا نَهَى الْبَايِعَ وَالْمُسْتَدْرِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ الشَّكْبَلِ حَتَّى يَبْقِيَنَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ.
۲۴۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى تَزْهُيَ قَبِيلٌ وَمَا تَزْهُيُ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الشَّمَاةَ بِهَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھل دار درختوں کو کسی سالوں کے لئے بیشگی نہ بیچ ڈالنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کا سیوہ بیچنے سے (یعنی ایک دو تین سال کا پھل بیچ دینے سے اور حکم دیا آفتوں (کے نقصان) میں نمی کر دینے سے (یعنی بیچ ڈالنے کے بعد کسی آفت سے پھلوں میں نمی ہو جائے تو خریدار کو نقصان سے بچانے کے لئے معاوضہ میں نمی کر دی جائے) (مسلم)

۲۴۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التِّينَيْنِ وَأَمْرٍ يَوْفَعِ الْجَوَائِحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ضائع ہونے والی منیع کا ذمہ دار کون ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی اپنے پھلوں کو اپنے (مسلمان) بھائی کے ہاتھ فروخت کیا پھر ان پھلوں پر کوئی آفت نازل ہوئی اور وہ برباد ہو گئے تو تجھ کو اپنے بھائی سے کچھ لینے کا کوئی حق نہیں ہے اور تو ناحق اپنے بھائی کے مال کو کیوں لیتا ہے۔ (مسلم)

۲۴۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوفِعَتْ مِنْ أَخِيكَ شَمْرًا فَأَمَّا بَيْعُ جَائِحَةٍ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا لِمَ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیع اشیاء منقولہ میں قبل قبضہ دوسری بیع جائز نہیں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ بلندی کی جانب بازار میں غلہ خریدتے تھے اور پھر اسی جگہ اس کو بیچ ڈالتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس سے منع فرمایا کہ جب تک غلہ کو اس کی جگہ سے منتقل نہ کر دیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے۔

۲۴۱۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا ابْتِاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَهَذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقَلَوْا - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَلَهُ أَحَدُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

خرید و فروخت کے سلسلہ میں چند ہدایات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص غلہ خرید کر لے تو وہ اس کو اس وقت تک فروخت کرے جب تک اس کو پورا نہ کر لے (یعنی اس پر قبضہ کر کے اس کی مقدار کو پورا نہ کر لے جو اس نے خریدی ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تک اس کو ناپ نہ لے (بخاری و مسلم)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ چیز جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمایا جو وہ غلہ ہے جس کو قبضہ سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے،

۲۴۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتَّى يَكُنَّ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۴۲۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يَبَاعَ حَتَّى

يُقْبَعْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا
مِثْلَهُ - (متفق علیہ)

۲۷۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الزُّكَّانَ لِبَيْعٍ وَلَا بَيْعٍ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ يَبِيعُ وَلَا تَتَسَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ
حَاضِرٌ لِبَايَةٍ وَلَا لَصَرٍّ وَلَا إِلِيلٍ وَالْغَنَمُ ثَمَنُ أَنْعَامٍ
بَعْدَ ذَلِكَ تَهْوُو بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلَبَهَا زَنْ
رَضِيهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَمَا عَامِنَ
تَمَرٍ - (متفق علیہ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرَى
شَاةً مُصَرَّاهً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ رَدَّهَا
رَدَّ مَعَهَا مَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَهْمًا -

۲۷۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرِ
مِنْهُ فَإِذَا آتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ -
(رواہ مسلم)

۲۷۲۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُلْهِطَ بِهَا
إِلَى السُّوقِ - (متفق علیہ)

۲۷۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى
خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ - (رواہ مسلم)

۲۷۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِيْرُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ
الْمُسْلِمِ - (رواہ مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہے کہ میرے خیال میں اس ممانعت میں ہر چیز
شامل ہے یعنی ہر چیز کا حکم غلہ ہی کے مانند ہے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگے جا کر غلہ
لانے والے قافلہ سے نہ ملو اور نہ بیچے تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر اور
بخش نہ کرو اور نہ فروخت کرے شہری دیہاتی آدمی کا مال اور نہ جمع کرواؤ
اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو دھو لیں جو شخص ایسے جانور کو خریدے تو دودھ
دینے کے بعد اس کو دونوں باتوں کا اختیار حاصل ہے اگر وہ راضی ہو تو
جانور کو رکھ لے اور خوش نہ ہو تو جانور کو واپس کرے اور واپسی کے ساتھ ایک
ساعہ کھجوریں دیدیں (بخاری و مسلم) اور مسلم میں ایک روایت کے اندر یہ لفظ
ہیں کہ جو شخص ایسی بکری کو خریدے جس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو تو اس کو دین
تک اختیار حاصل ہے اور اگر واپس کر لے تو اس کے ساتھ ایک ساعہ کھجوریں دیدیں
گیہوں نہ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم غلہ لانے
والے قافلہ سے جا کر نہ ملو اگر تم جا کر ملے اور اس سے غلہ خرید لیا۔ پھر غلہ کا مالک
بازار میں آیا تو اس کو بیع کے قائم رکھنے اور فسخ کر دینے کا اختیار حاصل
ہے (یعنی چاہے وہ تمہارے ہاتھ غلہ بیچے یا نہ بیچے)۔ (مسلم)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
سامان لانے والوں سے جا کر نہ ملو اور اس وقت تک مال نہ خریدو
جب تک وہ بازار میں آکر اپنے مال کو نہ اتارے۔ (بخاری و مسلم)

کسی کے معاملہ میں اپنی ٹانگ نہ اڑاؤ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص
اپنے بھائی کی بیع پر اپنا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیام
پہنچائے مگر جب کہ اس کو اس کی اجازت دیدی جائے۔ (مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی
شخص اپنے بھائی مسلمان کے مقابلہ میں (جب کہ فریقین بیع پر راضی
ہو گئے ہوں) کسی چیز کے دام نہ لگائے۔ (مسلم)

۱۷ یعنی شہر میں غلہ آنے سے پہلے راستہ ہی میں جا کر نہ خریدو۔ ۱۸ یعنی دو شخصوں کے درمیان خرید و فروخت کا معاملہ ہو جانے پر کوئی تیسرا شخص
اس بیع کے مقابلہ میں، کم داموں پر یا اس کے مال میں نقص بتا کر، فروخت نہ کرے ۱۹ یعنی "بخش" کے معنی رغبت دلانا۔ مثلاً دو شخصوں کے درمیان
خرید و فروخت کی گفتگو ہو رہی ہے تیسرا شخص اگر چیزی تعریف کرے تاکہ خریدار کو رغبت ہو، یا قیمت زیادہ لگائے تاکہ خریدار اس کی قیمت
بڑھائے، حالانکہ اس تیسرے شخص کو خریداری منظور نہ ہو۔ ۲۰ یعنی کوئی دیہاتی بازار کے نرخ پر فروخت کرنے کے لئے غلہ لانے لیکن
ایک شہری اس سے کچھ غلہ میرے سپرد کر جائیں آئندہ گراں قیمت پر فروخت کر کے رقم کچھ کو دیدوں گا، اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ ۲۱
۲۲ یعنی دو بین وقت کا دودھ تھنوں میں جمع کر کے جانور کو فروخت نہ کر دے۔ ۲۳ مترجم

شہری آدمی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۲۴۲۷

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری آدمی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ چھوڑ دو لوگوں کو ان کے حال پر تاکہ خداوند تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق دے۔ (مسلم)

بیع بلا صورت و منابذت کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو قسم کے لباس سے اور دو طرح کی بیع سے اور منع فرمایا ہے ملامت سے اور منابذت سے۔ اور ملامت یہ ہے کہ کپڑے کو دن میں یارات میں صرف ہاتھ لگا دیا جائے کھول کر نہ دیکھا جائے اور بیع پوری ہو جائے اور منابذت یہ ہے کہ بیچنے والا کپڑے کو خریداری کی طرف پھینک دے، اور خریدار اس کو اٹھا کر بیچنے والے کی طرف پھینک دے اور کھول کر دیکھے بھالے نہیں، بیع کامل ہو جائے گی خواہ فریقین راضی ہوں یا نہ ہوں (ایہم جاہلیت میں بیع کا ایک طریقہ یہ بھی تھا۔ اور دو قسم کے لباس جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ اس سے مراد ایک تو کپڑے کو ستار کے طور پہننا، اور ستار یہ ہے کہ کسی ایک کاندھے پر اس طرح کپڑا پہنا جائے کہ دو معلوم ہوں۔ اور ستار ایک اور معنی یہ ہے کہ کپڑے کو از سر تا پا اس طرح لپیٹا جائے کہ ہاتھ پاؤں چہرہ وغیرہ نظر نہ آئے) اور لباس کا دوسرا منوع طریقہ یہ ہے کہ کپڑے جسم پر اس طرح لپیٹ کر بیٹھے کہ سر تک کھلی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةِ نَهَى الرَّجُلُ تَوْبَ الْآخِرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِيَدِهِ الْآخِرَةِ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ وَيَنْبِذَ الْآخِرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنِ النَّظَرِ وَلَا تَرَاوِي وَاللِّبَسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الْقَمَاءِ وَالْقَمَاءُ أَنْ تَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ قَبِيلًا وَآخَرًا شَقِيهَ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبَسَةُ الْآخَرَى احْتِبَاءُ ثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ (متفق علیہ)

بیع حصاة اور بیع غرر کی ممانعت

۲۴۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاة اور بیع غرر سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

بیع الجمل الجملہ کی ممانعت

۲۴۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْجَمَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَابَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَكْتَنِعُ الْجَزْءَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ الْتَأَقُّنَ ثُمَّ يَنْتَهِجُ فِي بَطْنِهَا (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کے حمل سے بیچنے سے اور یہ ایک بیع تھی جس کا جاہلیت میں رواج تھا یعنی ایک شخص اپنی کھوپڑی کو اس شرط پر خریدتا ہے کہ جب اس کے پیٹ سے بچ پیدا ہوگا تب اس کو اس کی قیمت ادا کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے کی ممانعت

۲۴۳۱ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے۔ (بخاری)

۱۔ بیع حصاة سے کنکری کی بیع مراد ہے۔ مثلاً خریدار بیچنے والے سے کہے کہ جب میں تیرے مال پر کنکری پھینکوں بیع پختہ ہو جائے۔ یا بیچنے والا کہے کہ جس چیز پر تیری کنکری پڑے وہ تیرے ہاتھ بیع ہے، وغیرہ اور بیع غرر، بغیر قبضہ وغیرہ بیع۔ جیسے آبکل سطرہ اور اس کی بولی۔

پانی نیچنے کی ممانعت

۲۴۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُحْرَثَ. (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑنے کی اجرت سے اور زمین اور پانی کو بٹائی پر دینے سے یعنی اس پانی کو جو زمین کے قریب ہے۔ (مسلم)

ضرورت سے زائد پانی کو نیچنے کی ممانعت

۲۴۳۳ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. (رواہ مسلم)

۲۴۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو بیچنے سے جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیجا جائے زیادہ پانی کو اس خیال سے کہ اس کے ذریعہ گھاس فروخت کی جائے۔ (بخاری و مسلم)

قریب ہی سے بچو

۲۴۳۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَذَلَّتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ نَوَقَ الطَّعَامِ حَتَّى يُرَاةَ النَّاسُ مِنْ عَشَنِ فَلَيْسَ مَتًى. (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گزرے اور اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کو کچھ تری محسوس ہوئی آپ نے فرمایا اے مالک یہ کیا ہے (یعنی یہ تری کسی کی؟) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر مینہ برس گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تری غلہ کو تو نے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا کہ جس نے قریب کیا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی میرے طریقہ پر نہیں) (مسلم)

فضل دوم

بیع ثنیا کی ممانعت

۲۴۳۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثَّنَاءِ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ. (رواہ الترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ثنیا سے مگر جب تک مقدار مقرر کر دی جائے۔ (ترمذی)

پھل اور کھیتی پکنے کے بعد ہی فروخت کی جائے

۲۴۳۷ وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّعَ الْعَنْبَ حَتَّى يَسْوَدَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ هَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَ لَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَةٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ إِلَّا بِرِوَايَةِ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ عَنْ النَّبِيِّ وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَقَابِلِ بَيِّنٌ وَهِيَ تَوَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انوروں کو نیچنے سے جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور منع فرمایا غلہ کو نیچنے سے جب تک پختہ نہ ہو جائے۔ (ترمذی، ابو داؤد اور ان دونوں کی روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ موجود نہیں کہ حضور نے کھجور کے نیچنے سے سرخ ہونے تک منع فرمایا ہے لیکن یہ الفاظ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔ اور مصابیح جو انس رضی اللہ عنہ کی روایت

۲۵ یعنی ایک کاشتکار اپنی زراعت رقبہ کو پانی دیکر بھی پڑوسی کاشتکار کو پانی نہ دے اور غیر ضروری علاقہ میں پھوڑ دے تاکہ وہاں پانی سے گھاس اگے اور وہ ذرا ختم کرے۔

ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں تو وہ ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت ابن عمر رضی کی حدیث میں نہ کہ حضرت انس کی حدیث میں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ادھار کو ادھار کے ساتھ بیچنے کی ممانعت

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّسَاءِ حَتَّى تَزْهَوْا اَنْتُمْ اَوْ اَنْتَا فِي رِوَايَتِهِمَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغُلِّ حَتَّى تَزْهَوْا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے نبی صلعم نے ادھار کو ادھار کے ساتھ بیچنے سے منع (رواقطنی)

۲۴۳۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَلَاءِ بِالْكَلَاءِ۔ (رداۃ دارقطنی)

بیعانیہ سالی کا مسئلہ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیع عربان سے (یع عربان کی صورت یہ ہے کہ خریداری بیچنے والے کو ایک معمولی سی رقم بہ طور بیعانیہ سالی کے دیدے اور کہے کہ اگر بیع کا معاملہ میرے تمہارے درمیان ہو گیا تو رقم مجھ پر جاگی اور بیع نہ ہوئی تو یہ رقم تیرے پاس رہے گی میں اپنی لون گا۔ (ابوداؤد)

۲۴۳۹ وَعَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرَبَانِ۔ (رداۃ مالک و ابوداؤد و ابن ماجہ)

بیع مضطر کی ممانعت

حضرت علی رضی کہتے ہیں منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے بیع مضطر سے اور بیع غرر سے اور بچلوں کو بچتے ہوئے سے پہلے فروخت کرنے سے (بیع مضطر سے مراد زبردستی کسی چیز کا خریدنا ہے یا یہ مراد ہے کہ کوئی شخص مجبور ہو کر اپنی چیز سستی بیچ ڈالے اس صورت میں بہتر ہے کہ اس کی چیز سستی نہ خریدے بلکہ ممکن ہو تو اس کی مدد کرے) (ابوداؤد)

۲۴۴۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الشَّمَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ۔ (رداۃ ابوداؤد)

نر کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے اجرت لینا ممنوع ہے

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی صلعم سے پوچھا۔ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کی بابت آپ نے اس کی اجرت سے منع فرمایا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے نر جانور کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے عاریتاً دیتے ہیں۔ پھر وہ انعام کے طور پر ہم کو کچھ دے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو انعام لے لینے کی اجازت دیدی۔ (ترمذی)

۲۴۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ فَقَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَأْطِرُقُ الْفَحْلُ فَتَكُونُ فَرَحَصَ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ۔ (رداۃ الترمذی)

جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کی بیع نہ کرو

حضرت حکیم بن خزام رضی کہتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اس چیز کے فروخت کرنے سے جو میرے پاس موجود نہیں ہے (ترمذی) اور ترمذی و ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حکیم بن خزام نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ایک شخص میرے پاس

۲۴۴۲ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ خِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ دِلَالِي دَاوُدُ وَ النَّسَائِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا لَيْتَنِي الرَّجُلُ

لے یعنی ایک چیز ادھار بیچتے وقت معینہ کے وعدہ پر پھر حسب وعدہ قیمت نہ ملنے کے سبب اس کو دوبارہ کچھ قیمت پر کسی دوسرے کے ہاتھ بیچتا ہوں کہ بیع نامیہ میں قبضہ نہیں ہوتا اس لئے یہ بیع ممنوع ہے۔ ۱۲ مترجم

فَبُرِيدَ مِنِّي الْبَيْعُ وَلَيْسَ عِنْدِي فَابْتَاعُ لَهٗ
مِنَ الشَّوْطِ قَالَ لَا تَبِيعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ -

آتا ہے اور مجھ سے ایک چیز خریدنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے اور وہ چیز میرے پاس موجود نہیں ہوتی۔ پس وہ چیز اس کے لئے بازار سے خریدتا ہوں
آپ نے فرمایا وہ چیز جو تیرے پاس موجود نہیں ہے فروخت نہ کر۔

ایک بیع میں دوسری بیع نہ کرو

۲۷۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ -
رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّرمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بیعوں سے ایک بیع میں (یعنی ایک معاملہ کے ساتھ دوسری بیع کے معاملہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔ مثلاً زید ایک گھوڑا سنوارنے کے عوض عمر کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرے کہ تو اپنی بھینس سچا بنی دے

کے بدلے مجھے دیرے یا یہ کہ گھوڑا دس روپے نقد میں اور بیس روپے ادھار میں تیرے ہاتھ فروخت کیا)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔

۲۷۳۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي
صَفَقَةٍ وَاحِدَةٍ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو بیعوں سے ایک عقد یا معاملہ میں۔ (شرح السنۃ)

بیع کو قرض کے ساتھ نہ ملاؤ

۲۷۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحِلُّ مِلْكٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا
رُجْحٌ مَالِكٍ يَفْسِدُ وَلَا يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ - رَوَاهُ
التَّرمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ - وَقَالَ التَّرمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ صَحِيحٌ -

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا کہ بیع اور قرض جائز نہیں ہے اور بیع میں دو شرطیں کرنی بھی درست نہیں ہیں اور نہ اس چیز کا نفع لینا جو اپنے قبضہ میں نہیں آتی اور نہ وہ بیع درست ہے جو تیرے پاس نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) یہ حدیث صحیح ہے۔

ادائیگی قیمت میں سکہ کی تبدیلی جائز ہے

۲۷۳۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ
بِالتَّقْيِغِ بِاللَّذْنَانِ فَإِذَا خُذْتُ مَكَانَهَا الدَّارَاهِمَ وَأَبِيعُ
بِالذَّارَاهِمِ فَإِذَا خُذْتُ مَكَانَهَا الدَّانِيَةَ فَإِنِّي لَأُبِيعُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا
بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَاوَبَيْنِ كَمَا
شَعْنُ - رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالذَّارِغِيُّ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اونٹوں کو دیناروں کے بدلے فروخت کیا کرتا تھا اور دیناروں کی جگہ درہم لے لیا کرتا تھا اور درہموں کے عوض سچا تو دینار لے لیا کرتا تھا (ایک دفعہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر درہموں اور دیناروں کو بازار بکھاؤ پر لو جب تک تم ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہو (یعنی خریدار اور بیچنے والا اسی جگہ موجود رہیں) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

۱۷ یعنی کوئی چیز سچی بھی جائے اور قرض کا معاملہ بھی اس کے ساتھ کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ کوئی شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور اس سے یہ شرط کر لے کہ اتنا روپیہ مجھ کو قرض بھی دینا۔ یا یہ کہ کوئی شخص کسی کو قرض لے اور اس کے ہاتھ کچھ زیادہ قیمت پر اپنی چیز بھی فروخت کرے اور بیع میں دو شرطیں کرنے کے بعد وہی ہیں جو دو بیعوں میں ایک بیع کے اند بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ مترجم

آپ سے متعلق ایک بیعانہ کا ذکر

حضرت عذرا بن خالد ہوزہ رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر نکالی جس میں لکھا تھا بیعانہ ہے عذرا بن خالد ہوزہ رضی اللہ عنہ کے نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے (عذرا بن خالد ہوزہ رضی اللہ عنہ نے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بیعانہ خریدی یا ایک غلام جس میں کوئی بیماری نہیں ہے اور نہ کوئی برائی ہے اور اس طرح خرید جس طرح ایک مسلمان مسلمان سے خریدتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

۲۴۴۷ وَعَنِ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هُوَزَةَ أَخْبَرَنَا كِتَابًا هَذَا أَمَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَزَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَدَامَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةً وَلَا خَبَثَةً يَبِيعُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

بطریق نیلام بیع جائز ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور پیار بیچنے کا ارادہ کیا اور فرمایا یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدتا ہے ایک شخص نے کہا، میں ایک درہم قیمت پر لیتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک درہم سے زیادہ کا کوئی خریدار ہے؟ ایک شخص نے دو درہم آپ کو دیئے اور آپ نے ان دونوں چیزوں کو اس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۴۴۸ وَعَنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ جُلْسًا وَقَدْ حَافَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجُلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلًا أَخَذَهُمَا بِدُرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دُرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دُرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

فصل سوم

عیب دار چیز دھوکہ سے بیچنے والے کے لئے وعید

حضرت وائل بن اسحق کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غفیب الہی کا شکار رہتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

۲۴۴۹ عَنْ وَائِلِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

فصل اول

پھل دار درخت کی بیع کا مسئلہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تالے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے (خریدار کا نہیں) مگر جب کہ خریدار پھل کی شرط کرے۔ اور جو شخص غلام کو خریدے اور غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے

۲۴۵۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ ثَمَرًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَمَهُ لَهَا الْبَائِعُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا أَدَلَّهُ مَالًا فَلَهُ الْبَائِعُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْأَوَّلَ وَجَدَّاهُ)

مشروط بیع کا مسئلہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے

۲۴۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى أَجْمَلٍ لَهُ

۱۰ تاہم اس کو کہتے ہیں کہ نہ کھجور کے درخت کا پھل مادہ کھجور کے درخت میں رکھ دیتے ہیں۔ اور یہ حکم خدا اس طریقہ سے

پھل زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم

قَدْ أَغْنَىٰ فَرَسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ
فَضْرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ
قَالَ يُعِينُهُ بِوَقِيَّتِهِ قَالَ فَبِعْتُهُ فَاسْتَنْتَبَيْتُ
حُمَلَانَهُ إِلَىٰ أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ
أَتَيْتُهُ بِأَجْمَلٍ وَنَقَدَ فِي ثَمَنِهِ وَفِي رِوَايَةٍ
فَاعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّ لَا عَلَىٰ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ إِقْبِضْهُ
وَرَدِّهِ لَا فَاغْطَا وَلَا ذَاكَ قَبِلَ أَطَا

کہ ایک اونٹ تھک گیا۔ پس نبی صلعم جابر رضی کے قریب سے گزرے اور جابر
کے اونٹ پر ایک چابک مارا پھر وہ ایسا چلنے لگا کہ پہلے بھی ایسا نہ چلا
تھا۔ پھر نبی صلعم نے فرمایا جابر رضی اس اونٹ کو اوقیہ قیمت پر میرے ہاتھ
بیچ ڈال۔ میں آپ کے ہاتھ اونٹ بیچ دیا اور یہ کہہ دیا کہ میں اس اونٹ پر کھر
تک سفر کروں گا۔ پس جب میں مدینہ پہنچا تو اونٹ کو آپ کی خدمت میں
لے کر حاضر ہوا آپ نے مجھ کو اس کی قیمت مرحمت فرمائی۔ اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت بھی مرحمت فرمائی اور اونٹ
بھی واپس فرما دیا (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ
ہیں کہ نبی صلعم نے بلال رضی کو حکم دیا کہ اونٹنی کی قیمت دیدو اور کچھ زیادہ
بھی۔ بلال رضی نے قیمت دی اور ایک قیراط زیادہ دیا۔

حق ولہ آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ بریرہ لونڈی آئی اور مجھ سے کہا
کہ میں نے مکاتبت کی یعنی نو اوقیہ پر اس شرط کے ساتھ کہ ہر سال ایک
اوقیہ دیا کروں گی پس آپ میری مدد کریں۔ عائشہ رضی نے کہا کہ اگر تیرا مالک
اس کو پسند کرے کہ میں اس کو نو اوقیہ ایک ساتھ دیدوں اور مجھ کو خرید کر
آزاد کروں تو میں ایسا کروں گی بشرطیکہ حق ولہ مجھ کو حاصل ہو۔ بریرہ
اپنے مالک کے پاس گئی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بریرہ کو
دیدیں گے کہ حق ولہ ہم کو حاصل ہوگا۔ رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا
(تو آپ نے فرمایا اس کو خرید لو اور آزاد کرو۔ پھر لوگوں کے درمیان
کھڑے ہو کر آپ نے اول خدا تم کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال
ہے کہ وہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب میں نہیں۔ وہ شرط باطل ہے اور خدا
کا حکم ہی عمل کرنے کے لائق ہے اور خدا ہی کی شرط مضبوط ہو جانا چاہیے۔
کہ حق ولہ اس کو حاصل ہوتا ہے جو غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

حق ولہ کو بیچنا یا اس کو ہبہ کرنا ناجائز ہے

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حق ولہ کو فرو
ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۷۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

جو نقصان کا زیمہ دار ہے وہی نفع کا بھی حق دار ہے

حضرت غلڈ بن خفاف رضی کہتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا جس کی کمائی

۲۵۷۴ عَنْ غُلْدِ بْنِ خَفَّافٍ قَالَ ابْتِغَتْ غُلَامًا

۱۵ " اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ۱۲ مترجم ۱۵ اگر آزاد غلام یا لونڈی مر جائے اور اس کا کوئی عصبر نہ ہو تو اس کا مال آزاد کرنے

والے کو ملتا ہے۔ یہی ولہ کہلاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

فَاسْتَعْلَلَتْهُمْ ثُمَّ ظَهَرَتْ مِنْهُ عَلَى عَصِيبٍ
فَحَامَمَتْ فِيهِ إِلَى عَمْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَرْدَةً
وَقَضَىٰ عَلَىٰ بَرْدٍ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
أَدْرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأَخْبَرُهُ أَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ
بُنَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَىٰ فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخِجْرَ أَجْرُ الْبَاقِ فَجَاءَ
إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَىٰ لِي أَنْ أَخْذُ الْخِجْرَ أَجْرَ مَنْ
الَّذِي قَضَىٰ بِهِ عَلَيَّ لَهُ -

(رداۃ فی شرح السنۃ)

شام کو عروہ، عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے اور انھوں نے یہ حکم دیا کہ غلام کی کمائی میں دالیں لے لوں (شرح السنۃ)

بائع و مشتری کے نزاع کی صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا

۲۴۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَا الْبَيْعَانِ فَالْقَوْلُ
قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُتَبَاعِ بِالْخِيَارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ
الْبَيْعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمُبْتَاعُ قَائِمٌ بَعِيْنِهِ
وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ
أَوْ يَدَّادِنِ الْبَيْعِ -

اقالہ بیع کا مسئلہ

۲۴۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمٍ
الْقِيَمَةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي شَرْحِ
السنَّةِ بِلفظ المصباح عن شريح الشافعي مؤسلاً

فصل سوم

ایک سبق آموز واقعہ

۲۴۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ
رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً
فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خذْ ذَهَبَكَ
عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَكَرِهْتُ أَنْ يَبْعَ مِنْكَ الذَّهَبُ
فَقَالَ بَايَعَ الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا

کوہیں اپنے خرچ میں لاتا رہا کچھ مجھ کو اس کے عیب پر اطلاع ہوئی اور اس
معاملہ کو میں نے عمر بن عبد العزیز رضی کی خدمت میں پیش کیا۔ عمر بن عبد العزیز
نے غلام کو واپس کر دینے کا حکم دیا اور کہا کہ میں اس کی کمائی بھی واپس
کر دوں۔ پس میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انھوں
نے کہا میں شام کو عمر بن عبد العزیز رضی کے پاس جاؤں گا اور ان کو بتاؤں گا
کہ عائشہ رضی نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اسی قسم کے مقدمہ
میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ منافع تاوان کے مقابلہ میں ہے (یعنی اگر غلام مر جاتا
یا اس میں کوئی اور عیب پیدا ہو جاتا تو بیچنے والے پر اس کا کچھ اثر نہ پڑتا،
اسی طرح غلام سے جو نفع ہوا وہ بھی بیچنے والے کو نہ پہنچنا چاہئے) چنانچہ

شام کو عروہ، عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے اور انھوں نے یہ حکم دیا کہ غلام کی کمائی میں دالیں لے لوں (شرح السنۃ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
خریدار اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کا قول معتبر ہوگا
اور خریدار کو بیع کے قائم رکھنے یا فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔
(یعنی بعد قسم کے) (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ جب بائع اور مشتری میں اختلاف واقع ہو اور فروخت شدہ
چیز بعینہ موجود ہو اور فریقین گواہ نہ رکھتے ہوں تو بائع کا قول معتبر
ہوگا یا فریقین بیع کو فسخ کر دیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے جو شخص
مسلمان کی بیع کو جس سے وہ ناخوش ہوا، واپس کر دے (یعنی فسخ
کر دے) بخشنے کا اللہ اس کے گناہوں کو دن قیامت کے (ابوداؤد
ابن ماجہ) اور شرح السنۃ میں مصابیح کی روایت سے یہ حدیث ترمذی
شامی سے مرسل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے
پہلے لوگوں میں سے ایک شخص نے ایک شخص سے زمین خریدی، خرید
کے بعد زمین سے ایک گھڑ اسونے کا لٹلا دہ شخص بیچنے والے کے
پاس گیا اور کہا۔ یہ سونا تم لے لو، تم سے صرف زمین خریدی تھی سونا
نہیں خریدا تھا۔ بیچنے والے نے کہا میں نے تم کو زمین اور جو کچھ زمین
کے اندر ہے فروخت کیا تھا (یہ سونا تمہارا ہی ہے) دونوں نے

فِيهَا قَتَعَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ
الْكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غَلَامٌ وَقَالَ
الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْتُمَا الْغُلَامُ
الْجَارِيَةُ وَانْفِقُوا عَلَيْهَا مِنْهُ وَتَمَدَّ قُومًا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور خیرات بھی کرو۔ (بخاری و مسلم)

بیع سلم اور رہن کا بیان

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

فصل اوّل

بیع سلم کی شرائط صحت

۲۷۵۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
عَلِيٍّ وَاسْلَمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ
وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ
فَأَيُّسَلِّفَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ دَوْرَيْنِ مَعْلُومٍ إِلَى
أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف
لائے مدینہ کے لوگ پھلوں میں سال دو سال اور تین سال کی بیع
سلم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیع سلم کرے،
اس کو چاہیے کہ معین بہمانہ معین دزن اور معین ہرت کے ساتھ کرے
(بخاری و مسلم)

ادھار خریدنا اور گروی رکھنا جائز ہے

۲۷۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ
وَرَهْنًا زُرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ۔ (متفق علیہ)

۲۷۶۰ وَعَنْهَا قَالَتْ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهَ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ
صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ۔ (رواہ البخاری)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے
کچھ غلہ ایک مدت معینہ کے وعدہ پر خرید کیا اور اس کے پاس اپنے گویہ
کی زرہ رہن رکھ دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تینیں صاع جو کے عوض رہن
تھی۔ (بخاری)

ارتفاع رہن کا مسئلہ

۲۷۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُرُ يَرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا
وَلَكِنِ الدَّارُ يَنْسَابُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَ
عَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَنْسَابُ النَّفَقَةُ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سواری کا
جانور رہن ہو تو اس پر جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کے بدلے میں اس
پر سواری کی جائے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اس کے مصارف
کے عوض اس کا دودھ یا جائے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ
پیتے وہی ان کا خرچ اٹھائے۔ (بخاری)

۱۔ بیع سلم یہ کہ میٹگی روپیہ سے کہ جو چیز خریدی ہو اس کی جنس (تعداد یا نرخ اور مدت ٹھہرائی جائے) مثلاً کوئی شخص کسی کو تنوار دے دے
کہ دو مہینے کے بعد پچھتے سو من گہروں اس قسم کے لیں گے۔ ہندی میں اس کو بدی کہتے ہیں۔ بیع سلم کے درست ہونے کی توثیق
شرطیں ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

شے مرہون راہن کی ملکیت سے باہر نہیں ہوتی

۲۴۶۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَعْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِ الدَّيْنِ رَهْنَهُ لَهُ غَنَمُهُ وَ عَلَيْهِ غَرْمُهُ - رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَى مِنْهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چیز کو رہن کر دینے سے رہن کرنے والے کی ملکیت ختم نہیں ہو جاتی۔ راہن اس کے منافع کا حقدار ہے (اور چیز ضائع ہو جائے تو) تو رہن رکھنے والا تاوان کا ذمہ دار۔ اسے شافعی نے مرسل روایت کیا اور متصل طور پر بھی اسی جیسی ایک حدیث جو اس حدیث کی مخالف نہیں ہے ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

حقوق شرعیہ میں پیمانہ اور وزن کا اعتبار؟

۲۴۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْلُ مِثَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْمِيزَانُ مِثْلُ أَهْلِ مَكَّةَ - رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیمانے دینے کے معتبر ہیں (یعنی حقوق شرعیہ میں) اور وزن مکہ کا معتبر ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ناپ تول میں کمی کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۶۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَحَابَ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ أَنْتُمْ قَدْ وَبَّيْتُمْ أَمْرَيْنِ هَكَكَتَ فِيهِمَا الْأَرْهَامُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ - (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تولنے والوں سے فرمایا۔ تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں یعنی کم ناپنے اور کم تولنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ تم ایسا نہ کرنا (ترمذی)

فصل سوم

بیع سلم کی بیع کو قبل قبضہ فروخت کرنے کی ممانعت

۲۴۶۵ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرَفُهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ - (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی سے بیع سلم کا معاملہ کرے۔ وہ چیز کے قبضہ میں آنے سے پہلے بیع کو دوسرے کی طرف منتقل نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْإِحْتِكَارِ

گرائی کے خیال سے غلہ روکنے کا بیان

فصل اول

احتکار کرنے والا گناہ گار ہے۔

۲۴۶۶ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے (گرائی کے خیال سے) غلہ روکا وہ گناہ گار ہے۔ (مسلم) اور عنقریب عجز

لہ غلہ کو روکنے اور بند کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ فصل میں آرائی کے وقت غلہ کو بھرے اور گرائی کے وقت فروخت کرے۔ دوسری یہ کہ گرائی کے وقت خرید کر اس خیال سے بھرے کہ جب اور گراں ہوگا تب فروخت کر دے گا۔ پہلی صورت جائز ہے اور دوسری

حرام اور احادیث میں اس کی ممانعت ہے۔ ۱۲ مترجم

وَسَنَدُ كَرْمَلِثَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ أَمْوَالُ
بَنِي النَّظِيرِ فِي بَابِ النَّبِيِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -
کی حدیث جو بنو النضیر کے اموال کے بارے میں مروی ہے، ہم باب
الفی میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

فصل دوم

احتکار کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۶۷ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَائِلُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ -
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ تاجر کو (خدا کی
جانب سے) رزق دیا جاتا ہے اور غلہ کو (گراہی کے خیال سے) رکھنے
اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔ (ابن ماجہ دارمی)

حاکم اپنی طرف سے نرخ مقرر نہ کرے

۲۴۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَرٌ لَنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ هُوَ الْمُسْعِرُ
الْقَائِضُ أَبَاسِطُ الرَّاغِقِ وَلَا يُدْرِي لَارْجُؤَانُ أَلْقَا
رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِطُغْيَانِهِ بَدَاهُ
وَلَا مَالٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں غلہ گرا
ہو گیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرر
فرما دیجئے یعنی تاجروں کو کہہ دیجئے کہ وہ اس نرخ سے غلہ بیچا کریں
آپ نے فرمایا اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے وہی گراں کرنے
والا اور ارزاں کرنے والا ہے اور میں تو صرف یہ امید رکھتا ہوں
کہ میں خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ہوں کہ مجھ پر کسی کے خون یا
مال کا مطالبہ نہ ہو۔ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی)

فصل سوم

غلہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کر نیوالوں کے لئے موعظت و عبرت

۲۴۶۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَذِّ أَمْرٍ دَالٍ فَلَا يَسِي - رَوَاهُ
أَبْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ
فِي كِتَابِهِ -
حضرت عمر بن الخطاب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص غلہ روک کر مسلمان کے ہاتھ گراں
قیمت پر فروخت کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کو جذام اور
افلاس میں مبتلا کر دے گا۔
(ابن ماجہ - بیہقی - رزین)

۲۴۷۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا
يُمِرُّ بِهِ الْغَلَاءُ فَقَدْ بَرَّئَ مِنَ اللَّهِ وَبَرَّئَ
اللَّهُ مِنْهُ -
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے، جس
شخص نے گراہی کے خیال سے غلہ کو چالیس دن بند رکھا اس
لئے خدا کے عہد کو توڑ ڈالا اور خدا بھی اس سے بیزار ہو گیا۔
(رزین)

۲۴۷۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِشَى الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ أَنْ يَكُونَ
اللَّهُ إِلَّا سَعَارَ حَزَنٌ وَإِنْ أَغْلَاهَا فِرَحٌ - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ)
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرما
سنا ہے غلہ روکنے والا وہ بندہ جو اسے کہ خداوند تعالیٰ
غلہ کو سستا کر دے تو رنجیدہ ہوتا ہے اور گراں کر دے تو
خوش ہوتا ہے۔ (بیہقی - رزین)

۲۴۷۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اخْتَلَطَ مَاءً اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ - (رَوَاهُ رِزْقِي)

شخص نے غلہ کو چالیس دن (گرائی کے خیال سے) بند رکھا اور پھر اس غلہ کو خیرات کر دیا تو اس کو اس کا ثواب بالکل کچھ نہ ہوگا۔ (رزق)

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ اِفْلَاسٌ اَوْ رُهْلَةٌ دِينَ كَابَيَانٌ

فصل اول

مفلس ہو جانے والے کے بارے میں ایک مسئلہ

۲۴۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَذْلَسَ فَاذْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بَعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مفلس (دیوالیہ) ہو جائے اور وہ شخص (جس نے اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تھی) اپنی چیز کو درست حالت میں پالے تو وہی اس کا حقدار ہے۔ یعنی ایک شخص نے کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچی پھر خریدار مفلس ہو گیا اور وہ چیز موجود ہے تو بیچنے والا اس کا زیادہ مستحق ہے دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں۔ (بخاری و مسلم)

مفلس ہو جانے والے کی مدد کرنے کا حکم۔

۲۴۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِبَارِ ابْتِغَاءٍ فَكَذَرُ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ مَا يَهُمُّ خُدَّوَمَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کے باغ پر جس کے پھل اس نے خرید لئے تھے آفت نازل ہوئی اور اس کو سخت نقصان ہوا اور وہ قرض دار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اس کو صدقہ دے ایسے میں اس کی مدد کرو۔ لوگوں نے صدقہ دیا لیکن اس کی تعداد اتنی نہ ہوئی کہ قرض ادا ہو جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو اس کے پاس ہے وہ لے لو اور تم کو بس اتنا ملے گا۔ (مسلم)

وصول قرض میں درگزر کرنے کا اجر

۲۴۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاةٍ إِذَا أَتَيْتِ مُعْصِرًا مَحْجَاوَزَعْنَهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَبْجَاوَزَعْنَا قَالَ فَلَقِيَتْ فَتَحَا وَزَعْنَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص لین دین کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس قرض وصول کرنے جاؤ تو اس سے درگزر کرو شاید خداوند تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ چنانچہ جب وہ مر گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس سے درگزر کر لیا اور اس کے گناہوں کو معاف فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۴۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُنَجِّيَهُ اللَّهُ مِنْ كَرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْصِرٍ أَوْ يَصْنَعْ عَنْهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ خداوند تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اس کو بچائے وہ تنگ دست کو جہالت دے یا اپنا قرض (پورا) یا جس قدر ممکن ہو معاف کر دے۔ (مسلم)

۲۴۴۷ وَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَنْجَاةً مِنْ كَرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۸ وَعَنْ أَبِي الْيُسْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَةً اللَّهُ فِي خَلِيلِهِ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنا قرض وصول کرنے میں مغلصہ کو ہمت دے یا اپنا قرض معاف کر دے تو خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے بچائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مغلصہ کو ہمت دے یا اپنا قرض معاف کر دے (تو قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ اس کو اپنے سایے میں جگہ دے گا۔ (مسلم)

خوبی کے ساتھ قرض ادا کرنے والا بہترین شخص ہے

۲۴۴۹ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِّنَ الصَّهْدَاقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرًا فَقُلْتُ لَا أَحَدٌ إِلَّا جَلَاءٌ خَيْرًا أَوْ بَاعِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عِطَاءَ إِلَّا يَا فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر صدقہ کے اونٹ آئے تو ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اپنے جھگڑے کو حکم دیا کہ میں ایک جوان اونٹ قرض خواہ کو دیدوں۔ میں نے عرض کیا ان اونٹوں میں ایک جوان اونٹ ہے جو اس کے اونٹ سے بہتر اور چوتھے برس میں لگا ہے۔ اپنے فرمایا وہی اس کو دیدو اس لئے کہ بہتر وہ شخص ہے جو قرض کو خوبی سے ادا کرے۔ (مسلم)

قرض خواہ تقاضا کر سکتا ہے

۲۴۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ ذَهَبًا مِثْلًا فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِمَا حِبَّ الْحَقِّ مَقَالَةً وَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيدًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ایک شخص نے جس سے اپنے اونٹ قرض لیا تھا، آپ پر تقاضہ کیا اور سختی کے ساتھ تقاضہ کیا۔ صحابہ نے اس کو دھمکانے یا مارنے کے ارادہ سے اٹھنے پر فرمایا اس سے کچھ نہ کہو اس لئے کہ حقدار کو کہنے کا حق حاصل ہو پھر فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دیدو۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کے اونٹ سے بہتر اور عمر میں زیادہ ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر دیدو بہتر آدمی وہ ہے جو قرض کو خوبی سے ادا کر دے۔ (بخاری و مسلم)

ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے یا وجود قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے

۲۴۵۱ وَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلْكٍ فَلْيَتَّبِعْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں دار آدمی کا اپنے قرض کو ادا کرنے میں درگزر کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض مال دار آدمی پر اتار دیا جائے تو تم اس کو منظور کر لو۔ (بخاری و مسلم)

قرض خواہ و قرض دار کا تنازعہ ختم کرنا جائز ہے

۲۴۵۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ

صلعم کے زمانے میں حدرد سے مسجد میں اپنے روپیہ کا تقاضا کیا، دونوں کی گفتگو میں آواز بلند ہوئی اور رسول اللہ صلعم نے اپنے گھر میں اس آواز کو سنا تو آپ باہر آنے کا ارادہ فرمایا اور دروازہ کے پردہ کو ہٹا کر کعب بن مالک کو مخاطب کر کے فرمایا اے کعب! کعب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپ نے انگلی کے اشارے سے فرمایا۔ آدھا قرض معاف کر دو۔ کعب نے کہا یا رسول اللہ! میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا۔ جا اور باقی قرض ادا کر دو (بخاری و مسلم)

ادائیگی قرض میں تاخیر کر نیوالوں کے لئے ایک عبرت ناک واقعہ

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا جنازہ کی نماز پڑھ لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس پر قرض تو نہیں ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں آپ نے نماز پڑھ لی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا۔ آپ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ کہا گیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا کچھ چھوڑ کر آجے؟ صحابہ نے عرض کیا میں دنیا آپ کے اس پر بھی نماز پڑھ لی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا۔ آپ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا میں دنیا۔ فرمایا تم اپنے دوست پر نماز پڑھ لو۔ ابوقنادہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کی نماز پڑھ لیجئے اس کا قرض میں ادا کر دوں گا۔ آپ نے اس پر نماز پڑھ لی۔ (بخاری)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعَتْ أَصْوَاهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ خَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِبِيَدِهِ أَنْ يَضَعَ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُمْ فَأَقْبِضْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۸۳ وَعَنْ سَامَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالُوا لَا صَلَّيْ عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَصَلَّ عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَنَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ فَصَلَّ عَلَيْهِ - (رواه البخاری)

قرض کو ادا کرنے والے کی نیت صحیح ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے قرض لے اور اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ قرض خدا اس سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص اس نیت سے قرض لے کہ اس کو ادا نہ کرے گا تو خدا اس کے مال کو تلف اور ضائع کر دیتا ہے۔ (بخاری)

۲۴۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَائَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (رواه البخاری)

اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا

حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں اور میری حالت یہ ہو کہ میں نے (سختیوں پر) صبر کیا ہو (خدا سے) ثواب کا طالب رہا ہوں (طاعت میں ہمیشہ مقابلہ کیا ہو اور پیچھے ہٹنے کا کبھی) ارادہ نہ کیا ہو تو کیا خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں جب شخص (اپنے سوال کا جواب پا کر) واپس ہو تو رسول اللہ نے اس

۲۴۸۵ وَعَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَعَيْتُ إِنْ تَمَلَّيْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَهَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكْفِرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَى أَهًا فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذَلِكَ قَالَ جُبْرَيْلُ -

کو پکارا اور فرمایا خدا سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے مگر قرض کو معاف نہیں کرتا۔ جبریلؑ نے جھ سے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

رَدَّوْا كَمَا مَسَّلُوْهُ

۲۷۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ (رَدَّوْا كَمَا مَسَّلُوْهُ)

قرضدار کی نماز جنازہ پڑھنے سے آنحضرت کا اجتناب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شخص کے جنازے کو لایا جاتا جس پر قرض واجب ہوتا، تو آپ پوچھتے، کیا قرض ادا کرنے کے لئے یہ شخص کچھ چھوڑا ہے؟ اگر بیان کیا جاتا کہ اتنا مال چھوڑا ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے تو اس کے جنازے پر آپ نماز پڑھ لیتے اور اگر اتنا مال نہ بتایا جاتا تو آپ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمادیتے تم اپنے دوست کے جنازے پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے فتوحات بخشیں اور کشادگی نصیب ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کے لئے ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ پس جو شخص مسلمانوں میں سے مر جائے اور اس پر قرض ہو تو اس

۲۷۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِي بِالرَّجُلِ الْمَتَوَقِّي عَلَيْهِ الدَّيْنَ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَلَا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا صَاحِبَكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ فَإِنَّهُ فَقَالَ أَنَا أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ نُوِّقِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى قَضَاءِ قَضَاءِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِعَارِضَتِهِ (متفق علیہ)

کے قرض کو ادا کرنے میں میرا ذمہ ہے اور جو مال وہ چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم دیوالیہ کا حکم

ابی خلدہ ذرقی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لائے جو مفلس ہو گیا تھا (اور اس نے پاس لوگوں کی وہ چیزیں تھیں جن کو اس نے ان سے خرید لیا تھا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ معاملہ بالکل اس شخص کا سا ہے جس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص مر جائے یا مفلس ہو جائے تو جس کا مال اس کے پاس ہے وہی اس کے حقدار ہیں جب کہ وہ بالکل محفوظ ہو۔ (شافعی۔ ابن ماجہ)

۲۷۸۹ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزَّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَاهُ بِرَّةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَتَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ۔ (رَدَّوْا الشَّافِعِي دَابْنُ مَاجَةٍ)

قرضدار کی روح قرض کی ادائیگی تک معلق رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی روح قرض کے سبب معلق رہتی ہے (یعنی جنت میں داخل نہیں کی جاتی) جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔ (شافعی۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۷۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يَقْفَى عَنْهُ۔ (رَدَّوْا الشَّافِعِي وَ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةٍ وَ الدَّارِمِيُّ)

حضرت برادر بن عازبؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دار مجبوس ہو گا قرض کی بدولت اور شکایت کرے گا قیامت کے دن اپنی تہائی کی (شرح السنہ) اور نقل کیا ہے کہ معاذ قرض لیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ان کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (یعنی قرض کا مطالبہ کرنے کے لئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کا سارا سامان قرض میں بیچ ڈالا اور معاذ مفلس ہو گئے (مصائب) اور عبد الرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ معاذ رضا ایک جوان اور سخی آدمی تھے اور کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے تھے (یعنی دوسروں کو دے دیا کرتے تھے) اور اس وجہ سے ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا سارا مال قرض میں غرق ہو گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ان کے قرض خواہوں سے گفتگو کریں (یعنی قرض معاف کر دینے کی بابت یا کچھ چھوڑ دینے کی بابت) آپ نے قرض خواہوں سے گفتگو کی۔ انھوں نے کہا اگر ہم کسی کا قرض معاف کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ قرض ضرور معاف کر دیتے (یعنی انھوں نے قرض کو معاف کرنے سے انکار کر دیا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضا کا سارا سامان قرض خواہوں کا قرض چکانے کے لئے بیچ ڈالا اور معاذ رضا کے پاس کچھ باقی نہ رہا۔ (سعید مرسل)

بلاعذر قرض ادا کرنے میں شیطیع شخص قابل ملامت ہے

حضرت شریذؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا اپنے قرض کو ادا کرنے میں دیر کرنا اس کی بے ابروئی اور سزا کو جائز کر دیتا ہے۔ ابن مبارک نے بیان کیا ہے کہ بے ابروئی سے مراد اس کو سخت دست و پست کہنا ہے اور سزا سے مراد قید کرنا ہے۔ (البداد۔ نسائی)

قرض ادا نہ کرنے والے کی نمازہ جنازہ سے آپ کا انکار حضرت ابوسعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز پڑھانے کے لئے ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، ہاں، پوچھا کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو جائے؟ لوگوں نے کہا، نہیں فرمایا تم ہی اپنے دوست کے جنازہ پر نماز پڑھو۔ علی بن ابی طالبؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو آپ نے اس کی نماز پڑھادی۔ ایک اور روایت میں

۲۴۹۰ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبَاحٌ لِلدِّينِ مَا سُوِّرَ بِهِ يَشْكُو إِلَى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَى أَنَّهُ مُعَاذٌ أَكَانَ يَدَّ أَنْ قَاتِيَا غَرَمَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَاَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ مُكَلَّةً فِي ذَنْبِهِ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُرْسَلٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَلَمْ يَأْجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي الْمُنْتَقَى وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يَمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّ أَنْ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدِّينِ قَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَهُ غَرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوا إِلَّا أَحَدًا لَتَرَكُوا الْمُعَاذَ لِأَجْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ - (رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا)

۲۴۹۱ وَعَنْ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْوَا حِدِيحِلْ عِرْضَهُ وَخَفْوَبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حِلْ عِرْضَهُ يُغْلَظُ لَهُ وَخَفْوَبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۴۹۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُرِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَى مَبَاحِكُمْ ذَنْبٌ قَالُوا لَعَنَ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ نَمٍّ فَأَعْلَفُوا قَالُوا لَا قَالَ مَهَلًا عَلَى مَبَاحِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى ذَنْبِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ تَرَفَعْنَا فَصَلِّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ لِعَلِّي فَكَلَّمَ اللَّهُ

رِهَانَكَ مِنَ الثَّارِكَمَا فَكَلْتَ رِهَانَ
أَخِيكَ الْمُسْلِمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْبِضُ عَنْ
أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللَّهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
(رداۃ فی شرح السنۃ)

اس کے ہم معنی الفاظ ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول سن کر آپ نے فرمایا، آزاد کیا یا آزاد کرے تجھ کو
خداوند تعالیٰ دوزخ کی آگ سے جس طرح تو نے اپنے مسلمان
بھائی کو قرض سے سبکدوش کیا۔ پھر فرمایا جو مسلمان بندہ اپنے
بھائی کا قرض ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن (کی سختیوں سے بچائے گا۔ (شرح السنۃ)

قرض کے بوجھ سے ہلکا ہو کر مرنے والے کے لئے بشارت

۲۴۹۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكَبِيرِ
الْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - (رداۃ اللہ فی
دَابْنُ مَا جَاءَ وَالدَّارِ مَعِي)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ جو شخص وفات پائے اور غرور و تکبر خیانت
و تکبر قرض سے پاک ہو، خدا کے تعالیٰ نے اس کو جنت میں
داخل فرمایا۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

بالکل مغسلی کی حالت میں قرض وار کا مرنا ایک بڑا گناہ ہے

۲۴۹۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَغْظَمَ الذَّنْبَ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ
بِهَذَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَرِ أَوْ النَّبِيِّ تَحَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ
رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً - (رداۃ
أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
خداوند تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد حج خداوند
تعالیٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اس حال
میں خدا سے جا کر ملے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے اتنا مال
نہ بھڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے۔ (احمد - ابو داؤد)

حرام چیزوں پر صلح ناجائز ہے

۲۴۹۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُوَافِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَبْلُ جَائِزٌ
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَمًا حَلًا لَا آدُ
أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ
إِلَّا شَرْطًا حَرَمًا حَلًا لَا آدُ أَحَلَّ حَرَامًا -
رَدَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَ
أَبُو حَتْمٍ رَوَاهُ عَنْهُ قَوْلُهُ شُرُوطِهِمْ -

حضرت عمر بن خوفا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے مگر وہ صلح جائز نہیں
جو حلال چیز کو حرام اور حرام چیز کو حلال کر دینے کی موجب ہو
(مثلاً اس پر صلح کرے کہ میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرے گا۔ یا
اس پر صلح کرے کہ میں شراب پیوں گا) اور جو شرطیں مسلمانوں سے
صلح وغیرہ میں کی ہیں ان کی پابندی ان پر واجب مگر ان شرائط
کی پابندی لازم نہیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دینے والی
ہوں۔ (ترمذی - ابن ماجہ - ابو داؤد) (ابو داؤد کی حدیث صرف لفظ "شُرُوطِهِمْ" تک ہے)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں خبر دینا

۲۴۹۶ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَخُزْعَةُ
الْعَبْدِيُّ بَرَاءً مِّنْ هَجْرَتِنَا تَبْنَاهُ مَكَّةَ فَجَاءَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَنَادَا
مَنَا سَرَوَيْنَ فَبِعْنَا لَهُ وَشَرَّاهُ رَجُلًا يُزِينُ

حضرت سويد بن قیس کہتے ہیں کہ میں اور خزاعہ بنی تمیم
ہجرت سے بچنے کے لئے کپڑا خرید کر لانے۔ پھر وہ کپڑے کریم مکہ میں
آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل ہمارے پاس تشریف
لائے اور ہم سے ایک پانچواں کا سود کیا ہم نے پانچواں آپ کے ہاتھ

بیچ دیا اس پر ایک شخص مزدوری پر سکون یا چاندی سونے کو تول
رہا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس سے منع فرمایا۔ تو اس قیمت کا مال
تول دے اور کسی قدر زیادہ تول۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔
ابن ماجہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَايَعُوا جُرْفَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَ دَارِجَهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

قرض کی واپسی میں غیر مشروط زیادتی جائز ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پر میرا کچھ قرض
تھا۔ آپ نے مجھ کو میرا قرض ادا کر دیا اور کچھ زیادہ دیا۔
(ابوداؤد)

۲۴۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

ادائیگی قرض کا جلدی انتظام کرو

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول
اللہ صلعم نے چالیس ہزار (درہم) قرض لئے پھر آپ
کے پاس مال آیا اور آپ نے میرا قرض ادا کر دیا اور فرمایا خداوند
تمہارے تیرے اہل و عیال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ خدا
کا شکر ادا کیا جائے اس کی تعریف کی جائے اور قرض ادا کر دیا جائے۔
(نسائی)

۲۴۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فُجَاءَهُ مَالٌ فَقَدَعَهُ إِلَى وَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْإِدَاءُ -

(رداۃ المسائی)

مہلت دینے والے کو ثواب ملتا ہے

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا
ہے جس شخص کا کسی پر قرض ہو اور وہ اس کی وصولی میں
تاخیر کرے (یعنی مہلت دے) تو مہلت کا ہر دن صدقہ ہوگا
(احمد)

۲۴۹۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَتَنَ آخِرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

دین سیراٹ پر مقدم ہے

حضرت سعد بن اہول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے بھائی کا مال
ہوا اور تین سو دینار اس نے چھوڑے اور ایک بچہ۔ میں چاہا
کہ اس رقم کو بچہ پر خرچ کر دوں۔ رسول اللہ صلعم نے (میرے ارادہ
کو معلوم کر کے) فرمایا۔ تیرا بھائی قرض کے سبب مجبوس ہے (یعنی
خدا کے ہاں) تو اس کا قرض ادا کر دے۔ چنانچہ میں نے جا کر سارا
قرض ادا کر دیا اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے
سارا قرض ادا کر دیا صرف ایک عورت باقی رہ گئی ہے جو دودھ دینا
قرض بتاتی ہے لیکن اس کا گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا، دو دینار
اس کو دے دو، وہ سچی ہے۔ (احمد)

۲۸۰۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَظْوَلِ قَالَ مَا تَرَكَ أَحَدٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ دِينَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صَغِيرًا فَارْدَتْ أَنْ تُنْفَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكَ فَجُوسٍ يَدِينُهُ فَاقْضِ عَنْهُ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْنِ إِلَّا امْرَأَةً تَدْعِي دِينَارِي وَكَيْسَتْ لَهَا بَيْتَهُ قَالَ آعِطْهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ -

(رداۃ المسائی)

بار بار کی شہادت بھی قرض کا کفارہ نہیں کر سکتی

محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد کے قریب

۲۸۰۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ

كُنَّا جُلُوسًا بِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ وَضَعَ الْجَنَّا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَظَرَ نَسْمَ طَائِفَتَيْنِ
وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَهْتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ
اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَسَكَنَّا
يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرِ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا
قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا السَّيِّدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي
الَّذِينَ دَلَّيْنِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِسَيِّدِهِ لَوْ أَنَّ
رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ
حَتَّى يُقْفَظَ دَيْنُهُ دَرَدَاةً أَحْمَدُ وَفِي
شَرْحِ السُّنَنِ نَحْوَهُ

اس صحن میں بیٹھے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور آسمان
کی طرف دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر فرمایا،
پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ۔ کس قدر سختی نازل ہوئی ہے راوی
کا بیان ہے کہ ہم ایک دن اور ایک رات خاموش رہے اور سوا
بھلائی کے ہمیں اور کوئی چیز نظر نہ آئی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ محمد
راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ وہ کیا سختی ہو
جو نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ سختی قرض کی بابت ہے قسم
اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی شخص
خدا کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر راہ خدا میں
مارا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر خدا کی راہ میں مارا جائے اور
پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں
داخل نہ ہوگا جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(احمد و شرح السنہ)

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

شَرِكَةُ أَوْ وَكَالَتُ كَابَيَانُ

فصل اول

عقود میں شرکت جائز ہے

زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام
ان کو بازار میں لے جاتے اور غلہ خریدا کرتے تھے۔ وہاں ان
سے ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ملتے اور کہتے ہم کو بھی شریک
کر لو۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی
ہے۔ اور وہ ان کو بھی شریک کر لیتے اور میرے دادا کو اتنا فائدہ
ہوتا کہ وہ ادنیٰ بھر بھر کر گھر کو لے جاتے۔ زہرہ کا بیان ہے کہ میرے
دادا عبد اللہ بن ہشام کو ان کی ماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں
تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور
برکت کی دعا کی۔ (بخاری)

انصار کے مال میں مہاجرین کی شرکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ میں آئے
تو انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں

۲۸۰۲ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ
جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي
الطَّعَامَ فَيُلْقِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ
لَهُ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمَا فَمَا أَصَابَ
الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَرَّتْ رَأْسَهُ وَدَعَاكَ يَا
رَبَّاهُ الْبُخَارِيُّ

لِبَرَكَةٍ۔

۲۸۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آفِسُ

بَيِّنْتَادَبَيِّنَ اٰخُوَانِنَا النِّخْلَ قَالَ لَا تَكْفُرُوْنَا الْمَعْنَى وَ شُرُكُكُمْ فِي الشَّرِّ قَالُوا سَمِعْنَاوَاَطَعْنَا - (رداۃ البخاری)
 (ہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیجئے آپ نے فرمایا میں درخت تقسیم نہیں کرتا۔ تم اتنا کرو کہ ہاجرین کی مدد کے طور پر محبت و شفقت گوارا کرو (یعنی درختوں کی دیکھ بھال اور پانی وغیرہ دیتے رہو) اور ہم پیداوار میں تمہارے شریک ہیں گئے۔ انصار نے اس کو قبول کر لیا۔ (بخاری)

معاملات میں دیکھیں بنا ناجائز سے

۲۸۰۴ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي جَعْدٍ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَسْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَأَشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ تَبَاعَ أَحَدُهُمَا بِدِينَارٍ وَآثَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَمَدَّعَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَهَةِ فَكَانَ لَوْ أَشْتَرَى شَرَابًا لَنَزَحَ فِيهِ - (رداۃ البخاری)
 حضرت عروہ بن ابی جعد باریقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو ایک دینار بکری خریدنے کے لئے دیا۔ انھوں نے آپ کے لئے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار کے عوض بیچ دیا۔ اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ ص کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلعم نے ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی۔ پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں نفع ہوتا تھا۔ (بخاری)

فصل دوم

امانت دار شرکاء کا اللہ تعالیٰ محافظ رہتا ہے

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَئِنْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا - (رداۃ البخاری)
 حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان تیسرا ہوں (یعنی دو شریکوں کے ساتھ ہوں ان کے مال کی حفاظت اور مدد کے لئے) جب تک وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتے۔ اور جب وہ خیانت اور بددیانتی کرنے لگتے ہیں تو میں ان سے جدا ہو جاتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی) اور آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور شیطان ان میں شامل ہو جاتا ہے۔

خائن سے انتقام کا جذبہ تمہیں خیانت پر نہ اکسائے

۲۸۰۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الرِّمَانَةُ إِلَى مَنِ انْتَمَلَتْ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ - (رداۃ الترمذی و ابوداؤد و الدارقطنی)
 حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں نبی ص نے فرمایا ہے جس نے تجھ کو امین بنایا ہے اس کی امانت کو ادا کر اور جو شخص تجھ سے خیانت کرے تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارقطنی)

آنحضرت ص کا وکیل

۲۸۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ إِنِّي أَرَادْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكَيْلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقَانِ ابْتَغِ مِنْكَ آيَةً فَفَعَلَ يَدَكَ
 حضرت جابر رض کہتے ہیں میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ص کی خدمت میں حاضر ہوا (یعنی اجازت حاصل کرنے کے لئے) میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا۔ میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم خیبر میں میرے وکیل سے ملو تو پندرہ دست بھجوریں لیتے آنا اور وہ تجھ سے نشانی مانگے تو

اس کے حلق پر ہاتھ رکھ دینا (یہ نشانی نبی صلعم کی وکیل کو

(ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) بتادے گی۔

عَلَى تَرْفُوتِهِ -

فصل سوم

شرکت مضاربیت میں خیر و بھلائی ہے

حضرت مہیبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے (۱) وعدہ پر مال کا بیع یا یعنی مال کو ایک وقت معین کے وعدہ پر بیچے (۲) مضاربیت (۳) گہیوں میں جو بلا لینا گھر کے خرچ کے لئے بیچنے کے لئے نہیں۔ (ابن ماجہ)

۲۸۰۸ عَنْ مِهْيَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبُرْكَهُ الْبَيْعُ إِلَى آخِلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَالْخِلَاطُ الْبُرْ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ -

(ردالا ابن ماجہ)

ایک واقعہ

حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ان کو ایک دینار قربانی کا جانور خریدنے کے لئے دیا۔ انھوں نے ایک مینڈھا یا دنبہ ایک دینار کو خریدا اور دو دینار میں بیچ ڈالا۔ پھر ایک جانور ایک دینار میں خریدا اور اس کو مع اس دینار کے جو نفع میں حاصل ہوا اتھا لے کر نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلعم نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور حکیم بن حزام کے لئے یہ دعا کی کہ وہ خدا تعالیٰ ان کی تجارت میں برکت عطا فرمائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۲۸۰۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بَدِينًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أُمُ حَبِيبَةٍ فَاشْتَرَى كَبْشًا بَدِينًا وَبَاعَهُ بَدِينًا رَيْنَ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى أُمُ حَبِيبَةٍ بَدِينًا وَجَاءَ بِهَا وَبِالْبَدِينِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنْ الْأُخْرَى فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَدِينِ فَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ

غصب اور عاریت کا بیان

فصل اول

غصب کرنے والے کی سزا
حضرت سعید بن زیدؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کرے گا اس زمین کے ٹکڑے کے ساتوں طبقہ قیامت کے دن اس کی گردن میں طوق کے طور پر پہنائے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۱۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنْ سَبْعِ أَرْعَفِينَ -

(متفق علیہ)

کسی کے جانور کا دودھ مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوسو

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دے۔ کیا تم میں کوئی شخص اس بات کو پسند کرے

۲۸۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ قَاشِيَةً أَوْ مَرِيحًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَحَدًا كَعَمِّ ابْنِ

۱۔ مضاربیت وہ تجارت ہے جس میں مال ایک شخص کا ہو اور دوسرا محنت و شقت کے ساتھ اس میں شریک ہو اور منافع معین کر کے باہم تقسیم کر لیا جائے ۱۲ مترجم

گا کہ کوئی شخص اس کے گودام کا قفل توڑ ڈالے اور اس کا غلہ لے جائے۔ اسی طرح جانور کے گھن اس شخص کا گودام ہے جن میں اس کا غلہ (دودھ) بھرا ہوا ہے (مسلم)

ایک واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے گھر میں تھے کہ کسی اور بیوی نے ایک رکابی میں کھانا بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیوی نے جن کے ہاں آپ اس وقت تھے رکابی میں ہاتھ مارا۔ رکابی گر کر ٹوٹ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکابی کے ٹکڑے اٹھائے اور پھر وہ کھانا جو رکابی میں تھا اٹھا کر کے ان ٹکڑوں میں رکھا اور لونڈی سے جو کھانا لائی تھی فرمایا تمہاری ماں نے غیرت کی (یعنی رشک کیا) پھر لونڈی بیٹھ گئی حتیٰ کہ اس کو گھر میں سے جہاں آپ تشریف فرما تھے، سالم رکابی لا کر دی گئی اور لڑائی ہوئی رکابی رکھ لی۔ (بخاری)

کسی مسلمان کا مال لوٹنا حرام ہے

حضرت عبداللہ بن یزید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹے اور مسئلہ کرنے سے منع فرمایا (مسئلہ ناک کان کاٹے کو کہتے ہیں) (بخاری)

حاجیوں کا سامان حرانے والے عبرتناک حشر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز کہ آپ صاخر زادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی سورج گرہن ہوا۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعت نماز چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔ اتنے میں سورج ردشن ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور جس چیز سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لی میرے سامنے دوزخ کو لایا گیا یہ اس وقت جب کہ تم نے مجھ کو پیچھے ہٹتے دیکھا ہوگا۔ میں دوزخ کی گرمی کے ڈر سے پیچھے ہٹ گیا تھا میں نے اس میں ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس بہر اٹھی ہوئی لکڑی تھی۔ وہ اپنی آنسو ٹیوں کو کھینچ رہا تھا۔ یہ شخص (جس کا نام عمر بن لہو تھا) حاجیوں کی چیزیں اپنی مٹی ہوئی لکڑی سے چڑایا کرتا تھا (یعنی چلتے چلتے اپنی لکڑی میں کسی کی چیز الجھا لیتا تھا) اور معلوم ہو جاتا تو کہہ دیتا میری لکڑی میں الجھ گئی ہوگی اور معلوم نہ ہوتا تو لے جاتا۔ اور میں نے اس بی والی عورت کو دیکھا جس نے

بُوعِي مَشْرَبَةً فَنَكَسَ خِرَانَتَهُ فَيَنْتَقِلُ طَعَامَهُ وَإِنَّمَا تُحْزَنُ لَهُمْ صُرُدُ عُمَاسِهِمْ رَدَاةٌ مُسْلِمَةٌ

۲۸۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِمِصْحَفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا الْحَادِمَ فَسَقَطَتِ الْمِصْحَفَةُ فَأَنفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتِ الْمِصْحَفَةُ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الْمِصْحَفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُكُمْ ثُمَّ مَسَسَ الْحَادِمُ حَتَّى أَتَى بِمِصْحَفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَذَمَّ الْمِصْحَفَةَ الصَّوِيحَّةَ إِلَى النَّبِيِّ كَسَرَتْ مِصْحَفُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسَرَتْ رَدَاةُ الْبُخَارِيِّ

۲۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّمْبَةِ وَالْمُتَلَّةِ - (رداء البخاری)

۲۸۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَاتِ الْأَرْيَمِ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتْرًا وَكُوعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ أَضْمَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تَوَعَّدُونَهُ إِلَّا أَقْدَرَأْتُهُ فِي صَلَواتِي هَذَا لَقَدْ جِئْتِي بِالنَّارِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ فَخَافَهُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَخَرْتُ رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِجْنَبِ يَجْرُ قَصَبُهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِحُجَّتِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِجْنَبِي وَإِنْ غَفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَخَرْتُ رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَنَمَدَتْ عَنْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى أَمَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِئْتِي بِالْجَنَّةِ

(تربیتی)

کسی کی کوئی چیز ہنسی مذاق میں لے کر ہڑپ نہ کر جاؤ

حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا
نبی صلعم نے تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کی لاکھٹی ہنسی مذاق
میں اس خیال سے نہ لے کہ وہ اس کو رکھ لے گا پس جو شخص اپنے
بھائی سے لاکھٹی لے تو وہ اس کو واپس کر دے۔ (ترمذی و
ابوداؤد۔ ترمذی نے اسے صرف لفظ جاذباً تک روایت کیا ہے)

٢٨١٩ وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا
أَخِيهِ لَا عِبًّا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرْدِهَا
إِلَيْهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
الْمُبَارَكِ قَوْلُهُ «جَادًّا»

اپنا چوری کا مال جس کے پاس دیکھو اس سے لے لو

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنا غضب کیا ہو یا خیر یا ہوا یا گم شدہ مال کسی شخص کے پاس دیکھے وہ اس کے پالنے کا زیادہ مستحق ہے اور جو شخص کسی سے اس کو خریدے اور مالک اس سے واپس نہ لے تو وہ بیچنے والے کا پیچھا کرے اور اس سے اپنی قیمت وصول کر لے۔ (احمد - ابوداؤد)

۲۸۲۰ وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالٍ عِنْدَ دُجُلٍ
فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

جس سے کوئی چیز لو اس کو واپس کر دو

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی سے کوئی چیز بھین کر یا چُر کر یا نگے کے طور پر لے اس کو چاہتے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مالک کو پہنچائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

قصان پہنچانے کا مسئلہ

۲۸۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُتَدَّى -
دَوَاةُ التَّمِيذِيِّ نَ الْيُودَاوَدَ وَ ابْنُ مَهْجَةَ

کسی کے باغ وغیرہ کو نقصان پہنچانے کا مسئلہ

حرام بن سعد بن جبصہ کہتے ہیں کہ حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کی اوشنی باغ میں گھس گئی اور باغ کو خراب کر دیا۔ اس مقدمہ میں نبی ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ دن میں باغ کی حفاظت باغ والوں پر ہے اور جو مویشی رات کے وقت باغوں کو خراب کریں ان کا تاوان مویشی کے مالکوں پر ہے۔

٢٨٢٢ وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ
أَنَّ نَاقَةَ لَيْثِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا
فَأَنَسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَيِّ إِطْلَافَهَا بِالنَّهَارِ
وَلَيْلًا مَا أَفْسَدَ السَّوْاسِئُ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا
(رَدَّاهُ مَا لَيْكَ وَ أَجَدَّ أَوْ دُونَ مَا جَاءَ)

(مالک - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کا کچلا ہوا معاف ہے اور آگ کا جلایا ہوا معاف ہے (یعنی جانوروں کے پاؤں سے کچھ کچلا گیا اور مالک ساتھ نہیں ہے تو اس کا تاوان نہ ہو گا اسی

۲۸۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۱۴ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ جَبَّارٌ ذَكَرَ النَّارَ
جَبَّارٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کہ وہ آکر زکوٰۃ وصول کر لے ۱۲ مترجم

۲۵۔ ستارہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کسی کے ساتھ اس شرط سے کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور ہر کچھ نہیں بلکہ یہ شرط ہی ہمارے ۱۲ مترجم

طرح کسی نے آگ جلائی اور چنگاری اڑ کر کہیں جا پڑی اور نقصان ہو گیا تب بھی تاوان نہیں جو بشرطیکہ تیر ہوا نہ ہو اور آگ جلائی ہو کارادہ فاسد نہ ہو۔ (ابوداؤد)

حالت اضطرار میں دوسرے کے جانور کا دودھ پینے کی اجازت ہے۔

۲۸۲۳ وَعَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَا شِئَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا مَبَاحٍ فَلْيَسْتَاذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيَمُوتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَاذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَجْتَلِبْ وَلَيْسَ وَلَا يَحْمِلُ۔ (رواه أبو داود)

۲۸۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ حَبْنَةً۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)

۲۸۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ حَبْنَةً۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)

۲۸۲۶ وَعَنِ أُمِّهِ بَيْنَ صَفَوَاتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حَنْيْنٍ فَقَالَ أَعْصِيَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَّةٌ مَفْضُونَةٌ۔ (رواه أبو داود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (بھوکا ہو اور) باغ میں جائے تو (بقدر ضرورت) کھالے۔ بھولی میں بھر کر نہ لے جائے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

مستعار لی ہوئی چیز امانت کے حکم میں ہے

حضرت امیر بن صفوان رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حنین کی جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چند زرہیں مستعار لیں انھوں نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا غضب کے طریقہ پر یہ زرہیں لے رہے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں عاریت کے طور پر جن کو واپس کر دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

مستعار چیز کو واپس کر دینا واجب ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: مستعار چیز کو واپس دینا واجب ہے اور منہ کا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور قرض کو ادا کیا جائے اور ضامن کو ضمانت ادا کرنا واجب ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

درخت سے گرے ہوئے پھل اٹھانے کا مسئلہ

حضرت رافع بن عمر وغفار رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر پھینکا کرتا تھا۔ انصار مجھ کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے پوچھا، لڑکے تو

۲۸۲۷ وَعَنِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَالْغَفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا مَّا أَرْمِي نَخْلًا إِلَّا أَنْصَارُ فَأَتَى بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي

۱۹۶ لہ "منہ" اس جانور، درخت یا زمین کو کہتے ہیں جو دودھ پینے، پھل کھانے اور چرانے کے لئے عاریتاً دے دی جائے، ان چیزوں کا نفع اٹھانے کے بعد واپس کرنا واجب ہے۔ ۱۲ مترجم

زمیں غصہ پ کرنے کی سزا

٢٨٢٩ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ
شَيْئًا بَعْدَ حَقِّهِ خُفِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ
أَرْضِينَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۳۰ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ۲۱
 اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ
 أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُفَّ أَنْ يَحْتَمِلَ ثَرَايَهَا
 الْهَشَرُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۳۱ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 ۲۲ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيْبَا رَجُلٍ ظَلَمَ
 شَيْئًا أَمِنَ إِلَى رُضِي كَفَفَهُ اللَّهُ عَذْرَ دَجَلَةٍ أَنْ
 يَخْجُرَ لَا حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضَيْنِ ثُمَّ يَطُوفَهُ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْتَ النَّاسِ -
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

شفعہ کا بیان

حق شفعہ صرف شریک کو حاصل ہوتا ہے یا ہمسایہ کو بھی؟

۲۸۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّعْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُبْغَمُ فَبِذَا وَقَعَتِ الْحُمُودُ وَصَرِقَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُعْعَةَ (رَوَاهُ النَّجَاشِيُّ)

حق شفیع صرف زمین اور مکان کے ساتھ مخصوص ہے

حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشترک زمین میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو، شفیعہ کا حکم دیا ہے خواہ گھر ہو یا باغ ہو اور فرمایا ہے کہ دونوں شریکوں میں سے کسی شریک کو اپنا حصہ بیچنے کا حق حاصل نہیں ہے جب تک اپنے دوسرے شریک سے خواہ اجازت حاصل کر لے خواہ دوسرا شریک خود خرید لے خواہ دوسرے کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دیدے۔ اور اگر کسی شریک نے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالا تو اس کا شریک ہی اس کے خریدنے کا حق دار ہے۔ (مسلم)

۲۸۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تَقْسَمْ رُبْعًا أَوْ حَاطًا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّىٰ يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَلَا إِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ آخِذٌ بِهِ۔

ہمسایہ کو حق شفیعہ حاصل ہونے کی دلیل

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ بیچو اور میرے ساتھ خریدو۔ (بخاری)

۲۸۳۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ۔ (رواہ البخاری)

ہمسائے کا حق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص اپنے ہمسائے کی دیوار میں لکڑی (کھونٹی) گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (بخاری)

۲۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارِهِ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي حِدَارِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

راستہ کے سلسلہ میں ایک ہدایت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے راستے کے بابت اختلاف ہو تو راستہ کا عرض (چوڑائی) سات ہاتھ رکھو۔ (مسلم)

۲۸۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جَعَلْ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أذْرُعٍ۔ (دَوَاۓُ مُسْلِمٍ)

فصل دوم

غیر منقولہ جائیداد کو بلا ضرورت بیچنا مناسب نہیں

حضرت سعید بن حرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص تم سے مکان یا زمین کو بیچے، مناسب ہے کہ اس کی قیمت میں برکت نہ دی جائے مگر جب کہ وہ قیمت مکان یا زمین ہی کی خریداری پر صرف ہو یعنی مکان یا زمین جو کہ غیر منقولہ اور محفوظ چیزیں ہیں اس لئے ان کو بیع کر منقولہ چیزوں میں روپیہ صرف کر دینا بہت بُرا ہے اس لئے بغیر کسی شدید ضرورت

۲۸۳۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا تَمِئْنَ أَنْ لَا يَبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ۔

(دَوَاۓُ ابْنِ مَاجَةَ وَدَاۓُ حُمَیْ)

کہ ان چیزوں کو نہ بیچے اور نہ بیچے تو پھر اس روپے سے مکان یا زمین ہی خریدے۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

ہمسایہ کو حق شفیعہ حاصل ہوتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۸۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجَارَ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ لَهَا
وَلَا كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيفُهُمَا أَحَدًا
(رداء احمد والتمود ذی الجود اود دابن
مَاجَة والداد می)

نے ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا
انتظار کیا جائے اور یہ استحقاق اس وقت حاصل ہوگا جب کہ
دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔
ابن ماجہ۔ دارمی)

شفہ کا تعلق ہر غیر منقول جائیداد سے ہے

۲۸۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيفُ شَفِيعٌ وَ الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي ثَلَاثَةَ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ، شریف (اس زمین میں جو فروخت کی جائے) شفوع کا حق کھتا ہے۔ اور شفوع بہتر ہے۔ (ترمذی۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے مرسلہ تھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے)

بیری کا درخت کاٹنے پر وعید

۲۸۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ مَرْيَمَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ - رَدَّاهُ الْإِبْرَادُ، وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ غَشَمًا وَظُلْمًا يَغْوِي حَتَّى يَكُونَ لَهُ فِيهَا صَبَبٌ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ -

فضل سیوم

ہر غیر منقول جائیداد میں شفعہ ہے خواہ تقسیم ہو سکتی ہو یا ناقابل تقسیم ہو

۲۸۴۰ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ إِذَا دَقَعْتَ
الْمُحْدَوْدِ فِي الْأَرْضِ فَلَا شَفْعَةَ فِيهَا وَلَا
شَفْعَةَ فِي بَيْتٍ وَلَا تَحِلُّ التَّحُلُ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ جب (مشترک)
زمین میں حدیں قائم ہو جائیں (یعنی دونوں شریک زمین کو تقسیم کر لیں)
تو شفعہ باقی نہیں رہتا۔ اور کنویں اور ترے بھڑ کے درخت
میں شفعہ نہیں ہے۔ (مالک)

بابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْهُزْلِ رَعَةً مُسَاقَاةٌ أَوْ مُزَارَعَةٌ كَابِيحَانُ
فصل اول

خیبر کی زمین کا بندوبست

۲۸۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ
لَهُ بَرِي بَوْنٌ سَمَرًا حَرَمًا مَكَّةَ وَدَرَحِمًا مَدِينَةَ بَرِي هِيَ يَادُ بَرِي حَوْسِي كِي مَلِكِيَّتِي فِي هَوَادِرْ كُوْنِي زَبَرْدَسْتِي يَا طَلْمَا اس كُو كَا طِطَالِي
عام بری کا درخت مقصود نہیں ہے۔ ۱۲ متر جسم

پر اٹھا دی تھی کہ وہ کام کریں اور روپیہ لگائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیداوار میں سے آدھا لے لیں گے۔ (ابوداؤد) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت اس شرط پر دے دیئے تھے کہ وہ محنت کریں اور کاشتکاری کریں اور جو کچھ پیداوار ہو اس کا آدھا وہ لے لیں۔

وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا هَامِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوا هَا وَيَزْرَعُوا هَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا -

خابت کی مخالفت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم خیبر لے کر تھے اور اس کو برا نہ جانتے تھے یہاں تک کہ ایک روز رافع بن خدیج نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے منع فرمایا ہے۔ پھر ہم نے اسی سبب اس کو چھوڑ دیا۔ (مسلم)

۲۸۲۲ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَخَافُ أَنْ لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَخَرْنَا كُنَّا هَامِنْ أَجْلِ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اجرت یا لگان پر زمین دینے کا ذکر

خطبہ بن قیسؓ، رافع خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے چچاؤں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے زمین کو اس شرط پر دیا کرتے تھے کہ کھیتوں کی پانی کی نالیوں پر جو غلہ پیدا ہو وہ زمین کی اجرت میں مالک کا حق ہے اور باقی کھیت اس کا ہے جو محنت و کاشت کرے یا اس طریقہ پر زمین کو کرنے کے لئے جیتے تھے کہ زمین کا ایک ٹکڑا علیحدہ کر لیتے تھے اور اس کی پیداوار ان کا حق خیال کی جاتی تھی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو) آپ نے اس سے ہم کو منع فرمادیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے رافع سے پوچھا اگر زمین کو درہم و دینار کے عوض دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۸۲۳ وَعَنْ خُظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارُ بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّعَ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْشُقًا يَتَنَبَّهَ صَا الْأَرْضِ فَنَهَا نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ بِاللَّذَاهِمِ وَالَّذِي نَأْبِرُ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَتْ الْأَنْشُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ دُؤَالُهُمْ بِأَنْحَالٍ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِزْ دُهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مزارعت کی ایک متنوع صورت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ والے اکثر کاشتکار تھے اور ہم میں سے بعض لوگ اپنی زمین اسی شرط پر کرتے تھے کہ زمین کا اتنا ٹکڑا میرے لئے ہے اور اتنی زمین تیرے لئے اور اکثر ایسا ہوتا کہ کبھی زمین کے اس ٹکڑے پر شخصیتی اگتی اور کبھی اس ٹکڑے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۲۸۲۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِجُ أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجْتُ ذَا وَلَمْ يَخْرُجْ ذَا فَنَهَا هُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کسی کو اپنی زمین کاشت کرنے کے لئے بطور عاریت دینا بہتر ہے

عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤسؓ سے کہا۔ اگر تم مخا برہ کو ترک کر دیتے تو بہتر تھا اس لئے کہ لوگوں کا خیال کہ نبی صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ طاؤس نے کہا۔ عمرؓ میں کاشتکاروں کو زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں اور ایک بڑے عالم یعنی ابن عباسؓ نے مجھ کو بتایا ہے کہ نبی صلعم نے اس لئے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اپنے کسی بھائی کو کاشت کے لئے زمین دیدینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر مقرر کر کے محصول لیا جائے۔ (بخاری)

۲۸۳۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ آتَى عُمَرُ وَأَعْطَاهُمُ وَأُعِينَهُمْ وَلَئِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لَهُ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَ أَنْ يَتَنَحَّى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

(متفق علیہ)

اپنی زمین کو بے کار نہ چھوڑو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس کے پاس زمین ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس زمین کی خود کھیتی کر لے یا اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو دیدے اور یہ دونوں باتیں پسند ہوں تو پھر اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزِمْهَا أَوْ لِيُزِمَّهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُزِمَّكَ أَرْضَهُ۔

(متفق علیہ)

زراعت میں مشغولیت کی وجہ سے جہاد ترک کرنے پر وعید

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے پہلے اور کھیتی کا کچھ سامان دیکھ کر کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس گھر میں یہ سامان داخل ہوتا ہے اللہ اس میں ذلت و خواری کو داخل کر دیتا ہے (مُرَاد اس سے یہ ہے کہ تمام لوگ زراعت میں ہی مشغول نہ ہوں جہاد بھی کریں اور دوسرے کام بھی)

۲۸۳۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سَكَّةَ وَشَيْبًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا دَخَلَهُ اللَّهُ الدُّلُّ۔ (رواه البخاری)

فصل دوم

کسی کی زمین بلا اجازت کاشت نہ کرو

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو ساری کاشت مالک زمین کی ہے اور مالک پر صرف کاشت کا خرچ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۳۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ مِنْ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ (رواه الترمذی و ابوداؤد) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

فصل سوم

مزارعت کا ثبوت

قیس بن مسلم رضا ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ

۲۸۳۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا

میں مہاجرین کا کوئی گھرایا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی کی ٹہائی پر کاشت نہ کرتا ہو۔ اور حضرت علی رضی، سعد بن مالک رضی، عبد اللہ بن مسعود رضی، عمر بن عبد العزیز رضی، قاسم رضی، عروہ، ابوبکر کی اولاد، عمر رضی کی اولاد، علی رضی کی اولاد اور ابن سیرین سب لوگ کہتی کرتے تھے۔ عبد الرحمن بن اسود کا بیان ہے کہ میں عبد الرحمن بن یزید کی شرکت میں کاشت کرتا تھا اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے یہ معاملہ کر رکھا تھا کہ اگر عمر رضی بیچ اپنے پاس سے دیں تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور کاشت کار اگر خود بیچ لائے تو اس کا آٹھواں حصہ ہے۔ (بخاری)

بِالْيَدَيْنِ أَهْلَ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَزْدَحُونَ عَلَى
الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَذَارِعَ عَلَى وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الْقَاسِمُ وَعَدُوَّةُ وَالْأَبِيُّ بَكْرٌ وَالْمُحَمَّرُ وَالْأَسْوَدُ
عَلَى وَابْنِ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ
كُنْتُ أَشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ فِي الرُّبْعِ
وَعَامِلَ عُمَرَ الثَّلَاثَ عَلَا إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ
مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشُّطْرُ وَإِنْ جَاءَ إِلَّا بِالْبَذْرِ
فَلَهُمْ كَذَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اجارہ کا بیان

بَابُ الْإِجَارَةِ

فصل اول

اجارہ کا جواز

حضرت عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ ثابت بن ضحاک رضی نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور زمین کو اجارہ پر دینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ اجارہ میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھوائی اور سینگی کھینچنے والے کو اجرت دی اور اس کی ناک میں دوا بھی ڈالی۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۵۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ رَعِمَ ثَابِتُ بْنُ
الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِأُجْرَتِهَا وَقَالَ
لَا بَأْسَ بِهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ جَمَعَ فَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَأَسْتَعَطَّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سرکارِ دو عالم نے اجرت پر بکریاں چرائی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ رضی نے پوچھا اور آپ نے فرمایا، ہاں میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

۲۸۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ هَدِيَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا سَرَعَى
الْغَنَمَ فَقَالَ أُمِّيَابَةُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ
كُنْتُ أَرْعَى عَلَى قَرَاوِيطٍ لَا هِلَ مَكَّةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کے لئے وعید

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں

۲۸۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ

۱۔ اجارہ کے معنی ہیں کسی چیز کو کرایہ پر دینا اور شرعی اصطلاح میں اجارہ اس معاملہ کو کہتے ہیں جس میں اجرت یا کرایہ لیکر فریق ثانی کو منفعت کا مالک بنادیا جائے۔ ۱۲

الْقِيمَةُ رَجُلٌ اَعْطِيَ بِي ثُمَّ غَدَا دَرَجَةً رَجُلٌ بَاعَ
حَدًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اجِيرًا
فَاَسْتَوَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ اجْرًا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا ایک تو اس شخص سے جس
نے میرے نام پر عہد یا معاہدہ کیا اور پھر اس کو توڑ ڈالا،
دوسرے اس شخص سے جس نے آزاد انسان کو فروخت کیا
اور اس کی قیمت کھا گیا۔ تیسرے اس شخص سے جس نے کسی مزدور
کو مزدوری پر لگایا اور اس سے پورا پورا کام لیا اور پھر مزدور نہ دی۔ (بخاری)

جھاڑ پھونک کرنے والا اپنے عمل کی اجرت لے سکتا ہے

۲۸۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنَ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدَيْغٌ
أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَمَ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ
فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ
رَجُلًا لَدَيْغًا أَوْ سَلِيمًا فَاَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَاءَ شَاءَ فَبَرَأَ فَجَاءَ
بِالشَّيْءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَ
قَالُوا اخْذْتُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى
قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا
مَا أَخَذَ ثَمَنًا عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، نبی صلعم کے اصحاب کی
ایک جماعت ایک آبادی کے قریب سے گزری۔ جس میں ایک شخص
کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ گاؤں میں سے ایک شخص
ان کے پاس آیا۔ اور پوچھا کیا تم میں کوئی دُعا جاننے والا
ہے؟ گاؤں میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا
ہے۔ صحابہ رضی میں سے ایک شخص اس کے ساتھ ہو گئے
اور گاؤں والوں سے چند بکریوں پر معاملہ کرنے کے مریض پر
سورۃ فاتحہ پڑھ دی۔ مریض کو آرام ہو گیا اور وہ بکریاں
لے کر واپس آئے اور اپنی جماعت میں پہنچے۔ صحابہ رضی نے
ان بکریوں کو اجرت میں لینے پر اعتراض کیا۔ اور کہا کیا تم
نے کتاب اللہ پر مزدوری لی ہے یہاں تک کہ یہ سب لوگ مدینہ
میں پہنچے اور نبی صلعم سے کہا یا رسول اللہ! فلاں شخص نے کتاب اللہ
پر اجرت لی ہے۔ آپ نے فرمایا (اس معاملہ میں تو) کتاب اللہ پر اجرت
لینا سب سے زیادہ مناسب ہے۔ (بخاری)

اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں حضور صلعم نے فرمایا تم نے
اچھا کیا، بکریوں کو تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی مقرر کرنا۔

فصل دوم

جس طرح غیر شرعی جھاڑ پھونک ناجائز ہے اسی طرح اس کی اجرت بھی حرام ہے

خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ صلعم سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف
روانہ ہوئے۔ رات میں ہمارا گزر عرب کے ایک قبیلے میں
ہوا۔ ان لوگوں نے ہم سے کہا۔ ہم کو بتایا گیا ہے کہ تم اس
شخص یعنی نبی صلعم کے پاس سے بھلائی (یعنی قرآن) لے کر آئے
ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے؟ ہمارے ہاں ایک دیوانہ
بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے اس کا علاج کرو ہم نے کہا۔ ہاں وہ

۲۸۵۵ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ
أَمَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا
إِنَّا أَنْبَأْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا
الرَّجُلِ خَيْرٌ فَبَلَّ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ
أَوْ رُقِيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوَهَا فِي
الْقُبُورِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوَةٍ

فِي الْقُبُورِ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوًّا وَخَيْبَةً أَجْمَعَ بُزَاتِي ثُمَّ
أَتَعْلُ قَالَ فَكَأَنَّمَا الشَّيْطَانُ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطُونِي
جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّ فَلَعُمُرِي لِمَنْ
أَكَلَ بِرُقِيَّةً بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً
حَقًّا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

اپنے دیوالے کو نے آئے جو بخیروں میں بندھا ہوا تھا۔ میں
اس پر تین دن تک صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس طرح
کہ میں اپنا تھوک (مٹھ میں) جمع کرتا اور پھر (سورۃ فاتحہ پڑھ کر)
اس پر تھوک دیتا (تیسرے دن) وہ اچھا ہو گیا۔ مجھ کو انھوں نے
اس کی اجرت دی۔ میں نے کہا جب تک میں رسول اللہ صلی
سے دریافت نہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کرنے پر فرمایا
کھاؤ! قسم ہے اپنی عمر کی جو جھوٹے منتروں کے ذریعہ کھاتا
مزدور کو اس کی مزدور دینے میں تاخیر نہ کرو

ہے وہ بڑا کرتا ہے تو حق اور سچے منتر کے ذریعہ کھایا (ابوداؤد)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک
ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔ (ابن ماجہ)
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی
فرمایا ہے کہ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر
آئے۔ (یعنی سائل کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیے)۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ مصابیح میں یہ مرسل مردی ہے)

۲۸۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ
قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
۲۸۵۷ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَ
إِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ
وَفِي الْمَصَابِيحِ مُرْسَلًا)

فصل سوم

مزدوری کے سلسلے میں حضرت موسیٰ کا ذکر

حضرت عتبہ بن نذر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے سورۃ طسم
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو سنائی اور فرمایا۔ موسیٰ علیہ
السلام نے آٹھ یا دس برس تک مزدوری کی اور یہ محض
اس لئے کہ اپنی مشرم گاہ کو حرام سے بچائیں اور حرام کھانے
سے اپنے پیٹ کو محفوظ رکھیں۔

۲۸۵۸ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّذْرِ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ اطَّسَمَ حَتَّى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى
قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ
نَفْسَهُ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عِفَّةٍ
فَرَجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

دین کی تعلیم دینے کا جرت لینے کا مسئلہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! میں ایک شخص کو قرآن پڑھایا کرتا

۲۸۵۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مَمْنُونًا

۱۵ بن النذر بہ ضم نون وفتح دال مشدودہ۔ اور بعض نسخوں میں بقاف بن المنذر بہ ضم میم و سکون نون و کسر دال مجرور دیکھا
گیا۔ بعض نے اس کو عتبہ بن عبدلی بتایا ہے مگر نسخہ محتبائی مطبوعہ میرٹھ جو ۱۲۸۸ھ میں طبع ہوا تھا عتبہ بن المنذر بہ دال جملہ
مع نسخہ النذر دکھایا گیا ہے غالباً یہ غلطی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔ سید جعفر علی مصحح

كُنْتُ أَعْلَمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ
بِمَالٍ فَأَرْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ
كُنْتُ مُحِبٌّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبِلْهَا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ)

تھا اس نے مجھ کو ایک کمان ہدیہ میں دی ہوا اور کمان کوئی مال
نہیں ہے۔ میں خدا کی راہ میں اس سے تیر اندازی کروں گا۔
آپ نے فرمایا اگر تو اس کو پسند کرے کہ تیری گردن میں آگ
کا طوق ڈالا جائے تو اس ہدیہ کو قبول کر لے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بَابُ أَحْيَاءِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَرْزِينَ كَوَّابُ كَرْنَا فَصْلٌ أَوَّلُ

افتادہ و بخرزین کو آباد کرنے والا اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے

۲۸۶۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ
قَالَ عُدْوَةَ قَضِيهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص
کسی ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو، وہ
اس زمین کا حق دار ہے۔ عُدْوہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت
میں اسی حدیث کے مطابق حکم جاری کر دیا تھا۔ (بخاری)

کسی چراگاہ کو اپنے لئے مخصوص کر لینے کی ممانعت

۲۸۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ
جَحْثَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حِجَازَ إِلَّا لِلَّهِ وَ
رَسُولِهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ صعْب بن جثامہؓ نے
بیان کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا
ہے کہ گھاس والی زمین خدا اور اس کے رسولؐ کی ہے
یعنی گھاس والی زمین خدا اور اس کے رسولؐ کی ملکیت ہیں کسی کو
کو ان کا اپنے لئے مخصوص کر لینا جائز نہیں ہے۔ (بخاری)

کھیتوں میں پانی لے جانے کے سلسلہ میں ایک تنازعہ اور آپ کا فیصلہ

۲۸۶۲ وَعَنْ عُدْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الرَّبِيعُ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْقِ يَا
رَبِيعُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ
الْأَنْصَارِيُّ إِنَّ كَاتَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَوَنَّنَ
وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ أَسْقِ يَا رَبِيعُ ثُمَّ أَحْبِسِ الْمَاءَ
حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدَارِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ
إِلَى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرْيَةٍ الْحَكَمِ حِينَ
أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا

عُدْوہؓ کہتے ہیں کہ پانی کی پہاڑی نالیوں کی بابت زبیرؓ
اور ایک انصاری کے درمیان جھگڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ
کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا۔ زبیرؓ! تم اپنے کھیتوں
کو سیراب کرو اور پھر پانی کو ہمسایہ کی طرف بھجور دو۔ انصاری نے
یہ فیصلہ سن کر کہا۔ یہ فیصلہ آپؐ اس لئے کیا ہے کہ زبیرؓ آپ کی
پھوٹی کے بیٹے ہیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا
اور فرمایا۔ زبیرؓ! اپنے کھیت کو پانی دے اور پانی کو کھیت
کی منڈیر تک پہنچنے سے پہلے نہ بھجور، جب خوب پانی بھر جائے
تب نالی کا رخ ہمسایہ کی طرف کر دے۔ غرض رسول اللہ ﷺ
صلعم نے زبیرؓ کو ان کا پورا حق دیا (کیوں کہ نالی ان کے
کھیت سے ملی ہوئی تھی اور ان کا کھیت اونچا تھا اور انصاری

يَا مَرْءِ لَهَا فِيهِ سَعَةٌ

کا کھیت نالی سے دُور تھا اور نیچا بھی تھا، صاف صریح حکم کے ساتھ اس لئے کہ انصاری نے آپ کو غضناک کیا تھا۔ اس فیصلہ سے پہلے جو فیصلہ حضور صلعم نے کیا تھا اس میں دونوں کا فائدہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جوپانی تمہاری ضرورت سے زائد ہوا سے جانوروں کو پلانے سے نہ روکو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اس خیال سے کہ لوگ گھاس نہ چرائیں تم جانوروں کو پانی پلانے سے نہ روکو۔ یعنی اس خیال سے کہ پانی کو منع کیا جائے گا تو لوگ وہاں گھاس نہ چرائیں گے کیوں کہ عموماً گھاس وہاں چرائی جاتی ہے جہاں پانی ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فِضْلَ السَّمَاءِ لِتَمْنَعُوا آبَهُ فِضْلَ الْكَلَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَجُلٌ مَنَعَ فِضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَيْعَامَ أَمْنَعَكَ فِضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فِضْلَ مَاءٍ لَوْ تَعْمَلُ يَدًا الْكَ

وَذِكْرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ السَّنْهِي عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

کی حدیث اس خرید و فروخت کے باب میں بیان کی گئی ہے جس میں بیع سے منع کیا گیا ہے۔

فصل دوم

افتادہ زمین کی دیوار کے ذریعے حد بندی کرنے سے ملکیت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

حسن حضرت سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی غیر آباد زمین پر دیوار کھڑی کر لے اس زمین کا وہی مالک ہے۔ (ابوداؤد)

۲۸۶۵ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهِيَ لَهُ (رواه ابوداؤد)

آنحضرتؐ کی طرف سے صحابہؓ کو افتادہ زمین کا جاگیر عطا

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے کھجوروں کے درخت زبیرؓ کو جاگیر کے طور پر دیدیے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۸۶۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ خَيْلًا (رواه ابوداؤد)

۲۸۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ لِلرَّبِّ بِيْرَ حَصْرٍ فَرَسِهِ فَأَجْوَى قَرَسَهُ حَتَّى قَامَتْ رَمْلَى يَسُوْطِهِ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو کہہ کر ایک دوڑ کے برابر جاگیر مرحمت فرمائی۔ زبیر نے اپنا ٹھوڑا دوڑایا اور جب وہ ٹھہر گیا تو انھوں نے اپنا چابک پھینکا۔ آپ نے فرمایا، جہاں چابک جا کر گر اسے وہاں تک کی زمین ان کو دے دو۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۲۸۶۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَصْرٍ مَوْتٍ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ آعِطْهَا إِيَّاهُ -

علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (یعنی وائل رضی اللہ عنہ) حصر موت میں ایک زمین مرحمت فرمائی۔ وائل کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں زمین ان کے سپرد کر دو۔ (ترمذی ابوداؤد)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۶۹ وَعَنْ أَبِيضِ بْنِ حَمَّالٍ وَالْمَارِئِيِّ أَنَّهُ وَقَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمَلْعُ الَّذِي بِمَادِبَ فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَدَّيْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّاءُ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَ لَهُ مَاذَا يَحْمِي مِنَ الْإِرَاقِ قَالَ مَا لَمْ تَنْلُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ -

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کان ان کو جاگیر میں دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوئے تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کان تو تیار مال کی ہے اس میں نمک تیار رہتا ہے محنت و مشقت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ معلوم کر کے آپ نے وہ کان پھر واپس لے لی) اس لئے کہ اس میں سارے مسلمانوں کا حق تھا کسی کا قبضہ اس پر جائز نہ تھا، پھر اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ پہلو کے درختوں کی کونسی زمین گھیری جائے (یعنی غیر آباد زمین کو دوبارہ آباد کیا جائے) آپ نے فرمایا وہ زمین جہاں اونٹنوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی جانوروں کے چرنے کی جگہ نہ ہو، یا جہاں آبادی نہ ہو)۔ (ترمذی ابن ماجہ - دارمی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

درختوں کی کونسی زمین گھیری جائے (یعنی غیر آباد زمین کو دوبارہ آباد کیا جائے) آپ نے فرمایا وہ زمین جہاں اونٹنوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی جانوروں کے چرنے کی جگہ نہ ہو، یا جہاں آبادی نہ ہو)۔ (ترمذی ابن ماجہ - دارمی)

خدا کی تین عام نعمتیں

۲۸۷۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمُسْلِمُونَ شَرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزوں میں سارے مسلمان شریک ہیں (یعنی پانی گھاس اور آگ) ان میں تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کسی مباح چیز کو جو شخص پہلے حاصل کرے گا وہ اسی کی ہو جائے گی

۲۸۷۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَضَرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

حضرت انس بن مضر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا آپ نے فرمایا کہ جو شخص پانی پہلے پہنچ جائے (اور پانی کو بھر لے) وہ پانی اسی کا ہے جس کو اپنے برتن میں بھر لے۔ وہ اسی کا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۸۷۲ وَعَنْ طَاوُسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ -

جس قوم میں کمزور انسانوں کے حقوق محفوظ نہ ہوں وہ برابر سب سے پاک نہیں ہوتی
طاؤس مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ

نے کہ جو شخص غیر آباد زمین کو آباد کرے، وہ اسی کی ہے۔ اور قدیم زمین اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے اور میری طرف سے تمہارے لئے ہے (شافعی) اور شرح السنہ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ نبی صلعم نے عبد اللہ بن مسعود رضی کو مدینہ میں گھر عنایت فرمائے۔ یہ گھر انصار کی آبادی کے اندر ان کے گھروں اور گھجروں کے درختوں کے درمیان واقع تھے۔ عبد بن زہرہ کے بیٹوں نے رسول اللہ صلعم سے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی کو ہم سے دور رکھو۔ رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو کیوں بھیجا ہے (اگر میں کمزوروں کی مدد نہ کروں؟) خداوند تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا جس میں کمزور کے حق کو محفوظ نہ کیا جائے۔

نہر وغیرہ سے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرنے کا ضابطہ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہنزور کے پانی کی نسبت یہ حکم صادر فرمایا کہ (قریب کا کھیت والا) پانی نحو اپنے کھیت میں رو کے جب نخلوں تک اس کے کھیت میں پانی بھر جائے تو اوپر کا کھیت والا نیچے کے کھیت والے کی طرف اس پانی کو چھوڑ دے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اپنی جائداد کے ذریعہ کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ان کے گھجروں کے چند درخت ایک انصاری کے باغ میں تھے جو اپنے اہل عیال کے ساتھ باغ ہی میں رہتا تھا۔ جب وہ (یعنی سمرہ) باغ میں جاتے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی۔ انصاری نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہؐ نے سمرہ رضی کو طلب کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ اپنے درختوں کو انصاری کے ہاتھ فروخت کر ڈالے۔ سمرہ نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس انصاری کے ان درختوں جو دوسری جگہ ہیں، اپنے درختوں کو بدل لے۔ سمرہ نے اس سے بھی انکار کر دیا پھر آپؐ فرمایا اپنے درخت انصاری کو ہبہ کرے مجھ کو اس کا اجر آخرت میں ملے گا۔ سمرہ نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تو (انصاری کو) ضرر پہنچانے والا ہو (اور جو شخص

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِي الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِثِّي. (درواہ الشافعی) وَدَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَعَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الدَّوْرَ بِالْمَدِينَةِ فَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانِي عِمَارَةَ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكَبْنَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ أَتَبَعْتَنِي اللَّهُ إِذْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْدِرُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ خِذْ لِلطَّعِيفِ فِيهِمْ حَقَّهُ.

۲۸۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْمُورِ أَنْ يُمَسَّكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ إِلَّا عَلَى عِلَّةٍ إِلَّا سَفَلٍ.

(درواہ ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۸۴۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عُصْبَةٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَذَرِي بِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبِعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْ لَهُ فَإِنَّكَ كَذَا أَمْوَارَ غَبَةٍ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضْطَرٌّ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ إِذْ هَبْ فَأَقْلَعَ نَخْلَهُ. (درواہ ابوداؤد)

وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ مِّنْ أَحِبِّي أَرْضًا
فِي بَابِ الْغَضَبِ بِرَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ
وَسَنَدُهُ حَدِيثُ أَبِي صِرْمَةَ مِّنْ ضَعْفٍ
أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ فِي بَابِ مَا يُنْهَى مِنْ
التَّهَاجُرِ.

کسی کو ضرر پہنچائے اس کا دفعیہ ضروری ہے، پھر آپ نے انصاری کو
حکم دیا۔ جاؤ اس کے درختوں کو کاٹ کر پھینک دو۔ (ابوداؤد)
اور جابر رضی کی حدیث میں ”من احب ارضا“ جو سعید بن زید
غصب کے باب میں بیان کی گئی ہے اور عنقریب باب ما ینھی من
التہاجر میں ابی صرمہ کی حدیث بیان کریں گے۔

فصل سوم

پانی، نمک اور آگ مینے سے انکار نہ کرو

۲۸۴۵
عَنْ عَائِشَةَ أَلْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ
وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَا قَمَا بِالْإِلْمِاحِ
وَالنَّارِ - قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا
فَكَانَ تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَبَتْ ذَلِكَ
النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِثْلًا فَكَانَ تَصَدَّقَ
بِجَمِيعِ مَا طَبِيتَ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى
مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ
الْمَاءُ فَكَانَ تَصَدَّقَ بِرَقَبَةٍ وَسَقَى مُسْلِمًا
شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ
فَكَانَ تَصَدَّقَ بِرَقَبَةٍ.

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ
وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا
پانی، نمک اور آگ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی کے
معاملہ کو تو میں نے سمجھ لیا (یعنی اس کے نہ دینے سے لوگوں کو
اور جانوروں کو کس قدر تکلیف پہنچے گی لیکن) نمک اور آگ کی بات
سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا حمیرا (گلاب کے پھول کی مانند سرخ
رنگ) جو شخص کسی کو آگ سے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے
وہ تمام چیزیں جو اس آگ پر لپکی گئی ہیں صدقہ کیں اور جس شخص
نے کسی کو نمک دیا گویا اس نے اس تمام چیز کا صدقہ دیا جس کو اس
نمک نے ذائقہ دار بنایا اور جس نے مسلمان کو ایک بار پانی پلایا اس
جگہ جہاں پانی ملتا ہے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے
ایسی جگہ مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہیں ہوتا اس
نے گویا اس کو زندہ کر دیا۔ (ابن ماجہ)

دَوَا لَا ابْنَ مَاجَةَ

عطایا کا بیان

بَابُ الْعَطَايَا

فصل اول

حضرت عمرؓ کی طرف سے اپنی خیر کی زمین کا وقف نامہ

۲۸۴۶
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصْحَابَ أَرْضًا
بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْبَيْتُ أَرْضًا
بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَا لَا قَطَّ الْفَسْ عِنْدِي
بَيْنَهُ قَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتِ
بِهَا وَتَصَدَّقَتْ بِهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ کو درال غنیمت کی خیر میں
ایک زمین ملی۔ حضرت عمرؓ نے نبی صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کیا یا رسول اللہ خیر میں مجھ کو ایک زمین ملی ہے جس سے بہتر مال
آج تک مجھ کو نہیں ملا (میں اس کو خدا کی راہ میں دینا چاہتا
ہوں) آپ اس کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
اگر تم چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور اس کی پیداوار کو صدقہ

کے لئے تو کوئی حرج نہیں ہے یا متولی اپنے رشتہ داروں کو کھلائے بشرطیکہ وہ خوش حال نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

کے لئے تو کوئی حرج نہیں ہے یا متولی اپنے رشتہ داروں کو کھلائے بشرطیکہ وہ خوش حال نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

عمری جائز ہے

۲۸۷۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا عمری جائز ہے یعنی کسی کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دے دینا۔ علماء کہتے ہیں کہ دیئے والا اس قسم کی شرط لگائے کہ تیرے مرنے کے بعد میری ملکیت میں واپس آجائے گی۔ وہ چیز ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی۔ یہ ایک قسم کا ہبہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

عمری معمر کے ورثہ کی ملکیت بن جاتا ہے

۲۸۷۸ وَعَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ يَعْلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْطِيَ عُمَرَى لَهُ وَدَلْعِقِبِهِ فَإِنَّهَا لَذِي أُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ الَّذِي أُعْطَاهَا إِنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ. (متفق عليه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عمر کے اس کے گھر والوں کی میراث ہے یعنی عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی۔ اس کے گھر والے اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث ہونگے مسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کے لئے عمری کیا گیا وہ اس کا مالک ہے اور پھر اس کے رشتہ دار عمری حقیقت میں اسی کا ہوتا ہے جس کو دیا گیا۔ دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا اور اس میں میراث بھی ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسک جمہور کے خلاف حضرت جابر کی روایت اور اس کی تاویل

۲۸۸۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي آجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعِقِبِكَ فَإِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى مَبَاجِبِهَا. (متفق عليه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس عمری کو رسول اللہ صلعم نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ (چیز کا دینے والا) اس طرح کہ یہ عمری تیرے اور تیرے وارثوں کے لئے ہے۔ اور جب اس طرح کہ یہ عمری تیرے لئے جب تک تو زندہ ہے تو یہ عمری دینے والی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عمری اور قبلی سے آنحضرت کی ممانعت اور اس کی حجت

۲۸۸۱ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی صلعم نے قبلی اور عمری نہ

مُرْقُبُوۡا وَاَلَا لَعْنَمُ وَاَفَنِّ اُرْقِبُ شَيْئًا اَوْ
اَعْمَرَ فَمَنْ لَوْرَثْتُمْ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) وارث اس کے مالک ہیں۔ (ابو داؤد)

عمری اور رقبی جائز ہے

۲۸۸۲ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ
لَا أَهْلَهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عمری
(یعنی وہ شے جو عمر بھر کے لئے دی گئی ہے) عمری والوں کے لئے
جائز ہے اور رقبی، رقبی والوں کے لئے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

فصل سوم

جواز عمری کی بظاہر مخالف ایک اور حدیث

۲۸۸۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ
لَا تُفْسِدُوا وَهَافِيَانَهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى
فِيهِ لِكَيْ لَا يَأْكُلَ مِنْهَا حَيًّا وَمَمْنًا قَدْ لَعَنَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
مال کو اپنے پاس رکھو ضائع اور خراب نہ کرو۔ جس شخص نے کسی
کو کسی چیز کا عمر بھر کے لئے مالک بنا دیا وہی اس کا حقیقی مالک
ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اور اس کے وارث اس
کے مالک ہیں۔ (مسلم)

فصل اول

خوشبودار پھول کا تحفہ واپس نہ کرو

۲۸۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَمَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ
فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَلَبُ الرِّيحِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
۲۸۸۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کو خوشبودار پھول (تحفہ کے طور پر) دیا جائے وہ
اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ بہت ہلکا احسان ہو اور
خوشبودار بھی ہے۔ (مسلم)

کسی کو کوئی چیز دے کر پھر واپس لے لینا ایک بری مثال ہے

۲۸۸۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَايِدُ فِي هَبْتِهِ
كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَبْلِهِ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ الشَّوْعِ -
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ہبہ کر کے واپس لینے والے کا حال ایسا ہو جیسا کہ کوئی
کتا تھے کر کے چاٹ لے۔ یہ بری مثال ہمارے لائق نہیں ہے۔
(بخاری)

۱۔ ”مرقبی“ کے معنی مراقبہ کے ہیں۔ یعنی انتظار کرنا۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس شرط پر
مثلاً مکان یا اور کوئی چیز دے دے کہ اگر پہلے مرے گا تو میں اس کا مالک ہو جاؤں گا اور میں پہلے مردوں گا تو تو مالک رہے
گا۔ فقہاء کے نزدیک یہ شرط باطل ہے۔ عمری و رقبی میں بھی مالک دی ہوگا جس کو دیا گیا ہے اور اسی کے رشتہ
دار وارث ہوں گے۔ ۱۲ مترجم

کوئی چیز دینے میں اولاد کے درمیان فسق و امتیاز نہ کرو

۲۸۸۷ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ
آتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غَلَامًا فَقَالَ أَكُلْ وَلَكَ
فَعَلَتْ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ دَنِي رَوَاهُ
أَنَّهُ قَالَ أَسْرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَيْتِ
سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا دَنِي رَوَاهُ
أَنَّهُ قَالَ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرُو
بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أُخْضِي حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي
مِنْ عَمْرُو بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي
أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْطَيْتَ
سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا قَالَ فَالْقُوا
اللَّهُ وَاعْبُدُوا ابْنِ آدَمَ كَمَا دَرَجَكُمْ قَالَ فَارْجِعْ
فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ دَنِي رَوَاهُ أَنَّهُ قَالَ لَا
أَشْهَدُ عَلَى جَوَارِي

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والدین ان کو
لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا
میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام عطا کیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تم
نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح ایک ایک غلام دیا ہے انھوں
نے عرض کیا، نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے غلام کو واپس کر لو اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا تو یہ پسند کرے گا کہ تیرے سارے بیٹے تجھ سے اچھا
سلوک کریں؟ انھوں نے کہا۔ ہاں اگر یہ بات ہے تو غلام اس
بیٹے کو نہ دے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نعمان نے کہا
کہ میرے والد نے مجھ کو ایک چیز عطا کی۔ عمرہ بنت رواحہ رضی
(بشر کی بیوی) نے کہا۔ میں اس ہدیہ کو اس وقت تک پسند
نہیں کرتی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گواہ
نہ ہو جائیں۔ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور
عرض کیا۔ میں نے اپنے اس بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ رضی
بطن سے ہے ایک چیز دی ہے۔ عمرہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ اس
معاملہ میں میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے تمام
بیٹوں کو اسی قسم کی چیز دی ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے

(متفق علیہ)

فرمایا خدا سے ڈرو اور اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ نعمان کہتے ہیں میں نے میرے والد کو اس چلے آئے اور اپنے عطا کردہ چیز
لے لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کا مطالبہ نہ کیا۔ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (بخاری و مسلم ج ۱)

فصل دوم

ہبہ واپس لے لینا مناسب نہیں ہے

۲۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ
أَحَدٌ فِي هَبَّتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کوئی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہ لے مگر اس ہبہ کو
واپس لینا جائز ہے جو باپ نے بیٹے کو کیا ہو۔
(نسائی۔ ابن ماجہ)

کسی کو کوئی چیز دے کر پھر واپس لے لینا مروت کے خلاف ہے

۲۸۸۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ
عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي
وَلَدَهُ وَمِثْلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ

حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لینا درست نہیں ہے مگر باپ اپنے
بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کسی کو
کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اس بکتے کی

سی سے ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو تھے کڑوا لی اور پھر اس کو چاٹنے لگا۔ (ابوداؤد و ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا اشْبَعَ قَاعَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

تحفہ کا بدلہ تحفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹنی ہدیہ میں دی۔ آپ نے اس کو چھ جوان اونٹیاں مرحمت فرمائیں لیکن وہ دیہاتی اس معاوضہ سے خوش نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر، اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا۔ فلاں شخص میرے پاس ایک اونٹنی ہدیہ میں لایا تھا۔ میں نے اس کے بدلے میں اس کو چھ جوان اونٹنیاں دیں لیکن اس پر بھی وہ خوش رہا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ آئندہ میں قرشی، انصاری، یمنی اور دوسری لوگوں کے سوا کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔)

۲۸۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَخْرَ ابْنًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَقَبَّلَهَا مِنْهُمَا سِتَّ كَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَدَ اللَّهُ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَقَبَّلْتُ مِنْهُمَا سِتَّ كَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو ہدیہ کے طور پر، کوئی چیز دی جائے اور اس کو عوض کا مقدور ہو تو ضرور اس کا بدلہ دے اور جس کو بدلہ دینے کا مقدور نہ ہو وہ ہدیہ دینے کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے احسان کو چھپایا یعنی نہ تو بدلہ دیا، اور نہ تعریف کی تو اس نے کفرانِ نعمت کیا اور جو شخص اپنے

۲۸۹۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ قَلْبَهُ بِهِ وَلَمْ يَحْدِثْ فِلَيْتَيْنِ فَإِنَّ سُنَّ أَشْيَ فَهَذَا شُكْرٌ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَجَلَّى بِهَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَاهُ بَيْنَ ثَوْبَيْنِ زُورٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ

آپ میں اس چیز کو ظاہر کرے جو اس میں نہیں ہے مثلاً دین و دنیا کے کمال کا اظہار یا علماء اور صلحا کا لباس پہن کر اپنے آپ کو عالم و صالح ظاہر کرنا، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسا ایک کپڑا پہنے جو دودھ کھائی دیتے ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

محسن کے لئے دعا اجر و خیر

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے جزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا (خدا تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔ (ترمذی)

۲۸۹۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِقَاعِهِمْ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْكَعَ فِي الثَّنَاءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

انسان کا شکر ادا نہ کرنے والا اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص انسانوں کا شکریہ نہیں بخرتا، وہ اللہ کا بھی شکریہ نہیں کرتا۔ (احمد، ترمذی)

۲۸۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ - (رواه احمد و الترمذی)

شکرانہ نعمت کی اہمیت

۲۸۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُحْجَرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا دَأَبُنَا قَوْمًا أَبَدَلْ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَآشْرَكُوا نَافِيَ الْمُهْنَاءِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا يَا لِيَا جِرْكَلَهْ فَقَالَ لَا مَا دَعَاكُمْ اللَّهُ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ (دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ وَصَحِّحَهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو مجاہدین نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جس قوم میں ہم آکر اترے ہیں، (یعنی انصار) اس سے بہتر ہم نے کسی قوم کو نہیں دیکھا زیادہ مال دار ہونے پر ہمارے لئے زیادہ خرچ کرنے والے اور تھوڑا مال ہونے پر اچھی خدمت اور مدد کرنے والے، ہم کو انھوں نے محنت سے سبکدوش کر دیا اور منفعت میں ہم کو شریک کر لیا یہاں تک (انھوں نے ہمارے ساتھ سلوک کیا) کہ ہم کو اس کا اندیشہ ہو گیا کہ کہیں سارا ثواب وہی نہ لے جائیں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سارا ثواب نہیں لے جائیں گے جب تک تم ان کے لئے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف میں رطب اللسان رہو گے۔ (ترمذی)

آپس میں بطور تحفہ لین دین عداوتوں کو دور کرتا ہے۔

۲۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُّوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ الصُّغَائِرَ (دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کر دے اس سے بغض و کینہ دور ہوتا ہے (اور محبت بڑھتی ہے) (ترمذی)

کسی کمتر چیز کے تحفہ کا لینا دینا حقیر نہ سمجھو

۲۸۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُّوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَحَدَّ الصِّدْقِ وَلَا تَحْمَقَنَّ جَارَةٌ تَجَادُّهَا وَلَوْ شَقَّ فِي سِنِّ شَاةٍ (دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کر دے اس لئے کہ ہدیہ سینوں کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ اور ہمسایہ ہمسایہ کے پاس ہدیہ بھیجنے کو حقیر خیال نہ کرے اگرچہ وہ ہدیہ بکری کے ٹھکر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی)

۲۸۹۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ لَا تُرَدُّ لَوْ سَأَيْدُكَ الدُّهْنُ وَلَكِنْ (دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ أَسَرَّادَ بِاللَّهْنِ الطَّلَبِ -)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کو واپس نہ کیا جائے (۱) تکیہ (۲) تیل (خوشبو) تیل یا مطلق تیل یا صرف خوشبو (۳) دودھ۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

خوشبودار پھول کا تحفہ واپس نہ کرو

۲۸۹۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الزَّيْجَا فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ (دَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ مُرْسِلًا)

ابی عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو کوئی شخص خوشبودار پھول دے تو انکار نہ کرو اس لئے کہ پھول جنت سے آیا ہے۔ (ترمذی مرسلًا)

فصل سوم

اولاد میں کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سکوک مناسب نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بشیرؓ کی بیوی نے بشیرؓ سے کہا: تم میرے بیٹے (نعمان) کو ایک غلام دے دو۔ وہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا فلاں شخص کی بیٹی (یعنی ان کی بیوی) نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام دیدوں۔ اور یہ کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس لڑکے کے اور بھائی ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو غلام دیئے ہیں؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ مناسب نہیں ہے اور میں ناحق کا گواہ نہیں بنتا حق کا گواہ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

۲۸۹۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ ابْنِ ابْنِ غُلَامٍ مَكَ وَ أَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَخْلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلُّهُمْ أُعْطِيَهُمْ مِنْ مَّا أُعْطِيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلَحُ هَذَا أَذْ لِي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ.

آنحضرت نے پھل کا تختہ کس طرح قبول فرماتے تھے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے آئے اللہ جن طرح تو نے ہم کو اس پھل کا آغاز دکھایا اسی طرح اس کا انجام دکھا پھر آپ اس پھل کو ان بچوں کو دے دیئے جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہوتے۔ (بیہقی، دعوات الکبیر)

۲۹۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةٍ أَلْفَاكِهِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ كَمَا أَرَبْتَنَا أَوْ لَهْ فَأَرِنَا إِخْرَهَ شُمَّ يُعْطِيَهُمَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الْقَبِيلَيْنِ.

(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

لقطہ کا بیان

بَابُ اللَّقْطَةِ

فصل اول

کوئی شخص گری بڑی چیز پائے تو کیا کرے؟

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لقطہ کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس چیز کو جس میں وہ بندھے اچھی طرح شناخت کر لے اور اُس تختے سر بند کو بھی خوب پہچان لے۔ پھر ایک سال تک تو اس کا اعلان کر۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دیدے اور مالک نہ آئے تو اپنے خرچ میں لا۔ اس شخص نے پوچھا کچھ بکری کے متعلق کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے

۲۹۰۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ لَا عَرَفْتُ عَقَابَهَا وَكَأَعَهَا ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَانُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَهُ الْغَنَمُ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لَا حَيْكَ أَوْ لِدَائِجٍ قَالَ فَضَالَهُ الْوَيْلُ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَهَادَ

حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَرَدُّدُ الْمَاءِ وَتَاكُلُ الشَّجَرِ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَزَّ فِيهَا سَنَةٌ
 ثُمَّ اعْرِفَتْ وَكَانَتْهَا وَعِصْمَتُهَا ثُمَّ اسْتَنْفَقَتْ
 بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادَّهَا إِلَيْهِ -

بھائی کی یا بھیرے کی۔ پھر اس نے گم شدہ اونٹ کی بابت پوچھا
 آپ نے فرمایا اونٹ سے بچھڑ کو کیا مطلب؟ اس کا پانی اس کے
 پاس ہے اور اس کے پاؤں اس کو پانی پر لے جاتے ہیں، اور
 درخت وہ کھالتا ہے اور آخر اس کا مالک اس کو پالیتا
 ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ایک سال اس کا اعلان کر پھر شناخت کر لے

ابھی طرح اس کو اور اس کے سر بند کو اور پھر اس کو اپنے صرف میں لے آ۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو جس قدر وہ مال
 ہوتا ہو اس کو دیدے یا اس کی قیمت ادا کر دے۔

لفظہ کو بغیر تشہیر یا پس رکھنا خیانت ہے

۲۹۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَّى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالٌ لَا يُعْرِفُهَا - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)
 حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے جو شخص گم شدہ چیز کو اٹھا کر گھر میں رکھ لے وہ گمراہ
 ہے جب تک کہ اس کا اعلان نہ کرے۔ (مسلم)

حنفیہ کے ہاں زمین حل الزمین کا لفظ برابر ہے

۲۹۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)
 حضرت عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجاج کا لفظہ نہ اٹھاؤ (یعنی یہ کہ ان کی
 گر پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔) (مسلم)

فصل دوم

ویران وغیر آباد زمین کے لفظہ اور برآمد ہونے والے دفینہ کا حکم

۲۹۰۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ حُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلِيهِ عَذَابٌ مُثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَفَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤَدِّيَهُ الْخَبْرُ فَلَا مَلْجَأَ لَهُ مِنَ الْمَعِينِ فَعَلِيهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَمَالَةِ الْأَدِيلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّيْرِ أَوْ الْبَيْتَاءِ أَوْ الْفَرَسِ أَوْ الْحَمَامَةِ فَفَعَلَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَالُهَا فَادَّهَا إِلَيْهِ وَ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل
 کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پھلوں کی بابت سوال کیا گیا
 جو درختوں پر لگے ہوں (یعنی ضرورت کے وقت ان کو توڑ
 کھانے کی بابت) آپ نے فرمایا جو ضرورت مند (یعنی وہ
 شخص جو بھوک سے بیتاب ہو یا مطلق بھوک یا فقیر) پھل کھالے
 اور بھولی بھر کر نہ لیجائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو شخص کھائے
 اور توڑ کر لیجائے اس پر ان پھلوں کا دو گنا تاوان واجب اور سزا
 بھی اور جو شخص پھلوں کو کھلیان میں سے چراتے اور چراتے
 ہوئے پھلوں کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے
 تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اس کے بعد راوی نے گم شدہ
 اونٹ، بکری گم شدہ کی بابت پوچھا، جیسا کہ اوپر راویوں
 نے بیان کیا ہے۔ پھر آپ لفظہ کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا

۱۵ لفظہ نہ گری پڑی چیز کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

جو نقطہ اس راستہ پر پایا جائے جو عام ہو اور گاؤں یا آبادی کے قریب ہو تو اس کا اعلان ایک سال تک کر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دیدے اگر مالک نہ آئے، تو پھر وہ تیرا ہے اور نقطہ جو قدیم خزانوں اور دیرانوں میں پایا جائے، اس میں اور دقتیہ میں صرف پانچواں حصہ خدا کی راہ کا ہے۔ (نسائی۔ ابوداؤد)

إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ قَهْقَرًا لَكُمْ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ
الْعَادِي فِي فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُسْفَى
رَدَّوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ
عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسَعَلَ عَنِ النُّقْطَةِ إِلَى
آخِرِهِ -

نقطہ استعمال میں آجانے کے بعد اس کا مالک طلب کرے تو اس کا بدلہ دینا چاہئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا، یہ خدا کا رزق ہے۔ پس اس دینار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سب لے کھایا۔ اس کے بعد ایک عورت دینار ڈھونڈتی ہوئی آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ دینار دے دو۔ (ابوداؤد)

۲۹۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ
أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ
عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رِزْقُ اللَّهِ فَأَكْلَ مِنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْلَ عَلِيٌّ وَ
فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْ إِمْرَأَةً
تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدَّى الدِّينَارَ - رَدَّوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

نقطہ بری نیت کے ساتھ نہ اٹھاؤ

حضرت جابر و در رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمانوں کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی جو شخص اس کو اٹھالے گا اور نقطہ کے احکام کی پابندی نہ کرے گا تو وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے جائے گا۔) (دارمی)

۲۹۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ
النَّارِ - رَدَّوَاهُ الدَّارِمِيُّ

جب نقطہ اٹھائی تو کسی کو گواہ بنالو

حضرت عیاض بن ہمار کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نقطہ کو پائے وہ دو منصف مزاج لوگوں کو گواہ بنالے۔ پھر نقطہ کو چھپائے نہیں اور نہ اس کو غائب کرے (یعنی اس کا اعلان ترک نہ کرے اور اس کو کسی دوسری جگہ نہ بھیج دے) پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو واپس دیدے اور مالک نہ آئے تو پھر وہ خدا کا مال ہے جن کو خدا چاہے عطا فرمائے (یعنی پھر وہ پانے والے کیلئے حلال ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ نے دلوا یا ہے۔) (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۹۰۷ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ هَمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ نُقْطَةً
فَلْيَشْهَدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ قَالَا
يَكْفِيكُمْ وَلَا يُغَيِّبُ فَإِنْ وَجَدَ مِثْلَهَا
فَلْيُؤَدِّهَا عَلَيْهِ وَلَا فَهْوَ مَا لِلَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ -
رَدَّوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

نقطہ کی وہ مقدار جس میں شہر و اعلان کی ضرورت نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے اگر کسی شخص کو لاکھی، یا بابک یا رسی، یا اور کوئی ایسی چیز نقطہ میں لے اس سے نفع اٹھانے اور استعمال کرنے کی

۲۹۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالشَّوْطِ وَالْأُحْبِلِ
وَأَشْبَاهِهِمْ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ وَيَنْتَفِعُ

بہ۔ ردوٰۃ ابوداؤد۔ وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبُقْعَةِ ابْنِ مَعْدِي كَرَبَ الْاَلَا يُحِلُّ فِي بَابِ الْاِعْتِصَامِ (باب الاعتصام میں بھی بیان کی جا چکی ہے)۔

بَابُ الْفَرَاِضِ فَرَائِضُ كَا بَيَانُ

فصل اول

میرت کا ترکہ اس کے ورثہ کا حق ہے

۲۹۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْ لِي بِأَكْمَرٍ مِنْنِي مِنَ أَنفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَبْرُكْ وَفَاءً فَعَلَى قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ مَبْنِيًا عَمَّا تَلِيَا تَبْنِي فَإِنَا مَوْ لَاهُ - وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلِإِنَّا -

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مسلمانوں کے لئے ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں پس مسلمانوں میں سے جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا نہ چھوڑے جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے۔ اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قرض چھوڑے یا بچے اس کا ولی میرے پاس آئے ہیں اس کا انتظام کروں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں

(متفق علیہ)

کلمے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑے اس کا انتظام میرے ذمہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

میرت کا ترکہ پہلے ذوی الفروض کو دو

۲۹۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَقُّ الْفَرَاِضُ يَا هَلِهَا قَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ - (متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میراث کے حصے حصہ داروں کو دو پھر جو کچھ بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے (یعنی عصبہ کے لئے) (بخاری و مسلم)

اختلاف مذہب میراث سے محروم کر دیتا ہے ؟

۲۹۱۱ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ - (متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آزاد کرنے والا غلام کا وارث ہوتا ہے

۲۹۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْفَقْرُ مِنْ أَنفُسِهِمْ (ردوٰۃ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام کو آزاد کرنے والا، آزاد غلام کے مال کا وارث ہوتا ہے۔ (بخاری)

بھانجا، ماموں کے ترکہ کا وارث ہوتا ہے۔

۲۹۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَخْتِ الْقَوْمَ مِنْهُمْ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھانجا اسی میں ہوتا ہے یعنی بھانجہ ماموں کے مال کا وارث ہوتا

وَذِكْرُ حَدِيثٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْ لَا عُمِي فِي بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَامِ وَتَذَكُّرُ حَدِيثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَنْزِلَةِ الْأَمْرِ فِي بَابِ بُلُوغِ الْقَبِيحِ وَحُضَانِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

ہے۔ (بخاری و مسلم) ماثرہ رضی کی حدیث "انما الولاء" باب سلم کے پہلے، باب میں بیان کی جا چکی ہے اور عنقریب انشاء اللہ برائے رضی کی حدیث کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے "بلوغ القبیح" کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

مسلم غیر مسلم کا اور غیر مسلم، مسلم کا وارث نہیں ہوتا

۲۹۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ مختلف مذہب رکھنے والے ایک دوسرے کا وارث نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور ترمذی یہ حدیث حضرت جابر رضی سے روایت کی ہے)

اپنے مورث کا قاتل میراث سے محروم ہو جاتا ہے

۲۹۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قاتل مقتول کے مال کا وارث نہیں ہوتا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جذہ کا چھٹا حصہ ہے

۲۹۱۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَذَةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ مِنْهَا أُمٌّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (حاجب) موجود نہ ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت بريدہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دادی اور نانی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اگر ماں زندہ پیدا ہونے والا بچہ وارث ہے

زندہ پیدا ہونے والا بچہ وارث ہے

۲۹۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَهَلَ الْقَبِيحُ مِثْلِي دَوْرَتْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے بچہ (پیدا ہونے کے بعد) اگر چھیچھلائے یا اس کے منہ سے آواز نکلے (اور پھر مرجائے) تو اس پر نماز پڑھنی چاہئے اور (سکھ) وارث بنایا جائے۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

ابتداءً اسلام کا ایک حکم

۲۹۱۸ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت کثیر بن عبداللہ رضی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام قوم میں سے ہے (یعنی اگر غلام کا کوئی بھی عصبہ نہ ہو تو اس کے مال کا وارث اس کا آزاد کرنے والا ہوتا ہے اور قوم کا حلیف بھی قوم میں سے ہے (یہ حکم ابتداءً اسلام کا تھا پھر منسوخ ہو گیا) اور قوم کا بھانجہ قوم میں سے ہے۔ (دارمی)

ماسوں اپنے بھانجے کا ذی رحم وارث ہوتا ہے

۲۹۱۹ وَعَنِ الْمُقَدَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت مقدم کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلِي بَعْضُ مَوْتٍ مِّنْ نَّفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَآنَا مَوْلَا مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفْكَ عَانَهُ وَالْجَنَاحُ وَارِثٌ مِّنْ لَّا وَارِثٌ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفْكَ عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَا وَارِثٌ مِّنْ لَّا وَارِثٌ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ وَالْجَنَاحُ وَارِثٌ مِّنْ لَّا وَارِثٌ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں اور مناسب ہے جو شخص قرض یا اولاد چھوڑے میں اس کا کفیل ہوں۔ اور جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس شخص کا مولا (کارساز و منتظم) ہوں جس کا کوئی مولا نہیں اور اس کے مال کا وارث ہوں (یعنی جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، میں اس کے مال کو بیت المال میں جمع کر دوں گا اس لئے کہ انبیاء حقیقت میں کسی مال وارث نہیں ہوتے) اور اس کے قیدی کو عذاب کی قید سے پھڑپھڑانے والا ہوں اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کے اور کوئی وارث (ذوی الفروض) اور

عصبی) نہ ہوں وہ اس کا مال پائے گا اور اس کے قیدی کو پھڑپھڑانے والا ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ فرمایا نبی صلعم نے کہ میں اس کے شخص کا وارث ہوں جس کا اور کوئی وارث نہیں، میں اس کا خون بہا اور اگر وہ گرا اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔ وہی اس کا خون بہا اور اگر وہ گرا اور وہی اس کا مال پائے گا۔ (ابوداؤد)

عورت کن تین آدمیوں کی میراث پاتی ہے

۲۹۲۰ وَعَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسَدِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْزَنُ الْمَرْءُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَنِّي قَدْ لَقِيطُهَا وَوَلَدُهَا الَّذِي لَا عَنَتُ عَنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے عورت تین شخصوں کی میراث لیتی ہے۔ ایک تو اپنے آزاد کردہ غلام یا لونڈی کی اگر اس کا عصبی وارث نہ ہو، دوسرے لقیط کی (یعنی اس بچہ کی جو کہیں پڑا ہوا پایا اور اس کو پرورش کر لیا) اور تیسرے اس بچہ کی جس کی پیدائش پر لعان ہو۔ (ترمذی)

ولد الزنا کا حکم

۲۹۲۱ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَنَ رَجُلٍ عَاهَرَهُ جُرْجَرَةٌ أَوْ أَمَةٌ فَكَوَلَدُ وَلَدُ الزَّانِعِ لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی آزاد کردہ غلام یا لونڈی سے زنا کرے (اور اس کے زنا کے نطفہ سے بچہ پیدا ہو) تو بچہ ولد الزنا کہلائے گا۔ نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کی میراث کسی کو ملتی ہے۔ (ترمذی)

آزاد شدہ غلام کی میراث

۲۹۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَهُ بَيْعٌ جَمِيعًا وَلَا وَلَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ قَوْمِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا ایک آزاد کردہ غلام مرا اور کچھ مال اس نے چھوڑا اور کوئی عصبی نہ تھا (جو مال کا وارث ہوتا) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس کا مال اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔ (ابوداؤد ترمذی)

جس کا کوئی بھی وارث نہ ہو اس کا ترکہ بیت المال کے مصروف میں دیا جائے

۲۹۲۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ حُرَّاءِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی مرا اس کی میراث نبی صلعم کے پاس لائی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کا وارث

تلاش کرو (یعنی ذوالفروض یا عصابات میں سے یا ذوی الرحم) تلاش کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وارث نہ ملا۔ آپ نے فرمایا کہ قبیلہ خزاعہ میں جو آدمی سب سے بڑا ہو اس کا مال اس کو دے دو۔ (الوداؤد)

فَقَالَ التَّمِصُّوَالَهُ وَارِثًا أَوْ ذَارِخِم فَتَكَلَّمَ
يَحْدُ وَالَهُ وَارِثًا وَلَا ذَارِخِم فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ الْكَدْمَيْنِ خِزَاعَةَ
رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ أَنْظِرُوا الْكَدْمَيْنِ خِزَاعَةَ

سیت کے فرض کی ادائیگی اس کی وصیت کی تعمیل پر مقدم ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ایک روز) لوگوں سے کہا۔ تم اس آیت کو پڑھتے ہو مِثَّ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ جس میں فرض سے پہلے وصیت کو پورا کرنے کا حکم ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل یہ تھا کہ آپ وصیت سے پہلے فرض کو ادا کرنے کا حکم دیتے تھے اور حضور صلعم نے بھی یہ حکم دیا تھا کہ حقیقی بھائی (باپ کے) وارث ہیں سو نیلے بھائی نہیں اور یہ کہ آدمی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوتا ہے سو نیلے بھائی کا نہیں۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ایک ماں باپ کے بھائی (حقیقی بھائی) ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں نہ وہ بھائی جو فقط باپ میں شریک ہوں (یعنی سوتیلے) آخر حدیث تک۔

آیت میراث کا شان نزول

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کو جو سعد رضی اللہ عنہ کے نطفے سے تھیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں لڑکیاں سعد بن ربیع کی ہیں ان کا باپ اُمّہ کی لڑائی میں جو آپ کے ساتھ شہید ہوا اور ان کے چچاؤں نے ان کا مال (جو ان کو ورثہ میں پہنچا) لے لیا اور ان کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اب مال نہ ہونے کی وجہ سے ان سے کوئی نکاح بھی نہیں کرتا آپ نے فرمایا رمبر کرو! اس معاملہ کا فیصلہ خدا کرے گا (یعنی ان کا فیصلہ وحی کے ذریعہ ہوگا) چنانچہ میراث کی آیت نازل ہوئی (یعنی يُوْصِيْكُمْ اللّٰهُ فِيْ اَوْلاَدِكُمْ الْخ) آپ نے (فوراً) لڑکیوں کے چچاؤں کو طلب فرمایا اور حکم دیا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی مال دے دو اور آٹھواں حصہ لڑکیوں کی ماں کا دو اور باقی جس قدر بچے وہ تمہارا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۹۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ
۱۶ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَأَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالدَّيْنِ قَبْلَ
الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمَيَّةِ تَوَارَثُوا
دُونَ بَنِي الْعَلَاءِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ
لَا بَنِيهِ وَأُمُّهُ دُونَ أَخِيهِ لَا بَنِيهِ

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي
رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ
تَوَارَثُوا دُونَ بَنِي الْعَلَاءِ إِلَى الْإِخْوَةِ
کے وارث ہوتے ہیں نہ وہ بھائی جو فقط باپ میں شریک ہوں (یعنی سوتیلے) آخر حدیث تک۔

۲۹۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
۱۶ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ
الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ
ابْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا
وَأَنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَا لَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَّهُمَا مَالًا
وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللَّهُ
فِي ذَٰلِكَ فَذَلَّتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمَّهُمَا فَقَالَ
أَعْطِي ابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِي أُمَّهُمَا
الْثَمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ

بیٹی پوتی اور بہن کے حصے

حضرت ہزلی بن شرجیل کہتے ہیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا

۲۹۲۶ وَعَنْ هَزَلِ بْنِ شَرْجِيلٍ قَالَ سَأَلْتُ
۱۸

أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَبْنَتِ ابْنِ دَاخِتٍ فَقَالَ
لِلْبَنَتِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ وَآتَتْ ابْنَ
مَسْعُودٍ فَسَمِعَتْ ابْنَ مَسْعُودٍ
أَخْبَرَ يَقُولُ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَهْنَيْ فِيهَا بِمَا قَضَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَنَتِ النِّصْفُ
وَلِلْأُمَةِ الْإِبْنِ الشُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ
وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَنَا
يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي
مَادَامَ هَذَا الْحَبْرُ فَيَكْفُرُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

گیا کہ ایک شخص مرا اور اس نے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک
بہن وارث چھوڑے۔ مال کس طرح تقسیم کیا جائے؟
انھوں نے کہا۔ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا (اور پوتی کو کچھ
نہیں) پھر ابو موسیٰ نے کہا۔ تم ابن مسعود رضی کے پاس چلے جاؤ
اور ان سے بھی پوچھ لو، وہ مجھ سے اتفاق کریں گے۔ چنانچہ ابن
مسعود رضی سے بھی یہ مسئلہ پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی نے جو کچھ
کہا تھا اس سے بھی (حضرت ابن مسعود رضی کو) آگاہ کیا۔
حضرت ابن مسعود رضی نے کہا میں گمراہ سمجھا جاؤں گا اور اپنے
آپ کو راہ ہدایت پر نہ پاؤں گا۔ اگر میں اس فتوے سے موافقت
کروں (یعنی ابو موسیٰ رضی نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے موافقت
کرنا گمراہی ہے) میں تو وہ فیصلہ دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے (یعنی بیٹی کو آدھا اور
پوتی کو چھٹا حصہ، تاکہ دو تہائی پورے ہو جائیں) (یعنی دو سیٹیل کا حق دو تہائی ہے۔ جب ایک بیٹی نے دو یا دو سے
زیادہ کا حصہ پایا تو پوتی کو چھٹا حصہ دے کر دو تہائی پورا کر دیا گیا) اور باقی جس قدر بچا (یعنی ایک تہائی وہ بہن کا ہے) پھر
ہم (یعنی سائل) حضرت ابو موسیٰ رضی کے پاس آئے اور اس فیصلہ سے ان کو آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا جب تک تم میں یہ عالم
موجود ہے (یعنی حضرت ابن مسعود) اس وقت تک تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔ (بخاری)

واد کا حصہ

۲۹۲۷ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ
قَالَ لَكَ سُدُسٌ فَلَمَّا دَلَّى دَعَا قَالَ لَكَ
سُدُسٌ أَخْرَفْنَا دَلَّى دَعَا قَالَ إِنَّ السُّدُسَ
الْأَخْرَفُ طُعْمَةٌ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابُودُدٌ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
مَحْفُوظٌ

حضرت عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مرا پوتا مر گیا ہے
کیا اس کے مال میں سے مجھ کو کچھ حصہ پہنچتا ہے؟ آپ نے
فرمایا (اس کے مال میں سے) مجھ کو چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ
چلا گیا تو اس کو بلا کر فرمایا مجھ کو چھٹا حصہ اور ملے گا۔ وہ چلا گیا آپ نے
پھر اس کو بلایا اور فرمایا مجھ کو چھٹا حصہ اور ملے گا اور روزی
طور پر ہوگا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے
کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حصہ کا حصہ

۲۹۲۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ دُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ
النَّبَاةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ
لَهَا مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَا لَكَ فِي سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَأُجِبَتْ
حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسُئِلَ فَقَالَ الْمَغِيرَةُ ابْنُ
شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ

حضرت قبیصہ بنت دویب کہتے ہیں کہ ایک متوفی شخص
کی دادی یا نانی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی سے اپنے حصہ
کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی حدیث) میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے،
اس وقت تم جاؤ لوگوں سے پوچھ کر بتاؤں گا (یعنی مجھ کو جتنی
حدیثیں یاد ہیں ان میں دادی یا نانی کے حصہ کا ذکر نہیں ہے)
اور لوگوں سے پوچھ کر معلوم کروں، کسی کو کوئی حدیث یاد ہوئی

غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مِثْلَ مَا تَالَ
الْمُعْتَرِةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتْ
الْحَدَّثَاتُ الْأُخْرَى إِلَى مُحَمَّدٍ تَسْأَلُهُ مِثْلَ أَتَاهَا
فَقَالَ هُوَ ذَلِكَ الشُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعَتْ أَهْلُهُ
بَيْنَكُمَا وَآيَتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهِيَ لَهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَآحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
تم دو ہویں دادی اور نانی، تب بھی چھٹا حصہ دونوں کو ملے گا اور تم میں سے کوئی ایک ہو تب بھی چھٹا حصہ ملے گا۔
(مالک - احمد - ترمذی - ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا (آپ نے) دادی کو
چھٹا حصہ دلوا دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے ساتھ کوئی اور
شخص بھی تھا (جس نے یہ حکم سنا ہو) محمد بن مسلمہ نے مغیرہ بن شعبہ
کے قول کی تائید کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کو چھٹا حصہ
کا فیصلہ دیدیا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس
آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ آپ نے کہا وہی چھٹا حصہ ہو اگر
تم دو ہویں دادی اور نانی، تب بھی چھٹا حصہ دونوں کو ملے گا اور تم میں سے کوئی ایک ہو تب بھی چھٹا حصہ ملے گا۔

باپ کی موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دلوانے کا ایک خاص واقعہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس دادی کی نسبت جس کا
بیٹا زندہ ہو کہا کہ یہ پہلی دادی تھی جس کو بیٹے کی موجودگی
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ دلوا دیا تھا۔
(ترمذی - دارمی - ترمذی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے)

۲۹۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْحَدِيثِ مَعَ
ابْنِهَا أَتَاهَا أَوَّلَ حِدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَإِبْنَتِهَا حَتَّى
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعْفَهُ)

خونہا کا مال مقتول کے ورثا کو ملتا ہے

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ لکھا کہ اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کے خاوند
کے قتل کے خون بہا میں حصہ دیا جائے۔
(ترمذی - ابوداؤد)
ترمذی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۹۳۰ وَعَنِ الْقَسْحَاكِ ابْنِ سَفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ دَرِثَ
أَمْرًا أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

موالی آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے

حضرت تمیم دارمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حکم ہے اس شخص کا جو مشرکوں میں سے ایک مسلمان
کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو (یعنی یہ مسلمان اس کا مولیٰ اور
وارث ہوتا ہے؟ یا نہیں) آپ نے فرمایا یہ شخص (یعنی جس
کے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا ہے) اس کی زندگی اور موت میں
اس کا مولیٰ ہے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا
(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

۲۹۳۱ وَعَنِ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ
مِنْ أَهْلِ الشَّرِّكَ يُسْلِمُ عَلَيْهِ بَدَنِي رَجُلٍ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَدَلَّى النَّاسِ بِحَيَاةٍ
وَمَمَاتِهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ)

آزاد شدہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مراد اور ایک غلام
کے سوا جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا کوئی وارث نہ چھوڑا۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ اس کا کوئی وارث ہے لوگوں

۲۹۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَهُ
يَدْعُ وَارِثًا إِلَّا غَلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا

لَا إِلَّا غَلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَعَلَ السَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ - (رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

نے عرض کیا۔ ایک آزاد کردہ غلام کے سوا کوئی وارث نہیں،
 نبی صلعم نے میت کی میراث اس کو دلوادی۔
 (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

ولادت کی وراثت کا مسئلہ

۲۹۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 ۲۵ جَعْلٍ أَنَّ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَا يَسْتَأْذِنُ بِالْقَوِيِّ -)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے
 نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص ولایت کا مالک
 ہوتا ہے وہی مال کا وارث ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث
 قوی نہیں ہے، ولا کہتے ہیں آزاد کردہ غلام کے مال کو۔)

فصل سوم

اسلام لانے سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہے اسلام لانے کے بعد اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی

۲۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ۲۶ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ
 قَسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ
 مِنْ مِيرَاثٍ آدَرَكَهُ إِلَّا سَلَامٌ فَهُوَ عَلَى
 قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے
 فرمایا ہے جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی ہے وہ جاہلیت
 ہی میں ختم ہوگئی (یعنی اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی) اور
 جس میراث نے اسلام کو پایا (یعنی اسلام کا زمانہ پایا) وہ
 اسلام ہی کے طریقہ پر تقسیم کی جائے گی۔

(ابن ماجہ)

پھوپھیوں کے وارث نہ ہونے کے بارے میں حضرت عمرؓ کا تعجب

۲۹۳۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ
 ۲۷ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَوَرَّثَتْ وَلَا تَوَرَّثُ
 (رَوَاهُ مَالِكٌ)

محمد بن ابی بکر بن حزم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے
 والد کو اکثر یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے
 تھے کہ تعجب ہے پھوپھی پر کہ اس کا بھتیجا اس کا وارث ہوتا
 ہے اور وہ اپنے بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی۔ (مالک)

شرائع کا علم سیکھنے کا حکم

۲۹۳۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ
 ۲۸ زَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَ فَإِنَّهُ
 مِنْ دِينِكُمْ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فرائض کے احکام سیکھو
 اور ابن مسعودؓ نے ان الفاظ پر ان الفاظ کو اور زیادہ کیا ہے
 کہ اور طلاق و حج کے احکام و مسائل کو بھی اس لئے کہ یہ علم
 تمہاری دینی ضروریات میں سے ہے۔ (دارمی)

وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا

فصل اول

وصیت نامہ لکھ رکھنے کا حکم

۲۹۳۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس

مسلمان کے معاملات میں یا تعلقات میں کوئی بات وصیت کے قابل ہو، اس کو چاہئے کہ وہ دو راتوں کے گزرنے سے پہلے ان کو لکھ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقَّ أَمْرِي مَسْلُومَةً
تَمُوتُ يَوْمَئِذٍ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ
مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ - (متفق عليه)

اپنے ترکہ کے تہائی حصہ میں وصیت کی جاسکتی ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں سخت بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پہنچ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت اسی کے حق میں کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں تہائی مال کی اور تہائی بھی بہت ہوتا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار اور خوش حال بھڑے گا تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو مفلس بھڑے اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے اور تو جو کچھ خدا کی خوشنودی اور رضا مندی کی راہ میں خرچ کرے گا، تجھ کو اس کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تجھ کو اس قدر کا بھی ثواب ملے گا جو تو اپنی بیوی کے منہ میں دے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۳۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ مَرَضْتُ
عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَكَيْسَ بِيثَرِي
إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ
فَنُكُلْتِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّظْمُ قَالَ لَا
قُلْتُ فَالثَّلْثُ قَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ
أَنْ تَذَرِ دَرَّتْكَ أَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَذَرِ
عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَرَأَيْتُكَ لَنْ تُنْفِقَ
نَفَقَةً تَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا
حَتَّى اللَّقْمَةِ تَرَفُّعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ أَيْتُكَ -
(متفق عليه)

فصل دوم

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری علالت کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا کچھ وصیت کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا کتنے مال کی؟ میں نے عرض کیا خدا کی راہ میں سارے مال کی وصیت۔ فرمایا اپنی اولاد کے لئے تو نے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا وہ مال دار اور خوش حال ہیں۔ فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر۔ میں برابر زیادہ کا اصرار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا۔ تہائی کی وصیت کر دے اور تہائی بھی بہت ہے۔ (ترمذی)

۲۹۳۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ عَادَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنَا
مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصِيْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ
قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كَمَا
تَرَكْتَ لَوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ خَيْرٌ فَقَالَ
أَوْصِي بِالْعَشْرِ فَمَا زِلْتُ أَنَا قِصْدَهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِي
بِالثَّلْثِ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ - (رواه الترمذی)

کہ آپ نے فرمایا۔ تہائی کی وصیت کر دے اور تہائی بھی بہت ہے۔ (ترمذی)

وارث کے حق میں وصیت درست نہیں

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ہر صاحب حق کا حق مقرر کر دیا ہے یعنی خدا نے تمام وارثوں کے حصے تو فرما دیئے ہیں۔ اب کسی وارث

۲۹۴۰ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ
حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ - (رواه أبو داود و ابن

مَا جَاءَ ذَاكَ التَّرْمِذِيُّ أَتَوَلَّدَ لِلْفِرَاشِ وَ
لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَوَحَسًا بِهِمْ عَلَى اللَّهِ وَبُرُوكِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِدَارٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمُصَابِيحِ وَ
فِي رِوَايَةِ النَّارِ قُطَيْبٍ قَالَ لَا يَجُوزُ وَصِيَّةٌ
لِدَارٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ

کے حق میں وصیت کی ضرورت نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ
اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کے لئے ہے (یعنی عورت کے
لئے اگر وہ زنا سے ہو) اور زانی کے لئے پتھر ہے (یعنی وہ میراث سے
محروم رہے) اور ان کا حساب خدا پر ہے اور ابن عباس رضی اللہ
نہی ﷺ نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے وارث
کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں ہے مگر جب کہ وارث چاہیں (حدیث
منقطع ہو یعنی اس کے درمیان سے راوی بھوٹ گیا ہے) اور دار میں وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے
مگر جبکہ وارث چاہیں

کسی دوسرے کے حق میں وصیت کر کے اپنے ورثاء کو نقصان نہ پہنچاؤ

۲۹۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْءُ لَيُطَاعُ
اللَّهُ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَعْضُرُ هُمَا الْمَوْتَ
فَيَضَارَّ أَنْ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ
قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصِي
بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُضَارٍّ إِلَى قَوْلِهِ وَذَلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مرد اور
عورت ساٹھ برس تک خدا کی طاعت و عبادت کرتے ہیں پھر جہان
کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ وصیت کرنے والوں کو نقصان
پہنچاتے ہیں (یعنی ان کا حق ان کو نہیں پہنچنے دیتے ہیں بلکہ غیر کے
حق میں وصیت کرتے یا کسی کو اپنا سارا مال دیدیتے ہیں) اور اس طرح
اپنے لئے دوزخ کو واجب کرتے ہیں اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے یہ آیت
پڑھی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُضَارٍّ (تا) ...
ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

جائز وصیت کرنے والے کیلئے بشارت

۲۹۲۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى
سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ
وَمَاتَ مَغْفُورًا لِلَّهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص
وصیت کر کے مرا (یعنی کچھ مال کی وصیت راہ خدا میں خرچ کرنے
کے لئے مرتے وقت کی) وہ راہ مستقیم اور طریقہ سنت پر
مرا اور تقویٰ و شہادت پر مرا اور اس حال میں مرا کہ اس
کے لئے بخشش کی گئی۔ (ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کافروں کو اعمال نیک کا ثواب نہیں پہنچتا

۲۹۲۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَامِ بْنَ دَاوُدَ أَوْصَى
أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ
هَشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عُمَرُ
أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ

حضرت عمر بن شعیبؓ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ عاص بن داؤد نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سزا
غلام آزاد کئے جائیں چنانچہ ان کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام
آزاد کر دیئے۔ پھر ان کے دوسرے بیٹے عمرو نے ارادہ
کیا کہ باقی غلاموں کو بھی اپنے باپ کی طرف سے آزاد کر دیں

حَتَّىٰ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبَى أَوْصِي آتِ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنْ هَسَامًا اعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَاعْتِقَ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَذْجَجْتُمْ عَنْهُ بَلْعَهُ ذَلِكَ۔

(دَوَاۃُ الْبُحَاۃِ)

کے لئے بے فائدہ ہے۔

(البدایہ)

وارثوں کا حق مارنے والے کے لئے وعید

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا قیامت کے روز خداوند تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کاٹ لے گا (یعنی بہشت میں اس کو نہ جانے دے گا) (ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

۲۹۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيرَاثًا وَارِثِهِ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

نکاح کا بیان

کِتَابُ النِّكَاحِ

فصل اول

جوانوں کو نکاح کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انوثہ میں سے جو شخص اسباب جماع (نہق اور ہمہ) کی قوت رکھے اس کو چاہئے کہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح گناہ کو محفوظ اور فرج (شرم گاہ) کو مصئون رکھتا ہے اور جو شخص طاعت نہ رکھے اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے (بخاری و مسلم)

تبتل کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو عورتوں سے ترک تعلق کی اجازت نہیں دی۔ اگر آپ ان کو اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم سب خسی ہو جاتے۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۴۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْنَىٰ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَىٰ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْعَزَمَةِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاعٌ۔

(متفقٌ علیہ)

۲۹۴۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أِذِنَ لَهُ لَأَخْصَيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دیندار عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے

۲۹۴۷ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْكِحُوا الْمَرْءَ الْفَاحِشَةَ لِمَالِهَا وَلِحَسْبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِيَدِينِهَا فَخَافَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تُرِبَّتْ يَدَايَ**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے چار باتوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے، مالدار ہونے کے سبب، حسب کی وجہ سے، حسن کے سبب اور مذہب کی وجہ سے۔ ان میں سے جس نے دین و مذہب کے سبب نکاح کیا وہ کامیاب ہو اور خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ (اگر تو مال حسب اور حسن کے سبب نکاح کرے) (بخاری و مسلم)

نیک بخت عورت دنیا کی بہترین متاع ہے

۲۹۴۸ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ قَبِيحٌ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْبَرَاءَةُ الصَّالِحَةُ**
 حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ساری دنیا متاع ہے (یعنی دنیوی فائدہ) اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔ (رواہ مسلم)

قریش کی نیک بخت عورتوں کی فضیلت

۲۹۴۹ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ دَكَيْنَ الْإِهِيلِ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاءُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ دَارِعَاءُ عَلَى أَرْوَاحٍ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پر سوار ہونے والی عورتوں میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) بہترین عورتیں قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی محافظ و امین ہوتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کا فتنہ زیادہ نقصان دہ ہے

۲۹۵۰ **وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ**
 حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں کوئی فتنہ نہیں چھوڑتا۔ (بخاری)

عورت کے فتنے سے بچو

۲۹۵۱ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَفِيفَةٌ وَإِنْ مَسْتَخْلَفَكُمْ فِيهَا فَخَيْظَرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَالنِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ**
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا شیریں اور سبز یعنی نظر میں پسندیدہ چیز ہے اور خدا تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ کہے گا کہ تم کس طرح عملی زندگی بسر کرتے ہو، پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اس لئے کہ بنو اسرائیل کی تباہی کا فتنہ بھی عورتیں تھیں۔ (مسلم)

وہ تین چیزیں جن میں نحوست ہوتی ہے

۲۹۵۲ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست

عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، عورت میں گھر میں اور جانور میں۔ (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّومُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْأَرْدِ وَالْفَرْسِ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الشُّومِ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكِينِ وَالْكَاتِبَةِ.

اپنے نکاح کے لئے کنواری عورت کو ترجیح دو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی صلعم کے ساتھ تھے جب ہم واپس ہو کر مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے کیا میں آگے چلا جاؤں؟ آپ نے پوچھا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بواہ سے؟ عرض کیا بواہ سے۔ فرمایا تو نے کنواری سے شادی کیوں نہیں کی، تاکہ تو اس کے ساتھ کھیلنا اور وہ تیرے ساتھ کھیلے (یعنی بے تکلفی سے زندگی بسر ہوتی) پھر جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے تو اپنے اپنے گھروں کو ہم بے جانے

۲۹۵۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بَعْرٍ قَالَتْ أَبْكَرُ أَمْ قَتِيبٌ قُلْتُ بَلْ نَتِيبٌ قَالَ فَهَلَّا يَكُونُ أَكْثَلًا عَلَيْهَا وَتَلَا عِدَّةٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لِيَكُنْ تَمْتَشِطُ الشَّيْئَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کا ارادہ کیا۔ اپنے فرمایا پھر وہ ہم رات کے وقت گھروں میں جاتیں گے تاکہ عورتیں پریشان بالوں میں کٹنگھیں کر لیں اور زیر ناف بالوں کو صاف کر لیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

وہ تین شخص جن کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخص ہیں جن کی مدد اللہ ضرور دے گا جب تک کہ ایک تو مکاتب غلام جو اپنا بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرا وہ نکاح کرنے والا شخص جس کا مقصد نکاح سے زنا کاری سے بچنا ہو اور تیسرا خدا کی راہ میں لڑنے والا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۹۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَقْدُهُمْ الْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّكَاحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَّافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عورت کے ولی کے لئے ایک ضروری ہدایت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی اور خوش ہو تو اس کا پیام منظور کر کے اس سے نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین پر سخت فتنہ برپا ہوگا (بخاری و مسلم)

۲۹۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ إِلَيْكُمْ مَن تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيفٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم اس عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۹۵۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مَكَا شَرَّ بَكُمُ الْأُمَمِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کنواری سے نکاح کرنا زیادہ بہتر ہے

۲۹۵۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَوْثِمٍ أَنَّ ابْنَ سَاعِدَةَ الْإِنْبَارِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاحًا وَ أَنْتُمْ أَرْحَمَاءُ أَرْضِي بِالْيَسِيرِ
 حضرت عبد الرحمن بن سالم بن عتبہ بن عجم بن ساعدہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں کلام بہت کیجے جنہ دالی اور تھوڑے پر راضی رہنے والی ہوتی ہیں۔
 (ابن ماجہ)

فصل سوم
نکاح کی ایک خصوصیت

۲۹۵۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُكِ لِمَتَعَاتِبَيْنِ مِثْلَ (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ) النَّكَاحِ
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم نے کوئی ایسی چیز نکاح کے سوا نہ دیکھی ہوگی جو دو چیزوں کے درمیان (جو ایک دوسرے سے بالکل اجنبی ہوں) اتنے درجہ کی محبت پیدا کر دے۔ (ابن ماجہ)

آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی فضیلت

۲۹۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَاةً أَنْ تَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مَطْهُرًا أَفْتَبِتْ زَوْجَ الْحَرَّائِرِ۔ (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
 حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس امر کا خواہشمند ہو کہ وہ خدا سے پاک اور پاکیزہ حال میں ملاقات کرے اس کو چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔ (ابن ماجہ)

نیک بخت بیوی کی خصوصیات

۲۹۶۰ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اسْتَقَادَ الْمَوْتُ مِنْ بَعْدِ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرٌ أَلَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَهَاهَا سَرَتْهُ وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِہ۔ (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
 حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خدا کا مومن بندہ خدا سے تقویٰ (خوف) کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے (ایسی عورت) جس کو وہ (کسی بات کا) حکم دے تو وہ فوراً اس پر عمل کرے۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کا دل خوش کرے۔ اس کو قسم دے تو وہ قسم کو پورا کرے۔ اور وہ غائب ہو تو اپنی عہمت اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ (ابن ماجہ)

نکاح آدھا دین ہے

۲۹۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ، نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کیا اب اس کو چاہئے کہ باقی آدھے دین میں سے خوف و تقویٰ کرے۔ (بخاری)

کون سا نکاح بابرکت ہے

۲۹۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَكْثَرَ النِّكَاحِ بَرَكَهَ الْبَسْرُ
مَعُونَهُ رَوَاهُمَا الْبَسَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
کو پریشان نہ کرے بلکہ جو کچھ مل جائے اس پر نفاعت کرے (بسیقی)

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

جن اعضا کو چھپانا واجب اُن کا اور منسوبہ کو دیکھنے کا بیان

فصل اول

اپنی منسوبہ کو دیکھ لینا مستحب ہے

۲۹۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ
امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرِي إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي
أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو ایک نظر دیکھ لو۔ اس لئے کہ انصاری عورت کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہوتی ہے۔ کسی عورت کے جسم کا حال اپنے شوہر سے بیان نہ کرو

۲۹۹۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْأَرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِبُ لِدَوِّجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی عورت اپنے برہنہ جسم کو کسی عورت سے نہ لگائے اور پھر اُس کی عورت جسمانی خوبوں کو اپنے شوہر سے بیان نہ کرے کیونکہ کسی عورت کی جسمانی خوبی کو مرد کے سامنے بیان کرنا گویا اس عورت کو دکھانا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں اور مردوں کے لئے چند ہدایات

۲۹۹۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد عورت کی شرمگاہ یا برہنہ جسم کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے برہنہ جسم کو دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں جمع ہوں، اور نہ دو برہنہ عورتیں ایک کپڑے میں اکٹھی ہوں۔ (مسلم)

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت گزینی کی ممانعت

۲۹۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ شَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خبردار کوئی شخص کسی جوان عورت کے ساتھ تنہائی میں رات بسر نہ کرے۔ ہاں وہ شخص خلوت میں رہ سکتا ہے جو عورت کا شوہر یا محرم ہو (محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔) (مسلم)

۲۹۶۷ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالْدَّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْحَمَى قَالَ الْحَبْوُ الْمَوْتُ (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ کسی جگہ اجنبی عورتیں ہوں اور تخلیہ ہو یا عورتیں برہنہ بیٹھی ہوں وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ حملہ کے داخل ہونے کو برا سمجھتے ہیں؟ فرمایا حملہ تو موت ہے (یعنی تباہ کن فتنہ ہے)۔ (بخاری و مسلم)

معالج عورت کا جسم دیکھ سکتا ہے

۲۹۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ إِسْنَادًا ذَكَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَجْمَعَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غَلَا مَالَهُ لِحُكْمِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیگی کھینچوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ ابو طیبہ کو سنیگی کھینچنے کا حکم دے دیا۔ جابر کا بیان ہے کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ تو ام سلمہ کے رضاعی دودھ پیک بھائی تھے یا ابھی نابالغ تھے۔ (مسلم)

کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جانے کا مسئلہ

۲۹۶۹ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ النِّجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجنبی عورت پر ناگہاں نظر پڑ جانے کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا فوراً نظر پھیر لو (یعنی اس کی طرف ارادہ کر کے دیکھتے نہ رہو)۔ (مسلم)

کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر برا خیال پیدا ہو تو بیوی کے پاس چلا جائے

۲۹۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُذْبَرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْبُدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَاقِمْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت آتی ہے شیطاں کی صورت میں اور جاتی ہے شیطاں کی شکل میں، پس تم کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور دل میں اس کی غلش یا محبت پیدا ہونے لگے تو وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے جماع کرے، اس لئے یہ جماع دل کے تردد کو دور کر دے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

اپنی منسوبہ کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا مستحب ہے

۲۹۷۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَاطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَذَاكَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی عورت کو نکاح کا پیام دے اس کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے (تا کہ اس کی جسمانی حالت کا اندازہ ہو جائے) (ابوداؤد)

۲۹۷۲ وَعَنِ الْمَغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے سنیگی کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اس

سے ”حمو“ شوہر کے قسربابت داروں کو کہتے ہیں۔ جیسے بھائی بھتیجا وغیرہ۔ شوہر کا باپ اور اپنا بیٹا حمو کی تعریف میں داخل نہیں ہیں۔ ۱۲ مترجم۔

کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو دیکھ لو اس لئے کہ جن دُعا جنیوں میں محبت پیدا کی جائے گی ان کو باہم ایک نظر دیکھ لینا چاہیے۔ (احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرِي إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَخْوَىٰ أَنْ يُؤْذَمَ بَيْنَكُمَا۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کوئی اجنبی عورت نظر پڑے تو اپنی بیوی پر تسکین حاصل کرو

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کو اچھی معلوم ہوئی۔ آپ (فوراً) حضرت سودہؓ کے ہاں پہنچے۔ وہ اُس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور چند عورتیں ان کے پاس بیٹھی تھیں۔ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لئے خلوت کر دی۔ آپ نے ضرورت رفع کی اور پھر فرمایا جس شخص کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو۔ وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے صحبت کرے اس لئے کہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس عورت کے پاس تھی۔ (دارمی)

۲۹۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَإِذَا هِيَ تَصْنَعُ طِبًّا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْتَهُ فَقَضَىٰ حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً يُعْجِبُهُ فَلْيَقْتِمِ إِلَىٰ أَهْلِهَا فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عورت، بیگانی نظروں سے پھینے کی چیز ہے

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو مرد کی نگاہ میں بہت بہتر صورت میں دکھاتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹۴۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرِقَهَا الشَّيْطَانُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کسی عورت پر اتفاقی نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر ڈالنا جائز نہیں ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ! (عورت پر) نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈال۔ پہلی (اتفاقی) نظر تیرے لئے جائز ہے، دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

۲۹۴۵ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُبْجِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اپنی لونڈی کا نکاح کر دینے کے بعد اسے اپنے لئے حرام سمجھو

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص اپنی لونڈی کے ساتھ اپنے غلام کا نکاح کر دے تو پھر لونڈی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر لونڈی کے ناف سے نیچے گھٹنے (زانو) تک کا جسم نہ دیکھے۔ (ابوداؤد)

۲۹۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَمَةً فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَىٰ عَوْرَتِهَا رِوَايَةٌ فِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَىٰ مَا دُونَ الشَّيْءِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہ کو معلوم

۲۹۴۰ وَعَنْ جُرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں کہ ران شرم گاہ ہے۔ یعنی چھپانے کی چیز ہے۔
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی ران کو نہ کھول اور نہ کسی زندہ اور مردہ کی ران دیکھ۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گزرے اس وقت ان کی رانیں کھلی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ! اپنی رانوں کو ڈھانک اس لئے کہ رانیں شرم گاہ میں شامل ہیں۔ (شرح السنۃ)

بغیر ضرورت تنہائی میں بھی ستر کھولنا جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو برہنہ ہونے سے بچاؤ۔ اگرچہ خلوت (تنہائی) میں ہو اس لئے کہ تمہارے ساتھ دو (فرشتے) ہیں جو صرف پاخانہ اور جماعت کے وقت تم سے جدا ہوتے ہیں، ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔ (ترمذی)

عورت مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور مسمیہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اس سے پردہ کر دو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ تو اندھے ہیں ہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہی ہو کہ ان کو نہیں دیکھ سکتیں۔ (ابوداؤد - احمد - ترمذی)

وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْفَخْدَيْنِ عَوْرَتَانِ؟

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ

۲۹۷۸ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فخذَكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى

فخذَيْهِ وَلَا مِثْلٍ - رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۹۷۹ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْطَرٍ وَفخذَاةٍ مَكْشُوفَتَا

قَالَ يَا مَعْطَرُ غَطِّ فخذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخْدَيْنِ عَوْرَتَانِ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

۲۹۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُفْمٌ وَالتَّعَرَّى فَإِنَّ مَعَكُمْ

مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُقْبِضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَعْيُوا هُمْ وَارِكُمَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۹۸۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمْوْنَةُ إِذْ أَقْبَلَ

ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَابِ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُ نَاقِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا

بُصْرَانِهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ

۲۹۸۲ وَعَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْطَ

عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ ذَوْجِكَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُنْشَأَ مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۹۸۳ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱

خلوت میں بھی اپنا ستر چھپائے رکھو

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنی شرم گاہ کو پردہ میں رکھ مگر اپنی بیوی اور لونڈی سے نہ چھپا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آدمی تنہا ہو اس وقت بھی شرم گاہ کو چھپائے۔ فرمایا خدا سے شرم وحیا کرنا بہت زیادہ مناسب ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۲۹۸۳ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

۲۱

لَا تَخْلُقَنَّ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْإِلَاحِ كَمَا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) ۲۹۸۳
وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْجُوا عَلَى الْمَغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ فَلَمَّا دَمِنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۸۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَعَّتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلَفَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ إِنَّهُ هُوَ أَبُوكَ وَغَلَامُكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

غلام اپنی مالک کے حق میں اجنبی مرد کی طرح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ غلام جس کو آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا اور فاطمہ ایسا کھڑا جسم پر ڈالے ہوئے تھیں جس سے سر کو ڈھانکتی تھیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتی تھیں تو سر کھل جاتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فاطمہ جسم کو چھپانے کی غیر معمولی کوشش کر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں (فاطمہ) صرف تیرا باب ہے اور تیرا غلام ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

عورتوں میں محنت کے آنے کی ممانعت

۲۹۸۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي الْبَيْتِ مُحْنَتٌ وَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ فَتْحَ اللَّهِ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ عِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقِيلُ يَارَبِّعَ وَتُدَبِّرُ بَثْمَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدُ خُلُقٍ هُوَ لَاحِقٌ عَلَيْكُمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعریف ہے عرب میں موٹی عورت کو پسند کرتے تھے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر) فرمایا: یہ زنانہ (لوگ) تمہارے پاس نہ آیا کریں۔ (بخاری و مسلم)

برسنکی کی ممانعت

۲۹۸۸ وَعَنْ الْبُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا فَسَيَّئْنَا أَنَا أَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے چلا آ رہا تھا کہ میرا کپڑا (تھپندہ یا چادر) کھل کر گر پڑا

فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخَذَهَا فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْسُوا عُرَاةً۔ (رداۃ المستمیر) (مسلم)

اور میں کپڑے کو بوجھ کی وجہ سے نہ اٹھا سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو برہنہ دیکھا تو فرمایا۔ پہلے کپڑا باندھ لو اور برہنہ نہ چلا کرو۔

۲۹۸۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا ۲۶
رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رداۃ ابن ماجہ) (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

۲۹۸۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَنْظُرُ إِلَى مُحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمَرَّةٍ ثُمَّ يَغْنُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَتْ اللَّهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَا وَتَهَا۔ (رداۃ أحمد) (احمد)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان بندہ کی نظر (اتفاقی طور پر) کسی حسین عورت پر پڑ جائے اور وہ فوراً نظر کو پھیر لے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ ایک ایسی عبادت عنایت فرمائے گا جس کا لطف اس کو حاصل ہوگا۔

۲۹۹۰ وَعَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَكَغْنِي آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ النََّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ۔ (رداۃ التہقی) (فی شعب الایمان)

حسن سے مرسل روایت ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی اس شخص پر لعنت ہو جو (کسی کی شرم گاہ کو) دیکھے اور اس پر بھی لعنت (جس کی شرم گاہ کو) دیکھا گیا ہو۔ (تہقی)

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ !

ولایت نکاح اور عورت کے نکاح کی اجازت لینے کا بیان

فصل اول

نکاح سے پہلے عورت کی اجازت حاصل کر لینی چاہیے

۲۹۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ حَتَّى تُسَأَلَ وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسَازِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْ نَهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت حاصل نہ کر لی جائے۔ اور اسی طرح کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے، جب تک کہ اس سے دریافت نہ کر لیا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری (شرم و حیا کرتی ہے) اس سے کیونکر اجازت حاصل کی جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے (یعنی طلبِ اذن کے بعد خاموش رہے) (بخاری و مسلم)

۲۹۹۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا يَتِمُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ سُتَادُونَ فِي نَفْسِهَا وَإِذَا نَهَا عَنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ سُتَادُ مَرُودٍ إِذَا نَهَا عَنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ يُسْتَاذِنُهَا أَبُوهُا فِي نَفْسِهَا وَإِذَا نَهَا عَنْهَا نَهَا.

(رداۃ المسلم)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے یعنی نکاح کی اجازت دینے یا نکاح کے معاملہ میں) اور کنواری عورت بھی اس کی حقدار ہے کہ اس سے نکاح کی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے معاملات نکاح وغیرہ کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری عورت سے بھی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت اس کا باپ حاصل کرے، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ (مسلم)

بیوہ اپنی مرضی کے خلاف ہو جانے والے نکاح کو رد کر سکتی ہے

۲۹۹۳ وَعَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خُذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ نَذِيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ آيَتِهَا.

حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وہ بیوہ تھیں کہ ان کا نکاح ان کے والد نے کسی کے ساتھ کر دیا اور وہ اس نکاح سے خوش نہ تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے وہ نکاح توڑ دیا۔ (بخاری)

آنحضرت سے نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر

۲۹۹۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلَعِبَهَا مَعَهَا وَمَا عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بھیجا گیا جب ان کی عمر نو سال کی تھی اور ان کے کھلونے (کھیلنے کے) ان کے ساتھ تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے یعنی وفات پائی اس وقت ان کی عمر اٹھارہ

(رداۃ المسلم)

فصل دوم

سال کی تھی۔ (مسلم)

کم سن لڑکی کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا

۲۹۹۵ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ دَرَّوَالِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی)

۲۹۹۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْتَهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ — فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنا نکاح اپنے ولی کی اجازت کے بغیر کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، پھر اگر اس عورت کے ساتھ اس کے شوہر نے جماعت کر لی ہے تو اس کی شرمگاہ سے فائدہ

اٹھانے کا ہر شوہر پر واجب ہے اور اگر کسی عورت کی ولایت میں اختلاف واقع ہو تو اس عورت کا ولی بادشاہ ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ (احمد - ترمذی - ابو داؤد - دارمی)

بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں ہوتا

۲۹۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا الَّتِي يَنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِلَّا صَحَّحَتْهُنَّ مَوْثُوقَاتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورتیں گواہوں کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں وہ زنا کرنے والی ہیں ترمذی کا قول ہے کہ یہ حدیث ابن عباسؓ پر موقوف ہے (یعنی ان کا قول ہے اور یہی صحیح ہے)۔

نکاح کی طلب اجازت کے وقت عورت کی خاموشی ہی اس کی رضا ہے

۲۹۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَتِيمَةُ تَسْتَأْمِرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنواری عورت سے نکاح کے معاملہ میں اجازت حاصل کی جائے، (اگر دریافت کرنے پر) وہ خاموش رہے تو اسی کو اس کی اجازت سمجھا جائے اور اگر انکار کرے تو اس پر جبر نہ کیا جائے (ترمذی ابو داؤد نسائی) دارمی نے اس کو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

غلام کا نکاح اس کے آقا کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں ہوتا

۲۹۹۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ (ترمذی - ابو داؤد - دارمی)

فصل سوم

بالغہ اپنے نکاح کے معاملہ میں خود مختار ہے

۳۰۰۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ جَارِيَةٌ يَكُونُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے۔ آپ نے اس کو (فیخ بقاء نکاح کا) اختیار دے دیا۔ (ابن عباسؓ)

بالغہ عورت کا نکاح ولی کو کرنا مستحب ہے

۳۰۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تَزَوِّجُ نَفْسَهَا. (رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح (اپنے اختیار سے) کرے اس لئے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔ (ابن ماجہ)

اولاد کے تئیں باپ کے فیضان

۳۰۰۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت ابو سعیدؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِدَ لَهُ وَلَدًا فَلْيَحْسِنْ إِسْمَهُ وَادِّبْهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِمْرَأًا فَإِنَّهُمَا عَلَى آثِمَةٍ (مسند ابی یحییٰ)

نے فرمایا ہے جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے، اس کو ادب و آداب و احکام شرع اور علم سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے اور بالغ ہونے پر اگر اس کا نکاح نہ کیا گیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

لڑکی کے بالغ ہوتے ہی اس کا نکاح کر دو

۳۰۰۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّعْدِثَةِ مَكْتُوبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِمْرَأًا فَإِنَّهُمَا عَلَى آثِمَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

حضرت عمر بن خطابؓ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے تو بیٹی جو گناہ کریگی اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

نکاح کے اعلان خطبہ اور شرط کا بیان

فصل اول

نکاح کے وقت دف بجا ناجائز ہے

۳۰۰۴ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَيْثُ بَنِي عَلَى فَجَاسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَتْنِي فَجَعَلْتُ جَوَيرِيَاتٍ لَنَا يَضْرِبَنَّ بِالنَّاقِ وَيَنْدُبُنَّ مَنْ قِيلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعْنِي هَذَا وَتَوَلَّيْ بِالنَّاقِ كُنْتُ تَقُولِينَ - (رواه البخاری)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں جب کہ میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تھی، ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کہ تم میرے بستر پر بیٹھے ہو۔ (یہ خطاب اس شخص سے ہے جس کو یہ حدیث سنائی جا رہی ہے) گھر میں جو لڑکیاں موجود تھیں انہوں نے دف بجا یا اور ہمارے آباؤں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کرنی شروع کیں۔ ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا کہ، اور ہم میں (وہ) شروع کرے (یہ سن کر) فرمایا اس کو چھوڑ دو (یعنی یہ بات نہ کہو) وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت انصاری سے ایک شخص کو نکاح کر کے لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے ساتھ کھیل (دف) یعنی گانا بجانا، نہیں ہے، انصاری کو گانا بہت پسند ہے۔ (بخاری)

۳۰۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهَا فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُمَّ - (رواه البخاری)

سوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مستحب ہے

۳۰۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آخِظًا عِنْدَهُ مِثِّي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور (تین برس بعد) شوال ہی میں مجھ کو اپنے گھر لائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں مجھ سے زیادہ کون خوش نصیب ہے (شوال میں نکاح کرنا اور دہین کو گھر میں لانا برا سمجھا جاتا تھا)۔ (مسلم)

مہر ادا کرنے کی تاکید

۳۰۰۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِظُ الشُّرُوطِ أَنْ تُؤْفُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَّكُمْ بِهِ الْفُرُوجُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرطوں میں جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے وہ شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے اپنے لئے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی ہر) (بخاری و مسلم)

کسی دوسرے کی منسوبہ کو اپنے نکاح کا پیغام نہ دو

۳۰۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَزْوَجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص دوسرے کے پیام نکاح پر اپنا پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کر لے یا نکاح کا خیال ترک کر دے۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے کسی دوسری عورت کو طلاق نہ دلوائے

۳۰۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقًا أُخْتَهَا لِيَسْتَفْرِغَ مَحْفَتَهَا وَلِيَتَنِكَحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت اپنی (دینی) بہن کو طلاق دلوانے کی خواہش نہ کرے تاکہ اس کا پیالہ کو خالی کر دے (یعنی اس کو بے شوہر کا بنا دے) اور خود اس (کے شوہر) سے نکاح کر لے۔ اس لئے کہ جو کچھ اُس کے لئے مقدر کیا گیا ہے وہ اس کے ہی لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

شغار کی ممانعت

۳۰۱۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشَّغَارِ أَنْ يَزْوَجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَا أَنْ يَزْوَجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صِدَاقٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی کے ساتھ اس شرط سے کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں میں ہر کچھ نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسلام میں شغار (جائز) نہیں ہے۔

متعہ کی ممانعت

۳۰۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْحُمْرِ إِلَّا نَسِيَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گھریلو گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۱۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامًا أَوْ طَائِفًا
فِي الْمُنْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَخَيَّرَهَا - (رداۃً مسلم)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال میں صرف تین دن کے لئے منعہ کی اجازت دیدی تھی پھر اس سے منع فرمادیا۔ (مسلم)

فصل دوم

۳۰۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةَ فِي الصَّلَاةِ وَالشَّهَادَةَ
فِي الْحَاجَةِ قَالَ الشَّهَادَةُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ
الْقُلُوبُ وَالطَّبَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدَ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَالشَّهَادَةُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ أَعْلَمُ اللَّهُ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُ
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسًا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَيَقْرَأُ ذَلِكَ
آيَاتِ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ وَلَا
تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ
قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا - (رداۃً احمد و الترمذی و ابوداؤد و
النسائی و الدارمی و ابن ماجہ و فی جامع الترمذی
فَرَّ الْأَيْتِ الثَّلَاثِ سَمِعَانُ النَّوْرِيُّ وَ زَادَ ابْنُ مَاجَةٍ
بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ مُحَمَّدًا وَ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ شَرِّهِ
أَنْفُسًا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَ الدَّارِمِيُّ بَعْدَ
قَوْلِهِ عَظِيمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَ دُرِّي فِي شَرْحِ
السُّنَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ
النَّكَاحِ وَ غَيْرِهِ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز میں پڑھنے کی تشہد (التحیات) اور کسی حاجت و ضرورت کے موقع پر پڑھنے کی تشہد سکھائیں۔ نماز میں پڑھنے کی تشہد (التحیات) تو یہ ہے: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالْقُلُوبُ وَالطَّبَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالشَّهَادَةُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ أَعْلَمُ اللَّهُ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسًا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات پڑھتے: يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا - (احمد و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے اپنی روایت میں ان الحمد للہ کے بعد الحمد کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ اور میں شروسیہ انفسنا کے بعد وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا بڑھایا ہے۔ اور دارمی نے عَظِيمًا کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے اور شرح السنہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کو نکاح کے خطبہ میں نقل کیا ہے۔

خطبہ کے بغیر نکاح بے برکت رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۰۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا ہے جن نکاح میں خطبہ (یعنی خدا کی حمد و ثنا) نہ پڑھا جائے وہ نکاح ایسا ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی بے کار) (ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس اہم و شان دار کام کو خدا کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ اہم و بے برکت ہے۔ (ابن ماجہ)

نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجدوں میں پڑھایا کرو اور نکاح کے بعد دفن بجایا کرو۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت محمد بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال و حرام کے درمیان اعلان کرنے اور دفن بجالے کا فرق یہ ہے (یعنی نکاح کا اعلان کرنا حلال و حرام کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے۔) (احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

شادی میں گانے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ تم گانا نہیں گواتیں؟ قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک رشتہ دار انصاری عورت کا نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو اس کے پاس بھیجا عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھی بھیجا ہے عرض کیا نہیں۔ فرمایا انصار ایک ایسی قوم ہے جس میں گانے کا شوق ہے کاش تم اس کے ساتھ کسی شخص کو بھیجتے جو یہ گاتا ہو تا ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے خداوند تعالیٰ تم کو بھی زندہ و سلامت رکھے اور ہم کو بھی۔ (ابن ماجہ)

دن نکاحوں میں پہلا نکاح درست ہے

حضرت سمرہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا

اللہ علیہ وسلم کُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فِيهِ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ - (رواہ الترمذی) قَالَ هَذَا أَحَدُ نِسْتِ حَسَنٍ عَرَبِيٍّ

۳۰۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ - (رواہ ابن ماجہ)

۳۰۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِاللُّقُوفِ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نِسْتِ عَرَبِيٍّ

۳۰۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالذُّنُوبُ فِي النِّكَاحِ - (رواہ أحمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

۳۰۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ خَدِيجَةُ حَارِثَةَ ابْنِ الْأَنْصَارِيِّ وَجَّهَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ أَلَا تَغْنَيْنَ فَإِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ يُحِبُّونَ الْغَنَاءَ (رواہ ابن حبان في صحيحه)

۳۰۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْكَحْتُ عَائِشَةَ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنْ الْأَنْصَارِيِّ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ الْفَتَاةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَرْضِيتُمْ مَعَهَا مِنْ تَفْطِي قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ نَحْنَا وَجِئَاكُمْ (رواہ ابن ماجہ)

۳۰۲۰ وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نکاح دو ولی کر دیں تو وہ عورت اس کی ہے جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا ہے اور جو دو شخص دو آدمیوں کے ہاتھوں کوئی چیز فروخت کرے وہ پہلے خریدار کی ہے (یعنی دوسرا یا بعد کا نکاح باطل ہے اور اسی طرح دوسری بیع۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا امْرَأَةُ زَوْجَهَا وَلَيْتَ فِيهِ
لِلدَّوْلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ
فَهُوَ لِلدَّوْلِ مِنْهُمَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

فصل سوم

متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جایا کرتے تھے اور عورتیں ہمارے ہمراہ نہیں ہوتی تھیں ہم نے عرض کیا کیا ہم خصی ہو جائیں؟ نبی صلعم نے ہم کو اس سے منع فرمایا اور پھر متعہ کی اجازت دے دی۔ ہم میں سے بعض لوگ کپڑے کے معاوضہ پر متعہ کر لیتے تھے۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْرُجُوا طِبَابَاتٍ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ یعنی ایمان والو! جن پاک چیزوں کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ سمجھو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ متعہ کا جواز ابتداء اسلام میں تھا۔ مرد جب کسی شہر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہاں اتنی مدت کے لئے شادی کر لیتا تھا جتنی مدت ٹھہرنا ہوتا تھا۔ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکانی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اُترنے کے بعد کماحقہ بیویوں اور لونڈیوں کے سوا تمام عورتیں حرام ہو گئیں۔ (ترمذی)

۳۰۲۱ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا كَفَرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا تَخْتَفِي نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمِيعَ فَكَانَ أَحَدُنَا يَتَكَلَّمُ الْمَرْأَةَ بِالنِّدْبِ إِلَى أَجْلِ ثَمَرَةٍ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْرُجُوا طِبَابَاتٍ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۲۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ إِسْلَامِ بَرَكَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلَدَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعِيَّةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ يَقْدُمُ مَا يَدْرِي أَنَّ تَقِيمَ فَيَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْءٌ حَتَّىٰ إِذَا نَزَلَتْ الْآيَةُ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ ذِي سِوَا هُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

شادی بیاہ کے موقع پر گلنے کی اجازت

حضرت عامر بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک شادی میں گیا اور قرظ بن کعب اور ابو مسعود انصاری سے ملاقات کی۔ وہاں (یعنی شادی میں) چند لڑکیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا رسول اللہ صلعم کے صحابو اور بدرتھی جنگ میں شریک رہے والو! کیا تمہارے سامنے بھی یہ (گانا) ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا بیٹھ جائیں ارجی چاہے تو تو بھی ہمارے ساتھ سن اور چاہے واپس چلا جا اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے شادی کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے۔ (نسائی)

۳۰۲۳ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرْظِ بْنِ كَعْبٍ وَآمِيٍّ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا أَجْوَارُ بَنَاتٍ فَقُلْتُ أَمَىٰ مَبَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدَا يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَهُمْ فَقَالَ لَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے اُن کا بیان

فصل اول

پھوپھی، بھتیجی یا خالہ، بھانجی کو ایک وقت نکاح میں نہ رکھا جائے

۳۰۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَغَمْتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَئِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی بیوی کی پھوپھی اور خالہ سے (اس کی موجودگی میں) نکاح نہ کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حرمت رضاعت کا ذکر

۳۰۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نسب کے جو اشخاص حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں (یعنی جن مردوں یا عورتوں سے نکاح نسب کے سبب حرام ہے۔ اسی طرح دودھ پینے سے اس عورت کے وہی عزیز حرام ہیں۔) (بخاری)

۳۰۲۶ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ نِسَاءً مِنْ الرِّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ خَتْمًا أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمَّكَ فَأَذِنَ لِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضِعُكِ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ قَلِيلٌ عَلَيْكَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا دودھ کے رشتہ کا چچا میرے پاس آیا میں نے کہلا بھیجا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پوچھ لوں تم کو اندر نہ بلاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے۔ اس کو اندر بلا لیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے دودھ نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اس کو اندر بلا لیا ہوتا۔ تو یہ واقعہ جب کا ہے کہ پردہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

رضاعی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے

۳۰۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمَّتِكَ حُمْرَةً فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قَرْيَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حُمْرَةً أَيْ مِنْ الرِّضَاعَةِ وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اپنے چچا (حزہ رضاعی) کی بیٹی کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ قریش کی ایک خوبصورت لڑکی ہے۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں، حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے اور خداوند تعالیٰ نے جو چیزیں نسب کے حرام فرمائی ہیں وہی رضاعت سے حرام فرمادی ہیں۔ (مسلم)

رضاعت کی مقدار

۳۰۲۸ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْرِمُ الرِّضْعَةَ إِلَّا

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ دودھ پی لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک بار بار دودھ کی چٹکی بھر لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قرآن مجید میں یہ (حکم) نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو نکاح کو حرام کرتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ آیت قرآن میں تلاوت کی جا رہی ہے (مسلم)

الَّتِي ضَعَّتْ فِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تَحْرِمُ الْمَهْرَةَ وَالْمَقْبَلَةَ وَفِي أُخْرَى لَا مَلَاحِظَةَ وَلَا مَلَاحِظَةَ هَذِهِ رِوَايَةُ (المسلم) ۳۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُتْرِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ حُرِّمَ مَنْ شَرِبَ مِنْهُنَّ مَعْلُومَاتٍ مُتَوَقَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيمَا بَقِيَ أَوْ مِنَ الْقُرْآنِ (رد الواعظ)

مدت رضاعت کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے ہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو یہ ناگوار ہوا۔ میں نے (آپ کی ناگواری کو محسوس کر کے) عرض کیا۔ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا غور کرو اور سوچو تمہارا بھائی کون ہو سکتا ہے۔ دودھ پینے کا اعتبار بھوک کے وقت ہے یعنی دودھ پینے کے احکام اس وقت جاری ہو سکتے ہیں جب کہ بھوک یعنی غذا کی حالت میں دودھ پیا ہو اور دودھ غذا ہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۳۰ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَانَتْ صَكْرَةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ أَنْظِرْنِي مِنْ إِخْوَانِكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ (متفق عليه)

ثبوت رضاعت کے سلسلہ میں ایک عورت کی گواہی معتبر ہے یا نہیں

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ابو آہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پھر ایک عورت آئی اور کہا کہ عقبہ اور ابو آہاب کی بیٹی کو میں نے دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے اس سے کہا۔ مجھ کو یاد نہیں کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے سے تو نے اس کی خبر مجھ کو دی۔ پھر عقبہ نے ایک آدمی کو ابو آہاب کے پاس دریافت حال کے لئے بھیجا۔ ابو آہاب نے ہم سے کہا معلوم نہیں کہ اس لڑکی کو اس عورت نے دودھ پلایا ہے یا نہیں۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اس کو کیوں کر (اپنے نکاح میں) رکھے گا جب کہ ظاہر ہو کہ وہ تیری دودھ شریک بہن ہے؟ عقبہ نے اس عورت کو علیحدہ کر دیا اور اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

۳۰۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ أَبِي آهَابِ ابْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي آهَابِ فَمَا لَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَدَرَكَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ ففَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ (رد الواعظ البخاری)

دار الحرب سے قید کر کے لائی جانے والی عورت کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خنین کی جنگ میں ایک لشکر اوطاس کی جانب روانہ کیا (اسلامی لشکر) دشمن سے اور اس پر فتح حاصل کی اور غلام و لونڈیاں گرفتار کیں۔ رسول اللہ

۳۰۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَنْبِ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا أَفْقَاتُكُوهُمْ فَظَهَرُوا

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس خیال سے کہ ان لونڈیوں کے مشرک شوہر موجود ہیں۔ ان لونڈیوں سے صحبت نہیں کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** یعنی اگر حرام کی گئی ہیں تم پر وہ عورتیں جو شوہر دار ہیں مگر وہ حرام نہیں ہیں جن کے تم مالک ہوئے ہو اور جن کو تم لڑائیوں میں گرفتار کر کے لائے ہو۔ جب ان لونڈیوں کے عدت کے دن پورے ہو جائیں تو تمہارے لئے وہ حلال ہیں۔ (مسلم)

عَلَيْكُمْ وَأَصَابُوا إِلَهُمَّ سَبَابًا فَكَانَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِّمُوا مِنْ غَشْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَنْوَاجِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَدَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ آتَى قَهْرًا لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمْ ۖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

وہ عورتیں جنہیں بک وقت نکاح میں رکھنا ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے کہ بچہ بھی کے ساتھ بھینچی کو یا بھینچی کے ساتھ بچہ بھی کو نکاح میں جمع کیا جائے یعنی بھینچی اور بچہ بھی کو نکاح میں رکھا جائے اور منع فرمایا ہے خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے سے یعنی خالہ اور بھانجی دونوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے سے اور یہ کہ نکاح نہ کیا جائے چھوٹے رشتہ دار کی موجودگی میں بڑے عزیز سے بڑے عزیز کی موجودگی میں چھوٹے رشتہ دار سے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی)

۳۰۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ امْرَأَةٌ عَلَى عَجَّتِهَا أَوْ الْعَمَةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا وَالْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا لَا تُنْكَحُ الْقُبُورُ عَلَى الْكُبُرِ وَلَا الْكُبُرُ عَلَى الْقُبُورِ ۖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاتُهُ إِلَّا فَعَلَهُ بِنْتِ أَخِيهَا)

باپ کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے

حضرت برادر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میرا ماں ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے ہو کر گزرا اس کے ہاتھ میں جھنڈا یا نشان تھا میں نے پوچھا۔ کہاں جاتے ہو؟ اُس نے کہا ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کا سر کاٹ کر لانے کا حکم دیا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن کاٹ ڈالوں اور اس کاں لے آؤں۔ اور اس روایت میں مد خالی کے بجائے عقی ہے۔

۳۰۳۴ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لَوَاءٌ فَقُلْتُ إِنَّ تَذْهَبَ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ أَيْتَهُ بِرَأْسِهِ ۖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُقْقَةً وَأَخْذُ مَالَهُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي بَدَلُ خَالِي ۖ)

مدت رضاعت گزرنے کے بعد دودھ پینا حرمت کو ثابت نہیں کرتا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رضاعت میں سے صرف وہ رضاعت نکاح کو حرام کرتی ہے جو کہ بچہ دودھ پھونکنے سے پہلے شیر خوارگی کی حالت میں دودھ پینے، یعنی اس وقت جب کہ دودھ اس کی غذا ہو۔ (ترمذی)

۳۰۳۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتِيَ الْأَمْعَاءُ فِي الشَّذِيِّ وَكَانَتْ قَبْلَ الْفِطَامِ ۖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

دودھ پلانے والی کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے

حجاج بن حجاج سلمیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے؟ آپ فرمایا دودھ پلانے والی کو غلام یا لونڈی دینا کہ اس سے اس کی خدمت رضاعت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی)

۳۰۳۶ وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُدْهِبُ عَنِّي مُدَامَةَ الرِّضَاعِ فَقَالَ عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ)

آنحضرت کی طرف سے دایہ حلیمہ کی تعظیم و تکریم

حضرت ابوطیفیل غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت (یعنی دایہ حلیمہ رضی اللہ عنہا) آئی آپ نے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس چادر پر بیٹھ گئی۔ پھر جب وہ چلی گئی تو ان لوگوں کو جو آپ کے اس احترام سے حیران تھے، بتلایا گیا کہ اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

۳۰۳۷ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

چار سے زیادہ نکاح کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا۔ اس کے نکاح میں آیام جاہلیت کی دس عورتیں تھیں وہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار کو رکھ لو اور باقی کو علیحدہ کر دو۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

۳۰۳۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عِيسَى بْنَ سَلَمَةَ الْتَقَفِيَّ اسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْلَمَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت نوفل بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک کو علیحدہ کر دے اور چار کو باقی رکھ جتنا سچے میں نے اپنی سب سے بہتری عورت کو جو باجھ تھی اور ساتھ میں سے میرے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھی علیحدہ کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۰۳۹ وَعَنْ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَحَتَّى خَمْسَ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَآمِسْكَ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ مُحِبَّةً عِنْدِي عَاقِرٌ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَادَتْهُمَا (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

دو بہنوں کو یک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی ممانعت

ضحاک بن یزید ذہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ نے فرمایا دونوں میں سے ایک کو انتخاب کر لے۔ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۳۰۴۰ وَعَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ يَزِيدَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرِ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

کافر میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو ان دونوں کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت مسلمان

۳۰۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمْتُ امْرَأَةً

اپنی بیوی کی بیستی سے نکاح کی ممانعت

٣٠٣٣ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
٢٠
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا
يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا
فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا
يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ
بِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
لَا يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ ٥ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ
لَهْيَعَةَ وَالثُّنَيُّ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ وَهُمَا ابْنُ عَفَّانٍ فِي الْحَدِيثِ -

عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کے ساتھ ہم بستری ہو تو اس کے لئے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے (یعنی اس بیٹی سے جو اس کے پہلے شوہر سے ہے) اور اگر اس سے مجامعت نہیں کی ہے تو اس کی وفات یا طلاق کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ اور جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے تو پھر اس کی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے خواہ اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ (ترمذی - ترمذی کا بیان ہے کہ اسناد کے اعتبار سے یہ حدیث مستند نہیں ہے اس کے دوراوی ابن لہیعہ اور متقی بن مباح ضعیف ہیں۔)

باب المباشرة

مباشرت کا بیان

فصل اول

مباشرت کے سلسلہ میں یہود کے ایک غلط خیال کی تردید

٣٠٣٧ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ
إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي
مُكَلِّهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَزَلْتُ نِسَاءَكُمْ
حَرْتُ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَحَرُّكُمْ أَتَى شِعْبَكُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودیہ یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی پشت کی جانب شرمگاہ کے آگے حصہ یعنی فرج میں جماع کرے تو بچہ بھینکا پیدا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی **يَسْأَلُكُمْ** **حَرَّتُكُمْ** **عَنْ تَوَاحُشِكُمْ** **أَتَىٰ سِتْرُكُمْ** یعنی تمہاری بیویاں اور لڑکیاں تمہاری کھینتی ہیں تم کو اختیار ہے (ان کے شرمگاہ کے آگے حصہ میں) جس طرح چاہو جماع کرو۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ زَيْلِ كَامَرُود

۳۰۴۵ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْمَلُ وَالْفُرَّانَ يَبْدُلُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ لَنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہتا تھا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ہمارا غزل کرنا) معلوم ہوا اور آپ نے اس سے منع نہ فرمایا۔

۳۴۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ بِي جَارِيَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک نوڈی ہے جو ہماری خدمت

۱۵ ”عَزْل“ کی صورت یہ ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کیا جائے اور جب منی خارج ہونے کے قریب ہو تو عضو کو عورت کی شرمکا سے باہر نکال لیا جائے اور باہر ہی منی کو نکال دیا جائے ۱۲ منہ جم

هِيَ خَادِمَتَانَا وَانَا أَطْعَمْتُ عَلَيْهَا دَاكِرَةً
أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنَّ شَيْئًا فَإِنَّ
سَيِّئَتِهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَلَيْتَ الرَّجُلُ شَيْئًا
أَنَا فَقَالَ إِنَّ الْحَارِيَّةَ قَدْ حَبَلَتْ فَقَالَ قَدْ
أَخْبَرْتُكَ أَنَّ سَيِّئَتِهَا مَا قَدَّرَ لَهَا.

(رداءہ مسلم)

۳۰۴۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِّنْ سَبْيِ
الْعَرَبِ فَاسْتَحْيَيْنَا النَّسَاءَ وَاسْتَأْتَّ عَلَيْنَا الْعُرْبَةُ وَاحْبَبْنَا
الْعَزْلَ فَارْدَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ دَخَلْنَا نَعْزِلُ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا
قَبْلَ أَنْ نَشْأَلَهُ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ شَيْءٍ
كَائِثَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِثَةٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ
الْوَلَدُ إِلَّا إِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ
شَيْءٌ - (رداءہ مسلم)

۳۰۴۹ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَامٍ أَنَّ رَجُلًا
جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِيْ أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ
الرَّجُلُ أَشْفَقْتُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا
خَبَرَ فَارِسَ وَالرُّومَ - (رداءہ مسلم)

۳۰۵۰ وَعَنْ جَدِّ امَّةٍ بَيْتٍ وَهَبَ قَائِلَ حَضْرَتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سِ

کرتی ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں لیکن میں اس کو برا سمجھتا
ہوں کہ وہ حاملہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا عزل کر لیا کرو اگر تم پسند کرو
اور جو چیز مقدر میں ہے وہ تو ضرور ہی پیدا ہوگی وہ شخص

چلا گیا اور بہت دنوں تک نہیں آیا۔ پھر اس نے حاضر ہو کر عرض
کیا۔ اُس کی لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو پہلے آگاہ
کر چکا ہوں کہ جو چیز مقدر میں ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی مصطلق کی جنگ
میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور عرب قوم کی چند لونڈیاں ہمارے
ساتھ آئیں۔ ہم کو عورتوں کی خواہش ہوئی اور تجرد ہمارے لئے
مشکل ہو گیا اور ان لونڈیوں سے اس خیال سے جماع نہیں کیا
کہ کہیں حمل نہ رہ جائے۔ آخر ہم نے عزل کا ارادہ کر لیا۔ پھر
ہم نے سوچا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں
تشریف فرما ہیں تو آپ سے دریافت کئے بغیر عزل کرنا مناسب نہیں
ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا عزل کو ترک
کرنے میں تم کو کوئی نقصان نہیں ہے اس لئے کہ جو جان قیامت
تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی (خواہ
تم عزل کرو یا نہ کرو۔) (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزل کی بابت پوچھا گیا (یعنی یہ کہ عزل کرنا جائز ہے یا نہیں) آپ نے
فرمایا منی کے سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا بلکہ اس کے لئے ایک ہی
قطرہ کافی ہے) اور جب خداوند تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا
ارادہ فرماتا ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی۔ (مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں اپنی بیوی سے عزل
کیا کرتا ہوں۔ آپ نے پوچھا تو عزل کیوں کرتا ہے اس نے کہا اپنے شیر
خوار بچہ کی وجہ سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں حمل نہ رہ جائے اور بچہ کو دودھ
پلانا نقصان دے) آپ نے فرمایا اگر یہ (یعنی ایام حمل میں دودھ
پلانا) ضرر دیتا تو روم و فارس والوں کو ضرر و نقصان
پہنچاتا (کیونکہ وہ اس کے عادی ہیں)۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ لوگوں کی ایک جماعت کو

ہے، جو شخص اپنی عورت کی مقعد میں بدفعی کرے وہ ملعون ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی بیوی کی مقعد میں صحبت کرے، خدا اس کی طرف نظر رحمت و شفقت سے نہیں دیکھتا۔ (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو مرد کے ساتھ یا عورت کے ساتھ اس کی مقعد میں جماع کرے۔ (ترمذی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَّنْ آتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ)

۳۰۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

۳۰۵۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

غسل کی ممانعت

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تم اپنی اولاد کو حنفی طریقہ پر قتل نہ کرو (یعنی غیلہ نہ کرو) اس لئے کہ غیلہ سوار کو کمزور کر دیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (یعنی رضاءت کی حالت میں اسنقر اہمل سے بچ کر کمزور ہو جاتا ہے اور جوانی میں یہ کمزوری اپنا اثر دکھاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۰۵۷ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ تَمَيَّعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغِيلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ قِيدَ عُنُقِهِ عَنْ قَرَسِيهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فضل سوم

عزل کا مشروط جواز

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ساتھ جماع میں عزل کی بلا اجازت عورت کے ممانعت فرمائی ہے (یعنی عورت کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے) (ابن ماجہ)

۳۰۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحَدَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ

لوٹڈی کو آزادی کے بعد اختیارات دینے کا بیان

فصل اول

لوٹڈی آزاد ہونے کے بعد اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے

عروہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں ان سے فرمایا تم اس کو خرید کر آزاد کرو۔ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ جب وہ آزاد ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۰۵۹ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ خَدَّتِهَا فَأَعْتَقَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِخْتَارَتْ نَفْسَهَا لَوَكَا
مُحَرَّرًا لَمْ يُخَيَّرْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو پسند کیا اور شوہر سے جدا ہو گئی۔ اگر اس کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار عطا نہ فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ
عَبْدًا اسْوَدَّ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَانِي أَنْظَرُ إِلَيْهِ
يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْبَدِينَةِ يَبْكِي فِي
دُمُوعِهِ تَسِيلُ عَلَى خَدَيْتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ لَا
تَعْجَبْ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ
بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَوَّرَ اجْعَلْنِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَأْمُرُنِي قَالَ لَأَنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر ایک سیاہ
غلام تھا جس کو مغیث کہا جاتا تھا۔ گویا میں اب تک اس کو دیکھ
رہا ہوں کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے رہتا
ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک ٹپک کر اس کی ڈاڑھی
پر گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا
عباس رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب اور حیرت نہیں ہے کہ مغیث بریرہ
کو چاہتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوبارہ نکاح کر لیتی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ
کو حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سفارش کرتا ہوں حکم نہیں دیتا
(بخاری)

بریرہ نے عرض کیا مجھ کو اس کی ضرورت نہیں (یعنی میں اس سے نکاح کرنا نہیں چاہتی)۔ (بخاری)

فصل دوم

ملوک خاوند بیوی کو آزاد کرنا ہو تو پہلے خاوند کو آزاد کیا جائے

۳۰۶۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ
مَمْلُوكَيْنِ هُمَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انھوں نے دو غلاموں کو جو میاں
بیوی تھے آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا پہلے مرد کو آزاد کر دو پھر عورت کو (تاکہ عورت کو
فسخ نکاح کا اختیار نہ رہے)۔ (ابوداؤد - نسائی)

اگر ننڈی اپنی مرضی سے اپنا نکاح کرے تو آزاد ہونے کے بعد فسخ نکاح کا اختیار اسے حاصل نہیں ہوتا

۳۰۶۲ وَعَمَّا أَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ
فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ لَهَا إِنْ قَرَّبَكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ اس حال میں آزاد
ہوئی کہ وہ مغیث کے نکاح میں تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح
رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیدیا اور فرمایا اگر تیرا شوہر تجھ سے جماع
کر لے گا تو پھر تجھ کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کا بیان

فصل اول

مہر کی کم سے کم مقدار کیا ہونی چاہیے

۳۰۶۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَوِّجْنِيهَا إِنَّ لَسَمُ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصِدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ هَذَا قَالَ فَالْتِمِسِي وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتِمَسِي فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا سُورَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقِي فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا مِنَ الْقُرْآنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ دیر تک کھڑی جواب کا انتظار کرتی رہی۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو اس عورت کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز تیرے پاس ہے؟ اس نے عرض کیا، اس تہہ بند کے سوا (جس کو میں باندھے ہوئے ہوں) اور میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی چیز ڈھونڈ لا اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اس نے کوئی چیز تلاش کی مگر نہ ملی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تجھے قرآن میں سے بھی کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ فرمایا جو کچھ تجھ کو قرآن میں سے یاد ہے اس کے بدلہ میں لے کر نکاح اس عورت سے کر دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا۔ تو اس کو قرآن یاد کرادے۔ (بخاری و مسلم)

ازواج مطہرات کے مہر کی مقدار

۳۰۶۲ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ مَهْرُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ مَهْرًا أَقْلَهُ لَا زَوْجَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَنَشِ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أَوْقِيَةٍ فَبِذَلِكَ خَمْسِائِينَ دِرْهَمًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشِ بِاللَّفْعِ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَفِي جَمِيعِ الْأَصُولِ -)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ انھوں نے فرمایا حضور کا مہر آپ کی بیویوں کے لئے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا نش کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب ملا کر پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

بھاری مہر کی ممانعت

۳۰۶۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَعَالُوا مَهْرًا فَالنِّسَاءُ فَإِنَّهَا لَوَ كَانَتْ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا وَلَقَوَى عِنْدَ لَكَانَ أَوَّلَى بَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَ شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِمْ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ إِلَّا أَكْثَرُ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُدَادُودُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خبردار، عورتوں کا بھاری مہر نہ باندھو۔ اگر بھاری مہر باندھنا بزرگی اور عظمت کا سبب اور خدا کے نزدیک پرہیزگاری کا موجب ہو تا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے اور مجھ کو معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی اور بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں رکھا۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

مہر میں سے کچھ حصہ علی الفور دے دینا بہتر ہے

۳۰۶۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس

قَالَ مَنْ أَعْطَىٰ فِي مَهْدَايَ امْرَأَتِهِ مَهْدًا
كَفَّيْهِ سَوِيًّا أَوْ تَمَرًا فَقَدْ اسْتَحَلَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۰۶۷ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ
بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى ثَعْلَبَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ
وَمَا لِكَ بِنَعْلَيْنِ - قَالَتْ نَعَمْ، فَأَجَازَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

شخص نے اپنی بیوی کے ہر میں دونوں ہاتھوں کو بھر کر ستویا
کھجوریں دے دیں۔ اس نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حلال کر لیا
(یعنی ہر معجل اس قدر بھی آدا کر دیا تو کافی ہے) (ابوداؤد)
حضرت عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی فزارہ کی ایک
عورت نے ایک جوڑہ جوئی پر ایک شخص سے نکاح کیا۔ نبی صلعم نے
اس سے فرمایا کیا تو نے اپنے کو صرف دو جوئیوں کے بدلے حوالے
کر دیا اور اسی پر راضی ہو گئی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے اس
کے نکاح کو باقی رکھنے کی اجازت دے دی۔ (ترمذی)

ہر مثل واجب ہونے کی ایک صورت

۳۰۶۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ
سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يُفْرِضْ لَهَا
شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
لَهَا مِثْلُ مَهْدَايَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَ
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ
سَنَانٍ إِلَّا شَجَعِي فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرْدِ بِنْتِ دَاشِقِ امْرَأَةٍ مِثْلَ
مَا قَضَيْتَ فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

علقمہ رضی ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے یہ مسئلہ
پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نہ تو اس
کا ہر مقرر ہے اور نہ اس کے ساتھ جماع کیا کہ مرگیا۔ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ نے کہا اس کی قوم میں عورتوں کا جو ہر مقرر
ہے اتنا ہی دیا جائے نہ کم اور نہ زیادہ اس پر عدت واجب
ہے اور اس کو میراث بھی ملے گی۔ یہ منکر مالک بن سنان اشجعی
نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ہماری قوم کی ایک عورت بر دق
بنت داسق کے معاملہ میں رسول اللہ صلعم نے یہی حکم دیا تھا،
ابن مسعود رضیہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

(دارمی۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

ام حبیبہ سے آپ کے نکاح کی تفصیل اور ان کے ہر کی مقدار

۳۰۶۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ حَبَشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا
التَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَمَّهَافَا عَنْهُ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَةُ
آلَافٍ دُرْهِمٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ)

حضرت ام حبیبہ رضیہ کہتی ہیں کہ وہ عبد اللہ بن حبش
کے نکاح میں تھیں کہ ان کے شوہر کا حبشہ میں انتقال ہو گیا
شاہ حبش نے ان کا نکاح چار ہزار کے ہر پر نبی صلعم
اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ اور ایک روایت میں چار ہزار درہم کے
الفاظ ہیں اور ان کو نبی صلعم اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
شرحبیل بن حسنہ کی نگرانی میں روانہ کر دیا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

قبولیت اسلام ہر کا قائم مقام

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی نے ام سلیمہ
سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اسلام قبول کرنا ہی ہر ہوگا۔
ام سلیمہ ابو طلحہ رضی سے پہلے مسلمان ہوئیں اور پھر ابو طلحہ کے

۳۰۷۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ
سَلِيمٍ فَكَانَ مَهْدَايَ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا سَلَامًا
أَسْلَمَتْ أُمَّ سَلِيمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا

فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ تَكُنْ حَتَّى
فَاَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقًا مَابَيْنَهُمَا۔
نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول کر لینا ہی مہر قرار ہے۔
(رداۃ النساۃ)

بَابُ الْوَلِيمَةِ وَلِيمَةُ كَلْبِيَانِ

فصل اول

ولیمہ کرنے کا حکم

۳۰۴۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَتْرَصُفْرَةً
فَقَالَ مَا هَذَا اَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَا
وَزِنِ نَوَاحٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ
اَوَّلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف رضی کے کپڑوں پر زردی کا نشان دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ایک نواہ (پانچ درہم) سونے پر ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا مبارک فرمائے تو ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ نے سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کے نکاح میں کیا تھا

۳۰۴۲ وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوَّلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَاً مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوَّلِمَ
عَلَاً زَيْنَبَ اَوَّلِمَ بِشَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی بیوی کے نکاح میں اتنا ولیمہ نہیں کیا جتنا زینبؓ کے نکاح میں کیا۔ آپ اس نکاح میں ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۴۳ وَعَنْهُ قَالَ اَوَّلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْنَ بَنَى زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
فَاشْتَبَعَ النَّاسُ خُبْرًا وَ لَحْمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب زینبؓ بنت جحش کو نکاح کے بعد تصرف میں لائے تو آپ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کا پیٹ گوشت اور روٹی سے بھر دیا۔ (بخاری)

عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں

۳۰۴۴ وَعَنْهُ قَالَ اِنْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةً وَتَزَوَّجَهَا
جَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقًا وَاَدَّاهُ لَهَا عَلَيْهَا بَحْسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو جنگ خیبر میں ہاتھ آئی تھی آزاد کیا۔ اور پھر ان سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو قرار دیا اور حبس کا ولیمہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۴۵ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ
بِصَفِيَّةٍ فَدَا عَوْتُ الْمُسْلِمِينَ اِلَى وَلِيِّهِ وَمَا كَانَ
فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا حِمٍّ وَمَا كَانَ فِيهَا اِلَّا اَنْ
لہ "عیس" ایک ماحلوہ ہوتا ہے جو نیوگی اور کھوروں سے بنتا ہے۔ ان سب کو اچھی طرح غلو طر کے تیار کرتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

أَمْرًا لَا نَطَاعَ فَبَسِطَتْ فَأُلْفِيَ عَلَيْهَا التَّمَرُ
الْمَاقِطُ وَالسَّمْنُ۔ (رواه البخاری)

اور نہ روٹی بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوروں اور پنیر اور گھی کو چُن دیا۔ (بخاری)

حضرت ام سلمیٰؓ کا ولیمہ

۳۰۴۶ وَعَنْ مَرْثِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَدَلَّمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ
بِمَدَّيْنٍ مِنْ شَعِيرٍ۔ (رواه البخاری)

حضرت صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے اپنی ایک بیوی (غالباً ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کا ولیمہ دوسیر جو کے ساتھ کیا۔ (بخاری)

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا چاہیے

۳۰۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ
إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهَا۔

۳۰۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ
فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔
(رواه مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص ولیمہ کی دعوت کرے اس کو قبول کر لینا چاہیے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ولیمہ کی دعوت کو قبول کرے یا اسی قسم کی اور کسی دعوت کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص کو کھانے پر (خواہ وہ شادی کا ہو یا غیر شادی کا) بلایا جائے، اس کو چاہئے کہ دعوت کو قبول کر لے اور وہاں جا کر خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ (مسلم)

ولیمہ میں صرف مالداروں کو بلانا انتہائی برا ہے

۳۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ
يُدْعَى لَهَا الْغَنَاءُ وَيُتْرَكُ الْفَقْرُ أَعْرَفَ مَنْ
تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ولیمہ کا وہ کھانا بُرا کھانا ہے جس میں خوش حال اور دولت مندوں کو بلایا جائے اور فقرا کو چھوڑ دیا جائے، اور جس شخص نے دعوت سے انکار کیا۔ اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

غیر مدعو کو کھانا کھلانا میزبان کی اجازت پر موقوف ہے

۳۰۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ
لَحَامٌ فَقَالَ أَصْنَعُ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ
أَعْلَى أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصًّا
خَمْسَةً فَمَنْعَ لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَنَا لَهُ فَدَعَا فَتَبِعَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا
شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتُ لَهُ
وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا جس کی کنیت ابو شعیب تھی ایک غلام تھا، جو گوشت پیا کرتا تھا (ایک روز) اس نے اپنے غلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر شاید میں نبی صلعم کو بھی دعوت میں بلاؤں۔ غلام نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا پھر وہ شخص نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو کھانے پر مدعو کیا۔ ایک شخص اور آپ کے ساتھ ہولیا۔ آپ نے فرمایا ابو شعیب! ایک شخص ہمارے ساتھ ہولیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو لے چل ورنہ انکار کر دے ابو شعیب نے کہا میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت صفیہؓ کا ولیمہ؟

۳۰۸۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلَهُ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي سَهْلٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا
 ولیمہ سنو اور کھجور کے ساتھ کیا تھا۔
 (احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

دنیاوی زیب و زینت کی چیزوں سے آنحضرت کا اجتناب

۳۰۸۲ وَعَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلَى بَنِي
 ابْنِ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآكَلَ مَعَنَا فَدَعَا
 فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِصَا دَنِي الْبَابِ فَرَأَى
 الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَارْجَعَ
 قَالَتْ فَاطِمَةُ فَنَبَّعَتْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَا رَدُّكَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْلِيٌّ بَنِي آدَمَ
 يَدْخُلُ بَيْتًا مَرْوَقًا -
 حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک
 مہمان آیا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
 کہا اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو بلا لیں تو آپ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں
 تو بہتر ہے چنانچہ آپ تشریف لائے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں
 پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے آپ نے گھر کے اندر ایک گوشہ میں پردہ پڑا
 ہوا دیکھا اور واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ میں بھی آپ
 کے پیچھے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں تشریف
 لے آئے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو اور کسی نبی کو زینت والے گھر
 میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

کسی دعوت میں بغیر بلائے پہنچ جانے والے کی مذمت

۳۰۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ
 فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى
 غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا -
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا ہے جس شخص کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ دعوت قبول
 نہ کرے تو اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور
 جو شخص بغیر بلائے کسی کے ہاں کھانے چلا جائے وہ چوروں کی طرح
 آیا اور مال لوٹ کر واپس ہوا۔ (ابوداؤد)

اگر بیک وقت دو آدمی دعوت کریں تو کس کی دعوت قبول کی جائے

۳۰۸۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ
 أَقْرَبَهُمَا بَابًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ
 الَّذِي سَبَقَ -
 صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا ہے کہ اگر دو دعوت دینے والے دعوت دیں تو اس
 کی دعوت قبول کر جس کا دروازہ نزدیک ہو۔ اگر ان میں
 سے کوئی پہلے کہے تو اس کی دعوت قبول کر جس نے پہلے کہا۔
 (احمد - ابوداؤد)

نام و نمود کے لئے زیادہ دنوں تک ولیمہ کھلانے والے کے بارہ میں وعید

۳۰۸۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَيٍّ
 وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ
 حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا ہے (شادی میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ضروری
 ہے اور دوسرے دن کا کھانا مہینوں اور تیسرے دن کا کھانا سنا

الثَّالِثُ سَمِعَهُ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ (دَوَاۃُ التَّرْمِذِ ش) ۱-
ہے (یعنی اپنے آپ کو مشہور کرنا ہے) اور جو کوئی اپنے آپ کو شائع
گا (یعنی مشہور کرے گا) اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو
مشہور و رسوا کرے گا۔ (ترمذی)

۳۰۸۶ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُسَابَرَةِ
أَنْ يُوَكَّلَ - دَوَاۃُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ
السَّنَنِيُّ وَالصَّيْحِيُّ أَنَّهُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا سَلَا -
آطہارِ فخر میں مقابلہ کرنے والے دونوں آدمیوں کی دعوت کھانا ممنوع ہے
عکرمہ ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مقابلہ کرنے اور فخر کرنے والے
شخصوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے (یعنی ایسے دو
شخصوں کے کھانے سے منع فرمایا جو آپس میں مقابلہ کریں)۔
(ابوداؤد)۔

فصل سوم

۳۰۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَبَارِيزَانِ لَا يُجَابَانِ
وَلَا يُوَكَّلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ
يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ يَا ضِيَا فَاخُ فَخْرًا
دَوَاۃُ الْبَيْهَقِيِّ -
حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے مقابلہ کرنے والے شخصوں کی نہ تو دعوت قبول
کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ
مقابلہ کرنے والوں سے مراد وہ اشخاص ہیں جو فخر و ریا کے
طور پر دعوت میں مقابلہ کریں۔ (بیہقی)

فاسق کی دعوت قبول نہ کرو

۳۰۸۸ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
إِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقَيْنِ - دَوَاۃُ الْبَيْهَقِيِّ -
حضرت عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی کو دعوت قبول کرنے
سے منع فرمایا ہے۔ (بیہقی)

کسی متقی مسلمان کے ہاں کھانا کھانے جاؤ تو اس کے کھانے کے جائز و ناجائز ہونے کی تحقیق نہ کرو

۳۰۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ أَوْ
فَلْيَا كُلٌّ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلُ وَيُشْرِبُ مِنْ شَرِبَةٍ
وَلَا يَسْأَلُ دَوَى الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ هَذَا إِنْ صَحَّ فَلَا تَنْظُرُوا
أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يُسْقِيهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ
عِنْدَكَ -
حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے
تو کھانا کھالے اور پانی پی لے اور یہ نہ پوچھے کہ اس کا
کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیوں کر آتا ہے۔ امام
بیہقی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم بغیر
حلال کے نہ تو کوئی شے کھلاتا ہے اور نہ پلاتا ہے۔

بَابُ الْقَسَمِ بِوَبُيُوتِ كَيْسٍ رَسْمِهِ كَاوَقْتِ مَقَرَّرِ كَرْنِ كَابِيَانِ

فصل اول

۳۰۹۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

وقت وفات پائی ہے اتنی آپ کے نکاح میں تو بیویاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کی باری مقرر تھی (کیوں کہ نویں بیوی حضرت سوردہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدیا تھا۔) (بخاری و مسلم)

کوئی بیوی اپنی باری اپنی سوگن کو دے سکتی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت سوردہ کی عمر جب زیادہ ہو گئی تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا۔ اس کے بعد آپ دو دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے۔ ایک دن حضرت سوردہ رضی اللہ عنہا کا اور ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کے وفات پائی ہے پوچھا کرتے تھے کل کو میں کس کے گھر رہوں گا، کل کو میں کس بیوی کے ہاں رہوں گا؟ اور آپ کا منشا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن معلوم ہو جائے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کی خواہش و رغبت کو محسوس کر کے اجازت دینی وفات کے وقت تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رہے۔ (بخاری)

سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے کسی بیوی کا انتخاب قرعہ کے ذریعہ کیا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکل آتا آپ اسی کو سفر میں لے جاتے۔ (بخاری و مسلم)

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ، بیوہ عورت کے بعد جب کوئی شخص کسی کنواری عورت سے نکاح کرے تو سات روز تک کنواری بیوی کے پاس رہے اور پھر باری مقرر کر دے اور جب کنواری کے بعد کسی بیوہ سے شادی کرے تو تین دن تک اس کے پاس رہے اور پھر باری مقرر کر دے (بخاری و مسلم)

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو دوسرے دن صبح کو ان سے کہا کہ تمہارا لئے یہ بات کوئی ذلت کی نہیں ہے کہ میں تین رات تمہارے پاس رہوں اگر تم چاہو تو سات روز میں تمہارے پاس رہوں اور سات سات روز دوسری بیویوں کے پاس، اور تم پسند کرو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور پھر باری مقرر کر دوں؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے

وَسَلَّمَ قَبِضَ عَنْ تَسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يُقْسِمُ مِنْهُنَّ لَيْثَانًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۲ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ آيِنَ أَنَا غَدًا آيِنَ أَنَا غَدًا الْيَوْمَ عَائِشَةَ فَآذَنَ لَهُ أَنْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ وَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ جہاں آپ کا جی چاہے وہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ

۳۰۹۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ سَفَرًا أَوْ قَرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَمَّهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۴ وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَنِ النِّسَاءِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَوَّةَ عَلَى النَّثْبِ أَقَامَ

عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ وَإِذَا تَزَوَّجَ النَّثْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَبُو جَلَابَةَ وَ لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَ أَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكَ عَلَيَّ أَهْلِيكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَ سَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَاثُ عِنْدَكَ وَ دُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثُ

وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لَبِكَ سَبْعٌ وَ
لِلْحَبِيبِ ثَلَاثٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہا، آپ تین دن رہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ کنواری کے لئے سات دن ہیں اور بیوہ کے لئے تین دن

فصل دوم

کوئی شخص اپنی تمام بیویوں سے یکساں محبت کرنے پر مجبور نہیں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
بیویوں کی باری مقرر فرماتے اور عدل سے کام لیتے اور فرمایا کرتے
تھے اے اللہ! میں نے یہ باریاں مقرر کی ہیں یہ میری تقسیم ہے
اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں اور جس چیز کا تو مالک ہے میں
مالک نہیں، اس چیز پر تو مجھ کو ملامت نہ کر۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۰۹۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَ
يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا
تَلْمِزْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اپنی بیویوں کے درمیان عدل و برابری نہ کرنے والے کو وعید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان
عدل و انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا
کہ اس کا آدھا دھڑ گر رہے گا۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۰۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ
امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَشِقَّةٌ شَاقَّةٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

فصل سوم

آپ کی نوازاوج مطہرات میں سے آٹھ کے لئے باری مقرر تھی

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مقام سرف میں ہم ابن عباس رضی
اللہ عنہ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباس رضی
اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا جنازہ ہے جب
تم اس کو اٹھاؤ تو زیادہ حرکت اور جنبش نہ دو آہستہ سے لے چلو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تو بیویاں تھیں آپ
نے ان میں سے آٹھ کی باری مقرر کر رکھی تھی اور ایک کی باری
نہ تھی۔ عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس بیوی کی باری مقرر نہ تھی ہم
کو معلوم ہوا ہے کہ وہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جن کا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے سب کے آخر میں مدینہ
میں انتقال ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور رزقین رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ وہ بیوی جن کی باری مقرر نہ تھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں
نے اپنا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔ جب کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا اور

۳۰۹۸ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرَ نَامَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ
جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بَنِي سَرَفٍ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا
فَلَا تُزَعْرَعُوها وَلَا تُزَلْزَلُوها وَارْفَعُوا
بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ
اِثْمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ
الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّهَا صَفِيَّةٌ وَكَانَتْ آخِرَ
هُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَقَالَ رَزَقِينُ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ
أَخْبَحُ وَهَبْتُ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حَتَّى أَسْرَاجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَهَا فَقَا

لَهُ أَمْسِكْنِي وَقَدْ وَهَبْتُ يَوْمَئِذٍ لِّعَائِشَةَ لَعَلِّي
أَنْ أَكُونَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ - ان کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ مجھ کو اپنے نکاح میں رکھئے، میں
اپنا دن عائشہؓ کو دیتی ہوں تاکہ میں جنت میں آپ کی بیوی
میں رہوں۔

بَابُ عَشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَالِكٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُقُوقِ

صحبت و اختلاط اور عورتوں کے حقوق کا بیان

فصل اول

عورت کی کجی کو سخت روی سے دور نہیں کیا جاسکتا

۳۰۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا
فَالَهُنَّ خُلُقٌ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي
الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسَرَتْهُوَ إِنْ
تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں
کے ساتھ بھلائی کیا کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں جو ہڈی
چیز ہے اور پسلی میں سب سے طبعی چیز ہے اور کا حصہ اگر تو اس کو سیدھا کر کے گوشش
کرے گا تو پسلی کو توڑ دے گا اور اپنے حال پر چھوڑ دے گا تو پھر اس کا ٹرھا
پن دور نہ ہوگا۔ اس لئے عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنا ہی سبب
ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ الْمَرْأَةُ خَالَتُ
مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَيْهِ حَرْقِي فَإِنْ
اسْتَمْنَعَتْ بِهَا اسْتَمْنَعَتْ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ
وَلَنْ ذَهَبَتْ نَفْسُهَا كَسَرَتْهَا وَكَسَرُهَا طَلَقًا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تیرے لئے کبھی ایک
سیدھی راہ پر نہ رہے گی۔ اگر اس سے تو فائدہ اٹھانا چاہے تو اسی حالت
میں اس سے فائدہ اٹھالے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ
ڈالے گا۔ اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔
(مسلم)

عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو
۳۱۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - إِنْ يَفْرُقُ مَوْءٌ مِنْ مَوْءٍ مِنْهُ أَنْ كَرِهَ
مِنْهَا خُلُقًا رَفِيٍّ مِنْهَا آخَرَ - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ
رکھے اس لئے کہ اگر کسی کی ایک عادت و خصلت ناپسندیدہ ہوگی
تو دوسری عادت پسندیدہ۔ (مسلم)

کجی ہر عورت کو ورثہ میں ملی ہے

۳۱۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبَزَ اللَّحْمُ وَ
لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخْنِ أُنْثَى ذَوْجَهَا الدَّهْرَ - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور حواؑ نہ ہوتیں تو
عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی (بنو اسرائیل کو چیزوں کے جمع کرنے
سے منع کیا گیا تھا صرف یہ حکم تھا کہ ضرورت کے موافق چیزیں لے لیں اور
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کھالیں۔ انھوں نے اس حکم کی نافرمانی کی اور خدا نے ان کو یہ سزا دی کہ جو چیز وہ جمع کرتے تھے وہ سڑ جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

عورت کو مارنے کی ممانعت

۳۱۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً جَلَدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجَامِعُهَا فِي الْخِرَابِ وَمَنْ فَعَلَ رَوَاهُ يَعْجَلُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَةً جَلَدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّه يُضَاجِعُهَا فِي الْخِرَابِ مِنْهُ ثُمَّ دَعَوْهُمْ فِي ضِحِكِهِمْ مِنَ الضَّرِطَةِ فَقَالَ لَهُ يَصْحَاحُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جیسے (بے دردی سے) غلام کو مارا جاتا ہے اور پھر دن کے آخری حصہ میں اس کو جماعت کرے (یعنی ایسا مناسب نہیں ہے کہ اسے مارے بھی اور پھر اسی روز اس سے جماع بھی کرے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ تم میں سے کوئی شخص ارادہ کرتا اور اپنی بیوی کو مارتا ہے اس طرح جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے اور شاید کہ وہ اسی روز اس سے ہم بستر ہو (یہ مناسب نہیں ہے) پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے والوں کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا تم میں سے کوئی شخص ایک ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جس کو وہ خود بھی کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو)

۳۱۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَاحِبٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقِمُ مِنْهُ قِيسٌ يَهْتِ إِلَى فِيلَعِبَنَ مَعِيَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰۵ وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحُبْسَةُ يَتَعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لَا تَنْصُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أَدْنَاهُ وَعَائِيَتِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا لِحَيِّ أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا أَقْدَارَ الْحَاكِمَةِ الْحَدِيثُ يَنْتِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (گڑبوس سے) کھیل کرتی تھی اور میری ہمجولیاں بھی میرے ساتھ کھیل کرتی تھیں۔ پھر جب آپ تشریف لاتے تو میری ہمجولیاں آپ شرم کے سبب چھپ جاتیں۔ آپ ان کو میرے پاس بھیج دیتے اور وہ میرے ساتھ کھیل لیتیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی لوگ مسجد میں بیروں سے کھیل رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے پردہ کر لیا تاکہ میں بھی ان کا کھیل دیکھوں۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اور آپ کے کان اور مونڈھے کے درمیان سے کھیل کو دیکھنے لگی اور آپ اس وقت تک میری خاطر سے کھڑے رہے جب تک کہ میں کھڑی رہی، اس سے تم اندازہ کر لو کہ ایک نوجوان لڑکی جو کھیل تماشہ کی شائق ہو کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ حضرت عائشہ کی خوشی و ناخوشی کو کس طرح پہچانتے تھے

۳۱۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تم مجھ سے خوش ہوئی ہو اور کیا راضی میں نے عرض کیا آپ کیوں کر پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش اور راضی ہوتی ہو تو اس طرح کہا کرتی ہو یہ بات نہیں ہے محمد کے پروردگار کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو اس طرح

وَإِذَا كُنْتَ عَلَىٰ غَضَبٍ قُلْتَ لَا وَدَّ ابْرَاهِيمُ
قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ-

کہا کرتی ہو یہ بات اس طرح نہیں ہے ابراہیم کے پروردگار کی قسم!
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ بات
ٹھیک ہے میں صرف آپ کا نام پھوڑ دیتی ہوں (لیکن دل میں، آپ
کی وہی محبت رہتی ہے) (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شوہر کی خواہش پر بیوی کو ہمبستر ہونے سے انکار نہیں کرنا چاہیے

۳۱۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَى الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَأَبَتْ ذَاتَ غَضَبٍ
لَعَنَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّىٰ تَصْبِحَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَىٰ فِرَاشِهِ
فَتَأْبَىٰ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ يَسْخِطُ
عَلَيْهَا حَتَّىٰ يَرْضَىٰ عَنْهَا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ
جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمبستر ہونے کے لئے بلائے اور وہ انکار کرے
اور شوہر اس کے انکار سے رات بھر غضب ناک رہے تو صبح تک فرشتے اس
عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں (بخاری و مسلم) اور بخاری و مسلم کی
دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس
ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص کہ اپنی عورت
کو اپنی خواب گاہ میں بلائے اور وہ انکار کرے تو وہ ذات جو
آسمان پر ہے (یعنی خدا) اس سے ناراض ہو جاتا ہے جب تک
کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

کوئی عورت اپنی سوکن کو خواہ مخواہ جلانے کا کام نہ کرے

۳۱۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ فِي مَنَازِلِي فَمَلٌ عَلَىٰ جَنَاحٍ أَنْ تَشْبَعَتْ
مِنْ ذُرِّيٍّ غَيْرِ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ الْمُنْشَبِعُ
مِمَّا لَمْ يُعْطَ كَلَّا بَيْنَ نَوْبِي ذُرِّيٍّ-
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلعم سے
عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کے سامنے
ایسی چیزوں کا ذکر کروں جو مجھ کو میرے شوہر نے نہ دی ہوں تو کیا میرا یہ فعل
گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنا ایسا ہے جیسا کہ دھوکہ
دینے والا لباس پہنا یعنی ایسا لباس جو حقیقت میں ایک ہی کپڑا ہو لیکن
دونوں طرف جتنا گناہ اس کا ہے اتنا ہی اس کا۔ (بخاری و مسلم)

ایلاہ کا مطلب

۳۱۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا أَوْ كَانَتْ الْفُكْتُ
رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرِمْ بِنِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ
إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں
سے ایک مہینے کا ایلاہ کیا آپ کے پاؤں میں موج آگئی تھی اور آپ پچیس
دن تک بالا خانہ پر رہے کچھ پھر جب آپ نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے
دریافت کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاہ کیا تھا اور آج پچیس
ہی دن ہوئے۔ آپ نے فرمایا مہینہ پچیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (بخاری)

لے "ایلاہ" کے لغوی معنی قسم کھانا ہے اور اصطلاح شرع میں ایلاہ اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص قسم کھا دے کہ میں چار مہینے یا
اس سے زیادہ تک اپنی عورت کے پاس نہ جاؤں گا یعنی اس سے جماع نہ کروں گا۔ اگر قسم پوری ہو جائے تو طلاق عورت کو ہو
جاتی ہے اور قسم توڑ ڈالے تو کفارہ دینا پڑتا ہے اگر اس مدت سے کم کی قسم کھائے تو وہ شرعی ایلاہ نہیں ہوتا لغوی ایلاہ
ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے کیا اور اس سے کوئی ضرر نکاح کو نہیں پہنچتا۔ ۱۲ مترجم

آنحضرت کے ایلاء کا واقعہ

۳۱۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ بَنَاتِ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ

جُلُوسًا بِأَيْمِهِ لَمْ يُوَفِّ لِحَدِّ مَنَّهُمْ قَالَ

فَإِذَنْ لَا يَأْتِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ

فَإِذَنْ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَالِسًا حَتَّى لَهَ نِسَاءٌ ۖ ذَا جَمًّا سَاكِنًا قَالَ

فَقَالَ لَا قَوْلَ لِي شَيْئًا مِّنْكَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةٍ سَأَلْتَنِي النَّفَقَةَ

فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّأْتُ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوَالِي كَمَا

تَرَى يَسْأَلْنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى

عَائِشَةَ يَحْمِلُ عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ

يَحْمِلُ عَنْقَهَا ۖ لَا هُمَا يَقُولُ تَسْأَلِينَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ

لَهُنَّ ثُمَّ رَأَوْا تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ

هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوَاجِكَ

حَتَّىٰ بَلَغَ لِمَخْصِنَتٍ مِنْهُ وَاجِرًا عَظِيمًا قَالَ

فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ

أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي

فِيهِ حَتَّىٰ تَسْتَشِيرِي أَبِيكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشِيرِي أَبِي بَلْ أَحْتَارُ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالسَّادَةُ الْخِدْرَةُ وَأَسْأَلُكَ

أَلَا تُخْبِرُ أَمْرًا ۖ مِّنْ نَّسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ

قَالَ لَا تَسْأَلُنِي أَمْرًا ۖ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا

لَئِنْ اللَّهُ لَمْ يَعْثُرْنِي مُعْتِنًا وَلَا مُتَعَتِنًا وَلَكِنْ

بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مِّسْرًا (رداۃ المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور

اللہ سے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپ نے دیکھا کہ دروازہ پر لوگ

ہیں اور کسی کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ حضرت ابو بکر

اجازت مل گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو بھی اجازت مل

ابو بکر نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے آپ

بیویاں بیٹھی ہیں۔ آپ اس وقت فکر مند اور خاموش تھے۔ راد

کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بار

کہوں کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول

اگر غار جہ کی بیٹی (یعنی میری بیوی) مجھ سے زیادہ نفقہ مانگے تو میں

کھڑا ہو کر اس کی گردن مروڑ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے

پڑے اور فرمایا یہ عورتیں جو میرے گرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ

طلب کرتی ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہ کی گردن پر ہاتھ مارا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے

ہو کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کی گردن پر ہاتھ مارا اور دونوں نے

کہا۔ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ

کے پاس نہیں ہے؟ آپ کی بیویوں نے کہا۔ خدا کی قسم اب ہم

کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگیں

گے جو آپ کے پاس نہ ہوگی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے

جدائی اختیار کر لی (یعنی ایلاء کیا) ایک ہینہ تک یا انیس دن پھر

یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوَاجِكَ

عَظِيمًا تک اس آیت کے اترنے کے بعد آپ سب سے پہلے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا۔ عائشہ میں تمہارے ساتھ

ایک بات پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ تم (فیصلہ کرنے میں)

میں عجلت سے کام نہ لوگی اور اس معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ

کر لوگی۔ عائشہ نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے وہ کیا بات ہے؟ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت پڑھی (جس کو سن کر) حضرت عائشہ نے کہا، یا

رسول اللہ! کیا آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں میں نے

اللہ اور اللہ کے رسول اور دارِ آخرت کو اختیار کر لیا ہے اور میں امید

رکھتی ہوں کہ جو کچھ اس وقت میں نے آپ سے عرض کیا ہے آپ

اس کا ذکر اپنی کسی بیوی سے نہ کریں۔ آپ نے فرمایا ان عورتوں میں سے

جو بھی مجھ سے دریافت کرے گی میں اس سے بھی کہوں گا کہ خداوند تعالیٰ نے نہ تو مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کسی رنج پہنچاؤں اور نہ

اس لئے کہ میں کسی کو تکلیف دوں، بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ میں خدا کی مخلوق کو دین کے احکام سکھائوں اور آسان کر دوں۔ (مسلم)

۳۱۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعَادُ عَلَى النَّبِيِّ وَهِيَ أَنْفُسُهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤَيِّ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مَعَهُ عَزَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبِّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ - رُفِعَ عَلَيْهِ - وَ حَدِيثُ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں کو ذلیل نہال کیا کرتی تھی جو اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مہر کر دیتی تھیں یعنی اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر چھوڑ دیتی تھیں چنانچہ ایک روز میں نے عرض کیا کیا کوئی عورت اپنے آپ کو مہر کر سکتی ہو یعنی اتنی ذلیل بن سکتی ہے (پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تُوْجِّيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤَيِّ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مَعَهُ عَزَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ یعنی ان عورتوں میں سے جس کو ملے محمدؐ تو چاہے علیحدہ کر دے اور جس کو چاہے اپنے ہاں رکھ لے اور جن عورتوں کو تو نے علیحدہ کر دیا ہے اگر ان میں سے بھی کسی کو تو

بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ تو میں نے آپ سے عرض کیا۔ میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا پردہ گرا آپ کی رضامندی و خواہش کو جانے پورا کرتا ہے (بعد کو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا) (بخاری و مسلم) اور جابر کی یہ حدیث کہ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، حجة الوداع کے واقعہ میں بیان کی جا چکی۔

فصل دوم

اپنی بیویوں کے ساتھ آنحضرتؐ کا حسن معاشرت

۳۱۱۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقُنَا فَنَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقَنِي فَنَبَقَنِي قَالَ هَذِهِ بَيْنَكَ السَّبَقَةُ - (رَدَاكَ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی (ایک موقع پر) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں دوڑے (یعنی دوڑیں باہم مقابلہ کیا) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں فرہ ہو گئی (یعنی عرصہ دراز کے بعد) تو پھر دوڑ ہوئی اور اس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اُس دوڑ کے بدلے میں ہے (جس میں تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں) (ابوداؤد)

اپنے اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بہترین شخص ہے

۳۱۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِمْ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَلَا ذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعَوْهُ دَرَاكُ التَّرْمِذِيِّ وَالْدَّارِمِيُّ وَدَرَاكُ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ قُلْتُمْ لَهُ خَيْرٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل و عیال، اقربار اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے اور میں اپنے اہل و عیال میں تم سب سے بہترین ہوں اور تم میں سے جب کوئی شخص مر جائے تو پھر اس کو چھوڑ دو (یعنی اس کا ذکر بُرائی کے ساتھ نہ کرو۔ (ترمذی۔ دارمی۔ ابن ماجہ نے اسے ابن عباسؓ سے لفظ خَيْرٌ لِحَالِهِ تک روایت کیا ہے۔)

فرمانبردار نبویؐ کو جنت کی بشارت

۳۱۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَعِ إِذَا صَلَّيْتُ خَمْسَهَا وَصَامَتِ شَهْرًا وَأَحْصَيْتُ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ يَظْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے اپنے شوہر کی اطاعت کرے اس کو اختیار ہے جنت میں جس دروازے

آيَةُ ابْوَابِ الْجَنَّةِ شَاعَتْ - رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحَلَبِيِّ (ابو نعیم)

اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو خداوند کو بیوی کا سجدہ قرار دیا جاتا

۳۱۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ تَسْجُدَ لِأَحَدٍ إِلَّا مَوْتَ الْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

شوہر کی خوشنودی کی اہمیت

۳۱۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَالَتْ وَزَوْجُهَا عَنَّا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

شوہر کی اطاعت کرو

۳۱۱۷ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلَتَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّدِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

حضرت طلح بن علی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے (یعنی جماع کرنے) کے لئے بلائے تو عورت کو اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (یعنی کھانے پکانے میں مشغول ہو)۔ (ترمذی)

شوہر کو تکلیف مت پہنچاؤ

۳۱۱۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِيْ امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ ذَخِيلٌ يُؤْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ الْبَيْتَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت معاذ بن نبی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف و اذیت دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی یعنی بڑی آنکھوں والی حور کہتی ہے خدا تجھ کو براہ کرے تو اپنے شوہر کو نہ ستاؤ نہ تیرا ہمان ہے جو جلد تجھ سے جدا ہو جائے گا اور ہمارے پاس آجائے گا۔ یعنی بہشت میں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

شوہر پر بیوی کا حق؟

۳۱۱۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاذٍ رَأَى الْقُسَيْرِيَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَتْ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَبَتْ وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تُفْتِكِ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

حکیم بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو کھائے اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے اس کو بھی پہنا۔ اس کے منہ پر نہ مار، اس کو برا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر (یعنی گھر میں میاں بیوی رہیں لیکن کسی قسم کی ناخوشی ہو تو اس سے ترک جماع کی علیحدگی اختیار کرے۔) (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

بہر زبان بیوی کو طلاق دے دو

۳۱۲۰ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيْ امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی بہر زبان ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے۔ میں نے

بَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلَّقَهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا
وَلَدًا أَذْ لَهَا مَحَبَّةٌ قَالَ فَمَا يَقُولُ عَطَا فَا
يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ مَعِينَتَكَ
مَرْبِكَ أُمِّيَّتَكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کہا اس کے بطن سے میری اولاد ہے اور پرانی محبت ہے۔ آپ نے
فرمایا اس کو سمجھا یعنی نصیحت کر اگر اس میں کچھ بھی بھلائی ہوگی تو
وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اس کو ایسا نہ مار جیسا اپنے
بچوں کو مارا جاتا ہے یعنی زیادہ نہ مار۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو مارنے کی ممانعت

۳۱۲۱ وَعَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا
إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَعْبَنَ النِّسَاءِ عَلَى أَزْوَ
ا فَرَحِمَنِي فَمَرِيهِنَّ فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ
تَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ
كَثِيرٌ تَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أَوْلَىكَ بِمُحِبِّ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ایسا بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اپنی بیویوں کو نہ مارو (اس حکم کے چند روز بعد عمر رضی اللہ عنہ
آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ) عورتیں
اپنے شوہروں پر غالب ہو گئی ہیں ان کی جرات و دلیری بڑھ گئی ہے
(یہ سنکر) آپ نے بیویوں کو مارنے کی اجازت عطا فرمادی اس کے
بعد بہت سی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس جمع ہوئیں
اور اپنے خاوندوں کی شکایتیں کیں (یعنی یہ کہ وہ ان کو مارنے
ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکایت کو سن کر صحابہ
فرمایا محمد کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت کرنے
آئی ہیں۔ تم میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی

بیوی کو اس کے غائبہ کے خلاف بہکانیوالے کی مذمت

۳۱۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَبَّبَ امْرَأَةً
عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو بدچلن
بتائے یا کسی غلام کو آقا کے خلاف بدراہ کرے۔ (ابوداؤد)

اپنے اہل و عیال کے حق میں کمال مہربانی کی دلیل ہے

۳۱۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ
إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَأَرْوَاهُمْ بِأَهْلِهِ -
۳۱۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ
خُلُقًا وَخَيْرُهُمْ لِنِسَائِهِمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي لَفْظِهِ خُلُقًا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مومن کامل وہ مسلمان ہے جس کا خلق اچھا ہو اور جو
اپنے اہل و عیال پر بہت مہربان ہو۔ (ترمذی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں
میں کامل مومن وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں بہتر شخص وہ ہے
جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے
اور ابوداؤد نے اسے لفظ خُلُقًا تک روایت کیا ہے)

حضرت عائشہ کے ساتھ آنحضرت کا ایک پُر لطف واقعہ

۳۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ
وَفِي سَهْوَتِهَا سَرَّ دَهَبَتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ
السَّوْتِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لَعِبَ فَقَالَ مَا هَذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا
غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو گھر کے بڑے طاق میں
(آپ نے) پردہ پڑا دیکھا جس کا ایک کونا ہوا سے کھل گیا اور
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھیلنے کی گڑیاں اس میں نظر آئیں تو رسول

يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرْسَالَهُ
جَنَاحَيْنِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى
وَسُطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا الَّذِي عَلَيْهِ
قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ
أَمَا سَمِعْتِ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أُجْنَعَةٌ قَالَتْ
فَضَحِكُ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَ دَوَالِ الْوُدَادِ

بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کی

اللّٰهُ اَمَّا قَوْلُهَا لِصَبِيٍّ اِذَا احْبَلْتُ فَاِنَّهَا
تَقْرَأُ سُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَتْ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً
وَاحِدَةً لَّكَفْتُ النَّاسَ قَالَتْ وَامَّا قَوْلُهَا يُهْطَلُ
اِذَا اُصْمِتُ فَاِنَّهَا تَطْلُقُ تَصُومُ وَاَنَا رَجُلٌ
شَابٌّ فَلَا اَمْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَاةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا
وَ اَمَّا قَوْلُهَا اِنِّي لَا اُصَلِّي حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا
اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَتْ لَنَا ذَاكَ لَا تَكَاذُبُنَّ نَقِطُ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَتْ فَاِذَا اسْتَنْقَضَتْ
يَا صَفْوَاتُ فَصَلِّ -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

آپ نے اس سے حقیقت حال کو دریافت فرمایا۔ اس نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا یہ کہنا کہ جب وہ نماز پڑھتی ہو تو
میں مارتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں دو (لمبی لمبی) سورتیں
پڑھتی ہے اور میں اسے اس کو منع کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ سورۃ فاتحہ کے بعد ایک سورۃ پڑھنا
کافی ہے۔ پھر صفوان نے عرض کیا کہ اس کا یہ کہنا کہ روزہ رکھتی ہو
تو میں روزہ توڑ دیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نفل روزے
رکھنا شروع کرتی ہے تو برابر رکھتی رہتی ہے اور روزے کو ترک
نہیں کرتی۔ اور میں ایک جوان آدمی ہوں نہ تو زیادہ صبر کر سکتا
ہوں (اور نہ رات کو مباشرت کا موقع ملتا ہے اس لئے کہ میں
رات کو کام کرتا ہوں) آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی
اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے۔ اس کے بعد صفوان نے

عرض کیا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ رات کو کام کرتے ہیں اور ہم
لوگوں کی یہ عادت پڑ گئی ہے کہ سورج نکلنے کے وقت بیدار ہوتے ہیں اپنے فرمایا صفوان جس وقت آنکھ کھلے نماز پڑھ لو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

محنت سے سخت محنت میں بھی شوہر کی اطاعت کرو

۳۱۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْبُهَارِ جَرِيْنٍ بَ
الْبَهَارِ رَجَاءَ بَعِيْرٍ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ اَمُّمِي يَا
رَسُولَ اللّٰهِ سَجَدُ لَكَ الْبُهَارِ وَالشَّجَرُ فَخُجِنُ
اَحَقُّ اَنْ سَجُدَ لَكَ فَقَالَ اَعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا
اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ اُمْرَاةً اَنْ تَسْجُدَ لِاَحَدٍ
لَّا مَرُتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ
اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلَى جَبَلٍ
اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلَى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ
يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَ - (سَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار
کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بہائم دجا
پایہ جانور) اور درخت سجدہ کرتے ہیں ہم کو تو بدرجہ اولیٰ ایک
سجدہ کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور
بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں
کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور عورت کا شوہر
یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پیٹر اٹھا کر سیاہ پہاڑ
پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے اٹھا کر سفید پہاڑ کی طرف بیچائے
تو اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ (دارمی)

جس عورت کا خاوند ناراض ہو اس کی نماز پوری طرح قبول نہیں ہوتی

۳۱۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَّ لَا
تُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةُ الْعَبْدِ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ حَتّٰی يَرْجِعَ
اِلَى مَوَالِيْهِ فَيَضَعُ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَ الْمَرْءَةُ
السَّخِيْطَةُ عَلَيَّهَا زَوْجُهَا وَ السَّكْرَانُ حَتّٰی يَتَضَخَّ
(سَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی
نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے۔ ایک تو بھگے ہوئے غلام کی جب
تک کہ وہ واپس آکر اپنے آپ کو مالک کے حوالے نہ کرے دوسری
وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو تیسرا نشہ یاز جب تک کہ
ہوش میں نہ آئے۔ (بیہقی)

بہترین بیوی کی پہچان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ عورت جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب شوہر اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی شخصیت اور شوہر کے مال میں کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔ (نسائی بیہقی)

۳۱۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا انْظَرَوْا وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرُوا وَلَا تَخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَعْنَى)

امانت دار بیوی کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے؛ ایک توشکر گزار دل اور دوسرے ہر حال میں خدا کو یاد رکھنے والی زبان تیسرے بلاؤں پر صبر کرنے والا جمل چوتھے وہ عورت جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (بیہقی)

۳۱۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَى بَعْضُ مَنْ أُعْطِيَهِمْ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَرُوحَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْفًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالًا - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

خلع اور طلاق کا بیان

فصل اول

نا پسند شوہر سے طلاق حاصل کی جاسکتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو غصہ نہیں آتا اور نہ اس کے خلق اور دین میں مجھ کو عیب نظر آتا ہے لیکن میں اس کے کفرانِ نعمت کو پسند نہیں کرتی ہوں (یعنی مجھ کو اس سے محبت نہیں ہے) آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کا باغ جو اس نے جہر میں دیا جو اس نے کرے گی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے ثابت کو بلا کر کہا تو اپنا باغ اس سے لے لے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ (بخاری)

۳۱۳۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتَبْتُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتِ بَيْنَ عَلِيٍّ حَدِيثًا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِيهَا طَلِّقَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حالت حیض میں طلاق دینے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ سے بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا عبداللہ اپنی بیوی کو واپس کرے اور اس کو چاہئے کہ وہ اس کو

۳۱۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً طَلَّقَتْ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِمَا جَعَلْتَهُ مُمْسِكًا حَتَّى

اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو پاک ہونے کی حالت میں اس کو طلاق دیدے اور اس عرصہ میں اس کو ہاتھ نہ لگائے اور یہی ہے وہ عدۃ جن حکم خداوند تعالیٰ نے دیا ہے کہ اس میں ان کو طلاق دیجئے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ حضرت عمرؓ سے فرمایا عبد اللہ کو حکم دو کہ وہ رجوع کرے اور پھر اس کو پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔ (بخاری و مسلم)

اختیار کا مسئلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور آخرت کا، پس اختیار کیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اور اس اختیار سے ہم پر کوئی چیز واقع نہیں ہوئی (یعنی کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور اس کی صورت یہ ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تم کو اختیار ہے مجھ کو قبول کر لے یا اپنے نفس کو اختیار کرے تو اس سے عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔) (بخاری و مسلم)

۳۱۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَنَا اللَّهُ وَدَسُّوْهُ فَلَمْ يَعِدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تجھ کو اختیار ہے مجھ کو قبول کر لے یا اپنے نفس کو اختیار کرے تو اس سے عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے سے کفارہ لازم آتا ہے

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شخص اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کر لے وہ کفارہ ہے اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ان باتوں میں کس قدر اچھی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حرام کر لیا اور وہاں شہد پیا کرتے تھے میں نے اور حفصہؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ آپ سے کہے کہ آپ کے منہ سے مغایر کی بو آتی ہے۔ (مغایر ایک بودار کھل ہوتا ہے جس کی بو شہد کے مشابہ ہوتی ہے) کیا آپ نے مغایر کھلایا ہے؟ چنانچہ حسب معمول ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے اور اس نے آپ سے یہی عرض کیا۔ آپؐ فرمایا کوئی بات نہیں، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہ پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا کہ میں نے شہد کھانے کی قسم کھالی ہے تاکہ بیویوں میں سے کسی کو اس سے رنج نہ پہنچے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ - (الاحزاب)

۳۱۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَّصَّيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَا آيَتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَتَقُلْ لِي أَحَدُ مِنْكَ رِيحٌ مَغَائِرٌ أَكَلْتُ مَغَائِرًا فَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ أَحَدُهُمْ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا أُخْبِرُ بِذَلِكَ أَحَدًا ابْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِهِ فَتَذَكَّرْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ - (الاحزاب)

لئے حلال کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بلا ضرورت طلاق مانگنے والی عورت کے حق میں وعید

حضرت ثوبانؓ بیان رہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو عورت

۳۱۳۸ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت کی بوجہ حرام ہے۔
(احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی)

وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَتِي سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلَا قَاتِي غَيْرَ
مَا بَاسِي فِيَّ أَمْرٌ عَلَيْهَا رَأَيْتُ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ
الْتِّمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

طلاق کوئی بھی چیز نہیں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں
میں خدا کے نزدیک سب سے بڑی چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

۳۱۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَا قَ

نکاح سے پہلے طلاق دینے کا مسئلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح سے پہلے
طلاق نہیں ہوتی اور نہ مالک ہونے سے پہلے غلام کو آزاد کیا جاتا ہے
اور مسلسل دسہم روزے رکھنا (یعنی رات کو افطار نہ کرنا اور برابر روزے
رکھنا جائز نہیں ہے) اور بالغ ہونیکے بعد کوئی شخص یتیم نہیں رہتا اور
دودھ پینے کی مدت کے بعد دودھ دینا رضاعت میں شامل نہیں
اور دن بھر خاموش رہنا بھی جائز نہیں ہے۔ (شرح السنہ)
عمر بن شعبہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی نذر اس چیز میں درست نہیں ہوتی
جس کا وہ مالک نہیں ہے اور اس چیز کا آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا
وہ مالک نہیں اور نہ اس عورت کو طلاق دینا درست ہے جس سے ابھی
نکاح نہیں کیا ہے (ترمذی - ابوداؤد) اور ابوداؤد کی
روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ اور اس چیز کی بیع درست
نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

۳۱۴۰ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَا قَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَا قَ
إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وَصَالٍ فِي صِيَامٍ وَلَا يَمِّمْ
بَعْدَ إِحْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ قَ لَا
صُمِّمَتْ يَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ -

رَوَاهُ الْإِسْنَدِيُّ فِي تَرْغِيبِ النَّفْسِ

۳۱۴۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْرَ لِبَيْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ
فِي مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَا قَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ -
رَوَاهُ التِّمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا يَبِيعُ
إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ -

طلاق بے کلمہ

حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی
بیوی سہیمہ رضی اللہ عنہا کو طلاق بائن دی (یعنی قطعی طلاق جس میں کسی قسم کا
کوئی تعلق نہیں رہتا) پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع
دی اور عرض کیا۔ خدا کی قسم میں نے ایک طلاق کا ارادہ
کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی
قسم تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا
خدا کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کی طرف کوٹا دیا۔ پھر رکانہ نے اپنی
بیوی کو دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دی اور تیسری طلاق
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں۔ (ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

۳۱۴۲ وَعَنْ رُكَانَةَ بِنِ عَبْدِ يَزِيدٍ أَنَّ اللَّهَ طَلَّقَ
امْرَأَتَهُ سَهْمَةَ الْبَيْتَةَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا
وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ
مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ
إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي
زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ كَوْنَهُ الثَّانِيَةَ
وَالثَّالِثَةَ -

لیکن ابوداؤد کے علاوہ اگر کسی کتاب میں دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں۔

نکاح و طلاق کے الفاظ اگر نہیں میں بھی منہ سے نکالے جائیں تو ان کا حکم ثابت ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں جو ارادہ کے ساتھ وقوع میں آتی ہیں اور ہنسی دل لگی میں بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں یعنی نکاح، طلاق اور رجعت (یعنی ایکٹیا دروہ طلاق دے کر رجوع کرنا)۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۳۱۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ جِدْتُ هُنَّ جِدًّا وَ هُنَّ لِهِنَّ جِدًّا النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

زبردستی دلوائی جانے والی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زبردستی کی حالت میں نہ تو طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ آزادی (اگر زبردستی کسی سے طلاق دلوائی جائے یا کسی لڑکی کو آزاد کر لیا جائے تو یہ طلاق اور آزادی درست نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ الْإِكْدَاقُ

دلوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر بے عقل اور مغلوب العقل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے۔ عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے اور اس کا حافظہ خراب ہے)

۳۱۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَغْلُوبِ وَالْمَغْلُوبُ عَلَى عَقْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْزَانَ الرَّادِيُّ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ

میں شخص مرفوع القلم ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کے قول و فعل کا اعتبار نہیں ہے یعنی ان کا قول و فعل مواخذہ سے پاک ہے، ایک تو سونے والا جب تک وہ بیدار ہو کر ہوش میں نہ آجائے دوسرے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور تیسرے بے عقل جب تک اس کی عقل درست نہ ہو جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے دونوں سے روایت کیا ہے)

۳۱۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْقَبِيحِ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَغْلُوبِ حَتَّى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْهُمَا

لونڈی کے لئے دو طلاقیں ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لونڈی کے لئے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدۃ زوجین۔ (یعنی لونڈی کو دو طلاقیں کافی ہیں) تیسری طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۱۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهُمَا حِفَّتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

فصل سوم

اپنے خاوند سے طلاق یا خلع چاہنے والی عورت کے بارے میں وعید

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنے والی عورتیں اور خلع کا مطالبہ کرنے

۳۱۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ

الْمُنَافِقَاتُ - (رَوَاہُ النَّسَائِيُّ)

والی عورتیں منافق ہیں۔ (نسائی)

عورت کے تمام مال کے عوض خلع کرنا مکروہ ہے

حضرت نافع صفیہ بنت ابوعبیدہؓ کی آزاد کردہ لونڈی سے نقل کرتے ہیں کہ صفیہ نے اپنے تمام مال کے مقابلہ میں اپنے شوہر سے خلع کا مطالبہ کیا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے انکار کیا (الک)

۳۱۴۹ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِّصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا قَالَتْ يُنْكِرُ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ (رَوَاہُ مَالِكٌ)

بیک وقت تین طلاق دینا حرام ہے

حضرت محمود بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین اکٹھی طلاقیں دی ہیں آپ غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا خدا کی کتاب کے ساتھ کھیلنا جائز ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قتل کر دوں۔ (نسائی)

۳۱۵۰ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضَبًا ثُمَّ قَالَ أَيْلَعَبُ بَكْنَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَقْتُلُهُ (رَوَاہُ النَّسَائِيُّ)

الک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کو معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں، آپ میرے متعلق کیا حکم دیتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا تیری طلاقیں واقع ہوئیں (اور تیری بیوی تجھ سے علیحدہ ہو گئی) اور ستائیس طلاقیں سے تو نے خدا کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔ (موطا)

۳۱۵۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقٍ ذَاتِ تَرَى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَقْتَ مِنْكَ ثَلَاثًا وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اخْتَلَعَتْ بِهَا آيَةُ اللَّهِ هُنَّ وَارَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ایک بُری چیز ہے

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ معاذ رضی اللہ عنہ خداوند تعالیٰ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب غلام و لونڈی کا آزاد کرنا ہے۔ اور سب سے زیادہ بغض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (دارقطنی)

۳۱۵۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا دُمِنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَيْنَانِ وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِهِ إِلَّا دُمِنَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ - (رَوَاہُ الدَّارِ قُطْنِي)

بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا جَسَ عَوْرَتُ كُوتَيْنِ طَلَاقَيْنِ دِي جَائِيْنِ اُنْ كَابِيَانِ

فصل اول

صلوات کا صحیح ہونا دوسرے خاوند کے جماع کرنے پر موقوف ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قزلی کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (میں رفاعہ کے نکاح میں تھی) اس نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے

۳۱۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ

۱۔ "خلع" اصطلاح شرع میں اس معاملہ کو کہتے ہیں کہ جو مال کے مقابلے میں عورت سے علیحدگی کے لئے کیا جاتے۔ اگر شوہر مال لے کر عورت سے خلع کرے تو عورت پر طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔ ۱۲ مترجم

عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور نہیں ہے اس کے پاس
یعنی اس کا عضو مخصوص (مگر پھندے کی مانند۔ آپ نے دریافت فرمایا
کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ اس نے کہا، ہاں آپ نے
فرمایا تو اس وقت تک رفاعہ سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ
عبد الرحمن تیرا ذائقہ چکھ لے اور تو اس سے مزہ پالے (بخاری و مسلم)

طَلَّقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَ لَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ التَّوْبِ فَقَالَ ابْنُ زُبَيْرٍ
أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا
حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقِي عُسَيْلَتِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

محلل اور محللہ پر آنحضرت کی طرف سے لعنت

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حلال کرنے والے اور حلال کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے
(یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے ایک شخص
سے کہا کہ تو اس سے نکاح کر کے میرے لئے حلال کر دے۔ ان دونوں
شخصوں پر آپ نے لعنت فرمائی ہے۔ (دارمی۔ ابن ماجہ)

۳۱۵۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْلِلَ وَالْمُحْلَلَةَ لَهُ - رَدَاةُ الدَّارِمِيِّ وَرَدَاةُ ابْنِ
مَاجَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

ابو اسلمہ کا مسئلہ

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دس سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابیوں کو میں نے دیکھا ہے ان سب کا بیان ہے کہ ابلا
کرانے والے کو جہالت دی جائے (یعنی جس شخص نے یہ قسم
کھائی ہو کہ وہ چار چھینے تک یا اس سے زیادہ اپنی بیوی سے صحبت
نہ کرے گا میعاد گزرنے کے بعد اس کو وقفہ دیا جائے یعنی یا تو اپنی بیوی کو واپس لے لے اور قسم کا کفارہ دے اور یا مطلق دے۔ (شرح السنہ)

۳۱۵۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ
بِضْعَةِ عَشْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُونَ يُؤْتَى الْمَوْلَى -
رَدَاةُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

ظہار کا حکم

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعمان بن صخر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو
اپنے اور اپنی ماں کی پشت کے مانند قرار دیا (یعنی مثلاً یہ
کہا کہ تو مجھ کو میری ماں کی پشت کی مانند ہے) اس وقت تک کہ جب
تک رمضان ختم ہو۔ پھر وہاں رمضان ہی گزر اٹھا کہ نعمان
نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ ایک غلام
کو آزاد کر دے۔ اس نے عرض کیا، غلام اس کے پاس نہیں
ہے۔ فرمایا دو چھینے مسلسل روزے رکھ۔ عرض کیا مجھ میں
اتنی قوت نہیں (کہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھوں اور
جماع سے اپنے آپ کو بچاؤں) فرمایا مسکینوں کو کھانا کھلا کر
کیا اتنی گنجائش نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فردہ بن عمر کو حکم دیا کہ

۳۱۵۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ صَخْرٍ
وَقِيلَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ
أُمْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظْهِرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا
مَضَى نِصْفُ مَنِ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِنِّي
رَقَبَةً قَالَ لَا أَحَدُهَا قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ
مَتَابَعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعَ قَالَ أَطْعَمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْدَاةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ
ذَلِكَ أَتَشْرِي دَهْوَ مِكْنَلٍ بِأُخْدَ خَمْسَةِ عَشَرَ
صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّينَ

مُسْكِينًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ صَخْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْرًا مُصِيبًا
مِنَ النَّسَاءِ فَلَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رَوَايَتِهِمَا
أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ فَأَطَعُمُ وَسَقَامُنُ ثُمَّ
بَيْنَ سَتَيْنِ مُسْكِينًا)

اس کو کھجوروں کا وہ قبیلہ دے دو جو ایک شخص لایا تھا اور اس قبیلے
میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں تھیں تاکہ وہ ان کو ساٹھ مسکینوں
کو کھلا دے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد۔ دارمی اور ابو داؤد وغیرہ
کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سلمہ بن یانعمان بن صخرہ نے یہ بھی کہا
کہ میں اتنی زیادہ شہوت رکھتا ہوں کہ میرے برابر کوئی شخص غریب
سے قربت نہ کرتا تھا۔)

اگر ظہار کرنے والا کفارہ دینے سے پہلے جماع کر لے تب بھی ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

۳۱۵۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَطَاهِرِ
يُؤَانِقُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ كِفَارَةٌ وَاحِدَةٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سلیمان بن یسار، سلمہ بن صخرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طہار کرنے والے کی
نسبت فرمایا ہے کہ اگر وہ کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت
کرے تو اس پر ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۳۱۵۸ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا
ظَاهَرَ مِنْ أَمْرٍ تَهَ فَعَشِيهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
رَأَيْتُ بَيَاضَ تَحْلِيهَا فِي الْفَمِ فَلَمَّ أَمْلِكُ نَفْسِي
أَنْ دَقَّتْ عَلَيْهَا فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكْفَرَ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
مُسْنَدًا وَمَرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَوَّلَى بِالْقَوَابِ
مِنَ الْمُسْنَدِ

عکرمہ رضی اللہ عنہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے اپنی بیوی سے طہار کیا اور پھر کفارہ دینے سے پہلے
اس صحبت کر لی۔ اس کے بعد اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ آنے فرمایا پھر کو
ایسا کرنے پر (یعنی جماع کرنے پر) کس نے آمادہ کیا۔ اس نے عرض
کیا یا رسول اللہ چاندنی میں اس کی سفید بازو مجھ کو نظر آئی
اور میں اس سے جماع پر مجبور ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر)
مسکرائے اور پھر حکم دیا جب تک کفارہ ادا نہ کرے تو اس کے
قریب نہ جا۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی نے اس کو مسنداً
اور مرسلہ روایت کیا اور کہا مرسل بہتر ہے۔)

فصل اول

کفارہ ظہار میں جو پردہ آزار کیا جائے اس کا مومن ہونا ضروری ہے یا نہیں

۳۱۵۹ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَزْنِي غَنَمًا لِي فَجَنَّتْهَا
وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ

حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ امیری ایک لونڈی
ہے جو بکریاں چراتی ہے ایک روز میں اس کے پاس گیا ایک بکری کم
پائی میں نے اس سے پوچھا تو کہا بھڑیا کھا گیا۔ مجھ کو اس پر غصہ آ گیا

۱۔ "ظہار" اصطلاح شرع میں بیوی کے عضو کو یا بہن وغیرہ ان عورتوں کے کسی عضو سے جن سے نکاح حرام ہے تشبیہ دینے کو کہتے
ہیں۔ اس تشبیہ سے بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ کفارہ نہ دے۔ ۱۲ مترجم

اور جو کہ میں انسان ہوں (جو غیظ و غضب میں آلودہ ہوتے ہیں) میں نے اس کے سبز پتھر مار دیا اور اس وقت مجھ پر کفارہ کے طور پر ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ کیا میں اس لونڈی کو آزاد کر دوں؟ آپ نے (لونڈی کو طلب فرمایا اور) اس سے پوچھا خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ خدا کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کرے (مالک) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی ہے جو احد اور مقام جوانیہ کی جانب میری بکریاں چراتی ہے۔ ایک روز میں نے اپنی بکریاں دیکھیں تو بھڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا تھا اور میں ایک انسان ہوں جس کو بشریت کے تقاضے سے غصہ آجانا معمولی بات ہے) مجھ کو بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جس طرح اور آدمیوں کو، میں نے اس کو بہت مارنا چاہا لیکن صرف ایک پتھر اکتفا کی بھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا اور آپ نے میرے حق کو ایک امر اہم خیال کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس لونڈی کو آزاد کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لے آجنا نہیں اس کو لے آیا آپ نے اس سے پوچھا خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں؟ عرض کیا آپ خدا کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا آزاد کر دو یہ انسان

أَكَلَهَا النَّبِيُّ فَأَسْفَتْ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَى رَقَبَةٍ فَأَخَعْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اللَّهِ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَعْتُهَا - رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرَعَّى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَاجْتَا ابْنَتِي فَأَطْلَعَتْ ذَلِكَ يَوْمَ فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِي فَأَنَا دَجَلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ اسْفَتْ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنْ صَبَرْتُهَا صَبْرًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمْ ذَلِكَ عَلَيَّ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَعْتُهَا فَقَالَ أَكُنْتِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا ابْنُ اللَّهِ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِخَعْتُهَا فَإِنَّهَا مِنْ مَنَّةٍ

بَابُ اللَّعَانِ

فصل اول

در بار رسالت میں لعان کا ایک واقعہ

حضرت سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ عومیر عجلانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو کیا حکم دیتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پانے کیا وہ اس کو مار ڈالے۔ اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو مقتول کے وارث اس کو مار ڈالیں گے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کی نسبت حکم نازل فرمایا ہے تو جاؤ اور اپنی بیوی کو ملالہ سہل بن سعد کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی کا مسجد کے اندر ہم لوگوں کے سامنے لعان کیا گیا جب

۳۱۲۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنَّ عُمَيْرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَادْهَبْ فَادْ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَيْرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ

لہ لعان کے لغوی معنی ہیں لعنت کرنا اور اصطلاح شرع میں لعان اس لعنت کو کہتے ہیں جو مرد عورت دونوں ایک دوسرے پر زنا کی تہمت لگانے کی صورت میں، مثلاً ایک شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو حاکم شرع میاں بیوی دونوں کو بلائے اور وہ اپنے اپنے بیان کو ثابت کریں اگر دعویٰ گواہوں سے ثابت نہ ہو تو حاکم مرد اور عورت دونوں سے چار چار بار شہادت لے اور پانچویں بار لعان تحریر کرائے اس کے بعد دونوں میں تفریق کی جائے۔ مترجم

أَمْسَكْتُمْهَا فَلَمَّكَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْتَحْمَ أَدْعُ عَجَّ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ إِلَّا لَيْتَيْنِ خَدَجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عَوِيْمًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحْيِمَ كَانَتْ وَخَرَجَ فَلَا أَحْسِبُ عَوِيْمًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فُجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِي عَوِيْمٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى امِّهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لعان ہو چکا تو عویم لے کہا اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ جس کا رنگ سیاہ اور آنکھیں کالی ہوں کھڑے بڑے ہوں اور دونوں پنڈلیوں کا گوشت بھرا ہو تو عویم سچا ہے اور زنا کی تہمت درست ہے اور اگر ایسا بچہ جس کا رنگ سرخ ہو گویا کہ با منی کا سازنگ ہے تو عویم جھوٹا ہے چنانچہ عورت نے ایسا ہی بچہ جنا جس کی صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے اور عویم کا بیان سچا ثابت ہوا۔ اس کے بعد وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہوا۔ (بخاری و مسلم)

لعان کی صورت میں میاں بیوی کے درمیان نفرتی کا ایک مسئلہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور عورت کے درمیان لعان کیا اور پھر عورت اور مرد کے درمیان جدائی کر دی اور بچہ اس عورت کے ساتھ (یعنی اس کی جانب منسوب) رہا (بخاری و مسلم)

اور بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نصیحت فرمائی اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور فرمایا کہ دنیا کی تکلیف و عذاب بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے (تاکہ وہ جھوٹ نہ بولے) پھر عورت کو بلایا اس کو بھی نصیحت کی اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور آگاہ کیا کہ دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے۔

لعان کرنے والے کا محاسبہ آخرت میں ہوگا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تمہارا حساب خدا کے ہاں ہوگا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب تیرا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہے عورت تجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے (اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میرا مال (یعنی میرا دیا ہوا اجر) آپ نے فرمایا تیرا مال تجھ کو واپس نہ لے گا۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو تیرا مال اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کے بدلے میں گیا اور اگر تیرا دعویٰ جھوٹا ہے تو جہر کا واپس لینا تجھ سے بہت بعید ہے۔ (بخاری و مسلم)

آیت لعان کا شان نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی بیوی پر شریک بن سحر کے ساتھ تہمت لگائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۱۶۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَنْ بَيْنِ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَإِنْ تَفَقَّحَا وَلَدًا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَآخَى الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ رُتِفَقُ عَلَيْهِ، وَفِي حَدِيثِهِ لَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهَا وَذَكَرَهَا وَآخَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَرَهَا وَآخَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ -

کو بھی نصیحت کی اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور آگاہ کیا کہ دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے۔

۳۱۶۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَا عَيْنَيْنِ حَسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهَوَّ بِمَا اسْتَحَلَّكَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعْدُ وَأَبَعْدُ لَكَ مِنْهَا - رُتِفَقُ عَلَيْهِ

۳۱۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنِ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تم پر شرعی حد قائم کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہوں کو ڈھونڈنے کے لئے جائے؟ نبی صلعم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد قائم کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں سچا ہوں تو خداوند تعالیٰ وہ احکام نازل فرمائے گا جس سے میری پشت حد سے پاک ہو جائے گی چنانچہ جبریل نازل ہوئے اور یہ آیت لائے: **وَالَّذِينَ يَدْعُونَ أَزْوَاجَهُمْ مِّنْ دُونِهَا فَهُمْ لَا يَخْلَعُونَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَهُمْ كَالْمُحْجَرِينَ**۔ اس کے بعد ہلال حاضر ہوئے اور گواہی دی یعنی لعان کیا۔ نبی صلعم اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت کو سننے جاتے اور فرماتے جاتے تھے۔ خداوند تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پس تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے پھر عورت گھڑی ہوئی اور اس نے بھی لعان کیا یعنی چار مرتبہ اپنی ذات کی شہادت کی، جب وہ پانچویں مرتبہ گواہی دینے لگی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو روکا اور کہا کہ تیری آخری شہادت واجب کرنے والی ہے یعنی میاں بیوی کے درمیان جُدائی کو یا عذابِ آخرت کو، اب اس کا بیان ہے کہ عورت یہ سن کر گھڑی گئی۔ کچھ غور و نال کیا جس سے ہم نے یہ خیال قائم کیا کہ وہ رجوع کر لے گی اور پانچویں مرتبہ قسم نہ کھائے گی، لیکن پھر اس (عورت) نے کہا میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لئے ذلیل و رسوا نہ کروں گی اور پانچویں گواہی بھی اس نے پوری کر دی۔ اس کے بعد نبی صلعم نے فرمایا اگر یہ عورت سیاہ آنکھوں والا بھاری سر ہو تو لا اور موتی پنڈلیوں کا بچہ جنے تو وہ بچہ شریک بن سمار کا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا اور نبی صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں لعان کرنے والوں کا یہ حکم نہ ہوتا (تو دیکھتے کہ) میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔ (بخاری)

زنا کی تہمت چار گواہوں کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہوں کو فراہم نہ کر لوں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں درست ہے (سعد نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے شاید ہم پہنچائے سے پہلے میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند

بَشَرِيكَ بَيْنَ مَحْجَمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَفِي حَدِّكَ فَقَالَ بَارِسُ بْنُ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَةٍ رَجُلًا تَطْلُقُ يَلْمِسُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هَلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ يَا نَحْيٍ إِنِّي لَهَاجِرٌ قُلْتُ لَكَ اللَّهُ مَا يَبْرِي ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَجَاءَ هَلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنْ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا مَوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا كَانَتْ وَتَكَصَّتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرُجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَأِيدُ الْيَوْمِ قَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصُرْ وَهَذَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحَدُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغٌ إِلَّا لَيْسَيْنِ حَدَّثَ لَجَّ السَّاقِبِيُّ فَهُوَ لَشَرِيكَ بَيْنَ مَحْجَمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَانٌ دَرَوَاكُ الْبُخَارِيُّ

اور موتی پنڈلیوں کا بچہ جنے تو وہ بچہ شریک بن سمار کا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا اور نبی صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں لعان کرنے والوں کا یہ حکم نہ ہوتا (تو دیکھتے کہ) میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔ (بخاری)

۳۱۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ جَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَوْ أَمْسَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ يَا نَحْيٍ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا غَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے کہا اگر میں کسی غیر مرد کو اپنی عورت کے ساتھ دیکھوں تو میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے یہ الفاظ سنے تو فرمایا کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو خدا کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور خداوند تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور خداوند تعالیٰ کی عزت ہی کے سبب حرام کئے گئے ہیں وہ گناہ جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور خداوند تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص عذر کو محبوب نہیں رکھتا اور اسی لئے خدا نے ڈر لے والوں اور بشارت دینے والوں (یعنی پیغمبروں) کو بھیجا ہے اور خداوند تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص تعریف کو پسند نہیں کرتا اور اسی لئے خداوند تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی غیرت کا تقاضہ کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے تعالیٰ غیرت مند ہے اور مسلمان بھی غیرت مند ہے اور خداوند تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

محض معمولی علامتوں کی بناء پر اپنے بچہ کا انکار نہ کرو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک کالا بچہ جنا ہے اور میں نے اس کا انکار کیا ہے (یعنی یہ کہ یہ بچہ میرے نطفہ سے نہیں ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کیا، ہاں۔ فرمایا ان کا کیا رنگ ہے؟ عرض کیا سرخ۔ آپ نے فرمایا خاکستری رنگ کے اونٹ کہاں سے پیدا ہو گئے (یعنی سرخ اونٹوں کے بچے خاکستری رنگ کے کیسے ہو گئے) عرض کیا کوئی رگ ہے جس نے ان کو خاکی رنگ کا بنا دیا۔ فرمایا شاید اسی رگ نے تیرے بچے میں کالا رنگ پیدا کر دیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سمجھا دیا کہ وہ اس لڑکے سے انکار نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچہ کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاصؓ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت کی کہ زمرہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفہ سے ہے تم اس کو اس سے لے لینا۔ فتح مکہ کے سال میں سعد

۳۱۶۵ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ لَفَضَّيْتُهٖ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُتَمَيِّنٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْعَجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَا نَا أَغْدِرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْدِرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدَّةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۷ أَنَا عَدَا بِيَا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَلَاتِي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلَوْنَهَا قَالَ حُمْرًا قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَتَى تَرِي ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يَرِ خَصْلٌ لَهُ فِي الْوَلَدِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَهُ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيَّ

نے اس بچہ کو لے لیا اور ظاہر کیا کہ وہ میرے بھائی کا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ بچہ میرا بھائی ہے۔ دونوں اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ پھر نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی نے مجھ کو یہ وصیت کی تھی کہ یہ میرا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ بچہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لوطی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن زمعہ تو ہی اس بچہ کا وارث ہے اَلْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ یعنی بچہ اس کو ہے جس کے فرش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں یعنی وہ بچہ سے محروم ہے پھر آپ نے اپنی بیوی سودہ سے کہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں کہ تو اس بچہ سے پردہ کر کیونکہ اس میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ سودہ نے لڑکے سے آخر عمر تک پردہ کیا اور کبھی اس کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا عبد بن زمعہ! یہ تیرا بھائی ہے اس لئے کہ تیرے باپ کے فرش پر پیدا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اثبات نسب میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہے یا نہیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس آئے اور فرمایا عائشہ! حمزہ زید لہجی (قیافہ شناس) نے آسا زید کو دیکھ کر جو چاہا اور اڑھے سو رہے تھے اور ان کے پاؤں کھلے ہوئے تھے کہا کہ یہ پاؤں بعض ان کے بعض میں سے ہیں یعنی ان پاؤں میں نلی شرکت ہے (عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ آسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ چونکہ زید رضی اللہ عنہ کے رنگ سے مختلف ہے اس لئے وہ زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا نہیں ہے۔ اس قیافہ شناس کے کہنے سے اس کی تردید

فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ عَهْدًا إِلَى قَبِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اخْتَبِي مِنْهُ لِمَا رَأَيْ مِنْ شَبْهِهِ يُعْتَبَةُ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسَرُّودٌ فَقَالَ أُمِّي عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَ مُجَرِّدَ الْمُدَّ لَهْجِي دَخَلَ فَلَمَّا رَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا أَوْ عَلِيَهُمَا قَطِيفَةً قَدْ غَطِيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہو گئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یعنی آسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متنبی تھے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے باپ کا انکار کرنے والے کے بارے میں وعید

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے باپ سے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور وہ اس حقیقت سے واقف ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو یعنی ان کے نسب اپنے آپ کو بیگانہ نہ بناؤ۔ اس لئے کہ جس شخص نے اپنے باپ کے نسب اعراض کیا۔ اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ (بخاری و مسلم) اور حضرت عائشہ

۳۱۷۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَآبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَعِبُوا عَنِّ ابَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَقَدْ ذَكَرْتُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَهُ

کی حدیث »ما من احد الخ« صلوٰۃ الخسوف میں بیان کی جا چکی ہے۔

مِنْ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلَوةِ الْخُسُوفِ۔

فصل دوم

اپنے بچہ کا انکار کرنے والا خدا کے دیدار سے محروم رہے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لعان کی آیت نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت کہ شامل کرے کسی قوم میں اس بچہ کو کہ جو اس میں سے نہیں ہے (یعنی زنا کا بچہ جیسا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کر دیا) پس وہ عورت قابل اعتبار نہیں۔ خدا اس کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اور جو شخص انکار کرے اپنے بیٹے کا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اسی کا بچہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اس سے پردہ کرے گا یعنی اس کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور خداوند تعالیٰ اس کو اگلے اور پچھلے لوگوں میں رسوا کرے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

۳۱۴۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اَيَةُ الْمَلْأَةِ اَيُّهَا امْرَاَةٌ اَدْخَلْتِ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ لِّسِنِ مَنَّهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يَدْخُلَهَا اللّٰهُ جَنَّتُهُ وَ اَيُّهَا رَجُلٌ مَّحَدَّ وَلَدًا وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَّحَهُ عَلٰى رُءُوسِ خَلْقٍ فِيْ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔
(سہد او ابوداؤد والنسائی والدارمی)

بدکار بیوی کو طلاق دینا اولے ہے

۳۱۴۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری عورت کسی چھوٹے والے ہاتھ سے انکار نہیں کرتی (یعنی جو شخص جماع کی خواہش کرتا ہے اس سے انکار کرنا نہیں چاہتی) آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے۔ اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے غیر معمولی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر اپنے پاس رکھ (اما نسائی فرماتے ہیں اسے بعض راویوں نے مرفوعاً اور بعض نے موقوفاً روایت کیا ہے اور یہ حدیث ثابت نہیں۔) (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۱۴۳ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً لَا تَزُوْدُ بَدَلًا مِّنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِقْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا اِذَا رَمَاوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ يَرْفَعُهُ اَحَدُ الزُّوْدِ اِلَى اِبْنِ عَبَّاسٍ وَ اَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ

اثبات نسب کے سلسلہ میں ایک واضح ہدایت و ضابطہ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کی نسبت جس کو اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں میں شامل کیا گیا یہ حکم صادر فرمانے کا ارادہ کیا کہ جو بچہ ایسی لونڈی سے پیدا ہو کہ اس کا باپ اس روز اس لونڈی کا مالک ہو جس روز کہ اس نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ بچہ اس کے نسب میں شامل ہو گیا،

۳۱۴۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اَنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ يَسْتَلْحِقُ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِي يَدْعِيْ لَهٗ اِدْعَاةً وَرَثَةً فَقَضَى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصْحَابِهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ يَسْتَلْحِقُهَا وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَ

اور اس کا وارث ہو اور اس کے پیدا ہونے سے پہلے جو مال تقسیم ہو چکا ہے اس میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور میراث اس کے پیدا ہونے کے بعد پائی جائے اور تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں اس کا حصہ نہیں ہے اور وہ بچہ جس کے باپ نے اس سے انکار کیا ہے اس کے نسب میں شامل نہیں ہو سکتا، خواہ وہ بچہ اس لونڈی سے ہو جس سے اس نے اس روز صحبت کی ہو جس روز کہ وہ اس کا مالک نہ ہوا اور خواہ آزاد عورت سے زنا کیا ہو اور وہ بچہ اس کا نہ ہو تو اس کے نسب میں شامل نہ ہوگا اور نہ اس کے مال کا وارث قرار پائے گا اگرچہ خود بخود بچہ کے باپ نے اس کا دعویٰ کیا ہو کہ وہ بچہ اس کا ہے، تو وہ بچہ حرامی ہوگا لونڈی سے یا آزاد عورت سے۔ (ابوداؤد)

مَا أَدْرَكَ مِنْ مِّمَرَاتٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَةً فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمِّهِ لَمْ يُلْحَقْهَا أَوْ مِنْ حُدْرَةٍ عَاهَرَهَا فَإِنَّهُ لَا يُلْحَقُ وَلَا بَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا عَلَا فَهُوَ وَلَدُ زَنِيَةٍ مِنْ حُدْرَةٍ كَانَ أَوْ أُمِّهِ۔ (ردا کا ابوداؤد)

غیرت بعض صورتوں میں پسندیدہ اور بعض میں ناپسندیدہ ہے

حضرت جابر بن عتیک کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیرت کی ایک قسم وہ ہے جس کو خداوند تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جس کو خداوند تعالیٰ برا سمجھتا ہے پس وہ غیرت جس کو خداوند تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ غیرت ہر جو شک و شبہ کی جگہ میں ہو (جیسے بیوی یا لونڈی پر شک و شبہ ہو کہ اس کا تعلق کسی دوسرے شخص سے ہے) اور وہ غیرت جس کو خداوند تعالیٰ برا سمجھتا ہے وہ غیرت ہے جو شک و شبہ کے مقام پر نہ ہو (یعنی خواہ مخواہ کا گمان ہو اور شک کا کوئی قرینہ نہ ہو) اور غرور و تکبر میں سے بعض وہ تکبر ہے جو خدا کو پسند ہے اور بعض وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ہے۔ پس وہ تکبر جو خدا کو پسند ہے وہ تکبر کرنا جو طرانی کے وقت (یعنی کفار سے جہاد کے وقت) ظاہر کیا جاتا ہے اور وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ہے صدقہ اور خیرات کے وقت تکبر کرنا ہے یعنی بے پروائی کے ساتھ دنیا اور تھوڑی خیرات کو بہت سمجھنا اور وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ہے وہ نسب پر فخر کرنا ہے اور ایک نسبت میں یہ الفاظ ہیں وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ظلم میں تکبر کرنا (احمد ابوداؤد)

۳۱۷۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ — فَالْغَيْرَةُ فِي الرَّيْبَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رَيْبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ فَأَمَّا الْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْخِيَالُ الرَّجُلُ عِنْدَ الْقِتَالِ وَ الْخِيَالُ عِنْدَ الْمَدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْخِيَالُ فِي الْفَخْرِ وَ فِي رَدِّ آيَةٍ فِي الْبَغْيِ۔ (ردا کا احمد و ابوداؤد و الترمذی)

فضل سوم

ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے

۳۱۷۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُلَانَا
ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْحَاہِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ
ذَهَبَ أَمْرُ الْحَاہِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفَرَاثِ وَالْعَاهِرُ
الْحَجَرُ. رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت کرتے ہیں کہ، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا،
زمانہ جاہلیت کی بات گئی گزری ہوئی، اسلام کے عہد
میں اس کا دعویٰ نہیں چل سکتا۔ بچہ صاحب فراش کا
ہے اور زانی کے لئے پتھر یعنی محرومی۔
(ابوداؤد)

وہ چار عورتیں جن سے لعان نہیں ہوتا

۳۱۷۷
۱۸ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ادْبَعُ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يَمْلَأَنَّ بَيْنَهُنَّ
النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ
الْمُسْلِمِ وَالْحَرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ
تَحْتَ الْحَرِّ. رَدَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ

عمر بن شعبہؓ اپنے والد سے اور ان کے والد سے
دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے چار عورتیں ہیں جن میں
لعان جاری نہیں ہوتا۔ ایک تو اس نصرانی عورت پر جو کسی مسلمان
کے نکاح میں ہو، دوسری اس یہودی عورت پر جو مسلمان کے نکاح
میں ہو، تیسری اس آزاد عورت پر جو کسی غلام کے نکاح میں ہو چوتھی
اس لونڈی پر جو آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔ (ابن ماجہ)

آنحضرتؐ حتی الامکان لعان سے باز رکھنا چاہتے تھے

۳۱۷۸
۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حَتَّى أَمَرَ الْمَتَلَةَ عَيْنِينَ
أَنْ يَتَلَا عَنَّا أَنْ يَضَعَ يَدَا عِنْدَ الْخَامِسَةِ
عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ. رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شخصوں کا لعان ہو رہا
تھا کہ نبی صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ پانچویں
مرتبہ گواہی دیں تو تو ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اس لئے کہ پانچویں
مرتبہ کی شہادت واجب کر دینے والی ہے (یعنی واجب ہونا ہے
اور تفریق عمل میں آجاتی ہے۔ (نسائی)

شیطان میاں بیوی کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۷۹
۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ
فَغَرَّتْ عَلَيْهِ نَجَاءٌ ذَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ
مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغَرَّتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا
يَغَارُ مِنِّي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک
رات کو میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان ہے
کہ اس پر مجھ کو بغیرت پیدا ہوئی (تھوڑی دیر بعد) رسول اللہ صلعم
اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور میں جس خلیج میں مبتلا تھی
اس کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے عائشہ تم کو کیا ہوا، کیا تم
مجھ پر بغیرت کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھ کو کیا ہوا کہ مجھ جیسی عورت
آپ جیسے مرد پر بغیرت نہ کرے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس تبرائے شیطان

قُلْتُ رَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ
 أَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ -
 رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ

آیا ہے اور تجھ کو دوسو سہ میں ڈال گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ شیطان ہو؟ آئیے فرمایا
 ہاں۔ میں نے عرض کیا اور آپ کے ساتھ؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی
 شیطان ہے لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اس پر مدد دی ہے
 اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ (مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ

عَدَّتُ كَابِيَانُ

فَصْلُ اَوَّلُ

عدت کے دنوں میں شوہر پر نفقہ اور کئی واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۸۰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
 ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہ فاطمہ بنت قیس نے یہ بیان کیا ہے

کہ ابو عمر بن حفص ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دیں اور ابو عمر
یعنی ان کا شوہر ان کے پاس موجود نہ تھا، یعنی کہیں باہر
تھا وہاں سے طلاقیں کہہ کر یا کہا بھج دی تھیں۔ پھر ابو عمر کے کھل
(کارندے) نے فاطمہ کے لئے جو بھیجے۔ فاطمہ ناراض ہو گئی (اس لئے
کہ جو اس کے خیال میں کم تھے) (کیلئے فاطمہ سے کہا خدا کی قسم ہم
پر تیرا کوئی حق نہیں ہے) (یعنی تیرا نفقہ ہم پر واجب نہیں ہے ہم جو
کچھ دے رہے ہیں وہ احسان و سلوک کے طور پر ہے) اس کے بعد
فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا،
آپ نے فرمایا تیرا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ پھر آپ نے فاطمہ کو حکم دیا
کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت کے دن گزارے۔ پھر آپ نے فرمایا ام
شریک ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں میرے اصحاب (یعنی
ام شریک کے اعدہ و اقربار) کی آمد و رفت رہتی ہے اس لئے تو
ابن ام مکتوم کے ہاں عدت کے دن بسر کر، وہ ایک اندھا آدمی جو ہاں
بچہ کو کپڑوں کی (یعنی پردہ کی) ضرورت نہ ہوگی پھر جب حلال ہو جائے
یعنی تیری عدت کے دن پورے ہو جائیں تو مجھ کو خبر دے (تاکہ میں تیرے
نکاح کا فکر کروں) فاطمہ کا بیان ہے کہ جب میری عدت کے دن پورے
ہو گئے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابوسفیان
اور ابوجہم نے میرے پاس نکاح کا پیام بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ابوجہم
وہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس کے کاندھے سے لاکھی بھیجی جدا نہیں ہوتی
یعنی وہ نہایت تند مزاج ہے ہر وقت لاکھی کاندھے پر رکھتا
ہے) اور معاویہ ایک مفلس آدمی ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے
تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔ فاطمہ کا بیان ہے کہ میں نے
آپ کے اس مشورہ کو پسند نہیں کیا۔ آپ نے پھر فرمایا تو اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے
چنانچہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا اور خداوند تعالیٰ نے اس نکاح
میں برکت عطا فرمائی اور مجھ پر رزق کیا جانے لگا۔ اور ایک روایت میں
فاطمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ نے فرمایا ابوجہم عورتوں کو بہت مار
والا آدمی ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ فاطمہ کے شوہر نے
تین طلاقیں دیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے
فرمایا تیرے لئے نفقہ نہیں ہے البتہ اگر تو حاملہ ہوئی تو تیرا نفقہ شوہر پر
واجب ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

أَنَّ أَبَا عُمَرَ وَبْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ
غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلَهُ الشَّعْبِيُّ
نَسَخَطَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ
فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا
أَنْ تَعْتَدِي فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ
تِلْكَ أَمْرٌ لَا يَغْنَاهَا أَصْحَابِي أَعْتَدِي
عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ آخِذٌ
بِتَضَعِيْنَ تِيَابِكَ فَإِذَا حَلَلْتَ تَوَدِّيْنِي
قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا
أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَصُحُّ عَصَاؤُهُ عَنْ عَائِقَةٍ وَ
أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكُ لَا مَالَ لَهُ إِنَّمَا
أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا
أُسَامَةُ فَتَكْرِهْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَ
أَعْتَبْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا ابُجَهْمِ
فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ - رَدَّاهُ مُسْلِمٌ
وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا
فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا -

۳۱۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَبَدَأَ لَكَ رَحِمَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النِّقْلَةِ وَفِي رَدِّ آيَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ إِلَّا تَتَّقِيَ اللَّهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سَكْنِي وَلَا نَفَقَةَ - (رداء البخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جس مکان میں رہتی تھی وہ دیرانہ میں تھا اور وہاں ہر وقت اندیشہ رہتا تھا اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دیدی تھی کہ وہ عدت کے ایام ہی میں وہاں سے اٹھ آئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتی جو یہ کہتی ہو کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کے لئے نہ تو رہنے کے لئے گھر کرتی ہو خدا سے نہیں ڈرتی، آپ نے ایسا نہ فرمایا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۸۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنْ أُنْقِلَتْ فَاطِمَةُ لَطَوَّلَ لِسَانُهَا عَلَى أَحْمَانِهَا - (رداء فی شرح السنہ)

سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو عدت کے ایام میں اس لئے اس کے شوہر کے گھر سے اٹھایا گیا تھا کہ شوہر کے عزیزوں سے زبان درازی کرتی تھیں۔ (شرح السنہ)

عدت کے زمانہ میں کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے یا نہیں

۳۱۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَقْتُ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادْتُ أَنْ تَجِدَ غُلَّتُهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فُجِدَتْ لِي غُلَّتُكَ فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصِدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا - (رداء البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، اُس نے ارادہ کیا کہ گھر سے باہر جا کر کھجوروں کاٹے ایک شخص نے اس کو اس سے روکا اور باہر جانے سے منع کیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جا اور اپنے درخت کے کھجور کاٹ لا۔ شاید تو ان کھجوروں سے صدقہ دے یا کوئی احسان ان کے ذریعہ کر سکے۔ (مسلم)

حاملہ کی عدت وضع حمل سے

۳۱۸۴ وَعَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسَدِيَّةَ نَفَسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا لَيْلًا فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ أَنْ تَتَلَّحَّجَ فَادْنَتْ لَهَا فَتَكَحَّتْ - (رداء البخاری)

حضرت مسور بن محرز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے شوہر کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد سُبَیْعَةُ السَّامِيَّةُ نے بچہ جنا بھروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نکاح کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی اور اس نے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

عدت کے دنوں میں سرمہ لگانے کی ممانعت

۳۱۸۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أَمْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اسْتَكْتَّ عَنْهَا أَفَنَكِّحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتَبَيْنِ أَوْ ثَلَاثَيْنِ نَاكِلٌ ذَلِكَ يَقُولُ لَا نَتْمَرُ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا مَكَّنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَزَوُّجًا بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ - (مصنف علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں اس کے سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں۔ اس عورت نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ عدت چار مہینے اور دس دن کی ہے اور ایام جاہلیت میں تو تم بیوہ ہونے کے بعد سال بھر تک عدت میں رہتی تھیں، اور منگنیاں پھینکا کرتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

زمانہ عدت میں سوگ کرنے کا حکم

حضرت ام حبیبہؓ اور زینب بنت جحش کہتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے مگر شوہر کا سوگ کہ چار مہینے دس دن کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام عطیہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کیا کرے۔ ان آیام میں نہ تو رنگین کپڑا پہنے مگر وہ چادر جس کا سوت رنگ کر عجمی گئی ہو استعمال کی جاسکتی ہے اور نہ اُن دنوں میں سُرمہ اور خوشبو لگائے مگر جب کہ حیض سے پاک ہو اس وقت قُسط اور اُطْفار کی معمولی خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے (بخاری و مسلم) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان آیام میں ہندی سے بالوں کو بھی نہ رنگے۔

فصل دوم

معتدہ کو بلا ضرورت ایک مکان سے دوسرے میں منتقل ہونا جائز نہیں

زینب بنت کعب کہتی ہیں کہ فریعیہ بنت مالک بن سنان نے جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں کہ ان کا شوہر اپنے بھائے ہوئے غلاموں کی تلاش میں گیا تھا کہ غلاموں نے ان کو مار ڈالا۔ اب ان کو اپنے شوہر کے گھر میں عدت کے دن گزارنے چاہئیں۔ لیکن وہ چاہتی ہے کہ اپنے قبیلے بنی خدرہ میں جا کر عدت کے دن بسر کرے۔ فریعیہ بنت مالک کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے گھر والوں میں جا کر عدت کے دن بسر کر سکتی ہے اس لئے کہ ان کے شوہر نے اپنا کوئی ذاتی گھر نہیں چھوڑا ہے اور نہ ان کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تم اپنے گھر والوں میں جاسکتی ہو فریعیہ کہتی ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی گئی۔ جب میں صحنِ مسجدِ نبویؐ میں پہنچی تو آپ نے مجھ کو بلا کر فرمایا تم اپنے اسی گھر میں جا کر مہجس میں تمہارے شوہر نے تم کو چھوڑا ہے اس وقت تک تمہاری عدت کے دن پورے ہوں۔ فریعیہ کہتی ہیں کہ میں چار مہینے اور دس دن تک اسی مکان میں رہی۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۱۸۶ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحِشٍ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَعُودُ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَحْدَا عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۚ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۸۷ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَلِمُ وَلَا تُسَمِّي طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَرَتْ نُبْدَةً مِّنْ قُطْطٍ أَوْ أَطْفَارٍ ۚ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ زَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا يَخْتَضِبُ ۚ

۳۱۸۸ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَ هِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خَدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عَبْدِ اللَّهِ أَبَقَوْا فَنَقَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحَجْرَةِ أَوْ فِي السَّجْدِ دَعَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۚ

(سَدَّاهُ مَالِكٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ ۚ)

عدت کے دنوں میں بناؤ سنگار کی کوئی بھی چیز استعمال نہ کی جائے

۳۱۸۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوِّيَ الْيَوْمُ سَلَمَةً وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى صِدْرِي أَفْقَالَ مَا هَذَا يَا أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صِدْرٌ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَسْبُ أَوَّجَهُ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْسِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خَضَابٌ قُلْتُ يَا بَنِي شَعْبٍ أَمُتِشَطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا لَيْسَ دِرْعُكَ فَيَنْبِئُ بِهِنَّ رَأْسُكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے اس وقت اپنے چہرے پر ایوانگا لکھا تھا۔ آپ نے پوچھا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایوانگا ہے جس میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ایوانگا چہرہ کو چمک دار بنادیتا ہے اس لئے تم اگر لگاؤ تو رات کے وقت لگاؤ اور دن کو دھو ڈالو اور خوشبو کے ساتھ کنگھی بھی نہ کرو اور نہ ہندی کے ساتھ کنگھی کرو اس لئے کہ ہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں فرمایا پیری کے پتوں کو سر پر اتنا ڈال کہ وہ تیرے سر کو ڈھانپ لیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۱۹۰ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَتَوَقَّى عَنْهَا ذَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةُ وَلَا الْحُلِيِّ وَلَا تَخْتَفِي وَكَأَنَّكَ تَكْتَلِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ نہ تو کسم کا رنگا ہو اکیڑا اپنے اور نہ گرو کے رنگ کا (بلکہ ہر قسم کے سرخ رنگ کا کپڑا) نہ زور پہنے نہ ہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

مطلقہ کی عدت کے بارہ میں ایک بحث

۳۱۹۱ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَقَهَا فَكُتِبَ مَعَاذِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَتْ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

سليمان بن يسار کہتے ہیں کہ احوص نے ملک شام میں اُس وقت وفات پائی جب کہ اس کی بیوی عدت کی حالت میں تھی اور عدت کے آخری دن یعنی تیسرے حیض کے ایام کو پورا کر رہی تھی اور احوص نے اس کو اپنے مرنے سے پہلے طلاق دیدی تھی معاویہ بن ابی سفیان اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لئے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھا یعنی یہ بات دریافت کی کہ کیا اس صورت میں عورت اپنے شوہر کی میراث پاسکتی ہو یا نہیں؟ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھ بھیجا کہ جب عورت تیسرے حیض کے دنوں کو گزار رہی ہے تو اس کا تعلق شوہر سے بالکل منقطع ہو گیا یعنی اس کا شوہر اس سے علیحدہ ہو گیا اور وہ اپنے شوہر سے جدا ہو گئی۔ اب نہ شوہر اس کے مال کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ عورت شوہر کے مال میں حصہ پاسکتی ہے۔ (مالک)

مطلقہ کی عدت کا ایک مسئلہ

۳۱۹۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّمَا امْرَأَةٌ لَمَلَقَتْ فَعَاظِمَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا ہے کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو اور اس نے ایک دو حیض کی برت بوری کر لی ہو اور پھر حیض بند ہو گیا ہو تو وہ نو مہینے انتظار کرے اگر حمل

تَنْظُرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ
وَلَا أُعْتَدَتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ الرَّاشَهُ
ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ - (رَوَاهُ مَالِكٌ) (دَاك)

ظاہر ہو جائے تو خیر در نہ نو چھینے کے بعد پھر تین ماہ کی عدت کے ایام گزارا
اور اس کے بعد عدت سے نکلے۔

بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ اسْتِبْرَاءُ کَا بَکَانَ

فصل اول

استبراء کے بغیر لونڈی سے جماع کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۱۹۳ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءُةَ مُحْجَجٌ نَسَأَ عَنْهَا فَقَالُوا أَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ أَتَيْلُمُ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَايُكُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَمْ كَيْفَ يُورِثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لونڈی کے قریب گزرے جو در زہ میں مبتلا تھی۔ آپ نے پوچھا یہ عورت کون ہے عرض کیا گیا فلاں شخص کی لونڈی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا وہ شخص اس سے صحبت کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ کس طرح اپنے بیٹے سے خدمت کو کہے گا جب کہ بیٹے سے خدمت گاری کا کام لینا جائز نہیں ہے یا بیٹے کو غلام بنانا درست نہیں ہے یا کس طرح اس کو وہ اپنا وارث قرار دے گا جب کہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے (یعنی لونڈی سے اس کے ایام حمل میں جماع کرنا اور اس کو پاک نہ ہونے دینا ایک ایسا برا فعل ہے جس پر لعنت کرنا درست ہے جب کہ وہ حمل کسی دوسرے شخص کا ہو یعنی اس کو ایسی حالت میں خرید کیا ہو کہ وہ حاملہ ہو۔) (مسلم)

فصل دوم

بغیر استبراء لونڈی سے صحبت کرنے کی ممانعت

۳۱۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَبَابِ أَدْطَاسٍ لَا تُؤْطَا حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحْيِضَ حَيْضَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کی نسبت جو غزوہ اوطاس میں گرفتار ہوئے تھے یہ حکم جاری فرمایا کہ حاملہ عورت سے جب تک وہ بچہ نہ جنم لے جماع نہ کیا جائے اور غیر حاملہ سے بھی اس وقت تک صحبت نہ کی جائے جب تک کہ اس کو ایک حیض نہ آجائے۔ (احمد - ابو داؤد - دارمی)

۳۱۹۵ وَمَنْ رَدَّ يَفْعَ بَيْنَ ثَابِتٍ فِي الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ تَوَمَّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حضرت روفیع رضی اللہ عنہ ثابت بن ثابت انصاری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن فرمایا جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا

لے "استبراء" کے معنی ہیں پاکی طلب کرنا اور اصطلاح شرعی میں اس سے مراد لونڈی کی پاکی طلب کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کسی سے کوئی لونڈی خرید کرے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کو حاصل ہو تو اس سے جماع کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے قبضہ میں آنے کے بعد اس کو حیض نہ آجائے یا ایک چھینے کی مدت اس پر نہ گزر جائے یا حاملہ ہو تو بچہ نہ جنم لے خواہ یہ لونڈی کسی ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو۔ ۱۲ مترجم

اَنْ يَسْقَى مَاءً لَا زَرْعَ غَيْرَهُ يَعْنِي اَنْ يَأْتِيَ الْحَبَالِي وَلَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يَقْسَمَ.

پانی (یعنی نطفہ) دوسرے کی ملکیتی میں ڈالے (یعنی جو عورت دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو اس سے جماع کرے) اور جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ لڑائی میں گرفتار کی ہوئی لونڈی سے اس وقت تک جماع کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو لے اور جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اس کو بیچ ڈالے۔ (ابوداؤد - ترمذی نے یہ حدیث صرف لفظ زَرْع غَيْرِهِ تک روایت کی ہے)۔

رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلَى قَوْلِهِ « زَرْعَ غَيْرِهِ »

فصل سوم

غیر حائضہ لونڈی کے حق میں استبراء کی مدت؟

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لونڈیوں کو پاک کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے یعنی اگر حیض والی عورت ہوتی تو ایک حیض آنے تک اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کو تین حیض کی مدت تک اور منع فرماتے، آپ دوسرے کے پانی میں پانی ملائے سے (یعنی دوسرے شخص کی حاملہ سے جماع کرنے سے) (رزقین)

۳۱۹۲ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ. (رَوَاهُمَا رِزْقِين)

بارہ لونڈی کے لئے استبراء واجب ہے یا نہیں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب کوئی ایسی لونڈی جس سے جماع کیا جاتا تھا، ہمہ کی جائے یا فروخت کی جائے یا آزاد کی جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رحم کو ایک حیض سے پاک کرے اور کنواری لونڈی کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (رزقین)

۳۱۹۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وَهَبْتَ الْوَلِيدَةَ الَّتِي تَوَضَّعَتْ أَوْ بَاعْتَ أَوْ عَتَقْتَ فَلْتَسْتَبْرِأْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِأْ الْعَذْرَاءَ. (رَوَاهُمَا رِزْقِين)

بَابُ النِّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق اور نفقات کا باب

فصل اول

بہری اور اولاد کا بقدر ضرورت نفقہ مرد پر واجب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عتبہ کی بیٹی ہندہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان (میرا شوهر) نہایت بخل آدمی ہے مجھ کو اس قدر نہیں دیتا کہ جو میرے اور میری اولاد کے مصارف کے لئے کافی ہو۔ البتہ اگر میں اس کے مال میں سے بقدر ضرورت نکال لوں اس طرح کہ اس کو خبر نہ ہو تو مصارف پورے ہو جائے

۳۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ هِنْدًا ابْنَتَ عَتَبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِ سَفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ.

رُتَفِقَ عَلَيْهِ) ہیں (تو کیا یہ صورت جائز ہے؟) آپ نے فرمایا بقدر ضرورت اس کے مال میں سے لے لیا کر اپنے اور اس کی اولاد کے شرعی حق کے برابر خرچ کر لیا کر۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی عطا کی ہوئی دولت کو پہلے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو

۳۱۹۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا أَفْلَيْبِدًا نَفْسِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ -
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خداوند تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرے اور پھر اپنے گھر والوں پر (یعنی بیوی بچوں پر) (مسلم)

غلام کا نفقہ اس کے مالک پر واجب ہے

۳۲۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَ كِسْوَتُهُ وَ لَا يَكْفُفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مالک پر غلام کا روٹی کپڑا فرض ہے اور غلام سے صرف اتنا کام لیا جائے جو اس کی طاقت کے موافق ہو۔ (مسلم)

غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم

۳۲۰۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَ لْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَ لَا يَكْلَمُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ - رُتَفِقَ عَلَيْهِ)
حضرت ابو ذر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جن کو خداوند تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے پس جس شخص کو خداوند تعالیٰ کسی بھائی و خادم کا مالک بنائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے غلام کو وہی چیز کھلائے جو خود کھاتا ہے اور ویسا ہی کپڑا پہنائے جیسا کہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور اگر کوئی کام اس طرح کا اسے لیا جائے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس میں خود اس کو مدد دے۔ (بخاری و مسلم)

غلام کی روزی روکت گناہ ہے

۳۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَاءَهُ قَهْرَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ الرَّبِّيَّ ذُو تَهْمٍ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ فِي تَهٍ وَ فِي رَوَايَةٍ كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَفْضَحَ مَنْ يَقُولُ -
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان کا کارندہ ان کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس نے ان کے غلاموں کو کھانے کا سامان دے دیا؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ انھوں نے کہا واپس جاؤ اور ان کے کھانے کا سامان فوراً ان کو دیدو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کو روک لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کے لئے یہ کافی گناہ ہے کہ جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کی روزی کو ضائع کر دے۔ (مسلم)

اپنے غلام و نوکر کے ساتھ کھانا کھانے میں عار محسوس نہ کرو

۳۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

جب کسی کا غلام اس کا کھانا تیار کرے اور پھر اس کو مالک کے پاس لیکر حاضر ہو تو جس گرمی اور دھوپ میں اس نے کھانا تیار کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ مالک اس کو اپنے پاس بٹھائے اور اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو ایک دو لقمے اس میں سے لیکر غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔ (مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدٍ مِّنْ خَادِمِهِ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ دَنَى حَرًّا وَدُخَانَهُ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ۔ (سَدَاةُ مُسْلِمٍ)

غلام کے لئے دہرا احب؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام جب اپنے مالک کی خدمت خوبی کے ساتھ انجام دیتا اور پھر خدا کی عبادت بھی اچھی طرح سے کرتا ہے تو اس کو دو ہر انواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَوْتَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

غلام کے لئے بہتر بات کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کی نیک نیت اور خداوند بزرگ و برتر کی عبادت میں وفات پائے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَوَخَّاهُ اللَّهُ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعْمًا لَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مفسر غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جریر کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو غلام بھاگا اس سے اسلام کی ذمہ داری ختم ہو گئی اور جریر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو غلام اپنے مالکوں کے ہاں سے بھاگادہ کا فر ہو جب تک کہ ان کے پاس واپس نہ چلا جائے۔ (مسلم)

۳۲۰۶ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتِغَى الْعَبْدُ لَكَ صَلَوةً وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ ابْنِي فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهُ الذَّمَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ ابْنِي مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرْتُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے اور غلام اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن مالک کو وڑے لگائے جائیں گے البتہ اگر تہمت درست ہو تو ایسا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مُمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَتْ جَلْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

غلام کو بلا خطا مارنے کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص اپنے غلام کو بے گناہ مار

۳۲۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا مَائَةً

۳۲۰۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ
۱۲
أَضْرِبُ عَلَامَاتِي فَنِمَعْتُ مِنْ خَلْفِي مَهْوَتًا أَعْلَمُ
أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَانْقَسَتْ
فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حَذْرُ لَوْجِهِ اللَّهُ فَقَالَ مَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ
لَلْفَحْتُكَ النَّارَ أَوْ لَمَسْتُكَ النَّارَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٢١٠ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 ١٣
 أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
 لِي مَالًا ذَلًا وَالْيَدِي يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي قَالَ أَنْتَ
 وَمَالُكَ لِي بِالذِّكِّ إِنَّ أَوْلَادَكَ مِنْ أَطْهِبِ كُشْمٍ
 كُؤُومِنْ كُؤُومِنْ أَؤُلَادِكَمْ
 دَرَاهِمُ أَوْ دَرَاهِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَسَمِعَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ
لِيَ شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ
غَيْرُ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُنَائِلٍ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَابٍ)

۳۲۱۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الْقَبْلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَسَدَاةُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ -

۳۲۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الْقَبْلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَسَدَاةُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكََةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اپنے ملک کے ساتھ حسن سلوک خیر و برکت کا باعث ہے

۳۲۱۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسَنُ الْمَلَكََةِ يُمْنٌ وَسَوْءُ الْحَاجِّ شُوْمٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَلَمْ أَرَفِي غَيْرَهُ الْمَصَابِيحُ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ وَالصَّدَقَةُ تُنَمِّمُ مَيِّتَةَ السُّوءِ وَالْبِرُّ ذِيَادَةٌ فِي الْعَمَلِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی باعث خیر و برکت ہے اور غلاموں سے بد خلقی بے برکتی کا سبب ہے (ابوداؤد) مصابیح میں اس حدیث کے ساتھ یہ الفاظ اور ہیں جو کسی اور کتاب میں نظر سے نہیں گزرے۔ اور صدقہ انسان کو بری موت سے بچاتا ہے اور نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔

اگر غلام مار کھاتے ہوئے خدا کا واسطہ دے تو اپنا ہاتھ روک لو

۳۲۱۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهُ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ لَكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص اپنے غلام کو مارے اور تم کو خدا کا وسیلہ دے یا خدا کے نام پر معافی چاہے، تو تم اپنا ہاتھ روک لو اور غلام کو مارنا چھوڑ دو۔ (ترمذی۔ بیہقی کے نزدیک فارفعوا ایدیکم کے بجائے فلیمسک ہے۔)

کم سن برہ کو اس کی ماں وغیرہ سے الگ نہ کرو

۳۲۱۶ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ایوب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے (یعنی لونڈی کے بچہ کو فروخت یا ہب کر کے اس سے جدائی کر دے) تو خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی ڈالے گا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۳۲۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَحَوَيْنِ فَبَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَدَّاهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو غلام عنایت فرمائے جو آپس میں بھائی بھائی تھے میں ان میں سے ایک کو بیچ ڈالا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا علی! تیرا دوسرا غلام کیا ہوا؟ میں نے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا علی! اس کو واپس کر لو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۲۱۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچہ کے درمیان علیحدگی کر دی تھی یعنی دونوں میں سے ایک کو بیچ ڈالا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور انھوں نے اس بیع کو فسخ کر دیا۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا)

غلام پر احسان کرنے کا احسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں خداوند تعالیٰ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے اور اپنی بہشت میں اس کو داخل کر دیتا ہے ایک تو کمزوروں اور ناداروں کے ساتھ نرمی کرنا دوسرے ماں باپ پر شفقت کرنا تیسرے غلاموں کے ساتھ احسان کرنا (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)۔

۳۲۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ حُفَّتَهُ وَادْخَلَهُ جَنَّتهُ رَفِقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفِيقٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب)

نمازی کو مانے کی ممانعت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ مجھ کو نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے (یعنی خدا نے منع فرمایا ہے) اور میں نے اس غلام کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (مصابیح) اور دارقطنی میں حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي هَذَا الْفَطْمَاصَ بِحِجْرٍ وَفِي الْمُجْتَبَى لِلدَّارِقُطْنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ -

مملوک کی خطائیں معاف کرنے کا حکم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے غلاموں کے قصور کو کس حد تک معاف کریں؟ آپ ﷺ فرمایا: جو اب نہیں دیا تیسری مرتبہ دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا: اپنے غلام کے قصور کو روزانہ ستر مرتبہ معاف کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نے اسے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے)

۳۲۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ عَفْوُ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّلَاثَةُ قَالَ عَفْوُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً - (رواه أبو داود ورواه الترمذی عن عبد الله بن عمر و -)

مملوک کے بارہ میں ایک ہدایت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے غلاموں میں جو غلام تمہاری طبیعت کے موافق کام کرے تو اس کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور دیا ہی کپڑا پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری مرضی و خواہش کے موافق کام نہ کرے اس کو تکلیف نہ دو بلکہ بیچ ڈالو۔ خدا کی مخلوق کو تکلیف دینا درست نہیں ہے۔

۳۲۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا تَمْلِكُكُمْ مِنْ مَمْلُوكِكُمْ فَاطْعُوهُمَا تَاكُلُونَ وَاسْكُوهُمَا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يَمْلِكُ مِنْهُمْ فَيَبْعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ - (رواه أحمد و أبو داود)

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم

حضرت سہیل بن خنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو ملاحظہ فرمایا جس کی پشت پیٹ سے لگ گئی تھی (یعنی وہ بہت بھوکا پیاسا تھا اور اس سے کام زیادہ لیا جاتا تھا جس سے وہ

۳۲۲۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ خَنْظَلَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ وَدَا لِحَى ظَهْرَهُ لَا يَبْطِئُهُ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ

المُعْجَمَةَ فَارْكَبُوْهَا صَاحِبَةً وَ اُتْرَكِيْهَا صَاحِبَةً (رداۃ ابو داؤد)
 کمزور اور دُبل ہو گیا تھا) آپؐ فرمایا ان بے زبان چار پایوں پر چم
 کرو اور خدا سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب کہ
 وہ سواری کے قابل (یعنی توانا و تندرست) ہوں۔ اور چھوڑ دو ان کو اس حال میں کہ زیادہ ٹھکے نہ ہوں اور اچھے حال میں (ابوداؤد)

فصل سوم

مال یتیم کے بارے میں حکم خداوندی

۳۲۲۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى
 وَ لَا تَقْرَبُواْ اَمْوَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَ
 قَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّ الَّذِيْنَ يَّكْلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتِيْمِ
 ظُلْمًا اَلَا يَهْدِيْهِ اِلَآئِهَ اِطْلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ
 طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَ شَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَاِذَا
 فَضَّلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَ شَرَابِهِ شَيْءٌ حَسَنًا لَّهُ
 حَتَّى يَأْكُلَهُ اَوْ يَشْرَبَهُ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْهُ
 ذَلِكُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ
 اللّٰهُ تَعَالَى وَ يَسْأَلُوْكَ عَنْ الْيَتِيْمِ قُلْ اَصْلَحْ
 لَهُمْ خَيْرٌ وَّ اِنْ نَخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَاَلْطَوْاْ
 طَعَامَهُمْ يَطْعَامُهُمْ وَ شَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ
 (رداۃ ابو داؤد و النسائی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ کا یہ قول نازل
 ہوا وَ لَا تَقْرَبُواْ اَمْوَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یعنی یتیم
 کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس عادت کے ساتھ جو نیکی پر مبنی ہے اور
 اللہ تعالیٰ کا یہ قول اِنَّ الَّذِيْنَ يَّكْلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتِيْمِ
 ظُلْمًا جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں تو جن لوگوں کی نگرانی میں یتیم بچے
 تھے انھوں نے سخت احتیاط پر تہی شروع کی ان کے کھانے کے سامان کو
 اپنے سامان سے جدا کر دیا اور ان کے پینے کی چیزوں کو اپنی چیزوں
 جدا کر دیا اور جو کھانا یتیموں کے کھانے سے بچ رہتا اس کو اٹھا رکھتے
 یا تو یتیم اس کو دوسرے وقت کھا لیتا یا وہ مٹر جاتا یہ بات یتیموں کے
 سرپرستوں کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
 ذکر کیا۔ خداوند تعالیٰ نے اس معاملہ میں یہ حکم نازل فرمایا وَ يَسْأَلُوْكَ
 عَنْ الْيَتِيْمِ قُلْ اَصْلَحْ لَهُمْ خَيْرٌ وَّ اِنْ نَخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

یعنی اے محمدؐ! تجھ سے لوگ یتیموں کا مسئلہ دریافت کرتے ہیں تو کہہ کہ اُن کے مال کو دیانت کے ساتھ علیحدہ رکھنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے
 مال کو ملاؤ تو وہ تمہارے بھائی ہیں (یعنی دونوں کا مال مل کر اگر ایک دوسرے میں دیانت کے ساتھ خرچ ہو جائے تو مضافاً نہیں) اس
 آیت کے نازل ہونے پر لوگوں نے یتیموں کے کھانے کو اپنے کھانے میں شامل کر لیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

باپ بیٹوں یا دو بھائیوں میں حُر دانی نہ ڈالو

۳۲۲۵ وَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَ وَلَدِهِ
 وَ بَيْنَ الْاَخِ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ
 (ابن ماجہ۔ دارقطنی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو باپ اور بیٹے کے درمیان حُر دانی
 ڈالے یا دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دے۔

درداۃ ابن ماجہ و الدارقطنی

۳۲۲۶ وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْتِجَ بِالسَّبْيِ
 اَعْطِيَ اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةً اَنْ يُفَرَّقَ
 بَيْنَهُمْ
 (رداۃ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے سامنے جب ایک گھر کے قیدی لاتے جاتے تو آپ ان سب
 کو ایک ہی شخص کے حوالے فرمادیتے اس لئے کہ آپ ان کے درمیان
 حُر دانی ڈالنے کو برا سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

کون لوگ بڑے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۲۷ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَنْتَبِهُكُمْ بِشَرِّ رَكْعَةٍ لَدَيْكُمْ يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَتَمَتَّعُ بِرَفْدِهِ -
 (رواہ دذیبی) (اور کسی کو خیرات نہ دیں۔ (در زین)

لو نڈی غلاموں کو اپنی اولاد اور اپنے بھائی کی طرح رکھو

۳۲۲۸ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعِي الْمَلَائِكَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْنَا أَنَّ خِدْيَةَ الْأُمَّةِ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَانِي قَالَ نَعَمْ فَأَكْثَرُ مُوْهُمُ كُكْرَامَةٍ أَوْ لَا دِيْكُمُ وَأَطْعُمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا إِنَّمَا يَنْفَعُنَا اللَّهُ نِيًّا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تَقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّاهُ فَهُوَ أَخْوَلُكَ دَرَاكًا ابْنُ مَا جَاءَ
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جو اپنے مملوک (غلام و لونڈی) سے براسلوک کرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو خبر دی جو آپ کی اس امت میں تمام امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے کیا اتنی کثرت کی حالت میں ہر ایک سے خوش خلقی کا برتاؤ ممکن ہے (آپ نے فرمایا ہاں تم ان کے ساتھ ایسی ہی سلوک کرو جیسا کہ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہو اور ان کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم کو دنیا میں نفع پہنچانے والی کوئی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ گھوڑا جس کو تو دشمنوں سے لڑنے کے لئے اپنے ہاں باندھ رکھے اور وہ غلام جو تجھ کو عبادت و نماز کے لئے دے اور تیرے کاموں کو انجام دیتا رہے۔ اور جب تیرا غلام نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (تو اس سے بھائی کی طرح سلوک کر۔) (ابن ماجہ)

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصَّغَرِ

نابالغ بچوں کی تربیت و پرورش اور بالغ ہونے کا بیان

فصل اول
 عمر بلوغ پندرہ سال ہے

۳۲۲۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَحَدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّ لِي ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَاذَنِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ هَذَا قَرْنِي مَا بَيْنَ الْمَقَاتِلَةِ وَالْمَدَائِنَةِ -
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگِ احد کے سال جب کہ میری عمر چودہ سال تھی، مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا گیا۔ آپ نے مجھ کو واپس کر دیا (اور جہاد میں شرکت کے لئے مجھ کو نہ لے گئے) پھر جنگِ خندق کے سال میں جب کہ میری عمر پندرہ سال کی تھی دوبارہ حضور کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھ کو شرکت کی اجازت دیدی۔ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ عمر (یعنی پندرہ سال کی عمر) لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان

فرق کرنے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی کی پرورش کا تنازعہ اور انہیں کا تصفیہ
 حضرت برابر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال میں نبی صلی

۳۲۳۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّاهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَا يُبَيِّتُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ عَلَى أَنَّ مَنْ آتَاكَ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّكَ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاكَ مِنْ الْمُسْلِمِينَ كَرِهَ يَرْدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَتَّخِذَ خَلْفَهَا مِنْ قَابِلٍ وَ يَقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ مَضَى الْأَجَلَ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَتُهُ حَمْرَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ فَتَنَّا وَلَهَا عَلَى فَاخَذَ بِسِدِّهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلَى قَزِيدٍ وَ جَعْفَرٌ فَفَتَالَ عَلَى أَنَا أَخَذْتُهَا وَ هِيَ بِنْتُ عَمِّي وَ قَالَ جَعْفَرُ بِنْتُ عَمِّي وَ خَالَتُهَا تَحْتِي وَ قَالَ قَزِيدٌ بِنْتُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاكَمَتِهَا وَ قَالَ أَلَمْ تَلَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَ قَالَ لِعَلِّي أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ وَ قَالَ لِيَجْعَفَرُ أَشَبَّهْتَ خَلْقِي وَ خُلِقِي وَ قَالَ لِيَزِيدُ أَنْتَ أَخِي نَادَوْا مَوْلَانَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱

اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں پر صلح کی تھی۔ ایک تو یہ کہ مشرکوں میں سے جو شخص آپ کے پاس آجائے آپ اس کو واپس فرمادیں دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں سے جو شخص مشرکوں کے پاس چلا جائے مشرک اس کو آپ کے پاس واپس نہ کریں۔ تیسرے یہ کہ حضور ﷺ علیہ وسلم آئندہ سال مکہ میں تشریف لائیں اور اپنا عمرہ قضا کریں اور صرف تین دن مکہ کے اندر قیام فرمائیں۔ چنانچہ آئندہ سال جب آپ مکہ تشریف لائے اور تین دن بعد واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ساجزادی آپ کے پیچھے یہ کہتی ہوئی دوڑیں۔ اے میرے چچا! اے میرے چچا! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو پکڑ لیا، یعنی اپنے ہمراہ لے لیا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بچی کی پرورش کے بارے میں جھگڑا ہوا (یعنی ان میں سے ہر ایک نے یہ چاہا کہ وہ اس بچی کی پرورش کرے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس بچی کو لیا ہے یعنی میں اس کو لایا ہوں اور پھر وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے، زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ نبی ﷺ نے اس جھگڑے کا فیصلہ

اس طرح کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اس کی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو میری پیدائش اور میرے خلق میں مجھ مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا محبوب ہے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کس بچہ کی پرورش کا سب سے زیادہ حق اس کی ماں کو ہے

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرا بیٹا کون سے بدلتوں میرا بیٹا اس کا برتن رہا اور میری چھاتی اس کی مشک رہی اور میری گود اس کا گہوارہ (یعنی میں نے اپنے اس بیٹے کو بدلتوں پالا ہے) اب اس کے باپ مجھے طلاق دیدی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تک تو نکاح نہ کرے اس کی پرورش کی زیادہ مستحق ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۳۲۳۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ أُمَّ رَأً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَحَدِي لَهُ سَقَاءٌ وَجَحْرِي لَهُ حَوَاءٌ وَأَنَّ أَبَا طَلْقَنِي وَارَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهِمَا لَمْ تُنْكِحِي - (رواه أحمد و أبو داود)

مذمت پرورش کے بعد لڑکے کو ماں باپ میں سے کسی کے بھی پاس رہنے کا اختیار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لڑکے کو اس امرا کا اختیار دیدیا کہ وہ ماں کے پاس رہے خواہ باپ کے پاس رہے۔ (ترمذی)

۳۲۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّ غُلَامًا مَبْنِيًّا أَبِيهِ وَأُمِّهِ - (رواه الترمذی)

۳۲۳۳ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدَيْهِمَا شِئْتَ فَاخْذْ بِيَدِ امِّمَ فَأَخَذَتْ بِهِ -

(رواہ ابو داؤد و النسائی و الدارمی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لیجائے حالانکہ اب وہ اس قابل ہوا ہے کہ مجھ کو پانی پلاتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے۔ نبی صلعم نے لڑکے سے فرمایا۔ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان میں سے جس کو تو پسند کرے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کو لے گئی۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

۳۲۳۴ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَلِمَانَ مَوْلَى لَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارْتَبَعَتْ مَعَهَا ابْنُ تَمَادٍ قَدْ حَلَقَهَا زَوْجُهَا فَادْعَاهَا فَرَحَلَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتِهِمَا عَلَيْهِ رَظْنٌ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يَحْقِظُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا إِيَّكَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بَيْرٍ أَبِي عُنْبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَدِّبِ الْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يَحْقِظُنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدَيْهِمَا شِئْتَ فَاخْذْ بِيَدِ امِّمَ -

(رواہ ابو داؤد و النسائی و الدارمی)

حضرت ہلال بن اسامہؓ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب سلیمان مدینہ کے حاکم تھے اور میں ابو ہریرہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت ان کے پاس آئی جو فارس کی رہنے والی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اس کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی تھی اور میاں بیوی کے درمیان لڑکے پر جھگڑا تھا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابو ہریرہؓ سے کہا آجے ابو ہریرہؓ! میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے ابو ہریرہؓ نے کہا تم اس لڑکے پر قرعہ ڈالو ابو ہریرہؓ نے فارسی میں یہ الفاظ اس سے کہے پھر اس کا خاوند آگیا اور اس نے کہا میرے بیٹے کے معاملہ میں کون مجھ سے جھگڑا کرتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا یا اللہ! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں واقعہ یہ ہے کہ میں ایک روز نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ میرا شوہر میرے بیٹے کو لیجانا چاہتا ہے حالانکہ وہ مجھ کو نفع پہنچاتا ہے اور ابو عبیدہؓ کے کنوئیں مجھ کو پانی پلاتا ہے اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مجھ کو شیریں پانی پلاتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سن کر فرمایا۔ تم دونوں (میاں بیوی) اس پر قرعہ ڈالو شوہر نے کہا میرے بیٹے کے معاملہ میں کون مجھ سے جھگڑتا ہے رسول اللہؐ نے لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان میں سے تو جس کو پسند کرے اس کا ہاتھ پکڑ لے۔ لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

کِتَابُ الْعِتْقِ

غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان

فصل اول

برودہ کو آزاد کرنے کا احکام

۳۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْفٍ مِنْهُ عَصْفًا آمِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فُرْجَهُ بِفُرْجِهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے مسلمان غلام کو آزاد کرے گا خداوند تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے مالک کے عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ کو (بخاری و مسلم)

گراں قیمت اور اپنا پسندیدہ غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے

۳۲۳۶ وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَاتُ اللَّهِ وَ جِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ فَإَيُّ الرِّقَاقِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا قَىٰ أَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِن لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعَيِّنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَا خَيْرَ قُلْتُ فَإِن لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَقْصِدُ قَىٰ بِهَا عَلَىٰ نَفْسِكَ -

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا کہ کونسا عمل افضل و بہتر ہے آپ نے فرمایا خدا پر ایمان رکھنا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں نے پوچھا اور کون غلام آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا جو زیادہ قیمتی ہو اور مالک کو زیادہ پیارا ہو میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کر سکوں داپنی ناداری کے سبب تو کیا کروں فرمایا کام کرنے والوں کو مدد دے یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے۔ میں نے عرض کیا اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے (تو کیا کروں؟) فرمایا لوگوں کو برائیوں اور شر سے محفوظ رکھ یہ بھی ایک صدقہ ہے یا ایک بھلائی ہے جو تو اپنے نفس پر کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بھی ایک صدقہ ہے یا ایک بھلائی ہے جو تو اپنے نفس پر کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

برودہ کو آزاد کرنے یا برودہ کی آزادی میں مدد کرنے کی فضیلت

۳۲۳۷ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَعَدْتُ أَنْ تَعْرِضْتَ الْمُسْئَلَةَ أَعْتَقِي النَّسَمَةَ وَفَكَ الرِّقَبَةَ قَالَ أَوْ لَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَفْتَرِدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَ الرِّقَبَةَ أَنْ تُعَيِّنَ فِي نَفْسِهَا وَ الْمُنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْفَقْهُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْفَالِاحِ فَإِنْ لَمْ تَطِقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے ذریعہ سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو نے الفاظ تو اپنے سوال میں مختصر استعمال کئے لیکن بڑی اہم بات دریافت کی تو جان کو آزاد کر اور غلام کو آزاد کر۔ دیہاتی نے عرض کیا کیا یہ دونوں باتیں ایک سی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ پورے غلام کو آزاد کرے یا تنہا آزاد کرے اور غلام کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اس کی آزادی میں اس کو مدد دے۔ اور (جنت میں داخل کرنے والا

الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْثَانَ وَامْرُءًا بِالْمَعْرُوفِ وَ
اِنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِئْ ذَلِكَ فَكُفَّ
لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

نہ ہو سکے تو پھر اپنی زبان کو بند رکھ اور سوائے بھلی بات کے

۳۲۳۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ
اللَّهُ فِيهِ بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ
نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ
شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا
يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

فصل سوم

۳۲۳۹ عَنْ الْغُرَيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اتَيْنَا وَائِلَةَ
بْنِ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ
زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنْ اَحَدُكُمْ
لَيَقْرَأُ وَمُصَحِّفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَ
يَنْقُصُ فَقُلْنَا لَئِنْ اَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا اَوْ جَبَ
بِعَنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتَقُوا عَنْهُ
يَعْتِقُ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

آنے (واقعہ منکر) فرمایا اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے ہر عضو کے بدلے اعضاء کو دوزخ سے نجات دے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کسی غلام کے حق میں سفارش کرنا بہترین صدقہ ہے۔

۳۲۴۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرِّقَبَةُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

عمل یہ ہے کہ، دودھ والا جانور کسی محتاج کو دودھ پینے کے لئے دے
اور اس ظالم رشتہ دار پر جو تجھ پر ظلم کرتا ہو مہربانی اور احسان کر اگر
تجھ سے یہ نہ ہو سکے تو پھر بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا لوگوں
کو بھلائی کی طرف مائل کر اور بُرائی سے روک۔ اور یہ بھی تجھ سے
(بہیقی در شعب الایمان) اور کوئی بات زبان سے نہ نکال۔ (بہیقی در شعب الایمان)
حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص اس نیت سے مسجد کو بنائے کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا
جائے اُس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو شخص
مسلمان غلام کو آزاد کرے اس کا یہ کام اس کو دوزخ سے نجات
دے گا اور جو شخص خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں بڑھا ہو یا بڑھایا
قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ (شرح السنہ)

غریف بن دلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم وائیلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
اور ان سے کہا کہ، ہم سے کوئی حدیث بیان کرو جس میں
کمی بیشی نہ ہو (یہ سن کر) وائیلہ غضب ناک ہو گئے اور کہا تم میں
سے ہر شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس کا قرآن اس کے گھر
میں لٹکا رہتا ہے لیکن پھر بھی وہ کمی بیشی کرتا ہے (یعنی باوجود
اس کے کہ قرآن مجید اس کے پاس موجود رہتا ہے پھر بھی وہ کمی بیشی
کرتا ہے) ہم نے کہا ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو حدیث تم نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی ہو ہم کو سناؤ۔ انھوں نے کہا (ایک روز) ہم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک دوست کا معاملہ لے کر حاضر ہوئے
جس نے خود کشتی کو قبول کر کے اپنے لئے دوزخ کو واجب کر لیا تھا
اس غلام کے ہر عضو کے ہر عضو کے بدلے اعضاء کو دوزخ سے نجات

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے بہترین صدقہ سفارش کرنا ہے وہ سفارش جس کے
ذریعہ جان کو آزادی یا نجات حاصل ہو۔
(بہیقی)

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمَشْتَرِكِ وَشُرَيْ الْقَرِيبِ الْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابتدار کو خریدنے اور بیماری کی حالت میں آزاد کرنا بیان

فصل اول

مشترک غلام کو آزاد کرنے کے بارے میں ایک ہدایت

۳۲۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائِهِ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ شَمَنَ الْعَبْدِ فَقِي مَّ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ فَأَعْطَى شِرْكَاءُؤُهُ حِصَصَهُمْ وَوَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَلَا فَتْدًا عَنِّي مِنْهُ مَا عَتَقَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مشترک غلام کو اپنے حصہ کے آزاد کرے (اس کو چاہیے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ غلام کے بقیہ شریکوں کے حصوں کو خرید کر غلام کو پورے طور پر آزاد کر سکے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے اور غلام کے دوسرے شریکوں کو ان کے حصوں کی قیمت دے کر اس کو آزاد کر دیا جائے اور اگر اتنا مال اس کے پاس نہیں ہے تو صرف اپنا حصہ آزاد کرے۔ (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صحابین کی مستدل حدیث

۳۲۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْتَرَقٍ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ دوسرے شریکوں کو ان کے حصوں کی قیمت دے سکے تو وہ غلام بالکل آزاد ہو جائے گا (اور ان کے حصوں کی قیمت اس کو دینی پڑے گی) اور اگر اتنا مال اس کے پاس نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کرا کے اس کے بقیہ حصوں کی قیمت ادا کرانے لیکن غلام کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جو اس کی طاقت سے خارج ہو (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مرض الموت میں اپنے تمام غلام آزاد کر کے اپنے ورثاء کی حق تلفی نہ کرو۔

۳۲۴۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاهُمْ أَثَلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا (رَدَّاهُمْ مُسْلِمًا) وَدَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ أَهَمَّهُمْ أَنْ لَا أَصِلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلًا وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے اور ان کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو طلب فرمایا ان کے حصے کئے اور پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے دو کو (قرعہ کے ذریعہ) آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو بدستور غلام رکھا اور آزاد کرنے والے کے لئے سخت الفاظ فرمائے (مسلم) اور نسائی کی روایت میں ”سخت الفاظ فرمائے“ کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس شخص کے جنازہ پر نماز نہ پڑھوں

لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ لَمْ يَدْخُلْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔
ابوداؤد کی روایت میں انھیں الفاظ کی جگہ یہ لفظ ہیں کہ اگر میں اس کے دفن کے وقت موجود ہوتا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

غلام باپ کو خریدنے کا مسئلہ

۳۲۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزَنِي وَلَدٌ وَالدَّاءُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔ (درواہ مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں آتا رسکنا کر اس صورت میں جب کہ باپ کو کسی کا مملوک (یعنی غلام ہو) اور یہ اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم)

مذہب غلام کو بیچنا جائز ہے یا نہیں

۳۲۸۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ مَتًى فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّخَعِ بِشَتَمِ مِائَةِ دِرْهَمٍ رُمْتُفَقَ عَلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِشَتَمِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَعْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلُ شَيْءٌ فَلَا هَلَكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلْيُذِ قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو بیچ دیا اور اس کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ نعیم نے شتام نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں خرید کر لیا۔ (بخاری و مسلم) اور یہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں اس غلام کو خرید لیا اور آٹھ سو درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درہم اس شخص کو دیدیے جس کا وہ غلام تھا اور پھر فرمایا تو اس رقم کو سب سے پہلے اپنی ذات پر خرچ کر پھر اس میں سے خیرات کر پھر جو کچھ باقی رہے کھروالوں پر خرچ کر اور اس سے بھی بچے تو اس طرح خرچ کر۔ آپ نے دائیں بائیں اشارہ کر کے فرمایا۔

فصل دوم

ذی رحم محرم ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے

۳۲۸۹ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَهْمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ فَخَرَّمَهُمْ حُرٌّ۔ (درواہ الترمذی)
حسن، سہمہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص محرم قرابتدار کا مالک ہو وہ قرابتدار محرم آزاد ہے (یعنی جو شخص کسی محرم قرابتدار کو خریدے یا اسکو ہبہ اور وصیت میں ملے وہ اسکی ملکیت میں آئے ہی آزاد ہو جاتا ہے) (ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ)

۱۔ ”مذہب“ کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے پہلی صورت میں غلام کا بیچنا یا ہبہ کرنا ممنوع ہے دوسری صورت میں بیع دہبہ درست ہے۔ ۱۲ مترجم

ام ولد اپنے آقا کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتی ہے

۳۲۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَلَّتْ أَمَةٌ الرَّجُلِ مِنْهُ فِيهِ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَ ۝

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی لونڈی اس کے نطفہ سے بچ جائے وہ اس شخص (یعنی اپنے مالک) کے مرے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

(رداۃ البوداؤد)

(دارمی)

۳۲۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِئْسَ أُمَّهَاتُ الْأَوْدَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ ۝ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَأَنْتَهَيْنَا ۝

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان لونڈیوں کو فروخت کیا جس سے اولاد ہو چکی تھی لیکن حضرت عمر نے اپنے عہد میں ہم کو اس سے منع فرمایا اور ہم اس سے باز رہے۔ (ابوداؤد)

(رداۃ البوداؤد)

اگر آزادی کے وقت غلام کے پاس کچھ مال ہو تو آقا کی اجازت کے بعد ہی وہ اس کا مالک ہوگا

۳۲۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا أَوْ لَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ ۝ (رداۃ البوداؤد وَابْنُ مَاجَهَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالک یا اس کو آزاد کرنے والے کا ہے البتہ اگر مالک یہ کہے کہ غلام اپنے مال کا بھی مالک ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آزادی جزوی طور پر واقع ہوتی ہے یا نہیں ؟

۳۲۵۰ وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شَقِيمًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ بِدِيْنِكَ فَاجَاذَ عِثْقَهُ ۝ (رداۃ البوداؤد)

ابو الملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کا کوئی شریک نہیں ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ غلام کو بالکل آزاد کر دیا جائے۔ (ابوداؤد)

مشروط آزادی کا ایک واقعہ

۳۲۵۱ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ أَعْتَقُكَ وَاشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَشْتُ فَقُلْتُ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَشْتُ فَاعْتَقَنِي وَشَرَّ عَلَى ۝ (رداۃ البوداؤد وَابْنُ مَاجَهَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ کی ملکیت میں تھا (ایک دن) انھوں نے مجھ سے کہا۔ میں تجھ کو اس شرط سے آزاد کرتی ہوں کہ جب تک تو زندہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے عرض کیا اس شرط کی ضرورت نہیں۔ میں جب تک زندہ رہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوں گا۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو آزاد کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی شرط مجھ پر لگا دی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مکاتب جب تک بورا بدل کتابت ادا نہ کرے غلام ہی رہے گا۔

۳۲۵۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ كَاتِبٌ عَبْدًا مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَاتِبِهِ ۝

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مکاتب غلام پر جب تک ایک درہم باقی رہے گا وہ غلام ہی

دَرَّاهِمَ -

(درواہ ابعداؤد) رہے گا۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو اپنے مکاتب غلام سے پردہ کا حکم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تم میں سے جس کے پاس کوئی ایسا مکاتب (غلام) ہو جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اس سے اپنا بدل کتابت (یعنی اپنی آزادی کی قیمت) ادا کرے تو اس (مالک) کو چاہیے کہ وہ اس غلام سے پردہ کرے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۵۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مَكْتَبٍ أَحَدُكُمْ وَفَاءً فَلْيَحْتَجِبْ مِنْهُ - (درواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

مکاتب کی طرف سے بدل کتابت کی جزئی عدم ادائیگی کا مسئلہ

مرو بن شعبہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنے غلام کو سواوقیہ یا سو درہم پر مکاتب بنایا ہو اور اس نے صرف دس دینار یا دس درہم ادا کئے ہوں اور اس کے بعد وہ مزید قیمت ادا کرنے سے قاصر رہا ہو، تو بدستور غلام ہی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۵۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَتَبَ عَبْدًا عَلَى مِائَةِ أَوْ قِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَى عَشْرَةِ أَدَانٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَائِرٍ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ - (درواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مکاتب کو جب اپنے عزیز کا خون بہا لے یا وہ کسی کے مال کا وارث ہو تو اس کو صرف اتنا ہی مال ملے گا جس قدر کہ وہ آزاد ہو (ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مکاتب کو صرف اس قدر حصہ خون بہا میں سے دیا جائے گا جس قدر کہ اس نے اپنے بدل کتابت کو ادا کیا اور آزاد ہوا ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

۳۲۵۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمَكْتَبُ حَدًّا أَوْ مِثْرًا وَشَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ - (درواہ ابوداؤد و الترمذی)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤَدَّى الْمَكْتَبُ بِمِصْبَةٍ يَأْتِي بِهَا حُرٌّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ وَضَعْفَهُ -

فصل سوم

مالی عبادت کا ثواب میت کو بھیجتا ہے

عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں نے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور اس کو آزاد کرنے میں تاخیر کی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ میں نے (اس کے مرنے کے بعد) قاسم بن محرز سے پوچھا کہ اگر میں اپنی ماں کی طرف سے آزاد کروں تو کیا اس سے اس کو کوئی نفع پہنچے گا؟ قاسم نے کہا کہ (ایک مرتبہ) سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری ماں مر گئی ہے اگر میں اس کی طرف سے کسی کو آزاد کروں تو اس کو کچھ نفع پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں نفع دے گا۔ (مالک)

۳۲۵۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تَصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ إِنِّي سَعِدْتُ بِعِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُتِيَ هَكَذَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ - (درواہ مالک)

۳۲۵۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ ثَوَّ فِي عَبْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَوِّ نَأْمَةٍ فَاعْتَقَهُ عَنْهُ عَائِشَةُ أُمَّهُ رِقَابًا كَثِيرَةً - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مرنے کے بعد ان کی بہن حضرت عائشہ نے بہت سے غلام آزاد کئے۔ (مالک)

۳۲۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی غلام کو خریدے اور اس کے مال کی شرط نہ کرے تو خریدنے والے کو اس کے مال میں سے کچھ نہ ملے گا۔ (دارمی)

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

فصل اول

۳۲۵۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمَقِيلُ الْقُلُوبِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے تھے نہیں قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔ (بخاری)

غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

۳۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَمُهِنُكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَنِي كُفْرٍ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِشَيْءٍ أَوْ لَيْعُمَتْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ تم کو اس سے منع فرمایا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اگر قسم کھانا ضروری ہو تو خدا کی قسم کھاؤ، ورنہ خاموش رہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۶۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطُّوِّ وَلَا بِأَبَائِكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی۔ (مسلم)

۳۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَوْ قَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم کھاتے ہوئے اپنی قسم میں یوں کہے کہ قسم ہے لات و عزرا کی (بتوں کے نام ہیں) تو اسکو چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے (یعنی توبہ کرے کہ اس نے بتوں کی قسم کھائی) اور جو شخص اپنے کسی دوست یا کچھ کہے کہ اوجو اکھیلیں تو اس کو چاہیے کہ وہ حمد سے یا خیرات کرے (بخاری و مسلم)

اسلام کے حلال کسی دوسرے مذہب کی قسم کھانے کا مسئلہ

۳۲۶۳ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام کے خلاف کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور وہ

غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ
عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ
نَفْسَهُ بَشْيَءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ
مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ إِذْ عَى
دَعْوَى كَاذِبَةٍ لَيْتَ كَثْرَتُهَا لَمْ يُرِدْهُ اللَّهُ
إِلَّا قِتْلَهُ رُتِفَتْ عَلَيْهِ

ہو تو وہ شخص ایسا ہے جیسا کہ اس نے کہا (مثلاً اس نے قسم کھائی کہ اگر میں
یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں اور پھر قسم
کھانے کے بعد وہ وہی کام کرے اور اپنی قسم کو جھوٹا کرے تو وہ ایسا
ہی ہے یعنی یہودی یا نصرانی اور اسلام سے بیزار ہے) اور جو شخص کسی چیز
کا مالک نہ ہو اس کی نذر درست نہیں ہوتی اور جو شخص خودکشی کرے تو
جس آلہ یا ہتھیار وغیرہ اس نے خودکشی کی ہے اسی آلہ یا ہتھیار کے ذریعہ
اس کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور جو شخص کسی مسلمان پر

رے اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور جو شخص کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائے اس کا گناہ بھی ایسا ہی ہے جیسا
اس کو قتل کیا اور جو شخص مال و دولت حاصل کرنے کے لئے جھوٹا دعویٰ کرے خداوند تعالیٰ اس کے مال میں کمی کرے گا۔ (بخاری و مسلم)
اگر قسم توڑنے ہی میں مبتلا ہو تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے

۳۲۶۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَاللَّهُ إِنشَاءَ اللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ قَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ
يَمِينِي وَآيَةُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ رُتِفَتْ عَلَيْهِ
۳۲۶۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ سَمُرَةَ لَوْ تَرَأَى الْأَمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ
أُوتِيَتْهَا عَنْ مُسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَ لَا
أُوتِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مُسْئَلَةٍ أَعِنْتَ عَلَيْهَا وَلَا ذَا -
حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَ آيَةُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ فِي
رِوَايَةٍ فَإِنَّ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ
يَمِينِكَ رُتِفَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خدا کی قسم اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور وہ چیز بہتر ہو تو
میں اپنی قسم توڑ دوں گا اور قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے
بہتر چیز پر عمل کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ تو کسی جگہ کی امارت اپنی خواہش
سے حاصل نہ کر اس لئے کہ جب تیری خواہش سے تجھ کو امارت ملے گی
تو امارت تجھ کو سپرد کی جاسکے گی اور اگر بغیر خواہش کے تجھ کو امارت
دی جائے گی تو اس پر تجھ کو مدد دی جائے گی اور جب تو کسی بات
پر قسم کھائے اور قسم کے خلاف کام کو بہتر خیال کرے تو اپنی قسم کا
کفارہ دے اور اس بہتر کام کو عمل میں لا اور دوسری روایت میں
یہ الفاظ ہیں کہ اس بہتر کام پر عمل کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔
(بخاری و مسلم)

۳۲۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَرَأَى
خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ -
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر قسم کے خلاف
اس بات کو بہتر خیال کرے تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس کام کو
کرے۔ (مسلم)

۳۲۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا نَبْلَحُ أَحَدًا كُفْرًا بِمِيمِنِهِ
فِي أَهْلِهِ إِنَّمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ
الَّتِي اخْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ رُتِفَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے قسم ہے خدا کی تمہارا اپنی قسم پر جو اپنے گھروالوں کے متعلق ہو
امرار یا ضد کرنا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ رکھتا ہے جتنا کہ
قسم کو توڑنا اور اس کا کفارہ دینا۔ (بخاری و مسلم)

کسی تازغہ کی صورت میں قسم دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تیری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب قسم دینے والا تجھ کو سچا سمجھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم، قسم دینے والے کی نیت پر مبنی ہوتی ہے۔ (مسلم)

لغو قسم پر مواخذہ نہیں ہوگا
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعَصِّمُونَ (اور وہ لوگ جو لغو باتوں سے پرہیز نہیں کرتے) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر یہ کہنا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا اور خدا کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا (یعنی ان لوگوں کا مکمل کلام یہ الفاظ تھے اور قسم کھانا مقصود نہیں تھا) (بخاری و مسلم)

۳۲۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يَصِدُّكَ عَلَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ صَاحِبُكَ۔

۳۲۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُتَحَلِّفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤْخَذُ كَمُ اللَّهِ بِاللَّعْنِ فِي آيَاتِنَاكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔

اور شرح السنہ میں مصابیح سے نقل کیا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

فصل دوم

غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم نہ تو اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اور نہ ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ تم خدا کی قسم کھاؤ جب تک تم سچے نہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے قسم کھائی امانت کی (یعنی خدا کا نام لئے بغیر صرف امانت کی قسم کھائی) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۲۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَانْتُمْ صَادِقُونَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۷۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۲۷۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْإِلهِ مَا نَدَى فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اسلام سے بیزاری کی قسم کا مسئلہ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص یہ کہے کہ میں اسلام سے بیزار ہوں (یعنی یہ کہے کہ اگر میں ایسا کام کروں تو اسلام سے بیزار ہوں) پھر اگر وہ جھوٹا ہے (یعنی اس نے ایسا کام کیا) تو پھر وہ ایسا ہی ہے (یعنی اسلام سے بیزار ہو) اگر وہ

۳۲۷۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرٍّ مَعَ مَنْ لَا سَلامَ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

سچا ہے تو وہ پوری طرح اسلام کی طرف واپس نہ آئے گا (یعنی گنہگار ہوگا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

آنحضرت بعض مواقع پر کس طرح قسم کھاتے تھے

۳۲۷۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو اس طرح کہتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔ (ابوداؤد)

۳۲۷۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم اس طرح ہوتی تھی، نہیں (یعنی یہ بات نہیں) میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

قسم کے ساتھ ”انشاء اللہ“ کہنے کا مسئلہ

۳۲۷۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا حُدُثَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) وَ ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً قَالُوا قَفُوْهُ عَلَى أَبِي عُمَرَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہا تو قسم کے خلاف کرنے میں اس پر گناہ نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

فصل سوم

غیر مناسب قسم توڑ دو اور اس کا کفارہ دو

۳۲۷۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ ابْنَنِي عَمِّي إِيَّاهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكْفِرَ عَنْ يَمِينِي - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

احوص عوف بن مالک سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس معاملہ میں مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں کہ جب مجھ کو ضرورت ہوتی ہے اور میں بچے کے بیٹے کے پاس مانگنے جاتا ہوں تو وہ ضرور مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور نہ خود میرے ساتھ کچھ سلوک کرتا ہے پھر جب اس کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ میرے پاس آتا اور مجھ سے مانگتا ہے اور میں اس بات پر قسم کھاتی ہے کہ میں نہ تو اس کو کچھ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک کروں گا۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ کام کر جو بہتر ہو یعنی اس کی ضرورت کو رفع کر اور اس کے ساتھ سلوک بھی کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے (نسائی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ

دَفَعْنِي رَدَايَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ -

ہیں کہ مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چچا زاد بھائی میرے پاس مانگنے آتا ہے اور میں قسم کھا لیتا ہوں کہ نہ تو میں اس کو کچھ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی قسم کا کفارہ دے۔

بَابُ فِي النَّذْرِ

نذروں کا بیان

فصل اول

نذر کی ممانعت

۳۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يَغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی البتہ اس کے ذریعہ سے بخیل کا کچھ مال خرچ کرایا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بس نذر کو پورا کرنے میں گناہ ہوتا ہوا سے پورا نہ کرو

۳۲۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَهُ فَلَا يُعْصِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی نذر کرے اس کو چاہئے کہ اپنی نذر کو پورا کرے اور خدا کی اطاعت کرے اور جو شخص خدا کی نافرمانی کی نذر کرے وہ اپنی نذر کو پورا نہ کرے اور خدا کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۲۸۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَقَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي مَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس چیز کی نذر پورا کرنا جائز ہے جس کا وہ مالک نہ ہو (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کی نافرمانی کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔

نذر کا کفارہ؛

۳۲۸۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت عقبہ بن عامر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نذر کا کفارہ بھی قسم کا ہی کفارہ ہے۔ (مسلم)

نذر کی جن باتوں کو پورا کرنا ممکن نہ ہو ان کو پورا کرنے کی اجازت

۳۲۸۳ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ لَا يَقْعُدَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْتَكُمْ وَلَيْسْتَظِلَّ وَلَيْقَعْدُ وَالْيَتَمَّ مَرَّةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ نے ایک شخص کو کھڑے دیکھا اور اس کا حال پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانا ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور نہ کسی چیز کا سایہ لے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو بات چیت کرے سایہ میں بیٹھے اور روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

۳۲۸۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهْدِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ
مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ
اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعَذُّبِ هَذَا
نَفْسَهُ لَعْنَى وَآمَرَ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
رَكِبَ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنَى عَنْكَ وَعَنْ
نَذْرِكَ -

دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے
راستہ میں چل رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض
کیا اس نے نذر مانی ہے کہ (بیت اللہ کو) پیادہ پا جائے۔ آپ نے فرمایا
اپنی جان کو اس قسم کی تکلیف میں ڈالنے کی خدا کو پرواہ نہیں ہے۔
اس کے بعد اس بوڑھے کو حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے (بخاری و مسلم)
اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپؐ اس
بوڑھے سے یہ فرمایا اے بوڑھے سواری پر جا اس لئے کہ خداوند تعالیٰ
تجھ سے اور تیری نذر سے بے پروا ہے۔

نذر ماننے والے کے ورثاء پر نذر پوری کرنا واجب ہے یا نہیں؟

۳۲۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ
كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ
فَأَمَّا أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کا مسئلہ پوچھا جو اس کی ماں نے
مانی تھی اور اس کو پورا کرنے سے پہلے وہ مر گئی۔ آپؐ نے فرمایا
تم اس کی نذر کو اس کی جانب سے پورا کرو۔ (بخاری و مسلم)
اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی ممانعت

۳۲۸۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى
اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ
فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يُخَيِّرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثِ مُطَرِّلٍ -

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا
رسول اللہؐ! میری تمام وکمال توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے
دست کش ہو جاؤں اور خدا اور اس کے رسول کے لئے سب خیرات کر دوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ مال روک
لے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیرہ کا حصہ رکھ لیتا ہوں (بخاری و مسلم)
یہ حدیث ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

فصل دوم

گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے خدا کی نافرمانی یا گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نذر کا
کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔
(ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ
الْيَمِينِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ) -

۱۔ غزوہ تبوک میں تین شخص شریک نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو ان لوگوں پر بہت خفا ہونے
اور لوگوں کو ان سے بولنے اور بات چیت کرنے سے منع فرمایا۔ ان میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے جب عاجز و تنگ آگئے تو خدا
سے توبہ کی، ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے حق میں آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپؐ سے عرض کیا کہ میں اپنا سارا مال دے
دوں جو حدیث میں مذکور ہے۔ ۱۲ مترجم

غیر معین نذر کا کفارہ

۳۲۸۸ وَعَنْ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يَسْمِهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا إِلَّا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَوْ طَاقَهُ فَلَيْفَ بِهِ رَدَّوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى أَبِي عُبَّاسٍ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی غیر معین چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کسی گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کا پورا کرنا اس کے ممکن نہ ہو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کو پورا کر سکے تو اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ) بعض راویوں نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

صرف اس نذر کو پورا کرو جو جائز ہے

۳۲۸۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بَوَانَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَشْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَنْذِرُكَ فَإِنَّهُ لَا دَفَاعَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا خِيَمًا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ثابت بن قیسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے یہ نذر کی کہ وہ مقام بوانہ میں دو گھر کے قریب واقع ہے) اونٹ ذبح کرے گا پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی نذر کی خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) پوچھا کیا بوانہ میں کوئی بت ایام جاہلیت کا تھا جس کی پرستش کی جاتی تھی یا وہاں کوئی میلہ لگتا تھا صحابہؓ نے عرض کیا کچھ نہیں نہیں۔ آپؐ اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر خدا کی نافرمانی کی نذر البتہ پوری کرنے کے قابل نہیں ہے اور انسان پر اس چیز کی نذر پوری کرنا بھی ضروری نہیں ہے جو اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

دف بجانے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم

۳۲۹۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِاللُّدِيِّ قَالَ أَوْ فِي بَنْدَرِكَ (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَزَادَ زَيْدٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا مَكَانٍ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَشْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْ فِي بَنْدَرِكَ

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی ہے کہ جب آپ جہاد سے واپس تشریف لائیں تو (آپ کے سامنے) میں دف بجاولں آپ نے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر (ابوداؤد) زید نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اس عورت نے یہ بھی کہا کہ اور میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں مقام پر جہاں ایام جاہلیت میں لوگ قربانی کیا کرتے تھے ذبح کروں آپ نے پوچھا کیا ان مقامات میں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی عورت نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ان مقامات میں ایام جاہلیت کے اندر کوئی میلہ لگتا تھا عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔

تہائی مال سے زیادہ صدقہ کرنے کی ممانعت

۳۲۹۱ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَتَخْلَعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ هُجِرَ عَنكَ الثَّلَاثُ - (رَوَاهُ رِزْقِي)

حضرت ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری کامل توبہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم کا کھر چھوڑ دوں، جہاں مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے اور اپنے سائے مال کو خیرات کر دوں آپ نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ تیرے لئے کافی ہے۔ (رزقین)

۳۲۹۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أَصِلِيَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَانِكَ إِذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

کسی خاص جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانی جاتے اور پھر اس نماز کو کسی دوسری جگہ پڑھ لیا جائے تو نذر پوری ہو جائے گی یا نہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خداوند عزوجل سے یہ نذر مانی ہے کہ جب اللہ تم کو فتح کرائے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا آپ نے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لے۔ اس نے پھر یہی عرض کیا آپ نے پھر یہی فرمایا، اسی جگہ نماز پڑھ لے تیسری مرتبہ اس کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا اب تو جہاں تیرا جی چاہے نماز پڑھ۔ (ابوداؤد - ترمذی)

نذر کا کوئی جزو اگر ناممکن العمل ہو تو اس کا کفارہ

۳۲۹۳ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَخْجَّ مَا شِئَتْ وَأَنْهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أَحْنَكَ فَلَتَرْكِبْ وَلْتَهْدِ بُدْنَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ - وَفِي رَوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكَبَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے یہ نذر کی تھی کہ وہ پیدل حج کرے گی لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر، فرمایا تیری بہن کے پیدل جانے کی خدا کو پروا نہیں ہے اس کو چاہئے کہ جب وہ پیدل نہ چل سکے تو سوار ہو کر جائے اور قربانی کرے (ابوداؤد - دارمی - اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی بہن کو یہ حکم دیا کہ سوار ہو

لے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب یہودی قبیلہ بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے پیام بھیجا کہ آپ ابوالبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ ہم ان سے مشورہ کر لیں۔ آپ نے ان کو بھیج دیا۔ بنو قریظہ نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم اپنے آپ کو محمد کے حوالہ کر دیں تو وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق پر ہاتھ پھیر کر ظاہر کیا کہ تم کو ذبح کر ڈالیں گے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ الفاظ کہہ کر میں نے واپس جانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اپنی بات پر نادم ہو کر میں نے دل میں کہا کہ تو نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی۔ پھر ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ۔ اس کے بعد حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے اور اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی مجھ پر کھانا پینا حرام ہے ان کی بیٹی نماز کے وقت ان کو کھول دیتی اور پھر باندھ دیتی۔ لوگوں نے ان کو کھولنا چاہا لیکن وہ راضی نہ ہوئے اور کہا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہ کھولیں گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ سات روز آپ بندھے رہے یہاں تک کہ بھوک اور پیاس سے غش کھا کر گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے ان کو کھولا۔ اس کے بعد کا واقعہ یہ حدیث ہے، یعنی انھوں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ! میری توبہ جب کامل ہوگی جب میں اپنی قوم کو پیوڑ دوں

وَتَهْدِي هَدًى يَدَّرِي رَوَايَةً لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا تَصْنَعُ بَشِقَاءَ
 أُخْتِكَ شَيْئًا فَلَتَرْكَبْ وَلَتَجْ وَتَكْفُرَ بِمَنِّهَا-
 ۳۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَقْبَةَ بَنِي
 ۱۶ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُحْتَمِلَةٍ
 فَقَالَ مَرُّوْهَا فَلَتَحْتَمِي وَالْتَرَكِبْ وَلَتَقْمِ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ- رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
 النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

جاتے اور جانور ذبح کرے اور ایک روایت ابو داؤد کی یہ ہے کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا خداوند تعالیٰ تیری بہن کی اس مشقت کا کوئی ثواب
 نہیں دے گا اس کو چاہئے کہ سوار ہو کر حج کو جائے اور اپنی قسم کا
 حضرت عبد اللہ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کی بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ ننگے سر ننگے
 پاؤں یعنی بیدل حج کرے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
 سے کہو کہ وہ سر کو ڈھانکے سوار ہو (اور نذر کے کفارہ میں) تین
 روزے رکھے۔
 (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

نا جائز نذر کا کفارہ دینا واجب ہے

۳۲۹۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَحَبَّ بَنِي
 ۱۷ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدَهُ
 هُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنَّ عُدَّتْ تَسْأَلْنِي
 الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ
 عُمَرُ أَنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَةٌ عَنْ مَالِكَ كَفَّرَ عَنْ
 تَيْمِيْنِكَ وَكَلِمَةٍ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْبُتُ
 عَلَيْكَ وَلَا نَذَرٌ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي
 طَبِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِي مَالِكَ

سعد بن مسیبؓ کہتے ہیں دو انصاری بھائیوں کو کسی
 کی میراث پہنچی تھی۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے میراث کی
 تقسیم کی خواہش ظاہر کی۔ دوسرے نے کہا اگر تو مجھ سے تقسیم کی خواہش
 ظاہر کرے گا تو میرا سارا مال کعبہ میں خرچ کیا جائے گا (یعنی اس نے
 یہ الفاظ بطور نذر کے کہے) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کعبہ کو تیرے مال
 کی ضرورت نہیں ہے تو اپنی نذر کا کفارہ دے اور (تیرا بھائی
 دوبارہ تجھ سے وراثت کی تقسیم کا سوال کرے تو، تو اپنے بھائی
 سے (اس معاملہ میں) بات چیت کر اس لئے کہ میں نے رسول اللہؐ
 کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدا کی نافرمانی قرابتداری کو منقطع کرتی ہے اور
 جس چیز کا انسان مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے بلکہ
 اس قسم کی نذر وں کا کفارہ دے اور پورا نہ کرے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم جائز اور ناجائز نذر

۳۲۹۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ۱۸ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّذَرُ نَذَرَانِ
 فَمَنْ كَانَ نَذَرُهُ فِي طَاعَةِ فَذَاكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ
 وَمَنْ كَانَ نَذَرُهُ فِي مَعْصِيَةِ فَذَاكَ لِلشَّيْطَانِ
 وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيَكْفَرُ مَا يَكْفُرُ الْيَمِينُ-
 (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نذر دو قسم کی ہے ایک تو وہ نذر جو خدا تعالیٰ کی
 بندگی و طاعت کے لئے مانی جائے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اس
 لئے کہ یہ خالص خدا تعالیٰ کے لئے ہے اور دوسری نذر وہ ہے جو خدا
 تعالیٰ کی نافرمانی و گناہ کے لئے کی جائے یہ نذر شیطان کے لئے ہے
 اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اور اس قسم کی نذر کا کفارہ دے جو
 قسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ (نسائی)

جان قربان کرنے کی نذر کا مسئلہ

حضرت محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ خدا تعالیٰ اس کو دشمن کے ہاتھ سے نجات دلا دے تو وہ اپنے آپ کو قربان یعنی ذبح کر ڈالے گا (خداوند تعالیٰ نے اس کو دشمن سے بچا دیا) تو اس نے اپنی نذر کی بابت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ انھوں نے کہا مسروق سے دریافت کرو۔ اس نے مسروق سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا اپنے آپ کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو مسلمان ہو تو ایک مسلمان کی جان کے قتل کا مرتکب ہو گا اور اگر تو کافر ہے تو دوزخ کی جانب اپنے آپ کو جلد لے جائے گا پس تو ایک دینہ خرید کر مسکینوں کے لئے اس کو ذبح کر دے۔ حضرت اسحق تجھ سے بہتر تھے جن کا دینہ ایک دینہ سے دیا گیا تھا۔ اس شخص نے اس جواب ابن عباس

۳۲۹۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ إِنْ رَجَلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مَوْمِنًا مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ وَاشْتَرَيْتَ بِشَأْنِكَ دُبْحَةً لِلْمَسَاكِينِ فَإِنَّ اسْحَقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَفَدَى بِكَ بَشِي فَاخْتَرَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هَكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَفْتِيكَ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنُ)

کو آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا میں بھی تجھ کو یہی جواب دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ (رزین)

كِتَابُ الْقِصَاصِ

قتل کا بدلہ لینے کا بیان

فصل اوّل

خونِ مسلم کی حرمت

۳۲۹۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ لِيُؤْتِيَهِ النَّارُ لِلْجَمَاعَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور میں خدا تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات پر اس کا خون بہانا جائز ہے ایک تو جان کے بدلے جان (یعنی اگر وہ کسی کو مار ڈالے تو اس کے بدلے میں اس کا قتل جائز ہوگا) دوسرے شادی شدہ آزاد و مکلف مسلمان کا زنا کرنا اگر اس کو سنگسار کرنا روا ہے) تیسرے ترکِ مذہب اور اپنی جماعت سے علیحدہ ہونے والا (یعنی مرتد کا قتل بھی جائز ہے) (بخاری و مسلم)

خونِ ناحق کی حرمت خداوندی سے محروم کر دیتا ہے

۳۲۹۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُونَ فِي شُحْبَةٍ مِمَّنْ دُونِهِ مَا لَمْ يُصِيبْ دَمًا حَرَامًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک کوئی مسلمان خونِ حرام (یعنی قتل) کا مرتکب نہیں ہوتا اس وقت تک وہ دین کی وسعت و کشادگی میں رہتا ہے یعنی

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) خدا تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے (بخاری)

لہٰذا تو بات میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں جس بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اسحقؑ تھے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ امام سیوطیؒ کہتے ہیں کہ اسحقؑ کا نام اہل کتاب کی تحریف ہے اصل نام اسماعیلؑ ہے اس کو حذف کر کے اسماعیلؑ لکھا گیا ہے۔

قیامت میں سب سے پہلے خون کے بارے میں پریشانی ہوگی

۳۳۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي الدِّمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات میں حکم سنائے گا وہ خون (یعنی قتل) کے معاملات ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

میں شخص نے کلمہ پڑھ لیا وہ معصوم الدم ہو گیا

۳۳۰۱ وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتَلَنَاهُ فَضَرَبًا أَحَدًا يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهُمَا ثُمَّ لَا ذِمَّةَ لِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلِمْتُ لِلَّهِ حَافِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لَا قَتْلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَأَقْتَلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ قَطَعَ أَحَدًا يَدَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ تَلَّيْتَهُ فَإِنَّهُ يَمْنُزِلُكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ فَإِلَّا نَكَ يَمْنُزِلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں کافر سے مقابلہ کروں اور ہم دونوں کے درمیان مقابلہ ہو اور وہ کافر میرے ایک ہاتھ کو کاٹ کر بھاگ کھڑا ہو اور ایک درخت کی پناہ میں جا کر یہ کہے کہ میں خدا کے واسطے مسلمان ہوا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب میں اُسے مار ڈالنے کا ارادہ کروں تو وہ یہ کہے کہ لا الہ الا اللہ کیا اس کے ان الفاظ کے کہنے کے بعد میں اس کو مار ڈالوں؟ آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کرو۔ اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اس کا وہی درجہ ہوگا جو اس کو مار ڈالنے سے پہلے تیرا تھا اور تیرا درجہ وہ ہوگا جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۰۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْاسٍ مِنْ جُحَيْنَةَ فَاتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أُطْعِمُهُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَخَرَجْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتُهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّذًا أَقَالَ فَهَلَا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دَفِي رِوَايَةٍ جُنْدِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِإِلَهِ إِلَّا إِلَهَ اللَّهِ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَهُ مِرَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُسامہ بن زید کہتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے چند لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا (یعنی لڑنے کے لئے) میں ایک شخص کے مقابلے پر آیا اور اس پر نیزہ سے حملہ کرنا چاہا تھا کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا۔ میں نے اس کو نیزہ مارا اور مار ڈالا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا، جب کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص اس نے تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اُس کا دل دیکھا تھا دینی باطن کا حال تجھ کو معلوم نہ تھا تو ظاہر کو کیوں نہیں دیکھا؟ (بخاری و مسلم) اور جندب بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ص نے یہ فرمایا قیامت کے دن جب کلمہ لا الہ الا اللہ جھکڑتا ہوا آئے گا، اُس وقت تو کیا کہے گا اور کیا جواب دے گا؟ کئی مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

معاہدہ کو قتل کرنے کی ممانعت

۳۳.۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا أَوْ مِيرَةً أَوْ بَعِيْنًا دَانَ بِرَحْمَتِ اللَّهِ تَوَجَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی معاہدہ کو قتل کرے گا (یعنی اس کا فر کو جس سے جنگ نہ کرے گا عہد کیا گیا ہو) وہ جنت کی بوکھی نہ پائے گا اور جنت کی بو چالیس برس کے راستہ تک پہنچتی ہے۔

خودکشی کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۳.۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَمَوْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَنًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَنَةً فِي يَدِهِ يَتَحَسَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گر کر مار ڈالا اس کو دوزخ میں بھی گرایا جاتا رہے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان دی ، دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے (وغیرہ) کے کسی ہتھیار (وغیرہ) سے مار ڈالا اس کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کو اپنے پیٹ کے اندر گھونپے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۳.۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ الَّذِي يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مار کر مر جائے گا دوزخ میں بھی وہ اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔ (بخاری)

۳۳.۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جَرَحٌ فَخَزَّ فَاخَذَ سِكِّينًا فَخَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَارَقَا الدَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادِرِي عَيْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کتم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے ہاتھ میں زخم آگیا تھا۔ اس نے زخم کی تکلیف برداشت نہ کی اور چھری اٹھا کر اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اس کا خون نہ رکا اور وہ مر گیا۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

خودکشی کے بارے میں ایک سبق آموز واقعہ

۳۳.۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ طَفِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا هَاجِرٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجِرٌ إِلَيْهِ وَهَاجَرَتْ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَزَّقَ فَخَزَّ فَاخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ قَطَعَ بِهَا بَرَاجمَهُ

حضرت جابر بن طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو طفیل بن عمرو دوسی اور ان کی قوم کے ایک اور شخص نے بھی ہجرت کی۔ طفیل کا ساتھی مدینہ میں بیمار ہوا اور تکلیف اس سے برداشت نہ ہو سکی اس نے تیروں کا پیکان لیا اور اس

سے اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ ڈالا۔ دونوں ہاتھوں کا خون نہ رکا اور وہ مگر گیا پھر طفیل بن عمرو نے اس کو خواب میں دیکھا اس کی ہیئت و صورت اچھی تھی البتہ اس نے اپنے ہاتھوں کو ڈھک رکھا تھا۔ طفیل بن عمرو نے اس سے پوچھا تیرے ساتھ تیرے پروردگار نے کیا لوگ کیا اس نے کہا خدا تم نے مجھ کو اس لئے بخش دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی پھر طفیل نے پوچھا تم ہاتھوں کو کیوں ڈھانکے ہوئے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے خداوند تعالیٰ فرمایا کہ جس چیز کو تو نے اپنے آپ خراب کیا ہے ہم اس کو درست نہ کریں گے طفیل نے خواب کا یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔ (مسلم)

فَنُحِبَّتْ يَدَاكَ مَا تَفَرَّاهُ الطَّفِيلُ
بُنْ عَمْرُو بْنُ مَنَايِمٍ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ
رَأَاهُ مُعْطِيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ
رَبُّكَ فَقَالَ عَفَرْتُ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُعْطِيًا
يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ تُصْلِحَ مِنْكَ مَا
أَفْسَدْتُ فَفَضَّهَا الطَّفِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هُمْ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقتول کے وراثہ کو قصاص اور دیت دونوں میں سے کسی ایک کو لینے کا اختیار ہے

حضرت ابی شریح کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے خزانہ تم نے اس مقتول کو جو قبیلہ ہذیل سے ہے قتل کیا ہے اور میں خدا کی قسم اس کے بعد جس کو قتل کیا جائے گا اس کا خون بہا دینے والا ہوں۔ اب مقتول کے وارثوں کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو مار ڈالیں، اور چاہیں اس سے خون بہا لے لیں۔ (ترمذی۔ شافعی۔ شرح السنہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم میں نہیں ہے اور ابو ہریرہ رضی سے بخاری و مسلم میں جو حدیث منقول ہے اس کے یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ وہ اس کے ہم معنی ہے)

۳۳۰۸ وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شِمُّ أَنْتُمْ
يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِهِ
دَنَا وَاللَّهُ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَاهْلُهُ
بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا
الْعَقْلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي شَرْحِ
السنَّةِ بِإِسْنَادٍ وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَجَجَيْنِ
عَنْ أَبِي شَرِيحٍ وَقَالَ وَآمَّ خُرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي بِمَعْنَاهُ

عوت کے مرد قاتل کو قتل کیا جاسکتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس کو کچل ڈالا۔ لڑکی سے پوچھا گیا کچھ کو کس نے مارا ہے فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے جب اس یہودی کا نام اس کے سامنے لیا گیا تو لڑکی نے سر کے اشارے سے یہودی کو بتلایا یہودی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا یہودی نے جرم کا اعتراف کیا آخر

۳۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا دَخَلَ رَأْسَ جَارِيَةٍ
بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفْلَاكِ
أَفْلَاكِ حَتَّى سَمِعْتَ الْيَهُودِيَّ فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا فَنَجَّى
بِالْيَهُودِيَّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ

یہ حدیث اس خطبہ کے آخری الفاظ ہیں جو اپنے فتح مکہ کے دن دیا تھا جس کا ابتدائی حصہ حرم مکہ کے بیان میں درج ہو چکا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ ہذیل نے ایام جاہلیت میں بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ ان ایام میں بنو خزاعہ نے اپنے مقتول کے بدلہ میں ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا خون بہا خود ادا کیا تاکہ فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو اور اس کے بعد شرعی قانون بیان کیا جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ ۱۲ مترجم

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پیروں سے کچلا گیا (بخاری و مسلم)
جو یہاں کرے اس کو ویسی ہی سزا دو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک کی بھوپھی ربع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ اس لڑکی کے رشتہ دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص (یعنی بدلہ لینے) کا حکم دیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قصاص میں) اس کے دانت نہ توڑ دیتے جانتیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھالیں تو خداوند تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرَّبِيعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةً جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَذُخِيَ الْقَوْمُ وَقِيلُوا لَا رِشَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ مَن لَّوْ آتَمَمَ عَلَى الشَّرِّ لَا بَرَكًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مقتول کافر کے بدلے میں قاتل مسلمان کو قتل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے اناج کو پیدا کیا اور جان کو وجود بخشا میرے پاس قرآن کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں فہم و سمجھ خداوند تعالیٰ انسان کو عطا فرماتا ہے جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھتا ہے یعنی اس چیز کو جو ہمارے پاس کاغذ پر لکھی ہوئی ہے۔ ابو جحیفہ نے پوچھا اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا (قتل کا) خون بہا قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے (بخاری) ابن مسعود کی حدیث ”لَا تُقْتَلُ الْإِنْسَانُ“ کتاب العلم میں بیان کی جا چکی ہے۔

۳۳۱۱ وَعَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ كَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي قَاتَى الْحَيَّةَ وَبَرَعَ النَّمَّةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّهُمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْبَعْلُ وَفِكَالُ الْأَسِيرِ أَنَّهُ لَا يَقُولُ مُسْلِمٌ بَكَافِرٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ

فصل دوم

نخون مسلم کی اہمیت؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے مسلمان آدمی کے قتل سے۔ (ترمذی و نسائی)
بعضوں نے اس کو موقوف کہا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن ماجہ نے برابر ابن عازب سے روایت کیا ہے۔

۳۳۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آسان والے اور زمین والے دونوں کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں تو خداوند تعالیٰ ان سب

۳۳۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مَوْءٍ مِنْ لَدُنِّي لَوَقَّعْتُهُ

اللَّهُ فِي النَّارِ - رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ كُوذِرُ خِ كِ آگِ مِیْنِ اَلْاُطْلُ اَلْاَلِ گَا۔
(ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

قیامت کے دن مقتول کا استغاثہ

۳۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَآوَدَا حُجَّتْ شَخْبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ - رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مقتول قاتل کو (اس طرح پکڑ کر) لائے گا کہ قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور مقتول خداوند تم کو مخاطب کر کے کہے گا اے پروردگار! اس شخص نے مجھ کو قتل کیا ہے یہاں تک کہ مقتول قاتل کو عرش الہی کے قریب تک لیجائے گا۔ (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

اپنی مظلومیت کے دن حضرت عثمان کی تقریر

۳۳۱۵ وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَلَسْتُ بِكُمْ يَا اللَّهُ أَلَعَلَّمُونَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَتِلَ بِمِ قَوْلِ اللَّهِ مَا ذَنْبِي فِي جَاهِلِيَّةٍ لَا إِسْلَامَ وَلَا إِدْتِدَاؤُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا تَلَّتْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ لَفْظُ الْحَدِيثِ

حضرت ابی امامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان دار کے دنوں میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور باؤں کو مخاطب کر کے کہا۔ لوگو! میں تم کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم اس بات آگاہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے یعنی نکاح کرنے کے بعد زنا کرنا یا اسلام لانے کے بعد کافر ہو جانا یا کسی کو ناحق قتل کر دینا ان باتوں کے بدلے میں تو مارا جائے گا (مسلمان کو اور اس کے سوا کسی معاملہ میں اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے) قسم خدا کی میں نہ تو ایام جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ اسلام میں اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے اس وقت اب تک میں اسلام پر قائم ہوں اور مرتد نہیں ہوا اور جس مسلمان کی جان کے خون بہانے کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے میں نے اس کا خون

سہی نہیں بہایا ہے۔ پھر کس بنا پر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ - (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

قاتل توفیق خیر سے محروم رہتا ہے

۳۳۱۶ وَعَنْ ابْنِ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مِنْ مَعْنَقًا مَا لَحَا مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ - رَدَاةُ ابْنِ دَاوُدَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان بندہ ہمیشہ نیکی کی طرف تیزی سے جاتا رہا ہے جب تک خون حرام کا مرتکب نہیں ہوتا اور جب وہ خون حرام کا ارتکاب کر لیتا ہے تو تھک جاتا ہے (اور نیکی کی طرف نہیں بڑھتا) (ابوداؤد)

لے دار کے دنوں سے وہ دن مراد ہیں جن میں لوگوں نے حضرت عثمان کے مکان کو گھامہ میں لے رکھا تھا اور بلوہ پر آمادہ تھے ان دنوں میں چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار (گھر) میں رہے باہر نہ نکل سکے اس لئے ان دنوں کو ایام دار کہا جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

قتل ناحق، ناقابل معافی جرم ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر گناہ کو وہ بخشدے مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشا جائے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان مار ڈالے۔ (ابوداؤد)

اور نسائی نے یہ حدیث حضرت معاویہ سے روایت کی ہے۔

باپ سے اولاد کا قصاص نہ لیا جاتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسجدوں میں شرعی حدود (مزا) کو قائم نہ کیا جائے اور قصاص نہ لیا جائے باپ اولاد کے قتل کے بدلہ میں۔

(ترمذی۔ دارمی)

باپ یا ایک دوسرے کے جرم میں قابل مواخذہ نہیں

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ والد نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کے گواہ رہتے۔ آپ نے فرمایا آگاہ ہو کہ اس کے گناہ کا مواخذہ تجھ سے نہ ہوگا اور تیرے گناہ کا مواخذہ اس سے نہ ہوگا (یعنی جیسا کہ جاہلیت میں باپ بیٹے ایک دوسرے کے جرم میں قابل مواخذہ ہوتے تھے۔ اسلام میں یہ قانون نہیں اسلام میں مجرم ہی قابل مواخذہ ہے۔) (ابوداؤد۔ نسائی) اور شرح السنہ میں اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ابو رمثہ نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے آپ کی پشت مبارک پر ہزبوت کو دیکھ کر عرض کیا

۳۳۱۷ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَىٰ لِلَّهِ أَنْ تَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)۔

۳۳۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ الْحُدُودُ فِي النَّسَاءِ وَلَا يُقَادُ بِأُولَى الْأَوْلَادِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۳۱۹ وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ ابْنِي إِشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يُجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تُجْنِي عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ فِي أَوَّلِهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بَطَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي بَطَّهَرْتُكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهُ الطَّبِيبُ -

مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کا علاج کروں میں طبیب ہوں آپ نے فرمایا تو رفیق ہے (یعنی مرعین پر جہربان) اور خداوند تعالیٰ طبیب

بیٹے سے باپ کا قصاص لیا جاتے

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے بیان کیا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ آپ بیٹے سے اس کے باپ کا قصاص لے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپ بیٹے کا قصاص نہ لیا کرتے تھے۔ (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)

۳۳۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِذُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يَقْبِذُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ)

غلام کے قصاص میں آزاد کو قتل کیا جاسکتا ہے یا نہیں

حسن زہمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۳۳۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

و سلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کے بدلہ میں اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کے اعضا کاٹے ہم اس کے اعضا کاٹیں گے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ جو شخص اپنے غلام کو خاصی کرے گا ہم اس کو خاصی کریں گے۔)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدًا جَدَعْنَاكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَمَنْ خَصَصِيَ عَبْدًا خَصَصَيْنَاكَ).

قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالے تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے خواہ اس کے بدلہ میں اس کو مار ڈالیں اور خواہ اس کے خون بہا لیں اور خون بہا قتل کا سوا دسٹیاں ہیں جن میں سے تین دسٹیاں وہ ہوں جو تین برس کی ہو جو تھے سال میں لگی ہوں اور تین دسٹیاں وہ ہوں جو چار برس کی ہو کر پانچویں سال میں لگی ہوں اور چالیس دسٹیاں حاملہ ہوں اور مقتول کے وارث جس امر پر فیصلہ کریں اور صلح کریں (یعنی اگر اس سے کم پر راضی ہو جائیں) تو وہی قاتل پر واجب ہوگا۔ (ترمذی)

۳۳۲۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعِدًّا أَدْفِنَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جِدْعَةً وَارْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَاحَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

قصاص و دیت کے بارے میں سب مسلمان برابر ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب مسلمان درخواست وہ شریف ہوں یا ذلیل چھوٹے ہوں یا بڑے عالم ہوں یا جاہل (قصاص اور دیت خون بہا) میں برابر ہیں اور مسلمانوں میں سے اگر کوئی معمولی سا معمولی آدمی بھی کسی سے عہد کرے تو اس کو پورا کیا جائے اور اگر کسی دور کے رہنے والے مسلمان نے اگر کسی سے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اس کو توڑا نہ جائے اور تمام مسلمان غیر مسلموں کے مقابلے میں ایک ہاتھ (یعنی ایک متحد جماعت)

۳۳۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَكَفُّؤٌ دِمَاءُهُمْ وَيَسْعَى بَيْنَهُمْ أَدْنَاهُمْ وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا يُقْلَلُ مُسْلِمٌ بَكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ).

کا حکم رکھتے ہیں۔ خبردار کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اس شخص کو جو اپنے عہد و ضمان میں ہے جب تک وہ عہد و ضمان میں رہے۔ (ابوداؤد و نسائی، اور ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔)

مقتول یا زخم خوردہ کے ورثاء کا حق

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے کسی عزیز کے قتل ناحق کی مصیبت میں مبتلا ہو یا زخم کی مصیبت میں یعنی اس کا کوئی عزیز مارا گیا ہو اس کا کوئی عضو کاٹا گیا ہو (تو وہ ان باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتا ہے اگر وہ ان باتوں سے زیادہ چوکتی بات کا خواستگار ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے) (یعنی اس کو منع کر دو) اور وہ تین باتیں یہ ہیں یا تو وہ بدلہ لے

۳۳۲۴ وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ وَاتَّخِلَ أَجْرُ فَهُوَ بِالْغِيَارِ بَيْنَ أَحَدِي ثَلَاثٍ فَإِنْ أَسَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ

أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَّ أَبْعَدَ ذَلِكَ فَلَهُ
النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا۔
رواہ الداریمی (یعنی خون کا بدلہ خون) یا معاف کرے اور یا خون بہا قبول کر لے پھر
اگر ان باتوں میں سے کسی بات کو اختیار — کر لیا اس کے بعد اس
نے زیادتی کی یعنی دوسری چیز کا مطالبہ کیا تو اس کے لئے دوزخ کی
آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (دارمی)

قتل خطا کا حکم

۳۳۲۵ وَعَنْ طَائِفٍ مِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَتَلَ فِي عَمِيَّةٍ فِي رَهْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ
بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسَّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا
فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ قَاتِلُ مَنْ
قَتَلَ عَمْدًا أَفْهَوْ قُودٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ مَرَّةً
وَلَا عَدْلٌ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)
طائِفٌ، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو شخص مارا جائے اندھا دھند (مثلاً) پتھروں کی لڑائی
میں یا کوڑوں اور لکڑیوں کے بلوہ وغیرہ میں (اور قاتل کا پتہ نہ ہو) تو
یہ قتل خطا ہے اور خون بہا اس کا قتل خطا کا خون بہا ہے
اور جو شخص قصداً مارا جائے یہ قتل قصاص کو واجب کرتا ہے،
اور جو شخص قصاص لینے میں مائل و مزاحم ہو اس پر خدا تعالیٰ
کی لعنت ہے اور غضب الہی ہے نہ اس کے فرض قبول کئے
جائیں گے اور نہ نفل۔ (ابوداؤد و نسائی)
قاتل سے دیت لینے کے بعد پھر اس کو قتل کر دینا قابل معافی جرم ہے؟

۳۳۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا أُعْفَى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ
الدِّيَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میں اس شخص کو قصاص لینے بغیر نہ چھوڑوں گا جس نے
اپنے مقتول کا خون بہا لے لیا ہو اور پھر قاتل کو مار ڈالا
ہو۔ (ابوداؤد)

زخمی کر دینے والے کو معاف کر دینے کا اجر

۳۳۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ
لِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ
بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ۔
رواہ الترمذی و ابن ماجہ
حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص کو زخمی کیا گیا ہو اور بدل لینے کے
بجائے اس شخص کو معاف کرے جس نے اس کو زخمی کیا ہو تو خداوند
تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا
ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

فصل سوم

ایک آدمی کو کئی آدمی مل کر قتل کریں تو سب ہی قصاص کے سزا دار ہوں گے

۳۳۲۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک شخص

لے قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو ارادہ کی غلطی، مثلاً آدمی کو شکار جان کر تیر وغیرہ مارا اور وہ مر گیا۔ دوسرے فعل کی
غلطی مثلاً تیر نشانہ پر لگا رہا تھا اور وہ آدمی کو لگ گیا۔ اس قسم کے قتل کی سزا قتل خطا کی سزا ہے۔ ان دونوں میں کفارہ
لازم ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم

کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا تھا یہ سب لوگ اس کے قتل میں شریک تھے اور انھوں نے دھوکہ دے کر اس کو قتل کیا تھا اور قتل کے بعد فرمایا اگر اس شخص پر صفا والے سب کے سب حملہ کرتے یا قاتلوں کی مدد کرتے تو میں صفا کے سارے لوگوں کو قتل کر ادیتا (مالک)۔ بخاری نے یہ روایت ابن عمرؓ سے نقل کی ہے۔

قَتَلَ نَفَرًا أَحْمَسَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غَمْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ كَوْنَتْهَا عَلَيْهِ أَهْلُ مَنَعَاءَ لَقَتَلَهُمْ جَمِيعًا۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبَخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَعْنَاهُ)

قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر خدا سے فریاد کرے گا۔

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر لائے گا اور خداوند تعالیٰ سے عرض کرے گا اس نے دریافت فرمایا کہ مجھ کو اس نے کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا میں نے اس کو فلاں شاہ کے عہد میں اس کی مدد سے قتل کیا ہے جندب کا بیان ہے کہ بچ تو اس سے (یعنی قتل یا مازعت سے کہ سبیل کا ہے۔ نسائی)

۳۳۲۹ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَا قَتَلَنِي فَيَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلَى مَلِكَ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ قَاتِلُهَا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مومن کے قتل میں مدد کرے آدھے کلمہ سے (مثل قتل کرنے کی جگہ قتل کرے) تو خداوند تم سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص خدا تم کی رحمت سے مایوس ہے۔ (ابن ماجہ)

۳۳۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَيْسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

قاتل کے مددگار کو تعزیراً تید کیا جائے؟

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب ایک شخص کسی آدمی کو پکڑے اور دوسرا اس کو قتل کرے تو قاتل کو اس کو بدلے میں قتل کیا جائے اور مددگار کو قید کیا جائے۔ (دارقطنی)

۳۳۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا امْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي وَجُبَسَ الَّذِي امْسَكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ)

قتل کے مالی معاوضہ کا بیان

بَابُ الدِّيَّاتِ

فُضِّلَ أَوَّلُ

انگلی کاٹنے کی دیت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ اور یہ (یعنی) چھوٹی انگلی اور انگوٹھا دونوں برابر ہیں (یعنی ہر دو دونوں مساوی ہیں)۔ (بخاری)

۳۳۳۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِصْبَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ)

فرمایا ہے قتل خطا ہے جو قتل عمد کے مشابہ ہے) کا خون بہا اگر کوڑے یا لاکھٹی سے وقوع میں آیا ہو سوا دنٹ میں جن میں چالینس حاصل ہو اونٹنیاں بھی ہوں۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ابو داؤد نے یہ حد ابن عمر رض سے بھی روایت کی ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے حوالے سے ابن عمر رض سے مروی ہے۔

مختلف اعضاء جسم کی دیت؟

حضرت ابی بکر رض بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کے نام ایک خط لکھا جس میں یہ الفاظ بھی تھے جو شخص قصداً کسی مسلمان کو مار ڈالے تو یہ اس کے ہاتھوں کے فعل کا قصاص ہے مگر جب کہ مقتول کے وارث خون بہا پر راضی ہو جائیں اور اس نامہ میں یہ الفاظ بھی تھے کہ عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے اور اس والا نامہ میں یہ بھی تھا کہ جان کا خون بہا سوا دنٹ ہیں اور جس کے پاس زر نقد ہو اس پر ہزار دینار اور اگر کسی کی پوری ناک کاٹ لی جائے تو پورا خون بہا یعنی سوا دنٹ ہیں اور سائے راتوں کے توڑے جانے کا بھی خون بہا پورا ہے یعنی سوا دنٹ اور ہونٹوں کے کاٹے جانے پر بھی پوری دیت (خون بہا) ہے اور خصلوں کے کاٹے جانے کا بھی پورا خون بہا ہے اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے کی بھی پوری دیت ہے اور آنکھوں کے پھوڑ ڈالنے یا نکال دینے کا بھی پورا خون بہا ہے اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے یا توڑ ڈالنے پر آدھا خون بہا ہے اور سر کی جلد کو زخمی کرنے پر تہائی خون بہا ہے اور پیٹ کے زخمی کئے جانے کی تہائی دیت ہے اور جس زخم میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو، پندرہ اونٹ واجب ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کی ہر انگلی کے کاٹے جانے کا معاوضہ پندرہ اونٹ ہیں اور ہر دانت کا معاوضہ پانچ اونٹ ہیں نسائی۔ دارمی

اور مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آنکھ کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ ایک پاؤں کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور اس زخم کا خون بہا جس میں ہڈی نکل آئی یا ظاہر ہو گئی ہو، پانچ اونٹ ہیں۔

عمر بن شعبہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس زخم کا خون بہا جس میں ہڈی نکل آئے پانچ اونٹ ہیں اور ایک دانت کا خون بہا پانچ اونٹ ہیں۔ (ابو داؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے صرف ابتدائی الفاظ روایت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا لَدِيَّةٍ الْخَطَاءِ شَبِيهِ الْعَدَمَا كَانَ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْ لَدُهَا. رَدَاةُ النَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَدَاةُ أَبُو دَاوُدَ دَعْنَةُ وَعَيْنُ ابْنِ عُمَرَ فِي شَرْحِ السَّنَةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَيْنُ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ

۳۳۳۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مَوْثِقًا قَتَلَهُ فَإِنَّهُ قَوْدِيدَةٌ إِلَّا أَنْ يُرَضِيَ أَوْلِيَاءُ الْمُقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ السَّجْلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْءَةِ وَفِيهِ فِي نَفْسِ الدِّيَّةِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا دُعِيَ جَدُّهُ الدِّيَّةُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْإِنْسَانِ الدِّيَّةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الذَّنَبِ الدِّيَّةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي السَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الْبَامُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَقْلَةِ خَمْسُ عَشْرَةَ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِّنَ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسُونَ مِّنَ الْإِبِلِ (رَدَاةُ النَّسَائِيِّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رَدَاةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَوْضِعَةِ خَمْسُونَ -)

۳۳۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَاضِعٍ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْإِنْسَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ رَدَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (کہے ہیں)۔

دیت کے اعتبار سے تمام انگلیاں برابر ہیں

۳۳۲۹ وَعَنْ أَبِي عَيَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَاحَ الْبَدَائِنِ وَاللَّيْلِ سَوَاءً
أَوْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں

اور پاؤں کی انگلیوں کو سب کو برابر قرار دیا ہے۔

۳۳۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَصْبَاحُ سَوَاءٌ وَالْأَشْيَاءُ

سَوَاءٌ الثَّانِيَّةُ وَالْأَصْرُسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَ

هَذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہے ساری انگلیاں (خون بہا) میں برابر ہیں اور سارے دانت مساوی

ہیں یعنی کچھلیاں اور دانت برابر ہیں اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا

برابر ہیں۔ (ابوداؤد)

ذمی کا فری دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے

۳۳۳۱ وَعَنْ عَدُوِّ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ

فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُكَ إِلَّا شِدَّةً

أَلَمْ تَرَ مِنْهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ

بِحَيْرٍ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ فَيُرْدُّ عَلَيْهِمْ

أَقْبَاهَهُمْ يُرْدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ

لَا يَقْتُلُ مَوْءٍ مِنْ يَكْفِرُ دِيَّةَ الْكَافِرِ

يَصِفُ دِيَّةَ الْمُسْلِمِ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ

وَلَا يُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ يَصِفُ

دِيَّةَ الْحُرِّ۔

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روا

کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ

دیا اور پھر حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا: لوگو! (جو حلف جاہلیت

میں تھا یعنی ایک دوسرے کے وارث ہونے کا معاہدہ وغیرہ) اسلام

میں وہ عہد نہیں ہے لیکن جاہلیت کا وہ عہد جس میں مظلوم کی

مدد رشتہ داروں سے سلوک) اور حفاظت حقوق کا معاہدہ ہوتا تھا

اسلام نے اس کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھا ہے تمام مسلمان ایک ہاتھ

(یعنی متحدہ جماعت) کا حکم رکھتے تھے۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو

ان کے سوا ہیں یعنی کفار وغیرہ ایک معمولی مسلمان سارے مسلمانوں

کی طرف سے پناہ دیتا ہے اور رد کرتا ہے ان میں سے وہ مسلمان جو

بہت دور کا رہنے والا ہے اور پھرتے ہیں مسلمان کے لشکر ان لوگوں پر

جو بیٹھے رہتے ہیں کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور

کافر کے قتل کا خون بہا مسلمان کے خون بہا کا نصف ہے۔ نہیں جائز ہے

زکوٰۃ کے مویشی کو اپنے پاس منگوانا اور نہیں جائز ہے مویشی کو لیکر دور

چلے جانا اور مویشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں پر جا کر لی جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عہد والے کا خون بہا آزاد کے خون بہا کا نصف ہے (ابوداؤد)

قتل خطا کی دیت

۳۳۳۲ وَعَنْ خُشَيْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَّةِ الْخَطَا

عَشْرِينَ بَنَتَ فَخَاضَ وَعِشْرِينَ ابْنِ فَخَاضَ ذَكَوْرٌ

وَعِشْرِينَ بَنَتَ لَبُونٌ وَعِشْرِينَ جِدْعَةٌ وَعِشْرِينَ

حَقَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

خشف بن مالکؓ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطا کا

خون بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اونٹ قرار دیا ہے جس میں

بیں اونٹنیاں وہ ہوں جو دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیں اونٹ

وہ جو دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیں اونٹیاں وہ جو تیسرے برس

میں لگی ہوں اور بیں اونٹیاں وہ جو پانچویں برس میں لگی ہوں اور

میں اڑنٹیاں وہ جو چوتھے برس میں لگی ہوں (ترمذی - ابوداؤد - نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعودؓ پر موقوف ہوا اور خشف بن ملک مجہول ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی حدیث معلوم نہیں اور شرح السنہ میں یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے قتل کا خون بہا جو خیبر میں مارا گیا تھا سو اونٹ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے دیئے اور ان اونٹوں میں سے ایک برس کا کوئی اونٹ نہ تھا بلکہ دو دو برس کے اونٹ تھے۔

دیت کی بنیاد اونٹ پر ہے

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ خون بہا کے اونٹوں کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اہل کتاب کا خون بہا اس زمانہ میں مسلمانوں کے خون بہا کا نصف تھا۔ عمر بن شعیبؓ کے دادا کا بیان ہے کہ عمرؓ نے خلیفہ ہونے تک اسی پر عمل رہا حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہونے ہی فرمایا اونٹ کی قیمت گراں ہو گئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایام خلافت میں سونا رکھنے والوں پر خون بہا ایک ہزار دینار مقرر کیا اور دولت مند چاندی رکھنے والوں پر دو سو سوڑے راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمی لوگوں کا خون بہا وہی رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ (ابوداؤد)

اِنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَخَشَفٌ مَّجْهُولٌ لَا يَعْرِفُ اِلَّا بِهَذَا الْحَدِيثِ دَرَوِي فِي شَرْحِ السَّنَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَّى قَتِيلَ خَيْبَرٍ بِمَآئَةِ مِائَةِ اَيْدٍ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي اَسَانِ اَيْدِ الصَّدَقَةِ ابْنِ فُحَّاصٍ اِلَّا بِهَا ابْنُ لُبُونٍ۔

۳۳۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۱۲ قَالَ كَانَتْ قِيَمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ كَذَاكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ إِلَهَ بِلٍ قَدْ خَلَّتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ يَاسْتَى بَقَرَةً وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَكْفَى شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحَمَلِ مِائَتِي حَلَةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَرَفَعَهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔ (رواه ابوداؤد)

امام شافعی کی مستدل حدیث

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینقہ کے ذریعہ بارہ ہزار درہم خون بہا مقرر کیا تھا۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی)

۳۳۴۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

ویت مقتول کے وراثہ کا حق ہے

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل خطا کا خون بہا لینے والوں پر چار سو دینار یا اس کے مساوی قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ یہ خون بہا اونٹوں کی قیمت کے موافق مقرر کیا تھا پھر جب اونٹوں کی قیمت زیادہ ہو گئی تو خون بہا کی رقم میں بھی اضافہ ہوا اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہو جاتی تو خون بہا کی رقم میں بھی کمی کر دی جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون بہا کی رقم چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی اور اس کے مساوی

۳۳۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۱۲ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلُهَا مِنَ الْوَرَقِ وَيَقُومُ مَهَا عَلَى اِثْنَانِ إِلَهَ بِلٍ فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَ فِي قِيَمَتِهَا وَإِذَا حَاجَتْ رَخَصَ نَقَصَ مِنْ قِيَمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَتَيْنِ أَرْبَعِمِائَةٍ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ

جانہ کی رقم آٹھ ہزار درہم تک۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گایوں والوں پر خون بہا کی دوسو گاتیں مقرر کی تھیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خون بہا مقتول کے وارثوں کی میراث ہے اور حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ خون بہان کے عصوں کے درمیان تقسیم کیا جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا (یعنی مقتول کے مال میں سے)۔ (ابوداؤد - نسائی)

قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقْرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَقْلَ الْمَاءِ بَيْنَ عَصَبَتَيْهَا دَلَالَةُ الْقَاتِلِ شَيْئًا.

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

قتل شہیدہ عہد کے مرتکب کو سزائے موت نہیں دی سکتی

عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قتل شہیدہ کا خون بہا سخت ہر مثل قتل عہد کے قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

۳۳۲۷
۱۵ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شَبِيهِ الْعَمَدِ مَغْلُظٌ مِثْلَ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ (رواہ ابو داؤد)

زخم خوردہ آنکھ کی دیت؛

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جس آنکھ کی روشنی کسی کے مارنے سے ضائع ہو گئی ہو، اور آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو اس کی دیت رسول اللہ ﷺ نے تہائی مقرر کی (ابوداؤد - نسائی)

۳۳۲۸
۱۶ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا ثَلَاثُ دِيَّيَةٍ (رواہ ابو داؤد والنسائی)

پٹ کے بچہ کی دیت؛

محمد بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حاملہ کے پٹ کے بچہ کا بدلہ نوڈی، غلام، گھوڑا یا خچر کا غرہ مقرر فرمایا ہے (غرہ سے مراد بہترین نوڈی، غلام یا گھوڑا، خچر وغیرہ ہے)۔ (ابوداؤد)

۳۳۲۹
۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَيْنِ بِعُصْرَةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ قَسِيٍّ أَوْ بَعْلٍ (رواہ ابو داؤد)

اس حدیث کو حماد بن سلمہ و خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے اور گھوڑے و خچر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

نقلی طیب اگر کسی کی موت کا باعث بنے تو وہ ضامن ہوگا

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے آپ کو طیب بتلائے اور اس کا طیب ہونا معلوم نہ ہو۔ وہ فحش طیب میں جہارت نہ رکھتا ہو (اس کے ہاتھ سے اگر کسی کو نقصان پہنچے

۳۳۳۰
۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَطْبَبُ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبُّهُ فَمِنْ ضَامِنٍ (رواہ ابو داؤد والنسائی)

گا تو) وہ ضامن ہوگا (اس نقصان کا)۔ (ابوداؤد نسائی)

دیت کی معافی کا ایک واقعہ

۳۳۵۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ عُمَرَ
لَا نَاسَ فَقَرَأَ فَقَرَأَ قَطَعَ أذنَ غُلَامٍ لِنَاسٍ
أَغْنِيَاءَ فَأَنَّى أَهْلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا إِنَّا أَنَاسٌ فَقَرَأَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ
شَيْئًا۔ (رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غریب مفلس
لوگوں کے لڑکے نے دولت مند لوگوں کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا
مفلس لوگوں کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہوئی اور عرض کیا۔ ہم تو فقیر لوگ ہیں۔ آپ نے ان کو معاف کر دیا اور ان
پر کچھ معسر نہ کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فضل سوم

قتل شبہ عمد اور قتل خطاء کی دیت؛

۳۳۵۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ شَبِّهِ الْعَمْدِ أَرْبَعًا
ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذْعَةً
وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلٍ عَامِهَا
كُلُّهَا خِلْفَاتٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَا
أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ
جَذْعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ ثَنِيَّةً وَثَلَاثُونَ
بَنَاتٍ مَخَاضٍ۔ (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شبہ عمد کا خون بہا تین قسم کے اونٹ
ہیں تینتیس اونٹنیاں وہ جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور تینتیس
اونٹنیاں وہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیاں وہ
جو چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کی جو نویں برس میں لگی ہو
اور یہ سب حاملہ ہوں اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ قتل
خطا کا خون بہا چار قسم کے اونٹ ہیں پچیس تین برس کی پچیس
چار برس کی پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی
(اور یہ سب اونٹنیاں ہوں) (ابوداؤد)

۳۳۵۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُضِيَ عَمْرٌ فِي شَبِّهِ الْعَمْدِ
ثَلَاثَتَيْنِ حِقَّةً وَثَلَاثَتَيْنِ جَذْعَةً وَأَرْبَعَتَيْنِ
خِلْفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلٍ عَامِهَا۔ (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد کے قتل میں
تین اونٹنیاں تین برس کی اور تین چار برس کی اور چالیس
اونٹنیاں حاملہ پوری پانچ برس کی یا پوری آٹھ برس کی معسر
فرمائیں۔ (ابوداؤد)

بچہ کی دیت؛

۳۳۵۳ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ
يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ ذَلِيلَةً
فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا
شَيْءَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَقَ
مِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَرَانِ
رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حاملہ عورت کے اس بچہ کے قتل کا خون بہا جو اس کے پیٹ میں ہو
غلام یا لونڈی مقرر فرمایا ہے جس شخص پر یہ تاوان مقرر کیا گیا
تھا اس نے عرض کیا اس بچہ کا تاوان میں کیوں کر ادا کروں جس نے
نہ کوئی چیز پی نہ کھائی نہ بولا اور نہ چیخا چلایا اور اس قسم کا قتل ہے
تو ساقط کیا جاتا ہے (یعنی اس پر تاوان واجب نہیں ہوتا) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے سوا میں کیا کہوں کہ شخص کا ہنوں کا
بھائی ہو یعنی جس طرح وہ متقی و مسیح عبارت بولا کرتے ہیں، یہ بھی اسی
طرح کے الفاظ کہتا ہو مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد نے اسی کو ابو ہریرہ

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجَنَایَاتِ

جن چیزوں میں تاوان واجب نہیں ہوتا ان کا بیان

فصل اول

جانور کے مارنے، کان میں دب جانے اور کنویں میں گر پڑنے کا کوئی تاوان نہیں ہے
 ۳۳۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَادٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَادٌ وَالْبُيُوتُ جَبَادٌ۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 عجمیوں کو زخمی کر دینا معاف ہے، کان کی چوٹ یا زخم معاف ہے اور کنویں
 میں گر کر مرنا کنواں کھودنے میں ہلاک ہو جانا معاف ہے (یعنی ان کا
 خون بہا نہیں)۔ (بخاری و مسلم)

مدافعت میں کوئی تاوان واجب نہیں ہوتا
 ۳۳۵۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَالَ إِنْسَانًا فَعَصَى أَحَدَهُمَا يَدَا الْآخِرِ فَأَنْزَعَ الْمَعْصُومُ يَدَا مَنْ فِيهِمُ الْعَاقِبُ فَإِنَّهُ رَثْنِيَّتُهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ رَثْنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيْدِعْ يَدَا فِي فِيكَ تَقْضِيَهَا كَالْفَحْلِ۔
 حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں عسرة (جنگ تبوک میں)
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے گیا۔ میرا ایک نوکر تھا
 وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا اور دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ کاٹ
 کھایا۔ ان میں سے ایک نے جب اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا،
 تو اس کے دانت گر پڑے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تاکہ اس کو
 معاوضہ دلوں (آپ نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں
 چھوڑ دینا کہ تو اس کو اونٹ کی طرح چباتا رہتا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے

۳۳۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ (بخاری و مسلم)
 ۳۳۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتَلَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔ (رَدُّ الْأَوْسِلِ)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص میرا مال لینے (چُرانے یا چھیننے)
 کے لئے آئے تو میں کیا کروں؟ (اس کو مال دے دوں یا نہیں) آپ نے
 فرمایا اپنا مال اس کو نہ دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے؟ (تو
 کیا کروں) فرمایا تو بھی اُس سے لڑ۔ عرض کیا اگر وہ مجھ کو مار ڈالے؟
 فرمایا تو شہید ہے۔ عرض کیا اگر میں اس کو مار ڈالوں؟ فرمایا تو وہ دوزخ
 میں داخل کیا جائے گا (اور تجھ پر کوئی تاوان نہیں)۔ (مسلم)

گھر میں جھانکنے والے کو زخمی کر دینا معاف ہے؛

۳۳۵۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذِنْ لَهُ فَخَذَّ فِتْنَةً بِحِمَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کو تو نے اجازت نہیں دی ہے تیرے گھر میں جھانکے اور تو اس کے کنکری مارے اور اس کنکری سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی کوئی تاوان نہیں)۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۵۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُجَعٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرِيٌّ يَحْكُمُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ فِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ إِلَهُ سِتْدِيدَانٍ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سوراخ سے جھانکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو اس وقت کمر کھانے کا آلہ تھا جس سے سر کھجڑا رہے تھے۔ آپؐ فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو قصداً جھانک کر مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں یہ آلہ تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اجازت مانگنے کا اسی آنکھ کے لئے ہے (کہ وہ کہیں غیر محرم پر نہ پڑ جائے)۔ (بخاری و مسلم)

نواہ مخواہ کنکریاں نہ پھینکو

۳۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُّ بِهِ صَيِّدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو کنکریاں مارتے دیکھا۔ انھوں نے اس سے کہا کنکریاں نہ پھینک اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس طرح کنکریاں پھینکنے سے نہ تو شکار کیا جاتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاتا ہے بلکہ اس طرح کنکریاں پھینکنا دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جمع اور بازار میں ہتھیاروں کو احتیاط کے ساتھ رکھو۔

۳۳۶۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدٍ نَاوُذِي سَوْفَهَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيَبْسُكْ عَلَى نَهْمِهَا لِهَا أَنْ يَصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشَرٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے ہماری مسجدوں میں آئے یا بازاروں سے گزرے اور اس کے پاس تیرہوں تو وہ تیروں کے پیکانوں پر ہاتھ رکھ لے تاکہ اس سے کسی مسلمان کو ضرر نہ پہنچے۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کی طرف ہتھیاروں سے اشارہ نہ کرو

۳۳۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُمْرَةِ مَن - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کو کھینچ لے اور وہ اُس کے جاگے اور پھر وہ اس کے سبب دوزخ کے

التَّائِدِ - وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳۳۶۳)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَا لَا بِيَّةَ وَآمِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَا فَلَيْسَ مِنَّا -

۳۳۶۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۶ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاثٍ مِّنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّبْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذِّبُونَ فِي الْخِرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ طَالَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ إِذْنَابِ الْبَقَرِ يُعَذِّبُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَتَرَوْهُمْ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَتَرَوْهُمْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گڑھے میں ڈالا جائے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس لوہے کو نہ رکھ دے اگرچہ وہ اشارہ کرنے والا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے (خواہ حملہ کے لئے خواہ مذاق میں) وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو شخص ہم کو فریب دے (یعنی فروخت کی جانی والی چیز کا عیب نہ بتلائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کھینچے (یعنی مقابلہ و قتل کے لئے یا محض مذاق کے طور پر) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

دنیا میں کسی کو سخت اذیت میں مبتلا کرنے والا خود آخرت میں عذاب الہی میں گرفتار ہوگا ہشام بن عروہؓ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیمؓ نے ملک شام میں بہت سے بنیوں کو دیکھا (نبطی) ایک قوم ہے جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا اور ان کے سر پر تیل ڈالا گیا تھا ہشام بن حکیم نے پوچھا یہ کیا ہے کہا گیا محمول یا خراج ادا نہ کرنے کی عنت میں ان کو عذاب دیا جا رہا ہے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو (سخت) عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں پر عذاب کرتے ہیں۔ (مسلم)

ظلم کے حاشیہ بر وارن پر غضب خداوندی؟ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری عمر زیادہ ہوئی تو تو غنقریب دیکھے گا ایک گروہ کو جن کے ہاتھوں میں تو گالیوں کی دُموں کی مانند ایک چیز ہوگی (یعنی کڑے کہ وہ ان کوڑوں کے لوگوں کو دھمکائیں گے اور ماریں گے اور ظالم لوگوں کی درباری کریں گے۔) یوں غضب الہی میں صبح کریں گے اور خدا تعالیٰ کے غصہ میں شام کریں گے (یعنی صبح و شام ان پر خدا کا عذاب نازل ہوتا رہے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ لوگ شام کریں گے خدا کی لعنت میں۔) (مسلم)

ناروا نیشن کرنے والی عورتوں کے بارہ میں وغیرہ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو دوزخ والوں کی دوسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھ سکا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گایوں کی دُموں کی مانند کورے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو مارینگے اور دوسرے عورتیں جو بٹا کر کٹے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں سنگی ہیں یعنی نہایت باریک پٹرا پہنتے والی عورتیں) اور لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کر نیوالی عورتیں اور مردوں کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں (یعنی نہایت تکلف اور بناؤ سنگار سے رہنے والی عورتیں) ان کے سر (یعنی سر کی چوٹیاں) ایسی بلند ہونگی جیسے نجدی اونٹ (کے کوبان) یہ عورتیں نہ توجت میں داخل ہونگی نہ جنت کی بو پائیں گی اور جنت کی بو اتنی دور سے آتی ہے (یعنی بہت دور کی مسافت سے دستل کسی کے منہ پر نہ مار د)

۳۳۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ خَلِيجَتِ الْوُجْهِ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو اس کے چہرے کو بچائے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی شکل و صورت پر پیدا کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

غیر کے گھر میں بلا وجہ جھانکنے اور داخل ہونے والا قابلِ تعزیر ہے۔

۳۳۷۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَادْخَلَ بَصَرًا فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ آفَى حَدًّا إِيَّاهُ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنََّّهُ حِينَ ادْخَلَ بَصَرًا فَاسْتَقْبَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عَيْنُهُ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَظَنَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) - وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس سے پہلے کہ اس کو پردہ اٹھائے یا گھر میں آنے کی اجازت دی جائے، گھر کا پردہ اٹھائے اور جھانک کر اس کی گھر والی کو دیکھ لے، تو اس نے اپنے اوپر واجب کیا شرعی حد (تعزیر) کو۔ اس کا اس طرح آنا اور جھانک کر دیکھنا درست نہیں ہے اور اگر اس نے گھر میں جھانک کر دیکھا اور گھر کا مرد اس کے سامنے آگیا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو میں اس پر سزا نہیں نہ کروں گا اور کوئی شخص اگر کسی کے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ پڑا ہوا نہیں ہے اور اس کی نظر گھر کے آدمیوں پر پڑا پڑی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ قصور اور گناہ گھر والوں کا ہے۔ (ترمذی)۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہاتھ میں سنگی تلوار رکھنے کی ممانعت

۳۳۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوكًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تلوار کو نیام سے نکال کر کپڑے سے سونٹا کر رکھنا منع فرمایا ہے۔ (ترمذی ابوداؤد)

انگلیوں کے درمیان تسبیح چیرنے کی ممانعت

۳۳۴۲ وَعَنْ الْحُصَيْنِ عَنْ سَمْعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا قُتِلَ دُونَ دَيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَا لَهُ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ - (رداۃ أبو داؤد)

حسن، سمرہ رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کو دو انگلیوں میں پکڑ کر چیرنے سے منع فرمایا ہے (اس سے کہ ممکن ہے اس سے انگلیوں کو اذیت پہنچے۔ (ابوداؤد)

اپنے دین، اپنی جان، اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے

۳۳۴۳ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ دَيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَا لَهُ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ - (رداۃ الترمذی)

حضرت سعید بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دین کی حفاظت میں مارا جائے، شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

مسلمان پر تلوار اٹھانے والے کے بارے میں وعید

۳۳۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمَّا قُتِلَ دُونَ دَيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَا لَهُ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ - (رداۃ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ ایک دروازہ ان میں سے وہ جو جس میں وہ شخص داخل ہوگا جو میری امت پر تلوار کھینچے یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ جو شخص محمد کی امت پر تلوار کھینچے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

ابو ہریرہ رضی کی حدیث الرجل جب اس باب النصب میں بیان کی گئی ہے۔

قسامت کا بیان

بَابُ الْقَسَامَةِ

فصل اول

قسامت میں عی سے قسم لی جائے یا مدعا علیہ سے

۳۳۴۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَشَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَشَهْلَ بْنَ مَسْعُودٍ أَخِيَا خَبَرَ قَاتِلِي النَّخْلِ فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَمَجَّاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اور سہل بن ابی حاتمہ رضی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سہل اور شہل بن مسعود رضی خیر میں آئے اور دونوں کھجور کے درختوں میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی کو کسی نے مار ڈالا۔ سہل کے بیٹے عبد الرحمن اور ابن مسعود رضی

۱۔ «قسامت» کے معنی ہیں قسم کھانا اور شرع میں اس قسم کو کہتے ہیں جو اس مقتول کے بارے میں کھائی جاتے جو پڑا ہوا پایا گیا ہو اور قاتل کا پتہ نہ ہو۔ اس صورت میں محلہ کے پچاس آدمی یہ قسم کھاتے ہیں کہ ان کو نہ تو ہم نے قتل کیا ہے اور نہ قاتل کو ہم جانتے ہیں اس کے بعد خون بہا واجب ہوتا ہے، قصاص نہیں۔ ۱۲ مترجم

وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ
فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِيهِ فَقُلْتُ لَهُ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَذْكُرُ
رَأَيْتُهُ يَعْزِي أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَبَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنِ يَمِينِهِ
مَنْ شِئَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ دَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ
رَجُلٌ مِنْ دَرَاءِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتُ
فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدٌ مَطْمُومٌ الشَّعْرُ عَلَيْهِ
ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا
تُحْدِثُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ
قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانَتْ هَذِهِ أُمَّمُ
يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ مِنَ الشَّجَرِ مِنَ الشَّرِيبَةِ
سَيَاهُمْ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ
أَخْرَهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَإِذَا لَقِيْتَهُمْ هُمْ
شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

قیامت کے دن اہل حق کے چہرے منور اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

دریافت کروں (یعنی خوارج جو آج کل پائے جاتے ہیں کیا ان کی
نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا تھا؟) چنانچہ میں عید کے دن
ابو بکرؓ سے ان کے دوستوں کے ساتھ ملا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا
تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوارج کا ذکر کرتے سنا ہے؟ کہا ہاں
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کانوں سے فرماتے سنا اور اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا
گیا اپنے اس کو تقسیم کیا اور اپنے دائیں جانب کے آدمیوں کو دیا اور بائیں
جانب کے آدمیوں کو دیا اور (جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے ان کو کچھ نہ دیا) حضورؐ
کے پیچھے سے ایک شخص اٹھا اور کہا "اے محمد! تم نے تقسیم میں انصاف
نہیں کیا" یہ شخص کالا تھا بال منڈے ہوئے تھے اور وہ دوسفید کپڑے
پہنے ہوئے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سینکر) غضبناک ہو گئے اور
فرمایا خدا تم کی قسم میرے بعد تم کسی شخص کو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ
پاؤ گے۔ اس کے بعد اپنے فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی یہ
شخص اسی قوم میں سے ہے وہ قوم قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اُن
کے حلق سے پیچھے نہ جائے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائے گی
جس طرح تیرسکار سے نکل جاتا ہے، اس کی علامت سر منڈنا ہوا
ہمیشہ نکلتی رہے گی یہ قوم یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح
دجال کے ساتھ خروج کرے گا۔ پس جب تم ان سے ملو ان کو مار ڈالو
وہ آدمیوں اور جانوروں میں بدترین لوگ ہیں۔ (نسائی)

ابی غالب کہتے ہیں کہ ابو امامہؓ نے دمشق کے راستہ پر سبوروں
کو لٹکا ہوا دیکھا (یعنی خارجیوں کے سروں کو دیکھا) تو کہا یہ درخت
کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے بدترین مقتول وہ ہیں جنہوں نے
ان کو قتل کیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ
وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ یعنی اُس روز کہ بہت سے منہ اس دن سفید ہوں
گے اور بہت سے کالے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے ابو امامہؓ سے پوچھا
تم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی؟ انہوں نے کہا
اگر میں نے اس کو نہ سنا ہوتا تو کبھی تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے ایک بار
دو بار، تین بار یہاں تک کہ سات بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کو سنا ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

۳۳۹۷ وَعَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُؤْسًا
مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ
كَلَابُ النَّارِ شَرٌّ قَتَلْتُ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرٌ
قَتَلْتُ مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَ
تَسْوَدُّ وُجُوهٌ «الْآيَةُ» قَالَ لَا فِي أُمَامَةَ أَنْتَ
سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ) -

کِتَابُ الْحُدُودِ

شرعی سزاؤں کا بیان

فصل اوّل

بارگاہِ نبوت سے زنا کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑتے جھگڑتے آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق حکم کیجئے۔ دوسرے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق حکم کیجئے اور مجھ کو واقعہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ آپؐ فرمایا بیان کرو۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور کرتا تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر میں نے علماء سے مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنو درے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگساری کی سزا اس کی عورت کو ملے گی (اس لئے کہ وہ شادی شدہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ سنکر فرمایا۔ خبردار قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا تیری لونڈی اور تیری بکریاں تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو تنو کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اے انیس! تو اس عورت کے پاس جا۔ اگر وہ جرم کا اعتراف کرے تو اس کو سنگسار کر دے۔ عورت نے اقرار کیا اور انیس نے اس کو سنگسار کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

غیر محصن زانی کی سزا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر شادی شدہ زانی کے لئے یہ حکم دیتے سنا کہ اس کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔ (بخاری)

محصن زانی کی سزا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور ان پر اپنی کتاب نازل کی ہے اور خداوند تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان میں سنگساری کی آیت بھی ہے

۳۳۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَ قَالَ الْآخَرُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاعْزِزْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَمِيضًا عَلَى هَذَا فَنَزِنِي بِأَمْرٍ عَلَيْهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي السَّجْمَ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةِ لِي ثُمَّ لَئِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَآثِمًا الرَّجْمَ عَلَى أَمْرٍ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا فَاذْكُرِي نَفْسِي بِيَدِي لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَا غَنَمُكَ وَ جَارِيَتُكَ فَادِّعُ عَلَيْكَ وَ أَمَا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَ أَمَا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعْدِي عَلَى أَمْرٍ فَإِنْ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَجَمَعُهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۹۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَانِيَ لَمْ يُحْصِنْ جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۰۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَانْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةُ السَّجْمِ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم سنگسار کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے اور رجم خدا کی کتاب میں مقرر ہے اس شخص پر جو زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو خواہ مرد ہو یا عورت جبکہ شاہد موجود ہوں یا اہل پایا جائے یا رجم کا اعتراف۔ (بخاری و مسلم)

شادی شدہ زانی اور زانیہ کو سنگسار کیا جلتے

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رجم زانی و زانیہ کی بابت حکم حاصل کرو (رواں) مجھ سے (ان کی بابت حکم لے لو۔ خداوند تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے کنواری عورت اگر کنوارا مرد سے زنا کرے تو اس کے نگوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کیلے جلا وطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سگوڑے مائے جاتیں اور سنگسار کیا جائے دونوں کو۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہودی کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کی قوم میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ توراۃ میں رجم کی بابت کیا لکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم زنا کر نیوالوں کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کو درے لگائے جاتے ہیں عبد اللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو توراۃ لاؤ، اس میں بھی رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ توراۃ لائے اور ان میں سے ایک شخص توراۃ لانے والے نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر اس کو چھپا لیا اور آگے پیچھے کی آیتوں کو پڑھتا رہا۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ ہٹا، دیکھا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی۔ یہود نے کہا عبد اللہ بن سلام نے سچ کہا اس میں رجم کی آیت موجود ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں زانیوں کو رجم کا حکم دیا اور ان کو سنگسار کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبد اللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ ہٹا، اُس نے ہاتھ ہٹایا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی ہاتھ رکھنے والے نے کہا محمد! توراۃ میں رجم کی آیت موجود ہے لیکن ہم اس کو

چھپاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی سنگساری کا حکم دیدیا اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

زنا کے اقراری مجرم کے بارے میں آنحضرتؐ کا فیصلہ رجم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے زنا

اللہ علیہ وسلم وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالتَّاسِ جُحْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى عَلِمْتُ مَنْ ذَرَنِي إِذَا أَحْصَيْتُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَتِ الْحُبْلُ أَوْ الْإِعْدَاتُ - (متفق علیہ)

۳۲۰۱ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ سَبِيلًا أَلْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالتَّيْبُ بِالتَّيْبِ جُلْدُ مِائَةٍ وَالتَّارِجُ جُلْدُ مِائَةٍ - (مسلم)

۳۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ حَاضِرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَبَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ السَّجْمِ قَالُوا نَقْضُحُهُمْ وَنَجْلِدُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا السَّجْمَ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَتَشَرُّوا نَوَاصِعَ أَحَدِهِمْ يَدًا عَلَى آيَةِ السَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ تَرَأَى فَاذَانِهَا آيَةُ السَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ السَّجْمِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَاهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ تَرَأَى فَاذَانِهَا آيَةُ السَّجْمِ بَلَّوْهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ السَّجْمِ وَلَكِنَّا نَتَكَلَّمُ بَيْنَنَا فَأَمَرَهُمَا فَرَجَمَاهُ - (متفق علیہ)

۳۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ

کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ شخص پھر آپ کے سامنے آیا اور کہا میں نے زنا کیا ہے آپ نے پھر منہ پھیر لیا جب اس نے چار مرتبہ بھی الفاظ کہے اور شہادت کامل ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا کیا تو دیوانہ ہو کر عرض کیا نہیں فرمایا کیا تو نے شادی کی ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ص فرمایا اس کو لیجاؤ اور سنگسار کر دو۔ اس حدیث کے ایک راوی ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس نے جابر بن عبد اللہ سے یہ سنا تھا کہ ہم نے (یعنی جابر نے) اسکو سنگسار کیا۔ مدینہ کے اندر جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ بھاگا یہاں تک کہ ہم نے اس کو مدینہ کے سنگستان میں جا کر پکڑ لیا اور پھر سنگساری شروع کی یہاں تک کہ وہ مر گیا (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں جو جابر سے منقول ہو یہ الفاظ ہیں کہ جب اس شخص نے اپنے شادی شدہ ہونے کا اعتراف کیا تو آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیا چنانچہ اس کو عید گاہ میں سنگسار کیا گیا جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ بھاگا۔ اس کو پکڑ لیا گیا اور پھر سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی اس کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اُس کے لئے دعا کی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَنْبْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّيْتُ بِشِقِّ دَجْهَةِ الذَّنْيِ أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ إِنِّي ذَنْبْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَا أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْكَ جُئْتُ قَالَ لَا فَقَالَ أَحْصَيْتُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَرْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ حَتَّى أَذْرَكْنَاهُ بِالْحِجْرَةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ فَرَأَى فَأُذِرَكَ فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَوْ صَلَّى عَلَيْهِ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی اس کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اُس کے لئے دعا کی۔

جب تک کہ زانی کے بارے میں پوری تحقیق نہ کر لو اس کی سزا کا فیصلہ نہ کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ مسجد میں حاضر ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ میں نے زنا کیا تو آپ نے فرمایا شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا اس کے ہاتھ لگا لیا ہو گا یا اس کی طرف دیکھا ہو گا (اور ان باتوں کو تو زنا سے تعبیر کرتا ہو گا) اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ص آپ نے فرمایا کیا تو نے (حقیقت میں) زنا کیا ہے یا بعد آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

۳۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا آتَى مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيْنَكُمَا لَا يَكْنِي قَالَ نَعَمْ فَحَدَّ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ

اثابت حد گناہ کو ساقط کر دیتی ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو پاک کیجئے، آپ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر واپس جا، خدا سے استغفار کر اور توبہ کر وہ چلا گیا اور تھوڑی دُور جا کر پھر واپس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پاک کیجئے۔ آپ نے پھر وہی الفاظ کہے جو پہلے فرماتے تھے۔ چار مرتبہ اسی طرح ہوا۔ چوتھی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

۳۴۰۵ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ جَاءَ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَجِمَكَ أَسْعُ فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَكُتِبَ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى

پوچھا کس چیز سے پاک کروں میں تجھ کو، عرض کیا زنا سے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کیا یہ دیوانہ ہے؟ عرض کیا کیا دیوانہ نہیں ہو پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا لیکن بونہ پانی پھر آپ نے ماعزؓ سے پوچھا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ رسول اللہؐ نے اس کی سنگساری کا حکم دے دیا اور اس کو سنگسار کر دیا۔ دو تین روز اسی طرح گزر گئے یعنی ماعزؓ کی سنگسار کا ذکر آپ کے حضور میں نہ آیا۔ ایک روز حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ ماعز بن مالکؓ کی مغفرت کی دعا کرو اس نے اسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو ساری امت پر تقسیم کیا جائے تو اس کا ثواب سب کے لئے کافی ہو۔ پھر ایک عورت جو قبیلہ ازد کی شاخ غامدہ سے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو پاک کیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے واپس جا اور خدا سے توبہ و استغفار کر۔ عورت نے عرض کیا۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح آپ نے ماعزؓ کو واپس کر دیا تھا مجھ کو بھی واپس کر دیں۔ وہ تو زنا کے لفظ سے حاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حاملہ ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر یہاں تک کہ تو پیٹ کے بچے کو جنم دے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک انصاری نے کفالت کی اس عورت کی، یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا پھر کچھ عرصہ بعد وہ انصاری حاضر ہوا اور عرض کیا اس غامدہ (عورت) نے بچہ جن لیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہم ابھی اس کو سنگسار نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو اس حال میں نہ رہنے دیں گے کہ کوئی اس کو دودھ پلانے والا نہ ہو۔ ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اس کی رضاعت کا میں ذمہ دار ہوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اس عورت نے اپنے حمل کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا۔ واپس جا اور پھر جنم تک کہ بچہ جنم لے پھر جب اس نے بچہ جن لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا بچہ کو دودھ پلا اور پھر جب تک کہ اس کا دودھ چھڑے۔ جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو وہ بچہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! اس بچہ کا دودھ میں نے چھڑا دیا ہے اور اب یہ روٹی کھانے لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو ایک مسلمان کے حوالے کر دیا اور پھر حکم دیا کہ عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا جائے سینہ تک اور پھر لوگو

إِذَا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ أَطَهَّرْتُكَ قَالَ مِنَ الزَّيْنَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهَ جُنُونٌ فَأُجِدَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشْرَبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزْنَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ فَدَجِمَ فَلَبِثُوا أَيَّامًا وَأَوَّلَتْهُ شَمٌ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ وَالْمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُضِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسَّعَتْهُمْ شَمٌ جَاءَتْهُ أُمْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ادْرَجِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوُكِّي إِلَيْهِ فَقَالَتْ تَرِيدُ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتِ مَا عَزَبَتْ مَالِكٍ أَتَاهَا حُبْلٌ مِنَ الزَّيْنَى فَقَالَ آتَتْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذَا لَا تَرْجُمُهَا وَنَدَّعْ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ يَرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي رَضِئْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَبَجَّهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ وَفِي يَدِهِ كَسْرَةٌ خُبُرٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَتَدَفَّطَمَتْهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَخَفَرَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَجَمَعُوا بِهَا فَبُقِلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَتَّى فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنْفَضَحَ اللَّحْمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَيْ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا
صَاحِبُ مَكِّي لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُصِّلَ
عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ - (رداۃ المسلم)

کو اس کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگساری شروع ہو گئی۔ خالد بن ولید رضی نے ایک پتھر اس کے سر پر مارا اور اس کے سر کا خون خالد رضی کے منہ پر آکر پڑا۔ خالد رضی نے اس کو برا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالد! خاموش رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ محضول یا عتشرینے والا کرے تو اس کے ظلم و ستم کو بخش دیا جائے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے۔ (مسلم)

بدکار لونڈی کی سزا

۳۴۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَّتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ
فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا
ثُمَّ إِنْ زَنَّتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ
ثُمَّ إِنْ زَنَّتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَبِعْهَا
وَلَوْ بِجَبَلٍ مِّنْ شَعْرِ - (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا معلوم ہو جائے تو اس پر شرعی حد جاری کی جائے (یعنی اس کو شرعی سزا دی جائے) اور اس پر لعن و طعن نہ کیا جائے۔ پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اس کو دوبارہ سزا دی جائے اور اس کو برا کہلا نہ کہا جائے پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا کرنا معلوم ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ اس کی قیمت میں بالوں کی ایک رسی ہی ملے (بخاری و مسلم)

مریض پر حد جاری کرنے کا مسئلہ

۳۴۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَايَعُهَا النَّاسُ أَقِيمُوا أَعْلَى
أَدِقَاتِكُمُ الْحَدَّ مَنِ احْتَمَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ
لَمْ يَحْتَمِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أُجْلِدَهَا
فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفْسٍ فَخَشِنْتُ إِنْ
أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ
رَدَاةً مُّسْلِمٌ وَفِي رَدِّ آيَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
دَعَهَا حَتَّى يَنْقُطَعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ
وَأَقِيمُوا الْحَدَّ وَدَعُوا عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت علیؓ نے لوگوں سے مخاطب کر کے کہا۔ لوگو! تمہاری لونڈیاں اور غلام اگر زنا کریں تو ان کو شرعی سزا دو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا۔ آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اس کے درے لگاؤں۔ اس نے حال ہی میں بچہ جنم دیا تھا۔ مجھ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر میں اس کے درے لگاؤں گا تو وہ مر جائے گی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا (کہ اس حالت میں اس کو سزا نہ دی) (مسلم)۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے حضرت علیؓ سے یہ فرمایا۔ اس وقت تک کے لئے اس کو چھوڑ دو کہ اس کے نفاس کا خون بند ہو، پھر اس پر حد جاری کرو اور اپنے غلاموں کو (اگر وہ کوئی جرم کیا کریں) سزا دیا کرو۔

فصل دوم

اگر زنا کار اقراری مجرم اپنے اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی یا نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ماعزؓ سلمی نے رسول اللہ صلی اللہ

۳۴۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَا عَزَا لَاسَلِمِي

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر کہا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے پھر منہ پھیر لیا اس نے پھر آپ کے سامنے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ جو تھی مرتبہ جب اس نے اپنے زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے سنگساری کا حکم دے دیا، چنانچہ اس کو مدینہ کے سنگستان میں بھجوا دیا گیا اور سنگسار کیا گیا۔ جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ تیزی سے بھاگ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے ہاتھ میں اونٹ کی ٹری کا کلا تھا۔ اس نے اس کلتے سے اس کو مارا اور لوگوں نے بھی جو وہاں موجود تھے اس کو مارا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو بہت ممکن ہے وہ توبہ کر لیتا اور خدا اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

ماعرز کا اعتراف جرم؟

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعرز بن مالکؓ سے فرمایا کیا یہ واقعہ سچ ہے جو تیری نسبت مجھ کو معلوم ہوا؟ اس نے عرض کیا میری نسبت آپ کو کیا معلوم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ تو نے فلاں شخص کی نوٹھی سے زنا کیا ہے اس نے عرض کیا۔ ہاں، اس نے چار مرتبہ اس کا اقرار کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ (مسلم)

دوسروں کے غیوب کی پردہ پوشی کرو

حضرت یزید بن نعیمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعرزؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اپنے زنا کا اعتراف کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیدیا۔ پھر آپ نے ہزال سے فرمایا (جس نے آپ کو زنا کے اس واقعہ سے آگاہ کیا تھا، اگر تو اس واقعہ پر پردہ ڈالتا تو بہتر ہوتا۔ اس حدیث کا ایک راوی ابن منذر کہتا ہے کہ ہزال نے ماعرزؓ کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کر لے اور واقعہ سے آگاہ کرے (ابوداؤد)

سی حاکم کو حد معاف کرنے کا اختیار حاصل نہیں

خمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْأُخْرَى فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْأُخْرَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرِيهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْحِجْرَةِ فَمَعَهُ بِأَلْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَسَتْهُ مَثْرِبٌ بِرَجُلٍ مَعَهُ نَحْيٌ وَجَمَلٌ فَضْرَبَهُ بِهِ وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا تَرَكَمُوهُ؟ (رواه الترمذي وابن ماجه) وَفِي رَوَايَةٍ هَلَا تَرَكَمُوهُ لَعَلَّه أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

۳۴۰۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةٍ أَلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرِيهِ فَرَجِمَ۔

(رواه مسلم)

۳۴۱۰ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجِيمِهِ وَقَالَ لِهَٰذَا أَلِ لَوْ سَتَرْتَهُ بَشْرًا لَكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَٰذَا أَمْرٌ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ۔ (رواه أبو داود)

۳۴۱۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاظُوا الْحُدُودَ
فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغْنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجِبَ -
تم آپس میں اپنی حدود (یعنی شرعی سزاؤں) کو معاف کر دیا کرو اس
پہلے کہ ان کی خبر مجھ تک پہنچے۔ لیکن جب واقعہ مجھ تک پہنچ جائے گا تو
سزا واجب ہو جائے گی۔ (ابوداؤد - نسائی)

عزت داروں کو لغزشوں سے درگزر کرنا چاہیے

۳۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتُوا إِذَا دُرِيَ الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ
إِلَّا الْحُدُودَ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے با
لوگوں کی خطاؤں (یعنی بھول چوک) کو معاف کر دیا کرو لیکن شرعی
(رِوَاۃُ ابُو دَاوُدَ) حدود کو معاف نہ کرو۔ (ابوداؤد)

شبهہ کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہیے

۳۴۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دُرِيَ الْحُدُودُ وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
فَإِنْ كَانَ لَهُ فَخْرٌ فَخْرُوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ
يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ -
رِوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ - وَقَالَ قَدْ رَوَى عَنْهَا وَلَمْ
يُذَقْ وَهِيَ أَصَحُّ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے دور کر حدود کو مسلمانوں سے جب تک ممکن ہو اگر ذرا سا بھی کوئی
موقع بچاؤ کا نیکل آئے تو اس کو (یعنی مسلمان کو) چھوڑ دو اس لئے
کہ امام (حاکم) کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر
نہیے۔ (ترمذی - اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفہ
بھی مروی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے)۔

زنا بالجبر میں صرف مرد پر حد جاری ہوگی

۳۴۱۴ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أُسْتُكُوهُتِ امْرَأَةً
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَرَتْ عَنْهَا
الْحَمَّةُ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ
أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا - رِوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ -
۳۴۱۵ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلْقَاهَا
رَجُلٌ تَجَلَّاهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ
وَالْطَّلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَهُ مِنْ أَلَمِهَا حَرِيْنٍ
فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا
فَاخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَقَدْ
غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ
عَلَيْهَا ارْجِعِي وَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ نَوْبَةً
لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ -
رِوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَابُو دَاوُدَ -
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی (یعنی اس کے ساتھ زبردستی
زنا کیا گیا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو معاف فرما دیا اور مرد پر حد قائم کی
اور رادی نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ اپنے اس کو جبر بھی دلوایا، یا نہیں (ترمذی)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں ایک عورت نماز کے ارالے سے باہر نکلی ایک مرد نے اس کو کپڑا لیا،
اور اس پر کپڑا ڈال کر اسے اپنی حاجت پوری کر لی (یعنی اس کے ساتھ
زنا کیا) وہ عورت چلائی اور مرد اس کو چھوڑ کر چلا گیا۔ چہاچہرین کی ایک جماعت
اس عورت کے قریب گزری، عورت نے ان سے کہا کہ فلاں شخص نے میرے
ساتھ ایسا کیا انھوں نے اس مرد کو کپڑا لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اپنے عورت سے فرمایا تو جو خدا نے تجھ کو بخش دیا
(اس لئے کہ تو نے اپنی خواہش سے یہ کام نہیں کیا ہے) اور اس مرد کی
نسبت جس نے زنا کیا تھا یہ فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دیا گیا اس
کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس نے توبہ کی (یعنی سزا بھگت کر) اسی توبہ
کا اگر مدینہ والے اسی توبہ کرتے تو ان کی توبہ قبول کی جاتی۔

(ترمذی - ابوداؤد)

ایک زنا کی دو سزائیں؟

۳۴۱۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْلِيدَ الْجَدِّ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈرے لگائے جانے کا حکم دیا چنانچہ ڈرے مارے گئے۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگسار کیا گیا۔ (ابوداؤد)

بیمار مجرم پر حد جاری کرنے کا طریقہ

۳۴۱۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيمٍ فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ جُنُبًا بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذُّوْهُ اللَّهُ عَنَّا لَا فِیْهِ مَائَةٌ ثُمَّ أَخْرَجَ فَأَمَرَ لِحْدَهُ ضَرْبَةً. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشَّيْخِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ محلہ کے ایک شخص کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ شخص نہایت کمزور اور بیمار تھا اور اس نے سعد رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لئے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں چھوٹی چھوٹی سو ٹہنیاں ہوں اور اس ٹہنی کو اس طرح ایک دفعہ مار دو کہ ساری ٹہنیاں اس کے جسم پر لگیں۔ (شرح السنہ)

اغلام کی سزا؟

۳۴۱۸ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَجَدَ ثَمُوًّا يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمٍ لَوْ طِ قَاتَلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عکرمہ بن ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جانور کے ساتھ بد فعلی کرنے والے کی سزا

۳۴۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى بِهَيْمَةٍ فَأَقْلَوْهَا وَأَقْلَوْهَا مَعَهُ قِيلَ لَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَسَاؤُكَ كِبَارَةٌ أَنْ يُوَكَّلَ لِحْمِهَا أَوْ يَنْتَفَعُ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جانور سے بد فعلی کرے اس شخص اور اس جانور کو مار ڈالو ابن عباس سے پوچھا گیا۔ جانور کا اس میں کیا قصور ہے؟ انھوں نے کہا اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا (یعنی اس کا دودھ وغیرہ پینا) جس کے ساتھ بد فعلی کی گئی ہے مکروہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اغلام بدترین برائی ہے

۳۴۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمٍ لَوْ طِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی امت پر مجھے جس بات کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایک زنا کی دو سزائیں؟

۳۴۱۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْلِيدَ الْجَدِّ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنََّّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈرے لگائے جانے کا حکم دیا چنانچہ ڈرے مارے گئے۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگسار کیا گیا۔ (ابوداؤد)

بیمار مجرم پر حد جاری کرنے کا طریقہ

۳۴۱۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيمٍ فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ جُنُبٌ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذُّوْهُ اللَّهُ عَنَّا لَا فِیْهِ مَائَةٌ ثُمَّ أَخْرَجَ فَأَمَرَ بِجُرْحِهِ ضَرْبَةً. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشَّيْخِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ محلہ کے ایک شخص کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ شخص نہایت کمزور اور بیمار تھا اور اس نے سعد رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لئے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں چھوٹی چھوٹی سو ٹہنیاں ہوں اور اس ٹہنی کو اس طرح ایک دفعہ مار دو کہ ساری ٹہنیاں اس کے جسم پر لگیں۔ (شرح السنہ)

اغلام کی سزا؟

۳۴۱۸ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَجَدَ ثَمُوًّا يَعْملُ عَمَلِ قَوْمٍ لَوْ طِ قَاتَلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عکرمہ بن ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جانور کے ساتھ بد فعلی کرنے والے کی سزا

۳۴۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى بِهَيْمَةٍ فَأَقْلَوْهَا وَأَقْلَوْهَا مَعَهُ قِيلَ لَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَسَاءَ الْكِبَاةَ أَنْ يُوَكَّلَ لَحْمُهَا أَوْ يَنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فَعِلَ بِهَا ذَلِكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جانور سے بد فعلی کرے اس شخص اور اس جانور کو مار ڈالو ابن عباس سے پوچھا گیا۔ جانور کا اس میں کیا قصور ہے؟ انھوں نے کہا اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا (یعنی اس کا دودھ وغیرہ پینا) جس کے ساتھ بد فعلی کی گئی ہے مکروہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اغلام بدترین برائی ہے

۳۴۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی امت پر مجھے جس بات کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

کیا ہے؟ عرض کیا فلاں عورت کے ساتھ۔ آپ نے پوچھا کیا معاقلہ کیا ہے؟ تو نے اس کے ساتھ؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا تو نے اس کے بدن سے اپنے بدن کو لگایا ہے؟ عرض کیا ہاں پھر آپ نے پوچھا کیا تو نے اس جماع بھی کیا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیدیا چنانچہ اس کو مدینہ کے سنگستان میں لے جایا گیا اور رحم شروع ہوا۔ جب پتھروں کی چوٹ اس پر برداشت نہ ہو سکی تو وہ چلایا اور بھاگ نکلا۔ راستہ میں اس کو عبد اللہ بن انیس نے جن کے ساتھی تھک گئے تھے یا اعز رض کو سنگسار کرنے والے پتھر مانے مارتے تھک گئے تھے۔ عبد اللہ نے اونٹ کے پاؤں کی ہڈی اٹھائی اور اس سے ماعز رض کو مارا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔ پھر عبد اللہ بن انیس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کاش تم اس کو چھوڑ دیتے، ممکن ہے وہ توبہ کرے اور خدا اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔ (ابوداؤد)

زنا اور رشوت کی کثرت کا وبال

۳۲۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَامِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَطْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنَةِ فَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَطْهَرُ فِيهِمُ السَّابِقُ إِلَّا أَخَذُوا بِالْمُحِبِّ - (رواه أحمد)

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس قوم میں زنا ناظر ہوتا ہے (یعنی پھیل جاتا ہے) اس قوم کو قحط بکڑھ لیتا ہے اور جس قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے اس پر رعب غالب ہو جاتا ہے۔

اعلام لغت کا باعث ہے

۳۲۲۶ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلٌ قَوْمٍ لُوطٍ - (رواه رزين وني رواية له عن ابن عباس أن علياً أحرقهما و آبا بكر هداًم عليهما حائطاً -)

حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے (رزین) اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علیؓ نے لوط کے قاتل و مفعول کو جلوا دیا اور حضرت ابو بکرؓ نے ان پر دیوار گر وادی۔ (احمد)

۳۲۲۷ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَذْرًا إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا - (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو مرد یا عورت کے ساتھ لواطت کرے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

جانور کے ساتھ بد فعلی کرنا والا حد کا سزاوار نہیں ہوتا

۳۲۲۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرے اس پر شرعی حد نہیں ہے (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا کہ

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ هَذَا أَحَدُ مَنَاحِدِ الْأَوَّلِ وَهُوَ مَنْ آتَى بِهَيْمَةٍ فَأَقْلَمَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث پہلی حدیث ہے جس میں جانور کے ساتھ بد فعلی کرنے والے کو مار ڈالنے کا حکم ہے زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

حد جاری کرنے میں کوئی فرق و امتیاز نہ کرو

۳۲۲۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبِمُوا أَحَدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْ مَاتَ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ (۱)
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریب اور بعید (یعنی قریب کے رشتہ داروں اور دُور کے ملنے والوں) سب میں الہی حدود کو جاری کرو اور اس میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

حد جاری کرنے کے دور رس فوائد

۳۲۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنْ مِّمَّطَرٍ أَوْ بَعِينَ لَيْلَةٍ فِي بِلَادِ اللَّهِ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ (۲)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدائی حدود میں سے کسی ایک حد کا جاری کرنا بہتر ہے اس سے کہ چالیس رات برابر ظہر خدائی (شہروں میں بارش ہوتی رہے)۔ (ابن ماجہ)

بَابُ قَطْعِ السَّرْقَةِ

فصل اول

چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

نصاب سرقہ کے بارے میں امام شافعیؒ کی مستدل حدیث

۳۲۳۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعٍ دِينَارٍ أَوْ زَيْدَةٍ دِينَارٍ أَوْ زَيْدَةٍ دِينَارٍ أَوْ زَيْدَةٍ دِينَارٍ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ (۱)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دینار یا زیدہ کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ (بخاری و مسلم)

ڈھال کی قیمت کے تعین میں اختلافی اقوال

۳۲۳۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةٌ دَرَاهِمٍ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ (۲)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرنے پر جس کی قیمت تین درہم تھی، چور کا ہاتھ کاٹوا دیا۔ (بخاری و مسلم)

تمام اتمہ کے مسک کے خلاف ایک حدیث اور اس کی وضاحت

۳۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيُسْرِقُ الْحَبْنَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ (۳)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خداوند تعالیٰ کی لعنت ہو چور پر کہ انڈا (یعنی خود) چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے، اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پھل وغیرہ کی چوری میں قطع ہاتھ کی سزا ہے یا نہیں؟

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں اور سفید کھجوروں کے چرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(ترمذی - مالک - ابوداؤد - نسائی - دارمی - ابن ماجہ)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی بابت آپ نے فرمایا جو شخص پھلوں کو اس وقت چرائے جب کہ ان کو درختوں سے توڑ کر جمع کر لیا گیا ہو اور ان پھلوں کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

غیر منموکہ پہاڑی جانوروں پر چوری کا اطلاق نہیں ہوگا

حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنین کی کہنے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کے چرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور نہ پہاڑ پر چرنے والے جانور پر البتہ جب کہ پھلوں کو توڑ کر ذخیرہ کر لیا جائے اور جانور کو اس کے ٹھکانے پر باز نہ رہا جائے اور پھر چوری کی جائے تو چوری کا مال اگر ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو ہاتھ کاٹا جائے (ورنہ نہیں) (مالک)

لیسرے کی سزا قطع یہ نہیں ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص زبردستی کسی کا مال چھین لے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جو شخص علانیہ لوگوں کو لوٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

خان، قطع یہ سزا وار نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خیا کرنے والے، لوٹنے والے اور اچکے کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہے ترمذی نسائی - ابن ماجہ - دارمی اور شرح السنہ میں یہ روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ میں آئے اور ایک مسجد میں اپنی چادر کو سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ چور آیا اور ان کی چادر کو چر لیا۔ صفوان نے اس چور

۳۴۳۲ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْطَعُ فِي شَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الشَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَ بِهِ الْحَجْرَيْنِ قُبِلَ ثَمَنُ الْمُجِنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ.

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْهَمَكِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْطَعُ فِي شَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةٍ جَبَلٍ فَإِذَا أَوَاةَ الشَّرَاحِ وَ الْحَدِيثِ فَإِلْقَاطُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنُ الْمُجِنِّ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۴۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهَبِ قَطْعٌ وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

۳۴۳۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَدُرُوي فِي شَرْحِ السُّنَنِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِذَاءً

کو کپڑا لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کو آپ کے پاس اس لئے نہیں لایا تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹوادیں۔ میں نے یہ چادر اس کو صدقہ کر دی۔ آپ نے فرمایا اس کو یہاں لانے سے پہلے ہی تو نے چادر صدقہ کیوں نہ کر دی۔ ابن ماجہ نے یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے اور دارمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

سفر جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

حضرت بسیر بن اوطاة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ جہاد کی حالت میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ (ترمذی۔ دارمی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابوداؤد اور نسائی میں جہاد کے بجائے سفر لکھا ہے)۔

دوبارہ اور سہ بار چوری کرنے کی سزا

حضرت ابوسلمہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چور جب چوری کرے تو اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹو اور پھر چوری کرے تو (دایاں) پاؤں کاٹو اور پھر چوری کرے تو (دایاں) پاؤں کاٹو۔ (شرح السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو چنانچہ ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ دوبارہ اس کو پھر لایا گیا آپ نے حکم دیا کہ اس (دایاں) پاؤں کاٹ دو چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ تیسری مرتبہ پھر اس چوری کی علت میں لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر چوتھی مرتبہ اس کو لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کا (دایاں) پاؤں کاٹ دو۔ چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پانچویں مرتبہ وہ پھر لایا گیا آپ نے حکم دیا اس کو قتل کر دو چنانچہ اس کو لے گئے اور قتل کر دیا۔ پھر ہم اس کی نعش کو کھینچتے ہوئے لائے اور کنوئیں میں ڈال دیا اور اسی پتھر مارے (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور شرح

فجاء سارقاً وَاَخَذَ رِدَاعَهُ فَاخَذَهُ صَفْوَانٌ فَجَاءَ بِهِ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ ائِنِّي لَمْ اُرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صِدَاقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى مُحَمَّدٌ لَا ابْنَ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَاللَّاحِظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۳۴۳۹ وَعَنْ بَسِيرِ بْنِ اَوْثَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقَطَّعُ الْاَيْدِيُّ فِي الْغَزْوِ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَاللَّاحِظُ وَيُؤَدُّ اَوْدَ وَالتَّنَائِي اِلَّا اَنْتَهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلِ الْغَزْوِ)۔

۳۴۴۰ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ۔

رِوَاةُ شَرْحِ السُّنَنِ) ۳۴۴۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِئْتُ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْطَعُوهُ فَقَطَّعْتُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اَقْطَعُوهُ فَقَطَّعْتُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اَقْطَعُوهُ فَقَطَّعْتُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اَقْطَعُوهُ فَقَطَّعْتُمْ فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَقْتُلُوهُ فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَأْنَاهُ فَالْقَيْنَاهُ فِي بَيْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رِوَاةُ الْيُودِ اَوْدَ وَالتَّنَائِي وَدَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ فِي قِطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعُوهُ ثُمَّ اَحْمُوهُ۔

السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی بابت رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹو اور گرم تیل سے داغ لے دو۔

چور کاٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینے کا مسئلہ

۳۴۴۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت فضالہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا اور (آپ کے حکم سے) اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ نے فرمایا اس کاٹا ہوا ہاتھ اُس کی گردن میں باندھ دو (مالک لوگ) اس کو دیکھیں اور عبرت حاصل کریں)۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابون ماجہ)

۳۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِبَيْتٍ - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر غلام چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالو اگرچہ اس کی قیمت بیس درہم ہی ملے۔ (ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

فصل سوم

مجرم کو معاف کر دینے کا حق حاکم کو حاصل نہیں ہے

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعُوا مَآكِنَا نَزَالَ بَطْنُ يَهُدَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا۔ صحابہ نے عرض کیا ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹوادیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر فاطمہ بھی ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوادیتا۔ (نسائی)

اگر غلام اپنے مالک کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۳۴۴۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْثَةً لِي فَقَالَ عُمَرُ لَا تَقْطَعْ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مِنْكُمْ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنا غلام لایا اور کہا اس نے میری بیوی کا آئینہ چرائیا ہے آپ اس کا ہاتھ کٹوادیکھئے عمر نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں یہ تمہارا خادم ہے تمہاری چیز اس نے لے لی ہے۔ (مالک)

کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے یا نہیں

۳۴۴۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ بِكُمْ فِي الْبَيْتِ فِيهِ نَالُو صَبِيفٍ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ لَقَطَعَتْ يَدُ النَّبَاشِيِّ لَا تَدْخُلُ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس وقت کیا کرے گا جب کہ لوگوں کو موت (یعنی دبا) پہنچے گی اور گھر (یعنی قبر کی جگہ) کی قیمت ایک غلام کی قیمت برابر ہو جائے گی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟) آپ نے فرمایا اس وقت تجھ پر صبر لازم ہے اس حدیث کے ایک راوی حماد بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ، کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا

(ابوداؤد)

(رداۃ المکرر) (اور چوری کی ہے)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

شرعی سزاؤں میں سفارش کا بیان

فصل اوّل

حدود میں سفارش قبول نہیں کی جاسکتی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت فکر مند تھے جس نے چوری کی تھی (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا) قریش نے کہا کون اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرے۔ بعض لوگوں نے کہا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ اس کا ذکر کیا۔ آپؐ فرمایا تو خدا کی حدود میں سفارش کرنا جو یہ کہہ کر آپؐ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا پھر فرمایا تم سے پہلی آئیں اس لئے ہلاک ہوئی ہیں کہ ان میں سے جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو سزا دیتے تھے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ایک مخزومی عورت عاریتاً کسی سے کوئی چیز لیتی اور پھر انکار کر دیتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم دیدیا۔ عورت کے اعزاء اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اسامہ سے اس کی بابت گفتگو کی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس کے بعد وہی حدیث ہے جو مذکور ہوئی۔

۳۲۸۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْعَ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاجْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَلِمْ اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (متفق عليه) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتُجَدِّدُهُ قَامَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ يَدَهَا فَأَتَى أَهْلَهَا أَسَامَةُ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ يَنْحَوِي مِمَّا تَقَدَّمَ.

فصل دوم

اس باب میں فصل دوم نہیں ہے۔

فصل سوم

حد میں سفارش کرنیوالا کو ایذا کے حکم کی مخالفت کرنا ہوا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خدا کی حدود میں سفارش کر کے حائل ہو د یعنی خدا کی حدود کے نفاذ میں اپنی سفارش سے حائل ہو، اس نے خداوند تعالیٰ سے ضد کی اور جو شخص کسی ناحق یا سبھوٹی بات میں جھگڑا کرے اور وہ اس کے ناحق ہونے سے واقف ہو وہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہتا ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آئے اور جو شخص کسی مسلمان کی نسبت ایسی بات کہے جو اس میں نہیں پائی جاتی وہ اس وقت تک دوزخیوں کی پیپ اور کچھڑ اور خون میں رہے گا جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے۔ (احمد۔ ابوداؤد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں مدد کرے جس کے حق و ناحق ہونے کا اس کو علم نہیں ہے وہ اس دم تک غضب الہی میں رہے گا جب تک کہ اس سے باز نہ آئے۔

اقرار جرم پر چوری کی سزا

حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے صاف الفاظ میں چوری کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سے چوری کا مال نہیں نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا۔ ہاں (میں نے چوری کی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار اسی طرح کہا اور اس نے ہر دفع چوری کا اقرار کیا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اپنے اس سے فرمایا خدا سے بخشش طلب کر اور توبہ کر۔ اس نے کہا میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سینکر) تین بار فرمایا۔ اے اللہ! اس کی توبہ کو قبول فرما۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اسی طرح پایا میں نے اصول اربعہ جامع الاصول شعب الایمان معالم السنن میں ابی امیہ کے حوالے سے اور نسخ مصابیح میں ابی رمنہ کے حوالے سے (رمنہ) ساتھ رہے کے اور ثناء مثلثہ کے اور ہمزہ اور می کے بدلے۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُونَ حَیٍّ مِنْ حُدُودِ اللہِ فَقَدْ ضَادَ اللہُ وَمَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَہُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِی سَخَطِ اللہِ حَتَّی یَنْزِعَ وَ مَنْ قَالَ فِی مَعْرِیٍّ مَا لَیْسَ فِیْہِ اَسَکَنَہُ اللہُ سَرَدَ غَۃَ الْخَبَالِ حَتَّی یُخْرِجَہٗ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ وَفِی رِوَاٰیۃٍ الْبَیْہَقِیُّ فِی شُعْبِ الْاٰیْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰی حَصْمَۃٍ لَا یَدْرِیَ اَحَقُّ اَمْ بَاطِلٌ فَہُوَ فِی سَخَطِ اللہِ حَتَّی یَنْزِعَ۔

۳۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ اُمِّیۃَ الْمُخْزومی أَن النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَتٰی بِبَلَصٍّ قَدْ اَعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَاَدَّیْعُ جَدَّ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا اَخَالَکَ سَرَقَتْ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَعْتَرِفُ فَاَمْرَیْہِ فَقَطَّعَ وَ جِئَ بِہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَللّٰھُمَّ تَبَّ عَلَیْہِ ثَلَاثًا رَوَاہُ اَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَیُّ وَ ابْنُ مَاجَہَ وَ الدَّارِمِیُّ هٰکِذَا وَ جَدْتُ فِی الْاَصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَ جَامِعِ الْاَصُوْلِ وَ شُعْبِ الْاٰیْمَانِ وَ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ ابْنِ اُمِّیۃَ وَ فِی نَسْخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ ابْنِ رِیْمَۃَ بِالْبَیِّنِ وَ النَّسَیِّ الْکَثَلِثَہٗ بِدَلِّ الْهَزْزِ وَ الْبَیِّنِ۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

فصل اول

شراب پینے کی سزا کا بیان

انخفرت کے زمانے میں شراب نوشی کی سزا

۳۲۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَى فِي الْخَمْرِ بِالْجُرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ الْوَبُكَارَ بَعِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجُرِيدِ أَرْبَعِينَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں کے مارنے کا حکم دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں چالیس درے لگوائے (بخاری و مسلم) اور انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کی سزا میں چالیس ٹہنیاں کھجور کی یا چالیس جوتے لگواتے تھے۔

اسی کوڑے کی سزا عہد صحابہ میں متعین ہوئی تھی

۳۲۵۱ وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَةً أَوْ بَكَّةً وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَتَقُومُ عَلَيْهِ بِأَبْدَانِئَا وَنَعَالِنَا وَارْدِيْنَا حَتَّى كَانَ اخْرُجَ أَمْرَةً عَمَّا تَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَنُوا وَتَسْقُو جَلَدًا ثَمَانِينَ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے ایام میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں جب کوئی شراب پینے والا پایا جاتا تو اس کو اپنے ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے اور عیادروں کے کوڑے بنا کر مارنے تھے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور ہوا تو چالیس کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی اور جب شراب پینے والوں کی تعداد بڑھ گئی تو سزا اس کی اسی کوڑے مقرر ہوئی۔ (بخاری)

فصل دوم

شرابی کو قتل کر دینے کا حکم منسوخ ہے

۳۲۵۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي السَّابِعَةِ فَامْكُوهُ قَالَ شَمُّ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْلَهُ دَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ ذُوَيْبٍ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمَعَاوِيَةُ وَابُو هُرَيْرَةَ وَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اس کو درے لگاؤ اور جو شخص چوتھی مرتبہ شراب پیتا ہوا پایا جائے اس کو قتل کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی، آپ نے اس کو پٹایا اور قتل نہ کیا۔ (ترمذی)

اور روایت کیا اس کو ابو داؤد نے قبیسہ بن ذویب (ترمذی) نے ابو داؤد و نسائی۔ ابن ماجہ کا قول ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت جن میں ابن عمر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور شریک رضی اللہ عنہ قابل ذکر

الشَّيْءِ إِلَى قَوْلِهِ قَاتِلُوهُ ۝

ہیں، قَاتِلُوهُ تک روایت کی ہے۔

شرابی کی تحقیر؟

حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس منظر کو اب

بھی اپنی نگاہوں کے سامنے پاتا ہوں جو میں نے ایک مرتبہ دیکھا تھا۔
یعنی یہ کہ ایک شخص کو جس نے شراب پی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لایا گیا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا اس کو مارو۔ بعض نے ہم میں سے
اس کو جوتیوں سے مارا بعض نے لاکھٹی سے مارا اور بعض نے کھجوروں
کی شاخوں سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی
اٹھائی اور اس کے منہ پر ڈال دی۔

(رواہ ابو داؤد)

۳۴۵۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ
كَانَتْنِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ
أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ
فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْبَعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ
بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمَتْنَجَةِ قَالَ ابْنُ
وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى
بِهِ فِي وَجْهِهِ۔

شرابی کو سزا دو اس کو عار دلاؤ لیکن اس کے حق میں یدعانہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ اس
کو مارو۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھوں سے مارا بعض نے
کپڑوں کا کورا بنا کر اس سے مارا اور بعض نے جوتیاں ماریں پھر آپ نے
فرمایا اس کو تنبیہ کرو اور عار دلاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اس کی طرف متوجہ
ہو کر کہا تو خدا سے نہیں ڈرا خدا کے عذاب کو خیال میں نہیں لایا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ڈرا بعض لوگوں نے یہ بھی
کہا خدا تجھ کو ذلیل و رسوا کرے۔ آپ نے یہ الفاظ سن کر فرمایا اس طرح
نہ کہو اور شیطان کو اس پر مدد نہ دو بلکہ اس طرح کہو اے اللہ اس
کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم کر۔ (ابو داؤد)

۳۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ
بِتَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكَّتُوهُ
فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ مَا خَشَيْتَ
اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا
هَكَذَا لَا تَعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلَكِنْ قُولُوا
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

(رواہ ابو داؤد)

ثبوت جرم کے بغیر سزا نہیں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے شراب پی اور سہوش
ہو گیا اور لوگوں نے راستہ میں اس کو اس حال میں دیکھا کہ جھومتا
چلا جاتا ہے لوگ اس کو کپڑا لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے چلے۔ جب حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں
کے ہاتھ سے چھٹ گیا اور حضرت عباسؓ سے چمٹ گیا (یعنی ان سے سفارش
چاہی) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ منہ پرے اور
فرمایا کیا اس نے ایسا کیا اور اس کی بابت کوئی حکم نہیں دیا۔

۳۴۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكَرَ
فَلَقِيَ يَهُنْدَ بْنَ الْفُجَّاءِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاضِيَ دَارَ
الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَا
فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ بِشَيْءٍ
(رواہ ابو داؤد)

فصل سوم

جو شخص سزا کوڑے کھاتا ہوئے مر جائے اس کی دیت واجب نہیں

عمر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ جب میں کسی شخص پر کوئی شرعی حد قائم کروں اور وہ اس سزا میں مر جائے، تو مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا البتہ شراب پینے والے کی سزا میں اگر وہ مر جائے تو اس کا خون بہا میں دوں گا اور یہ اس وجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کی کوئی سزا مقرر نہیں کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۵۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ مَا كُنْتُ لَا قِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا أَفِيَمُوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا مَا حَبَّ الْخَمْرُ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر کی طرف سے شراب نوشی کی سزا کا تعین

تور بن زید دلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی سزا مقرر کرنے کی بابت صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے میں اسی کوڑے ہونے چاہئیں اس لئے کہ جب آدمی شراب پیتا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہوتا ہے تو سہودہ بکاتا ہے، بہتان لگاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور شراب پینے کی سزا اسی کوڑے مقرر کر دی۔ (مالک)

۳۲۵۴ وَعَنْ تَوْرِبِ بْنِ زَيْدٍ الدِّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا أُنْصَحَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى أَفْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ (دَوَاةُ مَالِكٍ)

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمَحْدُودِ

جس کو شرعی سزا دی جائے اس کے حق میں بددعا نہ کرنے کا بیان

فصل اول

کسی گنہگار پر لعنت بھیجنا ناجائز ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمزہ (دگر تھا) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی باتوں سے ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شراب پینے کی علت میں ایک مرتبہ حد بھی قائم کی تھی۔ پھر وہ ایک روز (اور غالباً شراب ہی پینے کی علت میں) لایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈرے لگانے کا حکم دیا۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ! اس پر لعنت کر بار بار اس کو شراب پینے کی علت میں لایا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکر فرمایا اس پر لعنت نہ کر و قسم ہے خدا کی میں واقف

۳۲۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ يُقَبُّ حِمَارًا كَانَ يُفْرَحُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَّ جَلْدَةً فِي الشَّابِ فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَا مَرَبَهُ فَجَلَدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ مَا أَكْثَرَ مَا بُوعَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۲۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبْهُ فَمَسَا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخَذَكَ اللَّهُ قَالَ لَا أَتُكَلِّمُ أَحَدًا إِلَّا تَعَيَّنُوا عَلَيَّ الشَّيْطَانُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہوں کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا اس کو مارو ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھوں سے مارا بعض نے جوتوں سے مارا۔ اور بعض نے کپڑے کو بٹ کر مارا پھر جب وہ شخص واپس ہوا تو بعض لوگوں نے کہا خدا تجھ کو ذلیل و رسوا کرے (آپ نے فرمایا ایسا نہ کہو، شیطان کو اس پر غالب نہ کرو۔ (بخاری)

فصل دوم

جو مجرم سزا پا چکا ہے اس کی آبروریزی مردار کھانے کے مترادف ہے

۳۲۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ إِنَّكُمَا قَالَا نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمُرُودُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرَّشَاءُ فِي الْبَيْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَاقُ لَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تَرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَا مَرِيحَ تَرْجَمَ فَمَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أُمَّتِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلصَّاحِبِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجَمَ رَجَمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَا عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِحِفَّةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرَجْلِهِ فَقَالَ آيَنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ لِحَمْدِ اللَّهِ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا لَا فَكَلَا مِنْ حِفَّةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَا كُلُّ مَنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرْضٍ أَخِيكُمْمَا إِنَّمَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مَنَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ إِلَّا نَفِيَّ أَنَهَارِ الْجَنَّةِ يَنْعَمُ فِيهَا -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ماعزؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس امر کا اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام کیا ہے چار مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض کیا یعنی منہ پھیر لیا تا کہ وہ خاموش ہو کر چلا جائے لیکن جب اس نے پانچویں مرتبہ اعتراف کیا تو آپ نے پوچھا کیا صحبت کی ہے تو نے اس عورت سے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا تو نے صحبت کی اس طرح کہ وہ غائب ہوا (یعنی تیرا عضو مخصوص) اس کی اس میں (یعنی اندام نہانی میں) عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تیرا عضو مخصوص اس کے اندام نہانی میں اس طرح غائب ہوا جس طرح سلاخی شہرہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے اور رسی کنوس کے اندر چلی جاتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہیں؟ عرض کیا ہاں میں اس عورت سے اس طرح حرام کا مرتکب ہوا جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی سے حلال طریقہ پر صحبت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس قول سے تیرا کیا مقصد ہے؟ عرض کیا میں چاہتا ہوں آپ مجھ کو (اس گناہ سے) پاک کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کو سنگسار کر دینے کا حکم دیدیا اور اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے صحابہؓ میں سے دو شخصوں کو یہ گفتگو کرتے سنا۔ ایک نے ان میں سے کہا اس شخص کی طرف دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے نفس کی خواہش کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا، کتے کی مانند سنگسار کیا جانا۔ آپ سینکڑا خاموش ہو رہے اور تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ایک مرے ہوئے گدھے کے قریب گزرے جس کا پیٹ پھول گیا تھا اور ایک پاؤں اوپر اٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: فلاں فلاں شخص

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) کہاں ہیں؟ انھوں نے عرض کیا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آؤ اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کیا خدا کے نبیؐ اس کا گوشت کون کھا سکتا ہے آپؐ نے فرمایا تم نے ابھی انھی ایسے بھائی کی جو آبروریزی کی ہو وہ اس گدھے کا گوشت کھانے سے زیادہ بڑی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس وقت وہ جنت کی نہروں میں غوطہ کھاتا ہوگا۔ (ابوداؤد)

۳۲۶۱ وَعَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ۔

حضرت خرمیہ بن ثابت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس کو اس کی سزا دی گئی۔ تو وہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ) (شرح السنہ)

جس گناہ پر حد جاری ہو چکی ہے اس پر آخرت میں سزا عطا نہیں ہوگا۔

۳۲۶۲ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا أَفْجَلُ عُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يُشْتَمَّ عَلَى عَبْدِيهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا أَفْسَدَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کوئی ایسا گناہ کرے جس کی سزا مقرر ہے اور دنیا میں اس کو اس کی سزا جلد مل گئی تو اس کو آخرت میں سزا نہیں دی جائے گی اس لئے کہ خداوند تعالیٰ انصاف پسند ہے دوبارہ اس کو سزا نہیں دے گا اور جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور خدا نے اس کے گناہ کو چھپا دیا اور معاف فرمادیا تو خداوند تعالیٰ زیادہ بخشش والا ہے آخرت میں بھی اس کو سزا نہ دے گا اور معاف کر دے گا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔)

بَابُ التَّعْزِيرِ

تغزیر و تنبیہ کا بیان

فصل اول

بطور تغزیر زیادہ سے زیادہ کتنی سزا دی جاسکتی ہے

۳۲۶۳ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نُبَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ قَوْفٌ عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حَدِّ اللَّهِ۔

حضرت ابو بردہ بن نبیاء رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی گناہ کی تغزیر و تنبیہ میں) نہ مارو مگر خداوند تعالیٰ نے جرائم کی جو حدود مقرر کی ہیں، ان میں زیادہ کوڑے مارے جاسکتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

مجرم کے منہ پر نہ مارو

۳۲۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی کو (تنبیہ و تغزیر کے طور پر) مارے تو منہ کو

(دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ) بجائے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔ (ابوداؤد)

بدزبانی کی سزا

۳۲۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُجْرِي قَامِرُ بُوۥه عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثٌ قَامِرُ بُوۥه عَشْرِينَ وَهَنَ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَأَقْنُوۥهُ -

حضرت ابن عباس کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جب کوئی شخص کسی (مسلمان) آدمی کو یہودی کہے تو اس کے میں ڈرے لگائے اور مخنث کہے تب بھی میں کوڑے لگاؤ۔ اور جو شخص محرم عورت سے زنا کرے اس کو مار ڈالو۔

(دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) (ترمذی - اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا

۳۲۶۶ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَجَدْتُمُ الرَّجُلُ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلٍ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاصْرِجُوۥهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو پاؤ کہ اس نے خدا کی راہ میں (مال غنیمت میں) خیانت کی ہے تو اس کے سارے سامان کو جلا دو اور اس کو مارو۔ (ترمذی - ابوداؤد - یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا شراب پینے کی وعید اور شراب کی حقیقت کا بیان

فصل اوّل

شراب کن چیزوں سے بنتی ہے

۳۲۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ - (دَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔

۳۲۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنَدَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالنَّخْلِ وَالْخَمْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَمَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہو چکا ہے اور شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے یعنی انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شہد سے۔ اور شراب وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

(دَوَاۃُ الْبُخَارِيِّ) (بخاری)

پہلے شراب زیادہ تر کھجور سے بنتی تھی

۳۲۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شراب حرام کی گئی ہے جس وقت کہ حرام کی گئی۔ اور انگور کی شراب ہم کو بہت کم ملتی تھی۔ ہماری

وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبَسْرُ وَالشَّرْبُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) شراب اکثر خشک اور تر کھجور کی ہوتی تھی۔ (بخاری)
نشہ اور مشروب حرام ہے

۳۴۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَتِّعِ وَهُوَ نَبِيذٌ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کا حکم دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا پیئے کی ہر وہ چیز جو نشہ کرے حرام ہے۔

جو شخص اس دنیا میں شراب پیئے گا وہ شراب دوزخ میں داخل ہوگا

۳۴۰۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَبِلَتْ وَهُوَ يَدُ مِنْهَا لَمْ يَتَّبِ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیز نشہ لائے شراب ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور ہمیشہ پیتا رہے یہاں تک کہ بغیر توبہ کئے مر جائے آخرت میں اس کو شراب پیئے کو نہ ملے گی۔ (مسلم)

شرابی کے بارے میں وعید

۳۴۰۲ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمُرْدَقُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنْ عَلَيَّ اللَّهُ عَهْدٌ أَلَمْ يَشْرَبِ الْمُسْكِرُ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَفَ أَهْلُ النَّارِ أَقْصَادَةَ أَهْلِ النَّارِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی یہ شراب خوار کی بنتی تھی اور اس کو مرز رکھا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا وہ نشہ لاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جو نشہ لائے حرام ہے اور خداوند تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ کی چیز پیئے گا وہ اس کو طینۃ الخبال ملائے گا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کی پیپ ولہو۔ (مسلم)

نبیذ کے بارے میں ایک حکم

۳۴۰۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ النَّبِيذِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ التَّهْوِ وَالسُّطْبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کچی اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا ہے خشک انگور اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا ہے کچی اور تر کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ (مسلم)

شراب کا سرکہ بنا کر اس کو کھانے پینے کے کام میں لانا جائز ہے

۳۴۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ خَلَّافًا فَقَالَ لَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر شراب کا سرکہ بنایا جائے تو جائز ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (مسلم)

۳۲۴۵ وَعَنْ وَائِلِ الْحَضْرِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ
سَيِّدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْخَمْرِ فَنَهَاكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ
فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ہے۔ (مسلم)

شراب کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے
حضرت وائل الحضری کہتے ہیں کہ طاریق بن سید نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت پوچھا۔ آپ نے
اس کے پینے سے منع فرمایا۔ طاریق نے کہا ہم اس کو دوا کے
طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں بیماری
(رواہ مسلم)

فصل دوم

شراب نوشی کا وبال

۳۲۴۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ
صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ
أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ
عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا
فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ فِي السَّابِعَةِ
لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ
تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْحَبَالِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو شخص (ایک مرتبہ) شراب پیے (اور توبہ نہ کرے) اللہ تعالیٰ
سپالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور جو توبہ کر لے خدا اس
کی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیتا ہے تو چالیس دن
تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول
کر لی جاتی ہے۔ پھر تیسری مرتبہ پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز
قبول نہیں کی جاتی اور توبہ کر لیتا ہے تو توبہ قبول کی جاتی ہے پھر
چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی
اور توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جاتی اور دوزخ میں اس
کو سپید اور لہو کی نہر سے پلایا جائے گا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)
اور دارمی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

نشہ اور چیز کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۲۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَشْكُرُ كَثِيرَةً فَقِيلَ لَهُ حَرَامٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -) میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو چیز زیادہ تعداد میں استعمال کرنے سے نشہ لائے اس کا تھوڑی تعداد
میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَشْكُرُ مِنْهُ الْفَرْقُ فِيمَا أَكْفِ مِنْهُ
حَرَامٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو چیز بقدر آٹھ سیر کے نشہ لائے اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۲۴۹ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ يَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْخَطِيئَةِ خَمْرًا
مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا أَوْ مِنَ الشَّعْرِ خَمْرًا أَوْ مِنَ الزَّبِيبِ

شراب کن چیزوں سے بنتی ہے
حضرت ثعمان بن یثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے گہیہوں سے بھی شراب بنتی ہے جو سے بھی شراب بنتی ہے،
کھجور سے بھی شراب تیار ہوتی ہے، انگور سے بھی شراب بنتی ہے اور

خَمْرًا أَوْ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -
(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)
(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

شراب مال مستقیم نہیں ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یتیم کی شراب تھی جب سورہ مائدہ اتری (جس میں شراب کے حرام ہونے کی آیت ہے) میں نے اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ وہ یتیم کا مال ہے آپ نے حکم دیا اس کو بہاد دے۔ (ترمذی)

۳۴۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَ خَمْرٍ لِيَتِيمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِيَتِيمٌ فَقَالَ أَهْرِيقُوهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - عرض کیا اے خدا کے نبی میں نے ان یتیموں کے لئے جو میری تربیت و نگرانی میں ہیں شراب خریدی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شراب کو بہاد دے اور اس کے برتن کو ٹوڑ ڈال (ترمذی - ابو داؤد) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری پرورش میں جو یتیم ہیں ان کو میراث میں شراب ملی ہے آپ نے فرمایا اس کو بہاد دے۔ عرض کیا اس کا سرکہ نہ بنا لوں فرمایا نہیں ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۳۴۸۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي اللَّهَ ابْنِي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِإِيَّتَامِي فِي حَجْرِي قَالَ أَهْرِيقِ الْخَمْرَ وَالْكَسِرَ الدَّانَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَبَقَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرَثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِيقُوهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا -

فصل سوم

مکر و مفتر چیز حرام ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے جو نشر لاتے اور جو دماغ میں فطیر پیدا کرے۔ (ابو داؤد)

۳۴۸۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَفُفْرٍ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شراب نوشی کی کسی حال میں اجازت نہیں

حضرت دہلم حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور ہم گہیوں کی شراب بناتے ہیں جو ہمارے جسم کو قوت پہنچاتی ہے سخت کاموں میں مدد دیتی ہے اور ملک کی سردی سے بچتی محفوظ رکھتی ہے آپ نے پوچھا کیا وہ نشر لاتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ اس کو نہ چھوڑیں گے۔ فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑو۔ (ابو داؤد)

۳۴۸۳ وَعَنْ دَلِيمِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ بَارِدَةٌ وَلُعَاظُ فِيهَا عَمَلٌ شَدِيدٌ وَأَنَا نَحْنُ مِنْهُ شَرَابًا مِنْ هَذَا أَلْقَحُ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ كُفْرًا فَاتَّكُوهُمْ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شراب اور جوتے کی مبالغت

۳۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرِ أَيْ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے شراب پینے اور جو اٹھیلنے سے منع فرمایا ہے اور نرد و شطرنج یا نقارہ اور بربط سے بھی منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا

۳۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا مُدَمِّنٌ خَمْرٍ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اور جس نے جو اٹھایا اور جس نے احسان تجا یا اور جس نے ہمیشہ شراب پی۔ (دارمی) اور دارمی کی ایک روایت میں جواری کے بجائے دل الزنا (حرامی) کے الفاظ ہیں۔

شراب کے بارے میں ایک وعید

۳۲۸۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْخَائِفِينَ وَأَمْرِي دَرَجَتِي عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ الْمَعَارِفِ وَالْمَزَامِيرِ أَلَا وَتَانِ وَالْقَلْبِ دَامِيَ لِمَا عَلَيَّ وَحَلَفَ دَرَجَتِي عَزَّ وَجَلَّ لِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي حُرَّةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا لَا سَقِيَتْهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِنْهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ تَخَافَتِي إِلَّا سَقِيَتْهُ مِنْ حَيَاضِ الْعُدَسِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو دنیا کے لئے رحمت و برکت کا سبب بنا کر بھیجا ہے اور باجوں، مزامیر، بتوں، صلیب اور جاہلیت کی تمام بُری رسموں اور طریقوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے اور میرے بزرگ و برتر خدا نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پئے گا میں اس کو دوزخیوں کے بدن سے نکلی ہوئی پیپ پلاؤں گا۔ اور جو شخص میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا۔ میں اس کو پاک حوضوں میں سے شراب ٹھہر پلاؤں گا۔ (احمد)

والدین کی نافرمانی کرنے والے دیوث اور شرابی پر جنت کے دروازے بند ہیں

۳۲۹۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مَدَمِنْ الْخَمْرِ وَالْعَاقِ وَالَّذِي يُوْثُّ الَّذِي يُقْرَأُ فِي آهْلِهِ الْحَبْتُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيَمِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تین آدمی ہیں جن پر خدا نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص جس نے ہمیشہ شراب پی دوسرا وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی تیسرا دیوث جو اپنے گھر والوں سے ناپاک کام کر لے (یعنی زنا) (احمد۔ ترمذی)

۳۲۹۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَدَمِنْ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ بِلِلسِهِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کرنے والا اور جادو پر یقین و اعتقاد رکھنے والا۔ (احمد)

شراب نوشی بت پرستی کے مترادف ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ شراب پیئے والا جب مرے گا تو خداوند تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا جس طرح بت کا پوجنے والا۔ (احمد) اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی۔ اور تہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبید اللہؓ سے روایت کی۔ اور انہوں نے اپنے والد سے اسے روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں محمد بن عبد اللہ کے ذریعہ ان کے والد سے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں کبھی اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ شراب پیوں، یا خدا کے سوا اس ستون، (یائت) کو پوجوں۔

۳۲۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ مِنْ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَعَبِيدٍ وَثَنٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ -

۳۲۹۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا لِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

کتاب الامارۃ والقضاء

حکومت کا بیان

فصل اول

امیر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے امیر (حاکم یا مقامی سردار) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور واضح ہو کہ امام (حاکم یا خلیفہ) ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے جنگ کی جاتی ہے (یعنی جس کے اقتدار کے ماتحت دشمنوں سے جنگ کی جاتی ہے) اور جس کی نگرانی میں امن و عافیت حاصل کی جاتی ہے پس جو حاکم خدا سے ڈر کر اس کے حکم کے موافق حکمرانی کرے اور انصاف سے کام لے

(متفق علیہ) اس کو اس کے سبب اجر ملے گا اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ (بخاری و مسلم) اگر کسی کمتر شخص کو امیر بنایا جائے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے

۳۲۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اطَاعَنِي فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عصَانِي فَقَدْ عصَى اللَّهَ وَمَنْ يطعَ الْإِمِيرَ فَقَدْ اطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْإِمِيرَ فَقَدْ عصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُفَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقِي بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بَغْيًا فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ -

۳۲۹۲ وَعَنْ أُمِّ الْمُحْصِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَدُوٌّ مُجَادِّعٌ يَقُولُ كُفُّوا بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاطِيعٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تمہارے اوپر کسی نیکے غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ تم پر کتاب اللہ کے موافق حکمرانی کرے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔ (مسلم)

۳۲۹۳ وَعَنْ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمِعُوا أَوْ اطِيعُوا أَوْ اسْتَعْمِلُوا عَلَيْكُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا كَانَ رَأْسُهُ زَيْبَةً رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارا حاکم کسی حبشی غلام کو بتادیا جائے جس کا انگوڑے مانند چھوٹا سا سر ہو۔ (بخاری)

غیر شرعی حکم کی اطاعت واجب نہیں

۳۲۹۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِي مَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ رُتِّقَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے خواہ وہ حکم پسند آئے جب تک حاکم کسی گناہ کا حکم نہ دے اور جب وہ کسی گناہ کا حکم دے تو مسلمان پر اس کی اطاعت واجب نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ رُتِّقَ عَلَيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت واجب نہیں اطاعت صرف نیک کاموں میں واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

اطاعت و فرمانبرداری کا عہد

۳۲۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَةِ وَعَلَى آخِرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالنِّقْيِ إِنَّمَا كُنَّا لَا خَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا تَمُوتُ فِي رِوَايَةٍ وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ رُتِّقَ عَلَيْهِ

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یعنی اس امر کا عہد کیا کہ ہم ہر حال میں یعنی تنگی و سختی اور خوش حالی و فارغ البالی خوشی و ناخوشی میں آپ کی بات کو سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور عہد کیا ہم نے اس پر کہ ہم صبر کریں گے جب کہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے اور عہد کیا اس پر کہ ہم حکمت کو اس کے مستحق کے ہاتھوں سے نہ چھینیں گے اور عہد کیا اس پر کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں رہیں اور اس معاملہ میں کسی کی غلامت کا خوف نہ کریں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عہد کیا ہم سے اس پر کہ ہم امر (حکومت) کو اس کے اہل کے ہاتھوں سے

نہ نکالیں گے مگر اس وقت جب کہ کفر صریح کو دیکھیں جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو اور خدا کی طرف سے تمہارے پاس اس کے خلاف مضبوط دلیل ہو۔ (بخاری و مسلم)

فرمانبرداری بقدر طاقت

۳۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْنَا رُتِّقَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی یعنی اس امر کا عہد کیا کہ آپ کے احکام کو ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اور آپ نے اس کے جواب میں یہ فرمایا، اس چیز میں جس کی تم میں طاقت ہو۔ (بخاری و مسلم)

ملت کی اجتماعیت میں رخنہ ڈالنے والے کے بارے میں وعید

۳۲۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ رَّأٰی مِنْ اَمِیْرَةٍ
شِدَّتًا یَّکْرَهُہُ فَلِیَصْبِرَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُّقَارِی
الْجَمَاعَۃَ شِدَّةَ اَقِمُوْا اِلَّا مَا تَمِیْتُہٗ
(مُتَّفِقٍ عَلَیْہِ)

فرمایا ہے تم میں سے جو شخص اپنے حاکم کی طرف سے کوئی ایسی بات دیکھے جو
اس کو ناگوار ہو تو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک لاش
بھر جدا ہوا اور اسی حال میں مر جائے تو اس کی موت ایام جاہلیت کی
سی موت ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

نصب کے خلاف تنبیہ

۳۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ ہُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَۃِ
وَقَادَرَ الْجَمَاعَۃَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَۃَ جَاہِلِیَّةٍ
وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَاٰیَہِ عَمِیَّةٍ یَغْضِبُ لِعَصِیَّةٍ
اَوْ یَدُوْهُ لِعَصِیْبَۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصِیْبَۃً فَقَتِلَ
قَتْلَہٗ جَاہِلِیَّةٍ وَمَنْ خَرَجَ عَلَیْ اَقْمِیْ
یَسِیْفِہِ یَضْرِبُ بَرَّہَا دَفَا جِرْہَا وَلَا یَتَحَاشٰی
مِنْ مُّوَدَّۃِہَا وَلَا یَفِیْئُ لِذِیْ عَہْدٍ عَہْدَہٗ
فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَا سَتٌ مِنْہٗ۔ (رَوَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص امام کی اطاعت سے نکلا اور اسلامی
جماعت سے جدا ہوا اور اسی حال میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت
کی موت ہوگی اور جو شخص ایک ایسے نشان کے نیچے لڑا جس کا حق و باطل ہونا
معلوم نہ ہوا اور تعصب غصنا کا اور تعصب لوگوں کو اپنی طرف بلا یا کسی
تعصب کی مدد کی اور اسی حال میں مارا گیا تو جاہلیت کی سی موت
مرا اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر کھڑا ہوا اور میری
امت کے اچھے برے آدمیوں کو مارا اور نہ مومن کی اُس نے پرواہ کی
اور نہ عہد والے کے عہد کو اس نے پورا کیا، وہ شخص مجھ سے نہیں ہے
اور نہ میں اس سے ہوں (یعنی نہ تو وہ میری امت میں سے ہے اور نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔) (مسلم)

بہترین و بدترین حاکم

۳۵۰۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمْ
الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَہُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَصِلُوْنَ عَلَیْہُمْ
وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْہُمْ وَیُشَارِءُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ
یُبْغِضُوْنَہُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَوْنَہُمْ وَیَلْعَبُوْنَکُمْ
قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَاذِرُہُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ
قَالَ لَا مَا اَقَامُوا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوا
فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ
اِلَّا مِنْ وُجُوْہِہِ عَلَیْہِ وَاِلَّا فَرَاۤءَہُ یَا فِیْ شَیْءًا مِّنْ
مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلِیُکْرَہَ مَا یَا فِیْ مِنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ
وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
نے فرمایا ہے تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت
کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کے لئے تم دعا کرو اور وہ تمہارے
لئے دعا کریں۔ اور بدترین حاکم وہ ہے جن سے تم بغض رکھو اور وہ
تم سے بغض رکھیں اور لعنت کرو تم ان پر اور وہ تم پر لعنت کریں
راوی کا بیان ہے کہ ہم نے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا
ہم ان (بدترین) حاکموں کو مغزول نہ کریں اور جو عہد ان سے کیا ہے اس
کو نہ توڑ دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ قائم کریں تم میں نماز واجب
تک وہ قائم کریں تم میں نماز۔ خبردار جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے
اور تم اس کے کسی ایسے فعل کو دیکھو جو خدا کی نافرمانی پر مبنی ہے تو تم
اس کے اس فعل کو بُرا سمجھو اور اس کی اطاعت سے دست بردار

(رَوَّاهُ مُسْلِمٌ) نہ ہو۔ (مسلم)

حاکم کی بے راہ روی پر اس کو لوگنا بر مسلمان کی ایک ذمہ داری ہے۔

۳۵۰۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَمْرًا تَعْرِفُوْنَ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے تم
پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام

بھی کریں گے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے برے فعل کی نسبت اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے وہ اپنے فرض سے بری ہو گیا اور جس شخص نے یہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہے لیکن دل سے اس کے فعل کو برا سمجھا وہ سالم رہا یعنی اُس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا، لیکن جو شخص ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ان کے لڑپن سے آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں، نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم)

اگر حاکم کی طرف سے کسی کی حق تلفی ہو تب بھی اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

۳۵۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكُمْ وَسَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأَمُورًا تُشْكِرُونَهَا قَالُوا أَمَّا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۰۳ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ جُحْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ زَيْدٍ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمُورٌ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَسْعَوْنَ نَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ہم سے منہ پر کیا تم میرے بعد ترجیح کو دیکھو گے اور بہت سی ایسی باتوں کو جن کو تم برا سمجھو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب اس وقت آئے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم ان کا حق ادا کر دو (یعنی حاکموں کا) اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت داؤد بن جحر کہتے ہیں سلمہ بن زید جعفری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے خدا کے نبی! آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں اگر ہم پر ایسے امرا مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارے حقوق سے انکار کر دیں۔ آپ نے فرمایا ان کے احکام کو سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انھوں نے اپنے ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز ہے جو تم نے اٹھائی ہے۔ (مسلم)

امام کی اطاعت سے دستبردار ہونے والے کے بارے میں وغیرہ

۳۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مَيْتَةً عَاهِلَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے جو شخص خلیفہ یا امام کی اطاعت سے دستبردار ہو جائے وہ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ ایمان کی ایک دلیل اس میں نہ ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے گا اس کی گردن میں نام نہی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (مسلم)

خلیفہ و امیر کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص خلافت و امارت کا دعویٰ کرے تو اس کو تسلیم نہ کرو

۳۵۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ سَوَاسٍ إِلَّا نَبِيًّا كُلُّهَا هَلَكَ مِنْهُمْ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيُكْتَرُونَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ بنو اسرائیل کو انبیاء کا ادب سکھایا کرتے تھے اور جب کوئی مرنے لگتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے البتہ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض

وَتُكْرَهُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِعَ وَمَنْ كَرِهَ
فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا
نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا إِلَّا مَا صَلُّوا آتَى
مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھی کریں گے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے برے فعل کی نسبت اس
کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے وہ اپنے فرض سے
بری ہو گیا اور جس شخص نے یہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ
زبان سے کہہ دے لیکن دل سے اس کے فعل کو برا سمجھا وہ سالم رہا یعنی
اُس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا (لیکن جو شخص
ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ان سے لڑیں؟ آپؐ فرمایا نہیں
جب تک کہ وہ نماز پڑھیں، نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم)

اگر حاکم کی طرف سے کسی کی حق تلفی ہو تب بھی اس کی فرمانبرداری کی جاوے۔

۳۵۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكُمْ سَتَرُونَ
بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُكْرَهُونَهَا قَالُوا أَمَّا
تَأْمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ
وَسَأَلُوا اللَّهَ حَقَّهُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۰۳ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ جُحْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ
زَيْدٍ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمُورٌ
يَسْتَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوا وَعَلَيْكُمْ
مَا حَمَلْتُمْ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ہم سے
فسر فرمایا تم میرے بعد ترجیح کو دیکھو گے اور بہت سی ایسی باتوں کو
جن کو تم برا سمجھو گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ایسا وقت
آئے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے آپؐ فرمایا تم ان کا حق ادا کرو (یعنی
حاکموں کا) اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت داؤد بن جحرؓ کہتے ہیں سلمہ بن زید جعفری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا اے خدا کے نبی! آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے
ہیں اگر ہم پر ایسے امرا مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور
ہمارے حقوق سے انکار کر دیں۔ آپؐ فرمایا ان کے احکام کو سنو اور
اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انھوں نے اپنے
ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز ہے جو تم نے اٹھائی ہے۔ (مسلم)

امام کی اطاعت سے دستبردار ہونے والے کے بارے میں وعید

۳۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا آمِنًا
طَاعَةَ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ
مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مَيْتَةً حَالِيَةً -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے جو شخص خلیفہ یا امام کی اطاعت سے
دست بردار ہو جائے وہ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے اس
حال میں ملے گا کہ ایمان کی ایک دلیل اس میں نہ ہوگی اور جو شخص اس
حال میں مرے گا اس کی گردن میں نامحکم بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (مسلم)

خلیفہ و امیر کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص خلافت و امارت کا دعویٰ کرے تو اس کو تسلیم نہ کرو

۳۵۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُومُ
الْأَنْبِيَاءَ كُلَّمَا هَلَكَ مِنْهُمْ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ
وَأِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيُكْتَرُونَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
بنو اسرائیل کو انبیاء کا ادب سکھایا کرتے تھے اور جب کوئی مرنا تھا تو دوسرا
نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے
البتہ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہؓ نے عرض

وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْصِفَةُ
وَبَسَّتِ الْفَاطِمَةُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۵۱۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
۲۲ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي
ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَلِأَنَّهَا أَمَانَةٌ
وَلِأَنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ
أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا فَإِنَّ
رِوَايَةَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا
وَلِأَنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ
عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلِّينَ مَالَ يَتِيمٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

والی) ہے اور بہترین دودھ چھڑانے والی (یعنی امارت کا آغاز نہایت
خوشنما اور دل پسند ہوتا ہے لیکن انجام بُرا ہوتا ہے جیسا کہ دودھ چھڑانے
والی کا دودھ چھڑانا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ
کوئی جگہ کا عامل (حاکم) مقرر نہیں فرماتے؟ آپ نے میرے منہ پر
تھپک کر فرمایا ابو ذرؓ تو کمزور ہے اور امارت دسر داری امانت ہے اور پھر
یہ دسر داری قیامت کے دن موجب ذلت و رسوائی ہے البتہ جس شخص
حق کے ساتھ اس کو لیا اور اس حق کو امارت کے سلسلہ میں جو اس پر
واجب ادا کیا اس کے لئے ذلت و رسوائی نہیں اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اے ابو ذرؓ! میں تجھ کو کمزور یا تاہوں
(تو امارت کے بوجھ کو نہ اٹھا سکے گا) میں پھر تیرے لئے اسی
چیز کو پسند کرتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہوں تو وہ شخص
کا بھی امیر و حاکم نہ بنے اور یتیم کے مال کی ولایت اپنے ذمہ لے (مسلم)

جو شخص کسی عہدہ و منصب کا خود طلب کار ہو اس کو اس منصب پر فائز نہ کرو

۳۵۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
۲۲ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي
عَمِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى
بَعْضِ مَا وَلاَكَ اللَّهُ وَقَالَ أَلَا خَرُ مِثْلُ
ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤْتِي عَلَى هَذَا
الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا أَحَدَ صَاحِبِ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَسْتَعْمِلْ عَلَى عَمَلِنَا
مَنْ أَرَادَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے چچا کے دو بیٹے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول
اللہ تم کو اللہ نے حاکم اور والی بنایا ہے ہم کو بھی بعض کاموں یا مقامات
کا والی مقرر فرمائیے۔ دو نے بھی اسی قسم کی خواہش ظاہر کی آپ
نے فرمایا خدا کی قسم ہم امور دین و شریعت کا والی اس شخص کو مقرر
نہیں کیا کرتے جو ہم سے ولایت کا طالب ہو اور نہ اس شخص کو جو اس کی
جرح میں رکھتا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم اپنے کام پر
اس شخص کو عامل مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

حکومت و امارت سے الگ کر کے والا بہترین شخص سے

۳۵۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۳ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ سَلَامًا
كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
تم ان لوگوں کو بہترین آدمی پاؤ گے جو امارت و حکومت کو بہت زیادہ بُرا
سمجھتے ہوں جب تک کہ وہ اس میں مبتلا نہ ہوں (یعنی امارت مل جائے
کے بعد ان کی یہ حالت باقی نہ رہے گی اور وہ بہترین لوگ نہ رہیں گے) (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کی جوابدہی کرنی ہوگی

۳۵۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۵ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُكَلِّمُكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْكُوفٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان اور رعیت رکھنے والا ہے اور ہر شخص
سے اس کی رعیت کی بابت سوال کیا جائے گا (یعنی باز پرس ہوگی) یعنی

امام و خلیفہ جو لوگوں کا نگہبانِ دراعی ہے اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور مرد اپنے لشکر والوں کا نگہبانِ راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور عورت محافظہ ہے اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کے بچوں کی اور اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر راعی سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ رَوْحَتِهَا وَوَلَدِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فُكُلَكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خائن و ظالم کے بارے میں دخیل حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو حاکم مسلمانوں کی سرمداری کو اپنے ہاتھ میں لے اور اس حالت میں مرے کہ خائن و ظالم ہو تو خداوند تعالیٰ اس کی جنت کو حرام کرے گا (یعنی وہ جنت میں نہ جائے گا) (بخاری و مسلم)

۳۵۱۵ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ دَائِرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رہایا کے حق میں بھلائی و خیر خواہی نہ کرنے والا حاکم جنت کی بوسے محروم رکھا جائے گا حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس بندہ کو خداوند تعالیٰ رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے وہ بہشت کی بوند باندھے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۱۶ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْهَا بِمَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَاحَةً الْجَنَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بدترین حاکم وہ ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرے حضرت عائشہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ بدترین حاکموں میں وہ حاکم ہے جو ظالم ہو۔ (مسلم)

۳۵۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الدُّعَاةِ الْكَاطِمَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نرم خو حاکم کے حق میں آنحضرت کی دعا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی کام کا والی اور متصرف بنایا گیا ہو اور میری امت پر مصیبت و مشقت ڈالے تو تو بھی اس پر مصیبت و مشقت ڈال اور جو شخص (یعنی حاکم و والی) میری امت پر رحم و نرمی کرے تو بھی اس پر رحم و نرمی کر۔ (مسلم)

۳۵۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَنْ دَلَّيَ مِنْ أَمْرٍ أَمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْفُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ دَلَّيَ مِنْ أَمْرٍ أَمَّتِي شَيْئًا فَارْقُ بِهِمْ فَارْقُ بِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عادل حکمران کا مرتبہ عظیم حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عادل و منصف حاکم خدا کے ہاں نور کے ممبروں پر اور خدا کے واسطے ہاتھ پر ہوں گے اور خدا کے دونوں

۳۵۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِّنْ نُورٍ عَنِ يَمِينِ الرَّحْمَنِ

وَكُنَّا يَدِيهِ يَمِينِ الَّذِينَ بَعْدُ لَوْ فِي حَكْمِهِمْ
وَأَهْلِهِمْ وَمَا وَكُوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاتھ داسنے ہیں ہاں وہ عادل حاکم جو اپنے احکام میں اپنے اہل
میں اور اپنی دلائل و حکومت میں عدل کرتے ہیں۔ (مسلم)

ہر حاکم و امیر کے ہمراہ ہمیشہ دو متضاد طاقتیں رہتی ہیں

۳۵۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِمِّي نَبِيًّا وَلَا اسْتَخْلَفَ
مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ
بِالْخَيْرِ وَتَنْصَحُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ
وَتَنْصَحُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصِيَةُ مِمَّنْ عَصَمَهُ اللَّهُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
خداوند تعالیٰ جس نبی کو بھیجتا اور جس خلیفہ کو مقرر کرتا ہے اس کے
دو رفیق ہوتے ہیں جو خفی رہتے ہیں ان میں سے ایک تو نیکی کی رغبت دلاتا
ہے اور نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور دوسرا بدی کا حکم دیتا اور
بدی کی رغبت دلاتا ہے اور معصوم وہ ہے جس کو خدا گناہوں سے
بچاتا ہے۔ (بخاری)

آنحضرت کے ہاں حضرت قیس بن سعد کا منصب

۳۵۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَائِمُ بْنُ سَعْدٍ مِمَّنْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ
مِنَ الْأَمِيرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس کہتے ہیں کہ قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں
کو تو وال کی مانند تھے جیسے امیر و حاکم کے ہاں احکام کو سنانے اور جاری
کرنے کے لئے کو تو وال ہوتے ہیں۔ (بخاری)

عورت کو اپنے احکام بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی

۳۵۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَتَبَالِغَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوْا
عَلَيْهِمْ بَنَاتُ كِسْرَى قَالَ لَنْ يَفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ
أَمَرَهُمْ إِمْرَأَةٌ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
یہ خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حاکم بنایا ہے تو آپ
نے فرمایا۔ وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے اپنے ملک کا حاکم
عورت کو بنالیا ہو۔ (بخاری)

فصل دوم

ملت کی اجتماعی ہیئت سے علیحدگی انتہا کرنے والے کے بارے میں وغیرہ

۳۵۲۳ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ بِأَجْمَعَةٍ
وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَيْدَ شَيْءٍ
فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا
أَنْ يَرَا جَعٌ وَمَنْ دَعَى بِدَاغِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ
مِنْ جُحَىٰ جَهَنَّمَ وَلَنْ صَبَامَ وَهَلْ وَزَعَمَ أَنَّهُ
مُسْلِمٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میں تم کو حکم دیتا ہوں: اتباع جماعت کا (یعنی مسلمانوں کی متحدہ
قوت کا اتباع)۔ حاکم کے احکام سننے قبول کرنے اور اطاعت کرنے کا
(جب تک وہ احکام شرع کے موافق ہوں) ہجرت کا۔ جہاد کا۔ اللہ
تعالیٰ کی راہ میں جو شخص جماعت سے بالشت بکھر بھی الگ ہوا اس نے
اسلام کی رسی کو گردن نکال ڈالا اگر یہ کہ وہ پھر واپس آجائے اور
جماعت میں شامل ہو جائے اور جس شخص نے جاہلیت نخی رسموں
اور طریقوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ دوزخیوں کے گروہ میں ہے اگر یہ
روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو یہ خیال رکھنا ہو کہ مسلمان ہے (احمد ترمذی)

امیر و وال کی امانت نہ کر

۳۵۲۴ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كَيْسِبِ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ
زِيَادِ بْنِ كَيْسِبِ عَدَوِيِّ رَضِيَ كَيْتُ عَنْ بَنِي عَامِرٍ كُنْتُ

کے نیچے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال نے کہا ہمارے اس امیر کو دیکھو جو فاسقوں کے سے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خاموش رہو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اس بادشاہت کی اہانت کرے گا جس کو خدا نے زمین پر مقرر کیا ہو، خداوند تعالیٰ اس کی اہانت کرے گا۔ (ترمذی - یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

مَعَ أَبِي بَكْرَةَ مَحْتَمٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بَالٍ إِنِّي أَنْظِرُكُمْ إِلَى أَمِيرٍ يَأْتِيكُمْ ثِيَابُ الْفُسَّاتِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ آهَانَهُ اللَّهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

اگر امیر و حاکم کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو

حضرت نو اس بن سیمانؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خالق کے گناہ میں مخلوق کی اطاعت درست نہیں۔ (شرح السنۃ)

۳۵۲۵ وَعَنْ النَّوَاسِ بْنِ سِمَعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ (شرح السنۃ)

امیر و حاکم کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دن آدمیوں کا بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اس طوق سے اُس کی گردن کو اس کا عدل ہٹا کرے گا اور اس کا ظلم اس کو ہٹاکرے گا۔ (رداری)

۳۵۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعْلُوقًا حَتَّى يَفْلُكَ عَنْهُ الْعِدْلُ أَوْ يُؤْبِقَهُ الْجَعْدُ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

قیامت کے دن امراء و حکام کی حسرت ناکی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے افسوس ہے امراء و حکام پر افسوس ہے سرداروں اور چودھریوں پر افسوس ہے امینوں پر بہت سے لوگ قیامت کے دن اس امر کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں شریا سے باندھ دی جاتیں اور وہ آسمان زمین کے درمیان جھولتے رہیں لیکن ان کو کسی کام کی ولایت و امارت نہیں ملتی (شرح السنۃ)۔ اور احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ان کی چوٹیاں اوچی شریا پر معلق ہوں گی اور وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہیں گے، لیکن کسی چیز پر عامل مقرر نہ کئے گئے ہوتے۔

۳۵۲۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْأَمْرَاءِ وَيْلٌ لِّلْعُرَّاءِ وَيْلٌ لِّلْأَمَنَاءِ لِيَهْلِيْنَ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ تَوْصِيَهُمْ مَعْلَقَةٌ بِالنَّارِ يَتَجَلَّوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُمْ لَمَبْكُؤٌ عَمَلًا - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ (ردار) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مَعْلَقَةً بِالنَّارِ يَتَذَبذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكَمْ يَكُونُوا عَمَلًا عَلَى شَيْءٍ -

اکثر چودھری دوزخ میں جائیں گے

غالب قطان رضی اللہ عنہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سرداری اور چودھرات حق ہے اور لوگوں کے لئے چودھریوں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اکثر چودھری دوزخ میں جائیں گے۔ (ابوداؤد)

۳۵۲۸ وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بَدَلَ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَّاءٍ وَ لَكِنَّ الْعُرَّاءَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

امتن سردار و حاکم سے خدا کی پناہ چاہو

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ میں تجھ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں بیوقوف لوگوں کی سرداری سے۔ کعبؓ نے عرض کیا: سرداری کب ہوگی، کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ! فرمایا یہ امیر اور حاکم میرے بعد ہوں گے اور جو شخص ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کو سچا کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئیں گے۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ آئے، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں ان ہوں اور لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۵۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ الشُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمْرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي دَخَلُ عَلَيْهِمْ فَصَبَّاهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاعْتَنَاهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوا أَمِيًّا وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصْبِّهِمْ يَكُنْ بِهِمْ وَلَمْ يُعِزَّهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَأَنَا مِنْهُمْ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

سربراہان حکومت کی حاشیہ نشینی دین و دنیا کی تباہی کا باعث ہے

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص جنگل میں رہتا ہے بیوقوف اور جاہل ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے دوڑتا رہتا ہے غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس جاتا آتا ہے فتنہ میں ڈالا جاتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ، جو شخص بادشاہ کے پاس حاضر باش ہوتا ہے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ سے قربت ڈھونڈھتا ہے وہ اللہ تم سے دور ہوتا ہے

۳۵۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَى السُّلْطَانَ أَفْتِنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ أَفْتِنَ وَمَا أَرَادَ عَبَّاسٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا أَلَّا أُرَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا

گنہگار مت کا باعث ہے اور شہرت، آفت کا باعث

حضرت مقدم بن معدی کربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے مونڈھوں کو تھپک کر فرمایا مقدمؓ رضی اللہ عنہ نے فلاح پائی (یعنی کامیاب ہوا) اگر اس سال میں راکہ تو حاکم نہ بنانسی نہ بنا اور کس کا قسم چودھری مقرر نہ ہوا۔ (ابوداؤد)

۳۵۳۱ وَعَنِ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَا نَكَبِيهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قَدِّمُ إِنْ مِتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا أَوْ كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ

لوگوں سے خلافت شرع محمول و یکس وصول کرنے والا حاکم جنت سے محروم رہے گا

حضرت عقبہ بن عامرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کس والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ کس والے سے حنفیہ کی مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے خلاف شرع محمول وصول کرتا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۳۵۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبٌ مَكِّيٍّ يَعْنِي الَّذِي يَعْنِي النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

امام مالک کی فضیلت :-

۳۵۳۱۷ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 وَأَقْرَبُهُمْ مِنْهُ تَجَلُّسًا إِمَامًا عَادِلًا وَإِنْ لَبِقَتْ
 النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَاشَدًا هُمْ
 عَنْ أَبِي وَثِيٍّ رَوَى آيَةً وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ تَجَلُّسًا
 إِمَامًا جَائِدًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ) -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور مرتبہ میں سب سے قریب امام عادل ہوگا اور خدا کے نزدیک قیامت کے دن تمام لوگوں میں بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی)

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

۳۵۳۱۸ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقٍّ
 عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِدٍ -

ظالم حاکم کے سامنے حق کوئی سب سے بہتر جہاد ہے
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہے۔

(ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسْلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ -

حکمران کے صالح مشیر کا اس کی فلاح کا باعث ہوتے ہیں

۳۵۳۱۹ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ
 خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صِدِّيقًا إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ
 وَإِنْ ذَكَرَ آعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ
 ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوِيًّا إِنْ نَسِيَ لَمْ
 يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِثِّهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی امیر یا حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہو تو اس کے لئے ایک ایسا وزیر مقرر کرتا ہے کہ اگر امیر کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وزیر اسے اس بات کو یاد دلاتا ہے اور بات کو یاد رکھتا ہے تو وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب خداوند تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو بُرا وزیر دیتا ہے کہ اگر امیر کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور بات کو یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيُّ -

۳۵۳۲۰ وَ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلَا مِيرًا ذَاتُ بَغْيٍ تَبَغَّى فِي النَّاسِ
 أَفْسَدَهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم جب لوگوں میں شک و شبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۳۲۱ وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ
 النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کو ڈھونڈھے گا تو ان کو خراب کرے گا۔ (ترمذی)

حق تعالیٰ کرنے والے عاقلانہ نکتوں سے صبر کرنا بہتر ہے

۳۵۳۲۲ وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَيُّكُمْ مِّنْ بَعْدِي
يَتَأْتِرُونَ بِهَذَا الْفَتَى قُلْتُ أَمَّا الَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ أَصَبَ سَيْفِي عَلَى عَاقِبَتِي ثُمَّ أَصْرَبَ بِهِ
حَتَّى أَلْفَاكَ قَالَ أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِّنْ
ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بعد تم اپنے اماموں (یعنی حاکموں) کے ساتھ کس طرح بسر کرو گے جبکہ وہ
کافروں سے خراج اور جزیہ لیں گے اور مستحق لوگوں کو نہ دیں گے۔ اس حالت میں تم
صبر کرو گے یا ان سے لڑو گے؟ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی تلوار کو اپنے کاندر سے پر رخنوں کا بھرتا
کر دنگا حتیٰ کہ میں آپ سے جا ملوں۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے اپنی بات میں سمجھ کو نہ
بتلا دوں، تو صبر کر جب تک کہ مجھ سے جا کر ملے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

امام عادل کی فضیلت

۳۵۳۹ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اتَّخَذُونَ مِنَ السَّائِقُونَ إِلَى
ظِلِّ اللَّهِ عِزًّا وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ
قَبِلُوهُ وَإِذَا سُئِلُوا بِذَلِكَ وَحَكَمُوا
لِلنَّاسِ لَحَكَمُوا بِهَمٍّ لَا لِنَفْسِهِمْ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم جانتے ہو قیامت کے دن خدا کے سایہ میں سب سے پہلے کون لوگ جائیں
گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب
جانتا ہے۔ فرمایا وہ لوگ عرش الہی کے سایہ میں سب سے پہلے جائیں
گے جن سے حق بات کہی جائے تو وہ اس کو قبول کر لیں (یعنی وہ
امیر اور حاکم جو حق بات کو سنیں اور قبول کریں) اور جب ان سے

حق کا مطالبہ کیا جائے تو وہ خرچ کریں اور لوگوں پر اس طرح حکم کریں جس طرح حق کی جاتی ہے (یعنی لوگوں پر اس
طرح حکم کریں جس طرح اپنی ذات پر حکم کرتے ہیں)۔ (احمد)

حکمرانوں کے ظلم سے آنحضرت کا خوف

۳۵۴۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ
أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا سِتْسَقَاءَ بِالْأَنْوَاعِ
وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيبُ بِالْقَدَرِ -

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ وہ فرماتے تھے اپنی امت کے لئے تین باتوں سے
ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ ان کے گمراہی میں نہ پڑ جائیں (ایک تو چاند
کی منازل کے حساب سے بارش کا طلب کرنا۔ دوسرے باد کا ظلم
کرنا تیسرے تقدیر کا جھٹلانا)۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بلا ورنہ تو امین بنو اور نہ حاکم بنو

۳۵۴۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةُ أَيَّامٍ إِعْقَلْ يَا
أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ
السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ
أَمْرِكَ وَعَلَا نِيَّتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ
وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ
وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا۔ ابو ذر چھ روز بعد میں تجھ سے ایک بات کہوں گا اس پر خوب غور کر لے
جب ساتواں دن ہو تو آپ نے فرمایا میں تجھ کو خدا سے ڈرتے رہنے
کی وصیت کرتا ہوں ظاہر اور باطن میں اور جب تو کسی کے ساتھ
کوئی برائی کرے تو اس کے ساتھ نیکی بھی کر (اس لئے کہ نیکی برائی کو
ٹھانڈی ہے) اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگ اگرچہ تیرا کوڑا ہی گر پڑے
(یعنی تیرا کوڑا بھی گر جائے تو کسی سے نہ مانگ) اور کسی کی امانت اپنے
پاس نہ رکھ اور دو شخصوں کے درمیان فیصلہ و حکم نہ کر۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حکمران کے حق میں حکومت کے تین تدبیریں مرقعے

٢٥٣٢ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتْلِي أَمْرَ
عَشْرَةٍ فَمَاقُوقَ ذَلِكَ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ مَعْلُومًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى عُنُقِهِ
فَكَفَّ بَرًّا أَوْ رُبْعَهُ إِمَامَةً أَوْ لَهَا مَلَامَةً
وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةً وَآخِرُهَا خَيْرٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی اُمamahؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دس آدمیوں یا زیادہ کا حاکم ہو اس کو خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی گردن میں طوق پڑا ہوگا اور اس کا ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا اس مصیبت سے اس کو اس کی نیکی (یعنی عدل و احسان) چھڑائے گی اور اس کا گناہ اس کو ہلاک کرے گا۔ امارت کی ابتدا ظلمت ہے اس کا درمیان ندامت و پشیمانی اور اس کا آخر قیامت کے اندر زلّت و رسوائی۔ (احمد)

حضرت معاویہؓ کے حق میں آنحضرتؐ کی پیش گوئی

۳۵۴۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ وَلِيَّتْ أَمْرًا
 فَاتَى اللَّهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي
 مُبْتَلَى بِعَمَلِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى أَبْلُغَ -

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاویہ! اگر تجھ کو کسی کام کا والی و حاکم مقرر کیا جائے تو تو خدا سے ڈر اور انصاف کر معاویہ رضاکا بیان ہے کہ ہمیشہ میں خیال کرتا رہا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے بموجب میں ضرور کسی کام میں مبتلا کیا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ میں مبتلا ہوا (یعنی

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) حُكُومَتِ مِلّی۔ (احمد)

۳۵۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَّاسِبِ
السَّبْعِينَ وَإِمَارَةِ الصَّبْيَانِ رَوَى الْإِسْلَامِيُّ حَدِيثُ
(أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدِيثُ الْمَعَاوِيَةِ فِي ذِكْرِ عِلِّ النَّبُوَّةِ)

سے میں ایک پیش گوئی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تم خدا کے ذریعہ پناہ مانگو مگر سال کے آغاز سے اور
بچوں کی سرداری دھار سے۔
(بہیقی - احمد)

جیسے عمل کرو گے ویسے ہی حکمراں مقرر ہوں گے

۲۵۲۵ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ
 ۵۶ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
 تَكُونُونَ كَذَا لَيْ بُوَ مَرَّ عَلَيْنَا - (رواه البيهقي)

یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جیسے تم ہو گے ویسے ہی تمہارے سردار مقرر کئے جائیں گے۔ (تہمتی)

بادشاہ رستے زمین پر خدا کا سایہ ہوتا ہے

٣٥٢٦ وَعَنِ ابْنِ حُمْرَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظُلُمَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ
يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ
كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى السَّعْيَةِ الشُّكْرُ وَإِذَا
جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى السَّعْيَةِ الْقَصْدُ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہر بادشاہ زمین میں خدا تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے ہر مظلوم بندہ اس کے ہاں پناہ حاصل کرتا ہے پھر جب وہ عدل و انصاف کرتا ہے تو اس کو نواب مقرر کیا ہے اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہوتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت پر صبر لازم ہوتا ہے۔
(مستوفی)

قیامت کے دن سب سے بلند مرتبہ نرم خو اور عادل حکمران ہوگا

۳۵۴۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَلَا تَشْرَاءُ النَّاسَ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے خدا کے بندوں میں سب سے بہتر عادل اور نرمی کرنے والا حاکم ہے اور برترین شخص سختی کرنے والا ظالم حاکم ہے۔ (بیہقی)

کسی مسلمان کو محض ڈرانا دھمکانا بھی عذاب کا سزاوار کرنا ہے

۳۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخَفُّهُ أَخَا فُهِمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَى الْأَحَادِيثُ الْارْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْتَجُّ هَذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيفٌ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف ایسی نظر سے دیکھے کہ وہ اس سے ڈر جائے یا ڈرانے والی نظر سے دیکھے کہ تو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو ڈرائے گا۔ یہ چاروں حدیثیں بیہقی نے روایت کی ہیں اور بیہقی کہتے ہیں بخاری بن ہاشم کی حدیث منقطع اور ضعیف ہے۔

حکمران کے ظلم پر اس کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنے اعمال درست کرو

۳۵۴۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي وَلَا تَأْتِي الْعِبَادَ إِذَا طَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالسَّحْمَةِ وَالسَّافَةِ وَلَا تَأْتِي الْعِبَادَ إِذَا عَمَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَالنَّقْمَةِ فَسَامِعُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَسْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْإِعْدَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالنَّصْرَةِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ -)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود میرے سوا عبادت کے قابل نہیں میں بادشاہوں کا مالک ہوں اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور بندے جب کہ میری اطاعت کرتے ہیں پھیر دیتا ہوں میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کی طرف رحمت و شفقت کے ساتھ اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کے لیے بنا دیتا ہوں سخت و غضب ناک پھر جب بُرے بادشاہ ان کو بڑی سزا دیں تو اس وقت وہ اپنے آپ کو بادشاہوں کے لئے بُرے عا میں مشغول نہ کریں بلکہ میرے ذکر میں مشغول ہوں اور عاجزی و زاری کریں تاکہ میں تمہارے بادشاہوں کے شر سے تم کو بچاؤں۔ (حلیہ)

بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ رَعِيَّتٍ بِرَأْسَانِي وَنَرْمِي كَرْنِ كَابِيَانُ

فصل اول

حکمران کو اپنی رعایا کے ساتھ نرم روی اختیار کرنی چاہیے

۳۵۵۰ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر مامور کرنے بھیجتے تو فرمانے لوگوں کو

خوشخبری و نفرت نہ دلاؤ۔ آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو۔
(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(اے حاکمو! تم درحیث پر) آسانی کرو دشواری میں نہ ڈالو،
تسکین و نفرت نہ پیدا کرو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دادا
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بتایا (یعنی امیر و حاکم بنا کر) اور فرمایا آسانی
کرنا مشکل میں نہ ڈالنا خوشخبری دینا نفرت نہ پیدا کرنا، اور دونوں متحد
متفق رہنا اختلاف نہ کرنا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن عہد شکن کی رسوائی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نشان کھڑا
کیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی کا
نشان ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک نشان ہوگا جس سے
اس کو شناخت کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن ہر عہد شکن کا نشان اس کے سر پر کے قریب کھڑا ہوگا اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر عہد شکن کا نشان قیامت کے دن
اس کی عہد شکنی کے موافق بلند کیا جائے گا (یعنی جیسی عہد شکنی ہوگی
ویسا ہی نشان اونچا یا نیچا ہوگا) خبردار کوئی عہد شکن عہد شکنی
کے اعتبار سے امام عام سے بڑا نہیں (یعنی حاکم عام کی عہد شکنی

بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرْهُ وَأَوْفَىٰ وَكَانَ يَسْرُورًا
وَلَا تُعْسِرْهُ وَأَوْفَىٰ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْهُ وَأَوْفَىٰ وَلَا تُعْسِرْهُ وَأَوْفَىٰ
وَلَا تُنْفِرْهُ وَأَوْفَىٰ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۲ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهَ أَبَا مَوْسَىٰ وَمَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ
فَقَالَ يَسِّرْ أَوْفَىٰ وَبَشِّرْ أَوْفَىٰ وَلَا تُنْفِرْ أَوْفَىٰ وَلَا تُنْخَلِفْ
وَلَا تُخْلِفْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ عَذَابُ فُلَانِ بْنِ
فُلَانٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
يُعْرَفُ بِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِثْمِ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِعَذَابٍ عَظِيمٍ أَوْ
لَا غَادِرٌ عَظِيمٌ عَذَابًا مِّنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ
(دَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

سب سے بڑی عہد شکنی ہے) (مسلم)

فصل دوم

رعایا کی ضروریات پوری نہ کرنے والے حکمران کے بارے میں وعید

حضرت عمرو بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انھوں نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو خداوند تعالیٰ
مسلمانوں کے کسی کام کا والی و حاکم بنائے اور وہ ان کی حاجت ضرورت
مطلب اور افلاس سے چشم پوشی کرے تو خداوند تعالیٰ اس کی حاجت
مطلب اور افلاس سے چشم پوشی کرے گا (یہ سن کر) حضرت معاویہؓ نے ایک
آدمی مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھے اور ان کو پورا کرتا رہے

۳۵۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ وَلَاَهُ اللَّهُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ
فَأَحْبَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْهُمْ وَفَقَّرَهُمْ أَحْتَبَ
اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتْهُ وَفَقَّرَهُ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ
رَجُلًا عَلَىٰ حَوَائِجِ النَّاسِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

التَّوَمِدِیُّ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلَا حَمْدَ آغَلَقَ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور احمد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ کرو اللہ ابواب السماء دون خلیته وحاجته ومسكنه گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، ضرورت اور افلاس پر آسمان کے دروازوں کو)۔

فصل سوم

رعایا پر اپنے دروازے بند رکھنے والے حاکم پر رحمت خداوندی کے دروازے بند ہوں گے

۳۵۵۷ عَنْ أَبِي السَّمَاخِ الْأَذْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو لَمْ يَنْصَحْ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ آتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَلَّى مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ الْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللَّهُ دُورَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرُهُ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ۔ (رداء البیهقی) (رہیقی)

حضرت شماخ از دی رضی اللہ عنہ اپنے چچا زاد بھائی سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص کو لوگوں کے کسی کام پر مامور کیا گیا ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے کو مسلمانوں کے لئے یا مظلوم یا حاجتمندوں پر بند کر دیا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازوں کو اس کی ضرورت و حاجت اور مفلسی کے وقت بند کر لے گا۔ خصوصاً جب کہ وہ بہت زیادہ محتاج ہوگا۔

اپنے حکام کو حضرت عمر فاروقؓ کی ہدایات

۳۵۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ اللَّهَ كَانَ إِذَا بَعَثَ عَمَلًا شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكَبُوا بَرْدَنَا وَلَا تَأْكُلُوا نَفْيًا وَلَا تَلْبَسُوا رِقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ يُشِيرُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ إِيْمَانِهِ

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ وہ جب اپنے عمال (حکام) کو روانہ کرتے تو ان سے یہ شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا، میدہ نہ کھانا، باریک کپڑا نہ پہننا اور اپنے دروازے کو حاجتمندوں پر بند نہ کرنا۔ اگر تم ان سے کوئی بات کر دو گے تو تم سزا کے مستحق ہو جاؤ گے اس کے بعد حضرت عمر ان رضی اللہ عنہ کو کچھ دُور تک پہنچانے تک لے جاتے۔ (رہیقی)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

حکمرانی کرنے اور حکمرانی سے ڈرنے کا بیان

فصل اول

غضب کی حالت میں کسی قضیہ کا فیصلہ نہ کیا جائے

۳۵۵۹ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابی بکرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جب کہ حاکم غیظ و غضب میں ہو تو دو آدمیوں کے معاملے میں فیصلہ نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

قاضی کو اجتہاد کا اختیار ہے

۳۵۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ
 الْحَاكِمُ فَأَجْهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا
 حَكَمَ فَأَجْهَدَ وَآخَطَا فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 نے فرمایا ہے جب حاکم حکم لگانے پر آمادہ ہو تو اجتہاد کرے (یعنی معاملہ میں
 غور و خوض کرے اور کتاب اللہ و احادیث کو پیش نظر رکھے) اگر اس کا فیصلہ
 حق بجانب نہ ہوگا یعنی فیصلہ میں غلطی ہوگی تو ایک اجر ملے گا یعنی حاکم
 فیصلہ کرنے میں پوری کوشش کرے اگر اس کا فیصلہ درست ہوگا تو دو ہرا
 ثواب ملے گا اور کوشش کے بعد بھی فیصلہ میں غلطی ہوئی تو ایک اجر ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

منصب قضا ایک ابتلا ہے

۳۵۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُيِّعَ بِغَيْرِ
 بِيَلَكَيْنٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے جس شخص کو لوگوں کا قاضی (حاکم) بنایا گیا گویا اس کو بغیر
 بھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

قاضی بننے کی خواہش نہ کرو

۳۵۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَغَى الْقَضَاءَ سَأَلَ وَكَلَّ إِلَى
 نَفْسِهِ وَمَنْ أَكْرَاهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا
 يُسَلِّدُهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے جو شخص منصب قضا کا خواستگار ہو اور بادشاہ یا خلیفہ سے اس
 کو طلب کرے وہ گویا اپنے آپ کو اس منصب کے حوالہ کر دیتا ہے اور جس
 شخص کو یہ منصب زبردستی دیا جاتا ہے خداوند تعالیٰ اس کی مدد
 لئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کے کاموں کو درست رکھتا ہے۔
 (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

جنت اور دوزخ قاضی

۳۵۶۳ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
 وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ
 فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَاهُ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ
 فَجَارَى الْحُكْمَ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ
 عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قضا کا
 منصب تین قسم کا ہوتا ہے جن میں ایک جنت میں اور دو دوزخ میں
 جاتے ہیں جنت میں وہ حاکم جائیگا جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ
 فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا اور فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں
 جائے گا اور جس نے لوگوں کے درمیان اپنی جہالت سے فیصلہ کیا اور
 حق کو نہ پہچانا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔
 (ابن ماجہ)

۳۵۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ
 حَتَّى يَمْلَأَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جُورُهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
 غَلَبَ جُورُهُ عَدْلُهُ فَلَهُ النَّارُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے جس شخص نے مسلمانوں کی حکومت و امارت طلب کی اور
 وہ اس کو مل گئی اور پھر اس کا انصاف اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس
 کو جنت ملے گی اور جس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب رہا اس
 کے لئے دوزخ ہے۔ (ابن ماجہ)

قیاس اور اجتہاد برحق ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو دریافت کیا جب کوئی معاملہ تیرے سامنے آئے گا تو کس طرح اس میں فیصلہ کرے گا؟ عرض کیا کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر کتاب اللہ میں اس بات کو نہ پائے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر سنت رسول میں بھی وہ بات نہ ملے، عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد میں کوتاہی نہ کروں گا معاذ کہتے ہیں یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ کو اس امر کی توفیق دی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا رسول راضی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۳۵۲۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَجْهَدُ بَرَأًى وَلَا أُوْءِي قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) -

مدعا علیہ کا بیان سننے بغیر مدعی کے حق میں فیصلہ نہ کیا جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عامل بنا کر یمن بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو حاکم بنا کر بھیج رہے ہیں میں فوجیان ہوں اور حکومت کرنے کا طریقہ بھی مجھ کو معلوم نہیں ہے آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ تیرے دل کی رہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا اس کے بعد آپ نے فرمایا جب دو شخص کوئی معاملہ لے کر تیرے پاس آئیں تو تو پہلے شخص یعنی مدعی کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کے بیان کو نہ سن لے اس لئے کہ مدعا علیہ کا بیان تجھ کو حکم دینے میں مدد دے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بعد میں حضور کی دعا کے بعد کسی معاملہ کے اندر فیصلہ کرنے میں شک نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

قیامت کے دن ظالم حاکم کا انجام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر وہ حاکم جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کی گدی پکڑے گا پھر فرشتہ آسمان کی طرف دیکھے گا (یعنی خدا سے حکم طلب کرے گا) اگر خداوند تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کو ڈال دے تو وہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں ال دے گا جس کا پھیلنا چالیس برس کی راہ کا ہوگا۔

(احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

۳۵۲۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَلَكٌ اخَذَ لِقْفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ أَلْفَهُ أَلْفَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) -

قیامت کے دن قاضی کی حشر ناک آرزو

۳۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاتَيْنِ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْنَى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمَرَةٍ قَطُّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انصاف پسند حاکم قیامت کے دن اس امر کی آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کے نزاع کا فیصلہ بھی نہ کیا ہو تا رہی معمولی سی بات کا فیصلہ۔ (احمد)

عادل و مصنف قاضی کو حق تعالیٰ کی توفیق و تائید حاصل رہتی ہے

۳۵۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَّهِ إِلَى نَفْسِي)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قاضی (حاکم) کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی توفیق و تائید ہوتی ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا لیکن جب وہ ظلم کرنے لگتا ہے تو خدا تعالیٰ کی تائید و توفیق الگ ہو جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا يَهُودِيًّا اخْتَصَمَ إِلَى عُمَرَ فَأَرَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضَاهُ عُمَرُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ قَضَايَهُ عُمَرُ بِالذَّيْرَةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللَّهِ إِنَّا نَحْمَدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوقِفَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا جھگڑا لے کر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے دعوے کو درست مانا اور اس کے حق میں فیصلہ دیدیا یہودی نے کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی آپ نے حق کے موافق فیصلہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے ایک درہ مارا اور کہا تجھ کو کیوں کر معلوم ہوا کہ فیصلہ حق کے موافق کیا گیا۔ اس نے عرض کیا قسم ہے خدا کی توراۃ میں ہم نے دیکھا ہے کہ جو حاکم حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے کاموں کو درست کرتے اور اس کو حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک کہ وہ حق پرست رہتا ہے اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

منصب قضا قبول کرنے سے حضرت ابن عمرؓ کا انکار

۳۵۷۱ وَعَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لَا بَنَ عُمَرَ أَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوْ تَعَايَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ لِي أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَيَاكُحِي أَنِّي أَتَقَلِّبُ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ رَزَيْنَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَا أَهْتَى

ابن موهبؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا لوگوں کے درمیان حکم کر (یعنی قاضی و حاکم بن کر) ابن عمرؓ نے کہا امیر المؤمنین مجھ کو تو اس کام سے معاف رکھنے۔ عثمانؓ نے کہا تم اس کو کیوں برا سمجھتے ہو؟ حالانکہ تمہارے والد حکومت کرتے تھے یعنی ایام خلافت کے سوا بھی، ابن عمرؓ نے کہا اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص حاکم یا قاضی ہو اور انصاف کے کام کرے اس کو مناسب ہے کہ وہ اس منصب سے علیحدہ ہو جائے (یعنی برابر چھوٹ جائے) اس سے نہ کوئی فائدہ حاصل کرے اور نہ نقصان نہ تو اب پائے اور نہ عذاب) اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان کے معاملہ میں

بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْفِي فَقَالَ
 إِنَّ آتِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيلَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّي لَأَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ فَمَنْ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيمٍ وَسَمِعْتُ يَقُولُ
 مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ
 أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا ذَا عَفَاةٍ وَقَالَ عُثْمَانُ
 لَا تُخَازِرْ أَحَدًا -

کہ تم مجھ کو قاضی مقرر کرو۔ عثمان رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا اور فرمایا کسی کو اس سے آگاہ نہ کرنا۔ (دورنہ اور لوگ بھی آمادہ نہ ہوں گے)۔

بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَذَا آيَاهُمْ

حکام کی تنخواہوں اور حکام کو ہدایا دینے کا بیان
 فصل اول

بارگاہ رسالت سے مال کی تقسیم

۳۵۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ
 أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أَمَرْتُ -
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 نہ تو میں تم کو دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا
 ہوں جس جگہ مجھ کو رکھنے کا حکم دیا گیا ہے میں وہاں چیز کو پہنچا دیتا ہوں
 (یعنی مال کی تقسیم میں) اپنی مرضی سے نہیں کرتا جس کو دینے کا حکم ہوتا
 ہے اس کو دے دیتا ہوں۔ (بخاری)

قومی خزانے اور بیت المال میں ناحق تصرف کرنے والوں کے بارے میں وعید

۳۵۷۳ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا لَا
 يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے بہت سے آدمی خدا تم کے مال میں ناحق تصرف کرتے
 ہیں (یعنی زکوٰۃ اور غنیمت اور بیت المال کے مال میں) ان کے لئے دوزخ
 کی آگ ہے قیامت کے دن۔ (بخاری)

امام وقت بیت المال سے اپنی تنخواہ لینے کا حق داسے

۳۵۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَخْلَفَ أَبُو
 بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو
 اپنے کہا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کے مصارف

تَكُنْ تَعَزُّعًا عَنْ مَوْئِدَةِ أَهْلِي وَشَغْلًا
بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَاكُلُ الْإِجْبِ بَكْرِي
هَذَا الْمَالِ فَتُحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے لئے کافی تھا اب میں مسلمانوں کی خدمت میں مشغول کیا گیا ہوں
اس لئے اب بکر کے اہل و عیال بیت المال سے کھائیں گے اور اب بکر رض
مسلمانوں کے لئے اس مال میں کام کریگا (یعنی مال کو حاصل کرنے
اور خرچ کرنے کی خدمت انجام دے گا)۔ (بخاری)

فصل دوم

تنخواہ سے زیادہ لینا خیانت ہے

۳۵۴۵ عَنْ بَرِيدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَعْمَلْنَاكَ عَلَى عَمَلٍ
فَرَزَقْنَاكَ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ
غُلُولٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کو ہم نے کسی
کام پر مقرر کیا اور اس کو اس کام کی اجرت (یعنی تنخواہ) معین کر دی اس
کے بعد اگر وہ کچھ لے گا یعنی سرکاری مال میں تنخواہ سے زیادہ لے گا
تو یہ خیانت ہے۔ (ابوداؤد)

عامل کی اجرت

۳۵۴۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَعْمَلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَنِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے
میں مجھ کو عامل بنایا گیا اور اس کی اجرت مجھ کو دی گئی۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذؓ کو ہدایت

۳۵۴۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سَرْتُ أَرْسَلَ
فِي إِثْرِي فَرُدُّتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ
بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصِيبْ شَيْئًا بَعْدَ إِذْنِي
فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لِهَذَا ادْعُوكَ فَاْمُضْ لِعَمَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو
(عامل بنا کر) یمن بھیجا جب میں روانہ ہو گیا تو میرے پیچھے ایک آدمی کو بلا لے
کے لئے بھیجا جب میں واپس ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ کو معلوم
ہے میں تجھ کو دوبارہ کیوں بلایا ہوں (میں نے یہ کہنے کو بلایا ہوں کہ) تو میری اجازت
کے بغیر کچھ نہ لے (اس لئے) کہ اس طرح لینا خیانت ہے جو شخص خیانت کریگا
قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جس میں خیانت کی ہے۔ میں نے تجھ کو
یہی کہنے کے لئے بلایا تھا اب تو اپنے کام پر جا۔ (ترمذی)

بلا تنخواہ حاکم کے مصارف کا بیت المال کفیل ہوگا

۳۵۴۸ وَعَنْ الْمُسْتَوْدِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا
عَامِلًا فَلْيَكُنْ سَبَّ رُوحَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكُنْ سَبَّ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ
مَسْكَنًا فَلْيَكُنْ سَبَّ مَسْكَنًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنِ اخْتَدَى
غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ہمارا عامل ہو اس کو چاہیے کہ (اگر اس کے پاس بیوی نہ ہو تو) ایک بیوی حاصل کر لے اور خادم نہ ہو تو ایک خادم خرید لے اور گھر نہ ہو تو ایک گھر خرید لے (یہ اس صورت میں ہے جب کہ عامل کی تنخواہ مقرر نہ ہو اور اس کے مصارف کا کفیل بیت المال ہو اس صورت میں اس قسم کے تمام مصارف کا کفیل بیت المال ہوگا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے سوا وہ جو کچھ لے گا وہ خیانت ہے (ابوداؤد)

قومی محاصل و بیت المال میں خیانت نہ کرو

۳۵۴۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عدی بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِحَدِّ شَفَاعَةً فَاهْدَ لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ آتَى أَبَا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا -
(رداۃ أبو داؤد)

جو شخص کسی سالم یا امیر سے کسی کی سفارش کرے اور پھر اس حاکم کو ہدیہ بھیجے اور وہ اس ہدیہ کو قبول کر لے تو اس کا یہ فعل ایسا ہے گویا کہ وہ سود کے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہوا (ابوداؤد) اور روایت کی احمد سے اسی طرح کہ نیک آدمی کے لئے اچھا ہی مال اچھی چیز ہے۔

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

نزاعی معاملات اور شہادتوں کا بیان

فصل اول

مدعی کا دعویٰ گواہوں کے بغیر معتبر نہیں

۳۵۸۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوْنُ يَعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دَعْوَى نَاسٍ فِي مَاءٍ وَرَجَالٍ وَآمُوا إِلَهُهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ رَدُّ الْأَمْسَلِ وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَجَاعَتِي رِوَايَةُ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ مَحْمُودٍ زِيَادَةً عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْفُوعًا لَكِنَّ الْبَيْهَقِيَّ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو محض دعویٰ ہی پر ان کا مدعا دے دیا جائے تو بہت سے لوگ اپنے آدمیوں کے خون اور مال کا دعویٰ کرنے لگیں لیکن مدعا علیہ قسم بھی ہے یعنی صرف مدعی کا بیان ہی کافی نہیں ہے بلکہ مدعا علیہ سے قسم بھی لینا ضروری ہے (مسلم) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے۔

عدالت میں جھوٹی قسم کھانے والے کے بارے میں وعید

۳۵۸۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَفْتُطِعُ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ لَعَنَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقِي ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْأَيَّةِ -

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قسم کھائے کسی چیز پر تمقید ہو کر یعنی حاکم کی عدالت میں مجبوس ہو کر (اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو کر اس حلف سے کسی مسلمان کا مال حاصل کر لے تو وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ خدا تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثَمَنًا قَلِيلًا

الآخِرَةُ - (بخاری و مسلم)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہی ہو؟ فرمایا اگرچہ پیلو کے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْطَعَ حَقَّ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَدَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا لَيْسَ بِأَيَّارٍ رَسُولُ اللَّهِ

قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِّنْ آدَائِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) درخت کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

دعویٰ کو بدایت

۳۵۸۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كَأَنِّي لَخَتِيفُ مَوْتٍ إِلَى وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَن يَكُونَ الْحَنُّ مُحِجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى الْحَوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ شَيْئًا مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ بِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضی کنتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور تم میں سے ممکن ہے بعض شخص ایسا ہو جو دلیل کے ساتھ خوب تقریر کرے اور میں حکم دیتا ہوں اس بیان پر جو سنتا ہوں پس وہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کروں اور حقیقت میں وہ چیز جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کی ہو تو وہ اس کو نہ لے ایسی صورت میں گویا اس کے لئے دوزخ کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

ناحق مقدمہ بازی کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۵۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَيَّ اللَّهُ الْكَافِرَ الْخَصِمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کنتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک بدترین اور مبغوض ترین شخص وہ ہے جو ناحق بہت زیادہ جھگڑنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کیا دعویٰ ایک گواہ اور ایک قسم کے ذریعہ اپنا دعویٰ ثابت کر سکتا ہے

۳۵۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بَيْنَ بَيْنَيْنِ وَشَاهِدٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی کنتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک معاملہ میں) حکم دیا قسم اور ایک گواہ پر۔ (مسلم)

مدعا علیہ کی قسم کا اعتبار کیا جائے خواہ وہ حقیقت میں جھوٹی ہی ہو

۳۵۸۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بِنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَغْلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدَيَّ لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ إِنَّكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَاكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السَّحْلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلِقْ لِيَجْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَعَنَ حَلَفَ عَلَى مَا لَمْ يَأْكُلْهُ ظُلْمًا لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علقمہ بن داؤد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کا دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین کو غصب کر لیا ہے۔ کندی نے عرض کیا وہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اچھا تو اب مدعا علیہ کی قسم تیرے لئے کافی ہے۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ایک فاجر شخص ہے حلف کی پرواہ نہیں اور کسی چیز اس کو پرہیز نہیں ہے آپ نے فرمایا تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی لی جاتی ہے چنانچہ کندی قسم کھانے کے لئے آگے بڑھا۔ آپ نے فرمایا اگر شخص دوسرے کے مال پر قسم کھالے گا صرف اس لئے کہ زبردستی اس کے مال کو مضمحل کر جائے تو وہ خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ خدا تعالیٰ اس سے بیزار ہوگا۔ (مسلم)

جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ سے

۳۵۹۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ (مسلم)

(دَوَاۃُ مُسْلِمٍ) میں ڈھونڈ لے۔ (مسلم)

بہترین گواہ کون ہے؟

۳۵۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ خَيْرَ الشَّهَادَةِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِمْ قَبْلَ أَنْ يُسَاءَ لَهَا۔
حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میں تم کو بہترین گواہوں کا پتہ بتلا دوں۔ بہترین گواہ وہ ہیں جو دریافت کرنے سے پہلے گواہی دیں اور حق بات کہیں۔ (مسلم)

(دَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

جھوٹی گواہی دینے والوں کے بارے میں پیشین گوئی

۳۵۹۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْبِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرٌ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرٌ ثُمَّ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرٌ ثُمَّ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرٌ۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین لوگوں کا میرا قرن ہے پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں اور اس کے بعد وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے (یعنی بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے بعد کے لوگ (تابعین) اور پھر ان کے بعد کے (تابع تابعین) اور اس کے بعد کا زمانہ اعتبار کے قابل نہیں۔ (بخاری و مسلم)

قسم کے لٹو قرعہ ڈالنے کا ذکر

۳۵۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ بِالْيَمِينِ فَأَسْرَعُوا خَاصِرًا أَن يُسَمُّهُمْ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَنَّهُمْ يَجْلِفُ (دَوَاۃُ الْبُخَارِيِّ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم پر قسم کو پیش کیا اس قوم نے قسم کھانے میں جلدی کی۔ آپ نے فرمایا ان میں قرعہ ڈالاجائے کہ کونسا ان میں قسم کھائے۔ (بخاری)

فصل دوم

گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ اور قسم کھانا مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔

۳۵۹۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)
عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گواہ مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعا علیہ پر۔ (ترمذی)

اگر ایک ہی چیز کے دو مدعی ہوں تو وہ چیز ان میں تقسیم کر دی جائے

۳۵۹۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَجَلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَوْ تَكُنْ لِهَمَا بَيْتَةٌ إِذَا دَعَا لِهَمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتَ لَهُ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کرتی ہیں جو اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے میراث کا معاملہ تھا اور دونوں میں سے کسی کا کوئی گواہ نہ تھا صرف

بَشَرٍ مِّنْ حَتَّىٰ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعَ لَهُ قِطْعَةً
مِّنَ النَّارِ فَقَالَ السَّجْلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ حَقِّي هَذَا الصَّاحِبِي فَقَالَ لَا وَ
لَكِنِ ادْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهْمَا
ثُمَّ لِيَجْلَلْ وَاحِدٌ مِّنْكُمَا صَاحِبِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ إِنَّمَا أَقْضَىٰ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ
يَبْتُلْ عَلَىٰ فِتْنَةٍ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حشوں میں قرعہ ڈالو اور پھر تم میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا وہ حق معاف کر دے جو اس کی طرف چلا گیا ہو۔ اور ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ یہ حکم میں اپنی رائے سے کرتا ہوں اور اس معاملہ میں مجھ پر وحی نہیں اُنزی ہے۔ (ابو داؤد)

۳۵۹۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَايَا
۱۳ دَابَّةً وَاقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيْتَةَ بَيْنَهُمَا
وَأَبْتُهُ نَحَجَهَا فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ ۝

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ) (شرح السنہ)

دو دعوئوں کے درمیان متنازعہ مال کی تقسیم

۳۵۹۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ
۱۵ ادَّعَا بَعِيرًا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نَصَقَيْنِ (رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ
أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَا بَعِيرًا لِّلنَّبِيِّ لَوْاحِدٍ مِّنْهُمَا
بَيْتَةً فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا

۳۵۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي
۱۶ دَابَّةٍ فَلَيْسَ لَكُمَا بَيْتَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْمَا عَلَى الْيَمِينِ - (رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

۳۵۹۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَ إِحْلِفَ يَا لَلَّهِ
۱۷

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْزِي لِيُهِدَّ عِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) پر کہ مدعی پر میرا کوئی حق نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

مدعا علیہ کو صلف کا حق دیا جائے گا خواہ وہ جھوٹا ہی کیوں نہ ہو

۳۶۰۰ وَعَنْ الرَّشَاحِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ كَانَ بَنِي دَبَّيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَدَّ فِي فَقَدَ مَتَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ أَحْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَحْلَفْتُ وَيَذْهَبُ بِي إِلَى فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه)

جھوٹی قسم کے ذریعہ دوسرے کا مال ہڑپ کر نیوالے کے بارے میں وعید

۳۶۰۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَتْهَا الْيَهُودُ وَأَوْحَى فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَحْلَفُ وَاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَُا أَرْضِي اغْتَصَبَتْهَا الْيَهُودُ فَهَيَّا الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَّا لَكَ بَيْنَ الْيَمَنِ وَالْأَنْفَى اللَّهُ وَهُوَ أَجْدَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کھانا ایک بڑا گناہ ہے

حضرت عبد اللہ بن ابی بنی رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ باپ ماں کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا اور جس شخص نے مقید ہو کر خدا کی قسم کھائی اور اس میں مجھ کے برے برابر جھوٹ بولا تو اس کے دل میں قیامت تک کے لئے ایک داغ لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھاتا ہے اگرچہ وہ ایک ستر مسواک ہی کے لئے ہو وہ دوزخ کی آگ میں اپنی جگہ تیار کر رہا ہے یا آپ

جھوٹی قسم

۳۶۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشَّرْكَ وَخُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسِ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ مَبْرُورًا فَادْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نَكَّةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -)

۳۶۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ صَبْرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ أَيْمَةٍ وَلَا عَلَى سِوَاكَ أَحْضَرَ إِلَّا تَبَقَّ

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ - لے یہ الفاظ فرمائے اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔
 رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ - (مالک - ابوداؤد - ابن ماجہ)

جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے

۳۶۰۴ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عَدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَإِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَأَجَابَنِي الرَّجُلُ مِنَ الْاَوَّانِ وَاجْتَنَبُوا حُنْفَاءَ اللَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَيُّمِينَ ابْنِ خُرَيْمٍ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ

حضرت خرم بن فانک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ کھڑے ہوئے اور میں مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر کی گئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَجَابَنِي الرَّجُلُ مِنَ الْاَوَّانِ وَاجْتَنَبُوا حُنْفَاءَ اللَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ یعنی بتوں کی پرستش کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے بچو اور باطل سے حق کی جانب رجوع کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ - احمد اور ترمذی نے یہ حدیث امین ابن خرم سے روایت کی ہے لیکن ابن ماجہ نے آیت کا ذکر نہیں کیا)

کن لوگوں کی گواہی کا اعتبار نہیں

۳۶۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا تَجُوزُ حَدَاؤُكَ لَأَخِي غَمٍّ عَلَى أَخِيهِ وَلَا ظَنَيْنٍ فِي دَلَالَةٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ دِمَشْقِيٌّ التَّائِيٌّ مِنْكَ الْحَدِيثُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گواہی معتبر و جائز نہیں ہے: خیانت کرنے والا مرد اور خیانت کرنے والی عورت۔ جس شخص پر بہمت کی حد لگائی گئی ہو۔ دشمن کی اگر جہ وہ بھائی ہو۔ اس غلام کی جس کو کسی نے آزاد کر دیا ہو اور وہ بتلائے کہ دوسرے شخص نے اس کو آزاد کیا ہے۔ اس شخص کی جو اپنے نسب کو دوسرے سے ملائے۔ اس شخص کی جو گھر والوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو۔ (ترمذی اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی منکر الحدیث ہے۔)

۳۶۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غَمٍّ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لَا أَهْلَ الْبَيْتِ -

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے خائن مرد اور خائن عورت کی شہادت جائز نہیں ہے نہ زانی مرد اور نہ زانیہ عورت کی نہ دشمن کی نہ دشمن پرادر نہ اس شخص کی جو کسی کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ (مثلاً غلام خادم یا قریبی عزیز۔)

(ابوداؤد) (رواہ ابو داؤد)

شہری کے حق میں یا اس کے خلاف جنگی کی شہادت قبول ہوگی یا نہیں

۳۶۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ - (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہر کے رہنے والے کے خلاف دیہاتی کی گواہی جائز نہیں۔

اپنے معاملے مقدمہ میں دانائی اور ہوشیاری کو ملحوظ رکھو

۳۶۰۸ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَكُونُ عَلَى الْحِجْنِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَكِينِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو شخصوں کے درمیان حکم دیا جس کے خلاف حکم دیا گیا تھا اس نے واپس جاتے ہوئے کہا مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ عجز و نادانی پر ملامت کرتا ہے مجھ پر ہوشیاری اور احتیاط لازم ہے اگر دباں ہمہ احتیاط و ہوشیاری (تو عاجز ہو جائے تو یہ کہہ، مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ملزم کو قید کرنا شرعی سزا ہے

۳۶۰۹ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي لُحْمَةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّاهُ) -

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لُحْمَہ کے الزام میں ایک شخص کو قید کر دیا۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی نے اس کے آخر میں یہ زیادہ لکھا ہے کہ پھر اس کو چھوڑ دیا)۔

فصل سوم

مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے سامنے موجود رہیں

۳۶۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي حُكْمٌ دِيَاً بِمَنْ كَذَبَنِي (مُدْعَى) أَوْ مَدْعَاً عَلَيْهِ (حَاكِمٌ) كَيْفَ شِئْتُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ دونوں فریق (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں۔ (احمد - ابوداؤد)

جہاد کا بیان

کِتَابُ الْجِهَادِ

فصل اول

کون سا جہاد افضل ہے

۳۶۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا قَالُوا أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعْطَاهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا نماز ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے خواہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرے خواہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے (یعنی جہاد نہ کرے) صحابہ نے عرض کیا کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ آپ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، ان کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان

فاصلہ ہے۔ جب تم خدا تم سے جنت مانگو تو جنت الفردوس کو مانگو اس لئے کہ وہ جنت کا درمیانی اور اعلیٰ حصہ ہے اور اس کے اوپر خدا تعالیٰ کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلی ہیں (بخاری) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی راہ میں لڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزے رکھنے والا عبادت گزار اور قرآن خوان جو کبھی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں ہٹتا جب تک کہ وہ جہاد سے واپس نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

جہاد کرنے والوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے) لنگے تو خدا اس کا ثامن ہو گیا اس کو (میدان جنگ میں) اس کا ایمان لے گیا اور میرے رسول کی نصرت میں اس کو باوجود غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا یا (شہید ہو جانے پر) اس کو جنت میں داخل کروں گا (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو اس کا خیال نہ ہوتا کہ بہت سے مسلمان مجھ سے جدا ہو کر ناخوش ہوں گے تو میں کبھی کسی جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا اور چونکہ میرے پاس کافی سوار نہیں ہے (اس لئے میں تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

جہاد میں معمولی درجہ کی شرکت بھی دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو یا شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْتَعْلَوْهُ الْفِرْدَوْسُ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَ مِنْهُ تَفْجُرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ - (دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ) ۳۶۱۲ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِذَا لَقِيَ الْقَائِمَ الْقَائِمُ يَأْتِي اللَّهَ لَا يَقْتُلُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَواتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱۳ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمَ أَنْتَ دَابَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يَحْزَنُ إِلَّا إِيْمَانًا بِي وَ تَصَدِيقًا بِرُسُلِي أَنْ أَرْجِعَهُ بِنَالٍ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱۴ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي لَمْ يَخْلُفْهُمُ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَ لَوْ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا خَلَفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْرُؤُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ دِدْتُ أَنْ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أَقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أَقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أَقْتَلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱۵ وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱۶ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمَ لَغْدَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۱۷ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَ أُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَ آمِنَ الْفَتَانِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جہاد میں ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے حضرت سلمان فارسی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری خدا کی راہ میں (ایام جہاد میں) ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری بہتر ہے اور اگر وہ چوکیداری کی خدمت انجام دیتا ہو امارا جاتے تو اس کے اس عمل کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے جس میں وہ مشغول تھا یعنی اس کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے (اور اس کو جنت سے رزق ملتا رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے (یعنی عذاب قبر کے فرشتے یا دجال یا شیطان) سے اُن میں رہتا ہے۔ (مسلم)

جہاد میں شرکت دوزخ سے محفوظ رکھنے کی ضمانت ہے

۳۶۱۸ وَعَنْ أَبِي عَبَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَتَمَتْهُ النَّارُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو عبس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس بندے کے پاؤں خدا کی راہ میں خنجر آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوٹی۔ (بخاری)

کافر کو مارنے والے مجاہد کے بارے میں ایک خاص بشارت

۳۶۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کافر اور کافر کو مارنے والا دوزخ میں کبھی یکجا نہیں ہوتے (یعنی کافر کو مارنے والا کبھی دوزخ میں نہیں جاتا)۔ (مسلم)

بہترین زندگی کونسی ہے۔

۳۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُسْلِكٌ عَنَانَ قَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطْرُقُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعُ الْقَتْلَ وَ الْمَوْتَ مَطْلَاقًا أَوْ دَجَلَ فِي غَنَمَةٍ فِي رَاسِ شَعْفَةٍ فِي هَذِيهِ الشَّعْفَةِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ بکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف و فریاد کی آواز سنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں اور نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو، یہاں تک کہ وہ موت سے ہم کنار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ (مسلم)

مجاہد کا سامان جنگ تیار کرنا اور اہل و عیال کی نگہبانی کی فضیلت

۳۶۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيَةً

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دیا اس

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَاذِيًا فِي أَهْلِهِ
فَقَدْ غَزَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گو یا جہاد ہی کیا اور جو شخص جہاد کرنے والے کے اہل و عیال کا خد
گزار بنا اس نے بھی گو یا جہاد ہی کیا (یعنی ان دونوں کاموں کا
ثواب جہاد کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۲۲ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ
عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ
مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفَ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي
أَهْلِهِ فَيَخُونَهُ فِيهِمْ إِلَّا دُفِعَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نِصَابُ
مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مجاہدین کی عورتوں کے احترام کا حکم
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مجاہدوں کی عورتوں کی حرمت ان عورتوں کی حرمت کے مقابلے میں
جن کے شوہر جہاد کو نہیں گئے ہیں ماؤں کی حرمت کے برابر ہے اور
جو شخص جہاد کو نہ جائے بلکہ مجاہدوں کے گھروالوں کی خبر گیری کرے اور
خبر گیری میں خیانت کرے (یعنی کسی مجاہد کی رشتہ دار عورت کو بری نظر
سے دیکھے) اس کو قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے
گا جس کے گھروالوں میں اس نے خیانت کی ہے اور وہ مجاہد اس کے
نیک اعمال میں سے جس قدر چاہے گا لے لے گا (ایسی حالت میں) تمہارا کیا خیال ہے (یعنی وہ مجاہد اس کے نیک اعمال کو لے لے گا یا نہیں؟)

جہاد میں مالی مدد کرنے کی فضیلت

۳۶۲۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ہمارا ڈالی ہوئی
اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کی راہ میں دویتا
ہوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اس کے لیے ہیں
تجھ کو سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ان سب کے ہمارے ڈالی ہوئے۔ (مسلم)

مجاہد کے گھر بار کی نگہبانی کرنے کی فضیلت

۳۶۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لُحْيَانَ مِنْ هَذِيلٍ
فَقَالَ لَيَبْعَثَ مِنِّي كُلُّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِ
الْأَجْرِ بَيْنَهُمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبیلہ ہذیل کی شاخ بنی لحيان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا اور
فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی لشکر میں جائے (یعنی ہر قبیلہ میں
آدھے آدمی جائیں اور ثواب سب کو یکساں ملے گا۔ (مسلم)

ہمیشہ امت محمدی کی کوئی نہ کوئی جماعت برسر جہاد رہے گی

۳۶۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا
يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ
کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔
(مسلم)

خدا کی راہ میں زخمی ہونے والا مجاہد قیامت کے دن اسی حال میں اٹھے گا

۳۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكُمْ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) زخمی کیا جائے اور ان

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِكُمْ فِي سَبِيلِهِ الْاَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَزْءُهُ يَنْعَبُ دَمًا لِّلْوَنِ لَوْنُ الدَّامِ وَ الدَّرَجُ دَرَجُ الْمُسْكِ (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آنے کا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا اس خون کا رنگ تو خون کا سا رنگ ہوگا لیکن بوشمک کی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

شہادت کی فضیلت

۳۶۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَتَّى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا يَبْرِي مِنَ الْكِرَامَةِ (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دنیا میں اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہ کرے گا کہ زمین میں جو کچھ ہے اس کو بھر مل جائے مگر شہید اس کی آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ مارا جائے اس لئے کہ وہ شہادت کی عظمت اور ثواب کو جانتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

شہداء کی حیات بعد الموت کے بارے میں آیت کریمہ کی تفسیر

۳۶۲۸ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذِهِ الْاَيَةِ وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوًا تَابِلًا اَمْوًا تَابِلًا اَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ اللّٰهُ خَلَقَ الْاَوَّلَ اَوَّلًا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَوَا حُلُمُهُمْ فِي اَجْوَانِ طَيْرٍ خَضِرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي اِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ اَسْتَهْوَوْنَ شَيْئًا قَالُوا اَمْيَ شَيْءٍ نَشْهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يَبْرُدُوا مِنْ اَنْ يَسْأَلُوْا اَقَالُوْا اَبَادًا يَبْرُدُ اَنْ تَرُدُّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتَّى نَقُوْلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاَى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرُدُّكُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے اس آیت کے معنی دریافت کئے کہ لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوًا تَابِلًا اَمْوًا تَابِلًا اَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ اللّٰهُ خَلَقَ الْاَوَّلَ اَوَّلًا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَوَا حُلُمُهُمْ فِي اَجْوَانِ طَيْرٍ خَضِرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي اِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ اَسْتَهْوَوْنَ شَيْئًا قَالُوا اَمْيَ شَيْءٍ نَشْهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يَبْرُدُوا مِنْ اَنْ يَسْأَلُوْا اَقَالُوْا اَبَادًا يَبْرُدُ اَنْ تَرُدُّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتَّى نَقُوْلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاَى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرُدُّكُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور خدا تعالیٰ پر

جہاد حقوق العباد کے علاوہ تمام گناہوں کی مسما دیتا ہے

۳۶۲۹ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور خدا تعالیٰ پر

ایمان لانا بہترین اعمال میں سے ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا،
یا رسول اللہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ
معاف کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو خدا کی راہ میں مارا گیا
اس حال میں کہ تو صبر کرنا والا ثواب کا طلب کرنا والا ہے۔ دشمن کے مقابلہ
پر جانواں لا کر پیٹھ پھیرنا والا نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے شخص تو نے کیا کہا؟ اُس نے عرض کیا میں نے کہا کہ اگر
میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے گناہ دور کئے
جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو صبر کرنے والا ثواب کا طالب اور آگے
بڑھنے والا ہو پیچھے ہٹنے والا نہ ہو مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا،
مجھ سے جبریلؑ نے یہی کہا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے خدا کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر قرض کو نہیں
(مسلم)

وَالْإِيمَانُ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ كُفْرٍ مَعِيَ
خَطَايَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ
غَيْرُ مُدْبِرٍ نَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَيْكُفْرًا مَعِيَ خَطَايَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ
غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنْ جَبُرْتُكَ قَالَ لِي
ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِرُ
كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ قاتل و مقتول جو جنت میں جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خداوند تعالیٰ دو شخصوں پر ہنستا ہے جن میں سے ایک شخص دوسرے
کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں ایک تو ان میں
خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہوتا ہے پھر خداوند تعالیٰ
قاتل کو توبہ کی توفیق مرحمت فرماتا ہے (یعنی وہ کفر سے توبہ کر کے مسلمان
ہوتا ہے) اور پھر جہاد میں شہید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَصْحَبُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ
يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدُ خِلَافِ الْجَنَّةِ يُقَاتِلُ
هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى
الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهِدُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شہادت کی طلب صادق کی فضیلت

حضرت سہیل بن حنیفؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو شخص خداوند تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کو طلب
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا مرتبہ عطا فرمادیتا ہے اگرچہ وہ
اپنے بستر پر مرے۔ (مسلم)

۳۶۳۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ
بِمُصِدِّ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ مَاتَ
عَلَى فِرَاشِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہداء کا مکن فردوس اعلیٰ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ برادرؓ کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ
ماں ربیع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
اے خدا کے نبی! کیا آپ حارثہ کا حال مجھ سے بیان نہیں کریں گے؟ حارثہ
بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے اور ایک نامعلوم شخص کا تیراں کو
آکر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو صبر کروں اور اگر کسی اور جگہ

۳۶۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرُّبَيْعَةَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ
حَارِثَةَ بِنْتِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تَحْدِثُنِي عَنْ حَارِثَةَ
وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ عَرَبٍ فَإِنْ
كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ

ہوں تو رونے کی کوشش کروں (یعنی خوب روؤں) آئیے فرمایا !
حارثہ کی ماں ! جنت میں بہت سے باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس
آٹھویں ہے۔ (بخاری)

أَحْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْكُفَّاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ
إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفَرْدَوْسَ
الْأَخْلَى (رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ)

شہید کی منزل جنت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
صحابہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور بدر میں مشرکوں سے پہلے
پہنچ گئے اور پھر مشرک لوگ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام کے مجاہدین کو مخاطب کر کے فرمایا: جنت کے راستہ پر کھڑے ہو جاؤ
ہاں اس جنت کے جس کا عرض آسمان و زمین کی مانند ہے۔ عمر
بن حمام نے (یہ شکر) کہا مدح و خوب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا تم نے یہ الفاظ کیوں کہے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے خدا کی میرا اور کوئی مقصد ان الفاظ
سے نہیں ہے بلکہ میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ میں جنت والا ہو جاؤں۔
آئیے فرمایا تو جنتی ہے راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش
سے کھجوریں نکالیں اور ان کو کھانا شروع کیا اور کہا اگر میں ان کھجوروں
کو دوبارہ کھانے تک زندہ رہا تو یہ ایک طویل زندگی ہوگی یہ کہہ کر اس
نے باقی کھجوروں کو پھینک دیا اور پھر مشرکوں سے لڑا یہاں تک کہ شہید
ہو گیا۔ (مسلم)

۳۶۳۲ وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ
إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى جَنَّةِ عَرْضِهَا
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
بَحْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَحْرٌ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا
قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ
قَرْبِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَكُنْ أَنْجِيتُ
حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي إِنَّهَا كَحَبْلَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ
فَرَمَى بِهَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ
حَتَّى قُتِلَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہداء کی اقسام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے
میں سے شہید کس کو مانتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو
شخص خدا کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اس صورت
میں تو میری امت کے اندر شہیدوں کی تعداد بہت مختوری رہ جائے
گی (آگاہ ہو کہ) جو شخص خدا کی راہ میں مارا جائے شہید ہے اور جو شخص
(اپنی موت) مرے خدا کی راہ میں شہید ہے اور جو شخص طاعون میں مرے
شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے۔

۳۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْلَمُونَ الشَّهِيدَ فَيَكُنْ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
قَالَ إِنْ شَهِدَ أَعْمَتِي إِذَا الْقَلِيلُ مَنْ قُتِلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ
وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مجاہد کے اجر کی تقسیم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جہاد کرنے والی جو جماعت یا جہاد کرنے والا جو لشکر جہاد کرے
ال غنیمت پائے اور پھر صحیح و سلامت واپس آجائے اس کے دو

۳۶۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَزَايَةٍ أَوْ
سَرِيَّةٍ تَغْرُوْا فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا أَقْدًا

تَعَالَوْا ثَلَاثِيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ
مُخَفِّقٍ وَنَصَابِ اِلَّا بَسَمِ اُجُوْرَهُمْ۔
(رداۃ المسلم)

جس مومن کے دل میں جذبہ جہاد نہ ہو وہ منافق کی طرح ہے

۲۶۳۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ
نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ یَّفَاقٍ۔ (رداۃ المسلم)

حقیقی مجاہد کون ہے

۳۶۳۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوسٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَیَّ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ
لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ
یُقَاتِلُ لِیَوْمِ مَکَانٍ فَمَنْ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ
قَاتَلَ لِبُکُوْنِ کَلِمَةٍ اللّٰهُ هِیَ الْعُلَیَا فَمَنْ فِی
سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (متفق علیہ)

عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جانے والے کا حکم

۳۶۳۹ وَعَنْ اَنَسِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ تَبُوْکَ فَلَمَّا نَامَتِ الْمَدِیْنَةُ فَقَالَ اِنَّ
بِالْمَدِیْنَةِ اَوْ اَمَّا مَا سَرْتُمْ مَسِیْرًا وَاَوْ لَا قَطَعْتُمْ
وَاَدِیَا اِلَّا کَاَنُ اَمَعُكُمْ وَفِیْ رِوَاۃٍ اِلَّا شَرُّكُمْ
فِی الْاُجُوْرِ قَالُوْا اَیَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهْمٌ بِالْمَدِیْنَةِ
قَالَ وَهْمٌ بِالْمَدِیْنَةِ حَسَبَهُمُ الْعُدُوْ۔
(رداۃ البخاری) (رداۃ المسلم) عَنْ جَابِرٍ
ہی میں ہیں (یعنی ہمارے ساتھ جہاد کو نہیں گئے تب بھی وہ ثواب میں شریک ہیں) فرمایا وہ مدینہ میں ہیں اور عذر نے ان کو تمہارے ساتھ
جانے سے روکا ہے۔ (بخاری) اور مسلم نے یہ حدیث جابر سے روا کی ہے

ماں باپ کی خدمت کا درجہ؟

۳۶۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاسْتَاذَنَ
فِی الْحِجَادِ فَقَالَ اَحَىٰ وَالدِّیَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فِیْہِمَا فَجَاهِد۔ (متفق علیہ)
وَفِیْ رِوَاۃٍ فَادْرِجْ اِلَیَّ الدِّیَاکَ فَاحْصِنْ
صُحْبَتَہُمَا۔
واپس جا اور اچھی طرح ان کی خدمت کر۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت
چاہی آپ نے اس سے پوچھا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کیا،
ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے پاس رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت
کر کہ جہاد کے برابر ثواب کھتی ہے)۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے اس سے یہ فرمایا اپنے ماں باپ کے پاس

فتح مکہ کے بعد ہجرت کی فرضیت ختم ہو گئی

۳۶۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور نیت ہے پس جب تم کو جہاد کے لئے بلایا جائے تو تم سب اپنے گھروں سے نکل پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دین کی سر بلندی کے لئے امت محمدی کو کوئی نہ کوئی جماعت ہمیشہ برسر جہاد رہے گی

۳۶۴۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِمَّنْ أُمِّي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَادَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمْ أَمْسِيَهُ الدَّحَالِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی حمایت میں لڑتی رہے گی اور ہر قوم اس سے دشمنی کرے گی وہ اس پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اس امت کے آخری لوگ مسیح دجال سے لڑیں گے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں کسی طرح بھی شرکت نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۴۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزِ وَلَمْ يُجَاهِدْ غَازِيًا كُفِلَتْ غَازِيَاتِي أَهْلُهُ بِخَيْرِ أَصَابِهِ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد کرنے والوں کا سامان درست کیا اور نہ مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کی، اس کو قیامت پہلے خداوند تعالیٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ (ابوداؤد)

جان و مال اور زبان کے ذریعہ جہاد کا حکم

۳۶۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا أَلْمُسْلِمِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مشرکین سے اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ (ابوداؤد - نسائی - دارمی)

جنت کے وارث؟

۳۶۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَأَصْرَبُوا الْهَامَ تَوَدَّتُوا الْجَنَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کو پھیلادو (یعنی ہر شخص کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ اور کافروں کا سر توڑ دو بہشت کے وارث بنائے جاؤ گے۔ (ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

جہاد میں پاسبانی کی فضیلت

۳۶۴۶ وَعَنْ خُبَالَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَمِيَّةٍ يُحْتَمَى عَلَيْهَا إِلَّا الذَّنِي قَاتَ مُرَابِطًا فِي مَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْتِيهِ خِزْنَةُ الْقَبْرِ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے مگر اس شخص کا عمل جو خدا کی راہ میں محافظت کرتا ہوا مرے اس شخص کے عمل کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے بھی مامون رہتا

(رداۃ الترمذی و البداۃ و ردواۃ الدائمی) ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد) اور داؤد نے اسے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

جہاد میں شرکت کرنے والے کی فضیلت

۳۶۴۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِرَاقًا نَاقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ جَرَحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَأَتَاهَا نَجْجٌ يَوْمَ لَعْنَةٍ كَأَعْرَ مَا كَانَتْ لَوْ نَهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمُسْكُ وَمَنْ جَرَحَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ ظِلَّ الشَّهَادَةِ - (رداۃ الترمذی و ابو داؤد و النسائی)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں تھوڑی دھجی لڑے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو شخص خدا کی راہ میں زخمی کیا گیا یا زخم کی تکلیف میں مبتلا کیا گیا وہ قیامت کے دن اس حال میں لے گا کہ اس کا زخم تازہ ہوگا خون کا رنگ زعفرانی ہوگا اور بوسمک کی ہوگی اور جس شخص کے بدن میں خدا کی راہ میں پھوڑا بکھلا تو اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر شہیدوں کی علامت ہوگی جس سے اس کو شناخت کیا جائے گا۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

جہاد میں اپنا مال و اسباب خرچ کرنے کی فضیلت

۳۶۴۸ وَعَنْ حُرَيْمِ بْنِ فَاثِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ (رداۃ الترمذی و النسائی)۔

حضرت حُریم بن فاثک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرے اس کے اصل حساب میں سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۶۴۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ طَلُّ سَطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرَفَةٌ فُحْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رداۃ الترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی مجاہد یا حاجی کو خیمہ دینا) اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خادم کا دینا ہے اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو جوان ہو۔ (ترمذی)

مجاہد کی فضیلت

۳۶۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْجِ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الصَّرَاعِ وَلَا يَجْمَعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ بِجَهَنَّمَ - (رداۃ الترمذی)۔ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى فِي مَنْعَرَى مُسْلِمٍ أَبَدًا فِي أُخْرَى لَهُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا أَوْ لَا يَجْمَعُ الشَّحْوُ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ أَبَدًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو خدا کے خوف سے رونا ہو جب تک کہ دُھلا ہوا دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے (یعنی جس طرح دودھ کا واپس جانا محال ہے اسی طرح اس شخص کا دوزخ میں جانا محال ہے) اور راہ خدا میں بندہ کے جسم کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے (یعنی مجاہد دوزخ میں نہ جائے گا۔ (ترمذی) اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے تھنوں میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ بندہ کے پیٹ میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا اور بخل و ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہ پھونکے گی ایک آنکھ وہ جو خدا کے خوف سے روئی اور دوسری آنکھ وہ جس نے خدا کی راہ میں نگہبانی کرتے رات گزاری۔ (ترمذی)

۳۶۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ حَرَسَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جہاد کی برتری و فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ایک شخص پہاڑی درہ سے گزر رہا جس میں شیریں پانی کا چشمہ تھا اس کو یہ چشمہ بہت پسند آیا اور اس نے دل میں کہا کاش میں لوگوں کو چھوڑ دوں اور اس درہ میں آ رہوں۔ پھر اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا آپؐ فرمایا ایسا نہ کرو اس لئے کہ خدا کی راہ میں تمہارا قیام کرنا گھر میں ستر برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ خداوند کریم تم کو پورے طور پر بخش دے اور جنت میں تم کو داخل کرے تم خدا کی راہ میں لڑو اس لئے کہ جو شخص تھوڑی دیر بھی خدا کی راہ میں لڑتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

۳۶۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُعْبٍ فِيهِ عَيْنَتُهُ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَحْبَبَتْهُ فَقَالَ لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشُّعْبِ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا إِلَّا حَتَّى أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ أَعْزُوزًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَالَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَوْلًا نَاقَةً رَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جہاد میں پاسبانی کی فضیلت

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں (کافروں کی سرحد پر) ایک دن کی نگہبانی ہزار کی عبادت سے بہتر ہے، سوائے اس دن کے۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۶۵۳ وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

شہداء ابتدا ہی جنت میں داخل کئے جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے تین قسم کے وہ آدمی پیش کئے گئے جو سب پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک تو ان میں شہید ہے دوسرا حرام سے بچنے والا اور سوال نہ کرنے والا تیسرا وہ غلام جس نے خدا کی عبادت خوبی کے ساتھ کی اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا۔ (ترمذی)

۳۶۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدًا وَغَافِقًا مُتَعَفِّفًا وَعَبْدًا أَحْسَنَ عِبَادِ اللَّهِ وَتَصَحَّرَ لِمَوْلَاهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

افضل مجاہد و افضل شہید

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا طویل قیام کرنا (نماز کے اعمال میں) پھر پوچھا گیا کہ کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا کوشش کرنا محتاج و فقیر کا یعنی صدقہ دینے کے لئے مفلس و محتاج آدمی کا کوشش کرنا، پھر پوچھا گیا، کونسی ہجرت بہتر ہے؟ فرمایا ان باتوں کو چھوڑنا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے پھر پوچھا گیا کہ کونسا جہاد بہتر ہے؟ فرمایا جو جہاد مال اور جان کے

۳۶۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طَوَّلُ الْقِيَامِ قِيلَ فَإِنَّ الصَّدَقَةَ أَفْضَلُ قَالَ جَهَادُ قِيلَ فَإِنَّ الْهَجْرَةَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَإِنَّ الْجِهَادَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَإِنَّ

الْقَتْلَ اشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهِرْتُ دَمُهُ وَغُفِرَ جَوْدُهُ
رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَيُّ الرَّعْمَالِ اَفْضَلُ
قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ
وَحُجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ
قَالَ طَوْلُ الْقَنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي -

ساتھ مشرکوں سے کیا جائے۔ پھر پوچھا گیا کہ نسا مارا جانا بہتر ہے؟ فرمایا اس
شخص کا جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی
جائیں۔ (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا کیا اعمال میں کو نسا عمل افضل ہے؟ فرمایا ایمان،
جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور
حج مقبول۔ پھر پوچھا گیا کہ کسی نماز افضل ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا
اور باقی حدیث حسب مذکور ہے۔

شہداء پر حق تعالیٰ کے انعامات

۳۶۵۶ وَعَنْ اَبِي الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ
عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ
وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْجِ الْكَبِيرِ وَيُوضَعُ عَلَى
رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَا تُوتُوْهُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعَيْنِ زَوْجَةً
مِّنَ الْحُورِ الْعِيْنِ وَيُسْفَعُ فِيْ سَبْعِينَ مِّنْ اَنْوَاعٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مقدام بن معدی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک شہید کے لئے چھ باتیں ہیں۔ بخشا جائے
گا اس کو پہلی ہی مرتبہ (یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی) دکھایا جائے
گا اس کو جنت میں ٹھکانا اس کا (یعنی جان نکلنے کے وقت) محفوظ رہتا
ہے وہ عذاب قبر سے آمن میں رہتا ہے وہ بڑی گھبراہٹ سے
(یعنی دوزخ کے عذاب سے)۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے
گا کہ اس کا یا قوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس
کو نکاح میں بہتر حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی دی جائیں گی۔ اور اس
کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی
جائے گی۔ (ترمذی ابن ماجہ)

جہاد میں شرکت نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۵۷ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ
اللّٰهُ وَفِيْهِ ثَلَاثَةٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جو شخص خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر جہاد کا کوئی
اثر نہ ہوگا (یعنی اس میں جہاد کی علامت نہ ہوگی) تو وہ گویا اس حال
میں خدا سے ملے گا کہ اس میں دینی نقص ہوگا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

شہید، قتل کی اذیت سے محفوظ رہتا ہے

۳۶۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهِيدُ لَا يَحِجُّ الْمَ الْقَتْلُ اِلَّا كَمَا
يَحِجُّ اَحَدُكُمْ الْمَ الْقَرْصَةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
وَهَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم حیوٹی کے
کاٹنے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو۔
(ترمذی - دارمی - نسائی)
(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

جہاد میں مومن کا بہنے والا قطرہ خون خدا کے نزدیک محبوب ترین چیز ہے۔

۳۶۵۹ وَعَنْ اَبِي اِمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْقَطْرِ
وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةٌ
دَمٍ مَهْرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآمَّا لَثَرَانِ قَاتِلٌ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآثَرٌ فِي فِرْيَضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ
اللَّهِ تَعَالَى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ) -

تعالے کو دو قطرے اور دو نشان بہت پیارے ہیں ایک تو خدا کے
خون نکلا ہوا آنسو کا قطرہ اور دوسرا اس خون کا قطرہ جو خدا کی
راہ میں بہا جائے اور دو نشانوں میں ایک نشان تودہ جو خدا
کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان خدا کے
فرائض میں سے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدہ وغیرہ کا نشان)
(ترمذی)

بلا ضرورت شرعی بحری سفر کی ممانعت

۳۶۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا وَمُعْتَمِرًا
أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَحْتَ الْبَحْرَ أَوْ تَحْتَ
النَّارِ جَسْرًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہے کوئی شخص دریا میں سفر نہ کرے مگر حج یا عمرہ کے ارادہ سے
یا خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے مگر سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے
نیچے دریا۔ (ابوداؤد)

بانی کے سفر میں مرنے والا شہید کا درجہ پائے گا

۳۶۶۱ وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمَائِدَةُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْلُ لَهُ أَجْرُ
شَهِيدٍ وَالْغَرِيُّ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو دریا کے
سفر میں اگر سرگھونے سے قتل ہو جائے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا
ہے اور جو شخص دریا میں غرق ہو جائے اس کو دو شہیدوں کا ثواب
ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں کسی بھی طرح مرنے والا شہید ہے

۳۶۶۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
فَقِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ قَصَصَهُ
فَرَأَسَهُ أَوْ بَعِيدُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَةٌ أَوْ مَاتَ
عَلَى فِائِسَةٍ بَأْسِي حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ
وَلَا نَ لَهُ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد وغیرہ کے لئے)
نکلا اور مر گیا یا مارا گیا یا اس کے گھوڑے نے اس کو کچل ڈالا یا اس کے
اڈٹ نے کچل ڈالا یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر مر گیا
یا کسی قسم کی موت میں تودہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔
(ابوداؤد)

مجاہد اپنے گھر لوٹ آنے پر بھی جہاد کا ثواب پاتا ہے

۳۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَضَلَةٌ كَغَزَاةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے جہاد کے بعد جہاد سے واپس آنا جہاد کے مانند ہے (یعنی واپسی کا ثواب
بھی جہاد کے برابر ہے۔) (ابوداؤد)

جاہل کو جہاد کا دوسرا ثواب ملتا ہے

۳۶۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْغَازِيِ أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے غازی (یعنی جہاد کرنے والا) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل)

الْغَازِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) آخر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب

مِلتا ہے۔ (ابوداؤد)

بلا جرت جہاد نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تم پر بڑے بڑے شہر فتح کئے جائیں گے اور جمع کئے ہوئے لشکر ہوں گے جن میں سے تمہارے لئے فوجیں معین کجائیں گی پس ایک شخص جہاد پر بلا معاوضہ جانے کو برا سمجھے گا اور اپنی قوم میں چلا جائے گا تاکہ جہاد میں جانے سے محفوظ رہے پھر وہ قبائل کو تلاش کرے گا اور اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کر کے کہے گا کوئی جو میری خدمات کو اجرت پر حاصل کرے تاکہ میں ایک لشکر کو کفایت کروں اور لشکر کی سربراہی اپنے ذمہ لے لوں۔ خیر وار یہ شخص مجاہد نہیں ہے مزدور ہے اور اپنے خون کے آخری قطرہ تک مزدور رہے گا۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَا مَصَارِدَ سَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ يَقُطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا مَوَدٌّ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعَثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ مَنَّا أَكْفِيهِ بَعَثَ كَذَا آلا وَذَلِكَ الْآجِدُ إِلَى الْخِدْرَةِ مَنَّا دَمِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اجرت پر جہاد میں جانے والے کا مسئلہ

حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جہاد پر جانے کے لئے آگاہ کیا میں اس وقت بڑھاتیا اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا میں نے ایک مزدور کو تلاش کیا جو میری خدمت کے لئے کافی ہو چنانچہ مجھ کو ایک شخص مل گیا جس کی خدمت کی اجرت میں تین دینار مقرر کر دی پھر جب غنیمت کا مال آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اپنے خدمت کار کا حصہ بھی نکال لوں چنانچہ یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس غزوہ میں دین دینیاں اس کے لئے صرف ان دیناروں کو پاتا

۳۶۲۶ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُهُ ثَلَاثَةً دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ أَرَدْتُ أَنْ أَجْزِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَخِشْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرًا أَلْتَمَسْتُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ہوں جو تو نے معین کئے ہیں (یعنی مال غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔ (ابوداؤد)

کسی دنیاوی غرض سے جہاد کرنے والا ثواب سے محروم رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص خدا کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے لیکن وہ دنیا کے مال اسباب کو خواہشمند ہے۔ آئیے فرمایا اس کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعُ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حقیقی جہاد کس کا ہے

حضرت معاذؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جہاد دو قسم کا ہے جس نے خدا کی رضا مندی چاہی امام کی اطاعت کی پاک مال اور جان کو خرچ کیا بشریک کار سے اچھا سلوک کیا بختیار بافساد سے اس کا سونا اور بالکنا سب ثواب ہی ثواب ہے اور جس نے جہاد کیا خسر کے لئے دیکھائے اور سنا لئے

۳۶۲۸ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَرُّ وَغَزْوَانٍ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ إِلَهَ مَامٍ وَانْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرَّ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ ثَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَ

آمَامَنْ غَزَا فَحَرَّ أَوْ رِيَاءَ وَ سَمِعَهُ وَعَصَى الْإِمَامَ
وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجَعْ بِالْكَفَّافِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَ ابُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

ناموری کے لئے جہاد کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ
عَمْرٍو إِنَّ قَاتِلَتِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ
صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلَتْ مُرَائِيًا مَكَثَرًا
بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مَكَثَرًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ عَمْرٍو
عَلَى أَيْ حَالٍ قَاتَلْتَ أَدَقِلْتُ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى
تِلْكَ الْحَالِ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ
جہاد کو جہاد سے آگاہ کیجئے (یعنی اس سے کس قسم کا جہاد موجب ثواب ہے)
آپ نے فرمایا عبداللہ بن عمروؓ اگر لڑے تو اس حال میں کہ صبر کرنا والا ہو
اور خدا سے ثواب کا چاہنے والا تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والا
ثواب کا چاہنے والا (جس حال میں تو مرے گا اسی حال میں تجھ کو اٹھایا
جائے گا) اور لڑے گا تو دکھانے کے لئے اور فخر کرنے کے لئے تو اٹھائے گا
تجھ کو اللہ تعالیٰ دکھانے والا اور بہت زیادہ چاہنے والا مال اور فخر کو
آئے عبداللہ بن عمروؓ جس حال میں تو لڑے گا یا مارا جائے گا اللہ تعالیٰ اسی حال میں تجھ کو اٹھائے گا۔ (ابو داؤد)

سرکش امیر کو معزول کر دینا چاہیے

۳۶۷۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَعَثْتُمْ رَجُلًا فَلَمْ يَكُنْ
لَا مَرِيئًا أَنْ تَجْعَلُوا أَمَّكَانَهُ مَنْ يَمْنَعُ لَا مَرِيئًا
(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) وَذَكَرَ حَدِيثُ فَضَالَةَ وَ الْمُجَاهِدُ
مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ -

حضرت عقبہ بن مالکؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم
اس عاجز ہو کہ جب میں کسی شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں اور وہ میرے
احکام کے موافق کام نہ کرے تو اس کو تم معزول کر دو اور اس کی جگہ
ایسے آدمی مقرر کر دو جو میرے حکم کے موافق کام کرے (ابو داؤد) اور لہ
کی حدیث ”المجاہد“ کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

اسلام میں رہبانیت کی گنجائش نہیں

۳۶۷۱ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِنَا
فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقِلَتْ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ بِأَنْ يَقْتُلَ
فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاذَنَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أُبْعَثْ بِالْهُودِيِّ
وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْخَنِيفَةِ السَّمْعَاءِ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَدَاوَةَ أَدْرُو حَةً فِي
سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ لَمْ قَامُ
أَحَدُكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ
سَنَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ روانہ ہوئے ایک شخص (ہم میں سے) ایک غار پر گزرا جس میں پانی تھا
اور کچھ سنبری (اس کو دیکھ کر) اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں یہیں
رہ جاؤں اور دنیا کو چھوڑ دوں چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا میں نہ تو یہودیت (کھیلانے) کے
لئے بھیجا گیا اور نہ نصرانیت بلکہ دین حنیف ہے کہ بھیجا گیا ہوں جو
آسان دین ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ
صبح یا شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے
اور میدان جنگ کی صف میں یا نماز کی جماعت کی صف میں تم میں
سے کسی کی جگہ ساٹھ برس کی نماز سے بہتر ہے۔ (احمد)

جہاد میں اخلاص نیت کا آخری درجہ

۳۶۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَوَّأِ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور صرف ایک رسی (کے حاصل کرنے) کا ارادہ کیا تو اس کے لئے وہی چیز ہے جس

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) کا ارادہ کیا۔ (نسائی)

جہاد جنت میں ترقی درجات کا باعث ہے

۳۶۷۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَلِبِحَمْدِ رَسُولِهِ ﷺ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعَدُّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ فَاعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کے پروردگار ہونے پر راضی ہو اور اسلام کے مذہب ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابوسعید نے یہ الفاظ سنا کر اظہار تعجب کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ان کلمات کو پھر ایک مرتبہ میرے سامنے فرمائیے۔ آپ نے پھر ان الفاظ کا اعادہ فرمایا اور پھر ارشاد کیا کہ ایک چیز اور ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے اور ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے ابوسعید نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (مسلم)

جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں

۳۶۷۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌّ أَلْهَيْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَا جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْفَاةً ثُمَّ مَشَى سَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ وَقَصَرَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں (یہ سن کر) ایک خستہ حال شخص نے کہا۔ ابو موسیٰ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ فرماتے سنا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا ہاں (یہ سن کر) وہ شخص اپنے دوستوں میں چلا آیا اور کہا میں تم کو آخری سلام کہتا ہوں یہ کہہ کر اس نے تلوار کے نیام سے تلوار نکالی اور پھینک دی یا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہوا۔ اس سے لڑا اور یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

شہداء احد کے بارے میں بشارت

۳۶۷۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا أُصَيْبٌ أَخُوأَيُّمٍ أَحَدٌ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِي تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى فَاذِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کئے گئے تو خداوند تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے جسم میں داخل کر دیا (آب) وہ پرندے جنت کی نہروں پر آتے ہیں جنت کے میوؤں کو کھاتے ہیں اور سونے کے ان قندیلوں میں آرام حاصل کرتے ہیں جو عرش الہی کے نیچے معلق

ہیں۔ ان شہیدوں نے جب اپنے کھانے پیئے اور آرام کرنے کی ضرورت کو حاصل کیا تو کہا کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت کو حاصل کرنے میں بے پروائی سے کام نہ لیں اور لڑائی کے موقع پر ہستی نہ کریں خداوند تعالیٰ نے (ان کی اس خواہش کو پا کر) کہا کہ میں تمہارے پیام کو تمہارے بھائیوں کے پاس پہنچاؤں گا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ الْ (البوداؤد)

الْعَرَبُ شَيْ قَلَمًا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كَلَمَهُمْ وَمَشَرَبَهُمْ وَمَقِيلَهُمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُنَا مِنْ أَخَوَانِنَا عَنَّا أَنَّنَا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ لَعَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُحُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عَنَّا إِلَى الْآخِرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مومنین کی اعلیٰ جماعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوئے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا (یہ سب بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان و مال محفوظ ہیں اور تیسرے وہ جن کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ (احمد)

۳۶۷۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمَوْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يَتَرْتَابُونَ أَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَتَرْتَابُونَ ثُمَّ الَّذِينَ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

شہید کی تمنا

حضرت عبد الرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان جس کی روح کو خداوند تعالیٰ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارا پاس آئے اور دنیا یا فیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرے دوبارہ شہادت حاصل کرے) ابن ابی عمرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس کے زیادہ پسند ہے کہ میں خیمہ والوں (یعنی دیہاتیوں) اور جوہلیوں کے رہنے والوں کا حکم بنوں۔ (نسائی)

۳۶۷۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَفْتَضُّهَا رَبُّهَا حُبًّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنْ تَلَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَتْ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَارِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ہر مومن پر شہید کا اطلاق

حسانہ بنت معاویہ کہتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جنت میں کون (کون) ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نبی ہوں گے جنت میں شہید ہوں گے اور ان کے زامانے خواہ وہ کسی قوم و مذہب کے ہوں (جنت میں ہوں گے اور وہ لڑکی جنت میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے۔) (ابوداؤد)

۳۶۷۸ وَعَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عُمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جہاد میں مال و جان دونوں سے شرکت کرنے والے کی فضیلت

حضرت علی رضی، ابی دردا رضی، ابی ہریرہ رضی، ابی امامہ رضی، عبداللہ بن عمر رضی، عبداللہ بن عمرو رضی، جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین رضی کے سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو کہ آپ فرمایا ہر ایک جو شخص خدا کی راہ (یعنی جہاد) میں خرچ کرنے کے لئے مال بھیجے اور خود گھر میں رہے اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جو شخص خود خدا کی راہ میں لڑا اور جہاد میں اپنا مال بھی خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔

(ابن ماجہ)

شہدائی میں

حضرت فضالہ بن عبید رضی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہر ایک شہید چار قسم کے ہیں ایک تو وہ شخص جو مومن ہو کامل الایمان (جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ کو سچ کر دکھائے (یعنی خدا نے اجر کامل اور ثواب عظیم کا جو وعدہ کیا ہے) یہاں تک کہ (لڑتے لڑتے) مارا جائے یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح سرائٹھائیں گے، یہ کہہ کر سرائٹھا یا (اس قدر اونچا) کہ ٹوٹی گئی۔ راوی کا بیان ہو کہ فضالہ نے یہ نہیں بتلایا کہ ٹوٹی کس کے سر سے گئی حضرت عمر رضی کے سر سے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے اور دوسرا وہ شخص جو مسلمان ہو کامل الایمان (جہاد میں جائے) اور دشمن سے مقابلہ کرے اس حال میں کہ خود وہ یہ محسوس کر رہا ہو گویا اس کے جسم میں خار دار درخت کے کانٹے چھبھو گئے ہیں یعنی بزدلی و نامردی کے سبب کہ یکایک کسی نامعلوم شخص کا تیرا یا اور اس کو بارڈ الا یہ شخص دوسرے درجے کا شہید ہے تیسرا وہ شخص جو مومن ہو اور اس کچھ عمل اچھے کئے ہوں اور کچھ برے (وہ جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کی اس بیان کردہ صفت کو سچ کر دکھائے جو اس نے مومن کی بیان فرمائی ہے یعنی یہ کہ مجاہد صابر اور طالب ثواب ہوتا ہے اور مارا جائے تیسرے درجے کا شہید ہے اور جو تھادہ شخص جو مومن ہو لیکن اپنی جان پر زیادتی کی ہو (یعنی بہت گناہ کئے ہوں) اور وہ جہاد میں دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ اور صفت کو سچ کر دکھائے یہاں

۳۶۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ وَابِي الدَّرْدَاءِ وَابِي هُرَيْرَةَ وَابِي امامة وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ كَلِمَةً يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةٍ أَلْفٍ دِرْهَمٍ تِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔ (رواه ابن ماجه)

۳۶۸۰ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدِيدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَنَزَلَكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَعْيَنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا أَوْ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَسُوتُهُ فَمَا أَدْرِي أَفَلَسُوهُ عَمَّا أَسْرَدَ أَمْ فَلَسُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدِيدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَانَتْ أُمْرًا بِجَلْدَةٍ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجَبِينِ أَوَّلَ سَهْمٍ غَرَبَ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔

(رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ غَرِيبٍ

تک کہ مارا جائے، یہ چوتھے درجہ کا شہید ہے۔ (ترمذی) (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

منافق کو جہاد میں شہید بھی ہو جائے تو جنت کا حق دار نہیں ہوگا

حضرت عتبہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو لوگ جہاد میں قتل کئے جائیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے دشمن سے مقابلہ کرے اور لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اس شہید کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وہ شہید ہے جس کو صبر اور تکلیفوں اور مشقتوں پر استقامت کا ایقان کیا گیا ہے یہ شہید خدا کے عرش کے نیچے خدا کے خیمہ میں ہوگا اور انبیاء اسے صرف درجہ نبوت میں زیادہ ہوں گے۔ اور دوسرا وہ مومن جس کے اعمال خلط ہوں یعنی کچھ اچھے اور کچھ بُرے وہ اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے جس وقت دشمن سے سامنا ہو لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اس شہید کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنے والی ہے جو اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتی ہے اور نوا کرنا ہو کہ بہت زیادہ محو کرنے والی چیز ہے۔ یہ شہید جس دروازے سے جنت میں جانا چاہے گا چلا جائے گا اور تیسرا شخص وہ منافق ہے جس نے اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا لڑا اور خوب لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ یہ شخص دوزخ میں جائیگا اس لئے کہ تموار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(ردارمی)

جہاد میں یاسبانی کی خدمت انجام دینا بد عملیوں کا کفارہ اور نجات ابدی کا ذریعہ ہے

حضرت ابن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے چلے تاکہ اس پر نماز پڑھیں، جب جنازہ کو رکھا گیا تو عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز نہ پڑھیں اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ سنکر) لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اس نے ایک رات خدا کی راہ میں یاسبانی کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اسے ہاتھوں سے مٹی دی اور پھر فرمایا تیرے دوست و احباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہو اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہو اس کے بعد آپ نے عرض کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے اعمال کا سوال کیا جائے گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔

(بیہقی)

۳۶۸۱ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ مُؤْمَرٌ مِنْ جَاهِدٍ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يَقْتُلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ قَدْ لَكَ الشَّهَادَةُ الْمَمْتَحَنُ فِي خِيَمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يُفْضَلُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النَّبَوَّةِ وَمُؤْمَرٌ خَلَطَ عَمَلًا مَبَالِغًا وَآخَرُ سَبِيًّا جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يَقْتُلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَعْصِيَةٌ مَحْتِ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَجَاعٌ لِلْخَطَايَا وَادُّخِلَ مِنْ آيِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمَنْ فِي جَاهِدٍ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يَقْتُلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمُوتُ الْتِفَاقٌ۔

(ردارمی)

۳۶۸۲ وَعَنْ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَلَمَّا وَضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ سَرَّ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ إِلَّا سَلَامٌ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَتَّى عَلَيهِ الْقَبْرُ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَطْمِنُونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا شَهِدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسَلِّ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسَلِّ عَنْ الْفِطْرَةِ۔ (ردارمی)

(بیہقی)

بَابُ اِعْدَادِ اِلَآءِ الْجِهَادِ

سامانِ جہاد اور سامانِ جہاد کی تیاری کا بیان فصل اول

جہاد کے لئے بقدر استطاعت قوت و طاقت فراہم کرنے کا حکم

۳۶۸۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَاعِدُوا لَكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِّيَّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ فرود سے لڑنے کے لئے تم جس قدر اپنی قوت کو مضبوط کر سکو کرو۔ خبردار تیر اندازی قوت ہو خبردار قوت تیر اندازی ہے خبردار تیر اندازی قوت ہو (یعنی قرآن مجید میں ما اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ کے جو الفاظ آئے ہیں ان سے مراد تیر اندازی کی قوت ہو (مسلم)

و شمن جس چیز کو اپنی طاقت کا ذریعہ بنائے تم بھی اس میں مہارت حاصل کرو

۳۶۸۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الرُّومُ وَ يَكْفِيَكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتْلُمَهُوَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ غنقریب تمہارے لئے روم کو فتح کیا جائیگا اور (روم کے شر سے) خدا تم کو کفایت کرے گا پس تم کو چاہئے کہ تم تیروں کے ساتھ کھیلنے میں مستی نہ کرو (یعنی تیر اندازی کی خوب مشق کرو کہ روم والے تیروں کی لڑائی لڑتے ہیں۔) (مسلم)

تیر اندازی کی اہمیت

۳۶۸۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلِمَ السَّهْمَ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَقَدْ عَصَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا ہونے سنا ہے کہ جس نے تیر اندازی کو سیکھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اپنے یہ فرمایا اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

آنحضرت کی طرف سے تیر اندازی کی عملی ترغیب

۳۶۸۶ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضِلُونَ بِالسُّونِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ آبَاءَكُمْ كَانُوا رَامِيًا وَآنَا مَعَ بَنِي فُلَاَنٍ لَا أَحَدَ الْفَرِيقَيْنِ قَامَ مَسْكُومًا يَأْيِدُهُمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ فَقَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَاَنٍ قَالَ ارْمُوا وَآنَا مَعَكُمْ كَلِمَةً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی اسلم میں تشریف لے گئے جب کہ وہ لوگ بازار میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا اے اولادِ اسماعیل (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے) تیر اندازی کرو۔ تمہارے باپ تیر انداز تھے اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں (یعنی ایک فریق کا نام لے کر بتایا) پھر دوسرے فریق نے تیر اندازی چھوڑ دی یعنی تیر پھینکنے سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے پوچھا تم کو کیا ہوا۔ انھوں نے عرض کیا ہم اس حالت میں کیوں کر تیر اندازی کر سکتے ہیں جب آپ اس فریق کے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا تم تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابو طلحہ کی تیر اندازی

۳۶۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُؤْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّفِيقِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہؓ ایک ڈھال سے نبی ﷺ کا بچاؤ کر رہے (یعنی تیر اندازی بھی کرتے جاتے تھے اور نبی ﷺ کی حفاظت بھی) ابو طلحہؓ مشہور تیر انداز تھے جب وہ تیر پھینکتے تو نبی ﷺ جھانک کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں جا کر پڑا ہے یا کس کو لگا ہے؟ (بخاری)

گھوڑوں کی نفیلت؟

۳۶۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۸۹ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ نَاصِيَةً فَوْقَ يَأْصُبِعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْفُودٌ بَنَوِا مَبَاهِجَ الْخَيْرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْرِ وَالْغَنِيمَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو انگلی سے بل دیتے ہوئے دیکھا آپ بل دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے قیامت تک (یعنی) حاصل ہونا ہی ان کے ذریعہ اجر و ثواب آخرت اور مال غنیمت۔ (مسلم)

۳۶۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اخْتَبَسَ خَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شَبْعَةَ وَرَيْثَةَ وَرَوْنَةَ وَبَوْلَةَ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں (کام لینے کے لئے اپنے گھر میں) گھوڑا باندھے خدا پر ایمان کامل رکھتا ہو اور اس کے وعدہ کو سچ جانتا ہو تو گھوڑے کی سیری اور سیرابی (یعنی کھانا اور پینا) اور لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں تولے جائیں گے یعنی یہ سب چیزیں اعمال صالحہ میں شامل ہونگی اور ان پر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

شکل گھوڑا ناپسندیدہ

۳۶۹۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالَ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے میں شیکال کو برا سمجھتے تھے اور شیکال کے معنی یہ ہیں کہ گھوڑے کے داہنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔ (مسلم)

گھوڑوں کا ذکر

۳۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَتْ بَيْنَ الْخَيْلِ الْكُنَى أَضْمَرَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گھوڑوں کو دوڑایا۔ اضمار کے بعد مقام حقیقہ سے ثنیۃ الوداع مکہ (ان

۱۔ گھوڑے کو خوب کھلا لاکر قوی و ذریعہ کیا جاتا ہے پھر اس کی خوراک بتدریج کم کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اصلی خوراک پر آ جاتا ہے پھر اس کو مکان میں بند کر دیتے ہیں اور اردنیان اس پر ڈال دیتے ہیں وہ گرم ہو جاتا ہے اور پسینہ لے آتا ہے اور جب پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو گھوڑا اسک ہو جاتا ہے یعنی گوشت ہلکا ہو جاتا ہے لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہے۔ عرب میں اس طرح گھوڑوں کو دوڑ کے گھوڑوں کو تیار کیا جاتا ہے اور اس کو اضمار کہتے تھے۔ ۱۲ مترجم

مِنَ الْخَفِيَاءِ وَآمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَسَابِقُ بَيْنِ الْحَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ نَبِيِّ زُرِّيٍّ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ رُمْتَيْنِ عَلَيْهِ

دونوں مقامات کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا، اور جن گھوڑوں کا شمار نہیں کیا گیا تھا ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زریٰ تک مقرر کی جس کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کی ایک اونٹنی کا ذکر

۳۶۹۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَمِي الْعُضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّحُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَعَوَّدَ لَهُ فَنَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا دوڑ میں کسی اونٹنی کو آگے نہ بٹکنے دیتی تھی۔ ایک اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے اپنے اونٹ کو دوڑایا اور آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو اس بات کا سخت ملال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا حکم دیا کہ خدا ہی کے لئے ثابت ہے دنیا کی کوئی چیز سر بلند نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کر دیتا ہے۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

جہاد میں کام آنے والا ہتھیار اپنے بنانے والے کو بھی جنت میں لے جائے گا

۳۶۹۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ بِالسَّيِّفِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ صَاحِبَهُ يَحْتَسِبُ فِي مَنَعَتِهِ الْخَيْرُ وَالرَّايِئِيُّ بِهِ وَمُنْبَلِّغُهُ فَاذْكُرُوا وَأَذْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا أَمْلًا شَيْئًا يَلْهُوُ الرَّجُلُ بِأَطْلٍ إِلَّا رَمِيَهُ يَقُوسِهِ وَتَادِيَةً قَرَسًا وَمَلَأَ عَيْنَهُ أَمْرًا تَهُ فَاثْنَهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک تیر بھینکے کے سبب تین آدمیوں کو جنت فردوس میں داخل کرتا ہے ایک تو تیر نبلانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بنا سے دوسرے تیر چلانے والے کو اور تیسرے تیر دینے والے کو پس تم تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی ان باتوں کی مشق کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جو چیز کہ آدمی اس کے ساتھ کھیلے باطل و ناروا ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا گھوڑے کو تربیت دینا اور بیوی کے ساتھ تفریح کرنا یہ سب چیزیں خبی (پسندیدہ) ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ)۔ اور ابو داؤد و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دے اور اس سے بے پروا ہو جائے تو اس کی ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا آپ نے فرمایا یہ کفرانِ نعمت کیا۔

تیر انداز کے ثواب کا ذکر

۳۶۹۵ وَعَنْ أَبِي نَجِيْمٍ السَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَاكَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ ثَوْدَةٌ يَوْمَ

حضرت ابی نجیم السامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں (کافر پر تیر بھینکے اور اس کو مار ڈالے) اس کے لئے جنت میں ایک بڑا درجہ ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں تیر بھینکے (خواہ وہ کافر کو لگے یا نہ لگے) اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے تو اس

کا بڑھا یا قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔ پہنچنے والے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے صرف پہلا حصہ نسائی نے پہلا اور دوسرا، اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا روایت کیا ہے۔ نسائی و ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص خدا کی راہ میں بڑھا ہو یعنی اسلام میں بڑھا ہوئے کے بجائے یہ الفاظ ہیں۔

الْقَيْلَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ وَالنَّبَايَ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي وَالْتِّرْمِذِيُّ فِي الثَّانِي وَالْثَّلَاثِ وَ فِي رَوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَّ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَدَلَ فِي الْأَسْلَامِ -

جہاد کی چیزوں میں شرط کا مال لینا جائز ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُرّ و درّی میں مال لینا جائز نہیں ہے مگر تیرا نازی ادنٹ اور گھوڑا دُرّ والے میں مال لینا جائز ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۳۶۹۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقُ إِلَّا فِي تَمِيلٍ أَوْ حِفٍّ أَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّبَايَ

مسابقت میں محلّ کے شامل ہونے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص گھوڑ دُرّ کے دو گھوڑوں میں اپنا تیسرا گھوڑا شامل کرے اس شرط پر کہ اگر میرا گھوڑا آگے نکل جائے گا تو میں دونوں سے بازی لے لوں گا اور اگر نہ نکلا تو میں کچھ نہ دوں گا) اگر اس کو اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائے گا تو اس شرط میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکلے گا تو کوئی مضائقہ نہیں (شرح السنہ) اور ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا تیسرا گھوڑا شامل کرے اور اس کو اس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائیگا تو یہ شرط خواہ نہیں ہے اور اگر اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائیگا تو یہ شرط جو ہے۔

۳۶۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَكَانَ كَأَنَّهُ يَوْمَئِذٍ أَوْ يُسَبِّقُ خِلَافَهُ فِيهِ وَلَا كَانَ لَا يُؤْتِي مَنْ أَوْ يُسَبِّقُ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَ فِي رَوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْتِي مَنْ أَوْ يُسَبِّقُ فَلَيْسَ بِعَمَلٍ وَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ يُسَبِّقَ فَهُوَ حَامِدٌ يَشْرَطُ مَا نَهَى عَنْهُ

گھوڑ دُرّ میں جلب اور جنب، کی ممانعت

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (گھوڑ دُرّ میں) جلب اور جنب جائز نہیں ہے (جلب یہ ہے کہ گھوڑ دُرّ میں ایک شخص کو گھوڑے کے پیچھے لگالے تاکہ وہ اس کو ڈانٹ ڈیٹ کر آگے بڑھائے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا اپنے گھوڑے کے پہلو میں رکھے تاکہ سواری کا گھوڑا اٹھک جائے تو اس پر سوار ہو لے (ابو داؤد۔ نسائی) ترمذی نے یہ حدیث باب النصب میں کچھ زیادتی کے ساتھ زوائد کی ہے۔

۳۶۹۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ خَرَّادٌ يَحْمِي فِي حَدِيثِهِ فِي الزَّهَّانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّبَايَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ النُّصَبِ -

بہترین گھوڑے کی علامات

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین گھوڑا سیاہ گھوڑا ہے جس کی پیشانی میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور زان کی جانب سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے جس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی

۳۶۹۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْنَى الْأَقْرَحُ الْأَدْنَى الْأَقْرَحُ الْأَدْنَى الْأَقْرَحُ

الْمَحْجَلِ طَلَقَ الْيَمِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى
هَذِهِ الشَّيْءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّارِخِيُّ)

۳۷۰۰ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَنْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ

كُمَيْتٍ أَغْدَمَ مَحْجَلٍ أَوْ أَشَقَرَ أَغْدَمَ مَحْجَلٍ
أَوْ أَذْهَمَ أَغْدَمَ مَحْجَلٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۰۱ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُنُّ الْخَيْلُ فِي الشَّقَرِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ان کی ایال و دم نہ کاٹو

حضرت عتبہ ابن عبد التامی کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ

ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہی گھوڑوں کی پیشانی کے بال، عیال اور

دم نہ کاٹو اس لئے کہ دم ان کی چوری ہے جس سے وہ مکھیاں اڑاتے

ہیں اور عیال ان کو گرم رکھنے کی چیز ہے اور پیشانی کے بالوں میں بھلائی

بندھی ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

اہل بیت رسول کے تین مخصوص احکام

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ایک مامور

انسان تھے (یعنی جس بات کا خدا کی جانب ان کو حکم ہوتا تھا وہی کرتے

تھے اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہتے تھے) ہم کو دوسرے آدمیوں کے سوا

کسی بات کا خاص طور پر حکم نہیں دیا مگر تین باتوں کا۔ ایک تو یہ کہ ہم کو

کو پورا کریں دوسرے کہ ہم صدقہ و خیرات نہ کھاتیں تیسرے کہ ہم

۳۷۰۲ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّامِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْصُرُوا نَوَاصِيَ

الْخَيْلِ وَلَا مَعَادِفَهَا وَادْنَابَهَا فَإِنَّ أَدْنَابَهَا

مَذَابِهَا وَمَعَادِفَهَا دِقَاقُهَا وَنَوَاصِيهَا

مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۰۳ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَنْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا

بِنَوَاصِيهَا وَاعْمَازِهَا أَوْ قَالَ اكْفَالِهَا وَقِلْدُهَا

وَلَا تَقْلِدُوا هَآؤَ الْإِذْنِ وَتَآءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۰۴ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا أَمَّا مَوْدٌ أَمَّا اخْتِصَانُ دُونَ

النَّاسِ بَشِيْعٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ

وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الْقَبْدَاقَةَ وَأَنْ لَا نَتَرَبَّصَ

جِمَارًا عَلَى قَرِيْبٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

گھوڑی پر گدھے کو نہ چھوڑنے کی ممانعت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خیر بد میں

دی گئی آپ اس پر سوار ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ہم گدھوں

کو پورا کریں دوسرے کہ ہم صدقہ و خیرات نہ کھاتیں تیسرے کہ ہم

الْحَبِشَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) -

کو گھوڑیوں پر چھوڑیں تو ہمارے لئے اس خیمہ کی مانند کچے پیدائوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ منکر) فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو واقف نہیں ہیں (یعنی احکام شریعت سے ناواقف ہیں) (ابوداؤد۔ نسائی)

تلوار کو محض چاندی سے مزین کرنا جائز ہے

۳۷۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِطْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَدَارِمِيُّ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

۳۷۰۷ وَعَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِ مَرْثِيَةً قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِطْنَةٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ہود بن عبد اللہ بن سعدؓ کہتے ہیں مزیدہ سے روایت کرتے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی تلوار پر (یعنی تلوار کے قبضہ پر) سونا اور چاندی تھی۔

(ترمذی)

جنگ میں حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں ہے

۳۷۰۸ وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَانٌ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو زره پہنے ہوئے تھے یعنی ایک زره کے اوپر دوسری زره پہنی تھی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آنحضرت کے جھنڈے کا ذکر

۳۷۰۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةً نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِيْدَاءَ وَابْيَضَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا نشان سیاہ تھا اور چھوٹا نشان سفید۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۷۱۰ وَعَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ لِيَسْأَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ مَّرَّةٍ -

موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو محمد بن قاسم نے حضرت براءؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا کیا رنگ تھا۔ انھوں نے کہا سیاہ رنگ تھا اور اس کا کپڑا مربع (یعنی چوکور) تھا غرہ کی قسم سے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۷۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِيْوَاءُ ابْيَضَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ کا نشان سفید تھا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

آنحضرت کی نظر میں گھوڑوں کی قدر و قیمت

۳۷۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ غورتوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النَّسَاءِ
مِنَ الْخَيْلِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) (رَسَائِي)

جنگ میں حقیقی طاقت حق تعالیٰ کی مدد و نصرت سے حاصل ہوتی ہے

۳۷۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بَيْدَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بَيْدَةً قَوْسٌ فَارِسِيَّةً قَالَ مَا هَذِهِ أَلْقَهَا عَلَيْكُمْ يَهْنُهَا وَأَشَاهُهَا وَرَمَاهَا الْقَنَا فَأَنْهَا يَوْمَئِذٍ اللَّهُ فَلَئِمَ بِهَا فِي الدِّينِ وَلَيْمَكُنْ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایرانی کمان دیکھی تو پوچھا یہ کیا ہے اس کو پھینک دے تجھ کو اس قسم کی کمان رکھنی چاہئے یعنی عربی کمان، اور تیریزے کران کے سبب خداوند تعالیٰ دین میں تمہاری مدد کرے گا اور شہروں میں تم کو متمکن کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

فصل اول

جہاد کے لئے جمعات کے دن نکلنا حضرت کے نزدیک پسندیدہ تھا

۳۷۱۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ (رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعات کے دن غزوہ تبوک تشریف لے گئے اور آپ جمعات کے دن باہر جانے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری)

تنہا سفر کرنے کی ممانعت

۳۷۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَيْعَلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُوا مَا سَادَ الْكِبَّ بِكَلِيلٍ وَحَدَا - (رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ) (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو وہ کبھی رات کو تنہا سفر نہ کریں۔

جس قافلہ میں گناہ اور گھٹال ہوتا ہے اس کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے

۳۷۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفَقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں جاتے جس میں گناہ اور گھٹال (دوہ گناہ) ہو یا سبائی کے لئے نہ ہو (مسلم)

گھٹال اور گھٹال شیطانی باجہ ہیں

۳۷۱۷ وَنَعْنَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھٹال شیطان کا باجہ ہے (مسلم)

اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹا باندھنے کی ممانعت

۳۷۱۸ وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ

حضرت ابی بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَادِهِ
فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا
لَهُ تَبَقِينَ فِي رِقْبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرِ آفٍ
قِلَادَةً لَا تُقِطَعُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

مانور پر سفر کرنے کے لئے چند ہدایات

۳۷۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصَبِ
فَاعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ
فِي السَّنَةِ فَاسْعَوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ إِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ
فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرُقُ الدَّوَابِّ وَمَا دَى
الْمَهْوِ أَمَّا بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ
إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ نَبِّدُوا بِهَا نَعْمَهَا.
رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ارزانی کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا وہ حق دو جو زمین میں ہے (یعنی ان کو خوب چراؤ تاکہ وہ تیز چلیں) اور جب گرانی میں سفر کرو تو تیز چلو تاکہ محمور ہونے سے پہلے منزل پر پہنچا دیں اور جب تم رات کو کہیں ٹھہرو تو راستہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ ان پر چار پائے چلتے ہیں اور زہریلے جانور مسکن ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم گرانی کے زمانہ میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر کو طے کرو جب تک اونٹوں میں

ضرورت مند رفیق سفر کی خبر گیری کرو۔

۳۷۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي
سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ
رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ يَجْعَلُ يَضْرِبُ يَمِينَهُ شِمَالًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا
ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَعُدْ
بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَانِ
الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ إِلَّا حَدِيثَانِ فَضْلٍ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو دانتیں باتیں بھیرنا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہودہ اس کو دیدے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوئی ہے جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہودہ اس کو دیدے کہ اس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے مال کے اقسام کو بیان کیا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (مسلم)

مقصد سفر پورا ہو جانے پر گھر لوٹنے میں تاخیر نہ کرو

۳۷۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
فَإِذَا قَضَى لَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَيَعْجَلُ إِلَى
لِأَهْلِهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (یعنی عذاب جہنم کا ایک حصہ) اور جو تم کو نیند سے کھانے سے اور پینے سے باز رکھتا ہے پس جب سافر اپنے سفر کی غرض کو پورا کرے تو فوراً اپنے گھر والوں کی طرف واپس آجائے۔ (بخاری و مسلم)

مسافر کا اپنے گھر واپس آنے پر بچوں کے ذریعہ استقبال

۳۷۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
تَلَقَّى بِصِيَّانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَرَأَتْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَسَبَّحَ بِیْ اِلَیْهِ فَمَلَئَتْ بَیْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَّ بِاَحَدِ
اَبْنَيْ قَاطِمَةَ فَارَدَّ فَهَ خَلْفَهُ قَالَ فَاَدْخَلْنَا
الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةَ عَلَا دَابَّةٍ - (ردوۃ المسلمین)
پچھلے بٹھالیا پھر ہم مدینہ میں اس طرح داخل ہوئے کہ ایک جانور پر تین آدمی سوار تھے۔ (مسلم)

سفر سے آنحضرت کی واپسی کا ذکر

۳۷۲۳ عَنْ اَنَسِ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ الْوُطْلَحَةَ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْفِيَةً مُّرَدِّهَا
عَلَا دَابَّتِهِ - (ردوۃ البخاری)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (یعنی انس) اور ابو طلحہ ایک سفر
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ واپس آئے تو حضور
کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار تھیں
(بخاری)

سفر سے آنحضرت کی واپسی کا وقت

۳۷۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُطْرَقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا
عُدَاوَةً اَوْ عَشِيَّةً - (متفق علیہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت
اپنے گھردلوں کے پاس سفر سے واپس آ کر نہ جاتے تھے بلکہ یا تو صبح کے
وقت گھر میں داخل ہوتے تھے یا شام کے وقت۔ (بخاری و مسلم)

رات کے وقت سفر سے واپس نہ آنے کی ہدایت

۳۷۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا طَالَ احَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ
لَيْلًا - (متفق علیہ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جب تک تم میں کسی کو سفر میں زیادہ عرصہ گزر جاتے تو وہ رات کے وقت
اپنے گھر میں داخل نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۲۶ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ اَهْلَكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيْبَةَ
وَتَمْسِطُ الشَّيْئَةَ - (متفق علیہ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوجب رات کو سفر
سے واپس آئے تو اپنے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ تیری بیوی زیر ناف بالوں
کو صاف نہ کر لے اور کنگھی کر کے پریشان بالوں کو درست نہ کر لے۔ (بخاری و مسلم)

سفر سے واپس آنے پر پہلے دعوت کرنا مسنون ہے

۳۷۲۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ
الْمَدِيْنَةَ تَخَرَّجُوْهُ اَوْ بَقَرَةً - (ردوۃ البخاری)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے
تو اونٹ یا گائے ذبح کرتے۔ (بخاری)

آنحضرت کا سفر سے واپس آنے کا وقت

۳۷۲۸ وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي
الصُّبْحِ فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ - (متفق علیہ)
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن
پہاشت کے وقت سفر سے واپس آئے اور جب شہر میں داخل ہوتے تو
پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر گھوڑی پر
لوگوں میں بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانے کا حکم

۳۷۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم واپس ہو کر مدینہ میں داخل ہوتے تو آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ۔ (بخاری)

فصل دوم

امت کے حق میں صبح کے وقت کے لئے آنحضرت کی دعائے برکت

۳۷۳۰ عَنْ مَخْرِبِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي رَحْمَتِي فِي بَكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ مَخْرَجُ تَاجِرٍ أَفْكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَاتْرُدِّي وَكُنْ مَوْلَاهُ -

حضرت مخرب بن وداعہ غامدیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ! میری امت کے لئے شروع دن میں برکت دے اور آپ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ صحرا کی سوداگر تھے وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مال دار ہوا اور بہت مال دار

رات کے وقت سفر کرنے کا حکم

۳۷۳۱ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالنَّجَةِ فَإِنَّ الْكَافِرَ مَنْ تَطَوَّى بِاللَّيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے اوپر رات کو سفر کرنا لازم سمجھو اس لئے کہ رات کو زمین لیٹی جاتی ہے (یعنی راستہ جلد طے ہوتا ہے)۔ (ابوداؤد)

سفر میں کم از کم تین آبیوں کو ساتھ ہونا چاہیے۔

۳۷۳۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّكْبُ شَيْطَانُ وَالرَّكَابُ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں (یعنی وہ شیطان سے محفوظ ہیں)۔ (ترمذی ابوداؤد - نسائی)

سفر میں ایک سے زائد لوگ ہونے کی صورت میں کسی ایک رفیق سفر کو امیر بنا لیا جائے

۳۷۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو ان میں سے اپنا سردار کیا جائے۔ (ابوداؤد)

بہترین رفقاء سفر

۳۷۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْقَحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةٌ الْإِنِّ وَكُنْ يَغْلِبُ أَشَى عَشْرَ أَلْفًا مِائَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مضاف اور رفیق سفر وہ ہیں جن کی تعداد کم سے کم چار ہو اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو آدمی ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار آدمی ہوں اور بارہ ہزار کی تعداد کمی کے سبب بھی مغلوب نہیں ہوتی۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (

(ترندی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

ایسے رفقاء سفر کے ساتھ آپ کا معمول

۳۴۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ قَبْلَ جِي الضَّعِيفِ وَيُؤَدِّفُ وَيَدْعُو لَهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) پیچھے چلا کرتے تھے تاکہ کمزور سواری کو ہنگام میں اور خوشنصیب پیادہ پاہو اس کو اپنی سواری پر سوار کر لیں اور ان کے لئے دعا کریں (ابوداؤد)

منزل پر پہنچ کر تمام رفقاء سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہیے

۳۴۳۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا أَمْرًا لَا تَقَرُّ قُلُوبُ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَقَرُّ قُلُوبِكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِتِمَادُ لَكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَزِلًا إِلَّا أَقَامَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ شَوْبٌ لَعَبَّهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ثعلبہ خثنی کہتے ہیں کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو پہاڑی ددوں اور وادیوں میں پھیل جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ دیکھ کر فرمایا تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے قریب اور دوسرے کے سب سے ہے اس کے بعد لوگ جب کسی منزل میں اترے تو اس طرح قیام کیا کہ ایک دوسرے سے ملے ہو ا تھا یعنی یہاں تک کہ ایک دوسرے کے قریب رہتا تھا کہ اگر ان پر ایک کپڑا پھیلا جائے تو سب کو ڈھانک لے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے کمال انکسار کا مظہر ایک واقعہ

۳۴۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَا إِذَا جَاءَتْ عَقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمُشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتَ يَا قَوْمِي مَتَى وَمَا أَنَا يَا عَنِي عَيْنَ الْآجِرِ مِنْكُمْ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہماری یہ حالت تھی کہ تین آدمیوں میں ایک اونٹ تھا اور ابوالبابہ رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ میں شریک سفر تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آئی تو ابوالبابہ رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب کہتے ہیں ہم آپ کے بدلے میل چلیں گے۔ آپ ان کے جواب میں فرماتے۔ تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں آخرت کے اجر سے بھی بے پروا نہیں ہوں۔ (شرح السنہ)

سواری کے جانوروں کے بارے میں ایک حکم

۳۴۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْذُوا أَظْهُرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَاتٍ اللَّهُ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتَبْتَغُوا إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشَيْءٍ الْإِنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ مَرَدَاةً أَوْ دَاوْدَةً هِيَ كَمَا تَكُونُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے جانوروں کی پشت منبر نہ بناؤ (یعنی سواری کو کھرا کر کے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو اتر کر کیا کرو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے جانوروں کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچا دیں جہاں تم سخت محنت و مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو خدا نے پیدا کیا اس لئے کہ تم اس پر اپنے کاموں کو انجام دو۔ (ابوداؤد)

صحابہ کے نزدیک سواری کے جانوروں کی دیکھ بھال کی اہمیت

۳۴۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا أَنْزَلْنَا مَنَزِلًا لَا نَسْبِيحُ حَتَّى يَحْمَلَ الرَّحَالُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس کہتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک (جانور) سب سے پہلے نماز نفل نہ پڑھتے جب تک کہ جانوروں کا اسباب اُتار کر نہ رکھ دیتے۔

آنحضرت کی حق شناسی

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کسی جگہ تھے کہ ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سوار ہو جائیے کہ یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹا (تاکہ رسول اللہ کو آگے بٹھالے) آپ نے فرمایا نہیں تو اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے مگر جب کہ تو اپنی سواری کو میرے سپرد کرے۔ اُس نے کہا میں آپ کے حوالے کیا آپ سوار ہو جائیے۔ (ترمذی ابوداؤد)

۳۴۴۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَ حِمَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأْخِرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِمُصَدِّدِ ابْنِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

شیطان اونیٹ اور شیطانی گھر

سعید بن ابی ہند ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونیٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں پس شیطانوں کے اونیٹ میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی عمدہ قسم کے اونیٹوں کو لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے خوب فریبہ کیا ہے اور ان میں سے کسی پر سواری نہیں کرتا اور سفر میں ان کو لے کر چلتا ہے تو اپنے مسلمان بھائی کو جو چلتے چلتے تھک گیا ہے سوار نہیں کرتا (یعنی جو اونیٹ محض اظہارِ تفاخر کے لئے ہوں اور ان کا کام نہ لیا جاتے وہ شیطانوں کے لئے ہیں) اور شیطانوں کے گھر ان کو میں نے نہیں دیکھا۔ سعید حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ شیطانوں کے گھر (شاید) وہ بنجرے (یا عماریاں اور ہودج) ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑے سے منڈھتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۳۴۴۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ أَيْلٌ لِلشَّيْطَانِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيْطَانِ فَأَمَّا أَيْلُ الشَّيْطَانِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا تَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِحَبِيبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اسْمَنَهَا خَلًا يَعْلُو أَبْعَدًا مِنْهَا وَيَمُ بِأَخِيهِ قَدْ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيْطَانِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ إِلَّا قَفَا صُ النَّاسِ يَسْتُرُ النَّاسَ بِالْذِّبْيَا ج (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

کہیں پراؤڈالو تو وہاں نہ زیادہ جگہ گھیرا اور نہ راستہ روکو

سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی لوگوں نے (ایک) منزل کو جا کر گھیر لیا (یعنی بہت سی جگہ اور مکان قیضہ میں کر لئے) اور راستہ کو بھی تنگ کر دیا۔ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ اعلان کرے کہ جو شخص تنگ کرے منزل کو یا روکے راستہ کو اس کے لئے جہاد کا ثواب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۴۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَّوَجَلَّ مَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَبَّتِ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَادٍ يَأْتِنَادُ فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ ضَبَّتْ مَنَزِلًا وَقَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

سفر سے واپسی کا بہترین وقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے (سفر سے واپس آکر) آدمی کے گھر میں داخل ہونے کا بہترین وقت ابتدائی رات ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ السَّجُلَ أَهْلُهُ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

فصل سوم

سفر کے دوران رات میں آنحضرت کے آرام کرنے کی کیفیت

۳۷۴۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ بِدَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَزَسَ قُبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو آخری رات میں قیام کرتے اور داتیں کروٹ لیٹ رہتے اور جب (منزل پر) صبح کے وقت اترتے تو اپنا داہنا ہاتھ کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر لیٹ رہتے (تاکہ کچھ آرام مل جائے اور نیند نہ آئے) (مسلم)

صبح کے وقت سفر شروع کرنے کی فضیلت

۳۷۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَقَّ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَدَا أَصْحَابُهُ وَقَالَ اتَّخَلَّفُوا صَلَّيْ دَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اتَّخَفَهُمْ فَلَمَّا صَلَّي دَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعُدَّ دَمَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ ارَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اتَّخَفَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا أَدْرَكْتُ فَضْلَ غَدَا وَتِهِمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ روانہ کیا اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا عبد اللہ کے ساتھ ہی تو صبح ہی کو چلے گئے اور عبد اللہ نے اپنے دل میں کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر حلوں گا اور لشکر سے جا ملوں گا جب نماز جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ لی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو دیکھا اور کہا تم کو صبح کے وقت اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جانے سے کس نے روکا انھوں نے کہا میں نے یہ چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں اور لشکر سے جا ملوں آپ نے فرمایا اگر تو دنیاوی ساری چیزوں کو بھی خرچ کرے تب بھی تجھ کو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حج کے وقت جانے کا ثواب نہ ملے گا۔ (ترمذی)

چلتے کی کھال استعمال کرنا ممنوع ہے

۳۷۴۶ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْعَبُ الْمَلِيكَةُ رَفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِيَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس لشکر میں چلتے کا چمڑہ ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے۔ (ابو داؤد)

امیر سفر کو رفقہ سفر کا خادم ہونا چاہیئے

۳۷۴۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَاصِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ يَخْدُمُهُ لَمْ يَسْبِقْهُ لِيَعْمَلِ إِلَّا الشَّهَادَةَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو قوم کی خدمت کرے پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی بازمی نہ لے جائے گا مگر وہ شخص جس نے شہادت کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ دُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

کفار کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

فصل اول

قیصر روم کے نام مکتوب نبوی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوت اسلام کا نام لکھا اور اس نامہ کو وحیہ کلیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصری کے پاس پہنچانا وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا۔ اس نامہ میں یہ لکھا تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

یہ نامہ ہے خدا کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی جانب سے ہر قہر شاہ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر تجھ کو اللہ تعالیٰ دو ہزار اجر عطا فرمائے گا اور اگر تو منکر ہو یعنی اسلام قبول نہ کرے گا تو تیرے اطاعت گزاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے اور اہل کتاب اور طرف دین (حق) کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ تم رسول اور خدا تم اور خدا کی کتاب پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمہ مشترک یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور ہم میں بعض آدمی بعض کو خدا کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنالیا تھا) پھر اگر لے مو سنو! اہل کتاب اس دعوت سے ہمیں کریں اور دین حق کی طرف نہ آئیں تو تم ان سے کہو کہ لے کافرو! تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں چند الفاظ ہیں۔

مکتوب نبوی کے ساتھ شہنشاہ ایران کا نوحہ آمیز معاملہ اور اس پر اس کا وبال

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپا نامہ گرامی عبد اللہ بن حذافہ سہمیؓ کے ہاتھ کسری کے پاس روانہ فرمایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ اس نامہ کو حاکم بحرین کے پاس لے جائے (چنانچہ وہ بحرین کے حاکم کے پاس لے گئے) اور بحرین کے سردار نے اس کو کسری کے پاس بھیج دیا۔ کسری نے اس نامہ کو پڑھا تو سہارا کھینک دیا۔ ابن المسیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور اس کے

۳۴۲۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرٍ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دَحِيَّةَ الْطَبِيِّ وَآمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرٍ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلٍ عَظِيمِ الْمُلْكِ وَمُسلِمٍ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْتَ وَسَلِّمْ وَاسْلُمْ مُوسَى تِلْكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ نَوَلْتُ فَحَلِّكَ إِنَّهُمْ أَوْلَى رِيسَتَيْنِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَبْجِدَ بَعْضُنَا بِعُضَا آدَمَةَ بآخَرٍ شَرًّا اللَّهُ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ يُتَّفَقُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ الْيَرِيسَتَيْنِ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ

کو اپنا پروردگار بنالیا تھا) پھر اگر لے مو سنو! اہل کتاب اس دعوت سے ہمیں کریں اور دین حق کی طرف نہ آئیں تو تم ان سے کہو کہ لے کافرو! تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں چند الفاظ ہیں۔

۳۴۲۹ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْقَهُ قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ خَدَعَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَمْنَعَا قَوْمًا كُلَّ مَمَرٍ قِي -

مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں گے تو اُس مال میں سے بھی حصہ لے گا اگر وہ اس سے بھی انکار کرے تو ان سے جزیہ طلب کر اور اگر وہ جزیہ قبول کر لیں تو تو بھی اس کو منظور کر لے اور لڑائی سے رک جا اور اگر جزیہ بھی قبول نہ کریں تو پھر خدا سے مدد طلب کر اور اُن سے لڑو اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کو محاصرہ میں لے لے (یا کسی آبادی کو گھیر لے) اور وہاں کے آدمی تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کا ذمہ (یعنی عہد) چاہیں تو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کا عہد ان کو نہ دے بلکہ اپنا عہد اور اپنے ہمراہیوں کا عہد دے اس لئے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد توڑ دو گے تو خدا اور اس کے رسول کا عہد توڑنے سے یہ بہتر ہوگا۔ اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کا محاصرہ کرے اور وہ یہ خواہش کریں کہ خدا کے حکم پر تو ان کا محاصرہ اٹھالے تو، تو خدا کے حکم پر محاصرہ کو نہ اٹھائے بلکہ اپنا دے اور اپنے حکم سے محاصرہ کو اٹھا۔ اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ خدا کا کیا حکم ہے۔ (مسلم)

کہ خدا کا کیا حکم ہے۔ (مسلم) سورج ڈھلنے کے بعد جنگ شروع کرنے کی حکمت

حضرت عبداللہ بن ابی آدنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں جیسا کہ معمول تھا بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! دشمنوں سے معرکہ آرا ہونے کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت دہلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ خدا سے امن و عافیت چاہو اور جب تم دشمن سے لڑو اور صبر سے کام لو اور اس کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے، پھر آپ نے یہ جو عافیت لے لے اللہ! کتاب کو نازل کر دیا لے ابراہیم کو چالنے والے دشمن کی جماعت کو شکست و ہزیمت دینے والے دشمنوں کو شکست و ہزیمت دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما (بخاری و مسلم)

انحضرت صبح ہونے سے پہلے دشمن آبادی پر حملہ نہیں کرتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ آور نہ ہوتے (یعنی جب کسی نامعلوم دشمن سے لڑتے یا ان پر حملہ کا ارادہ فرماتے) چنانچہ جب صبح ہو جاتی تو آپ دشمن کی جماعت پر نظر ڈالتے (یعنی قرآن سے یہ معلوم کرنا چاہتے کہ یہ کون لوگ ہیں؟) اگر ان میں سے اذان کی آواز آتی تو لڑائی سے رک جاتے۔ اور اذان کی آواز نہ آتی تو ان پر حملہ کرتے انس کا بیان ہے (کہ حسبِ معمول) ہم خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں کے قریب ہم رات کے وقت پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز سنی نہ دی تو رسول

تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِن تَخْفَوْا وَادِّمَكُمْ فِي ذِمَّةِ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَى مِنْ أَنْ تَخْفَوْا وَادِّمُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَلَا تَنْتَرِلْ لَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلْ لَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْ لَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَنْدَرِي أَنْ تُصِيبَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا - (رَدِّ اءِ مُسْلِم)

۳۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدْنَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ وَانْتَظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا الْقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمْ فَأَصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّجْرِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجِيرِ السَّعَابِ وَهَارِمِ الْأَحْزَابِ أَهْزِمْهُمُ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انحضرت صبح ہونے سے پہلے دشمن آبادی پر حملہ نہیں کرتے تھے

۳۵۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بَنَاتٍ مَا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بَنَاتٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِمْ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانَكَ كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانَكَ غَادَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانَكَ رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمْتُ لَنَسَسُ قَدَمَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَا كَانُوا عَلَيْهِمْ وَ

مَسَاحِيَهُمْ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلِ الْخَمِيْسِ
فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْبَرًا نَالًا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ
قَوْمٍ مِثْلَ صَبَاحِ الْمُنْدَرِيِّينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور میں ابولہر رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے اتنا قریب تھا کہ میرا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے لگتے تھے۔ انس کہتے ہیں کہ صبح ہونے پر خیبر والے سامان و آلات زراعت لے کر ہماری طرف آئے (یعنی اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے) کیونکہ وہ ہماری آمد سے بے خبر تھے جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا محمد (آگئے) خدا کی قسم محمد (آگئے) اور ان کا لشکر بھی (یہ کہہ کر) وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ میں پناہ گزیں ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (بھاگتے ہوئے) دیکھ کر فرمایا۔ اللہ بزرگ و بڑے بڑے لشکر بزرگ (یعنی مسلمان) جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو اس خوف زدہ قوم کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ظہر کے وقت آنحضرت کی طرف سے جنگ کی ابتدا

۳۴۵۴ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ
يُقَاتِلْ أَدَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَهْبِ الرِّيحُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن مقرن کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کسی دن) صبح کے وقت جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے اس وقت کا جبکہ ہوا چل نکلے اور نماز کا (یعنی ظہر نماز کا) وقت آجائے۔ (بخاری)

فصل دوم

دو پہر ڈھلے جنگ کی ابتدا

۳۴۵۵ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَدَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَزُولَ
الشَّمْسُ وَتَهْبِ الرِّيحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت نعمان بن مقرن کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کسی روز) اول دن میں جنگ نہ پھیرتے تو انتظار فرماتے جب آفتاب ڈھل جاتا ہوا میں چل نکلتیں اور فتح نازل ہوتی، تب لڑائی شروع فرماتے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کی جنگ کے اوقات

۳۴۵۶ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ
قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ
إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمَسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَإِذَا طَلَعَتْ قَالَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ
أَمَسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتْ
الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمَسَكَ حَتَّى
يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ
يُقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيَّجُ بِرِيحِ النَّصْرِ وَيَكُونُ

حضرت قتادہ نعمان بن مقرن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگیں کی ہیں (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف یہ تھی کہ) جب صبح ہوتی تو آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے جنگ نہ فرماتے (یعنی جب آفتاب نکل آتا) تب لڑائی شروع کرتے اور جب دوپہر ہو جاتی تو لڑائی کو بند کر دیتے پھر جب آفتاب ڈھل جاتا تو (نماز ظہر کے بعد) پھر جنگ شروع کرتے اور عصر تک اس کا سلسلہ جاری رہتا پھر لڑائی بند کر دیتے اور عصر کی نماز ادا کرتے اور اس کے بعد لڑتے۔ قتادہ کا بیان

۳۴۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دَرَاكَ التَّوْبَةَ فِي صَلَاتِهِمْ»
 ہے کہ صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ ان اوقات میں (جن میں آپ جنگ کیا کرتے تھے) فتح کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازوں میں اپنے لشکر کی فتح کی دعائیں مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

مجاہدین اسلام کو ایک خاص ہدایت

۳۴۵۸ عَنْ عَصَامِ بْنِ الْمُرَّيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مَوْذِنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)
 حضرت عَصَامِ بن مرزئی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا اور یہ حکم دیا کہ جب تم مسجد کو دیکھو یا موزن کو اذان دیتے سُنو تو وہاں جنگ نہ کرو اور کسی کو قتل نہ کرو۔ (ترمذی - ابو داؤد)

فصل سوم

زعما و ایران کے نام حضرت خالد بن ولیدؓ کا مکتوب

۳۴۵۹ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ خَازِنَ :
 حضرت ابی داؤد کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فارس کے سرداروں کے نام یہ نامہ لکھا تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف سے رستم اور مهران کے نام جو فارس کی جماعت میں شریک ہیں اس شخص پر سلام جو حق و ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد تم کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو جزیرہ درو اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو خدا کی راہ میں لڑنے کو یا مارے جانے کو ایسا پسند کرتے ہیں جیسا کہ فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ہو اس پر جو پیروی ہو رہا ہے

(رَدَّاهُ فِي شَرْحِ التَّشْنِئَةِ) (شرح السنہ)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ فَصل اول

شہید کی منزل جنت ہے۔

۳۴۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلَتْ فَايْنَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَالْتَقَى تَسْرَاتٍ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى قُتِلَ» (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی کے دن ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا؟ آپؐ فرمایا جنت میں (دیکھ کر) اس شخص نے اپنے ہاتھ کی کھجوروں کو پھینک دیا اور اس کے بعد لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

۳۴۶۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ قَالِكٍ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ
 اعلان جہاد کے سلسلے میں آنحضرتؐ کی جنگ کی حکمت عملی
 حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

(جنگ) کا ارادہ کرتے تو توڑیہ فرماتے یہاں تک کہ غزوہ تنوک کا موقع آیا یہ غزوہ آپ نے سخت گرمیوں کے دنوں میں کیا اس کے لئے دُور دراز کا سفر فرمایا اور بے آب و گیا جنگلوں کو طے کیا دشمنوں کی تعداد بھی اس میں زیادہ تھی۔ جب آپ نے اس کا ارادہ کیا تو (توڑیہ نہ کیا بلکہ) بلکہ علامہ اس کا اعلان کیا تاکہ مسلمان لڑائی کے لئے اچھی طرح تیار ہو جائیں اور اپنے سامان درست کریں اور پھر آپ صحابہ کو اپنی اس روش سے آگاہ کیا جو آپ کے ذہن میں تھی (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُو غَزْوَةَ الْأَدْرِيِّ بَعِيرًا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَنُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَأَسْفَلَ سَفَرٍ بَعِيدٍ أَوْ مَقَارًا وَعَدَدًا وَكَثِيرًا فَجَاءَ الْمُسْلِمِينَ لَيْتَاهُمَا أَهْبَتَهُ غَزْوُهُمْ فَأَخَذَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جنگ مکرو فریب کا نام ہے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی فریب ہے (یعنی جنگ میں مکرو فریب زیادہ مفید ہوتا ہے گویا لڑائی کا دوسرا نام مکرو فریب ہے) (بخاری و مسلم)

۳۶۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْحَرْبُ خُدْعَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جہاد میں عورتوں کو لے جانے کا مسئلہ
حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لڑائی پر تشریف لے جاتے تو اُم سلمہؓ اور انصار کی دوسری عورتوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ لڑائی کے وقت وہ لوگوں کو پانی پلائیں اور زخموں کی مرہم پٹی کریں۔ (مسلم)
حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی ہوں۔ میں پیچھے رہ جاتی تھی (جب مجھ پر لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی زخموں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔ (مسلم)

۳۶۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمَّ سَلَمَةَ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَزَا السَّقِينِ الْمَاءَ وَيَدَاؤُنِ الْجُرْحَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۳۶۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفْتُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَمْسَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجُرْحَى وَأُقَوِّمُهُ عَلَى الْمَرْضَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا مسئلہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو (جہاد میں) قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت صعب بن جہامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کافروں کے گھریں اگر شب خون مارا جائے اور اس میں عورتوں اور بچوں کو نقصان پہنچے (یعنی وہ بھی مارے جائیں) تو کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ انھیں میں سے ہیں (یعنی شب خون کی حالت میں بچوں اور عورتوں کا مارا جانا موجب گناہ نہیں وہ بھی کافروں میں سے ہیں لیکن قصداً ان کو قتل نہ کیا جائے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے پاؤں کے تابع ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۶۵ وَعَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَهَّامَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدِّيَارِ يَبْتَغُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ نَيْصَابَ مِنْ نَيْسَابِهِمْ وَذَرَأَائِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ هُمْ تَبَاعُ لَهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لے توڑیہ کے معنی ہیں خبر کو چھپانا اس طرح کہ اصل بات کو چھپایا جائے اور دوسری بات کو ظاہر کیا جائے مثلاً یہ کہ کسی جنگ کو جانا ہے اس کی خبر کو چھپایا یا اور دوسری جگہ جانے کی خبر مشہور کر دی تاکہ دشمن کو آپ کے ارادہ کا پتہ نہ لگے۔ ۱۲ مترجم

دشمنوں کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا مسئلہ

۳۴۶۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ دَلَهَا يَقُولُ حَسَنٌ :

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبیلہ بنی النضیر کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ ڈالنے اور جلادینے کا حکم دیا چنانچہ حسان بن (شاعر) نے اس کی نسبت یہ شعر کہا ہے

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُحَيٍّ حَرَبِيٌّ بِالْبُؤْبُورَةِ مُسْتَبِيرٌ وَفِي ذَلِكَ نَذْلٌ مَاقَطَعُهُمْ مِنْ لَبْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَا عَلَى أَصُولِهَا فَيَا ذِينَ اللَّهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی مَاقَطَعُهُمْ مِنْ لَبْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَا عَلَى أَصُولِهَا فَيَا ذِينَ اللَّهِ یعنی کھجور کے درختوں میں سے جو کچھ تم نے کاٹا یا جو کچھ اس کی جڑوں پر گھڑا ہوا چھوڑا یہ سب خدا کے علم سے ہے (بخاری و مسلم)

دشمن کی غفلت کا فائدہ اٹھا کر اس کا قتل اور غارت گری جائز ہے

۳۴۶۳ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارَتَيْنِ فِي نَعْمِهِمَا بِالْمَرْيَسِيِّ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الْمَدَارِيَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع رضی اللہ عنہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) نے عبداللہ بن عون کو یہ لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ بتلایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مصطلق کو مقام مریس پر جب کہ وہ اپنے مویشیوں میں بے خبر پڑے ہوئے تھے لوٹ لیا جن لوگوں نے آپ سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ان کو آپ نے مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ (بخاری و مسلم)

میدان جنگ سے متعلق ایک فوجی حکم

۳۴۶۴ وَعَنِ ابْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حَتَيْنَ صَفَقْنَا لِقَرَيْنَيْنِ وَصَفَقُوا لَنَا إِذَا أَكْتَبُوا كَمْ فَعَلِكُمْ بِالْمَثَلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْتَبُوا كَمْ فَارْمُواهُمْ وَاسْتَبِقُوا أَنْيَلَكُمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے دن جب کہ ہم نے قریش کے سامنے صف باندھی اور قریش نے ہمارے سامنے صف بندی کی ہم سے فرمایا جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر بربادو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر بربادو اور تیروں کو اپنے پاس بھی رکھو (یعنی سایہ تیر خرچ نہ کرو۔) (بخاری)

وَحَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ هَلْ تَصْرُوفٌ سَنَدُكَ فِي بَابِ فَضْلِ الْفَقْرِ إِذْ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجَزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اور سعد کی حدیث شل تصوف دن "فضل فقر" کے باب میں اور براء کی حدیث "بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ" معجزات کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

میدان جنگ میں لشکر کی تیاری

۳۴۶۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُ لَيْلًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبدالرحمن بن عون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رات میں تیار دیا راستہ فرمایا یعنی ہمارے بدن پر تھکنا سجا صفیں قائم رکھیں اور جس شخص کو جس جگہ گھڑا کرنا مناسب تھا وہاں گھڑا کیا

۱۔ یعنی لڑائی کے سرداروں پر مقام دیرہ کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا آسان ہوا یعنی لڑائی سے مراد نصر بن کنانہ کی اولاد ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ہے اور مقصد (شاعر کا) اس سے اشراف قریش ہیں۔ ۱۲ مترجم

اگر دن کو ہر شخص اپنے موقع پر رہے۔ (ترمذی)

مجاہدین اسلام کے لئے امتیازی علامات

۳۴۴۰ وَعَنْ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَيْنَكُمْ وَالْعَدُوَّ ذَلِيلُكُمْ شِعَارُكُمْ خَمْرٌ لَا يُصْرَفُونَ۔

حضرت مہلبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں ہم سے فرمایا اگر دشمن تم پر شیخون ماریں تو تمہاری علامت (یعنی مسلمانوں کی) خمر لا یصرفون کے الفاظ ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ہاجرین کی شناخت کی علامت (کسی غزوہ میں) عبد اللہ تھقی اور انصار کی علامت عبد الرحمن۔

(ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا پس ہم نے کیا فردیں پر شیخون مارا اور ان کو قتل کیا اور اس رات ہماری علامت (یعنی مسلمانوں کی) نشان کی نشانی "آمِت آمِت" کا کلمہ تھا۔ (جس کے معنی ہیں اے خدا دشمنو

(رواہ ابوداؤد) (کومار)۔ (ابوداؤد)

صحابہ کرام جنگ کے وقت شور و شغب ناپسند کرتے تھے

۳۴۴۳ وَعَنْ خَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ آمِثًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْهَوْنَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

حضرت خیس بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لڑائی کے وقت شور و شغب یا آواز کو برا سمجھتے تھے اور صرف ذکر اللہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

دشمن کے بڑی عمر والوں کو قتل کرو اور چھوٹوں کو بانی رکھو۔

۳۴۴۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُلُوا شَيْخَ الْمُسْلِمِينَ وَاسْتَحْبِبُوا شَرَّهُمْ أَمْ حَبِيبًا لَهُمْ۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مشرکوں میں سے بڑی عمر والوں کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والوں یعنی بچوں کو بانی رکھو۔

(ترمذی) (رواہ ابوداؤد)

دشمن کے شہر اور ان کے کھیت کھلین وغیرہ جلا ڈالنا جائز ہے

۳۴۴۵ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدًا إِلَيْهِ قَالَ أَغْدِ عَلَيَّ أَبْنَاءَ صَبَا حَا وَحَرِيقُ

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ جب سے اسامہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب ان کو لشکر کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا تو ناکید کے ساتھ یہ حکم دیا کہ مقام ابنا پر (جو ملک شام میں واقع ہے) صبح کے وقت حملہ کرو اور اس کو جلا کر (یعنی اس کی کھیتیاں اور درخت)

(ابوداؤد)

دشمن پر اس وقت حملہ کرو جب وہ بالکل قریب آجائے۔

۳۴۴۶ وَعَنْ أَبِي سَيِّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بَرَكِي لِرِطَائِي

حضرت ابی سیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِذْ أَكْتَبُوكُمْ خَادِمُوهُمْ وَلَا تَسْلُوا
الْثِيَّوْنَ حَتَّى يَغْتَسُوْكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

دن حکم دیا کہ جب کہ دشمن تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیرے سوا اور کس کو اس
پس وقت تک نیا م سے نہ پہنچو جب تک وہ سامنے نہ آجائیں۔ (ابوداؤد)

دشمن کے مزدوروں کو قتل کرنے کی ممانعت

۳۴۴۹
۱۹ وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرِّبِيعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ خَرَّ آي النَّاسِ
مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَيَّ
مَا أَجْتَمَعَ هُوَ لَا عِجَاءَ فَقَالَ عَنِ امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ تَأْكُلُ
هَذِهِ لِقَائِلٍ وَعَلَى الْمَقْدَامَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ
قُلْ لِحَالِي لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عِيسِيًّا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت رباح بن ربیع کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے آپ نے دیکھا کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں آپ نے ایک آدمی کو دریافت حال
کے لئے بھیجا اس نے واپس آکر عرض کیا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اس کی نعش پر
لوگ جمع ہیں آپ نے فرمایا یہ تو لڑنے والی تھی (یعنی یہ عورت تو لڑنے والوں میں نہ
تھی اس کو کیوں قتل کیا گیا؟) اگلی فوج پر حضرت خالد بن ولیدؓ سردار تھے آپ نے
ان کو کہلا بھیجا کہ عورت اور مزدور کو قتل نہ کرو۔ (ابوداؤد)

مجاہدین کو میدان جنگ بھیجتے وقت انحضرت کی ہدایت

۳۴۴۸
۲۰ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ انْطَلَقُوا بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًّا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا
امْرَأَةً وَلَا تَغْلُوا أَوْ ضَمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَ
أَصْلَحُوا أَوْ أَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو روانہ
کرتے وقت فرمایا خدا کے نام کی برکت کے ساتھ اور خدا کی تائید کے ساتھ اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر (خبردار) تم شیخ فانی (کمزور و
بڑھے) کو نہ مارنا نہ چھوٹے بچے کو نہ عورت کو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا
مال غنیمت کو جمع کرنا آپس میں صلح کرنا اور باہم اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ
خداوند تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بدر کے میدان جنگ میں زعماء مکہ کی دعوت مبارزت

۳۴۴۹
۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ تَقَدَّمَ
عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَآخُوهُ فَنَادَى
مَنْ يُبَادِرُ فَأَنْتَدَبَ لَهُ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ
إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَنْظَلَةُ قُمْ يَا عَلِيٌّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ
بْنُ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَنْظَلَةُ الْعُتْبَةَ وَأَقْبَلَتْ
إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ
ضَرْبَتَانِ فَأَخْلَحْنَ كُلُّهُمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبُهُ
ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے دن کفار کے لشکر میں سے
عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا ولید اور بھائی شیبہ آئے
اور چاروں نے جو ہم سے لڑنے کے لئے میدان میں آئے لشکرِ اسلام میں
کئی انصاری جوان مقابلہ میں آئے۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انھوں نے بتایا
ہم انصاری ہیں۔ عتبہ نے کہا تم سے لڑنے کی ہم کو ضرورت نہیں ہے ہم تو اپنے
چچا کے بیٹوں سے لڑنا چاہتے ہیں (یعنی قریش اور ہاجرین سے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ کے ان الفاظ کو سنا کر فرمایا۔ حمزہؓ کھڑے ہو جاؤ۔ علیؓ
کھڑے ہو جاؤ۔ عبیدہؓ بن حارث کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ حمزہؓ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ
پر آگئے (اور اس کو مار ڈالا) اور میں (یعنی علی رضی اللہ عنہ) شیبہ کی طرف متوجہ ہوا
اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہؓ ولید کے درمیان دو سخت مقابلے ہوئے اور
ایک دوسرے کو سخت زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے ولید پر حمل کیا اور اس کو مار ڈالا
اور حضرت عبیدہؓ کو ہم میدان سے اٹھالائے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

نئی ملک لانے کی غرض سے میدان جنگ سے بھاگ آنا جائز ہے

۳۴۸۰
۲۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ
فَجَلَسَ عِنْدَ أَحَبِّهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ الْقَتْلُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَبُوهُ وَاقْتُلُوهُ
فَقَتَلْتُهُ فَنَفَلَنِي سَلْبَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۷۸۲ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ قَبِيلًا نَحْنُ نَنْتَضِحُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ خَمْرًا
فَأَنَاحَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ فَبَيْنَا ضَعْفُهُ رِقَّةً مِنَ الظَّهْرِ
وَبَعْضًا مِثْلَهُ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَنَى جَمَلَهُ فَأَنَارَهُ
فَأَشْتَدَّ بِهِ أَجْمَلٌ فَخَرَجَتْ أَشَدُّ حَتَّى أَخَذَتْ
بِحِطَامِ أَجْمَلٍ فَأَنَحَتْهُ ثُمَّ اخْتَرَضَتْ سَيْفِي
فَضْرَبَتْ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جَعَتْ بِأَجْمَلٍ
أَقْوَدَةً عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَأَسَ فَقَالَ مَنِ الْقَتْلُ
الرَّجُلُ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَاجِ قَالَ لَهُ سَلْبَةً
أَجْمَعُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مدینہ کے خیمہ شکن یہودیوں کے متعلق فیصلہ

۳۷۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ
بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى
حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُمْ هُوَ إِلَى سَيِّدِكَ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هُوَ لَأَعِ
نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْتَ
تَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِّحَ الذُّرِّيَّةُ قَالَ
لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِي رِوَايَةٍ
بِحُكْمِ اللَّهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور آپ کے صحابہ کے پاس بیٹھ کر اس
باتیں کہیں اور پھر چلا گیا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر ملی
تو آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو۔ چنانچہ میں نے اس کو مار ڈالا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سارا سامان مجھ کو مرحمت
فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں کہ قبیلہ ہوازن سے ہم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی۔ ایک روز ہم دو پہر کا کھانا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھا رہے تھے کہ ایک شخص سرخ اونٹ پر آیا اس
اونٹ کو بٹھا دیا اور چاروں طرف دیکھنا شروع کیا۔ ہم میں بہت سے لوگ
کمر در تھے اور عسکری سواری کی کمی کے سبب اور بیدل چلنے کے باعث پھر
وہ شخص دوڑتا گیا، اونٹ پر سوار ہوا اس کو کھڑا کیا اور پھر دوڑا اس
بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے اونٹ کی ہمارے کمرے
اور اس کو بٹھا یا پھر اپنی تلوار کو نیام سے نکالا اور اس کا سر اڑا دیا۔
اس کے بعد میں نے اس کے اونٹ کو جس پر اس کا سامان اور ہتھیار تھے چھینٹا
ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ میرے پاس آئے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو کس نے مارا؟ صحابہ نے
عرض کیا ابن اکوع نے فرمایا اس کا سارا سامان اسی کیلئے ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب بنو قریظہ (یہودی ایک جماعت)
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر آمادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا سعد گدھے پر سوار ہو کر آئے جب حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کے
لئے کھڑے ہو جاؤ۔ معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سے فرمایا یہ لوگ (یعنی بنو قریظہ) تمہارے حکم و فیصلہ پر راضی
ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں
کہ ان میں جو لوگ لڑنے کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور
عورتوں کو قیدی بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا تم نے ان کے متعلق بادشاہ کا سامان
کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم نے ان کے بارے میں خدا کے حکم کے

لہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں سے یہ مدینہ کے یہودی بنو قریظہ ان کے حلیف اور ان کے عہد و امان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
بنو قریظہ کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ ہمارے متعلق جو فیصلہ کریں گے ہم کو منظور ہے ان کا خیال تھا کہ سعد ہمارے حلیف
ہیں ہماری رعایت کریں گے اور ہماری غلامی کی کوشش کریں گے۔ ۱۲ مترجم

سردار یمامہ کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بخبر کھڑے روانہ فرمایا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو کھڑے لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو شہر یمامہ کے لوگوں کا سرور تھا لوگوں نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو پوچھا ثمامہ اتیر کیا حال ہے یا تو کیا خیال رکھتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کس قسم کا سلوک کروں گا؟ ثمامہ نے کہا۔ محمد میرے پاس مال و دولت ہے اگر تم مجھ کو قتل کر دے گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کر دے گے جو خون کرنے کے سبب قتل کا مستحق ہے یا تم مجھ کو قتل کر دے گے تو ایسے شخص کو قتل کر دے گے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا (ملکہ میری قوم میرے خون کا بدلہ لے لے گی) اور اگر بخش کر دے گے تو ایک شخص پر کر دے گے جو شاکر و قدر دان ہے (یعنی اس کا بدلہ تم کو دیا جائے گا) اور اگر تم مال کے خواہشمند ہو تو جو مال لوگے دیا جائیگا (سینکر) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا دوسرے روز اس سے پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے اس نے کہا میں پھر وہی کہتا ہوں جو کہہ چکا ہوں یعنی اگر انعام کر دے گے (یعنی مجھ کو چھوڑ دو گے) تو انعام و احسان کرو گے قدر دان پر اور اگر قتل کر دے گے تو قتل کر دے گے خون والے کو اور اگر مال کے خواہشمند ہو تو جس قدر چاہو گے دیا جائیگا۔ اس روز بھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تیسرے دن رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے پوچھا۔ ثمامہ کیا بات ہے اس نے کہا وہی بات ہے جو میں آپ کو کہہ چکا ہوں یعنی اگر بخش کر دے گے تو بخش کر دے گے قدر دان پر اور اگر قتل کر دے گے تو قتل کر دے گے خون والے کو اور اگر مال چاہتے ہو تو جس قدر مانگو گے دیا جائیگا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو چنانچہ اس کو کھول دیا گیا وہ مسجد سے نکلا اور کھجوروں کے ان درختوں میں چلا گیا جو مسجد کے قریب تھے اور وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں (یعنی سچے دل سے اقرار کرتا ہوں) کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ اے محمد! خدا کی قسم روتے زمین پر تھائے چہرے سے زیادہ نفرت انگیز میرے نزدیک کوئی چہرہ نہیں تھا لیکن اب آپ کا چہرہ ساری دنیا کے چہروں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے اور قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تمہارے دین سے زیادہ نفرت انگیز کوئی دین نہ تھا لیکن اب آپ کا دین سارے دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے خیال

۲۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدِ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَبَطَّوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَاوِي الْمَجْدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنَّ تَقْتُلُ ذَا دِمٍّ وَإِنْ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلُ تَقْتُلُ ذَا دِمٍّ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلُ تَقْتُلُ ذَا دِمٍّ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأُطْلِقَ إِلَى الْخَلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ وَجْهٌ إِلَّا دُفِنِي وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ أَوْجُوهٍ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينَكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدٍ فَاصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبُلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَلِّكَ أَخَذْتُي وَأَنَا أُرِيدُ الْعَمَّةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَمَرَ أَنْ يَعْتَمَرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَالَ
أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسَلْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا
تِيكُمُ مِنَ الْيَمَامَةِ حَتَّى يَأْذَنَ
فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(دَوَاۤءُ الْبُخَارِيِّ)

میں تمہارے شہر سے زیادہ نفرت انگیز کوئی شہر نہ تھا لیکن آپ کا
شہر مجھے سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے (یا رسول اللہ) میں عمرہ
کا ارادہ رکھتا تھا کہ آپ کے لشکر نے مجھ کو گرفتار کر لیا اب آپ مجھ کو کیا
حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس کو بشارت دی کہ اسلام قبول کرنے کے سبب
اُس کے سالے گناہ بخش دیئے گئے، اور پھر حکم دیا کہ وہ عمرہ کر لے پھر
جب تمام مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو بے دین ہو گیا؟ اس

نے کہا نہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں بعد دین نہیں ہوا ہوں قسم ہے خدا کی اب یہاں سے تم کو گئیوں گا ایک
دانہ بھی نہ بھجی جائیگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں (مسلم) بخاری نے اس روایت کو اختصار سے بیان کیا ہے۔

جبر بن مطعم کو آنحضرت کی طرف سے ترغیب اسلام

۳۷۸۷ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعَمُ
بَنُ عَدِيٍّ حَيًّا لَشِمْتُ كَلِمَتِي فِي هَوْدَاءِ النَّثْنِ
لَدَكُمُوهُ -
(دَوَاۤءُ الْبُخَارِيِّ)

مطعم رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے
قیدیوں کی نسبت فرمایا اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ آج زندہ ہوتا اور مجھ سے ان ناپاک
قیدیوں کے لئے سفارش کرتا تو میں اس کی سفارش سے ان کو چھوڑ دیتا مطعم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان کیا تھا اور اس کا بیٹا جبر بن مطعم
کرچکا تھا اس لئے آپ نے جبر کی تالیف قلب کے لئے یہ الفاظ فرمائے۔ (بخاری)

ہدیہ میں آنحضرت پر حملے کا ارادہ کرنے والے کفار کو گرفتار کر کے چھوڑ دینے کا واقعہ

۳۷۸۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِنْ جَبَلِ الشَّعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ
غَزَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلَحَهُمْ فَأَخَذَهُمْ
سَلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَعْتَقَهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ
عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ -
(دَوَاۤءُ مُسْلِمٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کفار مکہ میں سے اسی آدمی مسلح ہو کر جبل شعیم
سے اترے اس ارادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ
کو غافل پائیں تو نقصان پہنچائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلیل
و خوار کر کے گرفتار کر لیا اور پھر زندہ چھوڑ دیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا اور یہ آیت اس بارہ میں
نازل ہوئی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ
مَكَّةَ اور وہ اللہ ایسا ہے کہ ان کے ہاتھ کو تم سے اور تمہارے ہاتھ کو ان
سے رکھ اور اس کے اطراف میں (مسلم)

جنگ بدر کے بعد مقتول مکہ سے آنحضرت کا خطاب

۳۷۸۹ وَعَنْ مَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ
لَوْ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ مَنَادٍ
قَرِيبِي فَقَدْ فَوَّانِي طَوِيَّتِي مِنْ أَطْعَاءِ بَدْرٍ
خَبِثَتْ مُجَبَّتٍ وَكَانَ إِذَا أَظْهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَتَانِ
بِالْعَرَصَةِ تِلْكَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بَدْرُ الْيَوْمِ
الثَّالِثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فُشِدَّ عَلَيْهَا دَحْلُهَا ثُمَّ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ
یہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن کفار قریش
کے چوبیس سرداروں کی نعشوں کی نسبت یہ حکم دیا کہ ان کو بدر کے ایک کنوئیں
میں جو ناپاک اور ناپاک کرنے والا تھا ڈال دیا جائے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے اور فتح حاصل
کرتے تو میدان جنگ میں تین رات قیام فرماتے۔ چنانچہ بدر میں تین رات
ٹھہرنے کے بعد آپ نے حکم دیا کہ آپ کی سواری پر کجاوہ باندھ دیا جائے چنانچہ

مَنْ دَأْبَعَهُ أَصْلَحُهُ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفْعِهِ
الرَّكْبَى فَجَعَلَ يَنْدُبُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ
أَبَائِهِمْ يَا خَلَانُ بْنُ خَلَانٍ وَيَا خَلَانُ بْنُ
خَلَانٍ يَا خَلَانُ كُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَا
قَدْ وَجَدْتُ نَامًا وَعَدَ نَارُ رَبِّنَا حَقًّا قَهْلٌ وَجَدْتُ نَامًا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِيكَ
مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرَوَّاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ
بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ مَا أَنْتُمْ
بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَرَوَاهُ الْخَادِمُ قَالَ قَتَادَةُ أَحْبَبَهُمُ اللَّهُ حَتَّى
أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيحًا وَتَصْغِيرًا وَنُفْمَةً
وَحَسْرَةً قَتَادَةُ

کجا وہ باندھ دیا گیا اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے جب اس کو نہیں
پر پہنچے جس میں سردارانِ قریش کو ڈالا گیا تھا تو اس کے کنارے آپ کھڑے
ہو گئے اور ان سرداروں کو ان کا اور ان کے باپوں کا نام لے کر پکارنا
شروع کیا یعنی لے فلاں فلاں کے بیٹے اور لے فلاں فلاں کے بیٹے کیا تم کو
یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے البتہ
ہم نے اس چیز کو پایا جس کا ہم سے ہمارے رب وعدہ کیا تھا کیا تم نے بھی
وہ چیز پائی جس کا تم سے ہمارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا (یعنی ہم کو
توفیق و کامیابی حاصل ہو گئی کیا تم کو بھی وہ عذاب ملا جس کا تم سے
تمہارے رب وعدہ کیا تھا) حضرت عمرؓ نے (دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ
کیا آپ ان جہموں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں رسول و عین نہیں ہیں؟ آپ
نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو کچھ میں
کہہ رہا ہوں تم اس کو اچھی طرح سننے والے نہیں ہو اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب
نہیں دیتے (بخاری و مسلم) اور بخاری میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ قاتادہ
نے کہا ہے کہ زندہ کیا (ان) سرداروں کو خدا نے تاکہ رسول اللہؐ علیہ السلام کی بات کو سن لیں ان کو سرزنش ہو اور وہ اپنی ذلت و خواری

نیشانی و افسوس اور عذاب کو محسوس کر لیں۔ غزوہ حنین کے قیدیوں کی واپسی

۲۹۹ وَعَنْ مَرْدَانَ وَالْمَسَوِيَّ رِبْنِ مَخْرَمَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ
جَاءَهُ وَخَدُّهُوَ إِذِنْ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ
إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ فَاحْشَرُوا
أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ قَالُوا
فَأَنَّا نَحْشَرُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ وَ
إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ
مَا بُذِّنَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طِيبْنَا ذَلِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِنَّا لَا تَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ
يَآذِنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عَرَفَاؤُكُمْ

حضرت مردان اور مسور ابن مخرمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ علیہ السلام کی خدمت میں قوم ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہمارے
مال اور قیدیوں کو واپس کر دیا جائے (قوم ہوازن سے مسلمانوں کی جنگ
جو کی تھی جو غزوہ حنین کے نام سے مشہور ہے اس میں ان کا بہت سا مال لُٹا
گیا تھا اور ان میں سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کو تیری بنایا گیا تھا
اس وفد کے بعد یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنا وفد بھیج کر مال اور
قیدیوں کا مطالبہ کیا) آپؐ وفد کے مطالبہ میں فرمایا کہ دو باتوں
میں سے ایک کو اختیار کر لو یعنی یا تو قیدیوں کو لے لو یا مال واپس کر لو۔ وفد
کے لوگوں نے عرض کیا ہم قیدیوں کو لینا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ علیہ السلام
علیہ وسلم (دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا۔ اول خدا
کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر فرمایا یہ تمہارے
پاس توبہ کر کے آئے ہیں (یعنی کفر و شرک سے توبہ کر کے) اور مسلمان ہو کر
اور میں نے اس امر کو مناسب سمجھا کہ ان قیدیوں کو واپس کر دوں پس تم
میں سے جو شخص خوشی کے ساتھ ایسا کر سکے کرے اور جو شخص اس کو پسند
کرے کہ اپنے حصہ پر قائم رہے یہاں تک کہ اس کو سب سے پہلے آنے والے مال

فَرَجَعَ النَّاسُ فَمَكَرَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَبَّعُوا وَادَّخَلُوا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فئے میں سے اس کا معاوضہ دیدیا جائے، تو وہ ایسا ہی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت نہیں دی اس لئے بہتر یہ ہو کہ تم گھر جا کر اپنے سرداروں کی طرف اس معاوضہ

میں رجوع کرو اور وہ ہم سے تمہارا فیصلہ آکر بیان کر دیں۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آکر عرض کیا کہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ ہیں۔ واپسی کی اجازت دیتے ہیں۔ (بخاری) گرفتاری کے بدلے گرفتاری

۳۹۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتِ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْرَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَدَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ اخَذْتَ قَالَ بِحَرِّ نَبْرَةٍ حَلَفَانِ كُمْ ثَقِيفٌ فَفَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ اسْرَتَهُمَا ثَقِيفٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حلیف تھا ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابیوں کو گرفتار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بننے بنی عقیل کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے بانہا اور سنگستان میں ڈال دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے محمد بنی عقیل کو گھر سے گزرے تو قیدی نے پکارا اے محمد! اے محمد! اچھو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے حلیف کے جرم کے سبب جو ثقیف ہیں یہ کہہ کر آپ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور آگے تشریف لے چلے اس قیدی نے پھر پکارا۔ اے محمد! اے محمد! رسول اللہ ﷺ نے اس پر رحم آگیا واپس آئے اور فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس کلمہ کو ایسی حالت میں کہتا کہ تو اپنے اوپر اختیار رکھتا ہو تو تجھ کو پوری نجات مل جاتی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو قیدیوں کے بدلے میں جن کو ثقیف نے گرفتار کیا تھا چھوڑ دیا۔ (مسلم)

فصل دوم

جنگ بدر کے قیدیوں میں سے آنحضرت کے داماد ابوالعاص کی رہائی کا واقعہ

۳۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي خِدَائِهِ أَسْرَأْتُهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي خِدَائِهِ ابْنِ الْعَاصِ بِسَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقَلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَلِيلَةٍ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى ابْنِ الْعَاصِ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنَّ رَأَيْتُمْ أَنَّ تَطْلُقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرْجِعُوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذًا عَلَيْهِ أَنْ يُخْلَى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بدر کی لڑائی کے بعد جب کفار مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کا معاوضہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تو زینب (یعنی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی) نے اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لئے بھی مال بھیجا جس میں وہ ہار تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا اور اس کو انھوں نے زینب کا نکاح کرتے وقت جہنم میں دیدیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بار کو دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی (یعنی آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھلے میں یہ بار رہتا تھا) اور آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر

تم پسند کر دو تو زینب کے قیدی کو بلا معاوضہ چھوڑ دو اور زینب نے جو مال بھیجا ہے اس کو واپس کر دو صحابہ نے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ ابوالحسن کو رہا کر دیا گیا اور جب وہ مکہ کو جانے لگا تو اس سے عہد لیا کہ وہ زینب کو مدینہ بھیج دے۔ رسول اللہ ﷺ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص کو ابوالحسن کے ساتھ کر دیا اور ان یہ ہدایت کر دی کہ تم بطن ناجح میں (جو مکہ سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے) ٹھہرے رہنا جب زینب وہاں پہنچ جائے تو تم اس کے ساتھ رہنا اور مدینہ لے آنا۔ (احمد، ابوداؤد)

جنگ بدر میں قیدیوں میں سے قتل کئے جانے والے کفار

۳۷۹۳ وَ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اسْرَا هَلْ بَدَّ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مَعِيْطٍ وَ النَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَ مَنَّ عَلَى أَبِي غَزَّةٍ الْحَبَشِيِّ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۳۷۹۴ وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ارَادَ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مَعِيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصَّبِيَةِ قَالَ النَّارُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بدر کے لوگوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابی غزہ حبشی کو بطن ناجح (شرح السنہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا لڑکوں کو کون پالے گا؟ آپ نے فرمایا، آگ (یعنی تو آگ میں جانے کا فکر کر بچوں کو خدا تعالیٰ پالتا ہے)۔ (ابوداؤد)

جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں دیا گیا اختیار

۳۷۹۵ وَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيْرُهُمْ يَعْزِي أَمَّا بَكَ فِي اسْرَايَ بَدَّ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَا أَنْ يَقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيَقْتُلُ مِنَّا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جنگ بدر کے بعد) جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بابت اختیار دیدیجئے وہ خواہ ان کو مار ڈالیں یا معاوضہ لے کر چھوڑ دیں اگر وہ معاوضہ لیں گے تو آئندہ سال ان کے ستر آدمی مار جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوہ احد میں ستر آدمی شہید ہوئے صحابہ نے اس اختیار کو سن کر عرض کیا ہم معاوضہ لینا اور ستر کا اپنے میں بار اچانا قبول کرتے ہیں۔ (ترمذی)

قیدیوں کی تحقیق و تفتیش

۳۷۹۶ وَ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْتَبَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَنْتَبَ لَمْ يَقْتُلْ فَكَشَفُوا أَعَانَتِي فَوَجَدُوا هَالِكًا مَتْنَبًا فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ ہم کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عادت یہ تھی کہ قیدیوں کے زیرِ ناف کو کھول دیا کرتے تھے جس کے بال اُگ آتے تھے اس کو مار ڈالتے تھے اور جس کے بال نہ ہوتے تھے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ میرے زیرِ ناف بال تھے اس لئے مجھ کو قیدی بنالیا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

کفار مکہ کے مسلمان ہو جانے والے غلاموں کو واپس کرنے سے آنحضرت کا انکار

۳۷۹۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عَبْدَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِي يَوْمَ الْاِحْدِ يَبْتِئَةً قَبْلَ الصُّلْحِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَ إِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ نَأَى صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّاهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرْنَكُمْ تَنْتَفِعُونَ بِأَمْشَرِ قَرِيشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَ أَجَبِي أَنْ تَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عَتَقَاءُ اللَّهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کی صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (یعنی اپنے مالکوں کے پاس چلے آئے) غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ اے محمد! قسم ہے خدا کی یہ غلام تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے ہیں کہ تمہارے دین کی طرف کچھ رغبت رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ بھاگ کر آئے ہیں اور غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں صحابہ میں سے چند لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے مالکوں نے ٹھیک کہا ہے ان غلاموں کو واپس کر دیجئے (یہ سنکر رسول اللہ ﷺ غضبناک ہو گئے اور فرمایا قریش میں دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے (یعنی اپنی سرکشی اور نافرمانی سے) جب تک کہ خداوند تعالیٰ تمہارے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو تمہارے اس حکم پر تمہاری گردن کو نہ اڑائے۔ اس کے بعد آپ نے (وصاف الفاطمی) غلاموں کو واپس دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ خداوند تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل

حضرت خالد کی طرف سے عدم احتیاط کا ایک واقعہ

۳۷۹۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ خَدَعَاهُمْ إِلَى إِسْلَامِهِمْ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ مَبَايِنًا مَبَايِنًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَوَقَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِمَّنْ أَمْسَأَبِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدْ مَنَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهُ فَرَّقَ بَيْنَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو قبیلہ جذیمہ کے پاس بھیجا۔ خالد نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اضطراب و سرسبکی کے عالم میں اسلام لائے کہ جہاد کو اچھی طرح ادا نہ کر سکے اور پھر یہ کہنا شروع کیا کہ اپنے دین سے ہم نکل کر اسلام کی طرف چلے گئے خالد نے یہ سنکر ان کو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا اور ہمارے آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کا گرفتار کیا ہوا قیدی دیدیا پھر ایک روز خالد بن ولید نے یہ حکم جاری کیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہم میں سے کوئی دوسرا شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ غرض ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا حضور نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھایا اور کہا اے اللہ! میں تجھ سے برائت کا خواہشگار ہوں اس فعل سے جو خالد نے کیا ہے (یعنی خالد کی غلطی سے میں اظہارِ بیزاری کرتا ہوں) بخاری

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ الْأَمَانِ

اَمْنُ دینے کا بیان

فصل اوّل

ام ہانی کی طرف سے اپنے ایک عزیز کو امان دینے کا واقعہ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی ابوطالب کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا خوشخبری ہو ام ہانی کو۔ پھر جب آپ غسل فرما چکے تو جسم پر کپڑا لپیٹے ہوئے آپ نے (چاشت کی ۴ رکعتیں پڑھیں) جب نماز سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علیؑ) نے یہ کہا ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں نے اپنے گھر میں پناہ دی ہے یعنی ہبیرہ کے بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا۔ ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہم نے اس کو پناہ دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ واقعہ چاشت کے وقت کا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ عرض کیا۔ میں نے دو شخصوں کو پناہ دی ہے جو میرے خاندان کے رشتہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے اس کو امان دی جس

۳۷۹۹ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَشْرُكُهُ يَتَوَكَّبُ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا مَهْ هَانِيٍّ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى شِمَانِي رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبِي ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلَةٍ أَجَرْتُهُ فَلَانَ بَنُ هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِيٍّ قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ مُنْجِيٌّ وَتَفَقُّعٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنْتَ كُتْمُ لَی امان دی۔

فصل دوم

عورت کے عہد و پیمان کی پاسداری سارے مسلمانوں پر لازم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت البتہ عہد کرتی ہے قوم کے لئے (یعنی پناہ دیتی ہے) اپنی قوم (مسلمان کے بھروسہ پر) (یعنی عورت کسی کو امان دے تو وہ ساری قوم کا امان ہے)۔ (ترمذی)

۳۸۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ بِعَهْدِي نُحَيْرُ عَلَى الْخَالِئِينَ۔ (رواه التِّرْمِذِيُّ)

اپنے عہد و پیمان کو توڑنے والے کے بارے میں وعید

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص کسی کو امان دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بد عہدی کا نشان دیا جائے گا۔ (شرح السنہ)

۳۸۰۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَمْقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاعِدَ الْعَذَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه في شرح السنّة)

معاہدہ کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیے

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان (یہ) عہد ہو گیا تھا کہ وہ وقت معین تک ایک دوسرے

۳۸۰۲ وَعَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ

نَحْوِ بِلَا دِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بَرْدُونٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ فَسَأَلَهُ مَعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحْتَنُّ عَهْدَهُ أَوْ لَا يَشُدُّ بَنَّهُ حَتَّى يَمُضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَكُنَّ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَدَرَجَ مَعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

سے جنگ نہ کریں) معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہد و پیمان کے زمانہ میں روم کے شہروں میں گشت لگا کر لے تھے تاکہ جب عہد کی مدت ختم ہو جائے تو وہ اچانک رومیوں پر حملہ کر کے ان کو لوٹ لیں (انھیں ایام میں) ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ اکبر اللہ اکبر کو پورا کیا جائے بد عہدی نہ کی جائے کہتا ہوا آیا مطلب اس کا یہ تھا کہ عہد و صلح کے ایام میں تم لوگ جو رومی شہروں میں گشت لگاتے ہو یہ بد عہدی ہے) لوگوں نے دیکھا یہ شخص عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے معاہدہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ عہد کو نہ توڑے اور نہ باندھے (باندھنے سے مراد عہد کی تبدیلی ہے) جب تک اس عہد کی مدت نہ گزر جائے یا عہد

کو دونوں فریق مساوی درجہ میں اعلان کر کے توڑ دیں (یعنی ایک دوسرے کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا وہ اب باقی نہیں رہا اور اب ہم تم برابر ہیں) سلیم بن عامر رادی کا بیان ہے کہ عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں کے ساتھ اس پر آئے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

ایمان اور احترام کا صدقہ کی اہمیت

۳۸۰۳ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْفِي فِي قَلْبِي إِلَّا سَلَامٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا أَوْ إِنِّي لَا أَخِي بِالْعَهْدِ وَلَا أَخِي بِالْبُرْدِ وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ إِلَّا أَنْ فَادِرْجَ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمْتُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۰۴ وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ أَمَا وَاللَّهِ كُورَاهُ أَنَّ الرُّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَضَرْبَتْ أَعْنَاقَكُمَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو داؤد کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میری نظر جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی میرے دل میں اسلام کی صداقت و عظمت نے گھر کر لیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم اب میں کبھی قریش میں نہ جاؤں گا آپ نے فرمایا میں نہ تو عہد کو توڑتا ہوں اور نہ قاصدوں کو قید کرتا ہوں تم واپس چلے جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ چیز قائم و باقی ہے جو اس وقت پائی جاتی ہے تو پھر چلے آنا ابو رافع کا بیان ہے کہ میں مکہ واپس چلا گیا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ (ابوداؤد)

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو شخصوں سے فرمایا جو مسیلمہ (کاذب مدعی نبوت) کے پاس سے آئے تھے خدا کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ (احمد - ابوداؤد)

زمانہ جاہلیت کے ان معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم جو اسلام کے منافی نہ ہوں

۳۸۰۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُطَيْنٍ

عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا پورا کرو جاہلیت

کی قسم کو اس لئے کہ اسلام قسم کی قوت کو بڑھاتا ہے (کم نہیں کرتا) اور اسلام میں قسم کو بیدار نہ کرو (یعنی جاہلیت کی سی قسموں کا رواج پیدا نہ کرو) اس لئے کہ عہد و پیمان کے لئے اسلام ہی کافی ہے۔ (ترمذی نے اسے حسین بن ذکیان اور عمرہ کے سلسلہ سند سے روایت کیا اور اسے حسن کہا ہے۔) اور علی کی حدیث المسالمون تکافوا الخ کتاب القصاص

ادْفُوا الْجَاهِلِيَّةَ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُكَ يَعْنِي الْأَسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حَلْفَانِي الْأَسْلَامِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ حُسَيْنِ بْنِ سَوَّانَ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ حَسَنٌ وَذِكْرُ حَدِيثِ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُونَ تَكَافَوُا مَا لَهُمْ فِي كِتَابِ الْقصاصِ - میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

قاصد اور ایچیوں کو قتل نہیں کیا جاسکتا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان (کاذب نبوت) کے ذریعہ قاصد ابن النواصر اور ابن اناں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں مداخلت نہ کرے آپ ان سے فرمایا کیا تم اس امر کا اعتراف کرتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انھوں نے کہا ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مسلمان خدا کا رسول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خدا اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تم دونوں کو مار ڈالتا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس

۳۸۰۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَاصِرِ وَابْنُ اَنَانَ رُسُلًا مُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَ مُسْلِمًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رُسُلًا لَقَتَلْتُكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَمَنْصَبَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُولَ لَا يُقْتَلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

وقت سے یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا!

مال غنیمت کی تقسیم اور اُس میں خیانت کرنے کا بیان

فصل اول

غنیمت کا مال مسلمانوں کے لئے حلال کیا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کو حلال نہ تھا۔ خداوند تعالیٰ نے جب ہم کو کمزور و نحیف دیکھا تو اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔

۳۸۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِرَجُلٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَجَهْرَنَا فَطَيَّبَهُ لَنَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کا ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حنین کے سال (فتح مکہ کے بعد) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے چلے جب ہم کافروں سے معرکہ آرا ہوئے تو مسلمانوں کو شکست کی سی صورت نظر آئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک کافر ایک مسلمان پر قابو پا گیا ہے میں نے پیچھے سے کافر پر تلوار مار دی

۳۸۰۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّفَقْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ خَدَعَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبَهُ

جو اس کی گردن کی رگ پر پڑی اور اس کی زرہ کو کاٹ ڈالا وہ مجھ پر
بھیٹ پڑا اور پکڑ کر اس زور سے دبا کہ موت کا مزہ آگیا۔ پھر موت نے
اس کو پکڑ لیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب
سے ہوئی میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہو کہ دشمن کے سامنے سے بھاگ
رہے ہیں، انھوں نے کہا خدا کا یہی حکم ہے اس کے بعد مسلمان شکست
کھا کر واپس چلے آئے اور ایک موقع پر بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ رکھتا ہو اس
کے سامان کا وہی مالک ہو۔ میں نے اپنے دل میں کہا میری نحو ہی کون دیکھا
کہ میں نے اس مشرک کو قتل کیا ہے، پس میں خاموش بیٹھا رہا۔ رسول اللہ
نے پھر انھیں الفاظ کا اعادہ کیا۔ میں نے پھر اپنے دل میں کہا میری گواہی کون
دے گا۔ میں پھر خاموش بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسری
مرتبہ ان الفاظ کا اعادہ فرمایا۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا ابو قتادہؓ کیا ہے؟ میں نے واقعہ عرض کیا ایک شخص
نے میرے بیان کی تصدیق کی اور کہا کہ اس مشرک کا سامان میرے پاس ہے
اور پھر آنحضرتؐ سے اس نے عرض کیا کہ آپ اس معاملہ میں ابو قتادہؓ کو
راضی کر دیجئے یعنی اس مشرک کے اسباب کے بدلے مجھ سے کچھ اور دی لو اگر
یہ اسباب پر دونوں کے درمیان مصالحت کر دیجئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
یوں نہیں۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خدا کے اس شیر (ابو قتادہؓ)

مِنْ تَوَّابِهِ عَلَى جَبَلٍ عَافِيَةٍ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَتْ
الدَّارُوعَ وَاقْبَلَ عَلَى فَضِيحَتِي ضَمَّةً وَجَدْتُ
مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ السَّمَوَاتُ
فَأَرْسَلَنِي فَلَجِجْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ
مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعُوا
جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ
مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ
جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاخْرُجْ
فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْزِيهِ مِنِّي
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا هَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى
أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَاتَّبَعْتُ بِهِ فَخَرَفَا
فِي بُيُوتِي سَلْمَةً فَإِنَّهُ لَا دَوْلَ مَالٍ تَأْخُذُ
فِي الْإِسْلَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی طرف اس معاملہ میں اس کی مرضی کے خلاف کوئی ارادہ نہ کریں ابو قتادہؓ خدا کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور خدا اور رسول خدا کی خوشی حاصل کرنے
کے لئے لڑتا ہے ایسی حالت میں کیوں کر ممکن ہے کہ اس کا سامان مجھ کو دیدیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) فرمایا ابو بکرؓ
نے یہ سچ کہا تو اس مشرک کا سامان ابو قتادہؓ کو دیدیے اس شخص نے اس کافر کا سامان مجھ کو دیدیا جس سے میں نے ایک باغ خریدا جو قبیلہ بنی سلمہ میں واقع ہے
اور یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا تھا (بخاری و مسلم)

مال غنیمت کی تقسیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت
میں) ایک شخص اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے یعنی ایک
حصہ آدمی کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْرَهُمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ
سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مال غنیمت میں غلام اور عورتوں کا حصہ مقرر نہیں

حضرت یزید بن ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے ابی بن عباسؓ کو
خط لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مال غنیمت میں سے کچھ دیا
جائے (جب وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں؟ ابی بن عباسؓ نے یہ سچ
کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجا کہ غلام اور لونڈی کا مال غنیمت میں کوئی

۳۸۱۰ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَتَبَ نَبِيُّهَا
أَبِي وَرَدِي إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ
وَالْمَرْأَةِ يَخْصُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا
فَقَالَ لِيَزِيدَ أَكْتُبْ إِلَيْهِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا

حصہ مقرر نہیں ہے ان کو کچھ لے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ کو لکھ کر دریافت کرتے ہو کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے جہاد میں شرکت کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا (مال غنیمت میں) ان کا کوئی حصہ مقرر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مرئیوں کی تیار داری کرتی تھیں اور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیا جایا کرتا تھا لیکن آپ نے ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔ (مسلم)

سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْذِيََا وَفِي رِوَايَةٍ كُتِبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُوُ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يُضْرَبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْرُوُ بِهِنَّ يَدَاؤِثِنَ الْمَرْضَى وَيُحْذِيَنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مخصوص طور پر بعض مجاہدین کو ان کے حصہ سے زائد دیا جاسکتا ہے

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے غلام رباح کے ساتھ اپنی سواری کے اونٹ بھینچے۔ میں بھی رباح کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فراری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا میں ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار بلند آواز میں یہ الفاظ کہے۔ خبردار ہو دشمن نے لوٹ لیا اس کے بعد میں عبدالرحمن اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے روانہ ہوا اور تیر بھینکے اور رجز یہ الفاظ کہنے شروع کئے۔ میں کہتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن مجھے آدمیوں یعنی کافروں کی مملکت کا دن ہے میں برابر تیراتا اور دشمن کی جو سواریاں ملتی جاتی ان کی کونچیں کاٹتا جا رہا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ ملنا شروع ہوئے۔ جو اونٹ راستے میں ملتا میں اس کو وہیں چھوڑ دیتا اور اُگے بڑھتا۔ غرض ایک ایک کر کے حضور ﷺ کے سارے اونٹ میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دیے پھر دشمنوں نے چادریں اور زبرے ڈالنا چاہے، تاکہ وہ ہلکے ہو جائیں اور آسانی سے بھاگ سکیں یہاں تک کہ انھوں نے تین چادریں اور تین زبرے پھینک دیے میں ان چادروں اور زبروں پر نشان کے پتھر رکھتا جاتا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ تشریف لائیں تو شناخت کر لیں مختصر یہ میں نے ان کا پیچھا دوڑنا کیا حتیٰ کہ میری نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی اور رسول ﷺ نے اس واقعہ کے متعلق فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں کا بہترین سوار ابو قتادہؓ ہے اور پیدلوں میں بہترین پیدل سلمہ بن اکوعؓ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو (کہہ کر) دو حصہ مرحمت فرمائے یعنی ایک حصہ سوار کا اور ایک پیدل کا اور دونوں حصے میرے لئے جمع کئے پھر حضور ﷺ نے مجھ کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا جس کا نام مد غصباؓ تھا۔ اور پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۳۸۱/۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ مَعَ رِبَاحٍ غُلَامٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ آغَارَ عَلَا ظَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى أَكْمَةِ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدْيَنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَا حَاةُ ثَمَرِ خَرْجٍ فِي أَنْثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَارْتَجِرْ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكُوْعِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضِيعِ - فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِمُهُمْ بِهَمٍّ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَفْنَاهُ وَرَأَى ظَهْرِي ثُمَّ اتَّبَعَهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بَرْدَةً وَثَلَاثِينَ رَمِيًّا يَسْتَحْفُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ نَسِيئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يُعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى رَأَيْتُ قَوَارِصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَتَّى أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فَرَسَانَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَالِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ وَ سَهْمِ الرَّاجِلِ فَجَمَعْتُهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى عَلَى الْعَصْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ (رواہ مسلم)

۳۸۱۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَقَلَّبُ بَعْضُ مَنْ تَبِعَتْهُ مِنَ السَّابِإِ أَنْفُسُهُمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْحُجَّاشِ (مُتَّفَقٌ)

۳۸۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَفَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوَى نَصِيئَاتٍ مِنَ الْحُسَيْنِ فَاصْبَابِي شَارِدٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسلمانوں کے ان جانوروں اور غلاموں کا حکم جو خود دشمنوں کے ہاتھ لگ جائیں اور پھر مال غنیمت میں واپس آئیں

۳۸۱۴ وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ قَرَسٌ لَهَا فَتَاخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَزَادَ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ لَهُ فَالْحَقَّ بِالرُّومِ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَزَادَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رواہ البخاری)

غیر کے مال خمس سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کی محرومی

۳۸۱۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ جُبَيْرٍ وَتَرَكَتْنَا وَنَحْنُ مَمْرُكَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شِعْبٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا

۳۸۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقْتُمُّ قِسْمَهُمْ فِيهَا وَآيُّهَا قُرَيْبَةُ عَصَمْتُ اللَّهُ فَرَسُولُهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ (رواہ مسلم)

۳۸۱۷ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۱۸ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۱۹ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو جن کو لشکروں میں بھیجا کرتے تھے خاص طور پر، عام حصہ سے کچھ زیادہ دے دیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اس حصہ کے علاوہ جو خمس میں سے ہم کو ملا تھا کچھ زیادہ مرحمت فرمایا اور مجھ کو ایک بوڑھی اونٹنی ملی۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے ان جانوروں اور غلاموں کا حکم جو خود دشمنوں کے ہاتھ لگ جائیں اور پھر مال غنیمت میں واپس آئیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا اور دشمنوں نے اس کو پکڑ لیا جب کافروں پر مسلمانوں نے غلبہ حاصل کیا تو وہ گھوڑا مال غنیمت میں حاصل کر لیا گیا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا اور یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام بھاگ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹیوں پر قحط حاصل کی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس غلام کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس دیدے۔ (بخاری)

(رواہ البخاری)

غیر کے مال خمس سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کی محرومی

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ خیر کے خمس میں سے نبی مطلب کو حصہ دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ ہم اور وہ دونوں ایک مرتبہ کے ہیں (یعنی بنی مطلب اور بنو ہاشم دونوں ایک ہی ہیں) آپ نے فرمایا بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی قبیلہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو تقسیم میں سے کچھ نہیں دیا۔ (بخاری)

۳۸۱۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ جُبَيْرٍ وَتَرَكَتْنَا وَنَحْنُ مَمْرُكَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شِعْبٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا

۳۸۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا قُرَيْبَةُ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقْتُمُّ قِسْمَهُمْ فِيهَا وَآيُّهَا قُرَيْبَةُ عَصَمْتُ اللَّهُ فَرَسُولُهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ (رواہ مسلم)

۳۸۱۷ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۱۸ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۱۹ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۲۰ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

۳۸۲۱ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَانَ فِي مَالٍ غَنِيمَةٍ كُنِيَ وَلِيَّهِ بَارِعٌ

کو یہ فرماتے تھا کہ بعض لوگ خدا کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا آپ نے اس کو سخت گناہ بتایا اور پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہو اور وہ بتلا ہو (یعنی جو شخص مثلاً اونٹ کو غنیمت کے مال میں سے خیانت کر کے لیکھا تو قیامت کے دن اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا) اور وہ پھر مجھ سے یہ کہے کہ اے خدا کے رسول میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میرا جو کچھ فرض تھا میں دنیا میں تم تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہاتا ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے (یعنی میری سفارش فرمائیجئے) اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ کو شریعت کے احکام پہنچا دیئے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور مہیاتی ہو (یعنی چلتی ہو) اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے اب میں کچھ نہیں کر سکتا میں اپنا پیام تجھ تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر آدمی (غلام یا لونڈی) ہو اور وہ چلتا ہو اور کہے کہ یا رسول اللہ مجھ کو اس سے بچائیے اور میری فریاد کو پہنچائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک شریعت کے احکام پہنچا دیئے اور میں کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر میری سفارش کر دیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک پہنچا دیئے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا یا چاندی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں شریعت کے احکام تجھ تک پہنچا چکا۔ (بخاری و مسلم)

جس مال سے مسلمانوں کے حقوق متعلق ہوں اس میں ناحق تصرف کرنے والوں کے بارے میں وعید

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام جس کا نام مدغم تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا یہ غلام رسول اللہ ﷺ کے کجاوہ کو (ایک روٹ)

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ اِنَّ رِجَالًا یَسْخَرُوْنَہُمْ فِیْ مَالِ اللہِ یَغْرِخُوْنَہُمْ فَلَہُمْ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ۔ (رواہ البخاری)

۳۸۱۸ وَعَنْ ابْنِ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ مَا فِیْنَا رَسُوْلٌ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذَاتَ یَوْمٍ فَاذْکَرَ الْغُلُوْلَ قَعَطَہُ وَعَظَّمَ اَمْرًا ثُمَّ قَالَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بِعَیْرٍ لَّہٗ رِغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَّہٗ حَمْحَمَہُ فِیْقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاةٌ لَّہَا تَعَاوُیْقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَّہَا صِیَاحٌ فِیْقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فِیْقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اَلْفِیْتَ اَحَدَکُمْ یٰحِیُّ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ فِیْقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَعِثْنِیْ فَا قُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ۔ رُمِّفَیْ عَلَیْہِ وَہٰذَا الْفُظُّ مُسْلِمٌ وَہُوَ اَتَمُّ

کیرے ہوں اور حرکت کرتے ہوں اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری سفارش کر دیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک پہنچا دیئے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا یا چاندی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں شریعت کے احکام تجھ تک پہنچا چکا۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۱۹ وَعَنْہُ قَالَ اٰتٰی رَجُلًا لِّرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غُلَامًا یَقَالُ لَہٗ یَدْعُمُ فَبَیْنَا مَدْعَمٌ یَّحْطُ رَحْلًا لِّرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

اتار رہا تھا کہ اس کو ایک تیرا کر لگا جس کے پھینکنے والے کا پتہ نہ تھا اور مدغم کر گیا لوگوں نے کہا مدغم کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ چار جس کو مدغم نے خیبر کے دن مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے لے لیا تھا آگ کے شعلے بن کر مدغم پر بھر کر رہی ہے لوگوں نے آپ کے ان الفاظ کو سنا تو اس وعید سے ڈر گئے، چنانچہ فوراً ایک شخص ایک دو تیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا جس کو معمولی سی چیز سمجھ کر اس نے مال غنیمت میں سے لے لیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارا لئے آگ کے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا ایک شخص محافظ یا داروغہ تھا جس کا نام کرکرہ تھا۔ وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کے اندر ہے لوگوں نے اس کا سامان دیکھا تو اس میں ایک مکلی پائی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے خیانت کر کے لیا تھا۔ (بخاری)

مجاہدین کے مال غنیمت میں سے خورد و نوش کی چیزوں کو تقسیم سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم غزوات میں شہد اور انکو کو پاتے تو ان کو کھا لیتے تھے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاتے تھے کھانے کی چیزوں میں سے بقدر ضرورت دار الحرب میں کھا لینا جائز ہے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھ کو حربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی ملی۔ میں نے اس کو اٹھالیا اور اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہ آج میں اس حربی میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے مسکرا رہے تھے یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرما رہے تھے (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ کی حدیث ”مَا أُعْطِيَكُمْ الْحَرْبُ“ دُرُقُ الْوَلَاةِ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

مال غنیمت کے جواز کے ذریعہ امت محمدی کو دوسری امتوں پر فضیلت

حضرت ابی امامہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو انبیاء پر فضیلت بخشی ہے یا آپ نے فرمایا کہ خدا نے میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت بخشی ہے اور مال غنیمت کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔ (ترمذی)

وَسَلَّمَ إِذَا صَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبَتًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّيْطَانَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَكْرِمُ حَبِيرٌ مِنَ الْغَايِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشَرَاكِ أَوْ شَرَاكِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَرَاكِكَ مِنَ النَّارِ أَوْ شَرَاكِكَ مِنَ النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ كَرْمَرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ خَذْهُ هَبُوا يَنْظُرُونَ وَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ عَلَّهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَصِيبُ فِي مَعَارِزِنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَ لَا نَرْفَعُهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ أَصَبْتُ جَرَّ أَبَا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِّنْ هَذَا شَيْئًا فَالْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا أُعْطِيَكُمْ فِي بَابِ رِذْقِ الْوَلَاةِ -

۳۸۲۳ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَ أَحَلَّ لَنَا الْغَنَامَ - (رَوَاهُ تِرْمِذِي)

مقتول کا مال قاتل کو ملے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا اسباب اسی کے لئے ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسی روز میں آدمیوں کو مارا اور ان کے سامان کو لے لیا۔
(دارمی)

حضرت عوف بن مالک شعبی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ قاتل کے لئے ہے اور اس مال میں سے خمس نہیں نکالو۔ (ابوداؤد)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے حصے سے زیادہ) مجھ کو ابو جہل کی تلوار دی اور ابو جہل کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ (ابوداؤد)

- غلام کو مال غنیمت میں سے مقوڑا بہت دیا جاسکتا ہے

حضرت ابی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا میرے مالکوں نے میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور بتایا کہ میں ان کا غلام ہوں پس آپ مجھ کو حکم دیا کہ میں ہتھیار باندھوں اور مجاہدوں کے ساتھ رہوں۔ چنانچہ میرے جسم پر تلوار باندھی گئی (میرا قد چوں کہ چھوٹا تھا) اس لئے میں تلوار کو گھسیٹتا ہوا چلتا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مقوڑا مال اس کو بھی دو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک منتر پیش کیا (یعنی پڑھ کر سنا یا جس کو میں محبوبوں و دیوانہ پر پڑھا کرتا تھا آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کا اتنا حصہ موقوف کر دو اور اتنا باقی رکھو) (ترمذی)

خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم

حضرت مجمع بن جاریہ کہتے ہیں کہ خیبر کا مال غنیمت اور زمین ان لوگوں کی تقسیم کی گئی جو مدینہ کی صلح میں شریک تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اٹھارہ حصے کئے۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جس میں تین سو سوار تھے۔ سواروں کو اپنے دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔ (ابوداؤد)

ابوداؤد نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح تر ہے اور اسی پر اکثر ائمہ کا عمل ہے اور حضرت مجمع ابن جاریہ کی حدیث میں گمان ہے کہ تین سو سوار نہ تھے بلکہ دو سو سوار تھے۔

۳۸۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْثَنَ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَالْحَةَ يَوْمَ مَيْثَنَ عَشْرِينَ رَجُلًا وَآخِذًا سَلَا بِهِمْ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)
۳۸۲۵ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ وَلَكَرَيْخِمِ السَّلْبِ -
۳۸۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۲۷ وَعَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي الْخَيْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَتَبُوا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبُوا لِي أَنِّي مَمْلُوكٌ - فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ حُرَّتِي الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رِقَبَةً كُنْتُ أَسْتَفِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) إِلَّا أَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ -

۳۸۲۸ وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ الْفَارِسَ وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالتَّرَاجِلَ سَهْمًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُثْمَانَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَآتَى الْوُحُومُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا أَمَاكُنِي فَارِسٍ -

جہاد میں زیادہ سعی و محنت کرنے والوں کے لئے مال غنیمت میں سے خصوصی حصہ

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ میں سب سے پہلے حصہ لیا تھا چوتھائی مال غنیمت دیا اور ان لوگوں کو جو لشکر کی واپسی پر دشمن کے مقابلے میں رہتے تھے تہائی مال دیا۔ (ابوداؤد)

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس نکالنے کے بعد سب سے پہلے لڑنے والوں کو چوتھائی حصہ زیادہ دیتے تھے اور واپسی کے بعد لڑنے والوں کو تہائی زیادہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۳۸۲۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مُسْلِمَةَ الْفَهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ الرُّجُحَ فِي الْبَدَاةِ وَالثُلُثَ فِي الْوَسْطَى وَجَعَلَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْقِلُ الرُّجُحَ بَعْدَ الْخُمْسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا أَقْبَلَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مال فنی میں کوئی خصوصی حصہ نہیں

حضرت ابی الجوزیہ جری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ کی خلافت کے ایام میں میں نے ردم کی زمین میں ایک سرخ رنگ کی ٹھلیا پائی جس میں دینار بھرے ہوئے تھے اور ہمارا سردار رسول خدا ﷺ کے صحابیوں میں سے ایک شخص تھا جو قبیلہ بنی سلیم میں سے تھا اور جس کا نام معن بن یزید تھا۔ میں اس ٹھلیا کو اپنے سردار کے پاس لے آیا۔ سردار نے ان دیناروں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھ کو بھی اتنا ہی دیا جتنا اور کسی شخص کو دیا تھا اور پھر کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ملے ہوئے یہ نہ سنا ہوتا کہ زیادہ دینا خمس کے بعد ہوتا ہے یعنی اس میں سے کسی کو زیادہ دیا جاسکتا ہے جس میں سے خمس نکالا جائے اور مال چونکہ قبر و غلبہ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس میں سے خمس نہیں نکالا جاسکتا تو میں ضرورتاً کو اس مال میں سے کچھ زیادہ دیتا۔ (ابوداؤد)

۳۸۳۱ وَعَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ الْجَرِيِّ قَالَ أَصْبَحْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَدَّةَ حِمَاةٍ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي امْرَأَةٍ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ ابْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا قَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا آتَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَقْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لَأَعْطَيْتُكَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شریک معرکہ نہ ہونے والوں کو مال غنیمت میں سے خصوصی عطیہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت خیبر کو فتح کر چکے تھے آپ مال غنیمت میں سے ہم کو بھی حصہ دیا۔ یا ابو موسیٰ نے یہ کہا کہ خیبر کے مال غنیمت میں سے ہم کو بھی دیا اور کسی ایسے شخص کو جو خیبر کی فتح کے وقت غائب تھا حصہ نہیں دیا مگر اس شخص کو جو آپ کے ساتھ حاضر تھا البتہ ہماری کشتی والوں کو یعنی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو ان کے حصے دیتے۔ (ابوداؤد)

۳۸۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدْ مَنَّا وَاقِفًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفْتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهُمْ وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنِ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَ أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مال غنیمت میں خیانت کرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے آنحضرت کا انکار

حضرت یزید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے خیبر کے دن ایک شخص مر گیا رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کے جنازے پر نماز

۳۸۳۳ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُوفِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پڑھو۔ یہ شکر خوف سے لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا آپ نے اس نذیر کو ملاحظہ کر کے فرمایا تمہارے ساتھی نے خدا کی راہ میں (یعنی مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہے ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو اس میں بہوردی عورتوں کے پہننے کی پوتھوں کو پایا جن کی قیمت دو درہم سے زیادہ نہ تھی۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

مالِ غنیمت جمع کرانے میں تاخیر کرنے والے کے بارے میں وعید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے۔ چنانچہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کا اعلان کر دیتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے۔ آپ سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرما دیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بالوں کی ایک رسی لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ مالِ غنیمت کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے بلال رضی اللہ عنہ کے اعلان کو سنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا اس نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو اس کو اس وقت کیوں نہیں لایا؟ اس نے کچھ عند کیا۔ آپ نے فرمایا تو اسی حالت پر قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ لوں گا۔ (ابوداؤد)

مالِ غنیمت میں خیانت کی سزا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے عمر رضی اللہ عنہ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اس کو مارا۔

(ابوداؤد)

خان کی اطلاع نہ دینے والا بھی خان کے حکم میں ہے

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کو جو چھپاتا ہے وہ اسی کی طرح ہے۔

(ابوداؤد)

غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اس کی خرید و فروخت کی ممانعت

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

(دارمی)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے

وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ
وُجُوهُ النَّاسِ لِدَالِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غُلَّ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَلَسْنَا مَنَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَزَائِنًا
مِنْ خَزَائِنِهِمْ لَا يَسَاوِي دِرْهَمَيْنِ - (دواۓ
مَالِكٍ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

۳۸۳۳
۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً
أَمَرَ بِلَاةٍ لَمْ يَنَادِ فِي النَّاسِ فَيَجِئُ نَاسٌ
بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخْبِرُهُمْ وَيَقْسِمُهُمْ فَيَجَاءُ رَجُلٌ يَوْمًا
بَعْدَ ذَلِكَ بِزَمَامٍ مِنْ شَحْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا أَفِيمَا كُنَّا أَصْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ أَسَمِعْتُ بِلَاةً
يَنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ
تَجِيءَ بِهِ فَأَعْتَدَ قَالَ كُنْتُ أَنْتَ تَجِيءُ
بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبِلَهُ عَنْكَ -

(دواۓ ابوداؤد)

۳۸۳۵
۲۹ وَعَنْ عُمَرَ وَ بِنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبَا بَكْرٍ
وَعُمَرُ حَدَّثُوا مَنَاعَ الْغَنَائِ وَ ضَرْبُوهَا -

(دواۓ ابوداؤد)

خان کی اطلاع نہ دینے والا بھی خان کے حکم میں ہے

۳۸۳۶
۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَكْتُمُ
غَنَاءً فَإِنَّهُ مِثْلُهُ - (دواۓ ابوداؤد)

غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اس کی خرید و فروخت کی ممانعت

۳۸۳۷
۳۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَارِمِ حَتَّى
تَقْسَمَ - (دواۓ الترمذی)

۳۸۳۸
۳۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - اِنَّهٗ نَهَى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تَقْسَمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (درآمدی)

۳۸۳۹ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ هَذَا الْمَالَ خِصْرَةٌ خُلُوهُ فَمَنْ اَصَابَهُ بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرَبُّ مُتَحَدِّثٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَّالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ كَوْنٌ اِلَّا النَّارُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مال غنیمت میں ناحق تصرف کرنے والے دوزخ کی آگ کے سزاوار ہوں گے
حضرت خولہ بنت قیس کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ مال سبز ہے اور شیریں یعنی مال غنیمت پسندیدہ چیز ہے جس شخص کو یہ حق کے طور پر ملے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے مال میں سے (یعنی مال غنیمت میں سے) جس چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لئے صرف دوزخ کی آگ ہے۔ (ترمذی)

ذوالفقار تلوار کا ذکر

۳۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَقَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهَذَا الَّذِي زَاى فِيهِ الرَّوْحُ يَأْتِيَوْمَ اُحْدٍ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن اپنی تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا اپنے حصّہ زیادہ لی۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ تلوار وہ تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی کسی چیز کو استعمال کرنے کی ممانعت

۳۸۴۱ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِّنْ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اُجْفِفَهَا رَدَّ فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِّنْ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَ رَدَّهٗ فِيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رُوَيْفِعِ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مال غنیمت کی کسی سواری پر سوار نہ ہو اور جب وہ دُلبلی ہو جائے تو اس کو مال غنیمت میں واپس کر دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مال غنیمت کا کوئی کپڑا نہ پہنے اور جب وہ پُرانا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے۔ (بخاری)

مال غنیمت میں کھانے کی جو چیزیں ہاتھ میں آئیں ان کا حکم

۳۸۴۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تَخْتَصِمُونَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَنَّا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَكَانَ الرَّجُلُ يَحْجِيْ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت محمد بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کی چیزوں میں سے پانچواں حصّہ نکال کر لےتھے۔ انھوں نے کہا ہم کو خیبر کے دن کھانے کی چیزیں ملیں۔ ہر ایک شخص آتا اور ان کے بقدر ضرورت لے جاتا تھا۔ (بخاری)

۳۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِيْ زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُوْخَذْ مِنْهُمْ اَلْخَمْسُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لشکر مال غنیمت میں سے کھانا اور شہد لایا اس لشکر سے پانچواں حصّہ اس میں سے نہ لیا گیا۔ (بخاری)

۳۸۴۳ وَعَنْ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْخَزْزَرِ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَفْسُهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا نَزْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَآخِرِ جُنَّتِنَا مَقْلُوعَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قاسم بن رسول رضی اللہ عنہ وسلم کے کسی صحابی سے روا کرتے ہیں کہ ہم غزوات میں ادنیوں کا گوشت کھایا کرتے اور تقسیم نہ کرتے تھے (یعنی مالِ غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم اپنے ڈبروں خیموں کو واپس آتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوئی ہوتیں۔ (ابوداؤد)

خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن بے عزت ہونا پڑے گا

۳۸۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ آذُوا الْخَنَاطَ وَالْبَغِيطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ -

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (مالِ غنیمت میں سے) سوئی اور تاگا (بھی) آدا کر داور خیانت سے بچو اس لئے کہ خیانت کرنا قیامت کے دن خیانت کرنے والوں پر عار ہوگا۔ دارمی اور نسائی نے یہ حدیث عمر بن شعیب کے واسطے سے روایت کی ہے۔

مالِ غنیمت میں حقیر ترین چیز بھی خیانت مستوجب مواخذہ ہے

۳۸۴۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَقْعِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا أَوْ رَفَعَ إصْبَعَهُ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذَا الْخَنَاطَ وَالْمُحْطِطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي بَيْدَةٍ كُتِبَ فِي شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ إِيَّاهُ صِلَحَ بِهَا بَرْدَعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِلنَّبِيِّ عَيْدٍ الْمَطْلَبُ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا بَلَغْتَ مَا أَرَى فَلَا أَرْبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب تشریف لائے، اور اس کے کوہان میں سے تھوڑے سے بال لئے اور پھر فرمایا: لوگو! مالِ غنیمت میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ اونٹ کہہ کر اپنے کوہان کے ان بالوں کو دکھایا جو آپ کی انگلی میں تھے، مگر پانچواں حصہ (میرا ہے یعنی خدا اور اس کے رسول کا) اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہیں پر خرچ کیا جاتا ہے پس تم مالِ غنیمت میں سے جو تمہارے پاس ہو اور ابھی تقسیم نہ کیا گیا ہو (سوئی اور تاگا بھی دے دو) (سنکر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کی رسی کا ٹکڑا تھا اور عرض کیا: میں نے رسی کا یہ ٹکڑا اس لئے اپنے پاس رکھ لیا تھا کہ میں اس سے اپنے پالان کے نیچے کبلی کو درست کر لوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی میں جس قدر میرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے اس کو میں نے تیرے لئے معاف کر دیا۔ اس شخص نے عرض کیا یہ رسی جب اس حد تک پہنچ گئی (یعنی اس درجہ کے گناہ تک) تو مجھ کو اس کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے رسی کو پھینک دیا۔ (ابوداؤد)

انحضرت خمس کا مال بھی مسلمانوں ہی کے اجتماعی مفاد میں خرچ کرتے تھے

۳۸۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عَسَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِيَ بَعِيرٌ مِنَ الْمَغَنَمِ فَلَمَّا سَكَمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ -

حضرت عمر بن عبد اسہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مالِ غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی (یعنی اونٹ کو قبلہ رخ سامنے بٹھا کر) سترہ کے طور پر جب اپنے سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے تھوڑی سی اون اکھاڑ اور لوگوں کو دکھا کر فرمایا تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لئے اتنی چیز بھی حلال نہیں ہے مگر پانچواں

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حصہ اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہاری ہی ضرورتوں پر خرچ کیا جاتا ہے

ذوی القربیٰ میں مال خمس کی تقسیم کے موقع پر حضرت عثمان وغیرہ کی محرومی

حضرت جبرین مطعم رضہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ذوی القربے کا حصہ (مال غنیمت میں) بنو ہاشم اور بنو مطلب

میں تقسیم کیا یعنی پانچواں حصہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے تو میں

(یعنی جبریرادی) اور عثمان بن عفان رضہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم

اپنے بنو ہاشم بھائیوں کی فضیلت کے منکر نہیں ہیں کہ آپ ان میں پیدا

ہوئے ہیں لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو تو پانچواں

حصہ دیا اور ہم کو عطاء نہ فرمایا حالانکہ ہم اور وہ ایک ہی دادا کی اولاد ہیں

یعنی ان کی اور ہماری قرابت ایک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے ”بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں اس طرح یہ کہہ کر آپ نے

ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل کیں (یعنی جس طرح یہ انگلیاں

بہم وصل ہیں اسی طرح) یہ دونوں خاندان ایک ہیں (شافعی) اور نسانی

کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ”میں اور بنو مطلب کبھی جدا نہیں

ہوتے نہ ایام جاہلیت میں اور نہ اسلام میں۔ یعنی ہم (بنو ہاشم) اور وہ

(بنو مطلب) ایک چیز ہیں یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک

فصل سوم

دوسرے میں داخل نہیں (بخاری)

ابو جہل کے قتل کا واقعہ؟

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں صف میں

کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دو انصاری لڑکوں کو دیکھا جو

بالکل نوجوان تھے میں نے اپنے دل میں کہا کاش میں دو طاقتور اور تجربہ کار

لوگوں کے درمیان (یعنی ان لڑکوں کو میں نے ذلیل و حقیر جانا) ناگیا

ان میں سے ایک نے مجھ کو ٹھوکا دیا اور مجھ سے پوچھا: ”چچا! کیا تم جہل

کو پہچانتے ہو؟ (یعنی دشمنوں کی صف میں وہ کہاں کھڑا ہے اور کون سا ہے؟)

۳۸۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَافٍ

فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ

شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ مَبَيْنٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثُهُ

أَسْنَأْتُهُمَا فَنَمَتْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَصْلَعٍ مِنْهُمَا

فَعَمَرَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عِمَّ هَلْ نَعْرِفُ

أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتَكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي

اس مضمون کی ایک حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ہم اور آپ ایک دادا کا اولاد ہیں یعنی عبدالمناف کی کچھ آپ عبدالمناف کی

دو بیٹیوں نوخل جن کی اولاد قبیرہ ہیں اور عبد شمس جن کی اولاد عثمان ہیں کو ذوی القربیٰ کے حصہ سے کیوں محروم رکھا۔ واقعہ یہ ہے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی نبوت کے وقت عبد شمس اور نوخل نے باہم یہ عہد کیا تھا کہ جب تک بنو ہاشم اور

بنو مطلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں اس وقت تک ان سے مناکحت، بیع اور شراہ کی جائے یعنی انھوں نے تعلقات منقطع کر لئے لیکن

بنو ہاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں متحد رہے ۱۲ مترجم

قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسْتَبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَعَنَ رَأْيُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَةً حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ مِمَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِدَلَالِكَ قَالَ دَعَمَنِي الْآخِرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمَّا انْشَبَّ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرِيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي تَسَالَى فِي عَنْهُ قَالَ فَأَبْتَدَرَا هُ سَيَفِيهِمَا فَضَرَبَا هُ حَتَّى قَتَلَا هُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَتَيْتُكُمْ قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّكُمْ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَ لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ لَا يَكِلَاهُ كَمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سامان کو معاذ بن عمرو بن جموح کو دیوا دیا اور وہ دونوں لڑکے جنہوں نے ابو جہل کو قتل کیا تھا معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عمرو بن جموح ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّا نَطْلُقُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَنُجِدُّهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَمْرٍو حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ يَلْحِقِيهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ قُتِلَ رَجُلٌ قَتَلْتُمُوهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرَ أَكْثَرَ قَتَلْتَنِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قریش میں میرا درجہ بلند ہو جائے گا) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو جہل نے یہ کہا کہ ان میں سے کوئی غیر زراعت پیشہ قتل کرتا۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۵۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے کہا "ہاں (میں جانتا ہوں) مگر کبھی تم اس کو کیوں دریافت کرتے ہو؟" اس نے کہا مجھ کو بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ کو گالیاں دیا کرتا ہے اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھوں تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جڑنا ہو جب تک کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کی جلد آنے والی موت ایک کو دوسرے سے جڑنا کرے (عبدالرحمن راوی) کہتے ہیں کہ اس لڑکے کے ان الفاظ کو سنکر میں حیران رہ گیا۔ پھر مجھ کو دوسرے لڑکے نے ٹھوکا دیا اور مجھ سے وہی الفاظ کہے جو پہلے نے کہے تھے میں نے فوراً دشمن کے گردہ میں ابوبہل کو دیکھا جو لوگوں کے درمیان پھرتا تھا اور ان لڑکوں سے کہا تم دیکھتے ہو تمہارا مطلوب جس کو تم دریافت کر رہے ہو، وہ پھر رہا ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں میں نے ان دونوں لڑکوں نے اپنی تلواروں کو سونت لیا اور ابوبہل کی طرف دوڑ پڑے اور اُس کو مار ڈالا۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے عرض کیا کہ میں نے اُس کو مارا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا۔ تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے اور پھر آپ نے ابوبہل کے سامان کو معاذ بن عمرو بن جموح کو دیوا دیا اور وہ دونوں لڑکے جنہوں نے ابو جہل کو قتل کیا تھا معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عمرو بن جموح ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا۔ کون ہے جو یہ معلوم کر کے آئے کہ ابو جہل نے کیا کیا یعنی اُس کا کیا حشر ہوا مارا گیا یا زندہ ہے؟ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے اور میدان میں جا کر دیکھا کہ عمار کے دو بیٹوں نے اس کو مارا ہے اور وہ قریب المرگ ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی بکڑ کر کہا تو کیا ابو جہل ہے؟ اس نے کہا ہاں، مرتبہ میں اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں ہے جس کو تم قتل کر دو (یعنی تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو قتل کر دو)

قریش میں میرا درجہ بلند ہو جائے گا) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو جہل نے یہ کہا کہ ان میں سے کوئی غیر زراعت پیشہ قتل کرتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ مال عطا فرمایا اور اس جماعت میں سے صرف ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کچھ نہ دیا جو میرے نزدیک ان سب میں بہتر تھا یہ دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ کیا ہے فلاں شخص کے لئے (کہ اپنے اس کو نبی نہیں دیا) خدا کی قسم میں تو اس کو مومن صادق سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ کہہ کر) میں اس کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ بعد نے تین بار آگے سامنے یہ بات کہی اور اپنے بھی ہر بار یہی جواب دیا اور فرمایا ہر ایک اس شخص کو (مال) دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور یہ محض اس اندیشہ سے ایسا کرتا ہوں کہ کہیں وہ شخص منہ کے بل دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

(بخاری و مسلم)

جنگ میں شریک نہ ہونے کے باوجود مال غنیمت میں سے حضرت عثمان حصہ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہو کر فرمایا: عثمان خدا اور خدا کے رسول کے کام سے گیا ہوا ہے اور میں اس کے نام سے بیعت کرتا ہوں اور پھر مال غنیمت میں سے ان کا حصہ نکالا اور ان کے سوا کسی دوسرے شخص کو جو جنگ میں شریک نہ تھا، حصہ نہ دیا۔ (ابوداؤد)

ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔ (نسائی)

پہلی امتوں میں مال غنیمت کو آسمانی آگ جلا ڈالتی تھی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ انبیاء میں سے ایک نبی (یعنی یوشع بن نون) نے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے مال میں عورت سے نکاح کیا ہو اور اپنی عورت کو اپنے گھر لاکر اس سے حجامت کا ارادہ رکھنا ہو اور ابھی عورت کو اپنے گھر میں نہ لایا ہو۔ اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنا یا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گاہن بکریاں یا اوشیاں خریدی ہوں اور ان

مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اعَجَبُهُمْ إِلَى فَقَمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَأَاهُ مَعَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِثْلًا ذَلِكَ يَكُتَبُ ذَلِكَ سَعْدًا ثَلَاثًا وَاجَابَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَدَاةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشَبَةً أَنْ يَكُتَبَ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَتَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔

۳۸۵۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُمَاةَ إِنْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَإِنِّي أَبَايَ لَهُ فَضْرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَهُمْ وَلَمْ يَصْرِفْ لِحَدِّ غَابَ غَيْرُهُ۔

۳۸۵۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ قِيمَ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنْ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ۔ (رِوَاةُ النَّسَائِيِّ)

۳۸۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَى نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَسْعَى رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا بَنَ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بَيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهَاقَةً أَفَدَنَا مِنَ الْفَرِيَةِ مَلُوءَةً الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ

۱۷ یعنی مومن نہ کہ مسلمان کہ اس لئے کہ مومن کا حال دریافت ہونا مشکل ہے کیونکہ اس کا حقیقی صدق باطن کا نام ہے۔ ۱۲ مترجم لئے یعنی مال دینے سے نفیست و محبت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات مال تا لیفِ قلب کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ وہ خفا ہو کر کفر میں مبتلا نہ ہو جائے اور دوزخ میں منہ کے بل ڈالا جائے۔ ۱۲ مترجم ۱۷ آنحضرت کی صاحبزادی زینہؓ جو حضرت عثمانؓ کی بیوی تھیں بیمار ہو گئیں ان کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ مدینہ بھیج دیا گیا تھا۔ ۱۲ مترجم

فَقَالَ لِلشَّامِسِ إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ بِاللَّهِ أَحَبُّهَا عَلَيْنَا نَحْسَبُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَغْنَى النَّارِ لَنَا كُلُّهَا فَلَمَّا تَطَعِمَهَا فَقَالَ إِنِّي فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا زَادَنِي رِوَايَةً فَلَمْ يَحِلَّ الْغَنَائِمُ إِلَّا حَيْثُ قَبِلْنَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأْيِي ضِعْفَانًا وَخَمْسِينَ فَاحْتَلَمْنَا لَنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) لوگوں سے فرمایا تم میں سے کسی نے مالِ غنیمت کے اندر خیانت کی ہے پس تم کو چاہئے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے (چنانچہ بیعت شروع ہوئی) اور ایک شخص کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ ان نبی نے فرمایا تیرے قبیلہ کے اندر خیانت ہو پھر اس قبیلہ کے لوگ سونے کا ایک ستر لائے جو ستر کی مانند تھا اور اس کو جنگل میں رکھ دیا آگ آئی اور اُس نے اس کو جلا دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے فرمایا ہم سے پہلے کسی امت کے لئے مالِ غنیمت حلال نہ تھا پھر خداوند تعالیٰ نے عظیمتوں کو ہمارے لئے حلال فرمادیا اس لئے کہ خدا نے ہم کو کمزور اور ضعیف پایا اور مالِ غنیمت سے ہماری مدد کی۔ (بخاری و مسلم)

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا دوزخ میں ڈالا جائے گا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بدر کے دن نبی ﷺ کے پاس چند صحابی آئے اور باہم یہ کہنا شروع کیا۔ فلاں شخص شہید ہے اور فلاں شخص شہید ہے (یعنی آج فلاں شخص شہید ہوا ہے) یہاں تک کہ وہ یہ کہتے ہوئے ایک شخص کی نعش پر سے گزرے اور کہا فلاں شخص شہید ہے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے یہ سنا کہ ہاں ہرگز نہیں میں نے اس شخص کو دوزخ میں دیکھا ہے اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک کپڑا لی جڑائی تھی اس کے بعد اپنے فرمایا اے خطابؓ بیٹے! جانو لوگوں کے درمیان بیکار میں بارہ کہہ دو کہ جنت میں صرف مومن کامل ہی داخل ہوں گے۔ عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں گیا اور تین بار بیکار کہہ کر یہ کہا کہ درجہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔ (مسلم)

۳۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَيَّ رَجُلٌ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بَرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْعَاءٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَاكَ الْغَنَائِمُ فَجَاءَتْ يَغْنَى النَّارِ لَنَا كُلُّهَا فَلَمَّا تَطَعِمَهَا فَقَالَ إِنِّي فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا زَادَنِي رِوَايَةً فَلَمْ يَحِلَّ الْغَنَائِمُ إِلَّا حَيْثُ قَبِلْنَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأْيِي ضِعْفَانًا وَخَمْسِينَ فَاحْتَلَمْنَا لَنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جزیہ کا بیان

بَابُ الْجَزْيَةِ
فصل اول

مجوسیوں سے جزیرہ لیا جاسکتا ہے

حضرت بکاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جزیر بن معاویہ کا منشی تھا جو احنف کا

۳۸۵۶ عَنْ بَكَّاءَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبَ الْجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

چھا ہے۔ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک خط آیا ان کی وفات
ایک سال پہلے اس میں لکھا تھا کہ مجوسیوں میں سے ذی حرم کو جدا کر دو راتوں
پرستوں میں ذی حرم یعنی ماں بیٹی وغیرہ وہ تمام عورتیں حلال تھیں جن سے
اسلام میں نکاح حرام ہے اور مجوسی ماں بیٹی وغیرہ سے بھی نکاح کر لیتے
تھے حضرت عمر نے اپنے ایام میں یہ حکم جاری کیا کہ جو حرم عورتیں مجوسیوں
نکاح میں ہوں ان کو جدا کر دو یعنی نکاح فسخ کرادو اور آئندہ ذی حرم سے
نکاح کی ممانعت کر دو۔ بجا رکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری کیا
جب عبد الرحمن بن عوفؓ نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجرت
میں سے جزیرہ لیا یہ تب آپؐ نے بھی جزیرہ لیا (بخاری) اور بریدہ کی حدیث "اذا امر بالکفار کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

عَمَّ الْاَخْنَفَ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ
مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرَفَعُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِي حَرَمٍ مِنَ
الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْخُرَيْبَةَ مِنَ
الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا
مِنْ تَمَجُوسٍ بَهْرٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
وَذَكَرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَرَ اَمِيرًا عُلَا
جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ -
مُجُوسٍ جَزِيرَةٍ لِيَا يَتَبَّ اَيُّ جَزِيرَةٍ لِيَا (بخاری) اور بریدہ کی حدیث "اذا امر بالکفار کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

جزیرہ کی مقدار

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو
یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیرہ میں ایک دینار لیں یا
ایک دینار کی قیمت کا معاوضہ فری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔

۳۸۵۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالٍ يَعْنِي تَحْتَلِمَ دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَاذِ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

مسلمانوں پر جزیرہ واجب نہیں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ایک زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں (یعنی ایک مقام پر دو
مذہب کے لوگوں کا اجتماع و قیام مناسب نہیں) اور مسلمان پر جزیرہ جائز
نہیں ہے۔ (احمد ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۵۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلَحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزِيرَةٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

جزیرہ پر صلح

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد
بن ولیدؓ کو اکید دوم (یعنی مقام دوم کے بادشاہ) کے پاس بھیجا خالد
اور ان کے ہمراہیوں نے اکید کو گرفتار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے
وہ اس کے پاس لے آئے۔ آپؐ اس کا خون معاف کر دیا اور جزیرہ پر اس

۳۸۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْكُبَيْرِ رِدْمَةً فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِمْ فَخَفَّنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجَزِيرَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سے صلح کر لی۔ (ابوداؤد)

حضرت حربؓ بن عبد اللہؓ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والد سے زوا
کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دسواں حصہ
دینار تجارت میں سے (یہود و نصاریٰ پر واجب ہے)۔ مسلمانوں پر
نہیں۔ (احمد - ابوداؤد)

۳۸۶۰ وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُسُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

ذمیوں سے معاہدہ کی شرائط زبردستی پوری کرائی جاسکتی ہے

۳۸۶۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَنْتَهِزُ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُصَيِّفُونَ وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوَايَ إِذَا تَأَخَّدَاكَ هَا تَخُذَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جہاد کو جاتے ہوئے (بعض ایسے لوگوں پر گزرتے ہیں جو نہ تو ہماری میزبانی کرتے ہیں اور نہ وہ حق ادا کرتے ہیں جو ہمارے لئے ان پر واجب ہے) (یعنی جہنمیت مسلمان ہونے کے ہماری امداد و اعانت) اور نہ ہم ان سے زبردستی اپنے حق کو حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر وہ جہانماری کے فرائض ادا کرنے سے انکار کریں یا تمہاری مدد نہ کریں

اور تم ان سے زبردستی اپنا حق حاصل کر سکو تو زبردستی لے لو (ترمذی)

فصل سوم

ذمیوں پر جزیہ کی مقررہ مقدار کے علاوہ مسلمانوں کی ضیافت بھی واجب کی جاسکتی ہے

۳۸۶۲ عَنْ أَنَسٍ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَرَبَ الْحَزْرِيَّةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى أَهْلِ الْوَدَعِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَاعُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ - (رَوَاهُ مَا لِكُ) (مَالِكُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ان لوگوں پر جو زیادہ مقدار میں سونا رکھتے تھے، چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اور ان لوگوں پر جو چاندی رکھتے تھے چالیس درہم اس کے علاوہ ان پر یہ بھی واجب کیا تھا وہ تین دن تک مسلمانوں کی جہان نوازی کریں۔

بَابُ الصُّلْحِ فَصْلُ أَوَّلُ

صلح حدیبیہ

۳۸۶۳ عَنْ أَنَسٍ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَرَبَ الْحَزْرِيَّةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ عَلَى أَهْلِ الْوَدَعِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَاعُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ - (رَوَاهُ مَا لِكُ) (مَالِكُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ان لوگوں پر جو زیادہ مقدار میں سونا رکھتے تھے، چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اور ان لوگوں پر جو چاندی رکھتے تھے چالیس درہم اس کے علاوہ ان پر یہ بھی واجب کیا تھا وہ تین دن تک مسلمانوں کی جہان نوازی کریں۔

۱۔ اگر ہمارے جب کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا تو لشکر کو لے کر یہاں پہنچا تو اس کا ہاتھ رک گیا اور مکہ کی طرف نہ چلا۔ پھر جب اس کو دوسری طرف پھیرا تو چلنے لگا۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ ۲۔ مترجم

اگر کوئی ایسی بات طلب کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کے حرم کی غفلت ہو تو میں اس کو قبول کر لوں گا یعنی ان سے مصالحت کر لوں گا) اس کے بعد اپنے اوشی کو اٹھایا اور مکہ کا راستہ چھوڑ کر دوسری سمت میں چلنے لگی یہاں تک کہ وہ مقام حدیبیہ کے آخری کنارے پہنچ کر جہاں (ایک گڑھے میں) تھوڑا سا پانی تھا، ٹھہر گئی لوگوں نے اس گڑھے میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لینا شروع کیا یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں گڑھے کو خالی کر دیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ اپنے آپ پر ترش سے ایک تیر نکالا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ تیر کو پانی میں ڈال دیں۔ قسم ہے خدا کی پانی (گڑھے میں) جو ش مارنے لگا اور سب کو سیراب کر دیا۔ یہاں تک کہ پانی لے لے کر سب لوگ چلے گئے۔ غرض صحابہ رضی اللہ عنہم اسی حال میں تھے کہ قریش کافروں کی طرف سے صلح کا پیام لے کر، ہذیل بن یرملا بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے قوم کے آدمیوں کے ساتھ آیا۔ پھر وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے۔ اس کے بعد بخاری نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں فریقین کے نمایندوں کی گفتگو درج ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ سہیل بن عمرو (مکہ والوں کا نمائندہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاہدہ لکھنے کے لئے حاضر ہوا۔ اپنے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ سہیل نے کہا خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ لڑتے۔ لیکن لکھیے محمد بن عبد اللہ۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم میں خدا کا رسول ہوں اگر تم مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ اچھا علی تم محمد بن عبد اللہ ہی لکھو۔ سہیل نے کہا اس معاہدہ میں یہ بھی لکھو کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے وہ اگر تمہارے دین پر ہو تمہارا فرض ہو کہ تم اس کو فوراً ہمارے پاس واپس کر دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی قبول کیا پھر جب معاہدہ لکھا با چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا اٹھو اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کر دو اور پھر سمنڈ اور اس کے بھرنے والے مسلمان ہو کر آئیں اور یہ بات ازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذ اجاءکم المؤمنات منہا جات الی المدینۃ فجاءہ ابو بصیر رجل من قریش و هو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین فدفعہ الی السجلین فخرجا بہ حتی اذ ابلاغوا الحلیفۃ نزلوا یا کلون من ثمر لہم فقال ابو بصیر لا حد السجلین واللہ انی لا اری سیفک ہذا یا کلون جیداً اذ فی

لَا یَسْأَلُوْنِ فِی خِطَۃٍ یُعْطَمُوْنَ فِیْہَا صَرَ مَاتِ اللّٰہُ اِلَّا اَعْطِیْتُمْ اِیَّہَا شَمَّ زَجْرَہَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْہُمْ حَتّٰی نَزَلَ بِاَقْصٰی الْحَدِّ یَبِیْتِہٖ عَلٰی تَمَدٍّ قَلِیلٍ اَلَمْ یَتَّعِزْہِ النَّاسُ تَبَعًا فَاَلَمْ یَلِیْہِ النَّاسُ حَتّٰی نَزَحُوْا وَنُشِکِی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْعَطَشُ فَاَنْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ کِمَانِہٖ شَمَّ اَمْرَہُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْا فِیْہِ فَوَاللّٰہِ مَا ذَا لَ یَحِیْثُ لَہُمْ بِالَّذِیْ حَتّٰی صَبَرُوْا عَنْہُ فَبِیْنَمَا ہُمْ کَذٰلِکَ اِذَا جَا بُدَیْلُ بْنُ وَرْقَاصٍ الْحِزْرَاعِیُّ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ خِزَاعَۃٍ ثُمَّ اَتَاہُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقِ الْحَدِیْثِ اِلٰی اَنْ قَالَ اِذَا جَاءَ سَهْمِیْلُ بْنُ عَمْرِو فَقَالَ لِنَبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُکْتُبْ ہَذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہُ اللّٰہِ فَقَالَ سَهْمِیْلٌ وَاللّٰہِ لَوْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا صَدَدْنَاکَ عَنِ الْبَیْتِ وَلَا قَاتَلْنَاکَ وَلَکِن اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاللّٰہُ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ سَهْمِیْلٌ وَعَلٰی اَنْ لَا یَاْتِیَکَ مِّنْ اَرَجُلٍ وَّاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِکَ اِلَّا دَدَدْتُہُ عَلَیْنَا فَلَمَّا خَرَعَ مِنْ قَبْضِیْتِ الْکِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلَیْہِ فَمَجَّاهُ فَمَوَّاهُ فَاُخْرَہُ وَاَنْتُمْ اَخْلَقُوْا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَاٰیُہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْہَا جَاتٍ اِلَآیَہُ فَنَهَاہُمْ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّرُدُوْہُنَّ وَاَمْرَہُمْ اَنْ یَّرُدُوْا الصِّدَاقَ ثُمَّ اِلٰی الْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِیْرٍ رَّجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَہُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِیْ طَلَبِہِ رَجُلَیْنِ فَدَفَعَہُ اِلٰی السَّجَلِیْنِ فَخَرَجَا بِہِ حَتّٰی اِذَا ابْلَغَاہُ الْحَلِیْفَۃَ نَزَلُوْا اِیَّاہُ کُلُوْنَ مِنْ ثَمَرِ لَّہُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِیْرٍ لَا حَدَّ السَّجَلِیْنِ وَاللّٰہُ اِنِّیْ لَا اَرٰی سَیْفَکَ ہَذَا یَا فَکُلُوْنَ جَیْدًا اِذِیْ

أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَمَا مَكَنَهُ مِنْهُ فَضْرَبَهُ حَتَّى بَدَدُوا
فَدَاخِرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
يَعْدُو وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قَتِلْ وَاللَّهِ صَاحِبِي
وَلَا تَنِي لِمَقْتُولٍ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلْ لَا مِمَّ مُسْعِدُ
حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ
أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ
الْبَحْرِ قَالَ وَأَنْفَلَتِ أَبُو جَنْدَلٍ ابْنُ أَبِي سَهْلٍ
فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَحْصُرُ مِنْ قُرَيْشٍ
رَجُلٌ قَدْ اسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى
اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةٌ قَوْلًا لِلَّهِ مَا تَسْمَعُونَ
بَعْدَ حَرْبٍ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَدَوْا
لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاشِدَةً
اللَّهُ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ أَمِنٌ
فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انکا ہوا پس کر دیا جانے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے
کچھ دنوں بعد قریش کے ایک شخص ابو بصیر جو مسلمان ہو چکے تھے حضور کے پاس چلے
آئے قریش نے ان کی طلب میں دو شخصوں کو بھیجا۔ آپ ابو بصیر کو ان کے حوالہ کر دیا
وہ دونوں آدمی ابو بصیر کو لے کر مکہ روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو کھانا
پینے کے لئے قیام کیا۔ ابو بصیر نے ان میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم
اے شخص تیری تلوار میرے خیال میں بہت اچھی ہے ذرا مجھ کو دینا میں بھی دیکھوں
اس شخص نے ابو بصیر کو تلوار دیکھنے کا موقع دیدیا۔ ابو بصیر نے تلوار سے اس کو مار
ڈالا اور دوسرا شخص یہ دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا اور مدینہ پہنچ کر مسجد نبوی میں حاضر
ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ خوفزدہ ہے اس نے عرض کیا خدا کی قسم
میرا ساتھی مار ڈالا گیا اور میں بھی مارا جاؤ گا ذرا وقتاً ابو بصیر بھی آگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سے فرمایا تیری ماں پر افسوس ہو تو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہے ابو بصیر نے
جب یہ الفاظ سنے تو ان کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھڑکایا ہے
وہ مدینہ سے نکلے اور چلے گئے یہاں تک کہ ساحل سمندر پہنچ گئے راوی کا بیان ہے کہ
ابو جندل بن سہیل بھی کافروں کے پاس بھاگ آیا اور ابو بصیر سے آکر مل گیا انہوں نے مکہ
سے جو مسلمان قریش کے ہاتھوں سے چھوٹ کر بھاگتا وہ ابو بصیر کا کر لیا تھا۔
یہاں تک کہ چند روز میں ان لوگوں کی ایک جماعت ہو گئی۔ جب ان کو پتہ چلتا کہ قریش
کا کوئی قافلہ شام کو جارا ہے تو اس کا پیچھا کر کے اس کو قتل کر دیتی اور مال حصین
لیتی۔ بالآخر قریش نے ایک آدمی کو بھیج کر آنحضرت کو اپنی قربت کا واسطہ لے کر

یہ استدعا کی کہ آپ ابو بصیر کو بلا بھیجیں اور مدینہ میں رہیں اور ہمارے ہاں جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آجائے وہ امن میں ہے، اور ہمارے پاس اس کو
واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں جو چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو بھیج کر اٹھ کر ابو بکر کو بلوایا اور ان کے ہمراہیوں کو بھی۔ (بخاری)

صلح حدیبیہ کی تین خاص شرطیں

حضرت برابر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں مشرکوں
سے تین باتوں پر صلح کی تھی ایک تو یہ کہ مشرکوں میں جو شخص مسلمانوں کے پاس
آئے اس کو واپس کر دیا جائے دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں جو شخص مشرکوں کے
پاس جائے اس کو واپس نہ کیا جائے تیسرے یہ کہ آئندہ سال مسلمان مکہ میں داخل
ہوں اور صرف تین دن قیام کریں اور مکہ میں جب داخل ہوں تو اپنے تمام
متمیاریوں تلوار اور کمان وغیرہ کو بنام اور تھیلے وغیرہ میں بند رکھیں انہی
ایام میں ابو جندل بن سہیل میں جکڑا ہوا حاضر ہوا اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور شرطیں
کیں کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آجائے تم اس کو ہمارے پاس بھیج دینا

۳۸۶۴ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى
ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ
يُؤَدُّهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَحْلَتَانِ السَّلَاحُ وَالشَّيْفُ
وَالْقَوِيُّ وَخَوْفُ فَجَاءَهُ أَبُو جَنْدَلٍ يَمْجُلُ
فِي ثِيَابِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۶۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنْ مِّنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ كَلِمَةٌ نَرُدَّكَ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ
مِنَّا رَدُّنَا عَنْكُمْ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْتَ
هَذَا اَقَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَن ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ
اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا
مَخْرَجًا۔ (رواہ مسلم)

اور تم میں سے جو شخص ہمارے پاس آجائے گا ہم اس کو واپس نہ کریں گے صحابہ
نے (ان شرائط کو منکر) کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان شرائط کو لکھ دیں؟ آپ
نے فرمایا ہاں۔ البتہ جو شخص ہم میں سے بھاگ کر جائے گا اس کو خدا تعالیٰ
نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہوگا اور جو شخص ان میں سے ہمارے پاس آئے
گا ممکن ہے خداوند تعالیٰ اس پر کشادگی اور خلاصی کا راستہ کھول دے۔

عورتوں کی بیعت

۳۸۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النَّسَاءِ اَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَفَتُنَّ
بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
فَبَايَعْنَكَ فَسَمِعَ أَقْرَبَ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ
لَهَا قَدْ بَايَعْتِ كَلَامًا يَكْلِمُهُمَا بِهِ وَاللَّهُ مَا
يَكْدِيَنَّ أَمْرًا قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ حَتَّى يَفْقَهُ عَلَيْهِ آيَتِ
بَيْعَتِي أَوْ رَأَى زُبَانِي كَلَامَ فَرَمَاتِي أَوْ قَسَمَ بِهِ خُذَا كِي
أَبِى كَيْفَ خُذَا كِي

حضرت عائشہ رضی عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لئے آتی تھیں اس آیت
امتحان لیا کرتے تھے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
فَبَايَعْنَكَ الخ یعنی آئے نبی! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت
کے لئے حاضر ہوں الخ۔ پس ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کا جو اس
بیعت کی اور آپ زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے خدا کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو بیعت میں نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

معادہ حدیبیہ کی کچھ اور دفات

۳۸۶۴ عَنْ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ أَنَّهُمَا أَصْطَحَمَا
عَلَى دَمْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِمَا النَّاسُ
وَعَلَى أَنْ بَيْنَنَا عَيْنَهُ مَكْفُوفَةٌ وَأَنَّهُ لَا اسْلَاقَ
وَلَا إِغْلَاقَ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت مسوڑ رضی اور مروان کہتے ہیں کہ قریش نے دس سال جنگ
کو موقوف رکھنے پر صلح کی کہ ان ایام میں لوگ امن کے رہیں اور یہ شرط کی
کہ ہمارے قلوب کمر زخرب اور کینہ فساد سے پاک رہیں اور دغا و صلح
کا ہر وقت خیال رکھیں اور یہ کہ ہمارے درمیان نہ تو چوری پوشیدہ ہو

غیر مسلموں سے کئے ہوئے معاہدوں کی پابندی نہ کرنے والوں کے خلاف آنحضرت کا انتباہ

۳۸۶۸ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ أَتْبَاعِ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَفَفَ قُوَّةَ
طَاقِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِخَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ فَأَنَّا
جَئِجُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت صفوان بن سلیم رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ رضی
صحابہ اپنے باپوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے خردار جس شخص نے ظلم کیا جس سے اس کا معاہدہ ہو چکا ہو یا اس کے
حق کو ضرر پہنچایا یا اس کو تکلیف دی اور اس کی طاقت سے زیادہ یا اس
کی رضامندی کے بغیر اس کوئی چیز لے لی تو میں اس سے قیامت کے دن
جھگڑوں گا۔ (ابوداؤد)

عورتوں کی اجتماعی بیعت کا مسنون طریقہ

۳۸۶۹ وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا
فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے فرمایا میں نے تم سے بیعت لی
اس چیز کی جس کی تم طاقت و استطاعت رکھتی ہو۔ میں نے عرض کیا اللہ

اور اس کا رسول ہمارے حق میں اس سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں جتنا کہ ہم اپنی جانوں پر کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لیجئے یعنی ہم سے مصافحہ کیجئے۔ آپ فرمایا میری بات سزا عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کے لئے (یعنی میرا کلام کرنا بھی بیعت کے لئے کافی ہے)۔

فصل سوم

معاذِ حدیث کی کتابت آنحضرت کے قلم سے

حضرت برادر بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دیکھ کر کے حبشہ میں عمرہ کے لئے تشریف لے چلے کہ وہاں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا آخر رسول اللہ ﷺ نے اس امر پر مصالحت کی کہ آئندہ سال وہ مکہ میں آئیں اور صرف تین دن قیام فرمائیں پھر جب ہجرت کی تحریر لکھی گئی تو اس میں آپ کا نام اس طرح لکھا گیا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے (مشرکوں نے کہا ہم آپ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہوتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو ہم آپ کو مکہ میں آنے سے کیوں منع کرتے آپ بیشک عبد اللہ کے بیٹے محمد ہیں آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اور عبد اللہ کا بیٹا محمد بھی، پھر آپ نے علی بن ابی طالبؓ فرمایا رسول اللہ کا لفظ مباد و علی نے عرض کیا نہیں قسم ہے خدا کی میں آپ کا نام کبھی (اپنے ہاتھ سے) نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ کو حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لے لیا اور اگرچہ آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس طرح لکھا یہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے صلح کی ہے۔ (اور اُس کی شرائط یہ ہیں)

(۱) مکہ میں (آئندہ سال) آئیں تو سوائے تلوار کے اور وہ بھی غلاف میں بند، کوئی ہتھیار لے کر نہ آئیں۔

(۲) مکہ میں داخل ہونے کے بعد اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کرے تو اس کو ساتھ نہ لے جائیں۔

(۳) اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ میں رہ جانے کا ارادہ

۳۸۰۰ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَاجِيَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامُوا عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهِا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نَقْرَبُ بِهَا فَلَوْ نَعَلِمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمِّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَكْثُرُكَ أَبَدًا فَاخْتَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيًّا يُحْسِنُ بَيْعَتَهُ فُكِّتَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسَّلَاحِ إِلَّا السِّيفَ فِي الْفَرَاكِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا أَقْبَلْ لِصَاحِبِكَ أَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرے تو اس کو منع نہ کریں۔

جب آئندہ سال رسول خدا ﷺ مکہ میں تشریف لائے اور تین روز گزر گئے تو کفارِ قریش حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا: اپنے دوست سے کہو کہ آپ ہمارے شہر سے چلے جائیں اس لئے کہ مدت گزر گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ کہہ سے روانہ ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

فصل اول

مشرکین کو جزیرۃ العرب سے حلاوطن کر دینے کے لئے آنحضرت کی وصیت

۳۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَفْدَ بِنِعْمَا كُنْتَ أَجِزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فَالْتِمِثْهَا رُمْتُ عَلَى

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بات کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دیا جائے دوسرے یہ کہ قاصدوں اور ایلیچوں سے ایسا ہی سلوک کرنا جیسا کہ میں کیا کرتا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا اور تیسری بات سے آپؐ سکوت فرمایا ابن عباسؓ نے یہ کہا کہ تیسری بات کو میں بھول گیا بخاریؒ

جزیرہ العرب سے یہودیوں اور نصاریٰ کی جلا وطنی

۳۸۴۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أُخْرِجَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْرَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا دَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْتَنِي عَشْتُ أَنْشَأَ اللَّهُ لَأُخْرِجَتِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ -

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کسی کو باقی نہ چھوڑوں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ یہ فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ (مسلم)

فصل دوم

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُونُ قِبَلَتَيْنِ وَقَدْ مَرَّ فِي بَابِ الْحَرْبِ - اس فصل میں صرف ایک حدیث ابن عباسؓ کی تھی جس کا شروع یہ ہے کہ ایک زمین میں دو قبیلے مناسب نہیں ہیں جس کو ہم جزیرہ کے بیان میں درج کر چکے ہیں۔

فصل سوم

حجاز سے یہود و نصاریٰ کی جلا وطنی کا کام حضرت عمرؓ کے ہاتھوں انجام پایا

۳۸۴۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ إِلَيْهِ دِمْنَهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلَيْتَ سُؤْلِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَالَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرَكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأَقْرَأُوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَبَاَعَدَ أَرْبَعَاءَ رُمْتُ عَلَى

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز یعنی جزیرہ عرب سے جلا وطن کیا اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو یہود کو خیر سے نکال دینے کا خیال ظاہر کیا تھا اس لئے کہ خیبر کی زمین پر قبضہ ہو جانے کے بعد اب وہ خدا کی اس کے رسولؐ کی اور تمام مسلمانوں کی تھی۔ یہود نے آپؐ کے ارادہ کو معلوم کر کے آپؐ سے عرض کیا۔ اگر اس شرط پر ان کو رہنے کی اجازت دے دی جائے تو بہتر ہے کہ کاشتکاری کے سارے کام وہ کریں گے اور پیداوار میں سے نصف آپؐ کو دیدیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ منکر فرمایا ہم اس شرط کے موافق جب تک ہمارا حجب چاہے گا تم کو رہنے دیں گے چنانچہ ان کو اجازت دیدی گئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان کو تباہ اور اسی کی طرف جلا وطن کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْفَيْ

جو مال کفار سے بغیر جنگ ہاتھ آئے اُس کا بیان

فصل اوّل

مال فئی کا مصرف

حضرت مالک بن انس بن حذیان کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مال فئی سے ایک خاص چیز کو اپنے رسول کے لئے مخصوص کر دیا تھا کہ وہ چیز کسی دوسرے کو عطا نہیں کی گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ قَدِيرٌ تَك۔ پس یہ مال خالص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا آپ اس کو اپنے گھر والوں پر صرف فرماتے تھے اور سال بھر کا خرچ اس مال میں نکال لیتے تھے پھر جس قدر بچتا تھا اس کو خدا کا مال قرار دے کر مسلمانوں کے مصالح میں خرچ فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی بنی نضیر کا مال اس قسم کے مال میں سے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا کہ اس لئے مسلمانوں نے نہ تو گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ اس لئے وہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہو گیا جس کو آپ سال بھر تک اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا تھا اس کو ہتھیاروں اور چارپائیوں کی خریداری پر خرچ کر دیتے تھے تاکہ وہ خدا کی راہ میں تیاری و سامان میں کام آئے۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۷۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ حُذَيَّانٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْفَيْ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ كَرَّ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَجْعَلٍ مَالِ اللَّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۷۷ وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بَيْعًا وَلَا رِكَابًا فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

آنحضرت کی طرف سے مال فئی کی تقسیم

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مال فئی آتا تو آپ اس کو اسی روز تقسیم فرمادیتے یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ چنانچہ ایک مرتبہ مجھ کو بلا یا گیا اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اس لئے کہ میری بیوی تھی۔ میرے بعد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلا یا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا۔ (ابوداؤد)

۳۸۷۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْإِهْلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْآعْرَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَانِي حَظًّا وَاحِدًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵ مال فئی سے مراد ہے وہ مال جو بغیر جنگ و جدال کے کفار سے حاصل ہو۔ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا اور اس میں سے کچھ ذی القربیٰ کو بھی دیا جاتا تھا۔ ۱۲ مترجم

۳۸۷۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ فَيَتَى بَدَأَ بِالْمَعْدَرَيْنِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِطَبِيبَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْجَدَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أُتَى يُقْسِمُ لِلْجَدَّةِ وَالْعَبْدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتنی کا مال آتا تو آپ سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تمبیہ لایا گیا جس میں نیگینے بھرے ہوئے تھے آپ نے ان نیگینوں کو بیویوں اور لونڈیوں پر تقسیم کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام دونوں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

مال فتنی کی تقسیم میں فرق مراتب کا لحاظ

۳۸۸۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّ ثَانٍ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ مَا أَلْفَيْ عَنْهُ قَالُوا مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا أَلْفِي مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَا دَلَّنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقَدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ وَالرَّجُلُ وَوَعِيَالُهُ وَالتَّجُلُّ وَحَاجَتُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مالک بن اوس بن حدثنان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فتنی کا ذکر فرمایا اور کہا کہ میں مال فتنی کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے بلکہ کتاب اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں ایک شخص اور اس کی قدامت، اور ایک شخص ہے اور اس کی شجاعت و مشقت اور کوشش۔ اور ایک شخص ہے اور اس کے اہل و عیال، اور ایک شخص ہے اور اس کی ضرورت و حاجت (یعنی ہر شخص کو اس کے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے۔) (ابوداؤد)

۳۸۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ حَتَّى بَلَغَ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ فَقَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ شَمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ حَتَّى بَلَغَ وَابْنُ السَّبِيلِ شَمَّ قَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ شَمَّ قَرَأَ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى حَتَّى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ شَمَّ قَالَ هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَلَيْتَ عِشْتُ فَلَيَاتِنِ الرَّاعِي وَهُوَ بَسْرٌ وَحَبِيرٌ نَحِيبُهُ مِنْهَا لَمْ يَغْرِقْ فِيهَا جَبِينُهُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ اور اس آیت کو عَلَيْنَا حَكِيمٌ پڑھا۔ پھر فرمایا۔ زکوٰۃ تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَرَسُولِي تَابَتِ السَّبِيلُ اور فرمایا مال غنیمت کا یہ پانچواں حصہ جس کا آیت میں ذکر ہے ذوی القربی کے لئے ہے۔ پھر آیت پڑھی مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ تک اور فرمایا اس آیت نے پورا کیا سارے مسلمانوں کو، پس اگر میں زندہ رہا تو البتہ اس چرواہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا جو مقام بسر و حمیر میں ہوگا ہاں اس مال فتنی میں جس کے لئے اس کی پیشانی پسینہ نہ لائے گی (شرح السنہ)

قبضہ فدک میں حضرت عمرؓ کا استدلال

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فدک کے قبضہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيهَا اُحْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنَّ

قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مَصَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَاكَ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حَبَسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَاكَ فَكَانَتْ حَبَسًا لِبَنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَحَزَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْعَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْعٌ نَفَقَةٌ لِأَهْلِهِ فَمَا قُضِيَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس امر سے تحت قائم کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تین صفایا تھیں یعنی تین ایسی چیزیں تھیں جن کو آپ نے مال غنیمت میں سے اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا، ایک تو بنو نضیر کی املاک۔ دوسرے خیبر کی زمین اور تیسرے فدک۔ ان میں سے بنو نضیر کی زمین کے محاصل رسول خدا ﷺ کے لئے ذات خاص پر صرف ہوتے تھے یعنی آپ کے ہمالوں پر اور ہتھیاروں پر سواری وغیرہ کی خریداری پر۔ فدک کے محاصل مسافروں کی امداد کے لئے مخصوص تھے اور خیبر کے محاصل اس کے رسول اللہ ﷺ نے تین حصے کر رکھے تھے۔ دو حصے مسلمانوں پر خرچ کئے جاتے تھے اور ایک حصہ گھر کے (آدمیوں کے لئے) (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مخصوص تھا اور بیویوں کے مصارف سے جس قدر بچتا تھا اس کو فقراء مہاجرین پر خرچ فرما دیتے تھے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

قضیہ فدک وغیرہ کی تفصیل

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیزؓ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو انھوں نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کے پاس فدک تھا جس کی آمدنی سے وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے تھے اور بنو ہاشم کے چھوٹے بچوں سے سلوک فرماتے تھے اور مجرد مرد و عورت کا نکاح کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت فاطمہؓ نے آپ سے سوال کیا کہ فدک کی آمدنی میں سے ان کو بھی کچھ دیا جائے۔ لیکن آپ نے انکار فرما دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اسی پر عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپؐ وفات پائی۔ پھر حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور انھوں نے اسی طریقہ پر عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ پھر مروان نے فدک کو اہل جاگیر بنالیا۔ پھر فدک عمر بن عبد العزیز بن مروان کی جاگیر بنا۔ پس میں نے دیکھا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو نہیں دی وہ کسی طرح میرا حق نہیں ہو سکتی اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فدک کو پھر اسی طریقہ پر واپس کر دیا جس پر وہ پہلے تھا یعنی جس طریقہ پر رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں (ابو داؤد) اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس کے محاصل خرچ کئے جاتے تھے۔ (ابو داؤد)

عَنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ إِنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَاكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوذُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا آيَتَهُمْ وَإِنْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَإِنِّي تَكُنْتُ كَذَلِكَ فِي حَبْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى سَبِيلُهُ فَلَمَّا أَنْ دَوَّى أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْوَتِهِ حَتَّى مَضَى سَبِيلُهُ فَلَمَّا أَنْ دَوَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى سَبِيلُهُ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَادَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ لَيْسَ لِي بِمِثْلِ مَا كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اور اپنے غیر تربیت یافتہ کتوں سے شکار کرتا ہوں ان میں سے کون چیز میرے لئے درست ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اہل کتاب کے برتنوں کا جو ذکر کیا ہے (ان کے متعلق یہ حکم ہے کہ) اگر اور برتن (ان کے سوا) مل سکیں تو ان میں نہ کھا۔ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو خوب دھوا اور پھر ان میں کھالے اور جو چیز تو اپنی کمان سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام لے اس کو کھالے اور جو چیز کہ تو تربیت یافتہ کتے سے شکار کرے اور اس پر خدا کا نام لے اس کو بھی کھالے اور جو چیز کہ تو غیر تربیت یافتہ کتے سے شکار کرے اور اس کو زندہ پانے تو ذبح کر اور کھالے۔ (بخاری و مسلم)

بدبو دار گوشت کا حکم

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو اپنا تیر چلائے اور تیرا شکار غائب ہو جائے اور پھر تو اس کو پائے (اور اس میں تیرے تیر کا نشان موجود ہو) تو اس کو کھالے جب تک کہ شکار میں بُو پیدا نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کی نسبت جس کو شکار کرنے کے بعد شکاری تیسرے دن پائے فرمایا اگر اس میں بُو پیدا نہ ہو گئی ہو تو اس کو کھالیا جائے۔ (مسلم)

مشتبہ ذبیحہ کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس جگہ ایسے لوگ رہتے ہیں جن کے شرک کا زمانہ بہت قریب ہو (یعنی نو مسلم ہیں) یہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم کھالے وقت بسم اللہ کہہ کر کھالیا کرو۔ (بخاری)

غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے

حضرت ابی الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو (یعنی اہل بیت کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو کسی ایسی چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز نہیں کیا گیا جو لوگوں کو عام طور پر نہ دی گئی ہو۔ البتہ اس چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز کیا گیا ہے جو اس میری تلوار کے خلاف کے اندر ہے۔ (یعنی یہ چیز ہم کو خاص طور پر دی گئی ہے لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر جو احکام ہیں وہ عام مسلمانوں کے لئے ہیں یا خاص ہمارے۔

وَبَكْبَتِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلُومٍ وَبَكْبَتِي الْمَعْلُومِ فَمَا يَصْلَحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ إِنْيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنَّ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَلَا تَمُتْجِدُوا أَفَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدَّتْ بِقَوْلِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فُكُلٌ وَ مَا صِدَّتْ بِكَلِمِكَ الْمَعْلُومِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فُكُلٌ وَ مَا صِدَّتْ بِكَلِمِكَ غَيْرَ مُعْلَمٍ فَادْرَكَتْ رُكُوتَهُ فُكُلٌ۔ (متفق علیہ)

۳۸۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَادْرَكَتْ نَكْلٌ مَا لَمْ يُنْتِنَ۔

۳۸۸۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدًا بَعْدَ ذَلِكَ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنَ۔ (رواه مسلم)

۳۸۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَقْوَامًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِهِمْ بَشْرُكَ يَا تَوْ نَسَا بِلُحْمَانِ لَا نَدْرِي أَيُّكُمْ دُونَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا۔

(رواه البخاری)

غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے

۳۸۹۱ وَعَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ سَأَلَ عَلِيٌّ هَلْ حَقَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعْزَمْ بِهِ النَّاسُ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ مَحْبِقَةً فِيهَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارًا لَا رُضِيَ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارًا لَا رُضِيَ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ الدِّهْلَ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَدَّى ثُجْدًا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (لے) یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ تلوار کے غلاف میں سے ایک کاغذ نکال لیا جس میں لکھا تھا کہ اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو خدا کے نام کے سوا کسی غیر نام پر جانور کو ذبح کرے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو زہر کا نشان چڑھائے (یعنی حدود کے نشان کا پتھر وغیرہ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ درج ہیں کہ خدا کی لعنت ہو اس شخص پر جو زہر میں کی مسمیت میں تغیر و تبدل کرے اور اس شخص پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو بڑی کو ٹھکانا دے۔ (مسلم)

جو چیز بھی خون بہا ہے اس سے ذبح کرنا جائز ہے

۳۸۹۲ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قَوْلَ الْعَدُوِّ غَدًا أَوْ لَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفَنُحْ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَشْهَرُ الدَّمِ وَذَكَرَ اللَّهُ فُكِّلَ لَيْسَ السِّتِ وَالظُّفْرُ وَسَاحِدٌ ثَلَاثَةً عَنْهُ أَمَّا السِّتُ فَعَطْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَصْبَنًا لَهَبٌ إِبِلٌ وَغَنَيرٌ فَتَدَمِنُهَا بَعِيدٌ فَزَكَاةٌ رَجُلٌ بِسَهْمٍ خَبِيسَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَايِدًا كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا -

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم بانس کی کھیانج سے ذبح کر لیں؟ آپ نے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور جس ذبیحہ پر خدا کا نام لیا جائے اس کو کھالے لیکن دانت اور پٹری سے ذبح کرنا درست نہیں اور ان دونوں چیزوں کا حال میں تجھ سے بیان کرتا ہوں۔ دانت تو پٹری ہے اور ناخن حبشوں کی چھریاں ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم کو کوٹ کے اونٹ اور بکریاں تھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک شخص نے اس اونٹ کے تیر مارا اور اس کو روک دیا (یعنی وہ تیر کھا کر رک گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ یا لتوا اور گھرو لو اونٹوں میں بھاگنے اور نفرت کرنے والے اونٹ بھی ہیں (یعنی ان میں بعض میں تو حش زیادہ ہوتا ہے) جس طرح جنگلی جانور بھاگتے اور نفرت کرتے ہیں، پس جس وقت کہ یا لتوا اور گھرو لو جانوروں میں وحشت پیدا ہو جائے اور وہ قباو سے نکل جائیں تو ان کے ساتھ یہی عمل کرو (یعنی جنگلی جانوروں کا ذبح اور شکار کے مسائل میں۔) (بخاری و مسلم)

پتھر کے ذریعہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے

۳۸۹۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ نَهْ غَمٌّ تَرْمِي بِسَيْلٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بَشَاةً مِنْ غَمٍّ مَاتَتْ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِأَنْ يَخْلَاهَا دَرَوَاهُ أَبْخَارِيٌّ) (یعنی یہ کہ پتھر سے ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا نہیں؟) آپ نے اس کو کھالینے کی اجازت دیدی۔ (بخاری)

ذبح کئے جانے والے جانوروں کو خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرو

۳۸۹۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاخْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَاخْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيَجِدَ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلِيُزِيحَ ذَبِيحَتَهُ -

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا واجب قرار دیا ہے (یعنی ہر چیز کے ساتھ بہترین سلوک و رواداری برتنے کا حکم دیا ہے) لیکن جب تم کسی کو (قصاص وغیرہ میں قتل کرو تو اچھے طور پر قتل کرو) (یعنی اس کو زیادہ تکلیف نہ دو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طور پر ذبح کرو اور ہر کو چاہئے کہ ذبح کرنے کے لئے چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کر داند نہ بیچہ کو آرا دوسرے (مسلم)

جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت

- ۳۸۹۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُصْبَرَ بِهَيْمَةٍ أَوْ غَيْرِهَا لِلْقَتْلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
- ۳۸۹۶ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الشُّوْحُ غَرَضًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
- ۳۸۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الشُّوْحُ غَرَضًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
- ۳۸۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرَبِ فِي الْوَجْهِ وَ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
- ۳۸۹۹ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے سنا ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جائے اس پر کوئی نشان لگا دیا جائے، نہ یہ کہ جس جانور کو ذبح کیا جائے اس کو چارہ پانی نہ دیا جائے (بخاری و مسلم)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس چیز میں شوح ہو اس پر نشان نہ لگایا جائے۔ (بخاری و مسلم)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس چیز میں شوح ہو اس پر نشان نہ لگایا جائے۔ (بخاری و مسلم)۔

منہ پر مارنے یا منہ کو داغنے کی ممانعت

- ۳۸۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرَبِ فِي الْوَجْهِ وَ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
- ۳۸۹۹ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر چاٹنے یا کوڑا مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرے جس کے چہرے پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا خدا کی اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس پر داغ لگایا ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

جانوروں کو کسی ضرورت و مصلحت کی وجہ سے داغنا جائز ہے

- ۳۹۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَدْتُ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَيْنَ آفِ طَلْحَةَ لِيَجْتَنِكَ قَوَائِمُهُ فِي يَدَيْهِ الْيَسْمَ يَسْمُ ابْنُ الصَّدَقَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
- ۳۹۰۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَرِيدٍ فَأَبَتْهُ يَسْمُ سَاءَ حَبِيبُهُ قَالَ قَالَ فِي إِذْ أَبَتْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں صبح کی وقت عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ کھجور کو چبا کر اس کے تالوں میں لگائیں۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا جس سے آپ زکوٰۃ کے اداؤں کو داغ دے رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔

ہشام بن زید رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ جانوروں کے بندھنے کی جگہ تشریف رکھتے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ بکریوں کے کسی عضو کو داغ دے رہے تھے۔ ہشام کا بیان ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بکریوں کے کانوں کو داغ دے رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔

فصل دوم

جو چیز خون بہا ہے اس کے ذریعہ ذبح کرنا درست ہے

- ۳۹۰۲ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَانِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللّٰهُ اَرَاَيْتَ اَحَدًا نَا اَصْحَابَ صَيْدٍ اَوْ لَيْسَ مَعَهُ
سِكِّينٌ اَيُّدُجُمُ بِالْمِيْدَةِ دَشَقَةَ الْعَصَا فَقَالَ
اَمْرٌ بِالْمَدَامِ بِمَرِيْنَتِكَ وَاذْكُرْ اِسْمَ اللّٰهِ
(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جاتے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا
وہ پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے اس کو ذبح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا،
تو جس چیز سے چاہے خون کو بہا دے اور ذبح کے وقت خدا کا نام
لے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ذبح اضطراری کا حکم

۳۹۰۳ وَعَنْ أَبِي الْعَشْرِ اِعْنِ ابْنَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الزَّكُوْةُ اِلَّا فِي الْحَيِّ وَاللَّيْثِ
فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فُحْنِهَا لَا جُزْءَ عَنْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
قَالَ ابُو دَاوُدَ اِنَّ هَذَا زَكَاةُ الْمُرْدِ فِيْ ذَاتِ
التِّرْمِذِيِّ هَذَا فِي الضَّرُوْرَةِ)

حضرت ابی العشرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں
عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح صرف حلق اور سر سبز ہی میں ہوتا ہے یعنی
کیا ذبح صرف حلق اور سر سبز کے شروع ہی پر موقوف ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو
شکار کی ران میں زخم لگائے تو تیرے لئے وہی کافی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔
نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) ابوداؤد نے کہا یہ حکم اس شکار کے لئے ہے جو کنویں
میں گر اہوا ہو۔ اور ترمذی نے کہا یہ حکم ضرورت پر موقوف ہے۔

اگر تربیت یافتہ کتے وغیرہ کا پکڑا ہوا شکار مر بھی جائے تو اس کو کھانا جائز ہے

۳۹۰۴ وَعَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمْتُ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَايَ ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ
وَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فُكُلٌ مِّمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ
وَلَا اِنْ قَتَلَ قَالَ اِذَا قَتَلَهُ وَكَلَّ يَا كُلُّ مِنْهُ شَيْئًا
فَاَتَمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ
(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

حضرت عدی بن حاتمؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کس
کتے یا باز کو تو نے سلکھایا ہو (یعنی تربیت دی ہو) اور پھر ان میں سے
تو کسی کو شکار پر چھوڑے اور خدا کا نام لے تو جس جانور کو وہ تیرے لئے
پکڑ رکھیں (اور خود نہ کھائیں) اسکو تو کھالے۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ
شکار کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا جب کہ کتا یا باز شکار کو مار ڈالے اور
خود اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس کو اس لئے تیرے لئے پکڑ رکھا ہے (ابوداؤد)

تیر کے شکار کا حکم

۳۹۰۵ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ
فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا اَعْلَمْتَ اَنَّ
سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَكَلَّ تَرْفِيْهِ اَشْرَ سَبْعٍ فُكُلٌ
(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

حضرت عدی بن حاتمؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میں شکار پر تر چلتا ہوں پھر دوسرے دن اس شکار میں اپنے تیر کو پانا
ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اگر کچھ کو اس کا یقین ہو جائے
کہ تیرے تیر ہی نے اس کو مارا اور اس میں کسی درندے کا نشان نہ ہو تو تو
اس کو کھالے۔ (ترمذی)

جس غیر مسلم کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں اس کا کتے وغیرہ کے ذریعے پکڑا ہوا شکار بھی حلال نہیں

۳۹۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِثْنَا عَنَ صَيْدِ كَلْبٍ
الْمَجْعِيْنَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجوسی کے کتے کے شکار کئے ہوئے جانور
سے ہم کو منع کیا گیا ہے۔ (ترمذی)

غیر مسلم کے برتن میں کھانے پینے کی مشروط اجازت

۳۹۰۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَسْتَقِي فِي الْيَمْعِدِ
وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ نَبِيْنِهِمْ

حضرت ابی ثعلبہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم
اکثر سفر میں رہتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور مجوسی کے درمیان آلودہ
رکھتے ہیں اور ان کے برتنوں کے سوا اور برتن نہیں پاتے۔ آپ نے فرمایا اگر

قَالَ كَانَ كَمْ تَجِدُ وَاعْتَرَهَا فَانْغَسَلُوا بِالْمَاءِ ثُمَّ كَلُوا مِنْهَا وَاشْرَبُوا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور بیہ - (ترمذی)

غیر مسلموں کے ہالی کا کھانا حلال ہے

۳۹۰۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى وَفِي رِوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَخْرَجَ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَخْلُجُ فِي مَدْرٍ شَيْءٌ ضَارِعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق حکم دریافت کیا اور ایک روات میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا (یعنی یہود و نصاریٰ کا کھانا) ایسا ہے جس میں پرہیز کرنا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے دل میں کوئی خلجان پیدا نہ ہو، اس لئے کہ کسی قسم کا شک و شبہ پیدا ہو یا نصرا نیت کے مشابہ ہے (یعنی کھانوں کے بارے میں تو اپنے دل میں شکوک پیدا نہ ہونے دے) (ترمذی - ابوداؤد)

مجمدہ کا کھانا ممنوع ہے

۳۹۰۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّدُ بِالنَّيْلِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمدہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور مجمدہ کے معنی یہ ہیں کہ جانور کو ساٹنے لگا کر اکیا جائے اور نشانہ باندھ کر اس پر تیرا اجاتے۔ (ترمذی)

وہ جانور جن کا کھانا حرام ہے

۳۹۱۰ وَعَنِ الْعِرْبَانِ بْنِ سَادِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ حَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَ عَنْ كُلِّ ذِي حُلْبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَ عَنْ كُلِّ حُمٍ مِنَ الْحُمَمِ الْأَهْلِيَّةِ وَ عَنْ الْمُجْتَمَةِ وَ عَنِ الْخَلِيسَةِ وَ أَنَّ تَوْطَاَ الْحَبَالَةَ حَتَّى يَفْتَعْنَ مَا فِي بُطُونِنَهُنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَأَلَ أَبَا عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ فَقَالَ إِنَّهُ مُنْصَبَبُ الطَّيْرِ أَوِ الشَّيْءِ قَيْرٌ وَ سَأَلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الْمَذْبُوبُ أَوِ السَّيْحُ يَذْكُهُ السَّجْلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْكِيَهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عریبان بن سادیہ کہتے ہیں کہ خیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو کھانے سے منع فرمایا (دروں میں سے کوئی والے درندے (۲) بچے والے پرندے (یعنی جو پرندے بچے سے شکار کرتے ہیں (۳) اہلی (یعنی گھریلو اور پالتو گدھے) (۴) مجمدہ (۵) خلیسہ (یعنی وہ جانور جن کو کسی درندے سے پھینا ہو اور ذبح کرنے سے پہلے وہ مر جائے۔ اور اپنے ان لوندیوں سے صحبت کرنے کو بھی منع فرمایا جو حاملہ ہوں جب تک وہ بچہ نہ جن لیں۔ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ابو عاصم سے مجمدہ کے معنی دریافت کئے گئے تو انھوں نے کہا کہ مجمدہ یہ ہے کہ (قابو یافتہ) پرندے یا کسی اور جانور کو سامنے رکھ کر یا کھڑا کر کے اس پر تیرا اجاتے پھر خلیسہ کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے کہا کہ بھڑے یا کسی اور درندے نے جانور کو کھڑا کیا ہو اور اس سے کوئی شخص اس جانور کو چھین لے اور پھر وہ جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی اس کے ہاتھوں میں مر جائے۔ (ترمذی)

شریطہ کھانا ممنوع ہے

۳۹۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ شَرْطِطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسَى هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقَطَّعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُقَرَّى

حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے شریطہ شیطان سے، ابن عیسیٰ راوی نے کہا شریطہ شیطان وہ جانور جس کی کھال اتاری جائے اور اس کو ذبح نہ کیا جائے یہاں تک

الْاَوْدَاجُ ثُمَّ كُفِّرَ عَنْكَ حَتَّى تَمُوتَ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) کہ وہ خود مر جائے۔ (ترمذی)

ذبیحہ کے پیٹ کے بچہ کا حکم

۳۹۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَكَاةُ الْجَنَيْنِ زَكَاةُ أُمِّهِ - رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتَّارِخِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (۲۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ماں کا ذبح کرنا اس کے پیٹ کے بچہ کا بھی ذبح کرنا ہے (یعنی کسی گاہکین جانور کے حلال کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی حلال ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارقمی)

۳۹۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ النَّاقَةُ وَنَحْنُ الْحَمَّ الْبَقَرَةُ وَالشَّاةُ فَتَجِدُنِي بَطْنَهَا الْجَنَيْنَ أَتُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كَلَا إِن تَسْتَمُّ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَوَةُ أُمِّهِ - رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اونٹ، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ہم ان کے پیٹ میں مژدہ بچہ پاتے ہیں اس کو ہم پھینکیں یا کھالیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو کھا لو اس لئے کہ ان کی پاں کا ذبح کرنا ان کا بھی ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بلا وجہ کسی جانور پر نذر کو مار دینا ناجائز ہے

۳۹۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَصْفُورًا أَخْمَأَ قَوْحَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّارِخِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ناحق یا بلا ضرورت چڑیا یا اس سے چھوٹے پرندے کو مارے گا خداوند تعالیٰ اس سے اس کی باز پرس کرے گا بلا ضرورت سے مراد بے فائدہ ہے یعنی محض شکار کرنا اور اس سے گوشت وغیرہ سے نفع حاصل نہ کرنا) پوچھا گیا یا رسول اللہ! چڑیا وغیرہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کو ذبح کر کے کھانا، یہ نہیں کہ بے فائدہ اس کو مارے اور اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارقمی)

زندہ جانور کے جسم سے کاٹا گیا کوئی بھی حصہ مردار ہے

۳۹۱۵ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُحِبُّونَ أَسْمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْبَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُكَلُّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ (۳۱)

حضرت ابی واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے اُس وقت مدینہ میں یہ رواج تھا کہ زندہ اونٹوں کے کوہان اور دنبوں کی چکیاں کاٹ کر کھالیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جو چیز جانور کے جسم سے کاٹی جائے اور وہ جانور زندہ ہو تو وہ حیرمردا ہے اس کو نہ کھائے (یعنی زندہ جانور کے جسم سے جو چیز کاٹی جائے حتیٰ وہ مردار ہوگی اس کا کھانا حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

ذبح کی اصل جراحت کے ساتھ خون کا بہنا ہے

۳۹۱۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ نَفْحَةً لِشُعَيْبٍ مِنْ شُعَاطٍ أَحَدِ قَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ (۳۲)

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک اونٹنی کو جو بچہ چننے کے قریب تھی اُحد ہار کے قریب ایک درہ میں چرایا کرتا تھا (ایک روز) اس نے اس اونٹنی میں موت کے آثار پائے

(یعنی اونٹنی مرنے لگی) اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے وہ اونٹنی کو ذبح کر لے آخر اس نے میخ اٹھائی اور اس کی ٹانگ کی طرف سے اس کے سینہ میں ٹھونک دی یہاں تک کہ اس کا خون اچھی طرح بہا دیا۔ پھر اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا۔ آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اس کو اجازت دیدی (ابوداؤد۔ مالک) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص نے اونٹنی کو دھار دار لکڑی سے ذبح کر لیا۔

دریائی جانوروں میں سے صرف پھلی حلال ہے

۳۹۱۷/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا وَحَدَا ذَكَاهَا اللَّهُ لِبَنِيِّ آدَمَ (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دریائے ہر جانور کو (جس کا کھانا حلال ہے) خداوند تعالیٰ نے آدمیوں کے لئے ذبح کیا ہے (یعنی حلال) و جائز قرار دیا ہے بغیر ذبح کرنے کے۔ (دارقطنی)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

فصل اول

بل ضرورت کتا پالنا اپنے ذخیرہ ثواب میں کمی کرنا ہے

۳۹۱۸/۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ أَوْ مَبَارٍ نَقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مویشی کی حفاظت اور شکار کرانے کے لئے نہیں محض شوق کے لئے کتے کو پالے گا اس کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط ثواب کم کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۱۹/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ أَوْ صَيْدٍ أَوْ ذَرِيعٍ انْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے مویشی کی حفاظت اور شکار کھیلنے اور کھیت کی نگرانی کے لئے نہیں بلکہ شوق کے طور پر اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے بقدر ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کتوں کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۲۰/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ أَنْ التَّرَاةَ قَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبٍ فَتَقْتَلُهُ ثُمَّ تَهْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْهَمِ ذِي النَّمْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو (مدینہ کے) کتوں کو مار ڈالنے کا حکم مرحمت فرمایا۔ ہم نے کتوں کو مارنا شروع کیا، یہاں تک کہ جو عورت جنگل سے واپس آئی اور کتا اس کے ساتھ ہوتا ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اس قسم کے کتوں کو مارنے سے منع فرما دیا یعنی جن کتوں کی حفاظت اور شکار کا کام لیا جاتا تھا، اور یہ حکم دیا کہ تم پر اس سیاہ کتے کا (اس لئے کہ وہ شیطان ہے) (مسلم)

٣٩٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْأَكْلَبِ
صَبِيٍّ أَوْ كَلْبٍ غَنَمٍ أَوْ مَا شِئِيَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
(بخاری و مسلم)

فصل دوم

سارے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم نہ دینے کی علت

٣٩٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكَلْبَ أُمَّةٌ مِنَ
الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَأَذَلُّوْا مِنْهَا كُلَّ
أَسْوَدٍ لَهُمْ رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتٍ يَرْتَبُوتُ كَلْبًا إِلَّا نُقِصَ
مِنْ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ عَسِيدٍ
أَوْ كَلْبَ حَدَثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ .

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کتے جماعتوں (قوموں) میں سے ایک جماعت (یا قوم) نہ ہوتے تو میں ان سب کو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔ بہر نوع ان میں خالص سیاہ کتے کو مار ڈالو (ابوداؤد، دارمی) اور ترمذی و نسائی نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ جو گھروں والا کتا پالے گا اس کے ثمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم کیا جائے گا مگر تیسرا یہ کتا اور کھیت و رپڑ کا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

جانوروں کو لڑانے کی ممانعت

۳۹۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاراپلو
کو لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ حَلَالٌ وَحَرَامٌ جَانُورُونَ كَابِيَانُ
فَضْلٌ أَوَّلٌ

ذی ناپ درندہ حرام ہے

۳۹۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ نَابٍ مِّنَ السَّيِّئَاتِ فَالْكَلْبُ حَرَامٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ذِي مَخْلَبِ رَنْدِه كَا كُوشْتِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہر کو خلی و الادرنہ (یعنی خود انتہوں سے شکار کرے) حرام ہے۔

ذی مقلب پرندہ کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّيَّاعِ وَ
كُلِّ ذِي حُلْبٍ مِّنَ الطَّيْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
کو خلی والے دیندے اور پیچھے سے شکار کرنے والے پرندے سے منع
فرمایا ہے۔ (مسلم)

گھریلو گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۲۲ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَهْلِيُّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی ثعلبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ہلی (گمرلیو یا التو) گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔
(بخاری و مسلم)

۱۲۔ جو چیزیں زمین پر چلنے والی ہیں اور جو زندے اُٹنے والے ہیں وہ تمہاری ہی طرح ایک قوم یا جماعت ہیں۔

گھوڑا حلال ہے

۳۹۲۷ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحْمِ الْخَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دَاذَنَ فِي لُحْمِ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی ہے۔ (بخاری و مسلم)

گورخر کا گوشت حلال ہے

۳۹۲۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى جَارًا وَحِشًا فَعَصَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رَجُلُهُ فَأَخَذَهَا فَآكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی قتادہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک گورخر جنگلی گدھا کو دیکھا اور اس کو مار ڈالا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس گورخر کے گوشت میں سے کچھ (پکا ہوا) ہے؟ ابو قتادہؓ نے کہا ہمارے پاس اس کا ایک پاؤں ہے۔ آپ نے اس کو لے لیا اور تناول فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

خیر گوشت حلال ہے

۳۹۲۹ وَعَنْ النَّسِ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْبَابًا مِنَ الظَّهْرِ فَأَخَذَتْهَا فَأَنْتَبَتْ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْرِكَهَا وَفَخَذَهَا فَقِيلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مقام مرالظہر میں ایک خرگوشت کو شکار کرنے کے لئے بھگایا میں نے اس کو بکڑ لیا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا پھر اس کو ذبح کیا اور اس کو لاء اور دونوں راہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں آپ نے ان کو قبول فرمایا (بخاری و مسلم)

گورہ کا گوشت کھانے کا مسئلہ

۳۹۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گورہ کو میں نہ تو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَعْنُودًا فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہؓ کے ہاں جو ان کی اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں اور ان کے پاس ایک بھٹی ہوئی گورہ دیکھی میمونہؓ نے گورہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا (یعنی اس کو نہیں کھایا) خالدؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا گورہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اس لئے میں اس سے کراہت کرتا ہوں۔ خالدؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس گورہ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

مرغ کا گوشت کھانا حلال ہے

۳۹۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

مٹی کا کھانا جائز ہے

۳۹۳۳ وَعَنْ أَبِي آدَى قَالَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابی آدہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَعَ غُرَفَاتٍ كُلُّهَا مَعَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (بجاری و مسلم)

دریا کے سرے پر جانور کو کھانے کا واقعہ

۳۹۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبْطِ وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَنْ يَجْعَلَنَا جُوعًا شَدِيدًا أَفَالِقِي الْبَحْرَ حَوَاتًا مِمَّا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ لَعَبْرٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ يَصِفُ شَهْرًا فَاحَدًا أَبُو عُبَيْدَةَ عَظَمًا مِنْ عَظَامِهِ فَسَدَّ التَّرَائِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَاطْعَمُونَا إِن كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے لشکرِ خبط کے ساتھ جہاد کیا اس لشکر کا سردار ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنا لیا تھا۔ ہم کو بھوک نے بہت ستایا (یعنی ہمارے پاس کچھ نہ رہا اور ہم بھوکوں بن گئے) انھیں ایام میں دریا کے کنارے، ایک مری ہوئی مچھلی ملی (یہ مچھلی بہت بڑی تھی کہ) ایسی بڑی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اس کو غیر قسم سے کہا جاتا تھا۔ اس مچھلی کو ہم نے پندرہ دن تک کھایا۔ ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی (اور اس کو کھڑا کیا) اونٹ کا سوار اس کے پیچے سے نکل گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ فرمایا کھاؤ اس رزق کو جس کو خداوند تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے اور ہم کو بھی کھلاؤ اگر اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس مچھلی میں سے کچھ بھیجا اور آپ نے اس کو کھایا۔ (بجاری و مسلم)

کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر پڑے تو اس کا حکم

۳۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الْمَذَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِمْهُ كُلَّهُ ثُمَّ الْيَطْرُحْهُ فَإِنْ فِي أَحَدٍ جَنَاحٍ شِفَاءٌ وَفِي الْآخِرِ دَاءٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تمہارے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہئے کہ مکھی کو اس میں غوطہ دیدے اور پھر نکال کر پھینک دے۔ اس لئے کہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری۔ (بجاری)

جس گھی میں چوہا گر جائے اس کا حکم

۳۹۳۶ وَعَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اتَّقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی بابت پوچھا لیا تو آپ نے فرمایا چوہے کو نکال کر پھینک دو اور گرد و پیش کا گھی نکال ڈالو اور پھر اس کو کھاؤ۔ (بجاری)

سانپ کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۳۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكَلُوا الْحَيَّاتِ وَأَقْتُلُوا ذَا الطَّفِيفَتَيْنِ وَالْأَجْبَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمَسَانِ الْبَصَا وَكَتْسُ سِقْطَانِ الْحَلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْلَهَا نَادَانِي الْوَلَدَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے سانپوں کو مار ڈالو اور (خصوصاً) اس سانپ کو جس کی پشت پر دو دھاریاں ہوں اور سیاہ رنگ کا ہو اور اس سانپ کو جس کا نام آبتر ہے (یعنی وہ سانپ جس کی دم چھوٹی طسی ہو) اس لئے کہ یہ دونوں سانپ بنیائی کو زائل کر دیتے ہیں (یعنی

لہ خط ان پتوں کو کہتے ہیں جو گڑھی کے درختوں سے جھارے جاتے ہیں۔ اس لشکر کا نام خط اس وجہ سے ہوا کہ بھوک سے عاجز ہو کر لوگوں نے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے تھے یہاں تک کہ پتے کھاتے کھاتے ان کے منہ اور ہونٹ زخمی اور اذیتوں کے ہونٹوں کے مانند ہو گئے تھے۔ ۱۲ مترجم

تَقَاتُهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان کے دیکھنے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے) اور حمل کو گرا دیتے یعنی حاملہ عورت اس کو دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے) حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک سانپ پر اس کو مار ڈالنے کے لئے حملہ کیا۔ اَبُو اَلْبَاءِ نے پکار کر مجھ سے کہا (خبردار) اس کو نہ مارنا میں نے انھوں نے کہا آپ نے حکم دینے کے بعد ان سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمادی ہے جو گھروں میں رہتے ہیں اور وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۳۸ وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ فِي الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا نَحْتًا سَرِيرًا حَرَكَةً فَفَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبَتْ لِأَقْلَاهَا وَابْنُ سَعِيدٍ يَصْبِيحُ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِّي أَجْلِسُ - فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ بِبَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِمَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَيَّ الْخُدْرِي فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَاذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِانْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَاذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ فُرْطَةً فَأَخَذَ السَّجْلَ سِلَاحًا ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا أَمْرًا تَبَيَّنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ عَمِيرَةً فَقَالَتْ أَكْفَفْتُ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَأَدْخِلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفَرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَأَنْتَضَبَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَوَكَدَهُ فِي الدَّارِ فَأَضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَدْرِي أَلَيْسَ مَا كَانَ أَسْرَعُ مَوْتًا أَحْيَا أَمَرِ الْفَتَى قَالَ فَخُبِّرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا أَدْعُ اللَّهَ مُجِيبُهُ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُ وَإِصَاحِبُكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَخَرِّجُوا عَلَيْهَا

ابی السائبؓ کہتے ہیں کہ ہم ابو سعید خدریؓ کے ہاں گئے ان مکان میں ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے تخت کے نیچے حرکت محسوس ہوئی دیکھا تو سانپ تھا میں اس کو مارنے کے لئے فوراً کھڑا ہو گیا اس وقت ابو سعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے اشارہ سے کہا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے گھر کے ایک حجرہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کیا تم نے اس حجرہ کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ابو سعیدؓ نے کہا حجرہ میں ہمارے خاندان کا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی پھر میں اور وہ نوجوان رسول اللہؐ کے ساتھ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ یہ نوجوان دو ہر کو وقت رسول اللہؐ کے ساتھ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ یہ نوجوان دو ہر کو وقت رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر چلا جاتا تھا (اور رات کو گھر رہتا تھا صبح کو پھر آ جاتا تھا) حسب معمول اس نے ایک روز آنحضرتؐ سے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اپنے ہتھیار اپنے ساتھ لے جا اس لئے کہ مجھ کو بنو قریظہ سے اندیشہ ہے (یعنی یہودی بنی قریظہ سے جو اس جنگ میں قریش کے ساتھ ہو کر لڑنے آئے تھے) اس نوجوان نے ہتھیار لے لئے اور روانہ ہو گیا جب وہ گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی دو دروازوں کے درمیان کھڑی ہے اس نے شرم و غیرت سے متاثر ہو کر (کہ اس کی بیوی باہر کیوں کھڑی ہے) اس کی طرف نیزہ اٹھایا تاکہ اس کو مارے۔ اس کی بیوی نے کہا اپنے نیزے کو روک دو اتنی تیزی نہ دکھا اور گھر میں جا کر دیکھ تاکہ تجھ کو معلوم ہو کہ کس چیز نے مجھ کو گھر سے باہر نکالا ہے۔ جوان گھر میں داخل ہوا تو اس نے ایک بڑے سانپ کو دیکھا جو ستر پر کھڑی مارے بیٹھا ہے نوجوان نے اس پر نیزے سے حملہ کیا اور سانپ کو نیزہ میں پھنسا لیا پھر گھر سے باہر نکلا اور نیزہ کو زمین میں گاڑ دیا۔ سانپ اس نیزہ پر تڑپا اور پھر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے پہلے موت کا شکار ہوا یعنی سانپ پہلے مرایا نوجوان؟ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَلَا آتَا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ
وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَإِنْ فَنُوا صَاحِبَكُمْ فِي
رَدِّ آيَةٍ قَالَ إِنْ بِالْهَدْيَةِ جَاءَ قَدْ اسْتَمُوا إِذَا
رَأَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِذَا نَزَلَتْ ثَلَاثَةُ آيَاتٍ
فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ
هُوَ شَيْطَانٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سارا واقعہ بیان کیا اور پھر آپؐ استدعا کی کہ آپ خدا سے دعا کیجئے کہ اس
نوجوان کو خدا ہمارے لئے زندہ کرے۔ آپؐ فرمایا اپنے دوست کے لئے
مغفرت چاہو پھر فرمایا ان گھروں کو آباد کرنے والے ہیں یعنی مومن اور
کافر جن ان گھروں کو آباد رکھتے ہیں (پس جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو
یعنی سانپ کی صورت میں) تو کہو تو تنگی میں ہے اگر پھر نکلے گا تو ہم مار
ڈالیں گے، آئندہ تجھ کو اختیار ہے تین بار یہ کلمہ کہے اگر وہ چلا جائے تو

خیر ورنہ اس کو مار ڈالو اس لئے کہ وہ کافر ہے۔ اس کے بعد آپؐ انصار کو حکم دیا کہ جانو اپنے دوست کو دفن کر دو۔ اور ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو گئی ہے پس جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں)
دیکھو تو اس کو تین دن کی اجازت دے دو اور تین دن کے بعد وہ دکھائی دے تو اس کو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۳۹ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَرِغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام شریکہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ
کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ بھونکتا تھا
یعنی جس آگ میں ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا اس آگ میں بھونکیں مارا کر
اس کو بھڑکا دیتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَرِغِ وَاسْتَمَاءِ
فَوَيْسِقًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا۔
(مسلم)

۳۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ دُرَّغًا فِي آوَلِ مَرْبَعَةٍ
كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَ
فِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو شخص گرگٹ کو ایک ہی دار میں مار ڈالے اس کے حساب میں سو نیکیاں
لکھی جاتی ہیں اور جو شخص دوسرے دار میں مارے اس کے حساب میں
سو سے کم اور تیسرے دار میں مارے اُس کے حساب میں اس سے بھی کم۔ (مسلم)

۳۹۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرِصَتٌ نَمَلَةٌ نَبِيَّاتٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ
بِقَتْلِهِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَدْحَى اللَّهُ تَعَالَى
إِلَيْهِ أَنْ تَقَرِصَتْكَ نَمَلَةٌ أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِنْ
الْأُمَمِ نَسِيحٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی
نبیؑ کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ ان نبیؑ نے حکم دیا کہ چیونٹیوں کے بل کو جلا دیا
جائے۔ چنانچہ جلا دیا گیا۔ خداوند تعالیٰ نے ان نبیؑ کے پاس وحی بھیجی کہ
ایک چیونٹی نے تم کو کاٹا تھا۔ تم نے قوموں سے ایک قوم کو جو پاکی بیان
کرتی تھی جلا دیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

گھس میں جو ہے کے گر جانے کا مسئلہ

۳۹۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

اے صحابہؓ کا خیال تھا کہ زحوان مرا نہیں پوزہ کرے اترے بے ہوش ہو اس کے لئے دعا کی استدعا کی۔ آپؐ فرمایا۔ دعا کیا کام کرے گی، درست کے
لئے استغفار کر دو۔ ۱۲ مترجم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَانِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا أَوْ أَلْفَوْهَا وَ مَا حَوْلَهَا وَلَا نَكَانَ مَا يَحْتَاطُ فَلَا تَقْرَبُوهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ

جب چوہا گر پڑے اور کھی جبا ہوا ہو تو چوہے کو نکال کر پھینک دو اور چاروں طرف کا تھوڑا تھوڑا کھی نکال دو (اور پھر کھالو) اور اگر تپا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ (یعنی استعمال میں نہ لاؤ) (احمد - ابوداؤد) اور دارمی نے ابن عباس سے روایت کیا۔

سرخاب کا گوشت کھانا جائز ہے

۳۹۴۴ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حَبَارَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری (یعنی سرخاب) کا گوشت کھایا ہے۔ (ابوداؤد)

جلالہ کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۴۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ -)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے گوشت کو کھانے اور اس کے دودھ کو پینے سے منع فرمایا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جلالہ (یعنی گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے بھی منع فرمایا)۔ (ترمذی)

گولہ کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْغُبِّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبدالرحمن بن شیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گولہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

بلی حرام ہے

۳۹۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَ أَكْلِ ثَمَنِهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

گھریلو گدھے، خچر اور درندوں اور ذی مخلب پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۴۸ وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمَّ الْأَنْثِيَّةَ وَالْحُمَّ الْبَغَالِيَّةَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَ كُلَّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ -)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن پالتو گدھوں، خچروں اور ہر کھلی دار درندہ اور بیخوں سے شکار کرنے والے پرندہ کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ (ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۴۹ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ وَالْبَغَالِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

معاہدہ کے مال کا حکم

۳۹۵۰ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیر کے دن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْبَرَ فَاتَتْ الْيَهُودَ فَشَكَّوْا أَنَّ النَّاسَ
قَدْ اسْرَعُوا إِلَى خَضَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَحِلُّ أَمْوَالُ الْمَعَاهِدِ
أَلَا يَحِقُّهَا -

علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
یہ شکایت پیش کی کہ لوگوں نے ان کی کھجوروں کی طرف جلدی کی (یعنی
کھجوروں کو توڑ لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا
خبردار! ان لوگوں کا مال حلال نہیں جن سے معاہدہ ہو چکا ہے مگر

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حق کے ساتھ۔ (ابوداؤد)
مچھلی، ٹڈی، کلیجی اور تلی حلال ہے

۲۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَوَانِ الْمَيْتَتَيْنِ
الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَائِ الْكَبِدُ وَالطَّحَالُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کئے گئے ہیں یعنی مچھلی اور ٹڈی
اور جگر اور تلی۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی)

جو مچھلی پانی میں سر کر اور آبلے اس کا مسئلہ

۲۹۵۲ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْفَاكَ الْبَحْرُ وَجَزَعَهُ
الْمَاءُ فَكُلُوهُ وَقَامَاتٍ فِيهِ وَطَفَافًا تَأْكُلُوهُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
السَّنَةُ أَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى
جَابِرٍ -

حضرت ابی الزبیر رضی اللہ عنہما حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز (یعنی مچھلی) کو دریا نے پھینک دیا یا دریا
کا پانی خشک ہو گیا یا پانی کسی دوسری طرف چلا گیا (اور مچھلیاں رہ گئیں)
پس تم ان مچھلیوں کو کھا لو اور جو مچھلی پانی کے اندر مر جائے اور پانی کے
اوپر آجائے اس کو نہ کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) محی السنۃ کہتے ہیں
کہ اکثر محدثین کا قول ہے کہ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۲۹۵۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جَنُودِ
اللَّهِ لَا أَكَلُهُ وَلَا أَحَرَّمُهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَقَالَ مُحْيِي السَّنَةِ ضَعِيفٌ -

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کی بابت پوچھا
گیا۔ آپ نے فرمایا ٹڈیاں اکثر خدا کا لشکر ہیں، نہ میں ان کو کھاتا ہوں (اس
لئے کہ میری طبیعت نہیں چاہتی) اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں
(ابوداؤد) اور محی السنۃ نے کہا یہ ضعیف ہے۔

مرغ کو برا کہنے کی ممانعت

۲۹۵۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيَكِ وَقَالَ إِنَّهُ
يُؤْذِنُ لِلصَّلَاةِ - (رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)
۲۹۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيَكَ فَإِنَّهُ يُؤْذِنُ لِلصَّلَاةِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مرغ کو برا کہنے سے منع کیا اور یہ فرمایا ہے کہ مرغ نماز کے لئے
اذان دیتا ہے۔ (شرح السنۃ)
حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے مرغ کو برا کہنا اس لئے کہ نماز کے لئے جگاتا ہے
(یعنی تہجد کی نماز کے لئے) (ابوداؤد)

گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کیا کیا جائے

۲۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ قَالَ قَالَ

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَظْهَرَ الْحَبَّةُ فِي الْمُسْكَنِ فَقُولُوا هَذَا نَأْتِيَنَّكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِنَا فَإِنْ عَادَتْ فَأَقْتُلُوا هَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے گھر میں جس وقت سانپ نکلے تو اس سے کہہ دو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح اور حضرت سلیمان بن داؤد رضی اللہ عنہما کے عہد کے ذریعہ یہ جانتے ہیں کہ تو ہم کو اذیت نہ پہنچا اگر اس کے بعد وہ پھر نظر آئے تو اس کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

انعام کے خوف سے سانپ کو نہ مارنے والے کے بارے میں وعید

۳۹۵۷ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَغْلِبُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةً نَارٍ فَلَيْسَ مِنَّا - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عکرمہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص سانپ کو اس اندیشہ سے نہ مارے کہ دوسرے سانپ اس سے بدلہ لیں گے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (شرح السنہ)

۳۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلْنَا عَنْهُ مِنْ دَابَّةٍ حَارِبَةٍ نَأْتِيَنَا وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ہم نے سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے اس وقت سے (کبھی) ہم نے مسلح نہیں کی اور جو شخص سانپ کو اس خیال سے چھوڑے (یعنی نہ مارے کہ اس کا بدلہ لے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔) (ابوداؤد)

۳۹۵۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ فَمَنْ خَافَ نَارَ هُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مارو سب سانپوں کو (یعنی ہر قسم کے سانپوں کو) جو شخص ان سے ڈرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (یعنی میرے طریقہ پر نہیں ہے۔) (ابوداؤد۔ نسائی)۔

۳۹۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ أَنْ نَكُفِّرَ زَمْرًا فَإِنْ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيَّاتِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصَّغَارَ فَاصْرِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا ارادہ ہے کہ چارہ زرم کو صاف کریں اس میں سانپ ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے سانپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

سفید چھوٹے سانپ کو مارنے کی ممانعت

۳۹۶۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْحَيَّاتَ الْبَيْضَ الَّتِي كَانَتْ تَضِيْبُ فَضِيَّةً - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام سانپوں کو مار ڈالو مگر سفید چھری کو جو چاندی کی چھری معلوم ہوتی ہے اس کو نہ مارو (یعنی بالکل سفید سانپ کو جو چاندی کی چھری کی طرح ہو اس کو نہ مارو)۔ (ابوداؤد)

کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جلے تو اس کو غوطے کر نکال دو

۳۹۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَأَمْقَلُوهُ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ فَإِنَّهُ يَنْتَقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کے (پانی یا کھانے کے) برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو ایک غوطہ دو اس نے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا اور مکھی اسی بازو کو برتن میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے اس لئے اس

فَلْيَغِيْثُهُ كَلَّةٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۳۹۶۳
وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَقَّ الذَّبَابُ فِي
الطَّعَامِ فَاْمْلُوْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًا وَ
فِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَلَئِنْ يُقْدِمَ السَّمُ وَكُودِحِدِ
الشِّفَاءَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

کو غوطہ دے دینا چاہیے۔ (ابوداؤد)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کے کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے لے اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا۔ اور مکھی زہر والے بازو کو پہلے ڈالتی ہے اور پھر شفا والے بازو کو۔ (شرح السنہ)

وہ چار جانور جن کا مارنا ممنوع ہے

۳۹۶۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَلَكُ وَالْحِلَّةُ وَالْهُدُودُ وَالْمُؤَدَّةُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے یعنی چوہ، مکھی، شہد کی مکھی، کوہ، بدمعہ اور کل چڑے کو۔ (ابوداؤد - دارمی)

فصل سوم

حلت و حرمت کے احکام میں خواہش نفس کا کوئی دخل نہیں ہونا چاہیے

۳۹۶۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْحَاجِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتَوَكَّفُونَ أَشْيَاءَ تَقْدَرُ أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَانْزَلَ كِتَابَهُ وَ أَحَلَّ حَلَالَهُ وَ حَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَ تَلَا قُلْ لَا أَحَدٌ فِيمَا أَدْحَى إِلَى تَحْرِمَا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا لَا يَذَرُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیام جاہلیت کے لوگ بعض چیزوں کو کھاتے تھے اور بعض کو نہ کھاتے تھے (یعنی اپنی خواہش سے) پھر خدا نے اپنے نبی کو بھیجا اور اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور اپنی حرام چیزوں کو حرام قرار دیا پس جس چیز کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس چیز میں سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے یعنی اس پر مواخذہ نہیں ہے) پھر یہ آیت پڑھی: قُلْ لَا أَحَدٌ فِيمَا أَدْحَى إِلَى تَحْرِمَا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا لَا يَذَرُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

یعنی لے، محمد! (لوگوں سے) کہہ دو کہ جو چیز وحی کے ذریعہ میرے پاس پہنچی ہے میں اس میں سے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار ہے یا خون (تا آخر آیت)۔ (ابوداؤد)

گر ہے، کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۶۶ وَعَنْ زَاهِرِ الرَّاسِيِّ قَالَ إِنِّي كَلَّوْ قَدْ نَحَتِ الْقُدُورُ بِأَحْمَرِ الْحَمِيمِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَيْكُمْ عَنْ لُحْمِ الْحَمِيمِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زاہر راسیؓ کہتے ہیں۔ میں گرہے کا گوشت اپنی ہڈی میں پکار رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہے کے گوشت کو کھانے کی ممانعت فرمادی ہے۔ (بخاری)

جنات کی قسمیں

۳۹۶۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجَنُّ ثَلَاثَةً أَمْهَاتٍ مِنْهُمْ أَجْنَحُهُ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَا أَيْ وَمِنْهُمْ حَيَاتٌ وَ كِلَابٌ وَ صِنْفٌ

حضرت ابی ثعلبہ خثنیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن تین قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جن کے پر ہیں اور وہ اڑتے ہیں دوسری قسم سانپ ہیں اور کتے، اور ایک قسم وہ

يَحْلُونَ وَيَطْعُونَ - (دَوَاۤءُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) ہے جو منزل پر اُترتی اور کوچ کر جاتی ہے (شرح السنۃ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

عَقِيْقَةُ كَابِيَانُ

فصل اوّل

عقیدہ کرنے کا حکم

۳۹۶۸ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْقَبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ فَأَهْرَ يَقُوْا عَنْهُ دَمًا وَآمِيطُوْا عَنْهُ الْاَذَى - (دَوَاۤءُ الْبُخَارِيِّ) (بال اور میل) - (بخاری)

حضرت سلمان بن عامر قبّی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے پیدا ہونے پر عقیدہ کرنا سنت ہے اسکی طرف سے خون بہا دو اور دور کر دو اس سے ایذا (یعنی سر کے)

تھنک ایک مسنون عمل ہے

۳۹۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالْقَبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحْتَكِمُهُمْ - (دَوَاۤءُ مُسْلِمٍ)

۳۹۷۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بَيْكَةً قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقَبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِسَمَاءٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَقَلَّ فِي ذِيهِ ثُمَّ حَنَكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کے لئے بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے بالوں میں کھجور چبا کر ملتے۔ (مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن زبیر کے حمل میں آئے، انھوں نے کہا ان کی ولادت قبائیں ہوئی پھر میں ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی مبارک گود میں دیدیا۔ حضور نے کھجور منگوائی اور اپنے دانتوں سے اس کو چبا یا پھر اپنے منہ کا پانی عبد اللہ کے منہ میں ڈالا اور کھجور کے لعاب کو بالوں میں ملا پھر ان کے لئے دعا کی اور بَرَكَ اللہ علیہ کہا۔ عبد اللہ پہلے بچہ جس جو ہجرت کے بعد اہل اسلام میں پیدا ہوا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عقیدہ کے جانوروں کی تعداد

۳۹۷۱ عَنْ أُمِّ كُرَيْشٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آتِ وَالطَّيْرَ عَلَى مَكْنَانِهَا قَالَتْ وَتَمَمُّهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَانَيْنَ وَعَنِ الْحَارِثَةِ شَانَةً وَلَا يَضُرُّكُمْ ذِكْرُ آتَاكُمْ أَوْ لَا تَأْتَاكُمْ - (دَوَاۤءُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْمِيُّ وَمِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ لَعَلَّ خَيْرَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَرَّحِيحٍ)

حضرت ام کریشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے پرندوں کو ان کے ٹھونکے میں قرار دو (ان کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو اڑاؤ نہیں) اور میں نے یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے (عقیدہ میں) دو بکریاں اور لڑکی کے (عقیدہ میں) ایک بکری اور ان کے بکریوں کے نروادہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا یعنی نروادہ کی شخصیں نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

یہ حدیث صحیح ہے۔

عقیدہ کی اہمیت

۳۹۰۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مَرَّتَيْنِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لڑکا عقیدہ کے بدلے رہن ہے ساتویں دن ذبح کر کے

اس کا حقیقہ کیا جاتے اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر نمونہ اچانے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں مرہن کے بجائے رہینہ کا لفظ ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ویسٹ کی جگہ یدعی ہے۔ ابوداؤد نے کہا نہ یسٹا نہ زیادہ صحیح ہے۔

بَعِثْتَهُ تَذَجُّ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسْتَشَى وَيُحْلَى رَأْسُهُ رِوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لَكِنَّ فِي رِوَايَتِهِمَا رَهْنَةً بَدَلُ مَرْتَهَنٌ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَآبِي دَاوُدَ وَ يَدْعَى مَكَانَ وَيُسْتَشَى وَقَالَ ابُودَاوُدَ وَيُسْتَشَى

لڑکے کے حقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا مسئلہ حضرت محمد بن علی بن حسین، علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کا حقیقہ ایک بکری سے کیا اور فرمایا خاتمہ اس کا سر نمونہ دے اور بالوں کے ہموں چاندی صدقہ کر دے۔ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وہ ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریبہ۔ اور اس کی اسناد منسلک و متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کو نہیں دیکھا)۔

۳۹۴۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ يَشَاءُ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أُحْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزَنْدٍ شَعْرَةٍ فَضْبَةً فَوْزَانَةً فَكَانَ زَنْدُهُ دِرْهَمًا وَبَعْضُ دُرْهِمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاسْنَادُهُ لَا يَتَّصِلُ بِإِسْنَادِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ لَهُ يُدْرِكُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا حقیقہ ایک ایک ذنب سے کیا۔ (ابوداؤد) نسائی نے دو ذنب روایت کئے ہیں۔

۳۹۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

بچے کو حقوق سے بچانے کے لئے اس کا حقیقہ کرو

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے ارادہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقہ کا مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حقوق کو پسند نہیں فرماتا (عاق کے معنی نافرمانی کرنے والا ہیں) گویا آپ حقیقہ کے لفظ کو برا سمجھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو بہتر ہے کہ اس کی طرف سے ذبح کرے یعنی لڑکے کی طرف سے ذبح کرے یا لڑکی کی جانب سے ایک بکری کا (ابوداؤد) دینا سنو ہے

۳۹۴۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كِرَّةٌ أَلَا تَسْمَعُونَ وَقَالَ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدًا فَاحْتِ أَتَ بَنَسَكَ عَنْهُ فَلْيَنْسِكْ عَنِ الْغَلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ) بچے کے کان میں اذان

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دی جس وقت کہ وہ پیدا ہوئے انہیں ناز کی اذان کے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

۳۹۴۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَذُنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالْقَلْوَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)۔

فضل سوم حقیقہ کا دن

حضرت بربدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایام جاہلیت میں ہم میں سے جس کے

۳۹۴۷ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ

ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بکھر کے سر پر لگایا جاتا۔ پھر اسلام میں ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے بکھر کا سر منڈتے اور سر پر زعفران پس کر لگاتے (ابوداؤد)۔ زین نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ ہم اس کا نام رکھتے۔

لَا أَحَدَنَا غَلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَ نَحْلِقُ رَأْسَهُ وَ نَلَطُخُهُ بِزَعْفَرَانٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ زَادَ رِزْقِيُّ وَ نُسَيْبِيُّ)

کتاب الاطعمه فصل اول کھانوں کا بیان

کھانے کے تین آداب

۳۹۷۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدَايَ تَطْبِشُ فِي الْقَهْقِفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا بِيَدِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش اور تربیت میں تھا۔ میرا ہاتھ رکابی کی طرف تیزی سے بڑھتا (جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) مجھ سے فرمایا بسم اللہ کہر سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا۔ (بخاری و مسلم)

کھانے وقت بسم اللہ پڑھنے کی اہمیت

۳۹۷۹ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَلَا إِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَلَا ذَا الْمَرِيدِ كَرِ اللَّهُ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَ الْعِشَاءَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کھانے پر خدا کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے (یعنی اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے)۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو قدم رکھتے ہی خدا کو یاد کرے اور کھانا کھاتے وقت بھی (یعنی خدا کا نام لے) (ایسا کرنے پر) شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے چلو اس گھر میں نہ ٹھکنا ہے اور نہ کھانا اور جو شخص اس طرح گھر میں داخل ہو کہ خدا کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت خدا کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے ٹھکانا اور کھانا دونوں چیزیں مل گئیں۔ (مسلم)

دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے

۳۹۸۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِينِهِ وَ إِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کھانا کھاؤ تو سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور کوئی چیز پیر تو سیدھے ہاتھ سے لے کر پیو۔ (مسلم)

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۳۹۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے اور نہ پئے اس لئے

بِهَاقَانِ الشَّيْطَانِ يَا كُأَبِشْمَالِهِ وَيَشْرِبُ بِهَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ).
 کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

تین انگلیوں سے کھانا اور انگلیاں چاٹنا سنت ہے

۳۹۸۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصْبَاحٍ وَيَلْعَقُ يَدَاهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهُمَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے (یعنی انگوٹھے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے) اور دھونے سے پہلے ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

۳۹۸۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْنِ الْأَصْبَاحِ وَالْمُحَقِّقَةِ وَقَالَ إِيَّاكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي آيَةِ الْبَرَكَةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت جابر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھوں کو پونچھنے یا دھونے سے پہلے چاٹ لے یا کسی کو چٹا دے۔ (بخاری و مسلم)

کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا جائز ہے

۳۹۸۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَّعِهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا خَرَعَ فَلْيَلْعَقْ أَصْبَاحَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فرماتے سننا ہے شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی جب تمہارا کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو چاہے کہ اٹھالے اور صاف کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا چکے تو انگلیوں کو چاٹ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی ممانعت

۳۹۸۷ وَعَنْ أَبِي مُجْهَفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُمْتَكًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ٹیکہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

میز و چوکی پر کھانا کھانے کا مسئلہ

۳۹۸۸ وَعَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ وَلَا خُذْلَةٍ مُرَقَّنٍ قَبْلَ لِقَاءِ قَدَادَةَ عَلَى مَا يَكُونُ قَالَ عَلَى السُّفْرِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 حضرت قنادہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر کھانا نہیں کھایا اور طشتوں اور پلوں میں بھی نہیں کھایا اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ قنادہ سے پوچھا کیا پھر کس چیز پر آپ کھانا کھاتے تھے کہا دسترخوان پر۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی دیکھی بھی نہیں

۳۹۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا عَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَعِنَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک چپاتی کو دیکھا ہو اور نہ آپ نے دم بخت بکری کو دیکھا جس کو میں آنکھوں کے دم بخت کیا گیا ہو۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے میدہ کی تیار کی ہوئی کوئی چیز بھی نہیں کھائی

۳۹۹۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّقِيُّ مِنْ حَيْثُ ابْتِغَاءُ اللَّهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَلَا مِنْ حَيْثُ ابْتِغَاءُ اللَّهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ فَيَلَّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَسْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحُهُ وَنَفْخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرَبَّنَا فَأَكَلْنَاهُ. (رواه البخاري)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اس وقت سے آخر عمر تک آپؐ کبھی میدہ کو نہیں دیکھا (یعنی میدہ سے تیار کی ہوئی چیز کو نہیں کھایا) (ورنہ نبوت کے بعد وفات تک آپؐ چھلنی کو دیکھا (یعنی بغیر چھپا ہوا) آٹا کھایا) سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا تم جو کچھ بغیر چھپنے کی روٹی کس طرح کھاتے تھے؟ کہا ہم جو کچھ پیسے اور بھونک مار مار کر بھوسی کو اڑاتے اور بھراٹے کو گوندھ کر اس کی روٹی پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے

۳۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عَائِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامًا قَطْرًا إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہ کہا اور نہ برا سمجھا اگر خواہش ہوتی کھا لیتے خواہش و رغبت نہ ہوتی چھوڑ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

۳۹۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسَاءَ دَعَا يَأْكُلُ قَلِيلًا قَدْ كَرِذَ لَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ مِنْ يَأْكُلُ فِي مَعَادٍ أَحَدًا وَأَنْكَافِهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ (رواه البخاري) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْرًا فِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ دَهُو كَافِرٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَخَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاءٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَخَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ ثُمَّ أُخْرَى فَلَمْ يَسْتَقِفْهَا فَقَالَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَادٍ أَحَدًا وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اور کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپؐ فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (بخاری)

اور مسلم نے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ واقعہ مذکور نہیں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مذکور ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دہنے کا حکم دیا چنانچہ دودھ دو ہا گیا اور وہ ہمان سارا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ دو ہا گیا اس کا دودھ بھی اس نے پی لیا اسی طرح وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح کو وہ کافر مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک بکری کا دودھ دہنے کا حکم دیا چنانچہ دودھ دو ہا گیا اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دو ہا گیا اور اس کا سارا دودھ وہ نہ پی سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

تھوڑے کھانے میں بھی دوسروں کو شریک کر لینا چاہیے

۳۹۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْارْبَعَةِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي اثْنَيْنِ وَطَعَامُ اثْنَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ (مسلم)

تلبینہ بیمار کے لئے بہترین چیز ہے

۳۹۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِقَوَادِمِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تلبینہ (آٹے اور دودھ سے تیار کیا ہوا حریرہ جس میں شہد کو بھی بعض وقت شامل کر لیا جاتا ہے) بیمار کے دل کو سکون اور راحت بخشتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کو گد و بہت پسند تھا

۳۹۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ خَطَّابًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرْقَانِيَّةً وَبَاءً وَقَدِيدًا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ اللَّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ اللَّبَاءَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تاکہ جو کھانا اس نے تیار کیا تھا اس کو اچھے کھلائے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں گیا۔ اُس نے جو کی روٹی اور شوربا حاضر کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا (یعنی شوربا سکھاتے ہوئے گوشت اور کدو کا تھا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف میں سے کدو کو تلاش کر کے کھاتے تھے اس روز سے میں کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

جھری کانٹے سے کھانے کا مسئلہ

۴۰۰۰ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ أُمِّيَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَرُ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ قُدْعِي إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالتَّكِينِ الَّتِي يَجْتَرُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن امیرہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ سے جو آپ کے ہاتھ میں تھا گوشت کاٹ رہے تھے کہ آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپ گوشت اور جھری کو چھوڑ کر نماز پڑھانے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کو میٹھی چیز بہت پسند تھی

۴۰۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز کو بہت پسند کرتے تھے اور شہد کو بھی۔ (بخاری)

سرکہ ایک بہترین سالن ہے

۴۰۰۲ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدْمَ فَقَالُوا أَمَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَاهُ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ إِلَّا دَاهٍ الْخَلُّ نِعْمَ إِلَّا دَاهٍ الْخَلُّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا۔ انھوں نے کہا سالن ہمارے ہاں نہیں ہے سرکہ ہے۔ آپ نے سرکہ منگایا اور اس سے روٹی کھانی شروع کی اور فرمایا بہترین سالن ہے سرکہ بہترین سالن ہے سرکہ۔ (مسلم)

کھنبی کی فضیلت و خاصیت

۲۰۰۱ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِمَنْ شَرِبَ مِنْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ شَرِبَ مِنْ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھنبی من میں سے یعنی نعمت الہی میں سے ہے اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کھنبی اس من میں سے ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا ہے۔

۲۰۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّحْبَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ).

حضرت عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے کھڑے (یعنی آپ ایک کھجور منہ میں رکھ لیتے اور ایک کھڑے کھجور کا اور دونوں کو کھاتے۔) (بخاری و مسلم)

پلو کے پھل کی فضیلت

۲۰۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَشَاطَةِ الظُّهْرِ إِذْ نَجَّيْنَا الْكِبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ يَا لَأَسْوَدَ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتُ تَرَعِي الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَّا زَعَاهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مقام مَرَّ الظُّهْرَانِ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم نے وہاں پلو کے درختوں کے پھلوں کو اکٹھا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سیاہ پھل کو وہ اچھا ہوتا ہے۔ آپ پوچھا گیا کیا آپ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ اس نے کہا کہ بکریاں چرانے والے اس کو کھاتے ہیں اور اس کے اچھے بکری کو بھاتے ہیں) آپ نے فرمایا کون سا نبی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے

۲۰۰۴ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا يَأْكُلُ تَمْرًا ذِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے دیکھا آپ کھجوریں کھا رہے تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کھجوروں کا کھانا کھا رہے تھے۔ (مسلم)

کئی آدمی ہوں تو دو کھجوریں ساتھ نہ کھاؤ

۲۰۰۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا البتہ اگر اس کے ساتھ کھانے والے اس کو اجازت دیدیں تو جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

کھجور کی فضیلت

۲۰۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ يَبْتَاعُ أَهْلُهُ قَانِيًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس گھر کے آدمی بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عائشہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے آدمی بھوکے ہیں۔ آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

لہٰذا جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے: وَ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَ السَّلْوَىٰ - ۱۲ مترجم

عجورہ کھجور کی تاشیر

۳۰۰۶ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ

عَجُورَةٍ لَمْ يَضُرَّكَ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجُورَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً

لِنَهَائِيَّاتِ أَوَّلِ الْبُكَدَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّمْسُ مَانُوقَةً

فِيهِ نَارٌ إِلَّا تَهَاوَوُ التَّمَرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُقَى بِاللَّحْمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۰۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ

مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدُهُمَا تَمَرٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ تَرَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنْ الْأَسْوَدَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۱۱ وَعَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ

وَشَرَابٍ مَا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمْ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱۲ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَى

وَأَنَّهُ بَعَثَ إِلَى بَوْمَا يَقْبَعَتِ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا

لَا أَنَّ فِيهَا نَوْمٌ مَا فَسَلْتُمْ أَحَرَامَهُ قَالُوا لَا وَلَكِنْ

أَكْرَهَتْ آجَالٌ فِيهِ قَالُوا فَإِنَّ أَكْرَهَهُ دَاكِرَةٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱۳ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَسْنٌ بَارَزَ كَمَا مَسَّجِدٌ وَمَالٌ ذَكَرُ غَيْمٍ فِي مَسْتَحَاوٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو شخصیں

کرتے ہیں بھی پسند نہیں کرتا۔ (مسلم)

۳۰۱۴

۳۰۱۵

۳۰۱۶

۳۰۱۷

۳۰۱۸

۳۰۱۹

۳۰۲۰

۳۰۲۱

۳۰۲۲

۳۰۲۳

۳۰۲۴

۳۰۲۵

۳۰۲۶

۳۰۲۷

۳۰۲۸

۳۰۲۹

۳۰۳۰

۳۰۳۱

۳۰۳۲

۳۰۳۳

۳۰۳۴

۳۰۳۵

۳۰۳۶

۳۰۳۷

۳۰۳۸

۳۰۳۹

۳۰۴۰

۳۰۴۱

۳۰۴۲

۳۰۴۳

۳۰۴۴

۳۰۴۵

۳۰۴۶

۳۰۴۷

۳۰۴۸

۳۰۴۹

۳۰۵۰

۳۰۵۱

۳۰۵۲

۳۰۵۳

۳۰۵۴

۳۰۵۵

۳۰۵۶

۳۰۵۷

۳۰۵۸

۳۰۵۹

۳۰۶۰

۳۰۶۱

۳۰۶۲

۳۰۶۳

۳۰۶۴

۳۰۶۵

۳۰۶۶

۳۰۶۷

۳۰۶۸

۳۰۶۹

۳۰۷۰

۳۰۷۱

۳۰۷۲

۳۰۷۳

۳۰۷۴

۳۰۷۵

۳۰۷۶

۳۰۷۷

۳۰۷۸

۳۰۷۹

۳۰۸۰

۳۰۸۱

۳۰۸۲

۳۰۸۳

۳۰۸۴

۳۰۸۵

۳۰۸۶

۳۰۸۷

۳۰۸۸

۳۰۸۹

۳۰۹۰

۳۰۹۱

۳۰۹۲

۳۰۹۳

۳۰۹۴

۳۰۹۵

۳۰۹۶

۳۰۹۷

۳۰۹۸

۳۰۹۹

۳۱۰۰

۳۱۰۱

۳۱۰۲

۳۱۰۳

۳۱۰۴

۳۱۰۵

۳۱۰۶

۳۱۰۷

۳۱۰۸

۳۱۰۹

۳۱۱۰

۳۱۱۱

۳۱۱۲

۳۱۱۳

۳۱۱۴

۳۱۱۵

۳۱۱۶

۳۱۱۷

۳۱۱۸

۳۱۱۹

۳۱۲۰

۳۱۲۱

۳۱۲۲

۳۱۲۳

۳۱۲۴

۳۱۲۵

۳۱۲۶

۳۱۲۷

۳۱۲۸

۳۱۲۹

۳۱۳۰

۳۱۳۱

۳۱۳۲

۳۱۳۳

۳۱۳۴

۳۱۳۵

۳۱۳۶

۳۱۳۷

۳۱۳۸

۳۱۳۹

۳۱۴۰

۳۱۴۱

۳۱۴۲

۳۱۴۳

۳۱۴۴

۳۱۴۵

۳۱۴۶

۳۱۴۷

۳۱۴۸

۳۱۴۹

۳۱۵۰

۳۱۵۱

۳۱۵۲

۳۱۵۳

۳۱۵۴

۳۱۵۵

۳۱۵۶

۳۱۵۷

۳۱۵۸

۳۱۵۹

۳۱۶۰

۳۱۶۱

۳۱۶۲

۳۱۶۳

۳۱۶۴

۳۱۶۵

۳۱۶۶

۳۱۶۷

۳۱۶۸

۳۱۶۹

۳۱۷۰

۳۱۷۱

۳۱۷۲

۳۱۷۳

۳۱۷۴

۳۱۷۵

۳۱۷۶

۳۱۷۷

۳۱۷۸

۳۱۷۹

۳۱۸۰

۳۱۸۱

۳۱۸۲

۳۱۸۳

۳۱۸۴

۳۱۸۵

۳۱۸۶

۳۱۸۷

۳۱۸۸

۳۱۸۹

۳۱۹۰

۳۱۹۱

۳۱۹۲

۳۱۹۳

۳۱۹۴

۳۱۹۵

۳۱۹۶

۳۱۹۷

۳۱۹۸

۳۱۹۹

۳۲۰۰

۳۲۰۱

۳۲۰۲

۳۲۰۳

۳۲۰۴

۳۲۰۵

۳۲۰۶

۳۲۰۷

۳۲۰۸

۳۲۰۹

۳۲۱۰

۳۲۱۱

۳۲۱۲

۳۲۱۳

۳۲۱۴

۳۲۱۵

۳۲۱۶

۳۲۱۷

۳۲۱۸

۳۲۱۹

۳۲۲۰

۳۲۲۱

۳۲۲۲

۳۲۲۳

۳۲۲۴

۳۲۲۵

۳۲۲۶

۳۲۲۷

۳۲۲۸

۳۲۲۹

۳۲۳۰

۳۲۳۱

۳۲۳۲

۳۲۳۳

۳۲۳۴

۳۲۳۵

۳۲۳۶

۳۲۳۷

۳۲۳۸

۳۲۳۹

۳۲۴۰

۳۲۴۱

۳۲۴۲

۳۲۴۳

۳۲۴۴

۳۲۴۵

۳۲۴۶

۳۲۴۷

۳۲۴۸

۳۲۴۹

پیارے اور پس کھاتے وہ ہم سے الگ رہے (یعنی ہماری مجلس اور صحبت میں شریک نہ ہو) یا اپنے یہ فرمایا کہ ہماری مسجدوں سے دور رہے یا یہ فرمایا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک روز) ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبزی یعنی ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بویائی اُد فرمایا اس کو فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اس کے بعد فرمایا تم کھاؤ میں اس شخص سے بخوبی (سرگوشی) کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ (بخاری و مسلم)

مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْ لَنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَآتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّي بِقَدْرٍ فِيهِ حَصْرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَهَا رِيحًا فَقَالَ قَرَّبُوهَا إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِيءُ مَنْ لَا تَنَاجِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اشیاء خوراک کو ناپ تول کر لینے دینے اور پکانے کا حکم

حضرت مقدام بن معدی کربن کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے کھانے کی چیزوں کو ناپ تول لیا کر دے (یعنی اندازہ کر کے لیا دیا کر دے) تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (بخاری)

۴۰۱۴ عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ يُؤْطَعُ مَكْرُمٌ مَبَارَكٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) -

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء

حضرت ابی امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب دسترخوان بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَعْنِي عَنْهُ رَبَّنَا یعنی خدا کے واسطے تعریف ہے بہت تعریف اور بابرکت تعریف ہمیشہ کے لئے نہ کفایت کی گئی اور نہ ترک کی گئی اور نہ اس سے بے پروائی ہو اے ہمارے رب! (بخاری)

۴۰۱۵ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَعْنِي عَنْهُ رَبَّنَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خدا کے اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہونا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر خدا کی تعریف کرے یا ایک گھونٹ پیئے اور اس پر خدا کی تعریف کرے۔ (مسلم)

۴۰۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور عنقریب ہم عاتقہ رضا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی دو حدیثیں انشاء اللہ بفضل الفقہاء کے باب میں بیان کریں گے کہ آل محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔

وَسَنَدُ كُرْحٍ حَدِيثِي عَائِشَةَ وَآمِي هُمْ بَرَكَةُ مَا شَبَعَ الْوُحْمُ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفَقْرِ أَعْلَنَ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

فصل دوم

بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرنا کھانے میں برکت کا باعث ہوتا ہے

حضرت ابی ایوب کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے قریب کھانا لایا گیا۔ میں نے آج تک کوئی ایسا برکت کا کھانا نہیں دیکھا جس کے شروع میں برکت تھی اور آخر وقت میں بالکل برکت نہ رہی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیونکر ہوا؟ آپ نے فرمایا ہم نے کھانا شروع کرتے وقت اس پر خدا کا نام لیا تھا پھر اس میں وہ شخص کھانا کھانے کے لئے شریک ہو گیا جس نے اس پر

۴۰۱۷ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرِطَعَامًا كَانَ أَكْظَمَ بَرَكَةٍ مِمَّنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةٍ نِيْءُ خَيْرٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ تَعَدَّ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ

فَاَكَلَ مَعَ الشَّيْطَانِ -

خدا کا نام نہیں لیا اور اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ) (شرح السنہ)

کھانے درمیان میں بھی بسم اللہ پڑھی جاسکتی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کھانا کھانے لگے اور خدا کا نام بھول جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ الفاظ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَدَّلَهُ وَاٰخِرَةُ -

(ترمذی و ابوداؤد)

حضرت امیہ بن محضی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور بسم اللہ نہ کہی تھی۔ جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس کو منہ میں رکھنے لگا تو کہا ”بِسْمِ اللّٰهِ اَدَّلَهُ وَاٰخِرَةُ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے اور پھر فرمایا شیطان برابر اس کے ساتھ کھانا رہا جب اس نے بسم اللہ کہی تو اس نے اپنے پیٹ کا سارا کھانا نکال ڈالا۔

(ابوداؤد)

۴۰۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰهَ عَلٰی طَعَامِہِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَدَّلَهُ وَاٰخِرَةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابُو دَاوُدَ)

۴۰۱۹ وَعَنْ اُمِّیۃَ بِنِیْ خُنَیْسٍ قَالَتْ کَانَ رَجُلٌ یَّأْكُلُ فَاَمَّ دِیْسَمٌ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہِ اِلَّا لَقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَدَّلَهُ وَاٰخِرَةُ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا ذَالَ الشَّیْطَانُ بِاَکْلِ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُمْ اللّٰهَ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہِ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

کھانے کے بعد شکر و حمد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابُو دَاوُدَ - ابْنِ مَاجَہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کھانا کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کے مانند ہے۔

(ترمذی - ابن ماجہ اور دارمی نے اسے سان بن سنہ سے روایت کیا ہے)۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے یا پیے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰنِیْ وَسَوَّغَہُ وَجَعَلَ لَیَّ مَخْرَجًا۔

(ابوداؤد)

۴۰۲۰ وَعَنْ اَبِی سَعْدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَہ)

۴۰۲۱ وَ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّائِعُ الشَّاکِرُ کَالْقَصَامِ الصَّابِرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابُو دَاوُدَ ابْنُ مَاجَہ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَةَ عَنْ اَبِیہ)

۴۰۲۲ وَعَنْ اَبِی اَیُوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰنِیْ وَسَوَّغَہُ وَجَعَلَ لَیَّ مَخْرَجًا۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کا سبب کھانے کے بعد وضو کرنا ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا ہے وضو سے مراد ہاتھ دھونا

۴۰۲۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرَةِ اِنَّ بَرَکَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَ کُلِّ کَثْرَةٍ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہُ

(۲۰۲۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَدِمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا لَا نَأْتِيكَ بِوُضُوئِكَ قَالَ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْوُضُوئِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (۲۰۲۴) (ترمذی ابو داؤد) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا مگر نبی نے وضو نہ کیا۔ کیا ہم وضو کے لئے پانی لائیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوں تو وضو کروں۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی اور ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

اپنے آگے سے کھانے کا حکم

(۲۰۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُنِيَ لِقِصْعَةٍ مِنْ تَرِيدٍ فَقَالَ كُلُّوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّاحِظِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رَوَاةٍ أَبُو دَاوُدَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلُ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ يَأْكُلُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا - (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ترید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ اس لئے کہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص کھانا کھائے وہ اپنے آگے کے کنارے سے کھائے درمیان یا دوسرے کنارے سے نہ کھائے اس لئے کہ برکت اوپر کے حصے میں نازل ہوتی ہے۔

حضرت نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا

(۲۰۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِمَّا كَانَتْ قُلُوبُ رُجُلَيْنِ يَطَءُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ - (رواہ ابو داؤد) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور حضور کے پیچھے دو آدمی بھی نہ چلتے تھے۔ (ابو داؤد)

مسجد میں کھانے پینے کا مسئلہ

(۲۰۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْعٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْزَذِمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَآكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ - (رواہ ابن ماجہ) حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزع قال اُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْزَذِمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَآكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکا ہوا گوشت لایا گیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے ساتھ کھانا کھایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے صرف یہ کیا کہ اپنے ہاتھوں کو مسجد کی کنکریوں سے پونچھ ڈالا۔ (ابن ماجہ)

حضرت کو دست کا گوشت بہت پسند تھا

(۲۰۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُجْبِيهِ فَتَهَسَّ مِنْهَا - (رواہ الترمذی ابن ماجہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکا ہوا گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس کو نوچ نوچ کر کھالیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا غیر پسندیدہ طریقہ ہے

(۲۰۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ
مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَأَنْهَضُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ
وَأَمْرٌ - (دَوَاۤءُ الْكُودَادِ وَ الْكَبْكَبَةِ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَارَةَ لَيْسَ هِيَ بِالْقَوِيَّةِ)

فرمایا ہے گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ
عجمی لوگوں کا ہے (بلکہ دانتوں سے) نوح کر کھاؤ۔ اس لئے کہ
دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے۔ (الوداؤد۔ بیہقی)
اور یہ دونوں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث قوی نہیں۔

بیمار گئے لئے پرہیز ضروری ہے

۲۰۳۔ وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَنِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَ عَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ مَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَتْ نَهْمُ سَلْقَاءَ شُعْبَرَ أَفْقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا أَفَاصِبٌ وَإِنَّهُ أَوْفَى لَكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

الْخُبْزِ وَالْثَرِيدِ مِنَ الْحَمِيسِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) کا ترجمہ (ابوداؤد)

۴۰۳۵ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُوا الرِّبْدَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

زیتون کی فضیلت حضرت ابی اُسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روغن زیت کو کھاؤ اور بدن پر لگو۔ اس لئے کہ وہ ایک بابرکت درخت کا تیل ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ۔ دارمی)

۴۰۳۶ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكَ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنَ الْخُبْزِ يَا بِنْتُ دَخَلَ فَقَالَ هَانِئٌ مَا أَفْقَرُ بَيْتٌ مِنْ أُمِّهِ فِيهِ خَلٌّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَرِيبٌ -

سیرک کی فضیلت حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں، صرف خشک روٹی اور سرکا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی لے آؤ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

۴۰۳۷ وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هَذِهِ وَآكَلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کھجور سالن کی جگہ حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کے اوپر ایک کھجور رکھی اور فرمایا یہ سالن ہے اس کا اور اس کو کھایا۔ (ابوداؤد)

غیر مسلم معالج سے رجوع کرنا جائز ہے

۴۰۳۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ تَدْيِي حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَهَا عَلَى فُوَادِي وَ قَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْسُودٌ إِنْ بَتَ الْحَادِثُ بَنَ كَلْدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاخُذْ سَبْعَ تَسَرَّاتٍ مِنْ عَجَمَةٍ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَاهُكُنَّ بَنُو إِهْلِي ثُمَّ لِيَلْدُلْ بِهِنَّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈ میرے دل تک پہنچی اور پھر فرمایا تم درددل میں مبتلا ہو تم حارث بن کلیدہ کے پاس چلے جاؤ جو قبیلہ ثقیف میں سے ہے وہ طب جانتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ وہ مدینہ کی عجمہ کھجوروں میں سے سات کھجوریں لیں اور ان کو مع گٹھلیوں کے کوٹ لے پھر وہ ان کو تیرے منہ میں رکھ دے۔ (ابوداؤد)

غذا کو معتدل کر کے کھاؤ

۴۰۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطَبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَرِيبٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ نازہ کھجوروں کے ساتھ کھاتے تھے (ترمذی)۔ (ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ، اور آپ یہ فرماتے کہ اس کی سردی اس کی گرمی سے

لے تریہ دو قسم کا ہوا ہے ایک تو یہ کہ روٹی کو شوربے میں بھگو دیا جائے اور اس کو روٹی کا تریہ کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کھجور کھی آٹے اور پینر کو ملا کر مالیدہ کی طرح کر لیتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

يُكْسَرُ حَرْفُ هَذَا ابْتَدَاءً وَبَرْدٌ هَذَا
بِحَرْفِ هَذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَنٍ غَرِيبٍ۔
توڑی جاتی ہے۔ اور اس کی گرمی اس کی سردی سے۔
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (اس حدیث میں
خبر بوزہ سے مراد تریبوزہ ہے)

کھانے پینے کی چیز میں کپڑے پڑ جانے کا مسئلہ

۴۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ عَيْتِي فَجَعَلَ يُفَيْسِنُهُ وَ
يُخْرِجُ الشُّوْشَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری ان کھجوریں
لانی گئیں رجن میں کپڑے پڑ گئے تھے، آپ ان کو چیرتے اور کپڑوں کو اس
سے نکال کر پھینک دیتے۔ (ابوداؤد)

چستہ پاک ہوتا ہے

۴۰۴۱ وَعَنْ أَبِي ثَمَرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا ابْنَهُ
فَسَتَى وَقَطَعَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس غزوہ تبوک میں ایک کھڑا لایا گیا۔ آپ نے چھری نکالی بسم اللہ
کہی اور اس کو کاٹ ڈالا۔ (ابوداؤد)

جن چیزوں کو شریعت نے حلال و حرام نہیں کیا ہے ان کا استعمال مباح ہے

۴۰۴۲ وَعَنْ سَلَمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّمَنِ وَالْجَمْرِ وَ
الْفِرَاعِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي
كَيْبِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كَيْبِهِ وَمَا
سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ غَرِيبٍ۔
مَوْثُوقٌ عَلَى الْإِسْحَاقِ۔)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھسی،
پیر اور پوستین یا گورخر کی بابت پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا حلال وہ ہے جو
جس کو خدا تعالیٰ نے کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ
ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے اور جس چیز سے
(کتاب) میں سکوت فرمایا گیا اس سے معافی ہے۔
(ابن ماجہ، ترمذی، یہ حدیث غریب ہے) اور صحیح یہ ہے کہ
یہ موقوف ہے۔

آنحضرت کی طرف سے عمدہ کھانے کی خواہش کا اظہار

۴۰۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْزٌ
بَيْضَاءَ عَرْمٍ مَبْرُةٌ سَمَرَاءَ مُلَبَّقَةٌ بِسَمْنٍ وَ
لَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهَا فُجَاءَةً
بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَتْ هَذَا قَالَ فِي عُلْكَةٍ
فَقَالَ ارْفُضْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَحَدٌ مِنْ مُنْكَرٍ۔)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس سفید گجڑ گھول
کی روٹی اور اس کو گھی اور دودھ میں تر کیا گیا ہو جو اجعت میں
سے ایک شخص کھڑا ہوا اور (اس قسم کی) روٹی تیار کر کے لایا
آپ نے اس سے پوچھا جس گھی سے روٹی کو تر کیا گیا ہے وہ کس برتن
میں تھا؟ اس نے عرض کیا، گدہ کے چمڑے کی کپٹی میں، آپ نے فرمایا،
اس کو اٹھالے جاؤ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوداؤد نے کہا حدیث منکر)

کچا لہسن کھانے کی ممانعت

۴۰۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا الثُّومَ إِلَّا مَطْبُوعًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا
لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ اس کو پکا لیا جائے تو اس
کا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴ حضرت کے پیاز کھانے کا مسئلہ

۴۰۴۵ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنِّي أَخَذْتُ طَعَامَ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو کھانا آخری مرتبہ کھایا تھا اس میں پیاز تھی۔ (ابوداؤد)

محکم متن حضرت کو پسند تھا

۴۰۴۶ وَعَنْ ابْنِ بَرِّ السَّيِّئِينَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ آمَنَّا زَيْدًا وَتَمَرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزَّيْدَ وَالتَّمَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت برّ بن ربیع کے دو بیٹوں سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے سامنے مسکہ اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ مسکہ اور کھجور کو بہت پسند کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ایک برتن میں کھانے کی چیز مختلف ہو تو سامنے سے کھانے کی قید نہیں

۴۰۴۷ وَعَنْ عِكْرَةَ ابْنِ دُؤَيْبٍ قَالَ أَوْتَيْنَا حَفَنَةً كَثِيرَةً التَّرِيدِ وَالْوَدْرَ فَنَبْطُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبِضَ بِيَدِهِ الْمُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَةُ اشْكُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَاءٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أَوْتَيْنَا بَطْنِي فِيهِ الْوَرَنَ التَّمَرَ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَجَعَلْتُ يَدِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَةُ اشْكُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْحٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اتَيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذَرَا عِيَهُ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَةُ اشْكُلْ هَذَا الْوَضُوءَ مِمَّا غَلَبَتْ النَّارُ رَدَّوْهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عکرات بن دؤیب کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ترید اور گوشت تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ کو پیالہ کے اطراف میں تیزی کے ساتھ دوڑایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا اور پھر فرمایا عکرات! ایک جگہ سے کھا اس لئے کہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طباق لایا گیا جس میں قسم قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہر طرف پھرنے لگا۔ آپ نے فرمایا عکرات! جہاں سے جی چاہے کھاؤ، اس طباق میں ایک قسم کی چیز نہیں ہے۔ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اپنے ہاتھوں کی تری اپنے منہ اور کہنیوں اور سر پر رکھ لی اور فرمایا عکرات! رضیہ وضو ہے اس کھانے کا جس کو آگ نے متغیر کر دیا ہو یعنی پکا دیا ہو۔ (ترمذی)

حریرے کا فائدہ

۴۰۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْلَتِ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصَنَعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرُدُّوهُ أَفْوَادَ الْحَزِينِ وَيَسُرُّوهُ عَنَّا ثُمَّ إِذَا السَّقِيمُ كَمَا نَسُوهُ إِحْدَاكُنَّ أَوْ سَخَّرَ بَالَهُ عَنَّا وَجْهَهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں میں جب کسی کو بخار آجاتا تو آپ حریر تیار کرنے کا حکم دیتے چنانچہ حریر تیار کیا جاتا۔ پھر آپ حریر کو پھینک دیتے اور وہ حریر پیٹے اور آپ یہ فرماتے کہ حریر غمگین دل کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج اور بیماری کو دور کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی (لے غور تو) میل کو پانی کے ساتھ چہرے سے دُور کرتی ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

عجوة جنت کی کھجور ہے

۴۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّهَرِ وَالْكُفَاةِ مِنَ الْمَتِّ دُمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ - (دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عجوة جنت سے ہے (یعنی جنت میں سے آئی ہے یا جنت میں ہوگی) اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کہنبی میں شفا ہے اور کہنبی کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے

۴۰۵۰ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبِ قُتُوبِي ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحْرُقُ بِهَا مَذْمُومَةً فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالْقَبُولِ فَأَتَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاؤُهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِي أَقْصُهُ لَكَ عَلَى سِوَاكَ أَوْ قُصُّهُ عَلَى سِوَاكَ - (دَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں جہان ہوا (یعنی کسی شخص کے ہاں اس نے بکری ذبح کی) رسول اللہ ﷺ نے اس سے (بکری کا) پہلو بھونے کیلئے فرمایا چنانچہ پہلو بھوننا گیار رسول اللہ ﷺ نے چھری لی اور گوشت کو میرے لئے نکالنے لگے اتنے میں بلالؓ آئے اور ناکازی اطلاع کی آپ نے چھری کو ڈال دیا اور فرمایا بلال کو کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلودہ ہیں (یعنی ایسے وقت بلائے آیا) مغیرہؓ کہتے ہیں کہ اس کی (یعنی خود مغیرہؓ کی) مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا (ادھر آ) میں تیری لمبوں کو مسواک پر رکھ کر، کر دوں یا یہ فرمایا کہ اپنی لمبیں مسواک پر کر ڈال (ترمذی)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا نہ کھانا شیطانی اثر ہے

۴۰۵۱ وَعَنْ مُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرَ نَامِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعُ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَاهُ وَلَا نَا حَضَرَ نَامِعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْ تَدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِنَضَعُ يَدَاهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَاجِيٌّ كَانَتْ يَدُهُ فَأَخَذَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنَاطِلَ الشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُدْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ يَدَيْهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَاجِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ يَدَيْهِ وَالتَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ابْنُ يَدَا فِي يَدَيْهِ مَعَ يَدَاهَا أَدْنَى دَوَايَةِ ثُمَّ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب کبھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم اس وقت تک کھانے پر ہاتھ نہ ڈالتے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے پر حاضر ہوئے ایک لڑکی نے ہاتھ لگایا کھانے پر آئی گویا اس کو کوئی دھکیل رہا ہے یعنی بھوک کے خنجر ہو کر کھانے پر گر پڑی۔ اس نے جیسا کہ کھانے پر ہاتھ ڈالے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دہبائی آیا وہ بھی کھانے پر اس طرح گر کہ گویا کوئی اس کو دھکیل رہا ہے (اس نے بھی کھانے کی طرف) ہاتھ بڑھایا آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے شیطان اس لڑکی کو لایا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال کر لے (اس لئے کہ وہ بسم اللہ کے بغیر کھانا شروع کر نیوالی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر شیطان اس دہبائی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانے کو اپنے لئے حلال کرے) (اس لئے کہ یہ بھی بغیر بسم

کہے کھانا شروع کرنے والا تھا) میں نے اُس کا ہاتھ کپڑا لیا۔ قسم جو اس ذات

ذَکَا اسْمُ اللّٰهِ وَ اَکَلَ۔

(درواہ مسلم) کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے

ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اسم اللہ کہہ کر کھانا کھایا گیا۔ (مسلم)

زیادہ کھانا بے برکتی کی علامت ہے

۴۰۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْرِيَ غُلَامًا فَأَتَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ فَأَكْتَرَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شَوْمٌ وَأَمْرٌ بِرَدِّهِ دَوَاهُ الْبَرَمِ فَقِي فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے اس غلام کے آگے کھجوریں ڈال دیں۔ غلام بہت سی کھجوریں کھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا زیادہ کھانا بے برکتی کا سبب ہے۔ پھر اس غلام کو واپس کر دینے کا حکم دیا۔ (بیہقی)

نمک بہترین سالن ہے

۴۰۵۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئًا إِذَا مِکُمُ الْمِلْحُ دَوَاهُ ابْنِ جَاةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔ (ابن ماجہ)

جوتا اتار کر کھانا کھاؤ

۴۰۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا أِزْعَانَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْدَا حِلًّا قَدْ امِکُم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اتار ڈالو اس لئے کہ جوتوں کے اتار ڈالنے سے قدموں کو بہت آرام ملتا ہے (دارمی)

کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے

۴۰۵۴ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ أَتَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعَطِي حَتَّى تَذْهَبَ قُوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَکَةِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب ثریہ لایا جاتا تو وہ اس کو ڈھانک کر رکھ دینے کا حکم دیتی چنانچہ اس کو ڈھانک کر رکھ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ نکل جاتی (یعنی اس کی گرمی کم ہو جاتی یا بالکل ٹھنڈا ہو جاتا اور یہ فراموشی کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانے میں سے گرمی کا نکل جانا بڑی برکت کا موجب ہے۔ (بیہقی)

درواہما الدارمی

کھانے کے برتن کو چاٹ لینا چاہیے

۴۰۵۵ وَعَنْ نَبِيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِي تَمْعَةٍ ثُمَّ لَحِصَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَمْبَعَةُ أَعْتَقَكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (درواہ رزینی)

حضرت نبیشتہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص پیالے میں کھائے اور پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کو مخاطبہ کر کے کہتا ہے "خداوند تعالیٰ تجھ کو دوزخ سے بچائے جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے بچایا۔ (رزینی)

بَابُ الضِّيَافَةِ

فصل اول

ضیافت کا بیان

مہمان کی خاطر کرنا کمال ایمان کی علامت ہے

۴۰۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَوْمًا يَأْتِيهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا يَأْتِيهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِيهِ جَارُهُ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا يَأْتِيهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَعْمَتْ فِي رِوَايَةٍ بَدَلُ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا يَأْتِيهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَمْلُ رَحِمَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور ایک روایت میں ہمسایہ کے بجائے یہ الفاظ ہیں جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ سلوک و احسان کرے)۔ (بخاری و مسلم)

مہمان کو تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے

۴۰۵۸ وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا يَأْتِيهِ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَ دَيْلَةٍ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عِنْدَكَ حَتَّى يَخْرُجَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی شریح کلبیؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور خاطر و مدارات کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے (یعنی تکلفات اور احسان کا) اور مہمان کی ضیافت کی مدت تین دن اور تین رات ہو اور اس کے بعد کی مہمان نواری صدقہ و خیرات ہو اور مہمان کو چاہئے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں زیادہ عرصہ تک نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے۔ (بخاری و مسلم)

مہمانداری کرنا واجب نہیں ہے

۴۰۵۹ وَعَنْ عَفِيفَةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنُنَا فَنَنْزِلُ بِعَتَمٍ بَقَرًا وَنَأْكُمَا تَرَى فَقَالَ بَنَاتُ أَنْ تَزُكَا تَبْعَتُمَا نَأْمُرُ وَالْحَكْمُ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاعْبُدُوا فَإِنْ مَرِيفَعُوا اخذوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي نَنْبَغِي لَهُمْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقیفہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو کسی کام پر یا جہاد پر بھیجتے ہیں اور ہم ایک قوم کے مہمان ہوتے ہیں لیکن وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے اس کی بابت آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ہم سے فرمایا جب تم کسی قوم کے مہمان ہو اور وہ تمہارے لئے مہمانی کے مناسبان کر دیں تو اس کو قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے (ذبح برستی) مہمانی کا حق حاصل کرو یعنی اتنا جتنا کہ مہمانوں کے لئے مناسب ہو۔ (بخاری و مسلم)

جس میزبان پر اعتماد ہو اس کے ہاں دوسرے آدمیوں کو ہمراہ لے جانا درست ہے

۴۰۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ خَدِجٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوَّلَ لَيْلَةٍ قَاذَا فَوَبَّأَنِي بِكَرٍّ وَعَمَّ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ يَوْمِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ قَالَ وَآنَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دن کو یا رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو گھر سے نکلے ناگہاں ابو بکرؓ و عمرؓ آپ کو بل گئے۔ آپ نے فرمایا کیا کس چیز نے گھر سے باہر نکالا۔ انھوں نے کہا بھوک نے۔ آپ نے فرمایا قسم جو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو اسی ہی چیز نے گھر سے باہر نکالا

ہے جس نے تم کو چلو۔ چنانچہ دونوں آپ کے ساتھ ہوئے اور ایک انصاری کے گھر پہنچے۔ وہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر کہا ”مرحبا واهلاً“ یعنی خوب آئے اور اپنے گھر میں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا۔ فلاں شخص کہاں ہے؟ یعنی اس کا شوہر۔ اس نے کہا ہمارے لئے میٹھا پانی لیسنے گیا ہے اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر کہا خدا کا شکر ہے آج کے دن بزرگ مہمانوں کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے مہمانوں کو باغ میں لے گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ لاکر پیش کیا، جس پر نیم نچہ، بچہ اور تازہ و خشک کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے تناول فرمائیے۔ پھر چھری کو لیا اور بکری کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا دو دھکی بکری ذبح نہ کرنا چنانچہ اس نے مہمانوں کے لئے بکری ذبح کی مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمرؓ نے بکری کا گوشت اور کھجوروں کا خوشہ کھایا اور پانی پیاجب سب کا پیٹ بھر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمرؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان و قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تم کو تمہارے گھر سے نکالا اور گھر کو واپس نہ ہوئے تھے کہ خداوند تعالیٰ نے یہ نعمتیں مرحمت فرمائیں۔ (مسلم)

ولیمہ کے باب میں ابو مسعود رضی کی حدیث ”دکان رجل من الانصار الخ“ بیان کی جا چکی ہے۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا خَرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمْمَ
فَيَوْمَ أَقَامُوا مَعَهُ فَأَنَّى رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِنَّا
هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ أَسْمَاءُ قَالَتْ
مَرْحَبًا وَاهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ
لَنَا مِنَ السَّاعِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ
قَالَ أَكْرَمَ لِي مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصْبَاغًا
مِّنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ يَعِذُّ فِي ذِي بُسْرٍ
وَأَسْمَاءُ وَرَطِبٌ فَقَالَ كَلُوا مِن هَذِهِ وَآخِذُوا
الْمِدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آيَاكَ وَالْحُلُوبَ فَذَبَحَهُمْ فَآكَلُوا مِّنَ
الشَّاةِ وَمِنَ ذَلِكَ الْعِذُّ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَتَى
شَبْعُو أَوْرَدُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا بَنِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَتَسْأَلُنَّ عَن هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَكُمْ
مِّن بَيْوتِكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ
هَذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ آجِنِ
مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ
الْوَلِيَمَةِ -

فصل دوم مہمان نوازی کی اہمیت

حضرت مقدم بن معدی کر بنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تھے
سنا کہ جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور اس حال میں صبح کی کہ اس کی مہمانی
نہ کی گئی یعنی رات کو اس کی مہمانی نہ کی گئی تو پھر ہر مسلمان اس کی مدد
فرض ہوگی یعنی ہر مسلمان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس سے اس کی مہمانی
کامیاب دلو اسے یہاں تک کہ وہ اپنا حق اس کے مال اور اس کی زراعت سے
حاصل کرے (دارمی۔ ابو داؤد)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص
کسی قوم کا مہمان ہو اور پھر وہ اس کی مہمانداری نہ کرے تو وہ اپنی مہمانی
نہ داری کے بقدر اس سے وصول کر سکتا ہے۔

۴۰۶۱ عَنْ الْبَقْدَارِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا مُسْلِمُ ضَاةٌ قَوْمًا فَاصْبِرْ
الْقَبِيضُ مَعْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ
حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاةٍ مِّن مَّالِهِ وَذَرَّ عِيَهُ رَوَاهُ
الْدَّارِمِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّهَا رَجُلٌ ضَاةٌ قَوْمًا فَلَمْ
يَقْرُدْ دَكَانَ لَهُ أَنْ يَعْقِبَهُمْ بِشَيْءٍ قِرَاةً

حضرت ابی الاحوص جشی رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

۴۰۶۲ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں کسی شخص کے ہاں جا کر ہمان ہوں اور وہ میری ہمان داری نہ کرے اور میری ضیافت کا حق ادا نہ کرے پھر وہ شخص میرے ہاں آکر ہمان ہو تو کیا میں اس کی ہمان داری کروں یا اس سے بدلہ لوں۔ آپ فرمایا اس کی ہمانی کرو۔ (ترمذی)

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَأَيْتَ إِنْ مَرَدْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يُقِرَّنِي وَلَمْ يُصِفْنِي ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ أَقْرَبِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ قَالَ بَلَى أَقْرَبِيهِ۔

(رواہ الترمذی)

۴۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَا عَلَى سَعْدِ بْنِ حُبَادَةَ فَقَالَ سَعْدُ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَلَمْ يُسَمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا فَ رَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسَمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّی مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةَ إِلَّا هِيَ بِأَدْنَى وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أَسْمَعْكَ أَحِبًّا أَنْ اسْتَكَرَّ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبُرْكَهَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَيْبًا فَآكَلَ نَبِيٌّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ آكَلَ طَعَامُكُمْ الْإِبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَافْطَرَعِنْدَكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔

(رواہ فی شرح السنہ)

لئے استغفار کی، اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا۔ (شرح السنہ)

پر ہنگامہ لوگوں کی ضیافت کرنا زیادہ بہتر ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایماں دار آدمی اور ایماں اس گھوڑے کی مانند ہیں جو رسی میں بندھا ہوا ہو کہ وہ اس رسی میں ہر طرف پھرتا ہے اور پھر اپنی جگہ پر آجاتا ہے۔ اسی طرح مومن سہو و غفلت کرتا ہے اور پھر ایماں کی طرف لوٹ آتا ہے پس تم اپنا کھانا پر ہنگامہ لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی بخشش سارے مسلمانوں کو دو۔ (بیہقی)

۴۶۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي أُخْيَتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أُخْيَتِهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ فَاطْعَمُوا طَعَامَكُمْ الْإِنْفَاءَ وَأَدْوُوا مَعَهُ وَفَكَرُوا الْمَوْتِ مَنِينَ۔ (رواہ البیہقی)

کھانا کھاتے وقت زانو کے بل بیٹھنا تواضع و انکساری کی علامت ہے

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا پیالہ تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے یعنی بھرے ہوئے پیالہ کو، یا خالی پیالہ ہی اتنا بڑا اور بھاری تھا اس کا

۴۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بسرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْفَرَسُ أَوْ فَلَانُ أَوْ حَمْلُهَا وَتَحْمِلُهَا الْفَرَسُ

أَنِّي بَيْنَكَ الْقَصْعَةَ وَقَدْ تَرَدَّدْتُ فِيهَا فَالْتَفَتُوا عَلَيْهَا
فَلَمَّا كَذَرُوا اجْتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْدَائِي مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جَعَلَنِي عَبْدًا أَكْرَبًا
وَلَمْ يَجْعَلَنِي جَبَّارًا عَنِيدًا أَشْتَمُ قَالَ كُلُّوْا مِنْ
جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا دُرُوتَهَا يَبَارِكُ فِيهَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نام غرا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے
تو اس پیالے کو لایا جاتا اور اس میں شراب تیار کیا جاتا اور اس کے گرد لوگ
بیٹھ جاتے اور جب آدمیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو رسول اللہ ﷺ کے لیے
سلم گھٹنوں پر بیٹھتے۔ ایک روز ایک دیہاتی نے کہا۔ آپ کی نشست
کیسی ہے یعنی اس طرح بیٹھنا آپ کے شایان شان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا
خدا نے مجھ کو متواضع انسان بنایا ہے سرکش و ضدی نہیں بنایا۔ پھر
آپ نے فرمایا اپنی اپنی سمت سے کھاؤ درمیان میں اور اوپر کی جانب ہاتھ نہ
ڈالو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (ابوداؤد)

جمع ہو کر کھانا کھانے سے برکت نازل ہوتی ہے

حضرت وحشی بن حرب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روا
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک روز عرض
کیا یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ نے
فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا
اپنے کھانے کو اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر خدا کا نام لیا کرو تمہارے
لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (ابوداؤد)

۴۰۶۲ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ
تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ
وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يَبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل سوم

روٹی کپڑا اور مکان انسان کی بنیادی ضرورت بھی ہے اور اس کا پیدا نشی حق بھی

حضرت ابی عیوب کہتے ہیں کہ ایک روز رات کے وقت رسول اللہ
ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور میرے پاس گزرتے،
ہوئے مجھ کو طلب فرمایا۔ میں آپ کے ہمراہ ہولیا۔ پھر ابو بکر رضی کو بلا یا،
وہ آگئے پھر عمر رضی کو بلا یا۔ وہ بھی آگئے۔ پھر ہم سب آپ کے ہمراہ روانہ
ہوئے اور ایک انصاری کے باغ میں پہنچے۔ آپ نے باغ کے مالک سے
فرمایا ہم کو کھجوریں کھلاؤ۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشا لاکر رکھ دیا،
آپ نے اور آپ کے ہمراہیوں نے کھجوریں کھالیں پھر ٹھنڈا پانی منگوایا اور
پیا اور اس کے بعد فرمایا قیامت کے دن تم سے اس نعمت کی بابت پوچھا
جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی نے کھجوروں کا
خوشہ لیا اور اس کو زمین پر دے مارا اس کی تمام کچی کھجوریں رسول اللہ
ﷺ کے سامنے بکھر گئیں اور عرض کیا۔ کیا قیامت کے دن
ہم سے اس کی بابت (بھی) سوال کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر تین
چیزوں سے سوال نہ ہوگا۔ ایک تو وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا سر ڈھانکو

۴۰۶۴ عَنْ أَبِي عَيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَيْدَةً قَمَّ بِي قَدَعَانِي فَخَرَجْتُ
إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِي بِكَرٍّ فَدَعَا عَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ
بِعَمْرٍ فَدَعَا عَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَنْطَلَقِي حَتَّى دَخَلْتُ
حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِمَ صَاحِبِ الْحَائِطِ
أَطْعَمْتُمُنَا بَسًا أَجَاعَ بَعْدِي فَوَضَعَهُ فَأَكَلْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
ثُمَّ دَعَا بَنَاءً يَأْتِي دِقَّتِي فَقَالَ لِمَ سَأَلْتِ
عَنْ هَذَا التَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاحْذَرِي
الْعَذَابَ فَيَضْرِبُ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَازِلَ الْبُيُوتَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمَسْكُونُونَ عَنْ هَذَا الْوَمِ
الْقِيَامَةِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا مَنِ ثَلَاثٌ خَرَقَهُ كَفَّ

دوسرے روٹی کا ٹکڑا جس سے انسان اپنی بھوک کو روکے تیسرے چھوٹا سا حجرہ جس میں ٹھہر کر گرمی و سردی کو دفع کرے۔
(احمد - بیہقی)

بِهَذَا الْجُلُ عَوْرَتَهُ أَدْكِسَتْ سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ
أَوْ جَحْرًا يَدْخُلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَيْدِ - رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا

اجتماعی طور پر کھانا کھانے کی صورت میں سب کے ساتھ ہی کھانے سے ہاتھ کھینچو

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کہ دسترخوان بچھا دیا جائے تو کوئی شخص اس وقت تک اس پر سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان بڑھانہ دیا جائے اور نہ اس وقت تک کھانے سے ہاتھ روکے جب تک لوگ فارغ نہ ہو جائیں اگرچہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ دے سکے تو معذرت کر کے علیحدہ ہو جائے اس لئے کہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لینے کے سبب ہم نشین شرمندہ ہوتا ہے اور خود بھی کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور بہت حکن ہے ابھی دُ بھوکا ہو۔ (ابن ماجہ بیہقی)

۲۰۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى يَرْفَعَ الْمَائِدَةَ وَلَا يَرْفَعُ يَدًا وَلَا تَنْشَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَالْبُعْدَرُ فَإِنَّ ذَلِكَ مُجَلُّ جَلِيلَتِهِ فَيَقْبِضُ يَدًا وَعَسَى أَنْ يَكُونَتْ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

جعفر بن محمد رضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگوں کے ساتھ کھاتے تو آخر تک کھاتے رہتے۔
(بیہقی نے شعب الاسلام میں مُرْسَلًا روایت کیا)

۲۰۶۹ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ مَخِرَهُمْ أَكَلًا (رَوَاهُ ابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

بھوک ہونے کے باوجود کھانے سے لطفاً انکار کرنا جھوٹ بولنے کے مترادف ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی کہتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے کھانا لایا گیا۔ پھر ہمارے سامنے کھائے کو پیش کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا ہم کو خواہش نہیں ہے (اگرچہ وہ بھوکے تھے لیکن تکلف یہ الفاظ کہہ دیئے) آپ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

۲۰۷۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ قَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

مل کر کھانا کھانا بרכת کا باعث ہے

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سب مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ نہ کھاؤ اس لئے کہ جماعت میں بרכת ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۲۰۷۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرُّوا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

مہمان کے استقبال و وداع کے لئے گھر کے دروازے تک جانا سسٹنوں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے یا رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔
(ابن ماجہ و بیہقی) اور بیہقی نے اس کو شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا اور کہا اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۲۰۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ مَنِيفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ)

کھانا کھانے کی فضیلت

۴۰۷۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرِ إِلَى سَنَادِ الْبَعِيرِ۔ (رداء ابن ماجہ)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بھلائی، روزی اور برکت اس گھر کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے جس میں کھانا کھایا جاتا ہے جس طرح اونٹ کا گوشت کاٹنے میں چھری تیزی سے کوہان کی طرف جاتی ہے۔ (یعنی جس گھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کی خیر جلد پھیل جاتی ہے جس طرح لوگ اونٹ کے کوہان کے گوشت کو لذیذ ہونے کے سبب پہلے کاٹتے ہیں، (ابن ماجہ)

بَابُ فِي أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

فصل اول

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ۔ اس باب میں پہلی فصل نہیں ہے۔

فصل دوم

حالت اضطرار کا مسئلہ

۴۰۷۳ عَنِ النَّجَّاحِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَعْتَقُ وَنَمْطِطُ قَالَ أَلَوْ نَعِمَ فَسَرَّاهُ لِي عُقْبَهُ قَدْ حَرَّ غَدَاوَةٌ وَقَدْ حَرَّ عَيْنِيهِ قَالَ ذَاكَ وَ آتَى الْجَوْعُ فَاحْلَلْ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔ (رداء ابو داؤد)
حضرت نجیح عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مردار کی بابت آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے پوچھا تم کس قدر کھانا کھاتے ہو؟ ہم نے عرض کیا ایک پیالہ دودھ کا شام کو اور ایک پیالہ دودھ کا صبح کو۔ آپ نے فرمایا اس قدر کھانا اپنے باپ کی قسم بھوک کا موجب ہے پھر آپ نے ان کے لئے مردار کو حلال کر دیا۔ (ابو داؤد)

۴۰۷۴ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمُخْمَصَةُ فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَمْطِطُوا أَوْ تَعْتَبِقُوا أَوْ تَحْفُوا بِهَا بَعْلًا فَشَانَكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَحْدُوا وَاصْبَوْحًا أَوْ عَمَوْقًا وَ لَمْ تَحْدُوا أَبْقَلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ۔ (رداء الدارمی)
حضرت ابی واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسی زمین میں پہنچ جاتے ہیں کہ ہم کو بھوک تکلیف دیتی ہے (یعنی وہاں کھانے کی کوئی چیز میسر نہیں آتی) ہمارے لئے مردار کی حلال ہو جاتا ہے (یعنی اگر ہم کو کھانا نہ ملے تو ہم کس وقت مردار حلال کو اپنے لئے حلال سمجھیں؟) آپ نے فرمایا جب تم صبح تک کھانا نہ پاؤ یا شام تک نہ پاؤ اور اس زمین میں تم کو ترکاری کی قسم سے میں سے بھی کچھ میسر نہ آئے تو مردار تمہارے لئے جائز ہے۔ (دارمی)

بَابُ الْأَشْرَبَةِ

فصل اول

پانی کو تین سانس میں پینے کی فضیلت

۴۰۷۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ قُرْمٍ فِي بَابٍ كِي حَضْرَتِي فِي دُغَيْرِ الشَّرْبِ، كِي قَسَمِ كِهَانِي كِي مَانَعَتِي سِي پِلَہ كِهَاتِي تَحِي۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے کے لئے تین قُرْم (تین سانس) کی بات فرمائی تھی۔

وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْدَاهُ وَأَبْرَهُ وَأَمْرَهُ.

کے درمیان تین مرتبہ سانس لیتے۔ (بخاری و مسلم)
اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ یہ فرماتے تھے کہ (اس طرح پانی پینا) خوب سیراب کرتا ہے صحت بخش ہے اور جلد مضم ہوتا ہے۔

مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مشک کو اٹھا کر اس سے پانی پیا جائے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مشک کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کا دہانہ نیچے کر دیا جائے اور پھر اس سے پانی پیئے۔

کھڑے ہو کر پانی مت پیو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی نہ پیے اور جو شخص بھول کر پی لے اس کو چاہئے کہ قے کر ڈالے۔ (مسلم)

آنحضرت نے کھڑے ہو کر زمزم کا پانی پیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول نبی ﷺ کے خدمت میں لایا۔ آپ نے اس کو کھڑے ہو کر

پلا۔ (بخاری و مسلم)
وضو کا پانی اور اب زمزم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر کوفہ کی ایک کٹادہ جگہ میں لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر ان کے لئے پانی لایا گیا جس میں سے اول انھوں نے پیا پھر منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر وضو کا جو پانی بچ رہا تھا اس کو کھڑے ہو کر پیا اور پھر فرمایا لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا برا سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے، جیسا کہ میں نے ابھی

کیا۔ (بخاری)

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْرِبُ الرَّجُلُ قَائِمًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَجْمَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أَقْبَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَيَاضَهُ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرَجَلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَنَعْتُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جانوروں کی طرح منہ ڈال کر پانی پینا مکروہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے، آپ نے انصاری کو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا۔ وہ اُس وقت باغ میں پانی دے رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو تو ہم کو دے ورنہ ہم کسی نہریاں والا سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ انصاری نے عرض کیا میرے پاس باسی پانی مشک میں ہے یہ کہہ کر وہ بھونٹری میں چلا گیا اور ایک پیالہ میں گھر کی بکری کا دودھ دوہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا اور پھر اس شخص نے پیا جو ان کے ہمراہ تھا۔ (بخاری)

۲۰۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَلَمَّ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَكُنْ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِثِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِجٍ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

(رواہ الحدادی)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو اس کا یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو بھڑکائے گا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص چاندی سونے کے برتنوں میں کھائے اور پیے (اس کا یہ حال ہوتا ہے، جیسا کہ ذکر کیا گیا)

۲۰۸۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنِيَةِ الْفِضَّةِ أَوْ تَمَاخِرُ جُودِي فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ رُمَتْ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَكَثِيرُ شَرَبٍ فِي إِنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں کو) نہ پہن چاندی سونے کے برتنوں میں نہ پیو اور سونے چاندی کی رکابیوں اور پیالوں میں نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَابِجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي إِنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَاحِهَا فَإِنَّهَا لَهَا فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ. (رُمَتْ فِيهِ)

دائیں طرف سے دینا شروع کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گھر کی بلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس میں کنوئیں کا پانی ملا یا گیا جو اس کے گھر میں تھا اور پھر اس دودھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ میں سے کچھ پیا اس وقت آپ کے دائیں جانب ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور بائیں جانب ایک دیہاتی عمرہ نے عرض کیا حضور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائیے۔ آپ نے پیالہ دیہاتی کو دیدیا (اور فرمایا) دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں (یعنی اس کے قریب بال) اور ایک روایت میں ہے کہ داہنی طرف کے متحن ہیں داہنی طرف کے

۲۰۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ حَلَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً دَاجِئًا وَشَيْبَ لَبَنًا بِمَاءٍ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى بَسَارَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِئَمْنِهِ أَعْتَدَ ابْنِي فَقَالَ عُمَرُ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَى الرَّعَايَاتِ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الرَّائِمُونَ فَالْأَيْمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ الرَّائِمُونَ الرَّائِمُونَ الْآ

فَبَشِّرْهُ ۱۔
 ۲۰۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَحُ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَحْيَى
 عَنْ أَقْبَرِ الْقَوْمِ إِلَّا شَاخَ عَنْ يَسَارَةٍ
 فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَاذَنْ أَنْ أُعْطِيَهُ إِلَّا شَاخَ
 فَقَالَ مَا كُنْتُ إِلَّا وَتَرَفُّ بِفَضْلِ مِنْكَ أَحَدًا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ۲۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ
 حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُهُ كَرِيهُ فِي بَابِ الْمَعْجَنِ ۳
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ۴۔

مستحق ہیں۔ خردار (پیلے) داہنی طرف کے آدمیوں کو دیا کرو (بخاری و مسلم)
 حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں (دودھ یا پانی کا) ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں پیا اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب اُس وقت ایک لڑکا تھا سب جھوٹا
 اور بڑی عمر کے آدمی بائیں جانب تھے۔ آپ نے اس لڑکے (یعنی ابن عباس رضی
 عنہما) سے پوچھا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ بڑے آدمیوں کو دیدوں؟ لڑکے
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے جھوٹے لڑکے پینے کا میں اپنے سے زیادہ
 کسی کو مستحق نہیں سمجھتا۔ آپ نے وہ پیالہ لڑکے کو دیدیا۔ (بخاری و مسلم)
 اور عنقریب ابوقادہ کی حدیث معجزات کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

چلتے پھرتے کھانا اور کھڑے ہو کر پینا اکل کے اعتبار سے جائز ہے

۲۰۸۸ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْنِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ
 نَحْنُ قِيَامٌ ۱۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِ
 وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)
 ۲۰۸۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ
 قَائِمًا وَقَاعِدًا ۲۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ
 و دارمی)۔
 ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
 حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے
 روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے
 ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے دیکھا ہے۔ (ترمذی)

پیتے وقت برتن میں سانس نہ لو

۲۰۹۰ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الرَّعَاءِ أَوْ يَنْفَخَ
 فِيهِ ۱۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے
 برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع
 فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ایک سانس میں پانی مت پیو

۲۰۹۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَشْرَبُوا وَاحِدَ أَكْشَبِ الْبَعْرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا
 مَتْنِي وَثَلْتِ وَثَلْتِ وَثَلْتِ شَرِبْتُمْ وَأَحْمَدُ وَالْإِذَا
 أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ ۱۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے تم ایک دم (یعنی ایک سانس میں) اونٹ کی طرح
 پانی نہ پیو بلکہ دو تین مرتبہ دم لے کر پیو اور بسم اللہ کہو جب تم پانی پینا
 شروع کرو الحمد للہ کہو جب دوبارہ برتن منہ سے لگاؤ۔ (ترمذی)

تنکا وغیرہ رکالنے کے لئے بھی پانی میں پھونک نہ مارو

۲۰۹۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي
 الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ أَلْقَدَا أَرَاهَا فِي الْأَكَا ۱۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پانی پیتے وقت اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص
 نے عرض کیا (بعض وقت) میں پانی میں تنکے پڑے دیکھتا ہوں کیا

ایسی حالت میں بھی پھونک نہ ماروں؟) آپؐ فرمایا تھوڑا سا پانی پھینک دے۔ پھر اس نے پوچھا۔ میں ایک دم یعنی ایک سانس میں پینے سے سیراب نہیں ہوتا۔ آپؐ فرمایا پیالہ کو منہ سے علیحدہ کر اور پھر سانس لے۔ (ترمذی۔ دارمی)

قَالَ أَهْرِ قَهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنِّي نَفْسِي وَاحِدًا قَالَ فَإِنِّي الْقَدَحُ عَنْ فَيْكِ تَمَّ تَفْسِي رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَالدَّارِمِيِّ

بے کار بن اگر کسی فکر سے لوٹا ہوا ہو تو وہاں منہ نہ لگاؤ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالہ کے سوراخ سے پانی پینے کو منع فرمایا اور پانی میں پھونک مارنے سے بھی منع کیا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّبِّ مِثْلَ تَلْمِذِ الْقَدَحِ وَأَنْ يَنْفَخَ فِي الشُّبِّ - (رَدَاةُ ابْنِ دَاوُدَ)

کبھی کبھار مشک وغیرہ کے منہ سے پانی پینے میں کوئی مضائقہ نہیں

حضرت کبشہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاں تشریف لائے اور مشک کے ڈھانے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے مشک کے ڈھانے اس ٹکڑے کو کاٹ لیا جہاں آپ کا منہ لگا تھا (یعنی برکت حاصل کرنے کے لئے) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)۔

۴۰۹۴ وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَبَّ مِنْ فِي ذِيهِ مَعْلَقَةٌ قَائِمًا فَقَطَعْتُهَا فِيهَا فَقَطَعْتُهُ - (رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

آنحضرتؐ کو میٹھا اور ٹھنڈا

زہری رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیزوں میں میٹھا اور ٹھنڈے پانی کو بہت پسند فرماتے تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث زہری رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہے)

۴۰۹۵ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّيْءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوُ الْبَارِدُ - (رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ الْقُتَيْبِيُّ مَارُوي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً)

کھانے پینے میں دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس کھانے میں برکت دے اور اس سے بہتر کھانا ہم کو کھلا) اور جب دودھ پئے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس دودھ میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے (اور اس سے بہتر کہے) اس لئے کہ جو چیز کھائے اور پئے دونوں میں کفایت کرے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۰۹۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَلَا ذَا اسْتَقَى لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مُجْزِئٌ مِنَ الطَّعَامِ وَالشُّبِّ إِلَّا اللَّبَنُ - (رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ دَاوُدَ)

آنحضرتؐ کے لئے میٹھے پانی کا خاص اہتمام

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے میٹھا پانی سُقیا لایا جاتا تھا سُقیا دینے سے دُودن کے فاصلہ پر ایک چشمہ

۴۰۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِذُّ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيلَ هِيَ عَيْنُ بَيْتِهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ تَوَامِنَ (رَدَاةُ ابْنِ دَاوُدَ)

فصل سوم

سونے یا چاندی کے برتن میں نہ ہو

۴۰۹۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاتَّمَّاجُ جِدِّي فِي بَطْنِهِ نَارٌ رَدَّاهُ اللَّهُ أَدَقَطْنِي (رداءہ طہنی)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سونے یا چاندی کے برتن یا اس برتن میں جس میں سونا چاندی شامل ہو، کوئی چیز پئے تو اس کا یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو بھڑکانے کا۔ (رداءہ طہنی)

بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

فصل اول

حضرت انس کا پیالہ؟

۴۰۹۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحِي هَذَا الشَّرَابَ أَبْكَلَهُ وَلَعَلَّ وَالْأَنْبِذَةَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ (رداءہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالہ میں رسول اللہ ﷺ کو ساری چیزیں پلائی، یعنی شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔ (مسلم)

انحضرت کے لئے نبیذ بنانے کا ذکر

۴۱۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكَّلُ أَغْلًا وَأَهْ عَزْلًا نَنْبِذُهُ غَدًا وَلَا فَيْشَ بِهِ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيْشَ بِهِ غَدًا وَلَا (رداءہ مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے نبیذ بنایا کرتے تھے۔ ہمارے پاس ایک مشک تھی جس کو اوپر سے باندھ کر بند کر دیا جاتا تھا اور اس کے نیچے اس کا دھانہ تھا۔ ہم اسی مشک میں صبح کے وقت پانی اور کھجور بھر دیتے اور آپ رات کے وقت اس کو پیتے اور رات کو ہم کھجور اور پانی بھر دیتے تو آپ اس کو دن میں استعمال فرماتے۔ (مسلم)

۴۱۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرِبُهُ إِذَا صَبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَلِيهِ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصَا فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ أَمْرِيهِ فَصَبَّ (رداءہ مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے لئے شروع رات میں نبیذ ڈالتے تو آپ اس کو رات کی صبح تک پیتے اور صبح تک پیتے، پھر ساری رات پیتے۔ پھر دوسرے دن صبح سے شام تک پیتے پھر ساری رات پیتے اور تیسرے دن عصر کے وقت تک پیتے۔ اگر کچھ باقی رہ جاتی تو خادم کو پلا دیتے یا کھکھوادیاتے۔ (مسلم)

۴۱۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ (رداءہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اگر مشک نہ ہوتی تو پھر تھیر کے برتن میں بنا لیتے تھے۔ (مسلم)

نبیذ کن برتنوں میں نہ بنائی جائے؟

۲۱۰۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَابِ وَالْحَنْظَلِ وَالْمَرْقِ وَالنَّقِيرِ وَأَمَرَ أَنْ يُبَذَّ فِي أَسْفَلِ الْأَدَمِ (رداۃ المسلمین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دیا کہ تو نے جی، لاکھ کے برتن میں، رال لگے ہوئے برتن میں اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ چمڑے کے برتن میں نبیذ بنائی جائے۔ (مسلم)

اس حکم کی منسوخی جس میں بعض برتنوں میں نبیذ بنانا ممنوع قرار دیا تھا

۲۱۰۴ وَعَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَيُّتُكُمْ عَنِ الظَّرْفِ فَإِنَّ ظَرْفًا لَا يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يَحْرَمُ مِنْهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ تَهَيُّتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظَرْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ دُعَاةٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا (رداۃ المسلمین)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو چند قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تم شاید یہ سمجھے کہ ان برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے، تمہارا یہ خیال غلط ہے کوئی برتن کسی حرام چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ کسی حلال کو حرام کرتا ہے (حقیقت یہ ہے کہ) ہر نشہ لالنے والی چیز حرام ہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ منع کیا تھا میں نے تم کو چند ظروف میں پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں پینے کی اجازت دی تھی۔

(اب وہ منسوخ ہے) تم ہر برتن میں پیو مگر کسی نشہ والی چیز کو نہ پیو۔ (مسلم)

فصل دوم

برنشہ اور مشروب حرام خواہ اس کو شراب کہا جائے یا کچھ اور

۲۱۰۵ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْشَرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يَسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. (رواۃ ابوداؤد وابن ماجہ)

حضرت ابی مالک اشعریؓ کہتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میری امت میں سے بعض لوگ شراب کو پیتے گے اور اس کا نام بدل کر کوئی اور نام رکھ دیں گے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

سبز ٹھلیا میں نبی ہوئی نبیذ پینے کی ممانعت

۲۱۰۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَبِّ لَا خَضِرٍ قُلْتُ أَتَشْرَبُ فِي الْأَبْيَعَيْنِ قَالَ لَا. (رواۃ البخاری)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کی نبیذ پینے سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا کیا ہم سفید ٹھلیا کی نبیذ پی لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں (یہ حکم حدیث ۲۱۰۴ سے منسوخ ہے) (بخاری)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا بِرَتْنٍ وَغَيْرِهِ كَوُضْهَانِ كَنَى كَابِيَانِ

فصل اول

۲۱۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُ أَنْ يَكُنَّ بِرَتْنٍ خِزْوَلٌ كَالْحِيَالِ رُكَّهًا جَائِعًا؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے جب رات شروع ہو یا شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو، اس لئے کہ شیطان اس وقت چاروں طرف پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو بسم اللہ کہہ کر گھر کے دروازہ کو بند کر دو اور بچوں کو گھر میں کھیلنے کے لئے چھوڑ دے اس لئے کہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا (جب کہ ان کو بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے) اور باندھ دو مشکوں کے دونوں دہانوں کو بسم اللہ کہہ کر اور بسم اللہ کہہ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اگر عیض ہی میں کوئی ایسی چیز رکھ دو جو کسی قدر برتنوں کو ڈھانک لے اور چراغ کو بڑھا دو۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو مشکوں کے منہ باندھ دو۔ دروازوں کو بند کر دو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اپنے پاس بٹھا لو۔ اس لئے کہ اس وقت جن پھیل جاتے ہیں اور اُچکتے ہیں اور سوتے وقت چراغ کو بڑھا دو اس لئے کہ جو بعض اوقات فقیہ کو کھینچ لے جاتا ہے اور گھردلوں کو جلا دیتا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے فرمایا برتنوں کو ڈھانک دو مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازوں کو بند کر دو اور بڑھا دو چراغوں کو اس لئے کہ شیطان (بندھی ہوئی) مشک کو نہیں کھولتا۔ اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اگر کسی کے پاس برتنوں کو ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ہو تو عرض میں خدا کا نام لے کر ایک لکڑی ہی رکھ دے (اور چراغ کو اس لئے بڑھا دے کہ) چو گھر والوں پر گھر کو بھڑکا دیتا ہے (یعنی بتی لے جا کر آگ لگا دیتا ہے) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے فرمایا جب آفتاب غروب ہو جائے تو اپنے مویشی اور بچوں کو باہر نہ نکلنے دو جب تک رات کا کچھ حصہ نہ گزر جائے کہ شیطان سورج غروب ہونے ہی پھیل دے جاتے ہیں (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک کہ رات کا کچھ حصہ نہ گزر جائے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا ہے برتنوں کو ڈھانکو اور مشکوں کو باندھ دو اس لئے کہ سال بھر میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں دُبانازل ہوتی ہے یہ وہ برتن پر گزرتی ہے اور اس کو کھلا پانی ہے تو اس میں اس کا کچھ حصہ داخل ہو جاتا ہے۔

جس برتن میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہو اس کو ڈھانک کر لاؤ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام ابو حمید

نَبِيهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جَعَلَ اللَّيْلَ أَوْ أَمْسَمَ فَكَفُّوا صَبِيَّانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ نَيْتِيذًا إِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ تَحْلُوهُمْ وَأَغْلَقُوا أَبْوَابَ وَادُّكُمْ وَالسَّمِ اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَنْتَشِرُ بَابًا مُغْلَقًا وَادُّكُمْ وَأَقْبِكُمْ وَادُّكُمْ اللَّهُ وَخَيِّمُوا الْبَيْتَكُمْ وَادُّكُمْ وَالسَّمِ اللَّهُ وَلَوْ تَعْرِضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَأَطْفُوا أَصَابِيحَكُمْ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ

فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ خَيْرٌ وَالْأَخْيَرِ وَادُّكُمْ وَالسَّقِيَّةَ وَاجْفُوا الْأَبْوَابَ اكْفُوا صَبِيَّانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِبِّ نَيْشَارًا وَخُطْفَةً وَأَطْفُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَدَتْ الْفَتِيلَةَ نَاحِرَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَادُّكُمْ السَّقَاءَ وَأَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفُوا السَّارِجَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَقْتَحِمُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ نَاءً فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى بَائِعِهِمْ عَوًّا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تَقْنِي مُعَلَّ أَهْلَ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُرْسِلُوا أَمْوَالَكُمْ فِي صَبِيَّانِكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ حُمَةُ الْعِشَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَادُّكُمْ السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً نَزَلَ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُتُ بِأَنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ

اور اس کو کھلا پانی ہے تو اس میں اس کا کچھ حصہ داخل ہو جاتا ہے۔

جس برتن میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہو اس کو ڈھانک کر لاؤ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام ابو حمید

مَنْ الْأَنْصَارِ مِنَ الْبَيْعِ بَيْنَ بَيْنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا خَيْرَ لَهُ وَكَوَانُ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عَوْدًا - (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

تھا۔ مقامِ نقیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُودھ کا ایک برتن لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم اس کو ڈھانک کر رکھو کہ نہ کہیں لائے اور کچھ نہیں تو اس پر ایک لکڑی ہی رکھ لی ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سوتے وقت آگ بجھا دو

۴۱۰۹ وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْكُرُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ - (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سوتے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑو یعنی گھر میں کسی جگہ آگ ہو تو اس کو بجھا دو۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۱۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا أَنْتُمْ فَاطِفُوا بِهَا عَنكُمْ - (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر جل گیا اور گھر والوں پر آگڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سوتے لگو تو اس کو بجھا دو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کتے اور گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ پاہو

۴۱۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكَلْبِ وَنَهْيَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمَسْجُومِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَآفِكُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتْ إِلَّا رَجُلٌ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَمُتُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَآحِثُفُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُحِثِفَ وَذِكِرَ سَمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا لِحْدَارَهُمْ وَكَفُّوا الْأَنْيَةَ وَادْكُرُوا رَدَّوْا فِي شَمْرِ السَّنَةِ الْقَرَبَ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چلانے کی آواز سنو تو خداوند بزرگ و برتر کے ذریعہ شیطان سے پناہ مانگو، اس لئے کہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے (یعنی شیاطین کو) اور جب لوگوں کی آمد و رفت رات گزارنے پر آبادی میں رک جائے تو تم بھی کم نکلو اس لئے کہ اس وقت خداوند تمہاری جس مخلوق کو چاہتا ہے (آبادی) میں پھیلادیتا ہے اور گھر کے دروازوں کو خدا کا نام لے کر بند کر دو۔ اس لئے کہ شیطان ان دروازوں کو کھولنے کی قدرت نہیں رکھتا جن کو خدا کا نام لے کر بند کیا جائے اور برتنوں کو ڈھک دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو۔

چوپے کی ترارت سے بچنے کیلئے سوتے وقت چراغ بجھا دو

۴۱۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ قَاعَةٌ تَجِدُ الْفَتِيلَةَ فَالْقَتَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدَّرْهِمْ فَقَالَ إِذَا أَنْتُمْ فَاطِفُوا سُرَّجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذَا عَلَى هَذَا فَيُحْرِقُكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ چوپا ایک جلتی ہوئی بتی کو کھینچ لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس چپائی پر ڈال دیا جس پر آپ تشریف فرما اور ایک درم کے بقدر چپائی کو جلا دیا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا جب تم سوتے لگو تو چراغ بجھا دو اس لئے کہ شیطان اس جیسے موزی کو (یعنی چوپا کو) اسی طرح کا مشورہ دیتا یا راہ دکھاتا ہے اور تم کو جلا دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

کِتَابُ اللَّبَاسِ

لباس کا بیان

فصل اوّل

جبرہ آنحضرت کا پسندیدہ کپڑا تھا

۲۱۱۳ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَدْرَةَ -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہننے کے کپڑوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرہ بہت پسند تھی (جبرہ سرخ یا سبز دھاریوں کی ٹیٹی جادر تھی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کی نقشبندی چادر

۲۱۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَدَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ نَزَلَ مِنْ شَعْرِ اسْوَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) صبح کے وقت سیاہ بالوں کی نقشبندی چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لے گئے۔ (مسلم)

آنحضرت نے تنگ آستینوں کا جبہ پہنا ہے

۲۱۱۳ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً مَبِيَّعَةً -
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ (بخاری و مسلم)

وہ کپڑے جن میں سرکارِ عالم نے سفر آخرت اختیار فرمایا

۲۱۱۵ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتِ ابْنَاءُ عَائِشَةَ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِذَا رَاغِلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ -
حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے دکھانے کے لئے ایک پیوند لگی ہوئی چادر ایک چادر کا تہ بند نکالا اور فرمایا انھیں دو کپڑوں میں آپ کی روح مبارک قبض کی گئی۔ (یعنی آپ کے وفات پر) (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا بچھونا

۲۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَامٌ عَلَيْهِ إِدْمَاحُشٌ لَيْفٌ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ استراحت فرماتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم)

آپ کا تکیہ

۲۱۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَشَكِيَّ عَلَيْهِ مِنْ إِدْمَاحُشٍ لَيْفٌ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ تکیہ کرتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے، چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (مسلم)

جب آنحضرت ہجرت کا حکم سنانے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے

۲۱۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دوپہر کی گرمی میں ہم اپنے گھر کے

فِي حَدِّ الظُّهْرِ قَالَ قَائِلٌ لِرَبِّي بَكَرٌ هَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُنْقَعًا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) رہے ہیں۔ (بخاری)

گھر میں تین سے زائد بچپونے نہ رکھو۔

۴۱۱۹ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ
وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ) شیطان کے لئے ہوتا ہے اور فضول خرچی میں داخل ہے) (مسلم)

ازراہ تکبر کنوں سے بچے یا جامہ وغیرہ لٹکانا حرام ہے

۴۱۲۰ وَتَمَنَّى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى
مَنْ جَدَّ إِذَا دَا بَطَرًا۔

رُمُتَفَقَّ عَلَيْهِ) رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ (بخاری و مسلم)

تکبر کے طور پر کپڑے کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا ممنوع ہے

۴۱۲۱ وَتَمَنَّى ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ جَدَّ تَوْبَهُ خِلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
رُمُتَفَقَّ عَلَيْهِ)

۴۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجْرُ إِذَا دَاكَ مِنَ الْخِلَاءِ خُصِفَ
بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لباس میں ضرورت سے زیادہ کپڑا صرف کرنا ممنوع ہے

۴۱۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنْ
إِلَّا ذَا فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کپڑے پہننے کے بعض ممنوع طریقے

۴۱۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمِينِي فِي
نَعْلِ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتِمِلَ السَّمَاءَ أَوْ يَحْتَبِي
فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَشْفَاعٍ عَنْ فَدَجٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے ایک جوئی پہن کر نہ چلے،
کپڑے کو اس طرح لپیٹ کر نہ بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اندر آجائیں اور
اس طرح کپڑا لپیٹ کر نہ بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔ (مسلم)

ریشمی کپڑا پہننے والے مرد کے بارے میں وعید

حضرت انس رضی اللہ عنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے دنیا میں ریشم پہن لیا اس کو آخرت میں پہننے کو نہ ملے گا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کے لئے آخرت میں حصہ نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ریشمی کپڑے پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا اور حریر و دیبا کو پہننے اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ کے طور پر تہبند اور دھاری دار ریشمی چادر بھیجی گئی آپ نے ان کو میرے پاس بھیج دیا میں نے اس کو پہن لیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار ہیں پھر حضور نے فرمایا میں نے ان کو تمہارے پاس پہننے کے لئے بھیجا تھا بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم ان کو بھاڑ کر اور دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دو۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا اس قدر، یعنی آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں کو ملا کر دکھایا (جس کا مطلب یہ ہے کہ دو انگشت کے بقدر ریشم کا استعمال مرد کو جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقام جابہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو پہننے سے منع فرمایا ہے مگر دو، تین یا چار انگل (ریشم مرد کے لئے جائز ہے)۔

آنحضرت کا طیلسانی جبہ؟

حضرت اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک طیلسانی کسروانی جبہ نکالا جس میں سجاوٹ کے طور پر ایک ریشمی ٹکڑا اگر میان میں

۲۱۲۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَآبِیْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي إِنِيعَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبَيْسِ الْحَرِيرِيِّ الدِّيْبَاجَ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سَبْرَاءُ قُبِعَتْ بِهَا إِلَيَّ فَلَيْسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَلْبَسْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا حُمَرَاءُ ابْنِ السَّاءِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۹ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا كَالْهَكَذَا وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَالسَّابِقَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا كَالْمَوْضِعِ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ.

۲۱۳۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طِيلَانِيَةً كَسْرَوَانِيَةً لَهَا لَبْنَةٌ دِيْبَاجٌ وَفَرَجِيَّتُهَا

لگا ہوا تھا اور جب کہ دونوں جاگوں پر بھی ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا اور کچھ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب انھوں نے وفات پائی تو یہ مجھ کو مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو (کبھی کبھی) پہنتے تھے اور اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو دیتے اور اس کے ذریعہ ان کے لئے شفا طلب کرتے ہیں۔ (مسلم)

مَكَفَى فَيَنْبِالِ تَبَاجٍ وَقَالَتْ هَذِهِ حَبِيَّةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبِضَتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِمَنْ مَضَى نَكْتَسِفُ بِهَا - (رواهُ مُسْلِمٌ)

کسی عذر کی بنا پر ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبر اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی تھی، اس لئے کہ (جو تو) پڑ جانے کے سبب) ان کے بدن میں کھلی تھی (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دونوں حضرات نے جوؤں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشم کا کرتا پہننے کی اجازت دیدی۔

۴۱۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحَكَّةٍ بِهِمَا رُمُتَ فَقَالَ عَوْفٌ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اتَّهَمَا شَكَا الْكَبَلِ فَخَصَّ لَهُمَا فِي قَمِيصِ الْحَرِيرِ -

کُسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنو

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کُسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کافروں کا لباس ہے ان کو نہ پہن۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کیا ان کو دھو ڈالو؟ آپ فرمایا بلکہ ان کو جلا ڈال۔ (مسلم)

۴۱۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مَعْصَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبِسُوهَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ اغْسِلْهُمَا قَالَ بَلْ أَخْرِقْهُمَا - (رواهُ مُسْلِمٌ)

اور عنقریب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ”خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَنَاقِبِ اِهْلَ بَيْتِ كَيْسَانَ فِي بَابِ مِصْرَ” کے باب میں بیان کریں گے۔

وَمِنْ كُرْمٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ اِهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل دوم کُرتے کی فضیلت

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص بہت پسند تھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۱۳۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

آنحضرت کے کرتے اور اس کی آستینوں کی لمبائی

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستین پہنچے تک تھیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۱۳۴ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسُخِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٣
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَيْسَ قَبِيصًا بَدَأَ
بِمِائِنِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٣٦ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ٢٣٧ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذْ رَأَى الْمُؤْمِنُونَ إِلَى
 ٢٣٨ النَّصَافِ سَاقِيَهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُفَّيْنِ
 ٢٣٩ وَمَا اسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فِي التَّارِ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثٌ
 ٢٤٠ مَوَاقِفٌ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ
 ٢٤١ إِذْ رَأَى بَطْرًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۳۴ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَبْعُ وَ
الْعِمَامَةُ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا حَلَاةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ
إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي
وَابْنُ مَاجَةَ

۴۳۸ وَمِنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كَمَا تُمْ آمَحَابِ
۴۴ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحًا -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُشْكَرٌ

عورتیں اپنے لباس میں مردوں
۴۱۳۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
۲۴
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ إِلَيْهِ زَادَ قَالَتْ أَعْلَى يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُرْمِي شَبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّسْتُ
عَنْهَا قَالَ فَيَذَرُ أَعْلَاهُ تَزِيدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ
الْبُرَيْدِيُّ وَالتَّيَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذَا
تَنَكَّسْتُ أَقْدَأُ مَهْنًا قَالَ فَيُؤْخِضُ ذِرَاعَاهُ
يَزِدُّنَ عَلَيْهِ.

آنحضرت کے کرتے میں گریبان کس جگہ تھا

۴۱۸۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مَزِينَةٍ فَأَبْغَضَهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْإِذَا فَاذْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبٍ قَبِيحٍ فَمِشَتْ الْحَتَمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قوم کی ایک جماعت کے ساتھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے حضور سے بیعت کی (یعنی بیعت اسلام) اس وقت آپ قمیص کی گنڈیاں کھولے ہوئے تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور مجھ نبوت پر ہاتھ پھیرا۔ (ابوداؤد)

سفید کپڑے کی فضیلت

۴۱۸۱ وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الْبِشَابَ الْبَيْضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَحَبُّ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کر داس لئے کہ وہ بہت پاک اور پسندیدہ ہیں اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

پکڑی کے شکل کا مسئلہ

۴۱۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈالتے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَدَهُوا يَا تَوْاسِ كُتْمَةُ مِرَّةٍ سَانِيَةً أَوْ مِرَّةٍ بَسِجَةٍ دُونَ طَرَفٍ لَكَايَا (يَعْنِي دُونَ طَرَفِ دُونَ سُرُوفِ كُتْمَةَ) - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عمامہ بندھوایا تو اس کا شملہ میرے سامنے اور میرے پیچھے دونوں طرف لٹکایا (یعنی دونوں طرف دونوں سروں کا شملہ جھوڑا)۔ (ابوداؤد)

لوہی پر عمامہ باندھنا مسلمان کی امتیازی علامت ہے

۴۱۸۴ وَعَنْ رُكَّانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرْئُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعِمَامَةُ عَلَى الْقَلَاحِ نِيبٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ)

حضرت رُکَّانہؓ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ عمامہ بغیر ٹوپی کے باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند صحیح نہیں ہے)

سونا اور ریشم عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے

۴۱۸۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْخِرْقَةُ لِلنِّسَاءِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذَكَرٍ هَذَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال کیا گیا اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ (ترمذی - نسائی)

(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

نیکار پہننے وقت کی دعاء

۴۱۸۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ ثِيَابَهُ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ اپنے لباس اتارتے تو فرماتے تھے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَتَاہُ
بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیصًا اَوْ رِدَاۃً ثُمَّ یَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہٗ اَسْأَلُكَ خَیْرَ
مَا صَنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صَنِعَ
لَہٗ - (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابُو دَاوُدَ)۔

۴۱۴۴
۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

وَزَادَ ابُو دَاوُدَ وَمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا قَلَّ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ
غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

برائے کپڑے کو صالح مت کرو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا اگر تو دنیا اور آخرت میں مجھ سے پوشی چاہتی ہے تو تو دنیا سے صرف اتنا لے جتنا کہ ایک سوار کو کافی ہوتا ہے دولت مندوں کی صحبت سے دور رہ۔ اور اس وقت تک کپڑے کو پرانا سمجھ کر نہ پھینک جب تک وہ پیوند کے قابل رہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صالح بن حسان سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسمعیل نے کہا صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کیا تم نہیں سنئے (یعنی سنو کہ) کپڑے کا پرانا ہونا اور زینت دنیا کا ترک کرنا ایمان کی علامت ہے ایمان کے اخلاق میں سے ہے کپڑوں کا پرانا ہونا ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔ (ابو داؤد)

اپنی برائی کے اظہار کے لئے اعلیٰ قیمتی لباس پہننا اخروی ذلت کا باعث ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے

۴۱۵۰
۳۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مِائَةِ ثَوْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جو شخص دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنے (یعنی جس کپڑے سے اس کا کپڑا اور اس کی عظمت کا اظہار ہوتا ہو) خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زلت کا لباس پہنائے گا۔
 (ترمذی - احمد - ابو داؤد - نسائی)

تشبیہ بقوم کا ذکر

۲۱۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ گویا اسی قوم سے ہے۔
 (احمد - ابو داؤد)

ترک زیب و زینت آخرت میں بڑائی ملنے کا ذریعہ ہے

۲۱۵۲ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ دُهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَتْبَاعِ أَحْمَدَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لَبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ دَهُوَيْفٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَوَاسِعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ تَوَجَّهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ.
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سويد بن دہبؓ کے بیٹے سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص زینت کے لباس کو ترک کر دے اس حال میں کہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت و قوت رکھتا ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص زیب و زینت کے لباس کو کسر نفسی یا تواضع کے طور پر چھوڑ دے خداوند تعالیٰ اس کو عظمت و بزرگی کا لباس پہنائے گا اور جو شخص خدا کے لئے نکاح کرے اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔ (ابو داؤد)

اور ترمذی نے معاذ ابن انس سے یہ حدیث روایت کی۔
 حَدَّثَنَا اللَّيْثُ -

حق تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا اظہار ایک مطلوب عمل ہے

۲۱۵۳ وَعَنْ عَفْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى آثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدٍ.
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمر بن شعبہؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کو یہ بات بہت مرغوب ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندوں کو دکھا دیا جائے (یعنی جب خدا کسی کو اپنی نعمت عطا فرمائے تو اس کے اثر کو نمایاں کرے اور اس کی نعمت کے مناسب حال بنائے)۔

جسم و لباس کی درستگی اور صفائی و ستھرائی پسندیدہ چیز ہے

۲۱۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِئًا فَرَأَى رَجُلًا شَعْنًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَسْكُنُ بِهِ رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِجَّةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ.
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھنے یا ہم سے ملنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اپنے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پرانہ اور کھڑے ہوئے تھے اپنے فرمایا کیا یہ شخص اس چیز کو نہیں پاتا (یعنی کیا اس کو وہ چیز میسر نہیں ہے جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کر کے پھر ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے اپنے فرمایا کیا اس شخص کو وہ چیز نہیں ملتی جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھو دالے (احمد - نسائی)

اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کی ہے تو اس کو اپنی پوشاک سے ظاہر کرو

ابن الا حوصی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بدن پر اس وقت خراب خستہ کپڑے تھے

آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا، کس قسم کا مال ہے؟ عرض کیا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہے اونٹ بھی ہیں گائیں بھی بکریاں بھی گھوڑے بھی اور غلام بھی فرمایا جب خدا تعالیٰ نے تجھ کو مال دیا ہے تو تو خدا کی نعمت کے اثر کو دکھا اور اُس نے تجھ کو جو عزت دی ہے اس کو نمایاں کر۔

(نسائی۔ شرح السنہ)

مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننا حرام ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص دو سرخ کپڑے پہنے گزرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

خوشبو کا مسئلہ

حضرت عمران بن حصینؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ارغوانی رنگ کے زین پر سوار نہیں ہوتا۔ کم سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنتا۔ ریشمین سجاوٹ کا کرنا استعمال نہیں کرتا۔ پھر فرمایا، خبردار! مرد جو خوشبو لگائیں اس میں صرف بو ہو رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو رنگ دار ہو خوشبو نہ ہو۔ (ابوداؤد)

دش بائوں کی مانعت

حضرت ابی ریحانہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دش بائوں سے منع فرمایا ہے دش بائوں کو تیز کرنے سے جسم کو گودنے سے۔ بال اکھاڑنے سے۔ مرد کو مرد کے ساتھ سولنے سے اگر درمیان میں کپڑا حال نہ ہو۔ عورت کو عورت کے ساتھ سولنے سے اگر درمیان میں کپڑا حال نہ ہو۔ اور اس سے منع فرمایا ہے کہ مرد اپنے کپڑے کے نیچے ریشم کا آستر لگا جیسا کہ عجمی لوگ لگاتے ہیں۔ یا مٹوندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشمی کپڑا لگائے۔ لٹٹے سے۔ چھتے کے چمڑے کی زین پر سوار ہونے سے۔ چمڑے کی انگوٹھی پہننے سے، مگر صاحب حکومت کے لئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑا حرام ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا، سونے کی انگوٹھی سے اور ریشم، مٹوندھوں سے، دستہ مٹوندھوں سے،

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ فَقَالَ لِي أَلَا مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ آتِي الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْخَيْلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالزَّيْتِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرِ الْفِرْدَنْجِيَةَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ۔

(رواہ النسائی و فی شرح السنہ یلفظ المعنا)

۲۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ جُلُوسٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْ عَلَيْهِ (رواہ الترمذی و ابوداؤد۔)

۲۱۵۷ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرَكِبُ إِلَّا دُجُوجًا وَلَا أَلْبَسُ إِلَّا مَعْصُورًا وَلَا أَلْبَسُ الْقَيْمِصَ الْمَكْفُفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

۲۱۵۸ وَعَنْ أَبِي رِيحَانَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ مِنَ الْوَشْيِ وَالْوَلَدِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شَعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شَعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَصْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النَّهْبِيِّ وَعَنْ رَكُوبِ النَّمْعِ وَكُوبِ الْخَاصِمِ إِلَهُ لِدُنَى سُلْطَانٍ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۱۵۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لَبْسِ لَهَيْتِي

وَالْمَيَاثِرَ (رداۃ الترمذی و ابوداؤد) ۴۱۶۰
النَّسَائِيَّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِي رِوَايَةٍ لَّابْنِ
دَاوُدَ وَقَالَ هُوَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأَنْجَوَانِ (

لیکن اس میں دشمن دھاریاں ہوتی ہیں اور میاثر سرخ زین پوش کو کہتے ہیں
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ،
حضور نے منع فرمایا ہے ارغوانی زین پوش سے)

خز اور جیتے کی کھال کے زین پوش پر سوار ہونے کی ممانعت

۴۱۶۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخُذَّ وَلَا التَّمَادَّ
(رداۃ ابوداؤد و النسائی)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
(خز اونٹنی دیشمی کپڑا) اور جیتے کے چمڑے کی زین پر سوار نہ ہو۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

سرخ زین پوش کی ممانعت

۴۱۶۱ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرَةِ الْحُمْرَاءِ -
(رداۃ فی شرح السنۃ)

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔
(شرح السنۃ)

آنحضرت کے بالوں کی سفیدی

۴۱۶۲ وَعَنْ أَبِي رَمَثَةَ النَّبِيِّ قَالَ آتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ
وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبَةُ أَحْمَرٌ -
(رداۃ الترمذی و فی رِوَايَةٍ لَّابْنِ دَاوُدَ
وَهُذُو وَفَرَّةٍ وَبِهَارِدَعٍ مِنْ حِثَاءٍ -)

حضرت ابی رمثہ نبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور آپ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے اور حضور کے تھوڑے
سے بالوں پر بڑھا یا غالب آگیا تھا اور آپ کا بڑھا یا سرخ تھا یعنی آپ کے
بال سفید نہ تھے سرخ تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں
ہے کہ آپ کے بال کان پاؤں تک تھے اور ان میں ہندی کا اثر تھا۔)

قطری ہادر کا ذکر

۴۱۶۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَافَةٍ
وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطِرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ -
(رداۃ فی شرح السنۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز تھا۔
ایک روز باہر تشریف لائے حضرت اُسامہؓ پر سہارا دیئے ہوئے اور
اس وقت آپ سرخ دھاری کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور آپ
صحابہ رض کو نماز پڑھائی۔ (شرح السنۃ)

ایک یہودی کی شقاوت کا ذکر

۴۱۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قَطِرِيَّانِ غُلِيظَانِ
وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرَفَ ثَقْلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَرْدٌ
مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ يَهُودِيٍّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ
إِلَيْهِ فَأَشْرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلْتَ
إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ إِنَّمَا تُرِيدُ
أَنْ تَذْهَبَ بِمَا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ إِنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام قطر کے
دو موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ زیادہ بیٹھے اور پسینہ آتا تو
وہ کپڑے بھاری ہو جاتے کہ (انھیں ایام میں) کسی یہودی کے ہاں ملک
شام سے کپڑا آیا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کسی کو بھیج کر وعدہ فرماغت
پر (یعنی مال آنے پر یا نقد بہم پہنچنے کے وعدہ پر) دو کپڑے منگالیتے
(تو بہتر ہوتا) چنانچہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا۔ یہودی نے اس سے کہا
تمہارا وعدہ مجھ کو معلوم ہے تم چاہتے ہو کہ میرا مال (ادھار) لیجاؤ۔
(بظاہر ان الفاظ کا مخاطب وہ شخص تھا لیکن حقیقت میں اس

وَاَذَاهُمْ

کی مراد حضور تھے) اس شخص نے واپس آکر یہودی کے الفاظ بیان کئے تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور اپنے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس کا واقف ہر کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور امانتوں کو خوبی کے ساتھ آدا کر نبیوں (ترمدی۔ نسائی) کے ساتھ اس کا کپڑا پہننا ممنوع ہے

۲۱۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى ثَوْبٍ مَصْبُوعٍ بَعْضُ مَوَرَّدٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ أَنْ تَطْلُعَ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِي كَلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ آخِلًا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کسم سے رنگا ہوا کھلائی کپڑا پہنے تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں سمجھ گیا کہ آپ اس کو بری نظر سے دیکھ رہے ہیں میں فوراً داپس چلا آیا اور اس کپڑے کو جلا دیا (دوبارہ حاضر ہوا تو) آپ نے پوچھا تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟ میں نے کہا جلا دیا فرمایا تم نے اپنے گھروالوں (عورتوں) میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا اس کے عورتوں کے لئے اس قسم کے کپڑے میں کوئی حرج نہیں ہے (ابوداؤد)

سرخ دھاری دار چادر کا ذکر

۲۱۶۶ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ وَعَلَى أَمَامِهِ يُعْبَرُ عَنْهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ہلال بن عامر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ اس وقت خیر رسوا تھے سرخ دھاریوں کی چادر آپ کے جسم پر تھی آپ کے آگے کھڑے ہوتے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے الفاظ دہرا رہے تھے (اس پر ہجوم زیادہ) (ابوداؤد)

سیاہ چادر کا ذکر

۲۱۶۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنِعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبَسَهَا فَلَمَّا عَرَفَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سیاہ چادر تیار کی گئی۔ آپ اس کو استعمال کیا جب پسینہ آیا اور اس کی بو پھیلی تو اس کو اتار دیا۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے گوٹ مار کر بیٹھنے کا ذکر

۲۱۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبِبٌ بِشِمْلَةٍ قَدْ قَعَّ هَدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ دونوں گھٹنوں کو کھڑکے بیٹھے تھے اور گھٹنوں کو چادر سے بانڈھ رکھا تھا جس کے چھند نے آپ کے پاؤں پر پڑے تھے۔ (ابوداؤد)

عورتیں باریک کپڑا کس طرح پہنیں

۲۱۶۹ وَعَنْ دَحْيَةَ بِنْتِ خَلِيفَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيٍّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَبْطِيَّةً فَقَالَ آمْتِدَّ عَنْهَا مِمْدَ عَيْنٍ فَأَقْطَعْ أَحَدَهُمَا فَمِصًّا وَأَعْطِ الْآخَرَ إِمْرَأَةً تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَاعْمُرِي مَرَاتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت دحیہ بنت خلیفہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو سفید اور باریک ہوتا ہے) کے تھان لاتے گئے اس میں سے ایک قبیطی (ایک تھان) مجھ کو بھی دیا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑے کر لے ایک ٹکڑے کا کرتا بنا لے اور دوسرا اپنی بیوی کو دیدے وہ اس کا دو ٹکڑے بنا لے گی۔ جب میں واپس چلا تو آپ نے فرمایا اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کر کہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے تاکہ سر کے بال اور جسم نظر نہ آئے۔ (ابوداؤد)

دو پیسہ کا سر پر ایک ہی پیچ ڈالنا کافی ہے

۴۱۷۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَحْتَمِرُ فَقَالَ لَيْتَهُ لَا لَيْتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا سر پر ایک ہی پیچ دوپٹہ کا کافی ہے (دو کی ضرورت نہیں)۔ (ابوداؤد)

فضل سوم

اندر کا نصف ساق تک ہونا پسندیدہ ہے

۴۱۷۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيَّ إِزَارِي اسْتَوَحَاءُ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَمْحَرُّهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى آيَةٍ قَالَ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا اور میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا عبد اللہ اپنے تہبند کو اونچا کر۔ میں نے تھوڑا سا اونچا کیا۔ آپ نے فرمایا اور اونچا کر میں نے اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں آپ کے ارشاد کے بموجب ہمیشہ تہبند کو اونچا باندھتا رہا۔ بعض لوگوں نے پوچھا کتنا اونچا؟ کہا آدمی پٹلیوں تک۔ (مسلم)

ٹخنوں سے نیچے ازار کے ٹکڑے کی حرمت کی اصل تکبر و غرور ہے

۴۱۷۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ حِلَاءً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا سِرَجِي يَسْتَوْدِجِي إِلَّا أَنْ أَلْعَاهِدَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُ حِلَاءً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ اٹھائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا تہبند اکثر نیچے اتر آتا ہے مگر جب کہ میں اس کا خیال رکھوں۔ آپ نے فرمایا تو تکبر سے ایسا نہیں کرتا (یعنی تو ان لوگوں میں سے نہیں جو جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں)۔ (بخاری)

اگر تہبند آگے سے لٹکا ہوا ہو اور پیچھے سے اٹھا ہوا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

۴۱۷۳ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُ قِصْعَ حَاشِيَةِ إِزَارِهِ مِنْ مَقْدَمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مَوْخِرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزَارَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِرُهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباسؓ کو اس طرح تہبند باندھے دیکھا کہ اس کے آگے کا حصہ قدموں پر پڑا تھا اور پچھلا حصہ اونچا تھا۔ میں نے کہا تم اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح تہبند باندھ دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

عمامہ باندھنے کا حکم

۴۱۷۴ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَّالِكُمْ يَا عُمَّالِي فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ دَارُكُمْ خَلْفَ ظُهُورِكُمْ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم عمامہ باندھا کرو اس لئے کہ بگڑیاں فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ کے شملہ کو اپنی پشت کی طرف چھوڑ دو۔ (بیہقی)

بدن کا باریک کپڑے کے نیچے جھلنا بدن کے برہنہ ہونے کے برابر ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسامہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اسامہ! عورت جب بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کا کوئی عضو دکھایا جائے مگر یہ، اور اشارہ کیا اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف۔ (ابوداؤد)

۲۱۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ اسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْحَيْضَ لَنْ تُصَلِّحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفِّهِ۔ (درواہ ابو داؤد)

نیا کپڑا پہن کر خود کی حرارت کو

حضرت ابی مضر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا جب اُس کو پہنا تو کہا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الْمَرْيَاتِ اِثْنَيْ اَرْبَعٍ يَوْمَ فِي النَّاسِ مَا اُوْدِرْتِي بِاَعْوَدِي (یعنی ہر قسم کی حرام خدائی کے لئے ہے جس نے مجھ کو زینت کے کپڑے عطا فرمائے کہ میں لوگوں کے درمیان ان سے زینت کا اظہار کرتا ہوں اور اُن سے اپنا ستر چھپاتا ہوں) پھر کہا میں نے اسی طرح رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے۔ (احمد)

۲۱۴۶ وَعَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا اُوْدِرْتِي بِاَعْوَدِي وَاجْتَمَلْتُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا اُوْدِرْتِي بِاَعْوَدِي وَاجْتَمَلْتُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي اَخْلَقَ فَتَمَدَّقَ بِهِ كَمَا كَانَ فِي كَفِّهِ اللَّهُ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ فِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا۔ (درواہ احمد و الترمذی و ابی ماجہ و قال الترمذی و هذا اجل بيت غريب)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے نیا کپڑا پہنا اور یہ کہا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوْدِرْتِي بِاَعْوَدِي وَاجْتَمَلْتُ بِهِ فِي حَيَاتِي (یعنی تمام تعریفیں خدائی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو وہ کپڑا پہنا جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زینت کو زینت دیتا ہوں) پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوْدِرْتِي بِاَعْوَدِي وَاجْتَمَلْتُ بِهِ فِي حَيَاتِي اور پھر اس کپڑے کو جو جسم سے اُتار دے (یعنی پُرانا کپڑا) صدقہ کر دے تو وہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں اور خدا کے پردہ میں رہے گا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ۔)

۲۱۴۷ وَعَنْ عُلْقَمَةَ بِنِ ابْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ حَقِصَةَ بِنْتِ عَبْدِ السَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا خِمَارٌ دَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَ كَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا۔ (درواہ مالک)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد الرحمن کی بیٹی حقیصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ اُس وقت باریک اور صغیر (دوپٹہ) اوڑھے ہوئے تھیں حضرت عائشہ نے وہ باریک دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور موٹی اور صغیر اوڑھادی۔ (مالک)

۲۱۴۸ وَعَنْ عُلْقَمَةَ بِنِ ابْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ حَقِصَةَ بِنْتِ عَبْدِ السَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا خِمَارٌ دَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَ كَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا۔ (درواہ مالک)

۲ آنحضرت کے زمانہ میں حضرت عائشہؓ کا فتنہ

۲۱۷۹ وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دُرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَّ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَانِبِي أُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهِى أَنْ تَلْبِسَهُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهَا دُرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ أَمْرًا يَتَّقِينَ بَأْسَ لَمَدِيْنِهِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ مصری کرتا پہنے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا تو میری ٹونڈی کی طرف دیکھ کہ وہ کس قدر غرور کرتی ہے اور اس کپڑے کو گھر بار کے اندر بھی پہننے پر راضی نہیں ہوتی (باہر پہن کر جانا تو کجا) اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کا اسی قسم کا ایک کرتہ تھا۔ مدینہ میں جس لڑکی کی شادی ہوتی وہ اس کو دہن کے لئے عاریتاً مانگ کر لیجاتا (برائے حصول برکت)۔ (بخاری)

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ریشمی قبا

۲۱۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ تَزْعَهُ فَأُرْسِلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْتَ زَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جَبْرِئِيلُ فَجَاءَ عُمَرُ بِسِكِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْ هَتَّ أَهْرًا أَوْ أُعْطِيَتْ نِيْهِ فَمَا لِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهُ تَلْبِسَهُ إِنَّمَا أُعْطِيْتُكَ تَبِيعُهُ قَبَاءَهُ بِأَلْفِي دِرْهَمٍ - (رَوَاهُ الْأَعْمَشُ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ایک ریشمی قبا پہنی جو آپ کے پاس تحفہ کے طور پر بھیجی گئی تھی۔ پھر آپ نے اس کو فوراً اتار ڈالا اور حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا۔ عرض کیا گیا (یعنی صحابہ نے عرض کیا) یا رسول اللہ! اس قبا کو اس قدر جلد آپ کیوں اتار ڈالا؟ فرمایا مجھ کو جبریلؑ نے اس کو پہننے سے منع فرمایا۔ پھر حضرت عمرؓ روئے ہوئے تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک چیز کو برا سمجھا اور پھر اسے مجھ کو عطا فرمادیا۔ میرا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا میں نے تم کو یہ قبا پہننے کے لئے نہیں دی بلکہ فروخت کرنے کے لئے دی ہے حضرت عمرؓ نے اس کو دو ہزار درہم کے بدلے فروخت کر دیا۔ (مسلم)

جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو وہ مردوں کے لئے حلال ہے

۲۱۸۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْنَمِ مِنَ الْحَدِيدِ فَمَا مَا الْعِلْمُ وَتَدَى ثَوْبٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خاص ریشم کے کپڑے سے حمانعت فرمائی ہے لیکن ریشم کا کنارہ یا کوٹ جو بقدر چار انگشت ہو یا دوسرا کپڑا کہ جس کا تانا سوئی ہو، اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

اللہ کی دی ہوئی نعمت کو ظاہر کرنا پسندیدہ ہے

۲۱۸۲ وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مَطْرَفٌ مِنْ خَزْدَقٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی رجاہؓ فرماتے ہیں عمر بن حصینؓ میرے پاس آئے وہ اس وقت ریشمی وادونی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت سے سرفراز فرمائے تو خداوند تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کو ظاہر کیا جائے۔ (احمد)

مباحات میں سے جو چاہو کھاؤ پہنو لیکن اسراف اور تکبر سے دامن بچاؤ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ کھا جو تیرا حی چاہے اور پہن جو تیرا
حی چاہے، جب تک کہ تو دو چیزوں میں مبتلا نہ ہو یعنی اسراف (فضول
خرچی) اور تکبر میں۔ (بخاری)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کھاؤ اور پہنو
اور خیرات کرو اور پہنو جب تک کہ اس میں اسراف اور تکبر نہ
ہو۔ (احمد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

سفید کپڑے کی فضیلت

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہے وہ بہترین کپڑا جس کو پہن کر تم اپنی قبروں اور مسجدوں
میں خدا تعالیٰ سے ملو، سفید کپڑا ہے۔
(ابن ماجہ)

۲۱۸۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْ مَا شِئْتَ
الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ اِثْنَانِ سَرَفٌ وَخِيْلَةٌ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ)

۲۱۸۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَ
اشْرَبُوا وَتَمَتَّعُوا بِالْبَنَاتِ مَا لَمْ يَمْسَسْهُمُ الْإِسْرَافُ
وَالْخِيْلَةُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۸۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَحْسَنَ مَا دَرَّكُمْ اللَّهُ
فِي بُعْدِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ الْبَيَاضُ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

باب الخاتم فصل اول

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام اور چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی
(مہر) بنوائی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس انگوٹھی
کو ڈالنے ہاتھ کی انگلی میں پہنا اور پھر اس کو اتار ڈالا پھر ایک
انگوٹھی چاندی کی بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کھودے
گئے اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری ہر کی مانند الفاظ نہ کھودے،
جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے
مصری کپڑے کے پہننے، کسم کے رنگے ہونے کپڑے کے پہننے اور سونے کی
انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔
(مسلم)

سونے کی انگوٹھی پہننے والے مرد کے بارے میں وعید

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے
ریشم کے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ نے اس

۲۱۸۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ
الْيَمَنِ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ دَرِّي فَنَقَشَ
فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى
نَفْسٍ خَاتَمِي هَذَا أَوْ كَانَ إِذْ الْيَسْرُ جَعَلَ فَصَّهُ
مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَعْصَمِيِّ عَنْ
تَخْتِمْ الذَّهَبَ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ

انگوٹھی کو اس کے ہاتھ سے اُتار لیا اور پھینک دیا اور پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوزخ کی آگ کے انگارے کا ارادہ کرنا اور اس کو ہاتھ کی انگلی میں بہن لینا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس شخص سے کہا گیا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس فائدہ اٹھا۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔

رَجُلٍ فَذَرَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى حِمَارَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اتَّقِ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رداۃً مُسْلِم)

مہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ قیسر اور نجاشی کو دعوتِ اسلام کے خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ ”یہ لوگ اس تحریر کو قبول نہیں کرتے (یعنی مستند نہیں سمجھتے) جن پر ہر نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا ہر ملکہ چاندی کا تھا اور اس میں یہ الفاظ کندہ کئے گئے محمد رسول اللہ (مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ محمد کے اندر تین

۲۱۸۹ وَعَنْ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْسَرَ وَالتَّجَاشِي فَقِيلَ لَهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقَةً فَضَمَّ نَفْسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (رداۃً مُسْلِم) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ

وَاللَّهُ
رَسُولُ
مُحَمَّدٌ

سطر میں تھیں۔ ایک سطر میں محمد لکھا تھا اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ یعنی اس طرح

آنحضرت کی انگوٹھی کا نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی (مہر) چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا اور اس کا نگینہ پتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَضَّةً مِنْهُ. (رداۃً للبخاری)

۲۱۹۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ خَاتَمُ فَضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَمَنْ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَضَّةً مِمَّا بِي يَمِينِي كَفَّهُ. (متفق علیہ)

۲۱۹۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَ أَشَارَ إِلَى الْخَفَرِ مِثْ يَدِهِ الْيُسْرَى. (رداۃً مُسْلِم)

(مسلم)

انگوٹھی کس انگلی میں پہنی جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے یعنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت میں۔ (مسلم)

۲۱۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَاَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمُ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَنِي إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلَاهَا (رداۃً مُسْلِم)

فصل دوم

آنحضرت کی انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہنتے تھے

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۱۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

و سلم اپنے اپنے ہاتھ میں ہر پہنا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد
نسائی نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھیں
ہر پہنا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ریشمی کپڑا اور سونا مردوں کے لئے حرام ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا
لیا اور اپنے اپنے ہاتھ پر رکھا پھر سونا لیا اور اس کو ہاتھیں ہاتھ
پر رکھا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام
ہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چمچے کی کھال کی زین پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے اور مردوں کو سونے
کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے جب کہ انگوٹھی میں سونے کی مقدار کم
ہو اور دوسری دھات زیادہ ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

پتیل اور لوہے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے
جو پتیل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا فرمایا کیا بات ہے میں تجھ میں بتوں
کی بو پاتا ہوں۔ اس شخص نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا۔ دوبارہ جب
وہ شخص آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے تھا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ کو
دوزخیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں۔ اُس نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے
فرمایا چاندی کی اور ایک مثقال سے کم وزن رکھو۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) امام محی الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سہل بن سعد
کی صحیح حدیث میں جو عورت کے متعلق ہے یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اپنی بیوی کے ہر کے لئے کوئی چیز تلاش
کر اگرچہ وہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

وہ دس چیزیں جن کو حضرت بریدہ سمجھتے تھے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس
چیزوں کو برا سمجھتے تھے: زردی یعنی خلوک کا استعمال جو زعفران
وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ بڑھاپے کو تبدیل کرنا یا تو سفید بال
اکھاڑ کر یا سیاہ خضاب لگا کر۔ تہنڈیا یا انجامہ کو لٹکا کر چلنا یعنی
تہنڈ اور یا انجامہ کو گھٹنے سے نیچا رکھنا۔ سونے کی انگوٹھی عورت

اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ (رواہ ابن ماجہ)
و رواہ ابوداؤد و النسائی عن علی
۲۱۹۵ وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم یتختم فی یسارہ (رواہ ابوداؤد)

۲۱۹۲ وعن علی بن ابی طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم
أخذ خبزاً فجعله فی یمینہ فأخذ ذهباً فجعله
فی شمالہ ثم قال إن هذین حرام علی ذلک
أمتی۔ (رواہ أحمد و ابوداؤد و النسائی)
۲۱۹۷ وعن معاوية بن ربيعة أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن ركب الثوب وعن لبس الذهب
إلا مقطعا۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۱۹۸ وعن بریدة بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لرجل عليه خاتم من شبه مالي أجدا
منك ربح الأكل فطرحه ثم جاء وعليه
خاتم من حديد فقال مالي أدي عليك حلية
أهل النار فطرحه فقال يا رسول الله من
أبي ثم أتخذه قال من درقي ولا تسمة
منقلا۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی)
وقال متي السنة وتند صبح عن سهل بن سعد
في الصدقات أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لرجل إرمس ولو خاتما من حديد۔

۲۱۹۹ وعن ابن مسعود قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم يكره عشرة خلائل الصفرة یعنی
الخلوق و تغير الشيب و جرد الأزار و النخ
بالذهب و التبذرج بالزينة لغير محلها
و الضرب بالكعب و الرقي إلا بالمعوذ

وَعَقَدَ التَّمَائِمَ وَعَزَلَ انْبَاءَ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ
وَقَادَ الصَّبِيَّ غَيْرَ مُعَدِّمِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

کا بے موقع زینت کو ظاہر کرنا (یعنی مثلاً شوہر کی عدم موجودگی میں یا غیر مردوں کے سامنے۔ نرو کھیلنا۔ منتر بجز معوذات کے (یعنی منتر پڑھنا یا کسی کو بتانا سوائے سورۃ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کے کران کے ساتھ تعوذ جائز ہے) کوڑیوں اور منکوں کا باندھنا یعنی نظر بند وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اور بعض نے کوڑیوں اور منکوں سے جاہلیت کے منتر مراد لئے ہیں۔ بیوی کے مقام مخصوص سے منی کا باہر کرنا یعنی عزل کرنا۔ بچہ کو خراب کرنا (یعنی بچہ کو دودھ پلانے کے دنوں میں بیوی سے صحبت کرنا کہ اس سے حمل قرار پائے اور بچہ کے دودھ کو نقصان پہنچے) آخری چیز کو اپنے حرام قرار نہیں دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عورت کو بچنے والا زیور پہننا ممنوع ہے

۲۲۰۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ
بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي جِلْهَا
أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ
شَيْطَانٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو حضرت عمرؓ بن خطابؓ کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھونگر دے تھے حضرت عمرؓ نے ان گھونگروں کو کاٹ ڈالا اور فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شیطا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۰۱ وَعَنْ بَنَانَةَ مَوْلَاةٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَتَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَازِدَةً
عَلَيْهَا بَجَارِيَةٌ وَعَلَيْهَا جَلَدٌ يُعْبَوْنَ فَقَالَتْ
لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ جَلَدَهَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
تَدْخُلُ الْبَلَاءُ كَذِبًا فِيهِ جَرَسٌ -

حضرت عبدالرحمن بن حنظل انصاری کی لونڈی بنانہ روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ رضی کی خدمت میں حاضر تھی کہ ان کے پاس ایک چھوٹی لڑکی لائی گئی جو گھونگر دینے لگی اور بچہ رہے تھے حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے جو لڑکی کو لائی تھی فرمایا اس لڑکی کو میرے گھر میں اس وقت تک نہ لانا جب تک کہ ان گھونگروں کو کاٹ کر نہ پھینک دے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جس گھر میں باجر بچنے والی چیز ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کسی محبوبی کے تحت سونے کے استعمال کی اجازت

۲۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ
جَدَّاهُ عَزَّجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قَطَعَ الْفُفَّهَ يَوْمَ
الْكَلَابِ فَأَتَاخَذَ الْفَنَامَيْنِ وَرَقِي فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ
فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ
الْفَنَامَيْنِ ذَهَبٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ) -

حضرت عبدالرحمن بن طرفہؓ کہتے ہیں کہ ان کے دادا عفر بن اسعدؓ کی ناک مقام کلاب کی لڑائی میں کاٹ ڈالی گئی۔ انھوں نے جادی کی ناک بنائی۔ اس میں بدبو پیدا ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو (ناک کو) حکم دیا کہ تم سونے کی ناک بنا لو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سونے کے زیورات پہننے والی عورتوں کے بارے میں وعید

۲۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلَّقَ
حَبِيبُهُ حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَيُحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِنْ
ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوَّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے محبوبؓ کو آگ کا حلقہ پہنا دے اس کو چاہئے کہ وہ سونے کا حلقہ پہنائے اور جو شخص اپنے محبوبؓ کو آگ کا طوق پہنائے اس کو چاہئے کہ وہ سونے کا طوق پہنائے اور

جو شخص اپنے حبیب عزیز کو آگ کے کنگن پہنا پائند کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کو سونے کے کنگن پہنائے لیکن تم کو چاندی کا استعمال جائز ہے اس میں جس طرح چاہو کھیلو در زورات کا استعمال ضرورت سے زیادہ ہلکے میں داخل ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت اسامہ بنت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سونے کا ہار پہنے قیامت کے دن اس کی گردن میں اس کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالیاں پہنے قیامت کے دن اس کے کان میں اسی کے مانند آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت کو کیا تمہارے لئے چاندی کافی نہیں ہے کہ تم اس کے زیور بناؤ۔ خبردار! تم میں سے عورت سونے کا زیور بنائے گی اور پھر اس کو بے موقع دکھائے گی اس کو اس زیور کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

مَنْ نَارٍ فَلْيَطْوِقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَا دَرَاهِمٍ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْ سِوَا دَرَاهِمٍ ذَهَبٍ وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ قَالَعُوبَهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

۲۲۰۴ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيِسًا امْرَأَةً تَقَلَّدَتْ فَلَدَةً مِنْ ذَهَبٍ قَلَدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَآيِسًا امْرَأَةً جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائي)

۲۲۰۵ عَنْ أُخَيْرِ بْنِ إِدْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحِبُّنَّ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تُظَاهِرُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

(رواہ ابوداؤد والنسائي)

فصل سوم

اگر حنت میں ریشم اور زیور پہننا چاہتے ہو تو دنیا میں ان چیزوں سے اجتناب کرو

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور والوں اور ریشم والوں سے کہا کرتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو پسند کرتے ہو تو ان چیزوں کو دنیا میں نہ پہنو۔

(نسائی)

۲۲۰۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ قَائِلًا يَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رواہ النسائي)

آنحضرت کی سونے کی انگوٹھی؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگشتری بنوائی اور اس کو پہنا۔ پھر فرمایا آج کے دن اس انگشتری نے مجھ کو تمہاری طرف سے مشغول رکھا۔ کبھی میں اس کو دیکھتا ہوں اور کبھی تم کو یہ کہہ کر اس کو اتار دیتا۔ (نسائی)

۲۲۰۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا فَلَبَسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مِنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظَرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظَرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ۔ (رواہ النسائي)

بچوں کو بھی سونا پہننا منع ہے

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ بچوں کو سونے کی کوئی چیز پہنائی جائے اس لئے کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری سے منع فرمایا ہے میں جو چیز بڑوں کے لئے پسند نہیں کرتا وہ بچوں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔

(موطا)

۲۲۰۸ عَنْ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْغُلَامَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّخَمُّمِ بِالذَّهَبِ فَإِنَّا أَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكِبَرِ مِنْهُمْ وَالصِّغَرِ۔ (رواہ في الموطأ)

پاپوش کا بیگانہ

فصل اول

آنحضرتؐ کی پاپوشیں مبارک

دَوَاۃُ الْبَحَاۃِ (کی انگلی میں۔ (بخاری)

جوتے کی اہمیت:

رواه مسلم (مسلم)

پہلے دایاں پیر جوتے میں ڈالو اور پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارو

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک پیر میں جوتا اور ایک پیر ہنگامہ ہونا چاہئے

سَوَّلَ اللهُ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْسُ
فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْسُ
فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي
بِالتُّوبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ -

(رواۃ مسلم)

فصل دوم آنحضرتؐ کی پاپوش مبارک کے تسے؛

۴۲۱۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَانِ مُشْتَرَاكُهُمَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترجمہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جوتوں میں دو دو تسے تھے اور ہر تسہ دو ہر تھا۔

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

۴۲۱۶ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَنَعَلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ترجمہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔ (ابو داؤد)

کیا آنحضرتؐ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے پھرتے تھے؟

۴۲۱۷ وَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ فِي رَوَايَةٍ أَنَّهُمَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ) (ترجمہ)

قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک جوتا پہن کر چلتے تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتا پہن کر چلیں۔ (ترمذی - یہ حدیث نہایت صحیح ہے)

جوتے اتار کر بیٹھو

۴۲۱۸ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بَجَنْبِهِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ترجمہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ طریقہ سنت ہے کہ جب آدمی کہیں بیٹھے تو اپنی جوتیاں اتار لے اور اپنے پہلو میں یعنی اپنے پاس رکھ لے۔ (ابو داؤد)

آنحضرتؐ کے لئے نجاشی کی طرف سے پائتالوں کا ہدیہ

۴۲۱۹ وَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَعْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَ زَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَصَّاهُ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.) (ترجمہ)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نجاشی (شاہ حبشہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو سیاہ موزے سادہ ہدیہ کے طور پر بھیجے آپ نے ان کو پہنا۔ (ابن ماجہ اور ترمذی نے ابی بریدہ سے یہ روایت بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ان موزوں کو پہنا پھر دھو لیا اور ان موزوں پر مسح کیا، (مسح علیہما۔)

کنکھی کرنے کا بیان

بَابُ التَّرَجُّلِ

فصل اول

حائضہ کا بدن ناپاک نہیں ہوتا

۴۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ترجمہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایام حیض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو دھو دیتی تھی۔

یعنی اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے نہ کہ مرفوع ہونا۔ ۱۲

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم - وَاَنَا حَاضِرٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

علیہ السلام کے سر میں کنکھی کرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

وہ چیزیں جو فطرت ہیں

۲۲۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَطْرَةُ خَمْسٌ الْخَنَانُ وَالْأَسْحَدُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ۔
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت (کے مطابق) ہیں (یعنی تمام انبیاءؑ کے نزدیک فطرت ہیں) ۱۔ ختنہ کرنا ۲۔ زیرِ ناف وغیرہ کے بال لینے اور مونڈنے کے لئے استرہ کا استعمال ۳۔ لبوں کے بال ترشوانا ۴۔ ناخن کٹوانا ۵۔ بغل

رُمُتَفَقَّ عَلَیْہِ کے بال اُکھاڑنا۔ (بخاری و مسلم)

اپنے کو اہل شرک سے ممتاز رکھو

۲۲۲۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْ ذُرُوا اللَّهَ وَأَعْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَوُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّهَ۔
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو۔ یعنی ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کالو (مشرکین ڈاڑھی کٹواتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مونچھوں کو پست کرو یعنی باریک ترشواؤ اور

رُمُتَفَقَّ عَلَیْہِ ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

زائد بالوں کو صاف کرنے کی مدت

۲۲۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَتْ وَقَّتْ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ وَحَلْقِ الْعَافَةِ أَنْ لَا نَتَرَكُكَ أَكْثَرَ مِنْ رَوْاحَةِ مُسْلِمٍ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وقت معین کیا گیا لبوں کے بال کتروانے، ناخن کٹوانے، بغل کے بال اُکھاڑنے اور زیرِ ناف کے بال مونڈنے کا یہ کہ ہم اس کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (رواہ مسلم)

خضاب کرنے کا مسئلہ

۲۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
۲۲۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أُمِّي بَاتِي خَافَةً يَوْمَ قِيَمَةِ مَكَّةَ دَرَأَسَهُ وَحِجَّتَهُ كَالْغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرْ وَاهَذَا شَيْءٌ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (یعنی خضاب لگاؤ) (لیکن سیاہ خضاب نہیں)۔ (بخاری و مسلم)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ابی قحافہ کو قیامت کے دن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لایا گیا (یعنی مسلمان بنائے گئے) اس وقت ان کی ڈاڑھی اور سر کے بال نغمار کی مانند سفید تھے نغمار ایک گھاس کا نام ہے جس کے تنگوں اور پھل سفید ہوتے

(ہیں) نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ان بالوں کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم)

سر کے بال میں فرق و سدل دونوں جائز ہیں

۲۲۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوْافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيهِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان باتوں میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے جن کے متعلق احکام نازل نہ ہوئے تھے اس زمانے میں اہل کتاب اپنے بالوں کو یونہی پُرا رکھتے تھے یعنی ان

اَشْعَارُهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَهْرُفُونَ
رَدُّهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَارِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

قزع کی ممانعت؛

۲۲۲۷ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَعَ الْقُرْعَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَهُوَ كَالْمَرْءِ يَحْكِي بِرَأْسِهِ الْقَبِيحَ وَالْمَرْءُ يَحْكِي بِرَأْسِهِ الْقَبِيحَ وَالْمَرْءُ يَحْكِي بِرَأْسِهِ الْقَبِيحَ وَالْمَرْءُ يَحْكِي بِرَأْسِهِ الْقَبِيحَ
حضرت نافع بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع فرماتے سنا۔ نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتلایا قزع کے معنی ہیں بچہ کے سر کے بعض حصہ کو مونڈنا اور بعض کو چھوڑ دینا۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا أَكُلَهُ أَوْ تَرَكُوا أَكُلَهُ (رواه مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو دیکھا جس کے سر کے کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اور کچھ چھوٹا ہوا۔ آپ نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ سارا مونڈ دیا سارا چھوڑ دو۔ (مسلم)

محنت پر آنحضرت کی لعنت

۲۲۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْنَثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَحْبَبُّكُمْ إِلَيَّ الْيَوْمَ رَدَّ أَكُلَ الْبُخَارِيِّ
۲۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (رواه البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت مردوں پر لعنت فرمائی ہے (یعنی ان مردوں پر جو زنانہ شکل و صورت اختیار کر لیں) اور حکم دیا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مردوں اور عورتوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت کی جو عورتوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں (یعنی ان مردوں پر جو زنانہ شکل و صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع میں رہتی ہیں۔) (بخاری)

انسانی بالوں سے نفع اٹھانا حرام ہے

۲۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ایسے، مستوسلہ پر اور وائسلہ پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی تخلیق میں تغیر کرنے والا اللہ کی لعنت کا مورد ہے

۲۲۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِصِلَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَجَاءَهُ أَمْرًا فَفَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ كَيْتَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں پر اور گودنے والی عورتوں پر اور منہ پر سے بال نیچوانے والی عورتوں اور دانتوں کو سوہن یا ریتی سے رتوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (بعض عورتوں کے منہ پر بال ہوتے ہیں ان کا کاٹنا منوع ہے البتہ اگر کسی عورت کی ڈاڑھی موچھ نکل آئے اس کا منڈوانا یا اکھاڑنا

لے دیا منہ وہ عورت جو اپنے سر کے بالوں کو لمبا کرنے کے لئے دوسرے کے بالوں کو طوائے اور مستوسلہ وہ عورت جو کسی کے بالوں میں دوسرے کے بال لٹائے وائسلہ جسم کو گودنے والی عورت اور مستوسلہ وہ عورت جو اپنے جسم کو دوسرے سے گودائے۔ ۱۲ مترجم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْوَحْيَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَكِنَّ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ مَا أَنَاكُمْ التَّسْوِيلُ فَخَذُوهُ وَمَا نَهَكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ حَدَّثَ نَهَاهُ عَنْهُ.

منوع نہیں) ایک عورت حضرت ابن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہا میں نے سنا ہے کہ تم ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کرتے ہو؟ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا میں کیوں ان عورتوں پر لعنت نہ کر دوں جب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جن کو کتاب اللہ میں ملعون بتایا گیا ہے اس عورت نے کہا میں نے اس چیز کو پڑھا ہے جو دو تختیوں کے درمیان ہو یعنی قرآن مجید، اس میں تو یہ بات کہیں نہیں ہے جو تم کہتے ہو (یعنی مرتکب الفاظ میں لعنت کا کہیں ذکر نہیں) ابن مسعودؓ نے کہا تو اس کو سوچ (مُتَفَقِّ عَلَيْهِ) سمجھ کر پڑھتی تو اس کو پائی۔ کیا تو نے (قرآن مجید میں) یہ نہیں پڑھا:

مَا أَنَاكُمْ التَّسْوِيلُ فَخَذُوهُ وَمَا نَهَكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (یعنی جو چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو) عورت نے کہا ہاں (یہ تو پڑھا ہے) ابن مسعودؓ نے کہا تو رسول خداؐ نے ان باتوں سے منع فرمایا (بخاری و مسلم)

نظر بد ایک حقیقت ہے

۲۲۳۳/۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَيٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔ (رواہ البخاری) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نظر بد یا تاثیر نظر حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جملنے کا ذکر

۲۲۳۲/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْبَدًا۔ (رواہ البخاری) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوند سے سر کے بالوں کو جمانے دیکھا (ماکہ جو میں نے پڑیں) (بخاری)

مردانہ کپڑے اور جسم کو زعفران سے رنگنے کی ممانعت

۲۲۳۵/۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران کو بدن یا کپڑے پر لٹنے سے منع فرمایا ہے مرد کو۔ (بخاری و مسلم)

رنگ دار خوشبو کا مسئلہ

۲۲۳۶/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا خِجْدُ حَتَّى أَجِدَ وَبَيْضَ الطَّيِّبِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن میں خوشبو لگاتی جو بہترین (میرے) پاس ہوتی یہاں تک کہ اس کی خوشبو کی چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں مجھ کو نظر آتی۔ (بخاری و مسلم)

خوشبو کی دھونی لینے کا ذکر

۲۲۳۷/۱۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَبَا اسْتَجَبَا بِالْمُؤَسَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ دِيكَامُ يَطْرَحُهَا مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ مسلم) حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب (گھر میں) دھونی لیتے تو اُس اگر کی دھونی لیتے جس میں مشک ملا ہوا نہ ہوتا اور کبھی کافور اور اگر دونوں ملا کر دھونی لیتے اور پھر فرماتے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم میں ترشوانی و تدیم سنت ہے

۲۲۳۸/۱۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَعَّفُ ابْنُ عَبَّاسٍ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لبوں

وَسَمِعَ يَقُولُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلٌ
الرَّحْمَنِ يَفْعَلُهُ. (ترمذی) کرتے تھے۔ (ترمذی)

موتھیں ملکی نہ کرانے والے کے بارے میں وعید

۲۲۳۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ
بِنَا. (رواه أحمد و الترمذی و النسائی)
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جو شخص لبوں کو نہ کتر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(احمد، ترمذی، نسائی)

واڑھی کو برابر کرنے کا ذکر

۲۲۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ بَحْتِهِ
مِنْ عَرِضِهَا وَطُولِهَا. (رواه الترمذی و قَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)
عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی واڑھی کو عرض و
طول میں یعنی دونوں جانبوں سے برابر کیا کرتے تھے۔ (ترمذی نے
لے کیا۔ یہ حدیث غریب ہے)

مرد کو خلوک کے استعمال کی ممانعت

۲۲۴۱ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خُلُوقًا فَقَالَ إِنَّكَ أَمْرَأَةٌ قَالَ
لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ.
(رواه الترمذی و النسائی)
حضرت یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم یا کرا
پر زعفران سے بنائی ہوئی خوشبو خلوک کو دیکھا تو فرمایا کیا تیری بیوی ہے؟
عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈال اور پھر دھو اور پھر دھو۔ اور
اس کو کبھی استعمال نہ کر۔ (ترمذی، نسائی)

۲۲۴۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي
جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُوقٍ. (رواه أبو داود)
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
خداوند تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم میں
تھوڑی سی خلوک لگی ہو۔ (ابوداؤد)

۲۲۴۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي
مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَقُوا لِي بِزَاعْمًا
فَعَدَدْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِذْ هَبْ فَاغْسِلْ هَذَا
عَنْكَ. (رواه أبو داود)
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سفر سے گھر واپس آیا تو میرے
دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ گھر والوں نے ہاتھوں پر زعفران لپی
ہوئی خوشبو کا لیب کر دیا۔ صبح کو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا
”جا! اس کو اپنے ہاتھوں سے دھو ڈال“۔ (ابوداؤد)

۲۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيِّبُ الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ
وَخَفِيَ كُوْنُهُ وَطَيِّبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ
رِيحُهُ. (رواه الترمذی و النسائی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے مردوں کی خوشبودہ ہے جس میں صرف بو ہو اور ہلکا رنگ ہو،
اور عورت کی خوشبودہ ہے جس کا رنگ شوخ ہو اور ہلکی خوشبو
ہو۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت کے استعمال کی خوشبو

۲۲۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَكَةٌ يُتَطَيَّبُ مِنْهَا (رواه أبو داود)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسک تھا
(ایک مرکب خوشبو جس میں سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔) (ابوداؤد)

۴۲۲۷ حضرت کثرت سے سر میں تیل لگاتے تھے

۴۲۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِ يَوْمَ حَيْتِهِ وَ يُكَذِّرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيْتٍ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اکثر تیل استعمال کرتے اور اکثر ڈاڑھی میں کنگھا کرتے اور سر پر اکثر کپڑا رکھتے گویا وہ تیل کا کپڑا پہنتا یعنی تیل لگانے کے بعد آپ سر پر کپڑا رکھتے تاکہ عامر تیل محفوظ رہے وہ کپڑا تیلی کے کپڑے کی مانند ہوتا تھا (شرح السنہ)

۴۲۲۸ حضرت کے گیسوئے مبارک

۴۲۲۸ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْ مَهَّ وَلَهُ أَزْجَعُ غَدَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ (یعنی فتح مکہ کے روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اس وقت آپ کے چار گیسو تھے، گندھے ہوئے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۲۲۹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ کا ذکر

۴۲۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا فَرَغْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَأْفُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَّتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالتی تو میں آپ کی مانگ کو تالو پر چرتی اور پیشانی پر اس کو چھوڑتی دو لون آنکھوں کے درمیان (یعنی مانگ کو تالو سے شروع کر کے پیشانی تک لاتی اور دونوں آنکھوں کے درمیان اس کو رکھتی۔ ابوداؤد)

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۴۲۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبَاً - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے روزانہ کنگھی کرنے سے گویا ایک دن درمیان چھوڑ کر۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ تسانی)

زیادہ عیش و آرام کی زندگی اختیار کرنا میانہ روی کے خلاف ہے

۴۲۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِّدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ تَابِيٍّ أَدَاكَ شَعْنًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثَرَةِ الْإِدْرَاكِ قَالَ مَا بِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْفُوَ أَحْيَانًا - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کیا بات ہے میں تم کو پرانہ بال دیکھتا ہوں فضالہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بہت سی عیش و آرام کی باتوں سے منع فرمایا کرتے تھے پھر پوچھا کیا بات ہے تمہارے پاؤں میں جوتی بھی نہیں پاتا انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا پھرا کریں۔ (ابوداؤد)

بالوں کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

۴۲۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْمِمْهُ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے سر پر اور ڈاڑھی کے بال ہوں اس کو چاہیے کہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد)

مہندی اور رسمہ کے خضاب کا مسئلہ

۴۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عُدَّ بِهِ الشَّيْبُ الْخِجَاءُ وَ
الْكُمُ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی) ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سیاہ خضاب کرنے والے کے بارے میں وعید

۲۲۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ -
يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا
يُحْدُونُ رَأْسَهُ الْجَنَّةَ -
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آخری زمانے میں ایک قوم (یعنی ایک جماعت) ہوگی جو اس سیاہی خضاب
کرے گی مانند کبوتر کے پوٹوں کے (یعنی جیسے بعض کبوتر کے سیاہ پوٹے ہوتے
ہیں اسی طرح کا خضاب وہ کرے گی) یہ لوگ جنت کی بو بھی نہ پائیں گے۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

زرد خضاب کرنا جائز ہے

۲۲۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَلْبَسُ الْبَعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَيَصْفُرُ بِحَبِّ
إِلَاوُوسٍ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ
ذَلِكَ -
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دباغت دیتے ہوئے
(یعنی پکائے ہوئے) چڑے کی جوتی پہنا کرتے تھے اور ڈاڑھی کو زعفران اور
دوس (ایک گھاس) سے زرد رنگ کرتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے
تھے۔ (نسائی)

۲۲۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْخِجَاءِ فَقَالَ مَا
أَحْسَنُ هَذَا أَقَالَ قَمَرًا أَخَذَ قَدْ خَضَبَ بِالْخِجَاءِ وَ
الْكُمُ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا أَشَمُّ مَرَّ أَخَذَ قَدْ
خَضَبَ بِالزَّعْفَرَانِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا أَكْلَهُ -
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سے ایک شخص گزرا جس نے ہندی کا خضاب لگایا تھا۔ آپ (اس کو
دیکھ کر) فرمایا کیا اچھا ہے۔ یہ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص اور گزرا
جس نے ہندی اور دسمہ کا خضاب کیا تھا آپ (اس کو دیکھ کر) فرمایا یہ اس
بھی بہتر ہے پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کا خضاب کیا تھا
آپ نے فرمایا یہ سب اچھا ہے۔ (ابوداؤد)

خضاب کرنے کا حکم

۲۲۵۶ وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْدُ وَالشَّيْبِ لَا تَشْتَمُوا بَا
الْيَهُودِ - (رواہ الترمذی و داؤد و النسائی و
ابن عساکر و الزبیدی)

حضرت ابو مریمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
بڑھاپے کو (خضاب) بدل ڈالو اور یہودی کی مشابہت نہ کرو کہ وہ
خضاب نہ لگاتے تھے۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسے ابن عمر اور
زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بالوں کی سفیدی نورانیت کی غماز ہوتی ہے

۲۲۵۷ وَعَنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَتَفَقَّوْا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ
شَيْبَةً فِي الْأَسْلَامِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَكَفَّرَ
عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً -
بمرد بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑھاپے کو (یعنی
سفید بالوں کو نہ چنورا اس لئے کہ بڑھاپا مسلمانوں کے لئے نورانیت
کا سبب جس کا اسلام کی حالت میں ایک بال سفید ہو اس کے لئے خدا
تعالیٰ کے ہاں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ اس سے دور کیا
جاتا ہے اور ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۵۸ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نَوَافِلُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسَانِيُّ)

حضرت کعب بن مرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو تو اس کا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوتا ہے

آنحضرت کے سر مبارک کے بال

۲۲۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ دَاخِلٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ قَوْقُ الْجَمَّةِ وَدُونَ الْوُفْرَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے پانی سے غسل کرتے تھے (یعنی پانی کا برتن دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا) اور حضور کے سر کے بال کاندھوں سے اوپر اور کان کی لُو سے نیچے ہوتے تھے۔ (ترمذی)

مرووں کے بالوں کی زیادہ لمبائی ناپسندیدہ ہے

۲۲۶۰ وَعَنْ ابْنِ الْحُظَلَّةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلُ حَدِيمٌ إِلَّا سَدَيْتُ لَوْلَا هُوَ لَوُجِبَتْهُ فَلَسَّالُ إِذَا رَأَى قُلُوبًا فَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جَمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَدَفَعَ إِذَا رَأَى إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن حنظلہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خرم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لگتا نہ ہو۔ یہ الفاظ خرم کے کانوں تک پہنچے تو اُس نے چھری لے کر اپنے بالوں کو کانوں کی کوٹوں تک کاٹ ڈالا اور تہبند کو آدمی پندلی تک باندھ لیا۔ (ابوداؤد)

۲۲۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُفٍّ لِي لَا أَجْزُهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْدُهَا وَيَأْخُذُهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے بالوں میں گیسو تھے میری ماں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کو ہرگز نہ کاٹوں گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھینچتے اور پکڑتے تھے۔ (ابوداؤد)

اگر بالوں کی صفائی ستھرائی میں کوئی امر مانع ہو تو سر کو منڈا دینا چاہیئے

۲۲۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ آتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَبَجَحُوا بَنَاءً كَانُوا أَقْرَابًا فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَلَاحَ رُءُوسَنَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْسَانِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی اولاد کو تین دن کی ہملت دے دی (یعنی جب جعفر طیار کی شہادت کی خبر آئی تو آپ نے ان کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ منانے کی ہملت دے دی) پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر گئے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا۔ پھر فرمایا میرے بھائی (جعفر) کے بیٹوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ہم کو لایا گیا گویا ہم حوزے تھے پھر فرمایا مانی

کو بلاؤ۔ مانی آیا تو آپ نے اس کو ان بچوں کے سر منڈانے کا حکم دیا چنانچہ ہمارے سر منڈ دئیے گئے۔ (ابوداؤد۔ تیسانی)

عورت کی خستہ کا ذکر

۲۲۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أُمَّدَاةَ كَانَتْ تَخْتَنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْطَى لِمِمَّا لَا دَاخِبَ

حضرت ام عطیہ انصاری رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت (عورتوں کی) خستہ کیا کرتی تھی۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خستہ کے مقام کو کاٹنے میں زیادتی نہ کر (یعنی زیادہ گوشت نہ کاٹ کر)

۱۷۱ البعل۔ (رداۃ ابو داؤد و قال هذا الحديث ضعیف و داوید مجهول۔) اس لئے کہ زیادہ گوشت نہ کاٹنے سے جماعت کے وقت عورت کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو بھی یہ مرغوب ہوتا ہے (اور زیادہ کاٹنے سے یہ دونوں باتیں جاتی رہتی ہیں) (ابوداؤد) (ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجهول ہیں)

عورتوں کے بالوں پر ہندی کا خضاب کرنا ناپسندیدہ

۲۲۶۲ وَعَنْ كُرَيْبِ بْنِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً ۲۵
سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْخَنَاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ
وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي يَكْنُكُهُ رِيحَهُ۔
(رداۃ ابو داؤد و النسائی)
حضرت کرب بن ہمام کہتی ہیں کہ عورت نے ہندی کے خضاب کی بابت حضرت عائشہ رضی سے دریافت کیا انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن میں اس کو پسند نہیں کرتی اس لئے کہ میرے محبوب (رسول خدا ص) اس کو پسند نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عورتوں کو ہاتھوں پر ہندی لگانا مستحب ہے

۲۲۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ أَعْتَبَةَ قَالَتْ يَا ۲۶
نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَعْثَنِي فَقَالَ لَا أَبَا يَعْكَ حَتَّى تُغَيِّرِي
كَفْئِكَ فَكَأْتَهُمَا كَفَا سَبْعَ رَدَاةٍ أَبُو دَاؤُدَ
دے گی۔ گویا کہ تیرے یہ ہاتھ درندوں کے ہاتھ ہیں (ہند کے ہاتھ سیاہ تھے ہندی لگی ہوئی نہ تھی۔ اپنے مردوں کے مشابہ ہاتھ پا کر ان کو برا سمجھا
۲۲۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ أَدُمْتُ امْرَأَةً مِنْ دَرَاءِ سِنْدٍ ۲۷
بَيَّنَّهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا فَقَالَ مَا
أَدْرِي أَيْدِي رَجُلٍ أَوْ يَدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ بِلِ امْرَأَةٍ
قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَهْلَكَ بِإِعْنِي بِالْخَنَاءِ
(رداۃ ابو داؤد و النسائی)
حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا ہے خدا کے نبی مجھ سے بیعت لو۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں تجھ سے اس وقت (تو) تک بیعت نہ لوں گا جب تک کہ تو اپنے ہاتھوں کی پتیلیوں کو نہ بدل دے گی۔ گویا کہ تیرے یہ ہاتھ درندوں کے ہاتھ ہیں (ہند کے ہاتھ سیاہ تھے ہندی لگی ہوئی نہ تھی۔ اپنے مردوں کے مشابہ ہاتھ پا کر ان کو برا سمجھا
۲۲۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ أَدُمْتُ امْرَأَةً مِنْ دَرَاءِ سِنْدٍ ۲۷
بَيَّنَّهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا فَقَالَ مَا
أَدْرِي أَيْدِي رَجُلٍ أَوْ يَدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ بِلِ امْرَأَةٍ
قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَهْلَكَ بِإِعْنِي بِالْخَنَاءِ
(رداۃ ابو داؤد و النسائی)
حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر یہ اشارہ کیا کہ اس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط ہے۔ اپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے کہا یہ ہاتھ عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی، یعنی ان پر ہندی لگاتی۔ (ابوداؤد)

کسی مرض و عذر کی وجہ سے گودنا اور گودنا ناجائز ہے

۲۲۶۷ وَعَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ لُعِنَتْ الْوَأَصِلَةُ وَ ۲۸
الْمُسْتَوْصِلَةُ وَ النَّامِصَةُ وَ الْمُنْتَمِصَةُ وَ الْوَأَشَةُ
وَ الْمُسْتَوْشَةُ مِنْ غَيْرِ دَائٍ۔ أَبُو دَاؤُدَ
چُنوائے والی اور گودنے والی اور گردانے والی بغیر کسی بیماری اور علت کے۔ (ابوداؤد)

مردانہ لباس پہننے والی عورت اور زنانہ لباس پہننے والے مرد پر آنحضرت کی لعنت

۲۲۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۲۹
وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ تَلْبَسُ لِبْسَةَ
الرَّجُلِ۔ (رداۃ ابو داؤد)
حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنے لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۶۹ وَعَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ ۳۰
إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النُّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ
حضرت ابن ابی ملیکہ رضی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی نے کہا گیا کہ ایک عورت مردوں کا سا جوتا پہنتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) کی مشابہت کرے۔ (ابوداؤد)

انے اہل بیت کا راحت و آرام کی زندگی اختیار کرنا آنحضرتؐ کے نزدیک ناپسندیدہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو گھر کے تمام آدمیوں سے مل جل کر اور رخصت ہو کر سب آخر میں فاطمہؑ کے پاس جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب پہلے فاطمہؑ کے پاس آتے۔ ایک مرتبہ جب معمول آپؐ ایک غزوہ سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے فاطمہؑ نے گھر کے دروازہ پر ٹاٹ یا پردہ ڈال رکھا رکھا تھا اور حضرت حسنؑ و حسینؑ کو چاندی کے ڈوکڑے پہنائے تھے آپؐ دروازہ تک تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوئے۔ فاطمہؑ کو معلوم ہو گیا کہ حضورؐ کیوں گھر میں نہیں آئے انھوں نے پردہ کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کڑوں کو اتار لیا اور توڑ ڈالا دونوں صاحبزادے روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے آپؐ دونوں کے کڑوں کو ان سے لے لیا اور فرمایا اے ثوبان! اس زیور کو فلاں شخص کے گھر والوں کے پاس لے جا رجن کو ضرورت تھی) اور جو حضورؐ کے رشتہ دار تھے۔ اور ان کو دے آ اس لئے کہ یہ

بچے میرے اہل بیت میں سے ہیں میں ان کے لئے اس امر کو برا سمجھتا ہوں کہ اپنی دنیاوی زندگی میں بہترین غذا میں یا بہترین لباس پہنیں یا عیش و عشرت کی لذت حاصل کریں۔ اے ثوبان! فاطمہؑ کے لئے ہڈیوں کا ایک ہار خریدے اور ہاتھی دانت کے دو کڑے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

سرمہ لگانے کا حکم

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصفہانی سرمہ آنکھوں میں لگاؤ اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو تیز کرتا ہے۔ اور (پلکوں کے) بالوں کا اُگاتا ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں آپؐ روزانہ سرمہ لگاتے تھے، تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔ (ترمذی)

بہترین دوائیں کون سی ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سرمہ لگاتے تھے ہر آنکھ میں تین سلائی۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو، ان میں یہ چار چیزیں سب سے بہتر ہیں کدو۔ ستوط۔ حجامت اور

۴۲۰۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّاسِ مِنَ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عُلِقَتْ مِصْبَا أَوْ سِترًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلُوبَيْنِ مِنْ فِصَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَطَنَتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنَّ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَ السِّتْرَ وَفَكَتِ الْقُلُوبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينَ وَقَطَعَتْهُنَّ مِنْهُمَا فَأَنْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ إِذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ إِنَّ هَذَا لَأَعْيَانُ أَهْلِ أَصْرَةٍ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبًا تَهْمُ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اسْتَرِ لِفَاطِمَةَ فِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسَوَادَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۲۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِأَيِّ لَاصِدٍ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُثَبِّتُ الشَّعْرَ وَرَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فِي هَذِهِ وَتِلْكَ فِي هَذِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۰۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِأَيِّ لَاصِدٍ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الدُّوْدُ وَالشُّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمِشْيُ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ

مشی۔ اور آنکھ میں لگانے کی بہترین چیز سرمہ ہے وہ بنیائی کوروشن کرتا ہے اور دیکھوں کے، بالوں کو اگاتا ہے اور بھری ہوئی سنگیاں کچھ لانے کے بہترین دن (دجاندی) سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے اور وہاں فرشتوں کی جس جماعت پر سے آگ گزر رہا اس نے آپ سے یہی کہا کہ بھری ہوئی سنگیاں کچھ آتم کو لازم ہے۔
(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

حمام میں جانے کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور مردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا ہے پھر اس شرط کے ساتھ آپ نے مردوں کو حمام میں جانے کی اجازت دے دی کہ وہ تہبند باندھ لیا کریں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابی الملح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شہر حمص کی چند عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا تم کہاں کی رہنے والی ہو، انھوں نے کہا۔ مالک شام کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا شاید تم اس علاقہ میں رہتی ہو جہاں عورتیں حمام میں جاتی ہیں انھوں نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے سوا کسی دوسرے گھر میں اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ گویا اس پردہ کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان حائل ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ایک روایت میں ہے کہ جب اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کے گھر کپڑے اتارتی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے لئے عجم کی زمین فتح کی جائے گی اور تم اس زمین میں ان مکانات کو پاؤ گے جن کو حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد تہبند باندھ کر داخل ہوں، اور ان میں عورتوں کو جانے سے منع کر دو جب کہ وہ بیمار یا نفاس لی ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بوی کو حمام میں نہ لے جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ

بہ الا شہداً فانہ یجوز البصر ویثبت الشعر وان خیر ما تحت جمون فیہ یوم سبع عشرۃ و یوم تسع عشرۃ و یوم احدى و عشرين و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث عرج بہ ما مر علی ملائکہ من الملائکہ الا قالوا علیک بالحجامۃ۔ (رداۃ الترمذی و قال ہذا حدیث حسن غریب)

۴۲۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمَيَازِ (رداۃ الترمذی و ابوداؤد)
۴۲۴۴ وَعَنْ أَبِي الْمَلِیحِ قَالَ قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ أَهْلِ حِمصَ فَقَالَتْ مِّنْ أَيْنَ نَتَتْ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوفَةِ أَلَيْسَ تَدْخُلْنَ نِسَاءَ هَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلَى قَالَتْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلَنَّ امْرَأَةٌ بَيْتَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ رَجُلٍ إِلَّا هَتَكَ السُّرْبَيْنِهَا وَبَيْتَ رَبِّهَا فِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَ سِتْرَهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (رداۃ الترمذی و ابوداؤد)

۴۲۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَتَدْخُلُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأَزَارِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءً۔ (رداۃ ابوداؤد)

۴۲۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ

لہ کر دے میں پکانے کی دوا مسوط ناک میں پکانے یا سوکھنے کی دوا۔ حجامت بھری سنگیاں کچینا۔ مشی دست آور یا مہبل دوا۔ ۱۲ مترجم

پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنا ہودہ اس دسترخوان پر بیٹھ
جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ (ترمذی نسائی)

كَانَ يُؤْتِي مِنَ يَدَيْهِ وَالْيَوْمَ الرَّاحِلَةَ يَجْلِسُ عَلَى
مَائِدَةٍ تَدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ)

فصل سوم

آنحضرت نے سر مبارک پر کبھی خضاب نہیں کیا

ثابت رحمہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
خضاب کی بابت پوچھا گیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو ان کو شمار کر لیتا
(یعنی چند گنتی کے بال سفید تھے پھر خضاب کی ضرورت کیا تھی اس لئے)
اپنے خضاب نہیں کیا اور انس کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خالص ہندی کا خضاب لگایا (بخاری مسلم)

۴۲۷۷ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنْ خَضَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنُفِ
أَعْلَى شِبْطَاتِ كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ
يُخْتَضِبْ وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ
بِالْخِمْزِ وَالْكَثْمُ وَ اخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْخِمْزِ وَ بَحْنًا -
رُتِفَقَ عَلَيْهِ -

آنحضرت کے خضاب کرنے کا ذکر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو زردی
سے زرد رنگتے تھے یہاں تک کہ ان کے کپڑے زرد ہو جاتے، ان سے
کہا گیا کہ زردی سے ڈاڑھی کو کیوں رنگتے ہو؟ انھوں نے کہا میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زردی سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زردی سے زیادہ پسندیدہ کوئی
چیز نہ تھی۔ آپ اپنے تمام کپڑوں کو زرد رنگتے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔

۴۲۷۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَصْفِرُ بِخَبْثَةٍ
بِالصُّفْرِ حَتَّى يَسْتَلِيَ ثِيَابَهُ مِنَ الصُّفْرِ فَفَقِيلَ
لَمْ تَصْبِغْ يَا لَصْفَرُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ
إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى
عَمَامَتُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مویب کہتے ہیں کہ میں حضرت ام
سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے ہم کو دکھانے کے لئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال نکالا جو خضاب کیا ہوا تھا
(بخاری)

۴۲۷۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا
مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا -
(رَوَاهُ الْخَارِزِيُّ)

آنحضرت کے حکم سے ایک محنت کو شہر بدر کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں ایک (محنت) زمانہ لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر ہندی
لگا رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اس کا کیا حال
صحابہ نے عرض کیا شیخ عورتوں کی مشابہت کرتا ہے آپ نے اس کو شہر بدر
کے جانے کا حکم دیا چنانچہ اس کو مقام نقیع میں بھیجا گیا۔ پھر رسول اللہ
سے عرض کیا گیا ہم اس کو قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو نماز پڑھنے والوں
کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْحُتُ قَدْ خَضِبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
بِالْخِمْزِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
بَالُ هَذَا أَقَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَهُ فَنُفِيَ
إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلا تَقْتُلُهُ فَقَالَ
إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مرد کے لئے رنگ دار خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

حضرت ولید بن عقیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲۸۱ وَعَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عُقَيْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ

جب کو فتح کیا تو مکہ والوں نے اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لانا شروع کیا۔ آپ ان بچوں کے لئے برکت کی دعا کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے چنانچہ مجھ کو بھی آپ کے حضور میں لایا گیا۔ میرے جسم پر زعفران کی خوشبو خلوں لگی ہوئی تھی آپ مجھ کو اس رنگ دار خوشبو کی وجہ سے ہاتھ نہیں لگایا۔ (ابوداؤد)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلَ مَكَّةَ يَأْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالتَّرَكَّةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ نَحْيَ بَنِي إِلِيَهٍ وَأَنَا مَخْلُوقٌ قَلَمٌ يَمْسَحُ مِنْ أَجْلِ الْخَلْقِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بالوں کی دیکھ بھال کرنے کا ذکر

حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بال مونڈھوں تک ہیں کیا میں ان میں کنگھا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اور ان بالوں کی دیکھ بھال کرو ابوقتادہ کہتے ہیں میں اکثر ان بالوں میں نیل لگاتا ہوں یعنی دن میں دو مرتبہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہاں ان میں کنگھی کرو اور ان کو درست رکھو۔ (مالک)

۲۲۸۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي جُمْتُ أَفَادِرَ جُلْهَاتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَآكِرُ مَا قَلَّ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهْنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَآكِرُ مَا قَلَّ - (رَوَاهُ مَا لِكُ)

غیر مسلم قوموں کی وضع قطع کے بال رکھنے ممنوع ہیں

سجاد بن حسان کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے (میں اس وقت بچہ تھا) میری بہن مغیرہ نے اس روز کا واقعہ اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ تو ان ایام میں لڑکا تھا اور تیرے بالوں کے دو گیسو گندھے ہوئے تھے یا پیشانی کی جانب دو لٹیں پڑی تھیں۔ انس بن مالکؓ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی اور پھر کہا۔ ان دونوں کو کاٹ ڈالو یا مونڈ ڈالو یہ وضع یہودی ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۳ وَعَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَخَدَّ شَتْنِي أَوْ حَتَّى الْمَغْبِطَةِ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُمَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قَصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا مِنْ آلِ يَهُودٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عورت کو اپنا سر منڈانا حرام ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے (نسائی)

۲۲۸۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُحْلَقَ الْمَرْءَةُ رَأْسَهَا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سر اور ڈاڑھی کے بالوں کا بکھرا ہونا غیر مہذب ہونے کی علامت ہے

عطار بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان و براگندہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا گویا اپنے اس کو حکم دیا کہ ان بالوں اور ڈاڑھی کو درست کرے چنانچہ اس نے بالوں کو درست کر لیا اور پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ (شکل و صورت) اُس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں کوئی شخص پریشان آئے گویا کہ وہ شیطان ہے۔ (مالک)

۲۲۸۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ السَّائِسِ وَاللَّحْيَةِ فَاسْتَدْرَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيدُ كَأَنَّهُ يَأْمُرُكَ بِاصْطِدَادِ شَعْرَةٍ وَلِحْيَتِهِ فَقَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ السَّائِسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ - (رَوَاهُ مَا لِكُ)

گھروں کے صحن کو صاف ستھرا رکھو

ابن مسیبؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ پاک ہر پاک کو پسند کرتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کریم کو پسند کرتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے، پس تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن مسیبؓ کہا صاف ستھرا رکھو اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو یہود سے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن مسیبؓ کے اس قول کا ذکر میں نے جابر بن سمور سے کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث عامر بن سعد نے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اگر اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ انھوں نے کہا اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو (ترمذی)

۴۲۸۱ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ سَمِعَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجَوَادَ فَتَطْفَؤْا أَرَاؤُا قِتَالَ أَفْنِيَتِكُمْ وَلَا تَنْتَهَبُوا أَيَّالَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ تَطْفَؤْا أَفْنِيَتَكُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

موجھیں ترشوانے کی سنت حضرت ابراہیمؑ سے جاری ہوئی

یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ انھوں نے سعید بن مسیبؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خلیلؑ پہلے شخص ہیں جنھوں نے جہان کی میزبانی کی اور ختنہ کا رواج بھی انھوں نے ہی شروع کیا اور پسینے کی بھی انھوں نے ہی شروع کی اور وہی سب پہلے شخص ہیں جنھوں نے بڑھاپے میں سفید بال دیکھے تو عرض کیا اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ خداوند بزرگ برتر نے فرمایا یہ وقار ہے ابراہیمؑ! ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پروردگار! اس وقار کو زیادہ کر۔ (مالک)

۴۲۸۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَمِيفَ الضَّمِيفِ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبِهِ وَأَوَّلَ النَّاسِ دَامَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هَذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِي دَقَارًا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

تصویر کا بیان

بَابُ التَّصَاوِيرِ

فصل اول

تصویر بنانے اور رکھنے کا مسئلہ

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کتیا تصویر ہوں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔

۴۲۸۸ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

غیر ضروری کتروں کو مار ڈالاجائے

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاموشی ہو گئی پایا گیا۔ پھر آئے فرمایا آج کی رات مجھ سے جبرئیلؑ نے ملاقات کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ خدا کی قسم جبرئیلؑ نے کبھی مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کی۔ پھر آپ کے دل میں کتے کے اس بچہ کا خیال آیا جو آپ کے خیمہ کے نیچے بڑھتا تھا۔ آپ نے اس کو باہر نکال دینے کا حکم دیا چنانچہ اس کو نکال دیا گیا۔ پھر آپ پانی لیا اور جہاں وہ بچہ بیٹھا تھا اس جگہ

۴۲۸۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجْتَمَعَ قَالَ إِنَّ جِبْرِئِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَن يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرْدٌ وَكَلْبٌ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَنِي فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَفَنَعَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ لَقِيَ جِبْرِئِيلَ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ وَعَدَتْنِي

أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ آجَلٌ وَلَكِنَّا لَا
نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا مَوْرَةَ فَأَمَّا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَا مَرَّ بِقَتْلِ
الْكَلْبِ حَتَّى آتَاهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْخَائِطِ الْكَبِيرِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر چھڑکا پھر شام ہوئی تو جبریلؑ نے آپؐ سے ملاقات کی حضورؐ نے اُن
سے فرمایا کل رات آپؐ مجھ سے ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا۔ جبریلؑ نے
کہا ہاں لیکن ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو
دوسرے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سارے
کتوں کو مار ڈالا جائے یہاں تک کہ چھوٹے باغوں کے کتوں کو بھی مار
ڈالنے کا حکم دیا کہ ان کی ضرورت نہ تھی اور بڑے باغوں کے کتوں کو آپؐ چھوڑ دیا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ تصویر اور چیزوں کو ضائع کر دیتے تھے

۲۲۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ يَتَوَلَّى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ إِلَّا
نَقَضَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
گھر میں کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑا جس میں تصاویر ہوں یعنی سب ضائع
کر دیا۔ (بخاری)

تصویر بنانے والوں کو آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے گا

۲۲۹۱ وَعَنْهَا أَنَّهُ اشْتَرَتْ نُسْرَةً فِيمَا تَصَاوِيرُ
فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى
الْبَابِ فَلَمَّا بَدَّخُلُ فَعَرَفَتْ فِي دَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُونُ مِنَ الْإِلَهِ
مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا بَالُ هَذِهِ النُّسْرَةِ قَالَتْ قُلْتُ
اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا تَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْعَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يَعْدُ بَوَدَّ بَوْمُ الْقَيْمَةِ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا أَمَا خَلَقْتُمْ
وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ
الْمَلَائِكَةُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انھوں نے ایک تکیہ خریدا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس تکیہ کو دیکھا تو گھر کے اندر داخل نہ ہوئے
باہر کھڑے رہے۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناخوشی کے آثار یا کر عرض کیا یا رسول
اللہ! میں خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت سے توبہ کرتی ہوں مجھ سے
کیا گناہ ہوا؟ آپؐ فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کو میں نے
آپؐ کی بیٹھنے اور آرام پانے کے لئے خریدا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس کی تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں
گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی ہے ان میں جان ڈالو
اور ان کو زندہ کرو۔ پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے
نہیں آتے۔ (بخاری و مسلم)

آرائشی پردے مکان کا پسندیدہ

۲۲۹۲ وَعَنْهَا أَنَّهُ كَانَتْ قَدْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ
لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَهَنَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَتْ مِنْهُ نِسْرَتَيْنِ فَكَانَتْ فِي
الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنے گھر کے چبوترے یعنی طاق پر ایک
پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو
پھاڑ ڈالا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کپڑے کے دو ٹکے بنا لئے جو گھر میں
رہتے تھے اور ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
فِي غَزَاةٍ فَأَخَذَتْ نَسْطًا فَسَرَّتْهُ عَلَى الْبَابِ
فَلَمَّا قَدِمَ قَرَأَ أَيْ النَّسْطَ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَنَكَهُ ثُمَّ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوا الْحِجَابَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے
گئے میں نے (آپؐ کے پیچھے) ایک کپڑا لیا اور پردہ بنا کر اس کو دروازہ پر ڈال دیا
جب آپؐ واپس تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا تو اس کو کھینچ لیا اور
بھاڑ ڈالا۔ اس کے بعد فرمایا خداوند تعالیٰ نے ہم کو حکمت سے

وَالطَّيِّبِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کہ ہم اینٹ اور پتھروں کو کپڑے پہنائیں۔ (بخاری و مسلم)

تصویر بنانے والے کے بارے میں وعید

۲۲۹۴ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا أَبَا يَوْمٍ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يُصَاوُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قیامت کے دن لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے جنہوں نے پیدائش کے معاملہ میں خدا کی مشابہت کی ہوگی (یعنی تصاویر بنائی ہوئی ہوں گی)

۲۲۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَيَخْلُقُو أَدْرَاةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرے (یعنی جس طرح کی شکلیں میں بناتا ہوں وہ بھی بنائے) اُس کو چاہئے کہ اگر وہ تخلیق کا مدعی ہو تو

۲۲۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میری طرح) ایک چوٹی پیدا کرے یا گہیوں یا جو کا دانہ بنائے (بخاری و مسلم) حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خدا کے ہاں سخت سے سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بَيْتٌ مَوْدَعٍ مَوْرَهَا نَفْسًا فَيَعَذَّبُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعْ الشَّجَرِ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ہر تصویر بنانے والا آگ میں ڈالا جائے گا اور پیدا کیا جائے گا اس کی ہر تصویر کے بدلے اس شخص کو جس کی تصویر اس نے بنائی ہے اور وہ شخص اس کو دوزخ میں عذاب دے گا۔ ابن عباس کہتے ہیں اگر تصویر بنانی ضروری ہو تو درخت یا کسی جاندار جزئی کی تصویر بنالے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَحَامَّ مُحَامِدَ لَمْ يَدْرَءَ كَيْفَ أَنْ يَتَّعِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ دَهَمَ لَهُ كَارُهُو أَوْ يَفْسُوْنَ مِنْهُ مُبْتِغِي أُذُنِيهِ إِلَّا نَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَابٌ وَكَفَلَفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَارٍ بَرْدَ الْبَخَارِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایسا خواب بیان کرے جس کو اس نے نہ دیکھا ہو (یعنی جھوٹا خواب) اس سے کہا جائے گا کہ وہ دُوجو کے اندر گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا (یعنی دُوجو میں گرہ نہ لگا سکے گا) اور جو شخص کسی جماعت یا شخص کی بات کو کان لگا کر سنے اور وہ اس کے سننے کو برا سمجھتی ہو یا اُس سے نفرت رکھتی ہو تو قیامت کے دن اُس کے کانوں میں سیر ڈالا جائے گا اور جو شخص کوئی (جاندار کی) تصویر بنائے اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ہرگز روح نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری)

نیرد شیر کھیلنے کی مذمت

۲۲۹۹ وَعَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالزُّرِّ شَيْئًا فَكَانَ مَبْتَغِي يَدَاةٍ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ دَمِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیرد شیر کے ساتھ کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور اور اس کے خون میں رنگا۔ (مسلم)

نیرد شیر ایک کھیل ہے جس کو شاپور ابن اردشیر بن بابک شاہ فارس نے ایجاد کیا تھا۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

بکھونے پر تصویر کا ہونا مکروہ نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ کل رات میں آپ کے پاس آیا تھا لیکن میں اس لئے اندر نہیں آیا کہ دروازہ پر تصویریں تھیں اور یہ واقعہ ہے کہ گھر میں ایک منقش کپڑا تھا جس کا پردہ بنا کر دروازہ پر ڈال دیا گیا تھا اور اس میں تصویریں تھیں اور اس لئے داخل نہیں ہوا کہ گھر میں کتا تھا۔ آپ حکم دیجئے کہ جو تصویریں دروازہ پر ہیں (یعنی پردہ کے اوپر) ان کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ ان کی شکل و صورت کی سی ہو جائے پھر یہ حکم دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکے بنا لے جائیں جو فرش پر پڑے رہیں اور قدموں میں روندے جائیں اور حکم دیجئے کہ کتے کو گھر سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے

۴۳۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فِي جِدَائِلٍ قَالَ: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ قَمِيْرٌ مِنَ التَّمَنَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَنُقِطِعُ قِمِيْرَ كَلْبَيْهِ الشَّجَرَةَ وَمُرْبَا لِيَسْتَرْ فَنُقِطِعُ فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنبُودَتَيْنِ تَوْطَانِ وَمُرْبَا لِكَلْبٍ فَلْيُخْرِجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ (ترمذی - ابو داؤد)

قیامت کے دن مصور وغیرہ پر مسلط کیا جانے والا خاص عذاب

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوتا ہے کہ دن ایک گردن دوزخ کے اندر سے نکلے گی جس کی دوا نکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی دکان ہوں گے جو سنتے ہوں گے اور زبان ہوگی جو بولی ہوگی۔ وہ گردن اپنی زبان سے کہے گی، میں تین آدمیوں پر مقرر کی گئی ہوں۔ یعنی اس لئے کہ ان تین قسم کے آدمیوں کو دوزخ میں لے جاؤں اور ان پر عذاب کر دوں) ایک تو تکبر کرنے والے عناد رکھنے والے شخص پر۔

۴۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرَجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةٍ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ مَذْمُونٍ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسرے اس شخص پر جو خدا کے سوا کسی اور کو اپنا خدا اور معبود بنائے اور اس کو اپنی مدد کے لئے بلائے۔ اور تیسرے ان لوگوں پر جو تصویر بناتے ہیں۔ (ترمذی)

شراب، حوا اور کوبہ حرام ہے

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے شراب خوری، جوئے اور کوبہ بجانے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوبہ دھول کو کہتے ہیں۔ (بیہقی)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شراب، جوئے کوبہ اور غیر ان سے منع فرمایا ہے۔ غیر ایک قسم کی شراب ہوتی جس کو حبشی لوگ جوئے بناتے ہیں اور اس کو سکر کہہ جاتا ہے۔

۴۳۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَذَمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيلَ الْكُوبَةُ الْقَبْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۴۳۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَرَاءِ وَالْغُبَارِ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّدَّةِ يُقَالُ لَهُ السُّكْرُكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

(ابو داؤد)

نرفسے کھلیتا اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا ہے

۴۳۰۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالْتُرْدِ فَقَدْ عَمِيَ اللَّهُ دَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ
حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص تورد سے کھیلے اس نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (احمد۔ ابوداؤد)

کبوتر بازی حرام ہے

۴۳۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَتَّبِعُ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَهُ رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتروں کے پیچھے پڑا ہوا تھا (یعنی ان سے کھیل رہا تھا) اور ان کو اڑا رہا تھا آپ نے فرمایا مدیہ شیطان ہے شیطان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

فصل سوم

تصویر کشی کا پیشہ ناجائز ہے

۴۳۰۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ مَنَعَةِ يَدَيَّ وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أَحَدٌ ثَلَاثًا إِلَّا قَاتَمَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْعُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهَا حَتَّى يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَارٍ فِيهَا أَبَدًا خَرَّبَا الرَّجُلَ رُبُوعَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ أَبَيْتَ إِلَّا تَقْشَعُ فَعَلَيْكَ يَهَذَا الشَّجَرُ وَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ
حضرت سعید بن ابی الحسنؓ کہتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا "ابن عباسؓ! میں ایک مزدور پیشہ آدمی ہوں اور میرا پیشہ ہاتھ کا ہے میں تصویر بناتا ہوں۔" ابن عباسؓ نے کہا۔ میں تم کو وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دینے والا ہو جب تک کہ وہ اس میں روح نہ پھونکے۔ اور وہ کبھی روح نہ پھونک سکے گا یہ نکرہ شخص نے ایک لمبا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباسؓ فرمایا پھر افسوس ہے اگر تو ادھر پیشوں سے انکار کرتا ہے اور تصویریں بنانی ہی ضروری سمجھتا ہے تو ان درختوں کی تصویریں بنا اور ہر اس چیز کی جو بے جان ہو۔ (بخاری)

کنیسہ کا ذکر

۴۳۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَنْكَى النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ اتَّأَمَّ الرُّجُلُ الْحَبَشَةَ فَذَكَرَ تَامِنَ حُسْنَهَا وَتَصَادَرَتْ فِيهَا خَرْقٌ رَأَسَهُ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَا ذَرَفُوا الرُّجُلُ الصَّالِحُ بَنُو أَعْلَى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا اسْتَمَّ صَوْرُوهُ فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرُ أُولَئِكَ شَرُّ أَرْخُلٍ لَكَ
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی بیویوں میں سے بعض نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جس کو کنیسہ ماریہؓ کہا جاتا تھا (اور جو حبشہ میں تھا) اور (آپ کی بیویاں) ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ حبشہ گئی تھیں اور ان دونوں نے اس کنیسہ کی خوبصورتی اور ان تصاویر کا ذکر کیا جو اس میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا۔ ان لوگوں میں سے جب کوئی مرنے لگا تو یہ لوگ اس کے ادھر مسجد بنا لیتے ہیں (یعنی عبادت خانہ) اور پھر اس میں ایسے ہی (میک لوگوں کی) تصویریں بناتے ہیں یہ لوگ (حقیقت میں) بدترین

خدا کی مخلوق ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سب سے سخت عذاب کن لوگوں پر ہوگا

۴۳۰۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَبْسُمُ الْقَيْمَةَ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَ أَحَدًا وَالِدَيْهِ وَالْمُصْوَورُونَ وَعَالِمٌ لَمْ يُنْتَفِعْ (رواهُ البيهقي)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت سے سخت عذاب دیا جائے گا وہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا کسی نبی نے ان کو قتل کیا ہوگا۔ وہ جسے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا ہوگا۔ اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جن کے علوم سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو رہی ہے۔

شترنج کی مذمت

۴۳۰۹ وَعَنِ عَلِيِّ بْنِ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ الشَّطْرَجُ نَجَسٌ هُوَ مَيْسُ الْأَعَاجِمِ۔ (رواهُ البيهقي)

حضرت علی بن ابی نعیمؓ نے بیان کیا کہ شترنج نجس چیز ہے۔ (بیہقی)

۴۳۱۰ وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَجِ إِلَّا خَاطِئٌ۔ (رواهُ البيهقي)

حضرت ابن شہابؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعرؓ نے بیان کیا ہے کہ، شترنج وہی شخص کھیلتا ہے جو خطا کار اور گنہگار ہو۔ (بیہقی)

۴۳۱۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعَبِ الشَّطْرَجِ نَجَسٌ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ان سے شترنج کی بابت پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لغو و باطل کھیل ہے اور خداوند تعالیٰ لغو و باطل کو پسند نہیں کرتا۔ (بیہقی)

گھٹے اور بلی کا مشرق

۴۳۱۲ وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَدُونَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِي دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْفِي دَارَكُمْ كَلْبًا قَالُوا إِنَّا فِي دَارِهِمْ سَيُؤَدُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّؤْدُ سَبْعٌ۔ (رواهُ الدارقطني)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری گھر تشریف لے جایا کرتے تھے حالانکہ آپؐ کے قریب میں اور بھی گھر تھے، ان ہمسایوں یا قریب کے گھروالوں کو آپؐ کا اس انصاری کے ہاں جانا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ فلاں انصاری کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ہمارے گھروں میں تشریف نہیں لاتے، نبی ﷺ نے فرمایا میں اس لئے تمہارے گھروں میں نہیں آتا کہ تمہارے گھروں میں کتے بچے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا اور ان کے گھر میں بلی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا بلی درندہ ہے جو نجاست پھیلاتی ہے۔

کتاب الطب والرقی

فصل اول

اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے۔

۴۳۱۳ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ۚ (دَوَاةُ الْبُخَارِيِّ) خداوند تعالیٰ نے کوئی (ایسی) بیماری پیدا نہیں کی ہے، جس کے لئے شفا (یعنی علاج و دوا) نازل نہ کی ہو۔ (بخاری)

دوا صرف ایک ظاہری ذریعہ ہے حقیقی شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے

۴۳۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ (دَوَاةُ مُسْلِمٍ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے خداوند تعالیٰ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

تین چیزوں میں شفا ہے

۴۳۱۵ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي شَرْطَةٍ مُحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْفٍ يَنَادُو أَنَا أَنَهَى أُمَّتِي عَنِ اللَّيْلِ ۚ (دَوَاةُ الْبُخَارِيِّ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شفا تین چیزوں میں ہے: شینگلی کھینچنے والی میں۔ شہد پینے میں۔ آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے کے علاج سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری)

داغنے کا ذکر

۴۳۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ أَبِي يُؤْمُ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دَوَاةُ مُسْلِمٍ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احزاب (غزوہ خندق) کے دن اُبی کی رگ ہفت اندام پر تیرا کر لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ بِشَقْمَيْنِ ثُمَّ دَرَمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ ۚ (دَوَاةُ مُسْلِمٍ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ ہفت اندام پر تیرا کر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کے پیکان سے اپنے ہاتھ سے (اس کے زخم کو) داغ دیا پھر ان کے ہاتھ پر درم ہو گیا تو آپ نے دوبارہ اس کو داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۸ وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي ابْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِزْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ ۚ (دَوَاةُ مُسْلِمٍ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس طبیب کو بھیجا۔ طبیب نے ان کی رگ کو کاٹا اور پھر اس پر داغ دیا۔ (مسلم)

کلونجی کی خاصیت

۴۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ السَّامُ الْوُتُّ وَالْحَبَةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ ۚ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کالا دانہ سے ہر بیماری میں شفا ہے مگر موت سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

شہد کی شفا بخش تاثیر

۴۳۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ دَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطَلَّقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ ۚ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا اور دوبارہ حاضر

ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو شہد پلایا تھا دست زیادہ ہونے لگے ہیں (یعنی بیماری بڑھ گئی ہے اور دستوں میں زیادتی ہو گئی ہے) آپ نے دیکھ کر شہد پلانے کا حکم دیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا (یعنی اس نے دستوں کی زیادتی کی شکایت کی اور آپ نے شہد پلانے کا حکم دیا) چوتھی مرتبہ جب وہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اس کو شہد پلایا دستوں میں اور زیادتی ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا م خدا تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا بیٹ جھوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ اس نے پھر شہد پلایا اور وہ اچھا ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

فسط کے فوائد

۳۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَثَلُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِمَامَةُ وَالْفُسْطُ الْبَحْرِيُّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن چیزوں سے تم علاج ددو کرتے ہو، ان میں بہترین چیز سیلنگی کھجورانا ہے اور بحرئی فسط کا استعمال کرنا۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کے حلق کی مخصوص بیماری "عذره" کا علاج

۳۲۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمِّ مِنَ الْعَذَرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عذره کی بیماری میں (یعنی بچوں کے حلق کی بیماری میں) تم انگلیوں سے (تالو کو دبا کر) بچوں کو اذیت نہ دو بلکہ قست سے ان کا علاج کرو (یعنی پس کر اس کا پانی ناک میں ٹپکاؤ)۔ (بخاری و مسلم)

ذات الجنب کا علاج

۳۲۲۳ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَدَاوَوْنَ أَوْ لَا دَكْنٌ بِهَذَا الْهَلَاكِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعَذَرَةِ وَبِلَدٍّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حلق کی بیماری میں تم اپنے بچوں کے حلق کو انگلی سے کیوں دباتی ہو تم عود ہندی سے ان کا علاج کرو (یعنی عود ہندی استعمال کرو) عود ہندی میں سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک ذات الجنب ہے بچوں کے حلق میں عود ہندی کو ناک میں ٹپکایا جائے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ کے اندر ٹپکایا جائے۔ (بخاری و مسلم)

بخار کا علاج اور پانی

۳۲۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ قَابِرٌ دُوهَا بِالْمَاءِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بخار دوزخ کی بھاپ ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی ٹھنڈی دواؤں کے پانی سے یا مطلق پانی سے)۔ (بخاری و مسلم)

جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کرنے کی اجازت

۳۲۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر برد

۱۷ کالانہ دارہ کلونجی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم ۱۷ ایک دوا کا نام ہے۔ ہندی اس کو مدکٹ کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَ
رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

۴۲۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ رُمْتَفَقَ عَلَيْهِ

۴۲۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي

مُفْرَقَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا أَلْهَافَاتِ بِهَا النَّظَرَ
رُمْتَفَقَ عَلَيْهِ

۴۲۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّاسِ فِي حِجَازِ آلِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَّةٌ
نَرُدُّ بِهَا مِنَ الْعُقُوبِ وَأَنْتَ تَهْتَبُ عَنِ الرُّقَى

فَعَرَضُوا عَلَيْكَ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مِنْ شَيْءٍ
مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

۴۲۲۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ قَالَ
كُنَّا نَرُدُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ
بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

۴۲۳۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ

الْمَقْدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَلَاذًا اسْتَغْفِلْتُمْ
فَاغْسِلُوا رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

کیا جائے تو تم دھو ڈالو (مسلم)

نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے نظر حق ہے (یعنی نظر لگ جانا درست ہے) اگر کوئی چیز
تقدیر سے قبل لے جانے والی ہوتی تو نظر ہی ہوتی (یعنی تقدیر کو کوئی
چیز نہ لے والی ہوتی تو نظر ہی ہوتی) اور جب تم سے دھو لے کا مطالبہ

فصل دوم

حق تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے

حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں مجھے بڑے عرض کیا یا رسول اللہ!

۴۲۳۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا يَا

اے اس وقت عرب میں یہ دستور تھا کہ جس شخص کی نظر لگتی تھی اس کے ہاتھ پاؤں اور زیر ناف کو پانی سے دھو کر اس شخص پر وہ پانی ڈالتے تھے جس کو
نظر لگتی تھی اور اس کو شفاء کا سبب سمجھتے تھے۔ آنحضرت نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے اگر تم سے تمہارے اعضاء کو دھو کر دینے پر

ڈالنے کا مطالبہ کیا جائے تو اس کو منظور کر لو۔ ۱۲ مترجم

رَسُولُ اللَّهِ أَفَنَتَدَاوِيَ قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ۔
 (رواہ احمد و الترمذی و ابو داؤد)
 (احمد - ترمذی - ابو داؤد)

مریض کو زبردستی نہ کھلاؤ پلاؤ

۴۳۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ غَرِيبٌ ۲۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بیماروں کو زبردستی کھانا نہ کھلایا کرو (یعنی کھانا کھانے پر ان کو مجبور نہ کیا کرو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سرخ بادہ کا علاج

۴۳۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اسْعَدُ بْنُ زَرَادَةَ مِنَ الشَّوْكَهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ غَرِيبٌ ۲۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کے جسم پر شوخ بادہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

ذات الجنب کا علاج

۴۳۳۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَدْمَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَاوِيَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۲۲

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ذات الجنب کا علاج بحری قسط اور زیتون کے تیل سے کریں۔ (ترمذی)

۴۳۳۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتِ وَالْوَرَسِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۲۳

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کی بیماری کے لئے روغن زیتون اور ورس کی تلخیص کی ہے۔ (ترمذی)

شناہ بہترین دوا ہے

۴۳۳۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْمِيْنُ قَالَتْ بِالشُّبْرِيمِ قَالَ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالشَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي الشَّنَا۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (یعنی اسماء رضی اللہ عنہا) دریافت فرمایا تم کس چیز سے سہل (جلاب) لیتی ہو؟ انھوں نے (یعنی اسماء رضی اللہ عنہا) کہا شبریم سے۔ آپ نے فرمایا یہ گرم ہے، گرم ہے۔ اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے شنائے سہل لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی (یعنی موت کا علاج کسی دوا میں ہوتا) تو وہ شنائے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

حرام چیزوں کے ذریعہ علاج معالجہ نہ کرو

۴۳۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّردَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے بیماری بھی پیدا کی ہے اور بیماری کی دوا بھی

وَالَّذِي دَاوَّدَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَدَ ۖ وَلَا تَدَاوُدُ الْحَرَامَ۔ (دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ) کرد لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد)

جس دوا کو طبیعت قبول نہ کرے وہ زیادہ کارگر نہیں ہوتی

۴۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَدَاوَى أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا بِرَأْيِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَأْيِ الْخَبِيثِ (دَوَاۃُ أَحْمَدُ وَ اَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ)

۲۶ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبیت (نجس) دوا سے (علاج کرنے کو) منع فرمایا ہے۔ (احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

سر اور پاؤں کے درد کا علاج

۴۳۳۹ وَعَنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَأَلَتْهُ عَنْ رَأْيِ النَّبِيِّ ﷺ فِي شَيْءٍ يَكُونُ بِرَأْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ لَا حُتْجَمَ وَلَا دَجْعَا فِي رَجُلٍ إِلَّا قَالَ اخْتَفِ بِهِمَا (دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ)

۲۴ جناب رسول خدا ﷺ کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ شخص ل اللہ ﷺ کے حضور میں سر کی بیماری کی شکایت پیش کرنا آپ اس کو سینگیاں کھچوانے کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا اس کو ہندی لگانے کا حکم دیتے۔

زخم کا علاج

۴۳۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲۸ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم پر جب کوئی زخم آجاتا (تلوار۔ چھری یا اور کسی ایسی ہی چیز کا) یا پتھر اور کانٹے سے آپ زخمی ہو جاتے، تو آپ مجھ کو حکم دیتے کہ میں اس زخم پر چھری کی لُبدی رکھ دوں۔ (ترمذی)

سینگیاں کھچوانے کا ذکر

۴۳۴۱ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدَّمَاءِ فَلَا يَفْضُكَ أَنْ لَا يَتَدَاوَى أَوْ يَشْتَكِيَ شَيْئًا۔ (دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَهَ)

۲۹ حضرت ابی کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان سینگیاں کھچواتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ان خونوں میں سے (سر اور مونڈھوں کے خونوں میں سے) کچھ نکال دیا کرے (یعنی فاسد خون) وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج کرے تو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۳۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ وَثَاكٍ كَانَ يَبْهَرُ بِهِ (دَوَاۃُ اَبُو دَاوُدَ)

۳۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مویج آجائیکے سبب اپنے گولے پر بھری ہوئی سینگیاں کھچوائیں۔ (ابوداؤد)

۴۳۴۳ وَعَنْ ابْنِ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمْرُ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهُ مَرُّ امْتِكَ بِالْحَجَامَةِ۔ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَ ابْنُ مَاجَهَ)

۳۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معراج کے واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ملائکہ کی جن جماعت کے پاس سے گزرے اس نے آپ سے یہی عرض کیا کہ اپنی امت کو سینگیاں لگوانے کا حکم دو۔

(ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(حسن غریب)

مینڈک کی دوا بنانے کی ممانعت

۴۳۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَعَةٍ يَجْعَلُهَا
فِي دَوَاءٍ فَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا
(دَوَاءُ أَبُو دَاوُدَ) منع فرمایا۔ (ابوداؤد)
حضرت عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک طبیب نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر مینڈک کو دوا میں شامل کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے مینڈک کو مارنے (اور دوا میں شامل کرنے سے) منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے پچھنے لگوانے کا ذکر

۴۳۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ - رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ
يَخْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعَشْرًا
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو گردن کی طرف
دو رنگوں اور مونڈھوں کے درمیان سینگیں کھجوا یا کرتے تھے۔ (ابوداؤد
اور ترمذی۔ ابن ماجہ نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپ سترھویں اُنسیوں
اور اکیسویں تاریخ کو سینگیں کھجوا یا کرتے تھے۔

پچھنے لگوانے کے دن

۴۳۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحَجَامَةَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ
عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعَشْرِينَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ التَّنْبِيهِ)
۴۳۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اخْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَ
تِسْعِ عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعَشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ
كُلِّ دَاءٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۴۳۴۸ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ
يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحَجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَيَزْعَمُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثِ
يَوْمَ الدِّمْرِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاءُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سترھویں اُنسیوں
اور اکیسویں تاریخوں میں سینگیں کھجوا یا پسند فرماتے تھے۔
(شرح السنہ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
جو شخص سترھویں اُنسیوں اور اکیسویں تاریخوں میں بھری ہوئی سینگیں
کھجوائے اس کو ہر بیماری سے شفا ہوتی ہے۔
(ابوداؤد)

۴۳۴۹ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ مَرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اخْتَجَمَ يَوْمَ الرَّبْعَاءِ أَوْ يَوْمَ
السَّبْتِ فَأَصَابَتْهُ وَضْعَةٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ -
۴۳۵۰ وَعَنْهُ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اخْتَجَمَ إِذَا حَضَرَ يَوْمَ السَّبْتِ أَوْ

زہریؒ نے مرسلاً نبی ﷺ سے ناقل ہیں کہ جو شخص بدھ یا ہفتہ
کے دن سینگیں کھجوائے اور اُس کو برہنہ یا کورھ ہو جائے، تو وہ آپ ہی
اپنے کو طاعت کرے۔ (احمد و ابوداؤد۔ ابوداؤد کہتے ہیں، یہ
حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن صحیح نہیں)۔
زہریؒ نے مرسلاً نقل ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ہے جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن بھری ہوئی سینگیں کھجوائے

الرَّيَاءَ فَلَا يَكُونُ مَعَ إِلَّا نَفْسُهُ فِي الْوَضِجِ.

یا کسی عضو پر دوا کا لپک کرے اگر اُس کو برص یا کوڑھ ہو جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو برا بھلا کہے۔ (شرح السنۃ)

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

ٹوٹکے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ عبداللہ (یعنی ان کے شوہر) نے ان کی گردن میں ناگا پڑا دیکھا اور مجھ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا گندہ ہے جس پر میرے لئے منتر پڑھا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی نے یہ سن کر کہا۔ عبداللہ کے گھر والوں یا تم شرک سے بالکل بے پروا ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ منتر، منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں۔ میں نے کہا۔ تم یہ کیا کہتے ہو۔ میری آنکھ (درد سے) نکلی پڑتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس آیا جا یا کرتی تھی۔ اس یہودی نے (ادھر) منتر پڑھا (دہم کیا) اور آرام ہو گیا۔ عبداللہ رضی نے کہا شیطان کا کام ہے وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ کو دبا تا تھا۔ جب منتر پڑھا گیا تو اس نے دبا نا چھوڑ دیا۔ مجھ کو صرف وہ کلمات کہنے کافی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے (یعنی یہ کہ) اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا۔

۴۳۵۱ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا فَقَالَ مَا هَذَا اخْبَلْتَنِي خَيْطُ رَقِي لِي زَيْنَةُ قَالَتْ فَآخِذْهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا اَلْعَبْدُ اَللّٰهُ اَلْاَعْيَاءُ عَنِ الشَّرِّ لَمْ يَسْمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنْتَ الشَّافِي وَالتَّمَامُ وَالْتَوَلَّى شِرْكُ فَقُلْتُ لِمَ تَقُولُ فَلَكَ الْفَلَاكَ اَنْتَ عَيْنِي تَقْدِرُ وَكُنْتُ اخْبَلْتُ اِلَى فُلَانٍ اَلْيَهُودِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اِنَّمَا ذَلِكْ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخِسُهَا بِيَدِهِ فَاِذَا رَقِي كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) (ابو داؤد)

نشرہ شیطان کا کام ہے

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ کی بات پوچھا گیا نشرہ ایک افسوں ہے جو آسیب زدہ پر پڑھا جاتا ہے اپنے فریادہ شیطان کا کام ہے۔ (ابو داؤد)

۴۳۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّشْرِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

لا پرواہ لوگوں کے کام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میں کسی عمل کی پرواہ نہیں کرتا (یعنی کسی عمل کو کرنے کی) یعنی یہ کہ تریاقیہوں گلے میں منکال لگاؤں یا اپنے دل سے (ارادہ اور قصد سے) شعر کہوں (یعنی مجھ کو ان چیزوں کو عمل میں لانے کی ضرورت نہیں ہے)۔ (ابو داؤد)

۴۳۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَالِي مَا آتَيْتُ لَنْ اَنَا شَرِيبُ تَرِيًّا قَا اَوْ تَعَلَّقْتُ لَتَمِيمَةً اَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

جھاڑ بھونک وغیرہ توکل کے منافی ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص داغ دلوائے یا منتر پڑھوائے وہ توکل (خدا پر بھروسہ رکھنے) سے بری ہے۔

۴۳۵۴ وَعَنِ الْمَغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى اَوْ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرَى مِنَ التَّوَكُّلِ۔

(احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۴۳۵۵ وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهِ حَمْرَةٌ لَا فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ

تَبِيئَةً فَقَالَ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَ

كَلَّ إِلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو حَادِدٍ)

حضرت عیسیٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہ میں عبد اللہ بن حکیم کے پاس

گیا۔ ان کا جسم (بیماری سے) سُرخ تھا۔ میں نے کہا تم تعویذ کیوں نہیں

باندھتے؟ انھوں نے کہا ہم خدا کے ذریعہ اس سے پناہ چاہتے ہیں (اس

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کوئی چیز لٹکائے

یا باندھے، وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

جھاڑ پھونک کے اثر کا ذکر

۴۳۵۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ

حُمَةٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَادِدٍ)

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جُرَيْدَةَ -

۴۳۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ

دَمٍ - (رَوَاهُ أَبُو حَادِدٍ)

حضرات عمران بن حصینؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر یا زہر دار چیز کے ڈنک

پر۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

ابن ماجہ نے اسے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر یا زہر دار جانور کے ڈنک یا خون

پر (یعنی نکسیر کے خون پر یا مطلق خون کی روانی یا فسادِ خون

پر)۔ (ابوداؤد)

تیسرے نظر کا ذکر

۴۳۵۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنِّي وَلَدْتُ جَعْفَرَ يَسَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَاسْتَوْفِي

لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ

لَسَبَقَهُ الْعَيْنُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا

رسول اللہ! جعفر (طیار رضی اللہ عنہ) کی اولاد کو بہت نظر لگتی ہے کیا

ان کے لئے منتر پڑھواؤں؟ آپ نے فرمایا، ہاں اگر تقدیر

پر کوئی چیز سبقت لے جاتی تو وہ نظر بھی۔

(احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

نملہ کا منتر

۴۳۵۹ وَعَنِ الشَّافِعِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ دَخَلَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ

فَقَالَ أَلَا تُعَلِّقِينَ هَذِهِ رُقِيَّةَ النَّمْلِ كَمَا عَلَّمَنِيهَا

الْكِتَابَةَ - (رَوَاهُ أَبُو حَادِدٍ)

حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت

حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائے اور فرمایا کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا کو اسی طرح نملہ کا

منتر نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

(ابوداؤد)

نظر لگنے کا ایک واقعہ

۴۳۶۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ حَنِيفٍ

يَغْتَسِلُ ذَاكَ وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدًا

مُحْتَابًا قَالَ فَلَيْطُ سَهْلٍ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي

سَهْلٍ بَنِي حَنِيفٍ وَاللَّهُ مَا يَرُفَعُ دَأْسَهُ فَقَالَ

حضرت ابی امامہ بن سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ عامر بن ربیع نے

سہل بن حنیف کو غسل کرتے دیکھا ہے اور کہا خدا کی قسم آج کے دن

کے مانند کوئی دن میں نے نہیں دیکھا اور نہ کسی پردہ نشین کے جسم کی

جلد اس کی (یعنی سہل بن حنیف کی جلد کی) جلد کے مانند دیکھی وہی

کا بیان ہے کہ ان الفاظ کے اس کی زبان سے نکلتے ہی سہل بن

۱۔ حدیث میں ہے کہ انسان اگر بیوی سے جماع کرتے وقت خدا کا ذکر نہ کرے یعنی یہ دُعا نہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ جَبَّيْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ مَا سَرَقَنَا تو شیطان اپنا جسم اُس کے جسم سے ملا لیتا ہے اور اس کے ساتھ عورت سے جماع کرتا ہے جیسا کہ کلام مجید میں ہے اَوْشَارِكُهُمْ فِي الْمَوَالِ وَالْأَوْلَادِ - ۱۲ مترجم

فصل سوم معدے کی مثال

۲۳۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرْوَةُ لَهَا وَلِرَأْسِهَا فَإِذَا امْتَلَأَتِ الْمَعْدَةُ صَدَّتِ الْعُرْوَةُ بِالصَّحَةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعْدَةُ فَسَدَتِ الْعُرْوَةُ بِالسَّقَمِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے معدہ بدن کا حوض ہے اور بدن کی رگیں اس حوض کی طرف آتی ہیں (یعنی جسم انسانی کے اعضاء کی رگیں اس حوض سے وابستہ ہیں) جب معدہ درست ہوتا ہے تو یہ رگیں بدن کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے معدہ سے مواد صالحہ حاصل کرتی رہتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو رگیں خراب مواد حاصل کر کے علالت کا سبب بنتی ہیں۔ (بیہقی)

بچھو کے کاٹے کا علاج

۲۳۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيُ قَوْضِعَ يَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَادَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدْعُ مُصَلِّيًّا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِلُحٍّ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي نَاحِيَةٍ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُهُ عَلَى إصْبَعَيْهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَسَحُّهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَيْنِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ رہے تھے کہ اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور بچھو نے آپ کو کاٹ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جوتی کو اٹھایا اور بچھو کو مار ڈالا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا بچھو پر خدا کی لعنت ہو نمازی کو چھوڑنا ہے نہ بے نمازی کو۔ یا یہ فرمایا نبی کو چھوڑنا ہے نہ غیر نبی کو۔ اس کے بعد آپ نے نمک اور پانی منگوایا اور ایک برتن میں دونوں کو ڈال کر اس سے اپنی انگلی کو دھوا اور انگلی کے مٹلا، پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں (بیہقی)

آنحضرت کے موئے مبارک کی بوکت

۲۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَدَسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَمْسِكُهُ فِي جُلُجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ تَخْضَخْضِبُهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَامْلَأْتُ فِي الْجُلُجُلِ قَرَأْتُ شَعْرَاتٍ حُمُاسًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَبؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو میرے گھروالوں نے پانی کا ایک پیالہ دے کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ عادت یہ تھی کہ جب کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیماری ہوتی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پانی کا ایک پیالہ بھیجا جاتا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے بال نکالتیں جو چاندی کی ایک نلکی میں بند رہتا تھا اور اس بال کو پانی میں ڈال کر حرکت دیتیں اور پھر اس پانی کو مریض کو پلا دیا جاتا۔ رادی کا بیان ہے کہ میں چاندی کی اس نلکی میں جھانک کر دیکھا تو اس میں حضور ﷺ کے کسی مٹرخ بال تھے۔ (بخاری)

کھنٹی کے خواص

۲۳۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِمَاءُ جُدَرِيٌّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِمَاءُ كَامِنٌ مِنَ الْوَيْتِ وَمَاءُهَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کھنٹی زمین کی چیمپ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنٹی من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ لئے شفا ہے اور عجبہ کھجور بہشت کی کھجور ہے اور اس میں

زہرے شفا کی خاصیت ہے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے تین یا پانچ یاسات کھنیاں پس ان کا پانی پھوڑا اور اس پانی کو شیشی میں بھر لیا۔ پھر میں نے ایک خندھی لوندی کی آنکھ میں اس پانی کو ڈالا، وہ اچھی ہو گئی۔
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔)

شہد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد کو پاٹ لے وہ پھر کسی بڑی مصیبت و بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ - بیہقی)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو شفا دینے والی چیزیں کو اپنے اوپر لازم کر لو (یعنی ان کا استعمال ضرور کیا کرو) ایک تو شہد دو سکر قرآن۔
(ابن ماجہ - بیہقی)
ادریہ صحیح ہے کہ یہ خبر ابن مسعودؓ پر موقوف ہے۔

بلا ضرورت سر پر بچنے لگوانا قوت حافظہ کے لئے نقصان دہ ہے

حضرت ابی کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھانے کے سبب اپنے سر پر سینگیاں کھجوائیں۔ اس حدیث کے ایک راوی عمر کا بیان ہے کہ میں نے زہر کا کوئی اثر جسم میں نہ ہونے کے باوجود اپنے سر پر سینگیاں کھجوائی تھیں جس سے میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو نماز میں الحمد پڑھائی اور سکھائی جاتی تھی۔ (در زین)

سینگیاں کھجوانے کے دن

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا: نافع! میرے جسم میں خون جوش کھارہا ہے تو سینگیاں کھینچنے والے کو بلالو، لیکن جو ان آدمی کو لانا، بچہ اور بوڑھے کو نہ لانا۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بھری ہوئی سینگیاں نہار منہ کھجوانا زیادہ بہتر ہے اس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہو جاتا ہے اور جس کا حافظہ اچھا ہو اس کا حافظہ قوی ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص سینگیاں کھجوانا چاہے وہ خداوند تعالیٰ کا نام لے کر جمعات کے دن کھجوائے۔ اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں سینگیاں نہ کھجوائے اور پھر ہر منگل کے دن کھجوائے اور بدھ کے دن نہ کھجوائے اس لئے کہ بدھ کا دن وہ

شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِّنَ السَّهْمِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةً أَكْبُوهُ وَأَتَمَّأْتُ أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهِنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَلَّتُ بِهِ جَارِيَةً لِّيْ عَمَّاءَ قَبْرَعَتٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ -

۴۳۶۴
۵۵
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدَاٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِْبْهُ عَظِيمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ ابْنُ نَافِعٍ وَبِهِقَى
۴۳۶۸
۵۶
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاتَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْرَائِيلِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْحَبَدَ مَوْفُوقٌ عَلَى رَأْسِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

۴۳۶۹
۵۷
وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمُسَمُومَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْهُ غَيْرَ سَمِّ كَذَلِكَ فِي يَافُوْحِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْخِفْطِ عَنِّيْ حَتَّى كُنْتُ أَلْقَى فَاِئْتَحَةَ الْكِتَابِ فِي الْقَبْلَةِ - رَوَاهُ دُرَيْشٌ

۴۳۷۰
۵۸
وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ بِنِعْ فِي الدَّاءِ فَاتَّبِعْنِيْ لِحَاجِمٍ دَا جَعَلَهُ شَابًا وَ لَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَ لَا مَبِيْثًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجَامَةُ عَلَى السَّائِئِ أَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَ تَزِيدُ فِي الْخِفْطِ وَ تَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَاجًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى سَمِ اللَّهِ وَ اجْتَنِبُوا الْحَجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَ اجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ وَ اجْتَنِبُوا الْحَجَامَةَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ

دن ہے جس میں حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا ہوئے اور خدا
اور برص کی بیماریاں بڑھ ہی کے دن پیدا ہوتی ہیں یا بڑھ کی
رات میں یہ

(ابن ماجہ)

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے منگل کے دن سترھویں تاریخ کو سینگ سال بھر کی بیماریوں
کی دوا ہے۔ (درزین)

اس کو امام احمد بن حنبل کے مصاحب حرب بن اسماعیل
کرمانی نے روایت کیا۔ اس حدیث کی اسناد قابل اعتماد نہیں
منتفی میں اسی طرح ہے۔ رزین وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی
سے اسی طرح روایت کیا۔

فَاتَهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ
وَمَا يَبْدُ فَاخِذًا أَمَرًا وَلَا بَرَصًا إِلَّا فِي
يَوْمٍ إِلَّا رُبْعَاءَ أَوْ كَلْبَةً إِلَّا رُبْعَاءَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۳۱/۵۹ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثِ
لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِذَاءِ
السَّنَةِ۔ (رَوَاهُ سَرِيزِي)

رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ
صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ هَذَا
فِي الْمُنْتَقَى وَرَوَى رَزِينٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ۔

بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

اچھی بُری فال کا بیان

فصل اول

بد شگون لینا منع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ بد شگون بد کوئی چیز نہیں ہے بہترین چیز فال نیک ہو لوگوں
نے عرض کیا فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں کوئی
شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے منے۔ (بخاری و مسلم)

چند بے اثر باتیں اور ان کا بطلان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کسی کی بیماری کا لگنا، شگون بد، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے اور
تم جذامی آدمی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے ڈر کر لوگ بھاگتے
ہیں۔ (بخاری)

۴۳۲/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ
قَالُوا وَمَا الْفَالُ قَالَ لِكَلِمَةٍ الصَّالِحَةِ تَسْمَعُهَا
أَحَدُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا
صَفَرَ وَفَرٍّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کسی بیماری کا متعدی ہونا بے حقیقت بات ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے بیماری کا لگنا، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے ایک اعرابی (دہاتی)
نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حال ہو وہ ریگستان میں استسرح

۴۳۴/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ
أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ

لہ محدثین اس پر متفق ہیں کہ بڑھ کے دن کی نخواست کے بارے میں جتنی روایات مروی ہیں وہ سب موضوع ہیں۔

فِي التَّرْمَلِ لَكَانَهَا الطَّبَاعُ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيرُ
الْأَجْرَبُ فَيَجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْنٌ أَعْدَى الْإِنْسَانِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رہتے ہیں جس طرح ہرنی۔ پھر ان میں خارششی اونٹ آجاتا ہے اور وہ
دوسروں کو بھی خارششی بنا دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب سے پہلے اونٹ کو (یعنی اُس اونٹ کو جس کو خارش کا یہ سلسلہ جاری ہوتا
ہے) خارشش کس سے لگی؟ یعنی جس طرح پہلے اونٹ کو خدا کے حکم سے
خارشش ہوئی اسی طرح دوسروں کو بھی خدا کے حکم سے خارشش ہوئی۔ (بخاری)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے
لگنا، ہمارے، سارے کے طلوع و غروب کے اثرات اور صفر کوئی چیز
ہیں۔ (مسلم)

۲۳۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ وَلَا
صَفَرَ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غول کا ذکر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بیماری لگنا، صفر اور غول بیا بانی کوئی چیز
نہیں ہے۔ (مسلم)

۲۳۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدُوَّ وَلَا صَفَرَ وَلَا
غُولَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حذامی کا ذکر

عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کی
جماعت میں ایک حذامی تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنی چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو
کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے تو واپس چلا جا۔ (مسلم)

۲۳۴۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَ فِي وَادٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مُجْدُوٌّ فَارْسَلُ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ
فَارْجِعْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

آنحضرتؐ تک فال لیتے تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے
تھے شگون بد نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔
(شرح السنہ)

۲۳۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاعَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ
مُحِبًّا لِلْأَسْمِ الْحَسَنِ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

شگون بد لینا شیطانی کام ہے

ظن بن قبیضہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے پرنده کا اڑنا فال کے طور پر یا کسی پرنده سے فال لینی اس کو
دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر کنکریاں مارنا (فال لینے کے لئے) اور شگون
سب شرک میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۴۹ وَعَنْ ظَنِّ بْنِ قَبِيضَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيَافَةُ
وَالطَّرْقُ وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْحَبْتِ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بد شگون شرک ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ شگون بد لینا شرک ہے۔ تین مرتبہ آئیے یہ الفاظ

۲۳۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّيْرَةُ شِرْكٌ قَالَ لَهُ ثَلَاثًا

فرماتے۔ اور ہم میں سے جس شخص کے دل میں شگون یا فال بد سے کوئی تردد یا خلعجان پیدا ہوتا ہے اس کو خداوند تعالیٰ اس پر توکل و بھروسہ کر لینے سے دور کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) امام بخاری کہتے ہیں کہ سلیمان بن حرب نے یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا آخری جملہ ”ہم میں سے جس شخص کے دل میں الخ“ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں ابن مسعود کا قول ہے۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَيْتَ اللَّهُ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَيْتَ اللَّهُ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

آنحضرتؐ نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے پیالے میں رکھانے کے لئے شریک کر لیا اور فرمایا تو کھا میں اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

۲۳۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْنُونٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ نَفَقَهُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

بدشگون کوئی چیز نہیں ہے

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ہمارے بیمار لگنا اور شگون بد کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۸۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْكَرْبِ وَالْمَرَاةِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

آنحضرتؐ نیک فال لینے کے لئے اچھے ناموں کا سننا پسند فرماتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی ضرورت کے باہر نکلتے تو آپ یہ اچھا معلوم ہوتا کہ آپ کی زبان سے یہ الفاظ سنیں۔ رائے شد لے نبیح! یعنی لے راہ مستقیم کو پانے والے اور لے مقصد کو پانے والے شخص (ترمذی)

۲۳۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَارَ إِسْمَاعِيلَ يَابِجُجُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی چیز شگون نہ لیتے تھے اور جب آپ کسی عامل کو کہیں بھیجنے لگتے تو اس سے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو آپ اسے خوش ہوتے اور آپ کی ستر آپ کے چہرہ سے نمایاں ہوتی اور اگر اس کا نام بُرا ہوتا تو آپ کے چہرہ ناخوشی ظاہر ہوتی۔ اور آپ جب کسی آبادی میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے اگر اس کا نام اچھا معلوم ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کی علامت چہرہ سے نمایاں ہوتی اور اگر اس کا نام بُرا معلوم ہوتا تو ناخوشی کے آثار چہرہ پر دکھائی دیتے۔ (ابوداؤد)

۲۳۸۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَلَبَّسُ مِنْ شَيْءٍ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ لِسْمِهِ إِذَا عَجِبَهُ اسْمُهُ فَرَحَ بِهِ وَرُيَا بَشَرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَلَا نَكْرَهُ اسْمَهُ رُيَا كَرَاهِيَةٍ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَلَا إِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ عَجِبَهُ اسْمُهَا فَرَحَ بِذَلِكَ وَرُيَا بَشَرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَلَا نَكْرَهُ اسْمَهَا رُيَا كَرَاهِيَةٍ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

مکان میں بے برکتی کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک گھر میں رہتے تھے ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی زیادہ

۲۳۸۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدُوُّ نَا وَأَمَوْنَا فَقَالَ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذَرُّوْهَا ذَرِيْمَةً۔
 ردّ اے ابو داؤد) تھی اور مال بھی ہمارے پاس بہت تھا پھر ہم نے وہ گھر چھوڑ دیا اور
 دوسرے گھر میں چلے گئے اس گھر میں ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی کم ہو گئی
 اور مال بھی کم رہ گیا۔ آپ نے فرمایا اس گھر کو چھوڑ دو یہ برا منحوس ہے، (ابوداؤد)

خراب آب و ہوا کی جگہ کو چھوڑ دینے کا حکم

۴۳۸۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقِبٍ قَالَ
 ۱۵ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ قَرَوَةَ بِنْتُ مَسِيكٍ يَقُولُ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا آبِيْنُ وَهِيَ
 أَرْضٌ زَيْفِيَّةٌ وَمَيْتِيَّةٌ وَإِنَّ دَبَاءَ هَاشِدِيْدٍ
 فَقَالَ دَعْنَهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَنِ الثَّلَاثِ۔
 ردّ اے ابو داؤد) حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن یعقوب کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے جس نے
 فروہ بن مسیک سے سنا تھا یہ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک زمین ہے جس کا نام آبیْن ہے یہ زمین ہماری
 زراعت اور غلہ کی زمین ہے (یعنی غلہ کی منڈی ہے جہاں مال لاکر جمع
 کیا جاتا ہے اور دوسرے شہروں میں بھیجا جاتا ہے) لیکن اس کو دباؤ
 مرض سخت ہے (یعنی اس جگہ کو آبی مرض زیادہ رہتا ہے) آپ نے فرمایا
 اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ قربت سے بلا کی آفت ہو تا ہے (یعنی اس زمین میں رہنے سے جان ضائع ہوتی ہے)۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

بدشگونوں کو سدا رہ نہ بناؤ

۴۳۸۴ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَتْ ذُكِرَتْ الْقَدَرَةُ
 ۱۶ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَسِبْ
 الْقَالَ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدًا كَرِهًا يَكْرَهُ
 فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِيَنِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا
 يَرْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ۔ (ردّ اے ابو داؤد مرسلاً) حضرت عروہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا آپ نے فرمایا بہترین چیز فال ہے اور شگون بد کسی مسلمان
 کو اس کے مقصد اور ارادہ سے نہ روکے۔ پھر جب تم میں کوئی شخص کسی
 ایسی بات کو دیکھے جس کو وہ برا خیال کرتا ہے، تو یہ کہے:
 اللَّهُمَّ لَا يَأْتِيَنِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَرْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا
 أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْكُهَانَةِ غَيْبُ كَيْ خَبَرٍ دِينَا

فصل اوّل

کہانت ور مل نا جائز ہے

۴۳۸۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 ۱۸ اللَّهُ أُمُودٌ أَكُنَّا نَصْعَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي
 الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ
 كُنَّا نَنْظُرُ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُكَ أَحَدُكُمْ
 فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ قُلْتُ وَهِيَ
 رِجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الرُّسُلِ نَبِيَاءُ
 يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ۔ حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ!
 ہم جاہلیت کے ایام میں چند کام کیا کرتے تھے۔ یعنی یہ کہ ہم کاہنوں (فال
 گوئیوں) کے پاس جاتے (اور ان سے غیب کی خبریں پوچھا کرتے) تھے
 آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس (آب) نہ جایا کرو پھر میں نے عرض کیا کہ
 ہم شگون لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو ہر شخص اپنے
 دل میں پاتا ہے (یعنی ہر شخص شگون کا خیال کرتا ہے) یہ خیال تم کو
 کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا، ہم میں سے بعض لوگ خط

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کھینچتے ہیں (یعنی رُحی کا کام کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ایک نبی (خدا کے

حکم سے) خط کھینچتے تھے جس شخص کا خط (راس) ان کے موافق پڑ جائے تو وہ صحیح آجاتی ہے۔ (مسلم)

کہانت کی کوئی حقیقت نہیں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے کاہنوں کی بابت پوچھا کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں اعتماد کے

قابل ہیں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! وہ ایسی بات بتاتے ہیں یا ایسی خبر دیتے ہیں جو سچی

ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کلمہ حق ہے جس کو جن اُجک لیتا ہے اور

اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح

مُرخ دوسرے مُرخ کے کان میں آواز پہنچاتا ہے پھر وہ کاہن ایسی کلمہ

حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں شامل کر دیتے ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے سنا ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت اُبر میں اُترتی ہے اور (باہم)

ان کاموں اور باتوں کا ذکر کرتی ہے جو خدا کے ہاں مقدر کی گئی ہیں

(جن باتوں اور کاموں کا وقوع ہونے والا ہے اور نوشتہ تقدیر ہو چکی

ہیں) شیاطین ان باتوں کو سننے کے لئے کان لگاتے رکھتے ہیں جب وہ کوئی

بات سن لیتے ہیں تو کاہنوں کے کانوں میں جا ڈالتے ہیں اور کاہن ان

باتوں میں سو جھوٹ اپنی طرف بلا کر ان کو بیان کر دیتے ہیں۔ (بخاری)

نجومیو اور کاہنوں کے پاس جانیوالوں کے پاس سے نہیں دے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو

شخص کاہن اور نجومی کے پاس جائے اور اس کے کچھ دریافت کرے اس کی

چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔ (مسلم)

ستاروں کو بارش ہونے کا سبب قرار دینا کفر ہے؟

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی جب کہ رات کو بارش ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر

آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے

اس وقت کیا فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسول خوب

جانتے ہیں۔ آپ فرمایا خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے آج اس

حال میں صبح کی کہ بعض مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر (خدا کا انکار)

کیا جس شخص نے یہ کہا کہ ہم پر خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی وہ تو مجھ پر

ایمان لایا اور ستاروں کے انحراف کا منکر ہوا اور جس شخص نے یہ کہا کہ فلاں

۴۳۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ نَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بَأْسَ الشَّيْءِ يَكُونُ

حَقًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَلَى الْكَلِمَةُ

مِنْ الْحَيِّ يَخْطِفُهَا الْحَيُّ فَيَقْرَأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَرَأَى الدَّجَالَ

فَيَخْلُطُونَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۹۰ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعِثَاءِ

وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْثُ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ

فَتَسْتَرْقِي الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُرْجِيهِ

إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ

مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۹۱ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَمْرًا فَأَفْأَسَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَوْ تَقَبَّلَ لَهُ

صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۹۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَأَلَ لَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - صَلَاةُ الصُّبْحِ

بِالْحَدِيثِ عَلَى أَنْ تَرَسَّمَ كَأَنَّكَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا

انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالُوا

قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ خَائِفًا

مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَمَنْ قَالَ

مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكِ قَامًا مَنْ قَالَ

مُطَرًّا نَابِتُونَ كَذَلِكَ قَالَ كَذَلِكَ فَرَأَى مِنْ الْكُوكِبِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ
بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرَأَى مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ
يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ يَكُوكِبُ كَذَا وَكَذَا -
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ستاروں کے طلوع ہونے اور فلاں ستارے کے غروب ہونے سے بارش ہوتی
ہے وہ کافر ہوا یعنی میرا منکر ہوا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جب خداوند تعالیٰ آسمان سے کوئی برکت نازل کرتا ہے تو انسانوں کی
ایک جماعت اس کے ذریعہ کفر میں مبتلا ہو جاتی ہے (یعنی خدا کا انکار کر دیتی
ہے) خداوند تعالیٰ بارش کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں
فلاں ستارہ کے اثر سے بارش ہوتی ہے۔ (مسلم)

فصل دوم علم نجوم حاصل کرنا گویا سحر کا علم حاصل کرنا ہے

۴۳۹۴ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ
اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ ذَا ذَا ذَا -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو شخص علم نجوم کا ایک حصہ سیکھتا ہے وہ گویا سحر د جادو کا ایک حصہ
سیکھتا ہے اور جو اس سے زیادہ حاصل کرے وہ زیادہ سحر حاصل کر لیا ہے
(ابوداؤد - ابن ماجہ)

کافروں کی بتائی ہوئی باتوں کو

۴۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا
يَقُولُ أَوْ آتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ آتَى امْرَأَتَهُ
فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِيَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
شخص کاهن (نجومی) کے پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے یا جو شخص
حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرے یا جو شخص اپنی بیوی کے
پانچماں کے مقام میں جماع کرے وہ اس چیز سے منکر و سزاوار ہوا جو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

فصل سوم

نجومی اور کاهن غیب کی باتیں کس طرح بتاتے ہیں

۴۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صُرَّتِ
الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَانَتْ سِلْسِلَةً
عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُرِغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ فَمِنْهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرْقُوا
السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سَفِيَانُ
يَكْفُهُمْ فَخَرَّ فُخْرًا وَبَدَّ دَبِينَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ
الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا إِلَى خَرِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ
جب سمان میں کوئی حکم جاری فرماتا ہے تو فرشتے اس حکم (ہدایت اور خوف
الہی) سے کانپ اٹھتے ہیں اور ان کے بازوؤں میں حرکت یا کپ کپی پیدا ہو جاتی
ہے اور یہ حکم اس زنجیر کی آواز کی مانند ہوتا ہے جس کو صاف پتھر پر گھینپی
جائے (یعنی ارشاد خداوندی اور حکم ربانی زنجیر کی آواز کی مانند ہوتا ہے)
پھر جب فرشتوں کے دلوں سے خوف دُور ہو جاتا ہے تو معمولی درجہ کے فرشتے
مقرب فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے
ہیں کہ جو کچھ ہمارے پروردگار نے حق فرمایا ہے وہ اُس ارشاد خداوندی کو
بتا دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کی ذات بزرگ و بزرگوار۔ ان

إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ
الْكَاهِنِ قَرِيبًا أَدْرَكَ الشَّهَابَ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَ
رُبَّمَا لَقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ رِكَهٌ فَيَكْذِبُ مَعَهَا
مِائَتَهُ كَذِبُهُ فَيَقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ
كَذًا أَوْ كَذًا، كَذًا أَوْ كَذًا فَيَصْدَقُ بِتِلْكَ
الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

باتوں کو جو فرشتوں کے درمیان ہوتی ہیں وہ جن یا شیطان من لیتے ہیں جو
ایسی باتوں کو سننے کے لئے کان لگائے رہتے ہیں اور بعض، بعض کے اوپر
رہتے ہیں (یعنی یہ جن تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سلسلہ دار کھڑے ہیں)
اور والا خبر کو نیچے والے کے پاس پہنچاتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے
کو، یہاں تک کہ آخری جن اس خبر کو ساحر اور کاہن کی زبان تک
پہنچا دیتا ہے اور ان جنوں کو مارنے اور بھگانے کے لئے آسمان سے
شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ کبھی تو یہ شعلے خیر کو پہنچانے سے پہلے ان کو اُپر
رہنے والے سے پہلے یہ خبر کو پہنچا دیتے ہیں۔ جب یہ خبر ساحر یا کاہن کو پہنچ جاتی ہے تو وہ اس میں سو جھوٹ شامل کر دیتا ہے اور
جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے فلاں فلاں بات کہی ہے، وہ جھوٹی ثابت ہوتی۔ تو اس بات سے اس کی سچائی کی تائید کی جاتی ہے جو اس
کو آسمان سے ملی تھی اور جنوں نے اس کو پہنچائی تھی۔ (بخاری)

شہاب ثاقب کی حقیقت !

۴۳۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ
أَمْتِهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَّيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرِيَ بَنَجْمٌ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِشَيْءٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَيْدُ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ
عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يَبْرُحُ بِلَهَامِ مَوْتٍ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ
إِذَا قَضَى أَمْرًا اسْتَحْمَلَهُ الْعَرْشُ ثُمَّ سَبَّحُوا
أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُوكُنَّهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّبَّحُ
أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الَّذِينَ نَأْتُمُ قَالَ الَّذِينَ
يَلُوكُنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيَخْبُرُونَ
مَا قَالَ فَيَسْتَحْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتَّى
يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الَّذِينَ نَأْتِي خُطْعُ الْجَنِّ السَّبْعُ
فَيَقْدُ فَوْقَ الْإِلَهِ أَوْ لِيَاثِهِمْ وَيَرْمُونَ فَمَا جَاؤُا
بِهِمْ عَلَى وَجْهِهِمْ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْدُ فَوْقَ
فِيهِ وَيَزِيدُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے مجھ سے
بیان کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیل گئی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیام جاہلیت میں جب اسی طرح ستارہ ٹوٹتا
تھا تو تم کیا کہتے تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ حقیقت حال سے خدا اور
اُس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ ہم تو یہ کہا کرتے تھے کہ آج کوئی بڑا
شخص پیدا کیا گیا ہے یا آج کے دن کوئی بڑا آدمی مرا ہے۔ آپ نے فرمایا
ستارہ نہ تو کسی کی موت سے ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے بلکہ ہمارا
پروردگار جس کا نام بابرکت ہے جب کوئی حکم نافذ فرماتا ہے تو عرش
الہی کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں (یعنی سبحان اللہ سبحان اللہ
کہتے ہیں) پھر آسمان کے وہ فرشتے تسبیح کرتے ہیں جو عرش الہی کو اٹھانے
والے فرشتوں کے قریب ہیں دیکھ ان کے قریب فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک
کہ اُس تسبیح کی آواز آسمان تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ فرشتے جو عرش کو
اٹھانے والے فرشتوں سے قریب رہتے ہیں ان سے دریافت کرتے
ہیں تمہارے پروردگار نے کیا کہا۔ وہ ان کو اُس سے آگاہ کرتے ہیں،
پھر اس خبر کو ان سے دوسرے فرشتے دریافت کرتے ہیں اور ان سے
فرشتے یہاں تک کہ سلسلہ آسمان دنیا تک اس کو پہنچا دیتا ہے پھر اس
خبر کو وہ جن اُپک لیتا ہے جو کان لگائے ایسی خبروں کا منتظر رہتا
ہے اور اپنے دوستوں کے کانوں تک اس کو پہنچا دیتا ہے اور ان
جنوں کے مارنے کے لئے یہ شعلے پھینکے جاتے ہیں (یعنی تالے جو

لوٹے نظر آتے ہیں وہ حقیقت میں وہ شعلے ہیں جن سے اُن جنوں کو بھگایا جاتا ہے، غرض جو خبر اس طرح کا مہنوں اور ساحروں تک پہنچتی ہے وہ درست ہے لیکن یہ لوگ اس میں جھوٹی باتیں شامل کر لیتے ہیں اور ایک بات کی بہت باتیں بنا لیتے ہیں۔ (مسلم)

ستارے کس لئے پیدا کئے گئے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین باتوں کے لئے پیدا کیا ہے، ایک تو آسمان کی زینت کے لئے، دوسرے شیطانوں (اور جنوں) کو مارنے کے لئے اور تیسرے علامات کے لئے کہ ان سے لوگ راستہ کو پائیں۔ پس جس شخص نے ان تین باتوں کے سوا اور کوئی غرض بیان کی اس نے غلطی کی۔ اپنا حصہ (حکم) ضائع کیا اور تکلف کیا اس چیز میں جس کا اُس کو علم نہیں (بخاری) اور رزقین نے اپنی روایت میں کہا: کہ اس چیز کا تکلف کیا جو اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور تکلف کیا اس چیز میں جس کا اس کو علم نہیں اور اُس چیز میں تکلف کیا جس کے علم سے انبیاء اور فرشتے عاجز رہے ہیں۔ اور ربیع راوی سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”قسم ہے خدا کی! خداوند تعالیٰ نے

۴۳۹۸ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا وَمِنْ تَأْوِيلِ فِيهَا الْغَيْبُ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَكَتَفَ مَا لَا يَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ رَزَقِينَ وَكَتَفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ إِلَّا نَبِيَّاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمٍ حَيَوَةً أَحَدًا وَلَا رِزْقًا وَلَا مَوْتًا وَلَا شَيْءًا يَفْتَدُونَ عَنِ اللَّهِ الْكُذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ۔

ستارے میں تو نہ کسی کی زندگی مقرر کی ہے اور نہ کسی کی موت، اور نہ کسی کا رزق، یہ لوگ خدا پر افترا کرتے اور ستارہ کو چیزوں کے وجود و عدم کا سبب و علت قرار دیتے ہیں۔

نجومی ساحر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے علم نجوم کا ایک حصہ سیکھا اس کے سوا جس کا ذکر خداوند بزرگ و برتر نے کیا تو اس نے سحر کا ایک ٹکڑا سیکھا اور منجم (یعنی علم نجوم کا جاننے والا) کا ہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔ (رزقین)

۴۳۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَسَبَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لَيْغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فَقَدْ اقْتَسَبَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ أَلَمْ نَجْمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَ السَّاحِرُ كَافِرٌ۔ (رَوَاهُ دَرِزِيمٌ)

منازل قمر کو نزولِ باراں میں مؤثر حقیقی جانتا کفر ہے

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر خداوند تعالیٰ اپنے بندوں سے پانچ برس تک بارش کو بند رکھے اور پھر بارش کرے تو لوگوں کی ایک جماعت خدا کا انکار کرتی ہوئی یہ کہے گی کہ نجد (یعنی منزلِ قمر) کے سبب ہم پر بارش ہوئی ہے۔ (نسائی)

۴۴۰۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنِ عِبَادِهِ خَمْسَ مِائَتِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَمَّا صُبِحَتْ حَافِيفَةُ مِنَ النَّاسِ كَأَنِّي بَيْنَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنُوعِ الْمَجْدِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

کتاب الرؤیا

خواب کا بیان

فصل اول

مسلمان کا اچھا خواب حق ہے

۲۳۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَةُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَةُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَا لَيْلًا يَبْرُدُ آيَةَ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ (دینے والے خواب)۔ (بخاری اور مالک نے اس روایت میں جو عطار بن یسار سے منقول ہے، یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اپنے اچھے خواب کے بعد الفاظ فرمائے وہ اچھے خواب جن کو مسلمان آدمی اپنے لئے دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھے۔ (بخاری)

اچھے خواب کی فضیلت

۲۳۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

آنحضرت کو خواب میں دیکھنے کا ذکر

۲۳۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي حَقِّ الشَّيْطَانِ لَا يَتِمُّ فِي مَوَدَّتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي فَقَدْ رَأَى الْكُفْرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَدَ رَأْيِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتِمُّ الشَّيْطَانُ فِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اچھا خواب اور بُرا خواب؟

۲۳۰۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَحِبُّ فَلَا يَحْدِثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اچھا خواب خدا کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔ پس جو شخص کوئی پسندیدہ خواب دیکھے وہ اس کو صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جو شخص بُرا خواب دیکھے تو خدا

رَأَى مَا يَكُونُ فَلْيَتَوَذَّرْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَّقِ ثَلَاثًا وَلَا يَحْدِثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنُفْصَرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے ذریعہ اس کی بُرائی سے پناہ مانگے اور شیطان سے بھی پناہ مانگے اور تین بار تھکاردے اور کسی سے اس خواب کو بیان نہ کرے اس لئے کہ وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ (بخاری و مسلم)

بُرائی خواب دیکھے تو کیا کرے؟

۴۴۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْسُطْ عَنْ تَسَاوِيرِهِ ثَلَاثًا وَلَا يَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. لِيَتَحَوَّلَ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے جو شخص کوئی بُرا خواب دیکھے اس کو چاہئے کہ بائیں جانب تین بار تھکاردے اور خدا کے ذریعہ شیطان سے تین بار پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کرے جس پر اس نے خواب دیکھا تھا (مسلم)

چند خوابوں کی تعبیر

۴۴۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكُنْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مِنْ جُزْءٍ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوءَةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الشُّوْءُ ثَلَاثُ حَدِيثٍ النَّفْسُ وَتَخَوُّفُ الشَّيْطَانِ وَتَشْرِى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْعُدْ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيَبْسُطْ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعُلَّ فِي النَّوْمِ وَلْيُعْجِمْ الْقَيْدَ وَيَقَالَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَبُؤْسٌ وَهَشِيمٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بُؤْسٌ لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِدَائِهِ نَحْوُهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَآكَرُهُ الْعُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کہ زمانہ قریب ہوگا مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے پچھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوگا اور جو چیز نبوت کے اجزاء میں سے ہو کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔ محمد بن سیرین کا قول ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ خواب میں قسم کے ہوتے ہیں ایک تو نفسِ انسانی کا خیال، دوسرے شیطان کا ڈرانا اور تیسرے خدا کی طرف سے بشارت پس جو شخص کوئی بُرا خواب دیکھے وہ اس کو کسی سے بیان نہ کرے (اور خواب دیکھنے کے بعد) اُٹھے اور نماز پڑھ لے (یعنی نفل نماز جس قدر ممکن ہے) ابن سیرین کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں طوق کو دیکھنا بُرا سمجھتے تھے اور قید (یعنی پاؤں میں پٹیاں پڑے دیکھنا) کو پسند فرماتے تھے اور کہا جاتا ہے (یعنی تعبیر خواجہ ماہرین کا قول ہے) کہ قید کا مطلب دین میں ثابت قدمی ہے۔

دراؤ نا خواب شیطانی اثر ہے اور اس کو کسی کے سامنے بیان نہ کرو

۴۴۰۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَصَلِّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدٍ لَمْ يَفِئ مَنَامِهِ فَلَا يَحْدِثْ بِهِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر ہلکے اور فرمایا جب خواب میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلا تو وہ اس خواب کو لوگوں سے بیان نہ کرنا پھرے۔ (رواہ مسلم)

لہ زمانہ قریب ہونے کے تین معنی ہیں ایک تو قربِ قیامت یعنی جب قیامت کا وقت قریب آجائے گا۔ دوسرے معنی ہیں موت کے زمانہ کا قریب ہونا۔ تیسرے وہ موسم جس میں رات دن برابر کے ہوں اس موقع میں مزاج اعتدال پر ہوتا ہے اور ایک معنی قریب مانہ کے ہونے کے یہ ہیں کہ جب مہینے دنوں کی طرح گزریں اور وہ امامِ ہدیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے کہ عیش کے سبب زمانہ گزرنا معلوم نہ ہوگا۔ ۱۲ مترجم

آنحضرت کا ایک خواب

۴۴۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَيْنِي وَالنَّاسِ كَأَنِّي فِي دَارِ عَقِبَةِ بَنِي رَافِعٍ فَأُخْبِرُنِي بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ أَتَى الرَّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ - (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں دار میرے صحابہ (عقبہ بن رافع کے گھر میں بیٹھے ہیں۔ پھر میرے سامنے تازہ کھجوریں لائی گئیں جن کو رطب بن طاب کہتے ہیں۔ میں نے اس خواب کی تعبیر کی کہ دنیا میں ہمارے لئے رفعت و غلبت ہے اور آخرت میں بھلائی اور یہ کہ ہمارا دین اچھا ہے۔ (مسلم)

ہجرت سے متعلق آنحضرت کا خواب

۴۴۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْ إِلَى أَتْنَاهَا لِيَمَامَةً أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ إِنِّي هَرَرْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَلْدُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بَوَّاحٍ خَمَّ هَرَرُهُ أَخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ - (متفق عليه)

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے (ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں۔ اس کی تعبیر میں میرا خیال ہوا کہ (جس مقام کی جانب میں ہجرت کر رہا ہوں) وہ (شہر) یامامہ یا ہجر ہے اور تحقیقت میں وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب ہے اور خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تلوار کو حرکت دے رہا ہوں اور اس تلوار کا اوپر حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسکی تعبیر یہ تھی کہ جنگ اُحد کے دن مسلمانوں کو اذیت و تکلیف برداشت کرنا پڑی پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو پھر حرکت دی اور تلوار اپنی اصلی حالت پر آگئی بلکہ اس سے بہتر ہو گئی اس کی تعبیر وہ فتح تھی جو خداوند تعالیٰ نے تم پر بخشی یا صلح حدیبیہ جس میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ (بخاری و مسلم)

ایک خواب کی تعبیر

۴۴۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَلَى فَاوْرِحَىٰ إِلَّا أَنَّ أَنْفَخَهُمَا فَفُتِحَمَا فَذَهَابَا وَلَهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ مَبْعُودٌ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ - (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سو رہا تھا کہ زمین بھر کے خزانے میرے سامنے لائے گئے پھر میرے ہاتھوں پر دو سونے کے کڑے رکھے گئے۔ مجھ پر یہ گراں گزرے۔ یعنی ان کا ہاتھوں میں ہونا مجھ کو ناگوار ہوا۔ پھر میری طرف دسی کی گئی (یعنی اہام کے طور پر میرے دل میں یہ ڈالا گیا) کہ ان کڑوں پر پھونک مار چنانچہ میں نے پھونک ماری اور وہ کڑے اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ میں دو جھوٹے مدعیان نبوت کے درمیان ہوں یعنی ایک تو منعمار کا رہنے والا اور دوسرا یامامہ کا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک ان میں سے تسلیم یامامہ کا رہنے والا ہے اور دوسرا اسود عسی منعمار کا رہنے والا۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں نہیں پائی لیکن صاحب جامع نے اسے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۳ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ أُمِّ نُبَارَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَفْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَمَضْمَعُهَا

حضرت ام العلاء انصاریہ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کے لئے (جو ایک مہاجر مجاہد تھے اور لشکر کی پاسبانی کرتے تھے)

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ
يُحْزَى لَهُ۔

ایک جاری چشمہ کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خواب کو
بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے عمل کا ثواب ہے جو اس کے لئے جاری رکھا
گیا ہے (یعنی اس کے عمل اور نیکی کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا۔ بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عالم برزخ کی سیر سے متعلق آنحضرت کا ایک خواب

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات
تھی کہ جب آپ صبح کی (نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے
اور پوچھتے تم میں کس نے آج کی رات خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ
ہم میں سے جس نے خواب دیکھا ہوتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے بیان کر دیتا اور آپ اس کی تعبیر خدا کی ہدایت کے مطابق بیان فرمادے
ایک روز حسب معمول آپ نے فرمایا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض
کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج کی رات یہ خواب دیکھا ہے کہ دو شخص
میرے پاس آئے۔ میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور مجھ کو
ایک مقدس سرزمین میں لے گئے (یعنی ملک شام میں) وہاں میں نے دیکھا
کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص ہاتھ میں لوہے کا کڑھ لے
کھڑا ہے۔ شخص بیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں آکڑھا ڈالتا ہے اور اس کے گلے کو
گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر وہ دوسرے گلے کا طرف جاتا ہے اور اس کو
بھی چیر دیتا ہے۔ اتنی دیر میں کہ وہ دوسرا کلا چیرے، پہلا کلا دست
ہو جاتا ہے اور وہ پھر اس کلا کی جانب آتا اور اس کو چیر دیتا ہے،
اتنے میں دوسرا کلا اچھا ہو جاتا ہے اور وہ پھر اس کو چیرتا ہے اسی
طریقہ پر یہ عمل جاری ہے) میں نے ان شخصوں سے جو مجھ لے گئے تھے
پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آگے تشریف لے چلے چنانچہ میں آگے
بڑھا یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے قریب پہنچے جو چپٹا ہوا ہے اور
ایک شخص اس کے سر کے پاس ایک اتنا بڑا پتھر لے کھڑا تھا جو مٹھی میں سے
یا اپنے یہ فرمایا کہ ایک بڑا پتھر لے کھڑا تھا جس سے وہ اس چپٹے
آدمی کے سر کو کچلتا تھا۔ جب وہ پتھر کو اس کے سر پر مارتا تھا تو پتھر
کڑھک کر دور چلا جاتا تھا۔ پھر وہ اس پتھر کو لینے کے لئے جاتا،
اس کو اٹھا کر لاتا، اتنے میں اس کا سر درست ہو جاتا اور وہ پھر اس
پر پتھر مارتا تھا۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے ان
آدمیوں نے کہا آگے تشریف لے چلے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک
کڑھ پر پہنچے جو تنور کی مانند تھا یعنی اس کا اوپر کا حصہ تنگ تھا اور
اندرا کا حصہ وسیع و کشادہ اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب اس

۴۴۱۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَجْهَهُ
فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ قَاتٌ
رَأَى أَحَدَهُمَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا
يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا
لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي
فَأَخَذَ بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ
فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كُؤُوبٌ
مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهَا فِي شِدْقِهِ فَيَسْقُهَا حَتَّى
يَبْلُغَ قَفَاةً ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ
ذَٰلِكَ وَيَكْتُمُ شِدْقَهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ
مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هَٰذَا قَالَ إِنَّا نَطْلُقُ فَنُطْلِقُهَا حَتَّى آتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاةٍ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ
بِفَهْرٍ أَوْ مَخْرَاطَةٍ يُدْخِلُهَا فِي رَأْسِهِ فَإِذَا ضَرَبَهُ
تَدَاهَاةَ الْحَجَرِ قَانَطَلَتْ إِلَيْهِ لِيَا خُدَاةً فَلَا يَرْجِعُ
إِلَّا هَٰذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ
كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هَٰذَا
قَالَ إِنَّا نَطْلُقُ فَنُطْلِقُهَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى ثَقَبٍ
مِثْلِ التَّنُورِ أَعْلَاهُ ضَبَقٌ وَاسْفَلُهُ وَاسِعٌ
تَوَقَّاهُ نَحْنُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى
كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا اخْتَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا
وَرَفِهَا رَجَالٌ وَنِسَاءٌ عَمْرَاهُ فَقُلْتُ مَا هَٰذَا قَالَا
إِنَّا نَطْلُقُ فَنُطْلِقُهَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ
رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى دَسِطِ النَّهْرِ وَعَلَى شَطِ النَّهْرِ
رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي
فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَفَى الرَّجُلُ حِجْرِي
فِي فِيهِ فَرَدَّ لَا حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلُّمَا جَاءَهُ يُخْرِجُ

رَأَى فِي دَيْهِ مَخْرَجَ خَيْرٍ جَعَلَ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا
 قَالَا اِطْلُبْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى اَنْتَهَيْنَا اِلَى سَدْرَةِ
 خَضِرٍ اَعْرَضَ عَنْهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي اَصْلِهَا شَيْخٌ
 صَبِيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا
 فَمَعِدَا اَبَى الشَّجَرَةِ فَادْخَلَا فِي دَارِ وَسْطِ الشَّجَرَةِ
 لَمْ اَرْقُطْ اَحْسَنَ مِنْهَا فَيَا رَجُلُ شَيْخٌ وَشَابٌّ وَنِسَاءٌ
 وَصَبِيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِي مِنْهَا فَمَعِدَا اَبَى الشَّجَرَةِ
 فَادْخَلَا فِي دَارِ اِمْرَأَةٍ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فَيَا شَيْخٌ
 وَشَابٌّ فَقُلْتُ لِهَئَانِكَمَا قَدْ هَوْنَمَا فِي اللَّيْلَةِ
 فَاَخْبَرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ
 الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ
 بِالْكُذْبَةِ فَنُفَعِلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْاَلْفَ نَارَ
 مِصْنَعٍ بِهِ مَا تَرَى اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي
 رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ
 فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالْمَقَامِ
 يُفَعِّلُ بِهِ مَا رَأَيْتُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي
 رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمْ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ
 فِي النَّهْرِ اَكْلُ الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي
 اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيمُ وَالصَّبِيَانُ حَوْلُهُ فَاُولَئِكَ
 النَّاسُ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ
 وَالَّذِي اُولُو النَّارِ دَخَلَتْ دَارُ عَامَةِ الْمَوْتِ
 وَاَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشَّهَادَةِ وَاَنَا جَبْرَائِيلُ
 وَهَذَا اِمِّيكَائِيلُ قَارِعُ رَأْسِكَ قَرَفَعْتُ رَأْسِي
 وَاِذَا اَنْتَ فِي مِثْلِ السَّحَابِ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ
 الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ مَثَلُ
 دَعْنِي اَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عَمْرٌ
 لَمْ تَسْكُمْلَهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ بِمَنْزِلِكَ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ
 حَرَمِ الْمَدِينَةِ -

گرٹھ کی آگ بھڑکتی تو وہ آدمی جو آگ کے اندر تھے شعلوں کے ساتھ
 اور آجاتے یہاں تک کہ گرٹھ سے نکل پڑنے کے قریب ہو جاتے اور
 شعلہ کا زور گھٹ جاتا تو وہ آدمی پھر اندر چلے جاتے۔ اس آگ میں بہت
 مرد تھے اور بہت سی عورتیں اور بہت سب ننکے تھے۔ میں نے پوچھا کیا ہے؟
 انھوں نے کہا آگ کے تشریف لے چلتے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر
 پہنچے جس میں خون بھرا ہوا تھا اس کے درمیان ایک شخص کھڑا اور ایک
 نہر کے کنارے پر تھا جس کے آگے پھر ٹپے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر
 کے بیچ میں کھڑا تھا کنارہ کی طرف آنے کے ارادے سے آگے بڑھا تو یہ
 شخص جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارتا اور وہ پھر اپنی جگہ لوٹ جاتا
 نہر کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا کنارے والا شخص اس کے
 منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اس کی جگہ لوٹا دیتا میں نے پوچھا یہ کیا ہو انھوں
 نے کہا آگ کے تشریف لے چلتے چنانچہ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک سبز
 و شاداب باغ میں پہنچے اس باغ میں ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ
 میں ایک بوڑھا شخص اور چند لڑکے بیٹھے تھے۔ درخت کے قریب ہی ایک اور
 شخص تھا جس کے آگے آگ جل رہی تھی اور جس کو وہ جلا یا بھڑکا رہا تھا
 وہ دونوں آدمی جو میرے ساتھ تھے مجھ کو درخت کے اوپر لے گئے اور ایسے
 ایک مکان میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان میں واقع تھا۔ یہ
 مکان اتنا اچھا تھا کہ میں نے اتنا بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا۔ اس مکان
 میں چند بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے۔ پھر وہ آدمی مجھ کو درخت
 کے اوپر لے گئے اور ایک ایسے مکان میں داخل کیا جو پہلے مکان سے بہت
 بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان آدمی تھے۔ میں نے ان دونوں شخصوں
 کو کہا کہ تم نے مجھ کو آج رات خوب سیر کرائی لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہو اس کی
 حقیقت تم مجھ سے بیان کر دو۔ انھوں نے کہا جس شخص کے گلے چرے جاتے
 ہیں وہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں نقل و بیان
 کی جاتی ہیں یہاں تک کہ اِدھر سے اُدھر پہنچ جاتی ہیں اور اس کے ساتھ
 عمل (یعنی یہ سزا) قیامت تک کیا جائے گا اور جس شخص کا سر کچلا جاتا ہے،
 اس کو خداوند تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا وہ (قرآن سے غافل ہو کر) رات
 کو سوتا رہا اور دن کو قرآن کے (احکام) موافق عمل نہیں کیا اس کے ساتھ سر کچلنے
 کا عمل قیامت تک کیا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو آپؐ بتور میں دیکھا ہے وہ زانی
 ہیں اور وہ شخص جس کو آپؐ نہر میں دیکھا ہے سود خوار ہے اور وہ بوڑھا
 جس کو آپؐ درخت کی جڑ میں بیٹھے دیکھا ہے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور

ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدمیوں کی اولاد ہے اور وہ شخص جو آگ بجلا رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے جنت میں عام مومنوں کا مکان ہے اور وہ مکان جو اس سے اپر کا ہے وہ شہداء کا مکان ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ (میرے ساتھی) میکائیل ہیں۔ اب آپ سراٹھا کر دیکھئے میں نے دیکھا تو میرے سر کے اوپر ابر کی مانند کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ تہمت تہمت ابر سفید کی مانند کوئی چیز تھی۔ انھوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مکان میں داخل ہو جاؤں انھوں نے کہا آپ کی عمر ابھی باقی ہے جس کو آپ نے پورا نہیں کیا جب آپ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے اپنے مکان میں داخل ہو جائیں گے (بخاری)۔ اور مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق حرم المدینہ کے باب ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم۔

اپنا برا خواب کسی دانا یا دوست کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو

۴۴۱۵ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَوِيَ الْمُؤْمِنِينَ حُزْءًا مِّنْ سِتْنَةٍ وَآرْبَعِينَ حُزْءًا مِّنَ الثَّنَوَةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يَحْدِثْ بِهَا وَقَعَتْ وَآخِسْبُهُ قَالَ لَا تَحْدِثْ إِلَّا حَيِّبًا أَوْ لَيْبًا - (رواہ الترمذی)
حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے اور خواب مبتک اس کو بیان نہ کیا جائے پندرہوں کے پاؤں پر ہوتا ہے (یعنی غیر مستقل وغیر قائم) لیکن جب اس کو بیان کر دیا جائے (یعنی اس کی تعبیر بھی بیان کر دی جائے) تو خواب واقع ہو جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کر مگر دوست یا دانا کے سامنے۔ (ترمذی) اور ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خواب پندرہوں کے پاؤں پر ہوتا ہے جب

تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ اور جب اس کی تعبیر بیان کر دی گئی تو وہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے" راوی کا کہنا ہے، میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ خواب کو کسی سے بیان نہ کر مگر دوست کے سامنے یا عقلمند کے روبرو۔

ورقہ ابن نوفل کے متعلق آنحضرت کا خواب

۴۴۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَقَةُ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّكَ كَادَ خَدَمَهُ فَلَا وَ لَكِنَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَطْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتَهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ نَيَابٌ بَيْضٌ وَكَوْكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ - (رواہ أحمد و الترمذی)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ کی بابت پوچھا گیا (کہ وہ مسلمان تھے یا نہیں؟) خدیجہ الکبریٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا کہ ورقہ نے آپ کی تصدیق کی تھی، لیکن وہ آپ کو نبوت ملنے سے پہلے مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھ کو ورقہ کو دکھلایا گیا ہے وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کے جسم پر اور (خراب) قسم کے کپڑے ہوتے۔ (احمد۔ ترمذی)

آنحضرت کی پیشانی پر سجدہ کرنے سے متعلق ایک خواب

۴۴۱۷ وَعَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ لَهُ وَرَقَةُ بْنُ نُوْفَلٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِزِ حَضَرَتْ خَدِيجَةُ الْكُبْرَى لَمَّا كَانَ حَاجِزًا زَادَ بَهَائِي تَحْتَهُ انْخَوِثَ بَاهِلِيَّتِي فِي دِينِ سِجِّي اخْتَارَ كَرِّ لِيَا تَحَا - خدا کی عبادت کرتے تھے اور بتوں کی پرستش سے نفرت کرتے تھے اور حضور ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا تھا۔

ہیں کہ انھوں نے خواب میں یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر انھوں نے سجدہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خواب کو بیان کیا گیا تو آپ لیٹ گئے اور فرمایا اپنے خواب کو سمجھا کر لے۔ چنانچہ انھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کر لیا۔ (شرح السنہ) اور عنقریب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث گویا آسمان سے تراز و نازل ہوئی

أَبِي حُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَصْطَبَعَ لَهُ وَقَالَ مَبْدُوقِي رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ) وَسَنَدُ كَرَمِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنْافِيحِ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَّا -

فصل سوم

عالم برزخ سے متعلق آنحضرت کے خواب کے کچھ اور حصے

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحابؓ سے پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس جو شخص خواب دیکھتا وہ اس کو بیان کر دیتا۔ ایک روز آپؐ ہمارے سامنے بیان کیا۔ آج کی رات دو شخص (خواب میں) میرے پاس آئے مجھ کو اٹھایا اور کہا (ہمارے ساتھ) چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ اس کے بعد حدیث کے راوی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اُس حدیث کے مانند جو پہلی فصل میں بیان کی گئی ہے، طویل حدیث بیان کی اور اس حدیث میں پہلی فصل کی حدیث سے کچھ باتیں زیادہ ہیں اور وہ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ہم ایک اندھیرے باغ میں پہنچے (یعنی اس باغ میں درختوں کی کثرت سے اندھیرا تھا) جس میں بہار کی شادابی اور سرسبزی تھی اور بھول کھلے ہوئے تھے۔ میری نگاہ اچانک ایک شخص پر پڑی جو باغ کے درمیان کھڑا تھا یہ شخص اتنا لمبا تھا کہ اس کا سر مجھ کو نظر نہ آتا تھا گویا وہ آسمان سے مل رہا ہو ہے اور اس شخص کے گرد بہت سے لڑکے تھے جن کو میں نے کبھی نہیں دیکھا میں نے ان اشخاص سے دریافت کیا یہ لمبا آدمی کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انھوں نے کہا آگے چلے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا اور بہتر باغ میں آج تک نہیں دیکھا۔ پھر ان اشخاص نے مجھ سے کہا، باغ کے اندر چلو یا باغ کے درختوں کے اوپر چڑھو۔ چنانچہ ہم چلے اور ایک شہر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ شہر کے دروازے پر پہنچ کر ہم نے دروازہ کھلوا یا۔ دروازہ کھول دیا گیا اور ہم اس کے اندر داخل ہوئے اور اس میں ہم نے ایسے آدمیوں سے ملاقات کی جن کا آدھا جسم بہترین چیز تھا اور آدھا بدترین چیز کا۔ یعنی بہترین ایسی چیز جو کسی کی نظر میں بہترین ہو سکتا ہے اور بدترین ایسی چیز

۴۴۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِمُحَابِدِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ وَلَا تَنْتَ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةَ اِتْيَانٍ وَلَا تَنْهَمَانِ ابْتِعَانِي وَأَنْتَهُمَا قَالَا لِي ائْطَلْنِي وَلَا لِي ائْطَلْتُمْ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِنْ الْحَدِيثِ الْمَدْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوِيلٍ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَدْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّيِّعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرُّوضَةُ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانٍ مَا رَأَيْتُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهَا مَا هَذَا مَا هُوَ لَأَعْلَى قَالَ قَالَا لِي ائْطَلْنِي فَأَنْطَلَقْنَا فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي اِرْقُ فِيهَا قَالَ فَأَرْتَقِينَا فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِالْبَيْتِ ذَهَبٍ وَلَبَنٍ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَتَفْتَحُ لَنَا فَدَخَلْنَا فَنَلَقْنَا فِيهَا رَجُلًا شَطْرًا مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ وَشَطْرًا مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لَهُمْ أَذْهَبُوا فَتَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ قَالَ فَإِذَا أَنْهَرُ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْنُ فِي الْبَيِّنِ فَذْهَبُوا أَنْ يَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا

قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ مَوَاقِفٍ
وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ لَطُوفُ
الَّذِي فِي السَّوْءِ وَصِفَةِ قَاتِلِهِ إِبْرَاهِيمَ وَأَمَّا الْوَلَدَانِ
الَّذَيْنِ حَوْلَهُ فَكُلُّهُمَا مَوْلَاؤُهُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ
قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآوَلَدُ
الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَآوَلَدُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَتْلُ
الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مَنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرَ مَنْهُمْ
قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا أَعْمَالًا صَالِحًا وَآخَرُ
سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور مشرکوں کی اولاد (یعنی نابالغ بچے)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بچے بھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے پاس رہتے ہیں) پھر آپ نے خواب کی تعبیر کے سلسلہ میں فرمایا، اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم اچھا اور آدھا بُرا تھا، وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے اپنے بچے اور بُرے عمل ملا کر کئے تھے، یعنی کچھ عمل اچھے اور کچھ بُرے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو معاف فرمادیا۔ (بخاری)

جھوٹا خواب نہ بناؤ

۴۴۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْرَى الْفَرَى أَنْ يَرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ يَتَرَى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سب سے بُرا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھا دے جو آنکھوں نے نہیں دیکھی ہے (یعنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور جھوٹا خواب بیان کرے)۔ (بخاری)

کس وقت کا خواب سچا ہوتا ہے

۴۴۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بَالُ سَحَابٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)
حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، زیادہ سچا خواب صبح کے وقت کا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

آداب کا بیان

اور
سلام کا بیان

کتاب الآداب

بَابُ السَّلَامِ

فصل اول

فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام

۴۴۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طَوْلُهُ سِتُونَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا

ذَرَاغًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ
الْفَرِّ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ خَا سَمِعَ مَا
يُحْيُوْنَكَ فَاِنَّا تَحِيَّتُكَ وَنَحِيَّةٌ ذَرِّيَّتِكَ فَذْهَبَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ قَالَ فَرَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ عَلٰى صَوْرَةٍ اَدَمَ وَهُوَ مُتَوَنٍّ ذَرَاغًا فَلَمَّ
يَزِلُّ الْخَلْقَ يَنْفَعُ بَعْدَهُ حَتّٰى الْاٰلَانِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ گز کی ہوگی اس کے بعد مخلوقات کی پیدائش برابر کم ہوتی رہی یعنی ان کا قد چھوٹا ہوتا رہا، یہاں تک کہ اس مقدار کو پہنچا جواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

افضل اعمال؟

۴۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَمَّی الْاِسْلَامِ
خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ
عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے کیا حقوق ہیں؟

۴۴۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ
سِتُّ خِصَالٍ يَّعُوْذُكَ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُكَ اِذَا
مَاتَ وَبُجَّيْبُهُ اِذَا دَعَاكَ وَيُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیْہُ
وَيُسَمِّنُہُ اِذَا عَطَسَ وَيُصَحِّحُ لَہُ اِذَا غَابَ اَوْ
شَہَدَا وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحَابِیْنِ وَلَا فِی کِتَابِ
الْحَمِیدی وَالْحِکْمِ ذَکَرَا صَاحِبُ الْحَاجِمِ بِرَوَا
النَّسَائِیِّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت
کرنا۔ جب کوئی مسلمان مرنے کے وقت اس کی تجہیز و تکفین اور نماز وغیرہ
میں شریک ہونا۔ کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا
جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ جب کوئی مسلمان چھینکے
تو اس کے جواب میں (اگر وہ الحمد للہ کہے تو) یرحمک اللہ کہنا۔
حاضر و غائب مسلمان کی خیر خواہی کرنا یہ حدیث مسلم و بخاری
میں نہیں ہے اور نہ حمیدی کی کتاب میں البتہ جامع الاصول نے
اس کو نقل کیا ہے اور نسائی کا حوالہ دیا ہے۔

تعلق و دوستی قائم کرنے کا بہترین ذریعہ سلام ہے

۴۴۲۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا
وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی
شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمْوَا تَحَابَبْتُمْ اِفْتُوا السَّلَامَ بَيْنَکُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم
اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور
اس وقت تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو
کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلاؤں، جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے
درمیان محبت بڑھے اور وہ بات یہ ہے سلام کو رواج دو یعنی آپس

میں آشنا و نا آشنا کو سلام کرو۔ (مسلم، بخاری)

کون کس کو سلام کرے؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سوار سلام کرے پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چھوٹا (کمین) سلام کرے بڑے کو اور چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں زیادہ آدمیوں کو۔ (بخاری)

۴۴۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۴۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آنحضرت کی انکساری و شفقت؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کیا۔

۴۴۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غُلَامَيْنِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(بخاری و مسلم)

غیر مسلم کو سلام کرنے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم کو راستہ میں کوئی یہودی یا نصرانی ملے تو اس کے راستہ کو آتا تنگ کر دو کہ وہ یکسو ہو کر گزرنے پر مجبور ہو جائے۔ (مسلم)

۴۴۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ أَوْ أَضْيِقْهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یہودیوں کی شرارت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہودی جب تم کو سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک (یعنی تم پر موت ہو) تم اس کے جواب میں کہو مدو علیک (یعنی تجھ پر بھی موت ہو) (بخاری و مسلم)

۴۴۲۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہود و نصاریٰ جب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں دعو علیکم کہو (یعنی تم پر بھی)۔ (بخاری و مسلم)

۴۴۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آنحضرت کا حکم؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودی کی ایک جماعت نبی ﷺ نے سلام کیا تو ان کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا السام علیکم (یعنی تم کو موت آئے) میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اور تم پر لعنت ہو (یسنکر) نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! خداوند تعالیٰ نرمی کرتا اور نرمی کو تمام امور میں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض

۴۴۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِتَّأَذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالُوا السَّامَ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَ

عَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوْا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ
قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ
لَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ
وَلَا تَالِكِ وَالْعَنْفِ وَالْفُحْشِ قَالَتْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالُوا قَالَ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ
عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ
فِي وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُونِي فَاخِشَةً
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ -
یہ فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو یہودہ اور غش باتیں نہ کر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کو پسند نہیں فرماتا۔

مسلم اور غیر مسلم کی مخلوط مجلس میں سلام کرنے کا طریقہ

۴۴۲۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدًا لِلْأَنْوَاعِ
وَالْيَهُودِ قَسَمَ عَلَيْهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
ایسے مجمع کے پاس سے گزرے جن میں مسلمان، مشرک یعنی بت پرست اور
یہود ہر قسم کے آدمی تھے اور آپ نے ان کو سلام کیا۔
(بخاری و مسلم)

راستہ کے حقوق

۴۴۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدَأَ
نَحْنُ حَدَّثَ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا
الْكَرْبِيَّ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَ
الْعَمَلُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۴۴۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ دَارُ شَاذِ السَّبِيلِ - رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَغَيْبٌ حَدِيثُ الْخُدْرِيِّ هَكَذَا -
۴۴۲۵ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ
الْقِصَّةِ قَالَ وَتُعِينُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے تم راستوں پر نہ بیٹھا کرو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو
راستوں پر بیٹھنے کے لئے مجبور ہیں اس لئے کہ ہم وہاں بیٹھ کر تمام ضروری
امور پر بحث و گفتگو کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس پر مجبور ہو تو راستہ کا حق
ادا کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھوں کا بند
رکھنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالنا) کسی کو اذیت نہ پہنچانا، سلام کا جواب
دینا، مشرک باتوں کا لوگوں کو حکم دینا اور ممنوع باتوں سے روکنا (بخاری و مسلم)
حضرت ابوہریرہؓ حدیث بالا کے واقعہ میں اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ آپ
راستہ کے حقوق بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا راستہ کا بتلانا (یعنی کوئی شخص
راستہ دریافت کرے تو اس کی رہنمائی کرنا)۔ (ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ
بالا واقعہ میں فرمایا کہ مظلوم کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔

رَوَاهُ الْبُؤَادُ وَدَعَقِيْبٌ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هَكَذَا
وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ۔

ابوداؤد نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی کی حدیث کے بعد اسی طرح بیان کیا اور ہم نے یہ دونوں حدیثیں صحیحین میں نہیں پائیں۔

فصل دوم

اسلامی معاشرہ کے چھ بائمی حقوق

۴۴۳۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُهُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُثِمُّهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْذُ لَهُ إِذَا أَمْرَضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ ... لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت علی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کے مسلمان پر چھ پسندیدہ حقوق ہیں: جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا۔ کسی مسلمان کو جھینک آئے تو اس کا جواب دینا۔ کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا۔ اور ہر مسلمان کے لئے اس چیز کو پسند کرنا جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے (ترمذی۔ دارمی)

سلام کے ثواب میں اضافہ کا باعث بننے والے الفاظ

۴۴۳۷ وَعَنْ عَمْرِانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَحَرَّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ فَحَرَّدَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَحَرَّدَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدَ

حضرت عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا حضور نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اس کو بھی سلام کا جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۴۴۳۸ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَرَادَ ثُمَّ آتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَعْفَرَةٌ فَقَالَ أَرْبَعُونَ وَقَالَ هَكَذَا أَنْتُمْ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ الْبُؤَادُ

حضرت معاذ بن انس رضی نے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرت۔ آپ نے فرمایا اس شخص کے لئے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اس کے بعد آپ فرمایا۔ اسی طرح سے ثواب بڑھتا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

۴۴۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدَ

حضرت ابی امامہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے نزدیک تر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز نہیں

۴۴۴۰ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت جبر بن انس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی ایک جماعت کے قریب گزرے اور ان کو سلام کیا۔ (احمد)

جماعت میں سے کسی ایک کا سلام کرنا پوری جماعت کی طرف سے کافی ہے

۴۴۴۱ وَعَنْ عِیْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرَّ وَأَنْ تُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُمُوعِ أَنْ تُبَدَّ أَحَدُهُمْ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعاً)۔
۴۴۴۲ وَدَوَّی أَبُو دَاوُدَ قَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ شَیْخُ أَبِي دَاوُدَ۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ جب آدمیوں کی کوئی جماعت گزرے اور ان میں سے ایک کسی آدمی یا جماعت کو سلام کرے تو یہ سلام ساری جماعت کی طرف سے ہے اور اسی طرح سے اگر کسی میں صرف ایک آدمی کسی سلام کا جواب دے دے تو یہ سلام سارے لوگوں کی طرف سے کافی ہے (بیہقی نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے یعنی اس قول کو نبی ﷺ کا ارشاد بتایا ہے) ابو داؤد کہتے ہیں اسے

حسن بن علیؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ حسن بن علی ابو داؤد کے شیخ ہیں۔

اشاروں کے ذریعہ سلام کرنا

۴۴۴۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ إِلَا شَارَةً بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى إِلَا شَارَةً بِالْأَكْفِ۔ (رواہ الترمذی و قَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص غیروں کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم نہ تو یہود کے ساتھ مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کے ساتھ۔ یہود انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ (ترمذی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے)

ہر ملاقات پر سلام کرو

۴۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حِدَاةٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو پہلے اس کو سلام کرے اور جب وہ ہٹ جائے اور کوئی درخت یا دیوار یا بڑا پتھر دونوں کے درمیان آجائے اور پھر سامنا ہو تو دوبارہ سلام کرے۔ (ابو داؤد)

(رواہ ابو داؤد)

اپنے گھر والوں کو سلام کرو

۴۴۴۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَلَا إِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعاً)۔

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت کرو۔ (بیہقی)

۴۴۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي إِدَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بیٹا جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کر تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔ (ترمذی)

سلام پھر سلام

۴۴۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مُنْكَرٍ (ترندی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے)

زمانہ جاہلیت کا سلام

۲۲۴۴ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ اَلنَّعَمُ اَللّٰهُ يَكْ عَيْنًا وَلَا نَعْمُ صَبَاحًا قَلَمًا كَانَ اِلَى سَلَامٍ نَهَيْتُنَا عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایام جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) یہ کہا کرتے تھے کہ الشیریری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور صبح کے وقت نعمتوں میں داخل رہے پھر جب اسلام پھیلنا تو ہم کو اس سے منع کر دیا گیا۔ (ابوداؤد)

غائبانہ سلام اور اس کا جواب

۲۲۴۸ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُومٌ بَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُتَيْتُهُ فَأَقْرَأَهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يَقْرَأُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ

غالبؒ کہتے ہیں کہ ہم حن بصری رح کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ مجھ کو (یعنی میرے دادا کو) میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام پہنچا میرے دادا کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر اور میرے باپ پر سلامتی ہو۔ (ابوداؤد)

خطوط میں سلام لکھنے کا طریقہ

۲۲۴۹ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضَرِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضَرِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ

حضرت ابی العلاء حضرمی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ علامہ حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھتے تو اپنی جانب سے شروع کرتے (یعنی اس طرح لکھتے یہ خط جو علامہ حضرمی کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابوداؤد)

خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکنے کی خاصیت

۲۲۵۰ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَوَبَّهُ فَإِنَّهُ نَجَحٌ لِلْحَاجَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو (لکھنے کے بعد) اس پر مٹی ڈال دے اس لئے کہ ایسا کرنا حاجت کو بر لانا ہے۔ (ترندی یہ حدیث منکر ہے)

لکھتے وقت قلم کان پر رکھنے کی خاصیت

۲۲۵۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَمَعَتْهُ يَقُولُ مِيعَ الْقَلَمِ عَلَى أذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِمَا لِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مُنْكَرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا میں آپ کو کاتب سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قلم کو اپنے کان میں رکھ اس لئے کہ ایسا کرنا مطالب کو جلد یاد دلانا ہے۔ (ترندی یہ حدیث منکر ہے)

وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ -

ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے

ضرورت کے تحت غیر مسلم قوموں کی زبان سیکھنا جائز ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں یہودی خط و کتابت کو سیکھوں اور یہ فرمایا خط و کتابت کے معاملے میں مجھ کو یہودی کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا۔ زید بن ثابت کا بیان ہے کہ آدھے مہینہ کے اندر اندر میں نے سریانی زبان کو سیکھ لیا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی یہودی کو خط لکھواتے اور یہودی جو آپ کے پاس خط بھیجتے اس کو میں ہی پڑھتا۔ (ترمذی)

۲۲۵۲ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السَّرْيَانِيَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودٍ وَقَالَ إِنِّي مَا أَصْنُو يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّتِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودٍ كَتَبْتُ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيَّ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ - (رواه الترمذی)

علامات کے وقت بھی سلام کرو اور رخصت ہوتے وقت بھی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے اس لئے کہ پہلی مرتبہ کا سلام کرنا دوسرا سلام کرنے سے بہتر نہیں ہے (یعنی دونوں سلام حق اور مستنون ہیں)۔ (ترمذی)

۲۲۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتْ الْكُوفَى بِأَحَقَّ مِنَ الْأَخَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَالَوَانَ

راستہ پر بیٹھنے کا حق ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے راستوں پر بیٹھنا بہتر نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے جو راستہ بتلاتے سلام کا جواب دے آنکھوں کو بند رکھے (یعنی حرام چیز کو نہ دیکھے) اور بوجھ لے جانے والے کی مدد کرے۔ (شرح السنہ)

۲۲۵۴ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَيْرَ فِي مَجْلُوسٍ فِي الطَّرِيقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَفَى الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى الْحُمُولِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَذِي ابْنِ حَدِيثِ أَبِي جَرِيرٍ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَاقَةِ -

اور ابی جری کی حدیث فضل صدقہ کے باب میں بیان کی گئی۔

فضل سوم

اسلام کی ابتداء حضرت آدم سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے جس وقت آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا اور ان میں روح ڈالی تو ان کو پھینک آئی اور انھوں نے خدا کی توفیق و اجازت الحمد للہ کہا۔ خداوند تعالیٰ نے کہا آدم! خدا تجھ پر رحم کرے (اب) تو فرشتوں کی اس جماعت کے پاس جا جو بیٹھیں ہے اور ان کو سلام کر (یعنی السلام علیکم کہہ چنانچہ حسب فرمان خداوندی) آدم

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ رُوحَ عَظَسٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمَدُ اللَّهِ بِأَذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أَوْلِيَاكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأَ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا

عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ
فَقَالَ إِنِّي هَذِهِ تَحِيَّاتُكَ، وَتَحِيَّاتُكَ بَيْنَهُمْ
فَقَالَ لَهُ اللَّهُ دَعَاكَ مَقْبُولَتَانِ اخْتَارْ
أَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَارْتُ يَمِينَ رَبِّي وَ
كَلَّمَا يَدَى رَبِّي يَمِينٌ مَبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا
فَإِذَا فِيهَا أَدَمٌ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ آيَ سَبَبٍ
مَا هُوَ لَكَ قَالَ هُوَ لَكَ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا مَحَلُّ
الْإِنْسَانِ مَكْتُوبٌ عُمَرُكَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا
فِيهِمْ رَجُلٌ أَصَوَّعُهُمْ أَوْ مِنْ أَصَوَّعِهِمْ
قَالَ يَارَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ
قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمَرُكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا
رَبِّ زِدْنِي عُمَرُكَ قَالَ ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ
لَهُ قَالَ آيَ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمَرُكَ
سِتِينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ
الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْبَطَ مِنْهَا وَ
كَانَ أَدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَاتَاكَ مَلَكُ الْهَوَى
قَالَ لَهُ أَدَمُ قَدْ عَجَلْتُ قَدْ كَتَبْتُ لِي أَلْفَ
سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لَكَ نَبِيَّكَ
دَاوُدَ سِتِينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ
وَلَيْسِي فَتَسَيَّبَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فِيمَنْ يَوْمَئِذٍ
أَمْرٌ بِالْكِتَابِ وَالشَّهَادَةِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

علیہ السلام گئے اور فرشتوں کو سلام کیا فرشتوں نے جواب میں کہا علیک
السلام ورحمة اللہ۔ اس کے بعد آدمؑ اپنے پروردگار کے پاس آئے
اور خداوند تعالیٰ نے ان سے فرمایا یہ یعنی السلام علیکم ورحمة اللہ
تیری اور تیری اولاد کی دعا ہے جو وہ آپس میں ایک دوسرے کو
دیں گے پھر خداوند تعالیٰ نے دونوں بندھے ہوئے ہاتھوں کی
طرف اشارہ کر کے فرمایا ان دونوں ہاتھوں میں سے ایک کو پسند
کر لے۔ آدمؑ نے خداوند تعالیٰ کے دانتے ہاتھ کو پسند کر لیا اور
خدا کے دونوں ہاتھ واسنے اور بابرکت ہیں پھر خداوند تعالیٰ
نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھولا تو ان میں آدمؑ اور آدمؑ کی
ذریات بھری ہوئی تھی۔ آدمؑ نے پوچھا اے پروردگار! یہ کون ہیں
خداوند تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے آدمؑ نے دیکھا کہ انہیں
سے ہر انسان کی عمر اس کی آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے
پھر ان میں آدمؑ نے ایک روشن ترین آدمی کو دیکھا اور پوچھا اے
پروردگار! یہ کون ہے؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤدؑ
اور میں اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ آدمؑ نے عرض کیا اے
پروردگار! اس کی عمر بڑھا دے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں
تو اس کے لئے اتنی ہی عمر لکھی ہے۔ آدمؑ نے عرض کیا اے پروردگار!
میں نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیئے خداوند تعالیٰ نے
فرمایا تم جانو اور تمہارا بیٹا داؤدؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ آدمؑ (اس کے بعد) جب تک خدا نے چاہا بہشت کے
اندر رہے اور پھر بہشت سے نیچے اتار دیئے گئے آدمؑ اپنی عمر کے
سالوں کو گنتے رہے جب ان کی عمر (کو سو چالیس سال کی) پوری ہوئی

تو موت کا فرشتہ آیا۔ آدمؑ نے اس سے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ایک ہزار سال کی ہے موت کے فرشتے نے کہا ہاں تمہاری عمر ایک ہزار
برس ہی کی تھی لیکن تم نے اپنی عمر میں ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دیئے دیتے ہیں آدمؑ نے اسے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی اسے انکار
کرتی ہو اور بھول گئے آدمؑ (خدا کی ممانعت کو جو درخت کا پھل کھانے کے متعلق تھی) اور ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اس روز سے حکم دیا گیا لکھنے کا اور گواہ بنانے کا۔ (ترمذی)

عورتوں کو سلام کرنا آنحضرت کیلئے مخصوص طور پر جائز تھا

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری یعنی
عورتوں کی، ایک جماعت کے قریب گزرے اور ہم کو سلام کیا۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۲۵۶ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَتْ مَرْعَلِيَّةٌ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ

بَابُ الْأَسْتِیْذَانِ

اجازت حاصل کرنے کا بیان

فصل اوّل

دروازہ پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کر نیچے بند بھی گھریں سے جواب نہ آئے تو واپس چلے جاؤ

۴۴۶۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُرِدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تُرِدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُدِزْكُ ذَنْ لَكَ فَرَجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمَّ عَلَيْهِ الْبَيْتُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْعَهُ قَدْ هَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَتَهَمَّدْتُ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (روز) ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے میرے پاس ایک آدمی بھیج کر مجھ کو بلایا۔ میں (حسب طلب) ان کے دروازے پر پہنچا اور اجازت حاصل کرنے کے لئے تین بار سلام کہا لیکن مجھ کو سلام کا جواب نہ ملا اور میں واپس چلا آیا۔ پھر دوسرے موقع پر حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا۔ میرے پاس آنے سے کسی چیز نے تم کو روکا؟ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوا تھا اور آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کیا تھا لیکن گھر والوں میں سے کسی نے سلام کا جواب نہیں دیا اور میں واپس چلا آیا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ جب تم سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت حاصل کرے اور اس کو اجازت نہ ملے تو واپس چلا آ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے (یہ سن کر) فرمایا۔ اس حدیث کے گواہ لاؤ۔ ابو سعید اس کے راوی کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور شہادت دی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (بخاری و مسلم)

خاص اجازت

۴۴۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُذِرَكَ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى أَتِيَهُ (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا میں تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو میرے دروازہ کا پردہ اٹھا کر اندر چلا آ۔ اور میری خفیہ باتیں سن جب تک میں تجھ کو منع نہ کروں (مسلم)

کسی دروازے پر پہنچ کر اپنی آمد کی اطلاع کرو تو نام بتاؤ

۴۴۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَيَّ آيٌ فَقَدْ قَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قرض کے معاملہ میں جو میرے والد پر تھا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں ہوں؟ میں ہوں۔ گویا آپ میرے الفاظ کو برا سمجھا۔ (بخاری و مسلم)

بلانے والے کے دروازے پر بھی رک کر اندر آنے کی اجازت مانگنی چاہیے

۴۴۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَنَا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَاهُ رَنِ الْحَقُّ بِأَهْلِ الصُّفَةِ فَأَدْعُهُمْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا۔ آپ نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا پایا اور مجھ سے فرمایا۔ ابو ہریرہؓ! اہل صفہ کو بلا لا۔ میں اہل صفہ

إِلَىٰ خَاتَمِهِمْ خَدَعُوهُمْ فَأَتَيْتُكَ أَفَاسْتَأْذِنُكَ
فَإِذْنٌ لَهُمْ خَدَعُوا - (رواه البخاری) اجازت دیدی۔ (بخاری)

فصل دوم

اجازت طلب کئے بغیر کسی کے گھر میں نہ جاؤ

۴۴۶۴ عَنْ كَلْدَةَ بِنْتِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ
بَعَثَ بَلْبَنَ اَوْجَدَ اَيَةً وَضَعَا بَيْتِي إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عِلَّ الْوَادِي قَالَ فَمَا حَلَّتْ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ
وَلَمْ أُسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَوْ ادْخُلْ -

حضرت کلدہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو دھڑ ہرن کا ایک بچہ اور ایک
لکڑی بھیجی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلند جانب جس
کو معلکہ کہتے ہیں قیام پذیر تھے۔ میں آپ کی خدمت میں یونہی چلا گیا،
یعنی نہ تو سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا واپس جا (یعنی گھر سے باہر نکل کر دروازے پر جا) السلام علیکم
کہہ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر۔ (ترمذی)

(رواہ الترمذی و البودادی)

ہلا کر لانے والے کیساتھ آنے کی صورت میں اجازت طلب کرنیکی ضرورت نہیں

۴۴۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتُمْ أَحَدَكُمْ فَجَاءَ مَعَ
الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ دَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو وہ اسی شخص کے ساتھ چلا آئے
جو اس کو بلانے گیا ہے اور اس کے ساتھ آنا ہی اس کے لئے اجازت
ہے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کسی کے دروازے پر جاتے تو اجازت مانگنے کیلئے دروازے پر کس طرح کھڑے ہوتے

۴۴۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلْ
الْبَابَ مِنْ تِلْكَ أَوْجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْيَمِينِ
أَوْ الْيَسَرِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَوْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَذَلِكَ أَنَّ الدَّوْرَةَ تَكُونُ يُوصَلُّ عَلَيْهَا سُبُوحٌ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَلَسَلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ فِي بَابِ الْقَبَايَةِ -

حضرت عبد اللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب کسی کے گھر جاتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ
دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور کہتے (یعنی اجازت
حاصل کرنے کے لئے) السلام علیکم السلام اور دروازہ کے
سامنے کھڑا نہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس زمانہ میں دروازوں کے
سامنے پرے پرے ہوتے نہ تھے۔ (ابوداؤد)
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ
اللہ فرمایا کرتے، ضیافت کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل سوم

اپنی ماں وغیرہ کے گھر میں بھی اجازت لے کر جاؤ

۴۴۶۷ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُقْمِي
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ

عطاء بن یسارؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے میں بھی اجازت طلب کروں
آپؐ فرمایا ہاں، اس شخص نے عرض کیا میں اور میری ماں ایک ساتھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا أَحَبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا (رَوَاهُ مَا لِكُ مَرْسَلًا)

ایک گھر میں رہتے ہیں آپ نے فرمایا جب اس کے پاس جائے تو اجازت حاصل کر کے جا۔ اس نے عرض کیا میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی اس کی خدمت کے لئے مجھ کو بار بار جانا پڑتا ہے) آپ نے فرمایا اجازت حاصل کر کے اس کے پاس جا۔ کیا تو اس کو پسند کرے گا اگر اپنی ماں کو برہنہ دیکھے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اجازت حاصل کر کے اس کے پاس جایا کر۔ (الک مرسلاً)

اجازت کا طریقہ

۴۲۶۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَخَلَّعْتُ لِي - تو آپ اجازت کے لئے کھنکار دیتے۔ (نسائی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو اور دن کو (یعنی ہر وقت) آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں رات کو حاضر ہوتا تو آپ اجازت کے لئے کھنکار دیتے۔ (نسائی)

سلام نہ کرنے والے کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو

۴۲۶۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْذِنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سلام سے پہلے نہ کرے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو۔ (بیہقی)

بَابُ الْمَصَافِحَةِ الْمُعَانِفَةِ مُصَافِحَةٍ أَوْ مُعَانِفَةٍ كَابِكِيَانُ

فصل اول

مصافحہ مشروع ہے

۴۲۷۰ عَنْ قَدَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَكَانَتْ الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ (بخاری)

بچے کو چومنا مستحب ہے

۴۲۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ بَنِي عَالِيٍّ وَعِنْدَهُ الْإِسْلَامُ قُرْعُ ابْنِ عَالِيٍّ فَقَالَ الْإِسْلَامُ قُرْعُ ابْنِ عَالِيٍّ عَشَّةٌ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا أَنْظَرَهُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ مُتَنَفِّئٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت آپ کے پاس قرع بن عالی بن عالی بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے آپ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میرے دس بیٹے ہیں میں ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص (اولاد یا مخلوق خدا پر) جہرانی اور تسفیت نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (یعنی اللہ اس پر رحم نہیں کرتا)۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۷۲ وَنَسْنَدُكَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ لَكُنَّ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ إِشْنَاءَ اللَّهِ تَعَالَى وَذِكْرَ حَدِيثِ أُمِّهَا فِي بَابِ الْأَمَانِ -

اور عنقریب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”أَشْتَمُ لَكُنَّ الْخَمْسَةَ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ“ کے باب میں بیان کریں گے۔ اور ام ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”بَابُ الْأَمَانِ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

فصل دوم

مصافحہ کی فضیلت و برکت

۲۲۴۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَصَفَّحَانِ فَيَتَصَفَّحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا (رواهُ أحمدُ و الترمذی و ابنُ ماجہ و بیہ) اَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ إِذَا تَقَفَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَفَّحَا حَمِدَ اللَّهُ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمَا غُفِرَ لَهُمَا۔

حضرت برادر بن عازبؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے گناہوں سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ) اور ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دو مسلمان ملیں باہم مصافحہ کریں خدا کی حمد کریں اور بخشش چاہیں تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

سلام کے وقت جھکنے ممنوع ہے

۲۲۴۳ وَ عَنْ ابْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَمْلِكُ أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْتَخِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَقْبِلْ تَرْمُهُ دِقْبِلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيَا خُذْ بِيَدِهِ وَ يُصَاحِخْ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے جب کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے یا کسی دوست سے تو کیا وہ (اس کی تعظیم و تکریم کے لئے سر کو جھکائے) آپ نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے کہا کیا اس سے معانقہ کرے (یعنی ہاتھ پیر بچھا کر) آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

سلام مصافحہ سے پورا ہوتا ہے

۲۲۴۴ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَا مَعْ عِيَادَةَ الْبَرِّ مَنِ أَنْ يَفْتَحَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى رَأْسِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَ تَبَا مَعْ عِيَادَتُكُمْ الْمَعْصِيَةِ (رواهُ أحمدُ و الترمذی و بیہ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا گال پر ہاتھ رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو اور پورا سلام کرنا یہ جو کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ و قبیل بلا کر اہت جاتز ہے

۲۲۴۵ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا حُرًّا ثَوْبَةً وَ اللَّهُ مَا دَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ۔ (رواهُ الترمذی و بیہ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے نبی ﷺ نے اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ ﷺ صرف تہ بند باندہ برہنہ جسم پیادہ کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے گئے قسم ہے خدا کی میں نے کبھی اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا آپ نے جوش محبت زید کو گلے لگالیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی)

معانقہ کا جواز؟

۲۲۴۶ وَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قُلْتُ لِأَيِّ ذِي هَلٍّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر بن بشر قبیلہ بنو عتیرہ کے ایک شخص سے ناقل ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذرؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب تم

وَسَلَّمَ بِمَا فِيكُمْ إِذَ الْفَيْتُمُوهُ قَالَ مَا لَيْتُهُ قَطُّ
إِلَّا مَا خَنِي وَبَعَثَ إِلَى ذَاتِ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي
أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ
قَالَ: مَتَى فَكَانَتْ بِلَكَ أَجُودَ وَأَجُودَ.

لوگوں سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ ابو داؤد نے کہا
میں نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک روز آپ نے
مجھ کو بلا بھیجا میں اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھ کو اس
کی اطلاع دی گئی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت تخت

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھ کو گلے سے لگالیا اور یہ گلے لگانا بہت بہتر بہت
بہتر ہوا (یعنی مصافحہ سے زیادہ بہتر ہوا کہ معانقہ کی برکت و راحت حاصل ہوئی)۔ (ابو داؤد)

بارگاہ نبوت میں عکرمہ بن ابو جہل کی حاضری کا واقعہ

۲۲۷۷ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِجَّتِهِ مَرَحَبًا بِالدَّارِ
الرَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (سوار کو مرحبا۔ ترمذی)

حضرت عکرمہ بن ابی جہل کہتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ہجرت کرنے والے
سوار کو مرحبا۔ (ترمذی)

آنحضرت کو بوسہ دینے کا ذکر

۲۲۷۸ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ
قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِرَاحٌ
بَيْنَنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي خَاصِرَتِهِ يَعُودُ فَقَالَ أَصْبَرْتُ فِي ذَاكَ أَصْطَبُ
قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قِيمَةً وَلَيْسَ عَلَى تَمِيمٍ
فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِيمَتِهِ
فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا
أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

حضرت اُسید بن حضیر انصاری سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنی
قوم سے باتیں کر رہے تھے اور چونکہ ان کے مزاج میں خوش طبعی تھی اس
لئے قوم ان کی باتوں سے ہنس رہی تھی وہ اپنی باتوں سے قوم کو ہنسار
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں ایک لکڑی سے
ٹھوکا دیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھ کو ٹھوکا
دینے کا بدلہ دیجئے۔ آپ نے فرمایا بدلہ لے لو۔ انھوں نے کہا آپ کے جسم پر کڑا
ہے اور میں نہ کتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص الٹا دی۔ اُسید
آپ کے پہلو سے لپٹ گئے اور پہلو پر بوسہ دینے شروع کر دیئے اور پھر کہا
یا رسول اللہ میں صرف یہی چاہتا تھا (یعنی بدن مبارک پر بوسہ دینا)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

معانقہ اور بوسہ کا ذکر

۲۲۷۹ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ
عَيْنَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ
وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنِ الْكِبَائِرِ مُتَّصِلًا) -

شعبی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب سے ملے
اور ان کو گلے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا (ابو داؤد
بیہقی) بیہقی نے شعب الایمان میں اس کو مُرْسَلًا روایت کیا مصابیح
کے بعض نسخوں اور شرح السنہ میں بیاضی منسلک روایت ہے۔

۲۲۸۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ
مِنَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَدِينَةَ
فَتَلَقَّا نِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي
ثُمَّ قَالَ مَا أَدْرِي أَنَا بِفَتْحٍ خَيْرَ أَفَرَحُ بِقَدُومِ

حضرت جعفر بن ابی طالب حبشہ سے واپسی کا قصہ بیان کرتے ہوئے
کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے روانہ ہو کر مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم ہم سے ملے اور مجھ کو گلے سے لگالیا اور فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ فتح خیر
کی خوشی مجھ کو زیادہ ہے یا جعفر رضے کے واپس آنے کی۔ اور جعفر رضہ

جَعْفَرٍ وَدَاقَ ذَلِكَ فَخَرَّ خَبِرًا - اتفاق سے اسی روز آئے تھے جس روز خیر فتح ہوا تھا۔
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) (شرح السنۃ)

یاؤں کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے؟

۴۴۸۱ وَعَنْ زَادِ عٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ۱۲
قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَعَلْنَا نَبَا دُرٍّ مِنْ رِوَا حِدِنَا
فَقَبِلَ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَلَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

حضرت زارع رضی عنہ عبد القیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواروں سے اُترے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

اولاد کو بوسہ دینا اظہار محبت کا ذریعہ ہے

۴۴۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهُ
نَسًا وَهَدِيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثًا وَكَلَامًا
رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ
أَدْخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ
أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ
إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی عنہا کہتی ہیں کہ ہرگز نہ دیکھا اور نہ سنا کہ کوئی ایسا شخص ہو جس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ گفتگو اور کلام میں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہہ سوائے فاطمہ کے کسی کو نہ پایا (ان تمام باتوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہہ تھیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھا دیتے۔ (ابوداؤد)

۴۴۸۳ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَوَّلَ
مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ بَيْنَهُ مَضْطَجِعَةً
قُلُوبًا بِهَا حُمَّى فَاتَّاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ
يَا بِنْتِي فَقَبَّلَ خَدَّيَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت براء رضی عنہ کہتے ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے (یعنی کسی غزوہ سے واپس آئے) تو میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹی ہوئی ہیں اور بخار میں مبتلا ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے (یعنی ان کے پاس پہنچے) اور بوجھامیری بیٹی! کیسی طبیعت ہے؟ اور پھر ان کے منہ پر بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

اولاد کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا

۴۴۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مُجْبَنَةٌ
وَلَا تَهْمُ لِمَنْ رَمَحَاتِ اللَّهِ -
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عائشہ رضی عنہا کہتی ہیں کہ ایک بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا یہ اولاد بخل کا باعث ہے، یہ اولاد نامردی و بزدلی کا سبب اور یہ اولاد خدا کے پھول یا خدا کی نعمت ہیں (یعنی اولاد کے لئے انسان کو بخل اور نامرد بننا پڑتا ہے)۔ (شرح السنۃ)

فضل سوم

انسان اور اس کی اولاد

۴۴۸۵ عَنْ تَعْلَى قَالَ إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ

حضرت یعلیٰ رضی عنہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑتے ہوئے آئے آپ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا اولاد سب

وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مُبْعَلٌّ بِحَبْنِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ) بخل کا اور اولاد باعث ہے بزدلی و امدادی کا۔ (احمد)

بدریہ و مصافحہ کی فضیلت

۴۲۸۶ وَعَنْ عَطَاءٍ بْنِ الْحَرَّاسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَدُ هَبِ الْغِلِّ وَ تَهَادُّوا خَابُوا أَوْ تَذْهَبِ الشَّعَاءُ - (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۴۲۸۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرِ فَكَانَتْهَا صَلَاتَهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

عطاء خراسانی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مصافحہ کیا کرو اس سے (بغض) کینہ دور ہو جاتا ہے اور بدریہ و تحفہ بھیجا کر اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔ (مالک نے اسے مُرسل روایت کیا ہے)۔

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے دوپہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی اس نے گویا چار رکعتوں کو شب قدر میں پڑھا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کریں تو ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا بخشدیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْقِيَامِ

کھڑے ہونے کا بیان

فصلِ اوّل

اہل فضل کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا جائز ہے

۴۲۸۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَصَارَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ رُتِفَقْ عَلَيْهِ وَ مَقَى الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہود بنو قریظہ نے سعد کے فیصلہ پر آمادگی ظاہر کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلا بھیجا۔ سعد وہاں سے قریب ہی تھے وہ گدھے پر سوار ہو کر گئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے سردار کے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (کیونکہ ان کی پنڈلی میں زخم ہے) (بخاری و مسلم)

اور پوری حدیث قیدیوں کے احکام کے باب میں گزر چکی۔

کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر ہاں خود بیٹھنا سخت بُرا ہے

۴۲۸۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا - (رُتِفَقْ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کو اپنے بیٹھنے کے لئے اس کی مجلس سے کھڑا نہ کرے (لیکن تمھوڑا کھسک جاؤ اور جگہ دو۔) (بخاری و مسلم)

اپنی جگہ سے کچھ دیر کے لئے اٹھ کر جانے والا اس جگہ پر اپنا حق برقرار رکھتا ہے

۴۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (کسی مجلس میں) اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں چلا جائے اور

إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ -

پھر واپس آجائے تو اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا حق اسی کو حاصل ہے۔) (مسلم)

فصل دوم

آنحضرت اپنے لئے کھڑے ہونے کو پسند نہیں فرماتے تھے

۴۴۹۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا بَيْنَ شَخْصٍ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَّا يَعْلمُونَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهِ لِيَذْلِكُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی دوسرے شخص کو عزیز و محبوب نہ رکھتے تھے لیکن ان کی عادت یہ تھی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھتے تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے (ترمذی کہتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے)

لوگوں کو اپنے سامنے کھڑا رکھنے والے کے بارے میں وعید

۴۴۹۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّاهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ -

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند آئے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس کو چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنی نشست کی جگہ تیار کر لے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت

۴۴۹۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَكِّعًا عَلَى عَمَلٍ فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظِمُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی پر سہارا دیئے ہوئے تشریف لائے۔ ہم لوگ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ تعظیم کے لئے اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

۴۴۹۴ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ حَاضَرَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَبِيلِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَسَّحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبٍ مِّنْ لَّمَّا يَكْسُهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک مقدمہ میں شہادت (گواہی) دینے کے لئے تشریف لائے۔ ایک شخص ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ خالی کرنے کے خیال سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے اس کی جگہ پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے یعنی دوسرے شخص کی جگہ پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پوچھنے سے بھی منع فرمایا ہے جس نے اس کو کپڑا نہیں پہنایا (یعنی دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پوچھنے کی ممانعت کی ہے) البتہ اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پوچھنے کی اجازت دی ہے جس کو اس نے کپڑے پہنائے ہوں یعنی غلام وغیرہ کے کپڑے سے، (ابوداؤد)

اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگو تو دہاں کوئی چیز رکھ دو

۴۴۹۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُنْ عَلَيْهِ فَيَعْرِضُ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ فَيَتَبَوَّنَ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ ()

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ جاتے تو آپ کی عادت یہ تھی کہ اگر کہیں جانے کی ضرورت پیش آتی یعنی گھریں اور پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنی جگہ پر جوتیاں یا در کوئی کپڑا یا چیز وغیرہ چھوڑ جاتے اس سے آپ کے اصحاب کو آپ کی واپسی کا علم ہو جاتا اور وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ رہتے۔ (ابوداؤد)

دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی ممانعت

۴۴۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُلُ رَجُلٌ يَأْتِ يَفْرَقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا يَأْذِنَ هُمَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنا یعنی ان کے درمیان گھس کر بیٹھ جانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ وہ اجازت دے دیں۔ (ترمذی - ابوداؤد)

۴۴۹۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا يَأْذِنُ هُمَا (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک ان سے اجازت حاصل نہ کرو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرت جب مجلس سے اٹھتے تھے تو صحابہؓ کھڑے ہو جاتے تھے

۴۴۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بَيوتِهِ أَرَادَاجَهُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جاتے۔ (بیہقی)

مجلس میں آنے والے شخص کیلئے جگہ نکالنا تہذیب کا تقاضا ہے

۴۴۹۹ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ خَطَّابٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدًا فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لِمُسْلِمٌ كَحَقًّا إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ۔ (رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ)

حضرت داؤد بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا آپ اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گئے اور اس کے لئے جگہ خالی کر دی۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ جگہ کافی و کشادہ ہے آپ نے فرمایا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو آتا دیکھے تو اس کے لئے اپنی جگہ سے حرکت کرے اور جگہ نکالے۔ (بیہقی)

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنُّومِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کا بیان !

فصل اول

گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہے

۲۵۰۰ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَاءُ الْكُتْبَةَ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں اس طرح بیٹھ دیکھا کہ آپ کے دونوں زانو کھڑے تھے ٹلوے (دو اٹا بھاری)

پیر پر پیر رکھ کر لیٹنے کا مسئلہ

۲۵۰۱ وَعَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا رَا ضِعَا أَحَدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

عباد بن تیممؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

(متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

۲۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى دَهُوً مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح چت لیٹنے سے منع فرمایا ہے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اُس کے اوپر رکھے۔ (مسلم)

۲۵۰۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اس طرح چت نہ لیٹے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اُس کے اوپر رکھے۔ (مسلم)

تکبر کی چال کا انجام ؟

۲۵۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَخَدَّرُ فِي بَرْدَيْنِ وَقَدْ أَحْبَبَتْهُ نَفْسُهُ خُيِّفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس وقت جب کہ ایک شخص دو ذہاری دار چادر میں اوڑھے اکر تاجیلا جاتا تھا اور یہ دو چادر اس کے جسم پر اس کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں فرمایا اس شخص کو زمین میں دفن کیا گیا اور وہ قیامت تک دفن ہوتا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

فصل دوم

تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے

۲۵۰۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى سَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تکیہ لگائے بیٹھ دیکھا کہ تکیہ آپ کے بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔ (ترمذی)

گوٹ مار کر بیٹھنے کا ذکر

۲۵۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحْتَبَى بِيَدَيْهِ - حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھے تو دونوں زانو کھڑے رکھتے اور دونوں ہاتھوں کا حلقہ (رداۃ دزین) باندھ لیتے۔ (رزقین)

آنحضرت کی ایک منکسرانہ نشست؟

۲۵۰۷ وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مُحَمَّدَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفَصَاءُ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أَدْعَدْتُ مِنَ الْفَرَقِ كَانِبًا أُعْطِيَ - حضرت قیلہ بنت محمدہؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے اندر قرفصاء ہیئت پر بیٹھے دیکھا اور جب میں نے آپ کو خضوع و خشوع کی اس حالت میں دیکھا تو آپ کی ہیئت سے میں کانپ اُٹھی۔ (ابوداؤد)

(رداۃ ابوداؤد)

نماز فجر کے بعد آنحضرت کی نشست؟

۲۵۰۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَ الْفَجْرِ قَدَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا - (رداۃ ابوداؤد)۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر زانو بیٹھ جاتے اور سورج خوب روشن ہو جانے تک تشریف فرما رہتے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے لیٹنے کا طریقہ

۲۵۰۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَدَسَ يَلِيلًا يَمُطِّعُهُ عَلَى شَيْءٍ الْأَيْمَنِ وَلَا إِذَا عَدَسَ قُبِيلَ الْقُبَيْلَةِ نَمَبَ ذِرَاعَهُ دَوَّعَ رَأْسَهُ عَلَى كِفِّهِ - (رداۃ ابوداؤد)۔ حضرت ابی قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں آرام فرماتے تو دائیں کر دی پر لیٹتے اور جب صبح کے وقت (یعنی ہجرت کے بعد) آرام فرماتے تو اپنا ایک ہاتھ کھڑا کرتے اور ہاتھیلی پر سر رکھ کر لیٹ جاتے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرت جب لیٹتے تو سر مبارک کو مسجد کی طرف رکھتے

۲۵۱۰ وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ يَمُطِّعُهُ نَحْوًا مِمَّا يُوَضِّعُ فِي قُبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ رَأْسِهِ - حضرت ام سلمہؓ کے بعض اطہاروں سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس کیڑے کا تھا جو آپ کی قبر شریف میں رکھا گیا اور مسجد آپ کے سر ہانے کے قریب تھی۔ (ابوداؤد)

(رداۃ ابوداؤد)

پیٹ کے بل لیٹنا ناپسندیدہ ہے

۲۵۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُصْطَبِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مَجْمَعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ (رداۃ الترمذی)۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو آوندھا (یعنی پیٹ کے بل) لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس صورت پر لیٹنا خدا کو پسند نہیں ہے۔ (ترمذی)

۱۰ قرفصاء کی ہیئت یہ ہے کہ آدمی دونوں زانوؤں کو کھڑا کر کے سرینوں پر بیٹھے اور زانوؤں کو پیٹ سے لگالے اور دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر باندھ لے۔ مترجم۔

۲۵۱۲ وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسِ الْغِفَارِيِّ
عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا
مُفْطِحٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنِي
بِرَجْلِهِ فَقَالَ إِنِّي هَذِهِ ضِجَّةٌ يَبْغَضُهَا اللَّهُ فَنَظَرْتُ
فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یعیش بن طخفہ بن قیس غفاریؓ اپنے والد سے جو اصحاب صفہ
میں شامل تھے نقل کرتے ہیں کہ میں سینہ کے درد کی وجہ سے اذہا لیتا
ہوا تھا کہ ایک شخص نے اپنے پاؤں سے مجھ کو بلایا اور کہا۔ لیٹنے کے اس طریقہ
کو خدا برا سمجھتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تھے۔

(رداۃ البوداد و دواہن ماجہ) (البوداد۔ ابن ماجہ)

بغیر دیوار کی چھت پر سونا ہلاکت میں خود کو ڈالنے سے

۲۵۱۳ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ
لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ
مِنْهُ الدِّمَةُ - رَوَاهُ الْبُودَادُ وَفِي مَعَالِمِ
السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ رَجَحِي

حضرت علی بن شیبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوتے کہ اس پر پردہ (کی دیوار)
نہ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر پتھر نہ ہوں (یعنی
پتھروں کی دیوار نہ ہو) اس سے خدا کا ذمہ جاتا رہا یعنی اس
کی نگہبانی کا ذمہ جاتا رہا اس لئے کہ اس شخص نے خود اپنے آپ
کو خطرہ میں ڈالا (البوداد)

۲۵۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ
بِمُحْجُوٍّ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار
نہ ہو۔ (ترمذی)

حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت

۲۵۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلَعُونٌ عَلَى لِسَانِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ قَعَدَ عَلَى سَطْحٍ
الْحُلُقَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ اس شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان جا کر بیٹھے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد)

مجلس ایسی جگہ منعقد کرنی چاہیے جو فراخ و کشادہ ہو

۲۵۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْ سَعَهَا -
(رَوَاهُ الْبُودَادُ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ جگہ میں منعقد کی جائے۔
(ابوداؤد)

مجلس میں الگ الگ نہ بیٹھو

۲۵۱۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ فَقَالَ
مَا لِي أَرَاكُمْ عَزِينَ - (رَوَاهُ الْبُودَادُ وَآخَرُونَ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ بیٹھ ہوئے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو متفرق
دیکھتا ہوں یا ہوں۔ (ابوداؤد)

اس طرح نہ لیٹو بیٹھو کہ جسم کا چھ حصہ دھوپ میں رہے اور چھ سایہ میں

۲۵۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلَّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ رَدَاةً أَوْ رَدَاةً - وَفِي شَرْحِ الشَّيْخِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلَّ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهُ يَجْلِسُ الشَّيْطَانُ هَكَذَا - رَدَاةً مَعْتَمِرًا مَوْقُوفًا -

ہے تم میں سے جب کوئی شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہے (یعنی اس پر دھوپ آجائے) اور اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہو اور بالکل سایہ میں جا بیٹھے یا بالکل دھوپ میں)۔ (ابوداؤد) اور شرح السنہ میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہا تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو اس لئے کہ کچھ سایہ میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ اسے عمر نے موقوفہ روایت کیا ہے۔

عورتوں کو راستے کے کنارے پر چلنے کا حکم

۲۵۱۹ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرَّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَخِرُونِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقَنَّ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَاذَاتِ الطَّرِيقِ نَكَاتِ الْمَرْأَةُ تَلَصُّقُ بِأُحْدَايَ حَتَّى أَنْ تَوْبَهَا لِيَتَعَلَّقَ بِالْجَدَارِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ راستہ میں مرد عورتوں سے مل گئے یعنی مخلوط ہو کر راستہ میں چلنے لگے۔ آپ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم مردوں کے پیچھے چلو۔ تم کو راستہ کے درمیان چلنا مناسب نہیں ہے تم کنارے کنارے جایا کرو اس حکم کو سن کر عورتیں دیواروں سے مل کر چلنے لگیں یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا کپڑا دیوار سے اٹک جاتا تھا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

عورتوں کے درمیان نہ چلو

۲۵۲۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ الْمَرْأَتَيْنِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد عورتوں کے درمیان چلے۔ (ابوداؤد)

مجلس میں جہاں جگہ دیکھو وہاں بیٹھ جاؤ

۲۵۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اس جگہ بیٹھ جاتے جہاں آخر میں جگہ خالی ہوتی۔ (ابوداؤد)

وَذَكَرَ حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَدَّكَ حَدِيثِي عَلَى دَاوُدَ هَرِيرَةً فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث باب القیام میں بیان کی جا چکی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اسماء النبی وصفاتہ کے باب میں انشاء اللہ عنقریب بیان کریں گے۔

فصل سوم

بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۲۵۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَا جَالِسًا هَكَذَا وَخَدَّ وَضَعَتْ يَدَايُ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي

حضرت عمرو بن شریذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میرا بائیں ہاتھ تو میری پشت پر تھا اور انگوٹھے کے نیچے کے گوشت پر

وَأَنكَرْتُ عَلَى إِلَیَّةِ يَدِي فَقَالَ أَلْقَعْدُ قَعْدَةً
 اس بیت پر بیٹھتا ہے جس ہیئت پر وہ لوگ بیٹھتے تھے جن پر خدا
 (رَدَاةُ الْوُدَاوُدِ) کا غضب نازل ہوا تھا۔ (البوداؤد)

پیٹ کے بل لیٹنا دوزخیوں کا طریقہ ہے

۴۵۲۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہ میں پیٹ کے بل یعنی آوندھا لیٹا ہوا تھا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُصْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَنِي
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے پاؤں سے
 بِرِجْلِهِ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجَّةُ أَهْلِ
 مجھ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا اے جندب! (ابو ذر کا نام ہی) لیٹنے
 النَّارِ - (رَدَاةُ ابْنِ مَاجَةَ) کا یہ طریقہ دوزخیوں کا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّشَاوُبِ

چھینک اور جمائی لینے کا بیان

فصل اول

جمائی کا انا شیطان اثر ہے

۴۵۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاوُبَ فَإِذَا
 خدا چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو برا سمجھتا ہے تم میں سے جس
 عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
 شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر اس مسلمان کا چھینک
 سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَأَمَّا التَّشَاوُبُ
 کوئے یہ فرض ہے کہ وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کا
 فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ
 فعل ہے تم میں سے جس کو جمائی آئے تو جس حد تک ممکن ہو اُسے
 فَلْيَبْذُذْهُ مَا سَتَطَاعُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَشَاءَبَ
 روکے اس لئے کہ جب کسی شخص کو جمائی آتی ہے تو شیطان دیکھ کر
 فَصَحَّكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ - (رَدَاةُ الْبُخَارِيِّ)
 ہنستا ہے۔ (بخاری)
 فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَشَاءَبَ
 اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جب کوئی
 هَا فَصَحَّكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ -
 مدہا کہتا ہے (یعنی جمائی لیتا ہے) تو شیطان ہنستا ہے۔

یرحمک اللہ کہنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

۴۵۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 ہے جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اُس کا مسلمان بنی
 وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ مَا جِبَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا
 یاد دست یرحمک اللہ (اس کے جواب میں) کہے اور جب کوئی شخص چھینکے اور
 قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ
 الحمد للہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہے تو چھینکے والا اس کے جواب میں یرحمکم
 وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ
 اللہ و یصلح بآلکم (اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست
 (رَدَاةُ الْبُخَارِيِّ) فرمائے) کہے۔ (بخاری)

جو چھینکے والا الحمد للہ نہ کہے وہ جواب کا مستحق نہیں ہوتا

۴۵۲۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ
 حضرت انس کہتے ہیں کہ دو شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک

آئی آپ نے ایک شخص کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا جس کو آپ نے جواب نہ دیا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جواب دیا اور مجھ کو نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا، اور تو نے نہیں کہا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم (ترجمہ اللہ) کہہ کر اس کو جواب دو۔ اور جو شخص چھینک کر الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔ (مسلم)

جس شخص کو لگتا ہے چھینک آئی رہے اس کے جواب کا مسئلہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی تو انھوں نے آنحضرت کو جواب میں یہ حکم لکھا کہ ہوئے سنا۔ پھر اس کو دوبارہ چھینک آئی تو آپ نے فرمایا اس شخص کو زکام ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے اس شخص کی تیسری چھینک پر یہ فرمایا کہ اس کو زکام ہے۔

جب جمائی آئے تو منہ پر لاکھ رکھ لو

حضرت ابی سعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ شیطان منہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے۔

(مسلم)

فضل دوم

چھینکے وقت چہرہ پر لاکھ رکھ لینا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آئی تو اپنے منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور چھینک کی آواز کو رکھتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

یہ حکم اللہ کہنے والے کے حق میں دعا

حضرت ابی ایوب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ علی کل حال کہے یعنی ہر حال میں خدا کی تعریف یا خدا کا شکر ہے اور جو شخص اس کا جواب دے وہ ہر حال اللہ کہے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا مدد یدیکم اللہ و یصلح بالکم کہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُتِمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَمَتَّ هَذَا وَلَمْ تُتِمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ وَ لَمْ تُحْمِدِ اللَّهَ - (متفق عليه)

۲۵۲۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَتَمَتَّوْا وَلَا تَكْسِبُوا - (رواه مسلم)

۲۵۲۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ تَمَّ عَطَسُ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَرْكُومٌ - (رواه مسلم) وَفِي رَوَيْهِ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ إِنَّهُ مَرْكُومٌ

۲۵۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَنَاعَبَ أَحَدُكُمْ فَلَئِمْسِكُمْ بِيَدِكُمْ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْلُجُ - (رواه مسلم)

۲۵۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ عَطَى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ تَوْبَهُ وَغَمَقَ بِهَا صَوْتَهُ (رواه الترمذی و ابوداؤد و قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح)

۲۵۳۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ - (رواه الترمذی و الدارمی)

۲۵۳۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْهُودُ يَتَعَالَمُونَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ
لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ
بَالَكُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہ یہودی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تو یہ تکلف یعنی بان کر چنکتے اس
امید سے کہ آپ جواب میں یرحمکم اللہ کہیں گے لیکن آپ ان کی چھٹیک
کے جواب میں یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے۔ (ترمذی ابوداؤد)

۳۵۳۳ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى
أُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا
إِنِّي لَمَّا قُلْتُ إِلَّا مَا قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ
يَرْدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي
وَلَكُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

اور پھر چھیننے والا اس کے جواب میں یغفر اللہ وکم (خدا میری اور تمہاری مغفرت فرمائے) کہے۔ (ترمذی ابوداؤد)

۲۵۳۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ رِقَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شِئْتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا
فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتُ فَشِئْتُهُ وَإِنْ شِئْتُ
فَلَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) -

۲۵۳۶ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ دَجْلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي
۱۳

چھینک کے آنے پر الحمد کے ساتھ صلاۃ و سلام کے الفاظ ملنا غیر مستحب ہے
نافع کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینک لی اور پھر

کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں کہا اند میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ لیکن طریقہ وہ ہے جو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ جب چھینک آئے تو الحمد للہ علی کل حال کہے۔
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

عَمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا قَوْلُ الْحَمْدِ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا أَعَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ)

باب الضحك

فصل اول

انحضرت کی ہنسی؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح خوب ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ایک منہ کھل جاتا اور آپ کا ناؤ نظر آ جاتا ہو بلکہ آپ اکثر ہنستے فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)
حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی حال میں اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِيعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوًا
إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
۲۵۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صحابہ کی زبان سے زمانہ جاہلیت کی باتیں سن کر آپ کا مسکرانا

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے اس جگہ سے اس وقت تک نہ اٹھتے تھے جب تک کہ آفتاب خوب روشن نہ ہو جاتا تھا جب سورج نکل آتا تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اس عرصہ میں آپ صحابہ سے باتیں کرتے رہتے تھے اور جاہلیت کی باتوں کا ذکر کر کے مذاق مہنتے اور مسکراتے تھے۔ (مسلم)
اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پڑھا کرتے تھے۔

۲۵۸۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مَصَلَاةٍ
الَّتِي يُصَلِّي فِيهَا الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ
فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُونَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ
يَتَنَاسَلُونَ الشَّعْرَ -)

فصل دوم

انحضرت بہت مسکراتے تھے

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جرز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی شخص کو مسکراتے نہیں دیکھا۔
(ترمذی)

۲۵۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْرٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

صحابہ کے ہنسنے کا ذکر

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی

۲۵۸۸ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ هَلْ كَانَ

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ ہنسا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں اور ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی بڑا ایمان تھا۔ بلال بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ رضہ کو تیروں کے نشانہ پر دروڑے دیکھا ہے اس حال میں کہ بعض ان میں سے بعض پر ہنستے تھے لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا سے زیادہ ڈرنے والے ہو جاتے۔
(شرح السنۃ)

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ
قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَكْثَمُ مِنَ الْجَبَلِ
وَقَالَ يَدُلُّ بَيْنَ سَعْدٍ أَدْرَكْتُمْ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْإِعْرَافِ
وَيُضْحِكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا
رَهَبَانًا۔ (رداۃ فی شرح السنۃ)

بَابُ الْأَسَامِيِّ

نام رکھنے، اور اچھے برے ناموں کا بیان

فصل اول

انحضرت کی کنیت پر اپنی کنیت مقرر نہ کرو

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ابو القاسم کہہ کر پکارا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی طرف دیکھا۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ کو نہیں پکارا، اس شخص کو پکارا تھا۔ آپ نے فرمایا تم میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو اس لئے کہ مجھ کو قاسم (تقسیم کرنے والا) مقرر کیا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا أَفْخَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعُوا يَا سُبْحَى وَلَا تَكْتُبُوا ابْنَكُنِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُُّوا يَا سُبْحَى وَلَا تَكْتُبُوا ابْنَكُنِّي فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أُقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ اور عبدالرحمن سب سے بہتر نام ہیں؟

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ (مسلم)

۲۵۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

چند ممنوع نام

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے غلام کا نام یسار۔ رباح۔ نجیح اور افلح نہ رکھو (یسار کے معنی آسانی و فراخی۔ رباح کے معنی فائدہ۔ نجیح کے معنی فیروزی و حاجت برآئی اور افلح کے معنی نجات و چھٹکارا) اس لئے کہ جب تم اس کو اس کا نام لے کر پکارو گے اور وہ موجود نہ ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے (مثلاً تم یسار کا نام لے کر پکارو گے اور کہا جائے گا وہ نہیں ہے تو اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوگا کہ گھر میں فراخی و آسانی نہیں ہے اور یہ برائی کی بات ہے۔) (مسلم)

۲۵۴۵ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّتَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رِبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحًا فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنتُمْ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَبِّتَنَّ غُلَامَكَ رِبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا نَافِحًا۔
ہے اور یہ برائی کی بات ہے۔ (مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے یہ فرمایا ہے اپنے غلام کا نام رباح۔ یسار۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ
یعلیٰ برکت - افلح - یسار اور نافع نام رکھنے سے لوگوں کو منع فرمادیں
پھر میں نے دیکھا کہ اس ارادہ کے بعد آپ خاموش رہے اور اس کے
بعد آپ نے وفات پائی اور آپ نے ان ناموں کو رکھنے سے منع نہ فرمایا
(مسلم)

۲۵۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِبَعْلِ وَيَعْلَى وَبَرَكَهَ
وَيَا فُلَحَّ وَيَسَارَ وَيَنَافِعَ وَيَتَعَوَّذَ ذَلِكَ ثُمَّ
رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ تَبِعْنَاهُ وَلَمْ يَنْهَ
عَنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہنشاہ کا نام ولقب اختیار نہ کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
قیامت کے دن خدا کے نزدیک بدترین ناموں میں اس شخص کا نام ہوگا
جس کو شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی جس کا نام شہنشاہ ہوگا) (بخاری)
اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن مبغوض ترین شخص
اور بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ ہوگا خدا
کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

۲۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكٌ أَوْ مَلِكٌ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ أَعْظَمُ رَجُلٍ
عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى
مَلِكٌ أَوْ مَلِكٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

ایسا نام نہ رکھو جس سے نفس کی تعریف ظاہر ہو

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ میرا نام برہ (نیکی کا)
رکھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نفس کی تعریف نہ کرو
نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، تم اس کا نام زینب
رکھو۔ (مسلم)

۲۵۴۸ وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِيتُ
بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تُزَكُوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ
سَمَوْهَا زَيْنَبَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی
جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا۔ آپ نے اس نام کو بدل کر جویریہ کر دیا اس لئے کہ
آپ اس بات کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ آپ برہ یعنی نیکی کا
کے پاس سے نکلے۔ (مسلم)

۲۵۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوزَيْرِيَّةُ
اسْمَهَا بَرَّةً فَخَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْمَهَا جُوزَيْرِيَّةً فَكَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ
مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

برے ناموں کو بدل دینا مستحب ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ
(گناہ گار) تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر
جمیلہ رکھا۔ (مسلم)

۲۵۵۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ
لَهَا عَاصِيَّةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيلَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو ان
کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان
مبارک پر ٹھالیا اور پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ جواب میں بتایا گیا کہ اس کا نام یہ
ہے آپ نے فرمایا یہ نہیں، اس کا نام منذر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۵۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَى بِالْمُنْذِرِ رَجُلٍ
أَبَى اسِيدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَدَ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ
لَا لَكِنَّ اسْمَهُ الْمُنْذِرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اپنے غلام اور باندی کو میرا بندہ یا میری بندہ نہ کہو

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

۲۵۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کوئی شخص (اپنے غلام اور لونڈی کو) میرا غلام اور میری لونڈی نہ کہے تم حسبِ ہا کے بندے اور سناری عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں بلکہ یوں کہے کہ میرا خادم اور میری خادمہ میرا لڑکا اور میری لڑکی اور غلام اپنے آقا کو میرا پروردگار نہ کہے بلکہ میرا سردار کہے اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ کہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے اس لئے کہ تمہارا مولیٰ خدا ہے

(رداۃ مسلم)

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے (انگور کو) درخت کو) کرم نہ کہو اس لئے کہ کرم مومن کا دل ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ غنیمت و حبلہ کہو۔

زمانہ کو برانہ کہو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انگور کا نام کرم نہ رکھو اور زمانہ کی نامائیدی کے الفاظ نہ کہو اس لئے کہ زمانہ خدا ہے (یعنی خدا کے اختیار میں ہے)۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے زمانے کو برانہ کہو اس لئے کہ زمانے کا انقلاب خدا کے ہاتھ

(رداۃ مسلم) میں ہے۔ (مسلم)

استلاء نفس کو "نباشت نفس" سے تعبیر نہ کرو

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی شخص جی بڑا ہونے (یعنی یا متلی ہونے) غنیمت نفسی (میراجی بڑا ہوا) نہ کہے بلکہ لَقِست نفسی کہے (بخاری و مسلم) اور ابو ہریرہؓ کی حدیث یوزینی ابنِ آدم کتاب الایمان میں بیان کی گئی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَامْتَنِي كُلُّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَاءٍ كُمَامَةٌ لِلَّهِ وَلَكِنَّ لِيَقُلَّ غُلَامِي وَجَارِيَّتِي وَفَتَاتِي وَلَا يَقُلَّ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنَّ لِيَقُلَّ سَيِّدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِيَقُلَّ سَيِّدِي وَمَوْلَاتِي وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلَّ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَاتِي فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ -

۲۵۵۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ فَإِنَّ الْكُرْمَ قَلْبُ الْكُفْرِ مِنْ رِوَايَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبْلَةَ -

۲۵۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ ثَرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَوُوا عِنَبَ الْكُرْمِ وَلَا تَقُولُوا يَا خِيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ - (رداۃ البخاری)

۲۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ (رداۃ مسلم) میں ہے۔ (مسلم)

۲۵۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلَّ لَقِستْ نَفْسِي رَمَتْ نَفْسِي (عليه) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ ثَرْوَةَ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْوَيْبَانِ -

فصل دوم کی ناپسندیدگی؟

شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان کو ابی الحکم کہہ کر پکارا ہے۔ آپ نے مجھ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا "عَلِمَ" خدا ہے اور حکم اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے پھر تم نے ابی الحکم کنیت کیوں مقرر کی ہے؟ انھوں نے

۲۵۵۷ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكْتَوْنَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكْمُ وَاللَّيْلُ الْحَكْمُ فَلِمَ تَكْنِي أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا خْتَلَفُوا

کہا کہ میری قوم میں جب کسی معاملہ پر اختلاف ہوتا ہے تو یقیناً میرے پاس چلے آتے ہیں اور میں ان کے درمیان ایسا فیصلہ کر دیتا ہوں کہ وہ سب راضی ہو جاتے ہیں اور میرے حکم کو تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان فیصلہ اور حکم کرنا بہت بہتر بات ہے۔ تمہارے کتنے بچے ہیں؟ میں نے عرض کیا تین لڑکے شریح مسلم اور عبد اللہ۔ آپ نے پوچھا ان میں بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کیا شریح۔ آپ نے فرمایا بس تو تیری کنیت ابو شریح ہے (ابوداؤد۔ نسائی)

فِي شَيْءٍ اَتَوْنِي فَاَحْكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَارَضِيَ كُلُّ الْفَرِيقِ بِحُكْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شَرِيحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شَرِيحٌ قَالَ فَانْتَ أَبُو شَرِيحٍ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

”اصدغ“ شیطانی نام ہے

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انھوں نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا مسروق، اجدع کا بیٹا۔ حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا ایک نام ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۵۵۸ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَكَيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ ابْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اچھے نام رکھو

حضرت ابو داؤد کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے تم اپنے اچھے نام رکھو۔

۲۵۵۹ وَعَنْ أَبِي الدَّردَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَاحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ) (احمد۔ ابو داؤد)

آنحضرت کے نام اور کنیت دونوں کو ایک ساتھ اختیار کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص آپ کے نام اور آپ کی کنیت کو جمع کرے (یعنی محمد نام رکھے اور ابو القاسم کنیت مقرر کرے۔ (ترمذی)

۲۵۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَاسْمُ مُحَمَّدٍ أَبَا الْقَاسِمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اگر میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ (ترمذی)

۲۵۶۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمَّيْتُمْ بِأَسْمِي فَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ مَنْ سَمَّى بِأَسْمِي فَلَا يَكُنْ بِكُنْيَتِي وَمَنْ بَكَّنِي فَلَا يَسْمُ بِأَسْمِي) -

ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت کو اپنی کنیت مقرر نہ کرے اور جو شخص میری کنیت پر اپنی کنیت مقرر کرے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔

۲۵۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَاسْمَيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذَكَرْتِي إِنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ إِذَا أَحَلَّ إِلَيَّ فَ

آنحضرت کا نام و کنیت ایک ساتھ اختیار کرنے کی ممانعت بطور تحریم نہیں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک لڑکا جنا ہے جس کا نام ابو القاسم رکھا ہے پھر مجھ سے کہا گیا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو یہ امر پسند نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے

۲۵۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَاسْمَيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذَكَرْتِي إِنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ إِذَا أَحَلَّ إِلَيَّ فَ

میرے نام کو حلال کیا اور کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا یعنی میرا نام اور میری کنیت دونوں حلال دجا تر ہیں لیکن دونوں کا جمع کرنا مکروہ تشریف ہے حرام نہیں۔ (ابوداؤد۔ محی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے) حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میرے والد (حضرت علی رضی) نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھ دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ابوداؤد)

حَدَّثَنَا كُنَيْتِي أَوْ مَا لَدَيْ حَدَّثَنَا كُنَيْتِي وَاحِلَ اسْمِي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هُوَ السَّنَةُ غَرِيبٌ -
۲۵۶۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلِدْتُ بَعْدَكَ وَلَدًا اسْمُهُ بِاسْمِكَ وَكُنْيَتُهُ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت انس کی کنیت؟

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ میں ایک ساگ اُکھاڑا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ساگ کے نام پر میری کنیت مقرر کر دی (یعنی ابوالمزہ) حمزہ ترقی کر کو کہتے ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے مروی نہیں اور صاحب مصابیح نے اسے صحیح کہا ہے

۲۵۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْنِبُهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحِيحَةٌ -

جوزام اچھا نہ ہو اس کو بدل دو

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔

۲۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيحَةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(ترمذی)

ایسے نام رکھنے کی ممانعت جو اسماءِ الہی میں سے ہیں

حضرت بشیر بن مہموون اپنے چچا بن اُخدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی اس میں ایک شخص تھا جس کو اُصرم (درخت کا ٹٹے والا) کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا اُصرم۔ آپ نے فرمایا بلکہ زرعر ہے۔

۲۵۶۶ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَهْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ إِسَامَةَ بْنِ أَخْدَرٍ أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِي أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَيْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْمُ الْعَاصِي عَزْرِي وَعَتْلَةٌ وَشَيْطَانٌ وَالْحَكَمُ غُرَابٌ وَجَبَابٌ وَشَهَابٌ وَقَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَ هَذَا لِاخْتِصَارٍ -

ابوداؤد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص۔ عزریز۔ عتله۔ شیطان۔ حکم۔ غراب۔ جباب اور شہاب ناموں کو بدل دیا تھا۔ میں نے ان کی اسناد اختصار کے باعث چھوڑ دی ہیں۔

لفظ زعموا کی برائی

حضرت ابی مسعود انصاری رضی نے ابی عبد اللہ سے یا ابی عبد اللہ نے ابی مسعود انصاری سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ زعموا کی نسبت کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”زعموا“ مرد کی بُری سواری، یعنی اس لفظ کا استعمال بُرا ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں ابو عبد اللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔)

۲۵۶۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِرَأْيِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرَّبِيعِيُّ مَسْعُودٌ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعْمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مِطْبَئَةُ الزَّجَالِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لِيَفَهَ

مشیت میں اللہ اور غیر اللہ کو برابر قرار نہ دو

۲۵۶۸ وَعَنْ حَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَا لَكِنْ تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطَعًا قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَتَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَحَدَّثَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اس طرح نہ کہو کہ اگر خدا نے اور فلاں شخص نے چاہا تو اس طرح ہو گا کیونکہ اس میں خدا اور بندہ کی برابری ثابت ہوتی ہے، بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا نے چاہا اور فلاں شخص نے چاہا تو اس طرح ہو گا۔ (ابوداؤد۔ احمد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم یوں نہ کہو کہ اگر خدا نے اور محمد نے چاہا تو اس طرح ہو گا، بلکہ صرف اتنا کہو کہ اگر خدا نے چاہا۔ (شرح السنۃ)

کسی منافق کو سید نہ کہو

۲۵۶۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْتَخَطَمَ رَبَّكُمْ

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منافق کو سید (سردار یا آقا) نہ کہو اس لئے کہ اگر وہ سید نہ ہو (اور تم نے اس کو سید کہا تو اپنے پروردگار کو ناخوش کیا۔ (ابوداؤد)

فضل سوم

برے نام کا بڑا اثر

۲۵۷۰ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّكَ حَزَنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُعْتَرٍ لِي سَمَاءُ سَمَانِيَةِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زِلْتُ فِيْنَا الْحَزُونَ بَعْدُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا کہ انھوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا جن کا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے ان سے پوچھا تیرا کیا نام ہے انھوں نے کہا حزن، آپ نے فرمایا میں نے تیرا نام سہل رکھا۔ انھوں نے کہا اپنے نام کو تبدیل کرنا میں نہیں چاہتا جس کو میرے باپ نے رکھا ہے ابن مسیب کا بیان ہے کہ (اس نام کی وجہ سے ہمیشہ ہمارا خاندان سختی میں مبتلا رہا) حزن کے معنی ہیں سخت زمین اور سہل کے معنی ہیں نرم زمین (بخاری)

اچھے نام

۲۵۷۱ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَنَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمُوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَحِبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ أَحَبُّهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ وَ أَحَبُّهَا حَرْبٌ وَ مَرْثَةٌ - رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ

حضرت ابی وہب جنیمی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء کے ناموں پر..... اپنے نام رکھو اور خدا کے نزدیک بہترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور زیادہ سچے (معنی کے اعتبار سے یا واقع کے مطابق) نام حارث (کسب کرنے والا) اور ہمام (قصد و ارادہ) ہیں اور بدترین نام حرب (لڑنا) اور مرثہ (تلخی) ہیں۔

بَابُ الْبَيَانِ وَالشَّعْرِ

بَيَانٌ أَوْ شَعْرٌ كَابِيَانٌ

فصل اول

بعض بیان سحر کی تاثیر رکھتے ہیں

۳۵۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِيمٌ رَجُلَانِ مِنَ
الْمَشْرِقِ قَطَطَا فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ
لَسِحْرًا - (رواہ البخاری)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ دو اشخاص مشرق کی جانب سے آئے
اور درخوب فصاحت و بلاغت سے گفتگو کی۔ لوگ ان کی تقریر اور بیان
کو شکر شدہ و حیران رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض
بیان سحر کا (اثر رکھتے ہیں) (بخاری)

بعض اشعار حکمت و دانائی کے حامل ہوتے ہیں

۳۵۴۳ وَعَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
بعض شعر (پُر آرز) حکمت ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کلام میں مبالغہ آرائی کی ممانعت

۳۵۴۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا
- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
ہلاک ہوئے کلام میں مبالغہ کرنے والے۔ تین مرتبہ آپ نے
یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

ایک مبینہ بر حقیقت شعر

۳۵۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَدٌ فِي كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ
كَلِمَةً لِبَيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
کسی شاعر نے اگر کوئی سچی بات کہی ہے تو وہ لبید کا قول ہے یعنی یہ کہ
ہر چیز باطل ہے۔ (بخاری و مسلم)

علم و حکمت کے حامل اشعار سننا مسنون ہے

۳۵۴۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ
مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةٍ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ
نَعَمْ - قَالَ هَيْه فَاسْتَدْثُهُ بَيْتًا - فَقَالَ هَيْه
ثُمَّ اسْتَدْثُهُ بَيْتًا فَقَالَ هَيْه حَتَّى اسْتَدْثُهُ
مِائَةَ بَيْتٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمر بن شریفؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز
رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (یعنی آپ کی سواری پر) سوار ہوا
آپ نے مجھ سے فرمایا تم کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں میں
نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا
اور سناؤ میں پھر ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور سناؤ۔ اسی طرح میں سو شعر
سنائے۔ (مسلم)

آنحضرت کا ایک شعر

۳۵۴۷ وَعَنْ جُنْدُبِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمُسَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ
لِصَبْعِهِ فَقَالَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا صَبْعٌ دَمِيَتْ

حضرت جندبؓ کہتے ہیں نبی ﷺ ایک لڑائی میں دغوزہ
(اُحد میں) شریک تھے کہ آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی آپ نے (انگلی کو
مخاطب کر کے) تو ایک انگلی ہے (یعنی جسم کوئی بڑا عضو نہیں) اور خون

غزوہ ہند کے موقع پر ہجر بڑھنے والے صحابہ کے حق میں آنحضرت کی دعا

۲۵۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُحْمِلُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجَاهِدُهُمْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفُ الرِّفْقَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ - (متفق عليه) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں مہاجرین اور انصار نے خندق کو کھودا اور مٹی کو اٹھا کر اٹھا کر پھینکا شروع کیا (وہ کام میں مشغول تھے) اور کہتے جاتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد کے ہاتھ پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں گے (جہاد کریں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں فرماتے تھے اے اللہ! زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ (بخاری و مسلم)

ہر وقت شعر و شاعری میں متفرق رہنے اور بڑے شعر کی مذمت

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ بَيْتٌ كَوَيْبٌ يَبْهَرُ لَنَا جَوَيْبٌ كَوُخْرَابٍ كَرَمٍ اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر کو بھرے (شعر سے مراد مذموم شعر ہے) (بخاری)

فصل دوم

شعری جہاد کی فضیلت

۲۵۸۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَانَمَا تَرَمَوْا لَهُمْ بِمَنْظَرِ النَّبْلِ دَوَاهٍ فِي شَرْحِ الشُّبَّةِ رَفِيٍّ إِلَيْهِ سَيْعَابٌ لَا بَيْنَ عَبْدٍ الْبَرِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَرَى فِي الشَّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُحَادِّثُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ - حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خداوند تعالیٰ نے شعر کے متعلق جو حکم نازل فرمایا ہے ظاہر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم کافروں کو شعر سے اسی طرح مارتے ہو جس طرح تیروں سے۔ (شرح السنہ) اور کتاب الشُّبَّةِ میں ابن عبد البر سے منقول ہے کہ انھوں نے (یعنی کعب نے عرض کرتے ہوئے) کہا کہ یا رسول اللہ! شعر کی بابت آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مومن اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔

کہ کوئی ایمان کی نشانی ہے

۲۵۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعَفْوُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبِدْءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ - (رواه الترمذی) حضرت ابی اُمَامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیا اور زبان ایمان کی دو شاخیں ہیں اور دل آزار گفتگو اور بیہودہ باتیں نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

بے فائدہ بیان آرائی مکروہ ہے

۲۵۸۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَفْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَابِسُكُمْ أَخْلَقًا وَأَلَّاتُ الْغَضَبِ إِلَيَّ وَأَبْعَدُكُمْ مِنِّي مَسَاوِيكُمْ أَخْلَقًا التُّرَاوُونَ الْمُنْشِدُونَ (رواه البيهقي في شعب الإيمان) حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مجھ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب اور محمد سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں زیادہ خوش اخلاق ہیں اور بغض و عناد سے دور ہیں اور بد اخلاق وہ ہیں جو زیادہ باتیں بنانے والے بے احتیاطی سے فضول باتیں کر کے

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ فِي رَوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرَاءَ دُونَ وَالثَّمَنَ دُونَ قَمَا الْمُتَفَهِّمُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ)۔
والے ہیں۔ (بہتقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے جابر سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں عرض کیا متفہمون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا تکبر کرنے والے)۔

ایک پیش گوئی

۳۵۸۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک ایسی قوم پیدا نہ ہو جائے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جس طرح گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں (یعنی اپنی زبانوں کو کھانے کا وسیلہ قرار دیگی اور بھونٹتی باتوں یا فصاحت و بلاغت یا مدح و ذم سے روٹی کھائے گی۔ (احمد)

زبان دراز اور کھنی چٹری باتیں بنانیوالا خدا کو ناپسندیدہ ہے

۳۵۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّدُ بِلسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلسَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اظہار فصاحت و بلاغت میں اپنی زبان سے کھاد یعنی اپنی زبان کو دانتوں کے گرد اس طرح حرکت دے جس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ الفاظ کو اس طرح ادا کرے کہ زبان کو غیر معمولی حرکت ہو)

(ترمذی۔ البودادی۔ یہ حدیث غریب ہے)

بے عمل واعظ و خطیب کے بارے میں وعید

۳۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةً أُمْرِي بِي يَقُومُ تَقَرُّمٌ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيفٍ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب (وعظ گو۔ لکچرار) جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

جرب زبانی کے بارے میں وعید

۳۵۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرَفَ الْكَلَامَ لِنَفْسِهِ بِحُ قُلُوبِ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبُخَارِيُّ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (فصاحت و بلاغت یا مکرو و فریب کی) ایسی باتوں کو سیکھے کہ ان سے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو حاصل کر لے خداوند تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو اس کے نفل قبول فرمائے گا نہ فرض (یعنی اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔) (البودادی)

مختصر تقریر بہتر ہوتی ہے

۳۵۹۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا
حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے کھڑے ہو کر فصاحت

قَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عُمَرُ وَكَوْفَصَدَا
فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرَ آلَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ لَوْ أُمِرْتُ
أَنْ تَجُوزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ -

دروداً ابو داؤد (تقریر بہتر ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

بعض علم جہالت ہوتے ہیں

۲۵۹۲ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ
آبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيِّنِ سِحْرًا وَ
إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ
مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا - (رواہ ابو داؤد) ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت حسان کی فضیلت

۲۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقَعُ لِحْصَانٍ مَنبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا
يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَنَافِخُ وَ
يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ
حَسَانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَخَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواہ البخاری)

مدی کا جواز

۲۵۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ الْبُحْشَةُ وَكَانَ حَسَنُ الْقَوَائِدِ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا
الْبُحْشَةُ لَا تُكْثِرِ الْقَوَائِدَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعْفَةَ
النِّسَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعر کی خوبی و برائی کا تعلق اس کے مضمون سے ہے

۲۵۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُرَيْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحْسَنُهُ حَسَنٌ
وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ - (رواہ الدارقطنی)

قَارَوِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مَرْسَلًا - (دارقطنی)

شعر کی بُرائی؟

۴۵۹۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ
تَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدِيجِ
إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُشِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَيَّ أَهْمِكُمْ
الشَّيْطَانُ لَا أَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قِيحًا خَيْرٌ
لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام عرج میں (مکہ کے راستہ میں ایک گاؤں میں) جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کے اشعار سن کر فرمایا۔ اس شیطان کو کپڑو، یا اس شیطان کو روک لو۔ انسان کا پیٹ پیٹ بھرنے سے بہتر ہے کہ اس میں شعر بھرے ہوں۔ (مسلم)

راگ و گنا لفاق کو پیدا کرتا ہے۔

۴۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقُلُوبِ كَمَا
يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْجَمَانِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گانا یا راگ اس طرح دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ (بیہقی)

باجے گلے کی آواز اُٹے تو کانوں میں انگلیاں ڈال لو

۴۵۹۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ
فَسَمِعَ مَرَّامًا رَافِقًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي إِذْنَيْهِمَا عَنِ
الطَّرِيقِ إِلَى الْبَابِ الْأَخِيرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعْدَ
يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا وَلَيْتَ لَا تَرَفِعَ ابْنِ عُمَرَ
مِنْ إِذْنَيْهِمَا فَإِنْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَرٍّ أَوْ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا
صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذَا ذَاكَ صَغِيرًا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ جا رہا تھا کہ حضرت ابن عمرؓ نے بانسری کی آواز سنی اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور راستہ سے ہٹ کر دُور چلے گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ نافع! تجھ کو آواز آ رہی ہے تو بھی بانسری کی آواز سن رہا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں انھوں نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ اپنے ”لے“ کی آواز سنی اور اپنے ہی کیا جو میں نے اس وقت کیا۔ نافعؓ کہتے ہیں کہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالشَّمِّ

زبان کی حفاظت غیبت اور بُرائی کا بیان

فصلُ اوّل

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کر نیوالے کو آنحضرتؐ کی طرف سے جنت کی بشارت

۴۵۹۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُمْضِي لِي مَا بَيْنَ الْحَيَةِ
وَمَا بَيْنَ رَجُلَيْهِ آضِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ سے اس کا عہد کرے کہ وہ اپنے دونوں کلوں کے درمیان کا چیز (یعنی زبان اور دانٹوں) اور اپنے دونوں پاؤں کی درمیان چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا (اور لوگوں کو برا نہ کہے گا نہ کسی کی بُرائی)

اور غیبت کرے گا اور بدکاری و زنا وغیرہ سے بچے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کر لوں گا۔ (بخاری)

زبان پر قابو رکھو

۴۶۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ ضَمَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا يَأْلَافُ فَرَحَ اللَّهِ بِهَا دَرَجَاتٍ وَلَا تِلْكَ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا يَأْلَافُ يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبَعْدَ مَا بَيَّنَّ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بندہ بعض وقت ایسی بات زبان سے کہتا ہے جس سے خداوند تعالیٰ اس بات کے بدلے میں اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات بندہ ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور وہ اس سے واقف نہیں ہوتا اور وہ بات اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کلمہ اسے دوزخ میں اتنی دوری پر ڈال دیتا ہے جتنی کہ مشرق و مغرب میں دوری ہے۔

کسی مسلمان کے حق میں بدزبانی و بدگوئی فسق ہے

۴۶۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور مسلمان کا مار ڈالنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)

کسی مسلمان کو برا کہو

۴۶۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ رَجُلٍ قَالَ لَا خِيَةَ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک اس کلمہ کفر کا مستحق قرار پاتا ہے (یعنی دونوں میں سے ایک کافر ٹھہرتا ہے) اگر وہ شخص جس کو کافر کہا گیا ہے تو اس کلمہ کا وہی مستحق ہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کی طرف فسق کی نسبت نہ کرو

۴۶۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَ لَا يَرْمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی اس لئے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری)

کسی شخص کو دشمن خدا نہ کہو

۴۶۰۴ وَحَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَادَّ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو کافر کہے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایس کی کالم گونج کا سارا گناہ ابتداء کر نیوالے پر ہوتا ہے؟

۴۶۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانِ قَالَا فَعَلَا
حضرت انسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر دو شخص ایک دوسرے کو برا کہیں تو اس برا کہنے کا گناہ اس

الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔

شخص پر ہوگا جس نے پہل کی ہے وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم جب تک کہ (درواہ مسلم) مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے یعنی ظالم سے زیادہ برا نہ کہے۔ (مسلم)

کسی پر لعن طعن کرنا نہایت نامناسب بات ہے

۴۶۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي بِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا۔ (درواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق (یعنی مومن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔ (مسلم)

۴۶۰۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَاتِ اللَّعَانَيْنِ لَا يَكُونَنَّ شَهِدَآءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (درواہ مسلم)

حضرت ابی الدرداءؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”زیادہ لعنت کرنے والے لوگ قیامت دن نہ تو شہادت دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔“

کسی کی طرف انخروی ہلاکت کی نسبت نہ کرو

۴۶۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَفَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ۔ (درواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی آدمی یہ کہے کہ ہلاک ہو جائیں لوگ تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ (مسلم)

منہ دیکھی بات کروالے کی مذمت

۴۶۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَجِدُوا شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا النُّفُوسِ الَّذِي يَأْتِيَهُ هُوَ لَأَعْيُ بَوَّحُهُ وَهُوَ لَأَعْيُ بَوَّحُهُ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے دن بدترین لوگوں میں ان کو پاؤ گے جو دُمنہ رکھنے والے منافق ہوں گے (یعنی منہ دیکھی بات کہتے ہوں گے) ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے اور ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

چغل خور کے بارے میں وعید

۴۶۱۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَانٌ رُمِّقَ عَلَيْهِ دَفِي زِدَ آيَةٍ مُسْلِمٍ تَتَمَّامٌ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے ”چغل خور جنت میں نہ جائیں گے“

سیح بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید

۴۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْصِّدْقِ فِي خَاتِ الصِّدْقِ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ وَالْأَلْبَرِ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَدَّثُ بِالْصِّدْقِ حَتَّى يَكُتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَلَا يَأْكُمُ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفَجْوِ ذَاتِ الْفَجْوِ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَدَّثُ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سیح بولنا اختیار کر داس لئے کہ سیح بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سیح بولتا اور سیح بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں صدق لکھا جاتا ہے اور جو کلمہ جھوٹ سے اس لئے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے)

الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا أَبَارِمْتُكَ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ أَيْبَةُ الْمُسْلِمِ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَرْوِيَنَّ
الْبَرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ يَجْعَلُكَ فِي
الْفُجُورِ يَهْدِي إِلَى النَّارِ۔

والا لکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)
اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سچ بولنا سچی ہے اور نیک
بہشت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور
دوزخ میں لے جاتا ہے۔

دروغ مصلحت آمیز جھوٹ کے زمرہ میں نہیں آتا

۴۶۱۲ وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذِبُ
أَلَّا يَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولَ خَيْرًا
لِيَنِي خَيْرًا۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرتا ہو
نیک باتیں کہتا ہو اور بھلی باتیں پہنچاتا ہو (یعنی دلو آدمیوں کو جانچو
کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح کرنا مقصود ہو اگرچہ ان
میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو۔ (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو۔ (بخاری و مسلم)

جھوٹی اور مبالغہ آمیز تعریف کرنے والے کی مذمت

۴۶۱۳ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسود قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمُنَافِقَ
فَاخْتَوُوا فِي دُجَاهِهِمُ التَّارَابَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۴۶۱۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ رَجُلٍ عَلَى
رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ
قَطَعَتْ عَنِّْي أَخِيكَ ثَلَاثًا مَن كَانَ مِنْكُمْ مَا دَحَا
لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا وَاللَّهُ حَسْبُهُ
إِنْ كَانَ يُرَايَ إِنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا يَزِيغِي عَلَى
اللَّهِ أَحَدًا۔

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ کے ساتھ تعریفیں کرتے
ہوں (جھوٹی تعریف کرتے ہوں) تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو (مسلم)
حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک شخص کی رسول اللہ
کے سامنے (مبالغہ کے ساتھ) تعریف کی۔ آپ نے تعریف کرنے والے
سے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر تو نے اپنے بھائی کی گردن مار دی تین بار
آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا۔ اگر تم کسی کی تعریف کو
ضروری سمجھو تو اس طرح کہو کہ میں فلاں شخص کی نسبت یہ خیال رکھتا
ہوں یا فلاں شخص کو میں ایسا سمجھتا ہوں (مثلاً مرد صالح یا مرد
سچی) اور اللہ تعالیٰ حقیقت حال سے خوب واقف ہے وہی حساب کرنے والا اور خبر دینے والا ہے اور یہ بھی اس صورت میں کہ جب کہ
اس شخص کی نسبت ایسا ہی خیال رکھتا ہو اور خدا پر کسی شخص کی نسبت یقین کے ساتھ یہ حکم نہ لگاتے کہ وہ یقیناً ایسا ہی ہے (بخاری و مسلم)

غیبت کے معنی اور اس کی تفصیل

۴۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ
قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ
إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبَتْهُ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا خُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدْ
اغْتَبَتْهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتْهُ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
سے پوچھا۔ تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ
اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی
کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہی) پوچھا
گیا اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے
تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ بُرائی
موجود ہو جس کا تو نے ذکر کیا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اگر وہ بُرائی
اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔ اور ایک روایت

میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ فرمایا اگر تو نے ایسے بھائی کی وہ برائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

فحش گو بدترین شخص ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپؐ صحابہؓ سے فرمایا اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ یہ اپنی قوم میں بُرا آدمی ہے جب وہ شخص آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا تو آپؐ کشادہ پیشانی سے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر اس سے باتیں کیں پھر جب وہ چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ اس شخص کی نسبت ایسا ایسا کہا تھا۔ پھر آپؐ اس سے کشادہ پیشانی ملاقات کی اور مسکرا کر اس سے باتیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے مجھ کو فحش گو کہہ پایا۔ بدترین آدمی خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کو لوگ ان کی برائی سے ڈر کر چھوڑ دیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جن کی فحش گوئی سے ڈر کر لوگ ان سے دور دور رہیں۔ (بخاری و مسلم)

اپنے عیب کو ظاہر نہ کرو

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت عافیت میں ہے (یعنی اس پر کوئی سخت عذاب نہ کیا جائے گا) مگر وہ لوگ عافیت میں نہیں ہیں جو بُرائی کو ظاہر کر کے والے ہیں اور یہ بات کسی قدر بے پروائی (بے فہمی) کی ہے آدمی رات کو کوئی (بُرا) کام کرے اور صبح ہوئے پر جب اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے عیب کو چھپا لیا ہو، وہ لوگوں سے یہ کہتا پھرے کہ لے فلا نے میں نے رات کو ایسا ایسا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے عیب کو ڈھانک لیا تھا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے پردہ کو سپاک کر دیا۔ یعنی جس عیب کو خدا نے چھپایا تھا اس کو لوگوں پر ظاہر کر دیا (بخاری و مسلم) اور ابو ہریرہؓ کی حدیث ”مَنْ كَانَ الْخَبْرُ ضَيْفًا فَكَانَ الْخَبْرُ ضَيْفًا“ کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

جھوٹ اور مخالفت کو ترک کرنے والے اور اخلاق و اطوار کو اچھا بنانے والے کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ جھوٹ خوار بن جائے اور نارا ہو اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص نزاع کو ترک کر دے اس حال میں کہ وہ حق پر تھا اس کے لئے جنت کے درمیان محل بنایا جاتا ہے اور

۴۶۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اسْتَذِنُوا لَدَى فَيْعَسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَلَقَّى النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا أَتَمَّ تَلَقَّيْتُ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَى عَاهَدْتَنِي فَمَا شَأْنُ أَتَشَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ إِيقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ أُمَّتِي مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ ذَلَّتْ مِنَ الْمُحَانَةِ أَنْ تَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبَحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا هَذَا لَنْ عَمِلْتُ أَبَا دَحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيَصْبَحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فِي بَابِ الضَّيْفَةِ۔

۴۶۱۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَيْنِي لَهُ فِي رَيْصِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْبَغْيَ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ بَيْنِي لَهُ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَنَّنَ حُلُقَهُ بَيْنِي لَهُ فِي

أَعْلَاهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ فِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ)

جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنایا اس کے لئے جنت کی بلند یوں پر محل بنایا جاتا ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ غریب ہے)۔

جنت اور دوزخ میں لے جانے والی چیزیں

۴۶۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسُ النَّارَ الْأَجْوُ وَنَارِ الْفَمِّ وَالْفَرْجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ جنت میں آدمی کو اکثر کون سی چیز داخل کرتی ہے؟ (وہ چیز) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسن خلق ہے اور تم جانتے ہو دوزخ میں لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے؟ وہ دو چیزیں ہیں مُنہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی)۔

کلمہ خیر اور کلمہ شرکی اہمیت

۴۶۲۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ التَّجَلَ لَيْتَكُمْ بِأَلِكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغُهَا يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يُفْلَقُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيْتَكُمْ بِأَلِكَلِمَةٍ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغُهَا يَكْتُبُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يُفْلَقُ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

حضرت بلال بن حارثؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انسان کلمہ خیر اپنی زبان سے بولتا ہے لیکن اس کی قدر و منزلت نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اپنی خوشنودی ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرے اور انسان ایک کلمہ بد اپنی زبان سے نکالتا ہے لیکن اس کی حقیقت نہیں جانتا اور خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس پر اپنے غیظ و غضب کو ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرے۔ (شرح الشُّنَّة - مالک، ترمذی اور ابن ماجہ سے بھی یہ روایت ہے)

جھوٹے لطیفوں کے ذریعے لوگوں کو ہنسوانے والے کے بارے میں وعید

۴۶۲۱ وَعَنْ يَهْرَبْنَ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِمَنْ يَخْدُثُ قِيْلًا بَلِيْضًا يَصْحَكُ بِهِ الْقَوْمُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یہر بن حکیمؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے افسوس ہے اس شخص پر جو گفتگو کرے اور جھوٹ بولے اس لئے کہ لوگوں کو ہنسائے افسوس ہے اس پر، افسوس ہے اس پر۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

مسخرے پن اور زبان کی لغزش سے بچو

۴۶۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُصْحِكَ بِهِ النَّاسُ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدُ مَمَاتَيْنِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَأَنَّهُ لَيَزِلُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انسان ایک بات کہتا ہے اور اس لئے کہتا ہے کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تو وہ اپنی اس بات کے سبب دوزخ کے اندر گرتا ہے اتنی دداری سے گرتا جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور انسان

لہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں خدا اس کو ایسی باتوں کی توفیق دیتا ہے جو رضائے الہی کا موجب ہوں اور دوزخ میں اس کو ہر قسم کے عذاب سے بچاتا ہے۔ اسی طرح اس شخص کا حال ہے جس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم۔

عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَنْزِلُ عَنْ قَدَمِهِ - اپنی زبان کے سبب پھسلتا ہے قدموں سے پھسلنے سے زیادہ سخت۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (بیہقی)

ایک چپ لاکھ بلا ملتی ہے

۴۶۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ) (احمد - ترمذی - دارمی - بیہقی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (یعنی خاموشی نجات کا ذریعہ ہے)۔

دنیا و آخرت میں نجات کے ذریعے

۴۶۲۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَالْيَسَعَكَ بَيْنُكَ وَآبِكَ عَظَاظِيَّتِكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) (احمد - ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور پوچھا کہ نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اپنے گھر میں پڑے رہو اور اپنے گناہوں پر رُو - (احمد - ترمذی)

تمام اعضاء جسم زبان سے عاجزی کرتے ہیں

۴۶۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ يَتَرَفَّعُ الْأَعْضَاءُ كُلُّهَا تُكْفِرُ اللِّسَانُ تَقُولُ إِنِّي اللَّهُ فَيُنَافَا نَاخُنُ بِكَ خَائِبٌ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

حضرت ابی سعید مرقدہ عار وایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، آدم کا بیٹا (انسان) جب صبح کرتا ہے (یعنی سو کر صبح کو اٹھتا ہے) تو جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں خدا سے ڈرا اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں تو اگر ٹھیک رہے گی ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور تو کجروی اختیار کرے گی تو ہم بھی کجروی میں آسلا کیا ہے؟

۴۶۲۶ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَسِنَ إِسْلَامُهُ أَلَمَّ بِتَرْكِهِ مَا لَا يَعْزِيهِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ) (ترمذی - بیہقی)

علی بن حسین کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ ہے۔ (مالک و احمد - ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور ترمذی و بیہقی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔

کسی کی آخرت کے بارے میں یقین کے ساتھ کوئی حکم نہ لگاؤ

۴۶۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّيْتُ رَجُلًا مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشَرُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكُنَّ فِيمَا لَا يَعْزِيهِ أَوْ يَخِلُ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص نے وفات پائی (تو کسی) ایک مرد نے کہا تجھ کو خوشخبری ہو جنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تو یہ بات کہتا ہے شاید حقیقت حال سے تو واقف نہیں ہے ممکن ہے اس نے بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو اور یہی ایسی چیزیں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آئے (مثلاً علم، پانی اور ملک وغیرہ میں)۔

زبان کے فتنے سے بچو

۴۶۲۸ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَآخِذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هَذَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت سفیان بن عبد اللہ تقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جن چیزوں کو آپ میرے لئے خوفناک فرماتے ہیں ان میں سے زیادہ خوفناک کون سی چیز ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو کپڑا اور فرمایا اس کو (میں سے) زیادہ خوفناک سمجھنا ہوں (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

جھوٹ بولنا حفاظت کر نیوالے فرشتوں کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔

۴۶۲۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِمَّنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو (حفاظت کرنے والے) فرشتے اس کی جھوٹ کی بو سے میل بھر (کوس بھر) دور چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

کسی کو اپنے جھوٹ کے دھوکے میں مبتلا کرنا بہت بڑی خیانت ہے

۴۶۳۰ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْخَضَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُخَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سفیان بن اسید خضریٰ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس بات کو سچ اور درست سمجھاؤ حقیقت میں تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہے۔ (ابوداؤد)

دور وید کے بارے میں وعید

۴۶۳۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا جَهَنِّ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں جو شخص ذرا جہنم کا (کسی سے کچھ کہتا ہو اور کسی سے کچھ) مٹا لے یوم القیامہ میں اس کے دہانے سے آگ کی زبان ہوگی۔ (دارمی)

کمال ایمان کے منافی چیزیں

۴۶۳۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا بِاللَّعَانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن (کامل) نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ محش کرنے والا زبان دراز۔ (ترمذی - بیہقی)

بیہقی کی ایک روایت میں وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

بیہقی کی ایک روایت میں وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۶۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَانًا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن (کامل) زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن کو زیادہ لعنت کرنا مناسب نہیں ہے۔ (ترمذی)

بدعا کر نیکی ممانعت

۴۶۳۲ وَعَنْ سَمَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا يَغْضَبِ اللَّهُ وَلَا يَجْهَنَّمَ وَفِي رِوَاةٍ لِابْنِ أَبِي رَوَاحَةَ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے آپس میں اس طرح لعنت نہ کرو تجھ پر خدا کی لعنت ہو اور غضب الہی نازل ہونے کی بددعا کرو اور نہ دوزخ میں داخل ہونے کی بددعا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۳۵ وَعَنْ أَبِي ذَرْدَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا مَرَعَدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَعْلُقُ الْوُجُوهُ السَّمَاءُ وَذُنُهَا شَمٌ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتَعْلُقُ أَبْوَئُهَا وَذُنُهَا شَمٌ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمًا لَا خَافَا لَمْ تَجِدْ مَسَاعًا رَجَعْتُ إِلَى اللَّهِ لَعْنَتِي فَإِنْ كَانَ لَدَيْكَ أَهْلٌ وَإِلَّا رَجَعْتُ إِلَى تَائِلِهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جو شخص لعنت کے قابل نہ ہو اس پر لعنت کرنا خود اپنے آپ کو مبتلائے لعنت کرنے کے برابر ہے۔ حضرت ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس لعنت پر بند کر دیئے جاتے ہیں (یعنی اس لعنت کو آسمان پر جانے کا راستہ نہیں دیا جاتا) پھر وہ لعنت زمین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور زمین دروازے بھی اس پر بند کر دیتے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے (اور اس جانب بھی وہ راستہ نہیں پاتی) آخر وہ اس شخص یا چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کی اہل اور مستحق ہو تو اس پر ٹھہر جاتی ہے اور اگر وہ اہل و مستحق لعنت کا نہیں ہے تو لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۶۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا نَزَعَتْهُ الرِّجَّةُ لَا تَلْعَنُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَا مِيرَةٌ وَلَا نَهْ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ يَا هُلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہوائے ایک شخص کی چادر کو اڑا دیا اس شخص نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر اس لئے کہ وہ مامور ہے (یعنی حکم الہی سے چلتی ہے) اور واقعہ یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اگر وہ چیز لعنت کی اہل و مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

لے بے برون کے سامنے ایک دوسرے کی بُرائی نہ کرو

۴۶۳۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْعَنُ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَخْرِجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الْقَبْدَرِ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھ کو کسی شخص کے متعلق کوئی بُری بات نہ سنائے اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کے متعلق کوئی بُری بات نہ سن کر میرے دل میں کینہ نہ ہو) اور نہ میں کسی سے ناراض ہوں (ابوداؤد)

۴۶۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْلُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَرَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا صوفیہ کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت) آپ کے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی وہ پستہ قد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا پر غالب آجائے۔ یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے۔

در مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا۔ یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

بدگوئی غیب دار بناتی ہے اور نرم گوئی زینت بخشتی ہے

۴۶۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَأْنُهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا ذَانُهُ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز یا امر میں فحش یا سخت کلامی ہو وہ فحش اس چیز کو غیب دار بنا دیتا ہے اور جس چیز یا جس امر میں حیا ہو، وہ حیا اس چیز کی زینت (رداۃ الترمذی) کا سبب بنتی ہے۔ (ترمذی)

عار دلانے والے کے بارے میں وعید

۴۶۴۰ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مَنْ ذَنَّبَ قَبْلَ مَا بَرَأَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَمِّمٍ لِأَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ رَفِيعٌ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔
حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان بھائی کو (اس گناہ پر جو وہ پہلے کر چکا ہے) عار دلاتے (یعنی اس کو شرم و غیرت دلاتے یا اس پر اس کو سرزنش و ملامت کرے) تو وہ عار دلا والا مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس گناہ سے جس پر شرم دلاتی بات ہے وہ گناہ مراد ہے جس سے اس نے توبہ کر لی ہو (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے کہ اس کے راوی خالد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔)

کسی کو مصیبت میں دیکھ کر خوشی کا اظہار مت کرو

۴۶۴۱ وَعَنْ وَائِلَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْهَرِ السَّمَاءُ لِإِخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ۔
حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے (اس مسلمان) بھائی کو (جو کسی دینی یا دنیوی مصیبت میں مبتلا ہو) دیکھ کر تو خوش نہ ہو (اس لئے کہ اگر تو دشمنی کے سبب اس کو مصیبت میں پا کر خوش ہوگا تو) اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھ کو (اس مصیبت میں) مبتلا کرے گا۔ (ترمذی - یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

کسی کی نقل اتارنا حرام ہے

۴۶۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكِيَّتُ أَحَدٍ أَدَانِي لِي كَذَا وَكَذَا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں کسی کی نقل کرنے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ میرے لئے ایسا یا اور ایسا ہو (یعنی میں کسی کے عیب کی نقل کو پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھ کو دنیاوی مال میں سے کتنا ہی دیا جائے کسی کی نقل کرنا غیبت میں داخل ہے۔ (ترمذی - یہ حدیث صحیح ہے۔)

خدا کی رحمت کو کسی کے لئے مخصوص و محدود نہ کرو

۴۶۴۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ دَكَبَتْ ثُمَّ نَادَى
حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پاؤں کو باندھ کر مسجد میں داخل ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز کا سلام پھیر کر اٹھا اور مسجد سے باہر آیا اپنے اونٹ کا پاؤں کھولا اس پر سوار ہوا اور یہ کہتا ہوا حیل دیا

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَرَحِمَةً رَحْمَتِكَ فِي رَحْمَتِنَا
 أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اتَّقُوا كُونَ هُوَ أَضِلُّ أَمْ يَعِيدُ أَلَمْ تَسْمَعُوا
 إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -
 وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا
 فِي بَابِ الْإِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ -

اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور محمد پر رحم کر اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک
 نہ کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سکر) فرمایا تمہارے خیال میں
 یہ دیہاتی زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ تم نے سنا نہیں اُس نے کیا
 کہا؟ صحابہ رضی عنہم نے عرض کیا ہاں ہم نے سنا۔ (ابوداؤد)
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث باب کفی بالمرء کذباً باب الاعتصام میں بیان کی
 گئی ہے۔

فصل سوم

فاسق کی تعریف و توصیف نہ کرو

۴۶۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَرَأَ لَهُ الْعَرْشُ -
 ۴۶۴۵ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيعُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَامٍ) -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند تعالیٰ غصہ کرنے والے
 پر غصہ ہوتا ہے اور (تو) تعریف سے عرش الہی کانپ اٹھتا ہے
 (بیہقی)

خیانت و جھوٹ ایمان کی ضد ہیں

۴۶۴۵ وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيعُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَامٍ) -
 ۴۶۴۶ وَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ مِنْ بَخِيلٍ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ مومن سوائے جھوٹ اور خیانت کے تمام خصلتوں پر پورا کیا
 جاتا ہے۔ (احمد اور بیہقی نے اس کو شعب الایمان میں سعد بن ابی دق
 سے روایت کیا ہے۔)

صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 گیا "کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟" آپ نے فرمایا "ہاں، دھوکا دے" پھر پوچھا
 گیا "کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟" فرمایا "ہاں، دھوکا دے" پھر پوچھا گیا کہ
 "کیا مسلمان جھوٹا ہوتا ہے؟" فرمایا "نہیں" (مالک۔ بیہقی نے شعب
 الایمان میں مرسل روایت کیا)۔

شیطان کی فتنہ خیزی

۴۶۴۷ وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَمْتَلِئُ فِي مَوَدَّةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ -
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیطان کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے
 ایک جماعت کے پاس آتا اور اس سے جھوٹی باتیں کہتا ہے پھر یہ جماعت
 منتشر ہو جاتی ہے اور اس میں کا ایک آدمی یہ کہتا ہے میں نے ایک شخص
 سے جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا میں نے یہ بات سنی ہے۔
 (مسلم)

برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے

۴۶۴۸ وَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ -
 حضرت عمران بن حطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ

مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے کہا ابوذرؓ! یہ تنہائی کیسی ہے؟ ابوذرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تنہائی بُرے ہنشین سے بہتر ہے اور صالح ہنشین بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے برائی کی تعلیم سے۔ (بیہقی)

فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَهَدَأَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هَذَا الْوَحْدَانُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ الْوَحْدَانُ مُخْلِجٌ مِّنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ مِنَ الْوَحْدَانِ وَإِمْلَأْهُ الْخَيْرَ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

خاموشی اختیار کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (بیہقی)

۴۶۴۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَقَاهِرُ الذُّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِّنْ عِبَادَةٍ سِتِّينَ سَنَةً - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوذرؓ کو آنحضرتؐ کی چند نصائح

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے طویل حدیث بیان کی جو یہاں مذکور نہیں۔ اور پھر کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو نصیحت فرمائیے آپؐ فرمایا میں تجھ کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ خدا سے ڈرتے رہنا تیرے سارے کاموں (دینی و دنیوی) کی زینت و راستگی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الہی کو ضروری قرار دے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کا ذکر آسمان میں (فرشتوں کے درمیان) تیرے ذکر کا موجب ہوگا یعنی آسمان کے فرشتے اور اللہ تعالیٰ تیرا ذکر کریں گے) اور زمین میں معرفت کا سبب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ فرمایا خاموشی (طویل خاموشی) کو اختیار کر اس لئے کہ خاموشی شیطان کو بھگائی اور امور دین میں تیری مددگار ہوتی ہے (کہ تو تنہائی میں خاموشی کے ساتھ غور و فکر کرتا رہے)۔ میں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے۔ آپؐ فرمایا زیادہ ہنسنے سے اپنے آپ کو بچا اس لئے کہ

۴۶۵۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْهَبَ بِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ أَزِيدُنِي إِيمَانًا وَأُزِيدُنِي رِزْقًا قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَتُودُّ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مُطْرَدٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِمَا يَأْتِيكَ وَكَثْرَةً فِي الصَّحْبِ فَإِنَّهُ يُبَيِّتُ الْقُلُوبَ وَيَذْهَبُ بِزُورِ الْوُجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا تَعْلَمُ مَن تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے اور چہرے کی شگفتگی کو زائل کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ فرمایا سچی بات کہہ اگرچہ وہ تلخ ہو۔ میں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے۔ آپؐ فرمایا دینی امور کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ فرمایا جب کسی کی عیب گیری کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اس کے اظہار سے تجھ کو تیرا یہ خیال روک دے کہ تجھ میں بھی کچھ عیب ہیں (بیہقی)

خاموشی اور غور و فکر کی فضیلت

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوذرؓ! میں تجھ کو دو ایسی باتیں بتلاؤں جو نہایت سبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کی ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ ابوذرؓ نے عرض کیا ہاں ضرور بتائیے!

۴۶۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهِيرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ

قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ الْخَلْقُ وَالْإِنْسَانُ
نَفْسِي يَبِيدُ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (بہقی)

۴۶۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بَكْرُ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَفِيقِهِ قَالَتْ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَنَ ابْنَيْنِ وَصِدَّيْنِ كَلَّا وَسَرَّ
الْكُفْبَةَ فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَفِيقِهِ
ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا أَعُوذُ بِكَ الْبَيْهَقِيُّ إِلَّا حَادِثُ الْخَمْسَةِ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام ابو بکر
کو کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں
کو یکجا دیکھا ہے (یعنی تم نے کسی ایسے مسلمان کو دیکھا ہے جو نہایت سچا
ہو اور لعنت بھی کرنا ہو؟) قسم ہے پروردگار کے کہ (دو دنوں یا تین
ایک شخص میں ہرگز جمع) نہیں ہو سکتیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسی
روز اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا اور پھر نبی ﷺ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آئندہ میں (کبھی) ایسا نہ کروں گا۔ (بہقی)

زبان کی ہلاکت خیزی اور ابو بکر صدیق کا خوف

۴۶۵۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا
عَلَىٰ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يُحَدِّثُ لِسَانَهُ فَقَالَ
عُمَرُ مَعَهُ غَفَرُ اللَّهِ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ
هَذَا أَوْدَدَنِي الْمَوَارِدَ.
رَوَاهُ مَالِكٌ (مالک)

اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس
آئے اور اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو (انگلیوں سے) پکڑ کر کھینچ رہے
تھے (یعنی زبان پر اظہار غضب کر رہے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے
خدا تمہاری مغفرت فرمائے (یعنی ایسا نہ کرو) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس
زبان نے مجھ کو ہلاکت کے مقامات میں ڈال دیا ہے۔ (مالک)

وہ چھ امور جو جنت کے ضامن ہیں

۴۶۵۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَضْمِنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ
أَضْمِنُوا لَكُمْ الْجَنَّةَ أَصْدُقُوا إِذَا أَحَدَثْتُمْ
أَوْ قَوْلًا أَوْ عَدْتُمْ وَأَدُّوا إِخَائَتِيكُمْ
أَحْفَظُوا أَرْوَاحَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا
أَيْدِيَكُمْ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (احمد - بیہقی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا جو
تم چھ باتوں کا میرے سامنے عہد کر دو میں تمہارے لئے جنت کا ضمان بن
جھاؤں گا: باتیں کر دو تو سچ بولو۔ وعدہ کر دو تو اس کو پورا کرو۔ تمہارے
پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو۔ اپنی شرم گاہ کو ہنسی حفاظت
کر دو۔ نگاہ کو نیچا رکھو۔ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو (یعنی کسی ظلم
نہ کرو)۔ (احمد - بیہقی)

اچھے اور برے بندے کون ہیں؟

۴۶۵۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ وَاسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ
إِذَا أَدْرَكَ اللَّهُ وَشَرُّ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاؤُونَ
بِالنِّمِيسَةِ الْمَفْرُوقُونَ بَيْنَ الْأَجَلَةِ الْبَاعُونَ الْبِرَاءَ
الْعَنَتَ. رَوَاهُمَا أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت عبدالرحمن بن عنام رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا
علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے
اور خدا کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں جھگلی کھاتے پھرتے ہیں،
دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور پاک لوگوں سے فساد
و گناہ اور ہلاکت و زنا کے متوقع رہتے ہیں۔ (احمد - بیہقی)

غیبت مفسد روزہ ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخص نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے ان سے فرمایا جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی)

۴۶۵۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مَلَائِي صَلَوةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمِينَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ أُعِيدُوا دُفُوعًا كَمَا وَصَلْتُمْ وَأَمُضُوا فِي مَوَاطِنِكُمْ وَأَقْضُوا يَوْمًا أَخَذَ قَالَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَأَغْتَبْتُمْ رَدَاكَ الْبَيْهَقِيُّ

غیبت زنا سے بدتر ہے

حضرت ابی سعید اور جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو خدا نہیں بخشتا جب تک کہ وہ اس شخص کو معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لئے توبہ نہیں ہے۔ (بیہقی)

۴۶۵۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيَذُفَّ فِي قِتْلَتِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قِتْلَتُهُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنِّي قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يُتُوبُ وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ - رَدَاكَ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

غیبت کا کفارہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس شخص کی توبہ غیبت کی ہے اس کی مغفرت کی دعا مانگ اور اس طرح کہہ کہ اے اللہ! ہم کو اور اُس کو بخش دے۔ (بیہقی نے اس کو "دعوات الکبیر" میں بیان کیا اور کہا اس روایت کی سند میں ضعف ہے۔)

۴۶۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغَيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اغْتَبْتَهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ - رَدَاكَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ وَقَالَ فِي هَذَا لَا سَنَاءَ مُعَفَّ -

وعدہ کا بیان

بَابُ الْوَعْدِ

فصل اول

بہو شخص اپنا وعدہ پورا کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کا جانشین اس وعدہ کو پورا کرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (خليفة اول) کے پاس علاء حضرت رضی اللہ عنہ (عامل) کے ہاں سے مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا کسی سے آپ نے کچھ وعدہ کیا

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بَنِ الْحَضَرَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلِهِ

عَدَّةً فَلَمَّا قَالَا جَاءَ بِرَفَقَتٍ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَلَبَسْتُ يَدَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَنَحْنَالِي حَتَّى قَعَدْتُ لَهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسِمِائَةٍ قَالَ خُذْ مِنْلَيْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھ کو آنا اور آنا مرحمت فرمائیں گے یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر کر۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک لپ بھر کر زر نقد دیا مثلاً کیا تو وہ پاسو تھے۔ پھر فرمایا پاسو پاسو دو مرتبہ اور گن لو۔

فصل دوم

آپ کے وعدہ کا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایفاء

۴۶۶۰ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَأَمَرَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوبًا فَخَذَ هَبْنًا نَقِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ خَلِجٌ يَعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَأَنَّهُ لَهٗ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّةٌ فَلِجِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَنَا بِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ دیکھا، بڑھاپا آپ میں ظاہر ہو چکا تھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ سے بہت مشابہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جماعت کو نیرہ جوان ادنیوں کے دینے کا حکم فرمایا تھا ہم ان ادنیوں کو لینے گئے تھے کہ آپ کی وفات کی خبر آگئی اور ہم کو کچھ بھی نہ دیا گیا پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے ہیں حاضر ہو اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انھوں نے ادنیوں کے دینے کا حکم دیا۔

ایفاء وعدہ کی عمل تعلیم

۴۶۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيتُ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَخَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ أَنَّهُ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِ أَنْظَرُكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن ابی الحسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے میں نے آپ سے ایک چیز خریدی تھی جس کی کچھ قیمت ادا کرنے سے باقی رہ گئی تھی۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں بقیہ قیمت لے کر آپ کی جگہ پر حاضر ہوں گا۔ میں اس وعدہ کو بھول گیا تیس دن مجھ کو یہ بات یاد آئی کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ پہنچا جہاں کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہیں مجھ کو کھینچو ہی آپ نے فرمایا: ”تو نے مجھ کو بڑی رحمت میں مبتلا کیا میں تین روز سے یہاں بیٹھا ہوا تیرا انتظار کر رہا ہوں۔“ (ابوداؤد)

ایفاء وعدہ کی نیت ہو اور وہ وعدہ پورا نہ ہو سکے تو گناہ نہیں

۴۶۶۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ أُمَّنَتِهِ أَنْ يَفِي لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْهُ الْمُبْعَاذُ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی وعدہ کرے اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ اس وعدہ کو پورا کرے گا اور کسی سبب سے وہ اس کو پورا نہ کر سکے اور وعدہ پورا نہ آئے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بچے سے بھی وعدہ کر دو تو پورا کر دو

۴۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَانِي أُمِّي

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز میری ماں نے

مجھ کو بلایا۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اور کہا ادھر آئیں تجھ کو دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے میری ماں سے پوچھا تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا انھوں نے کہا میں نے ایک کھجور دینے کا خیال کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامہ اعمال میں ایک جھوٹا لکھا جاتا رہے واقعہ عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بچپن کا واقعہ ہے جب کہ بچوں کو لالچ دے کر بلایا جاتا ہے۔ (ابوداؤد - بیہقی)

يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوَلَّمْتِ نَعْطِيَهُ شَيْئًا كُنْتُ عَلَيْكَ كَذِبَةً - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

فصل سوم

کسی شرعی اور حقیقی عذر کی بناء پر وعدہ خلافی کرنا مناسب نہیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے کسی سے کوئی وعدہ کیا (مثلاً یہ کہ تم فلاں جگہ آؤ اور دونوں شخصوں میں سے ایک نماز کے وقت تک وہاں نہ پہنچا اور دوسرا حج نماز کے لئے چلا گیا تو اس دوسرے شخص پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (بخاری)

۴۶۶۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدَهُمَا إِلَى ذِكْرِ الصَّلَاةِ وَذَهَبَ الَّذِي حَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِشْمَ عَلَيْهِ - رَوَاهُ رِذِيئُ

خوش طبعی یا مزاج کا بیان

بَابُ الْمِزَاجِ

فصل اول

آنحضرت کی خوش طبعی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے خوش طبعی اور احتیاط فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹی بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے عمیر تمہارا بغیر کیا ہوا (بغیر ایک چڑیا کا نام ہے جس کو لال یا ببل کہہ سکتے ہیں) اس کا بھائی عمیر اس سے کھیلنا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۴۶۶۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ يَا عَمِيرُ مَا فَعَلَ النَّعِيرُ كَانَ لَهُ نَعِيرٌ يَلْتَبُّ بِهِ فَمَا تَرْمَتُفُ عَلَيْهِ

فصل دوم

آنحضرت کا ہنس مذاق بھی جھوٹ پر مبنی نہیں ہوتا تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس خوش طبعی میں بھی میں سچی بات کہتا ہوں۔ (ترمذی)

۴۶۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تُدْأِئُنَا قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ لَأَكُنْ مِنَ الْخَافِينَ رَوَاهُ الْمُتَرَمِّذِيُّ

آنحضرت کی ظرافت کا ایک واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری طلب کی۔ آپ نے فرمایا میں تیری سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس شخص نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ آپ نے

۴۶۶۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا أَصْنَعُ يُولَدُ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا الذَّوْقَ فرمایا۔ اونٹ کو تو اونٹنی ہی جنتی ہے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ) (ترمذی۔ ابوداؤد)

تعریف پر مشتمل خوش طبعی

۴۶۶۸ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْعِلْمِ ذَنْبٍ۔ وسلم نے ان سے فرمایا اے دوکانوں والے۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) (ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک بڑھیا کے ساتھ آنحضرت کی خوش طبعی

۴۶۶۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ قَالَ۔ د۔ مَرَّةً لَا تَجُوزُ إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ، نَحْنُ أَتَّ وَ مَا نَهَتْ وَ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ۔ لَبَّيْ مَا تَقْرَأِينَ الْقُرْآنَ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً جَعَلْنَهُنَّ أَبْكَادًا۔ رَوَاهُ رَزِينٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بَلْفِظِ الْمَصَابِيحَ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا بڑھیا جنت میں نہ جائے گی۔ بڑھیا نے عرض کیا کیا سبب ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گی۔ یہ بڑھیا قرآن پڑھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ (آیت) نہیں پڑھی إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً جَعَلْنَهُنَّ أَبْكَادًا (یعنی ہم پیدا کریں گے عورتوں کو جنت میں دوبارہ پیدا کرنا یعنی بنادیں گے ہم ان کو کنواری۔ (رزین)

خوش طبعی کا ایک واقعہ

۴۶۷۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا ابْنُ حَرَامٍ وَكَانَ يَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ مِّنْ الْبَادِيَةِ فَبَجَّهَهُ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ إِنَّ زَاهِرًا... بِأَدِينَنَا وَنَحْنُ حَاضِرُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيمًا فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَإِذَا مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يَبْصُرُ فَقَالَ أَرْسَلْنِي مِّنْ هَذَا فَأَتَقَتْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ فَجَعَلَ لَا يَأْكُلُ لَمَّا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ حِينَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ يَقُولُ مَن يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللہِ إِذَا أَدَّ اللہُ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ لَكِنِّ عِنْدَ اللہِ لَسْتُ بِكَاسِدٍ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگل کا رہنے والا ایک شخص جس کا نام زاہر بن حرام تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے جنگل سے تحفہ کے طور پر کچھ لایا کرتا تھا (یعنی سبزی ترکاری وغیرہ) اور جب وہ جاتا تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کے سفر کا سامان درست کر دیتے تھے۔ ایک روز نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُس کے متعلق فرمایا اہڑ ہمارا باہر کا گناشتہ ہے (یعنی باہر کی چیزیں لا کر ہم کو دیتا ہے) اور ہم اس کے شہر کے گناشتہ ہیں (کہ شہر کی چیزوں کا اس کے لئے انتظام کرتے ہیں) اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زاہر سے بہت محبت رکھتے تھے اور وہ بد صورت شخص تھا۔ ایک روز نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بازار میں تشریف لے گئے اور آپ نے زاہر کو سودا بھیجے دیکھا۔ آپ نے اس کے پیچھے جا کر اس کی کولی بھر (یعنی اس کی آنکھیں بند کر لیں کہ وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔ زاہر نے کہا کوئی مجھ کو چھوڑے۔ پھر زاہر نے کن آنکھوں سے دیکھ کر آپ کو پہچان لیا اور نبی پشت کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سینہ مبارک سے لگانے میں پوری کوشش سے کام لیا (یعنی حصول برکت کے لئے) اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ فرمان سنا کہ کیا کوئی غلام خریدتا ہے۔ زاہر نے یہ سکر عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے خدا کی آپ مجھ کو ناکارہ پائیں گے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا لیکن خدا کے

نزدیک تو ناکارہ نہیں۔ (شرح السنہ)

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

آنحضرت سے صحابہ کی بے تکلفی

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے مزاح کے طور پر عرض کیا یا رسول اللہ! سب آ جاؤ (یعنی سارے جسم کو اندر لے آؤں) آپ نے فرمایا سارے بدن کو اندر لے آ۔ چنانچہ میں خیمہ کے اندر داخل ہو گیا۔ اس حدیث کے ایک راوی عثمان بن سہم تھا۔ (ابوداؤد)

۴۶۱ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي نَدِيعٍ هُوَ فِي ثُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ فَسَلَّمْتُ خَرَدًا عَلَى فَتَالٍ أَدْخَلَ فَقُلْتُ أَكَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُفَّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ إِنَّمَا قَالَ أَدْخَلَ مُحَلِّي مِنْ صِغْرِ الْقُبَّةِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا ﷺ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ معاً انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز کو سنا جو در زور سے بول رہی تھیں۔ اندر داخل ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑ لیا اور طمانچہ مارنے کا ارادہ نہ کیا اور فرمایا: خیراً آئندہ میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند آواز میں بولتا نہ دیکھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکنا اور منع کرنا شروع کیا (حتیٰ کہ معاملہ رفع دفع ہو گیا) اس کے بعد حضرت ابوبکر غضبناک حالت میں واپس چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم نے دیکھا میں نے کیوں کرتا کہ اس شخص (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ سے بچا لیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس کے بعد کئی روز تک ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے پاس نہیں آئے (یعنی شرمندگی یا غصہ کے سبب)

٢٦٤٢ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَسْأَلُكَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَعَ مَوْتًا عَادَنَةً
عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَوَدَّ لَهَا لِيَلْطَمَهَا وَقَالَ لَا أَسْأَلُكَ
تَرْفَعِينَ مَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْزَاهُ وَخَرَجَ
أَبُو بَكْرٍ مُغَضِبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ
السَّحْلِ قَالَتْ فَمَكَتْ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ أَسْأَلُكَ
فَوَجَدَهَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهَا أَدْخُلِي
فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَا فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) پھر ایک روز انھوں نے حاضر ہو کر اجازت طلب کی اور گھر میں جا کر دیکھا کہ رسول خدا ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں صلح کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا جو کو اپنی صلح میں شامل کر لو جس طرح تم نے مجھ کو اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا۔ (ابوداؤد)

ایسا مذاق نہ کرو جس سے ایذا پہنچے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی مکملہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا کر اور نہ مذاق کر اور نہ ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کر سکے۔
(ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

٢٦٤٣ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ثَمَارَ آخَاكَ وَلَا ثَمَارَ حُجَّةٍ وَلَا ثَمَارَ مَوْعِدٍ أَفْتَلِقَهُ - رَدَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ
خاندان اور قوم کی حمایت اور فخر کرنے کا بیان
فصل اول

خاندانی و ذاتی شرافت کا حسن علم دین سے ہے

۶۶۴۴ عَنْ آتِي هَذِهِ قَالَ سَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي النَّاسِ أَكْرَمُ فَقَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَهُمْ قَالُوا لَا يَسَّ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ وَ أَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُي اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا أَلَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا أَلَنَعَمْ قَالَ فَخَيَّرَكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَهُوْا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا۔ کیا تم عرب کے خاندان اور قبائل کی بابت مجھے دریافت کرتے ہو، صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص ایام جاہلیت میں تم میں سے بہتر تھا وہی اسلام میں بہتر ہے جب کہ وہ فقیہ یعنی عقلمند و سمجھدار ہو۔ (بخاری و مسلم)

سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟

۴۶۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کریم، ابن کریم، ابن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔ (بخاری)

کفارہ کے مقابلہ پر آنحضرتؐ کا اظہارِ فخر

۴۶۶۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ فِي يَوْمِ
حُنَيْنٍ كَانَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اخِذًا بَعِثَانِ
بَعْلَتِهِ يَعْزِي بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمَشْرُكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا
النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَادُوهُ
مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خیر البریہ کا مصداق

۴۷۷/۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
حضرت انس کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

اللہ علیہ وسلم قَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ (رداءہ مسلم)
 میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے بہترین مخلوق! آپ نے فرمایا مخلوقات میں بہترین شخص حضرت ابراہیمؑ تھے۔ (مسلم)
 آپ کی منقبت و تعریف ایسے الفاظ کے ذریعہ نہ کرو جو مقام نبوت سے بالا ہوں

۲۶۷۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُدُونِي كَمَا أَطْرَبَ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ لَا فَخْرَ لِي عِنْدَ اللَّهِ (متفق علیہ)
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میری تعریف میں زیادتی نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ ابن مریمؑ (عیسیٰؑ) کی تعریف میں زیادتی (مبالغہ) کرتے ہیں۔ میں تو خدا کا بندہ ہوں تم (مجھ کو) خدا کا بندہ اور رسول کہو۔ (بخاری و مسلم)

اظهار فخر کی ممانعت

۲۶۷۹ وَعَنْ عِيَّاسِ بْنِ حَبَّادٍ الْجَبَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا اللَّهُ أَوْحَى إِلَيْنَا أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْتَغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (رداءہ مسلم)
 حضرت عیاض بن حببہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا جو کہ عاجزی و فروتنی اختیار کرو اس قدر کہ کوئی شخص کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر علم و زیادتی کرے۔ (مسلم)

فصل دوم

باپ دادا کے متعلق شیخی بگھارنا اور فائدہ دینی فخر کوئی چیز نہیں

۲۶۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهَبِينَ أَقْوَامٌ يَقْعُزُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِثْمًا هُمْ فِيهِ مِنْ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يُدْهِدُهُ الْخُرَاعُ يَا نَبِيَّ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكَ عَصَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفُخْرَهَا يَا لَأَبَايَا لَنَا هُمُومُؤْمِنٌ تَفِيؤُا فَاجِرُ شَيْئِ النَّاسِ كُلِّهِمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ - (رداءہ الترمذی و ابوداؤد)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ اپنے باپوں پر فخر کرنا چھوڑ دیں، یعنی ان باپوں پر جو مکر و دوزخ کے کوئلے بن گئے ورنہ وہ خدا کے نزدیک نجاست کے اس کپڑے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو نجاست کو اپنی ناک سے مسکیلتا ہے خداوند تعالیٰ نے تم میں سے جاہلیت کی نخوت اور باپوں پر فخر کرنے کی علت کو خارج کر دیا ہے اب یا تو متقی مومن ہے یا فاجر بدبخت بدکار (ہونا ذلت کا سبب ہے) تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنحضرت کا اپنے تئیں سردار کہلانے سے انکار

۲۶۸۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي رَحْلٍ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ قُلْنَا وَ أَفْضَلُنَا فَضْلًا وَ أَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْجُدُ بَيْنَكُمْ الشَّيْطَانُ - (رداءہ ابوداؤد)
 حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنو عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ہماری جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ ہمارے سردار ہیں۔ آپ نے فرمایا، سردار خدا ہے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہم سب میں بہترین ہیں بہتری کے اعتبار سے اور بخشش کے لحاظ سے ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بات کہو یا اس سے بھی کمتر! شیطان تم کو اپنا وکیل نہ بنائے (یعنی میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو اتنا ہی یا اس سے بھی کچھ کم کہو اور مبالغہ کرنے میں شیطان کی دکالت نہ کرو)۔ (ابوداؤد)

اصل فضیلت تقویٰ سے

۲۶۸۲ **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ النَّفْسُ** حضرت حسنؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (یعنی فضیلت و عظمت) مال ہے اور کرم (تقویٰ) کا (رواہ ابوداؤد ابن ماجہ) نام ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اپنے باپ دادا پر فخر کرنے والے کے بارے میں وعید

۲۶۸۳ **وَعَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعِزِّهِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصَمَهُ بِهِنَّ أَبْيَهُ وَلَا تَكُنُوا** حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص جاہلیت کی نسبت (یعنی خاندانی عزت و عظمت) پر فخر کرے تو اس کے باپ کی شرم گاہ کو کٹواؤ (یعنی جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرے جو ایام جاہلیت میں گزرے ہیں تو اس سے

کہو کہ وہ اپنے باپ دادا کی شرم گاہ کو کٹوائے اور اپنے منہ میں ڈال داور ان الفاظ کو اس سے صاف صاف کہو) کنایہ نہ کرو (شرح التسنن)

اپنے زمانہ جاہلیت کے کسی تعلق پر فخر نہ کرو

۲۶۸۴ **وَعَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقَبَةَ عَنْ أَبِي عَقَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا فَقَرَّبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي** حضرت عبد الرحمن بن ابی عقیبہؓ عقیبہ سے جو آزاد کردہ غلام اور فارس کا رہنے رہنے والا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں اُحد کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کے میں نے تلوار یا نیزہ مارا اور اُس سے کہا لے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ پہلے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں انصاری غلام ہوں۔ (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

اپنی قوم کی بے جا حمایت کر نیوالے کی مذمت

۲۶۸۵ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي هُوَ يُنْزَعُ بِذَنبِهِ** حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنوئیں میں گر پڑے پھر اُس کو اُس کی دم پکڑ کر پھینچا جائے۔

(ابوداؤد)

عصبیت کس کو کہتے ہیں؟

۲۶۸۶ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ إِنَّ تَعْيِينَ قَوْمِكَ عَلَى الظَّالِمِ** حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عصبیت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے کہ تو ظالم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔ (ابوداؤد)

اپنی قوم اور جماعت کے ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرو

۲۶۸۷ **وَعَنِ سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكِ ابْنِ جُعْشَمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** حضرت سرّاقہ بن مالک بن جعشمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تم میں بہتر شخص وہ

فَقَالَ خَيْرُكُمْ الْمَدَارِغُ عَنْ غَشِيرَتِهِ مَا لَمْ
يَأْتِشُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) مدافعت میں گناہ کا مُرْتَكِب نہ ہو۔ (ابوداؤد)

عصبيت کی مذمت

۲۶۸۸ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا
إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ -
حضرت جبیر بن مطعم نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے نہیں جو لوگوں
کو عصبيت کی دعوت دے (یعنی عصبيت کی حمایت کرے) اور وہ شخص
ہم میں سے نہیں ہے جو عصبيت کے سبب جنگ کرے اور ہم میں سے وہ
شخص نہیں ہے جو عصبيت کی حالت میں مرے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

محبت اندھا اور بہر انا دیتی ہے

۲۶۸۹ وَعَنْ أَبِي الدَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يَغِيْبُ وَيُمِيتُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ اپنے یہ فرمایا ہے کسی چیز سے تیرا محبت کرنا تجھ کو اندھا اور بہر انا دیتا

فضل سوم عصبيت کے معنی؛

۲۶۹۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ
فَلَسْطِينَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فِصْلَةٌ
إِنَّمَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِ
الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ
مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبادہ بن کثیر شامیؓ اپنی قوم کی ایک عورت سے جس کا نام فیلہ تھا
نقل کرتے ہیں کہ فیلہ نے بیان کیا میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!
آدمی کا اپنی قوم کو عزیز و محبوب رکھنا کیا عصبيت میں داخل ہے؟
آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن یہ بات عصبيت میں داخل ہے کہ کوئی شخص
ظلم میں اپنی قوم کی مدد و حمایت کرے۔

اپنے نسبت پر گھمنہ نہ کرو

۲۶۹۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْسَابُكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ
بِمُسَبِّحَةٍ عَلَى أَحَدِكُمْ بَنُو آدَمَ طَفَتْ الصَّاعِ
بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلِكُوا لَهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ
فَضْلٌ إِلَّا بِدَيْنٍ وَ تَقْوَى كَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ
يَكُونَ بَدِيًّا فَاحْشًا بِخِيَلٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تمہارے انساب ایسی چیز نہیں کہ تم ان کے سبب کو برہم ہو۔
(یعنی اپنے آپ کو شریف سمجھو اور دوسروں کو ذلیل خیال کرو) تم
سب کے سب آدمی کی اولاد ہو، سیر کے برابر سیر (ہم دزن اور ہم پایہ)
کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین اور تقویٰ کے سبب سے
آدمی کی بُرائی کے لئے اتنی سی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش
بکنے والا اور بخیل ہو۔

(احمد۔ بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ الْبِرِّ الصِّلَةِ

نیکی، احسان اور اقارب کے ساتھ سلوک کا بیان

فصل اول

اولاد پر ماں کے حقوق زیادہ ہیں

۴۶۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَقَّ بِحُسْنِ صِلَايَ أَبِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری صحبت کے لئے کون شخص زیادہ مناسب ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری باپ پھر تیرا قریبی عزیز پھر تیرا قریبی عزیز (بخاری و مسلم)

بورے والدین کی خدمت نہ کر نیوالے کے حق میں آپ کی بدعا

۴۶۹۲ رَوَاهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلِمَ رِغِمَ رِغِمَ آفَهُ رِغِمَ آفَهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ آذَى رُلْفًا وَ الْمَدْيَةَ عِنْدَ الْكَبِيرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غبار آلود ہونا اس کی، خاک آلود ہونا اس کی، غبار آلود ہونا اس کی (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) پوچھا گیا یا رسول اللہ! کس کی ناک؟ آپ نے فرمایا اس شخص کی جس نے اپنے والدین میں کسی کو یاد و نون کو بوڑھا پایا اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت کر کے) (مسلم)

مشرک ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیئے

۴۶۹۳ وَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُتَيْ وَ هِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ عُرَيْشٍ فَهَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَى فَ هِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَمِلُهَا قَالَ نَعَمْ مِلْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میری ماں میرے پاس آئی (یعنی مکہ سے مدینہ میں) اور وہ مشرک تھی۔ اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ قریش سے حدیبیہ کی صلح ہو چکی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ کلام سے بیزار ہے، کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس سے سلوک کرو۔ (بخاری و مسلم)

صلیٰ رحمی کی اہمیت

۴۶۹۵ وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَلَّ أُنْثَى فَلَاحٍ كَيْسُ الْوَلَدِ لِيَا عِزِّي اللَّهُ وَ صَالِحُ الْوَلَدِ مَنِيَّةٌ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ابی فلاں کی اولاد (یعنی ابی لہب یا ابی سفیان یا اور کوئی یا رب کے سب) میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرا دوست خدا

وَالْحِكْمُ تَرْفَعُهُمْ رَحِمٌ أَبْنَاءُ بَنَاتٍ لِّهَا۔ رُفِّقَ عَلَيْهِ۔ اور نیک نعت مومن لیکن ان لوگوں سے میری عزیزداری ہے میں اس کو اس کی تری کے ساتھ ترک کرتا ہوں (یعنی اس سے جو سلوک کرتا ہوں) وہ رشتہ داری کی بنا پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

والدین کو تکلیف پہنچانا حرام ہے

۴۶۹۲ وَعَنِ الْمَغْدِرَةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمِّهَاتِ وَدَاَدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ قِرَاضَاعَةَ الْمَالِ۔ (رُفِّقَ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی و اذیت رسائی لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور بخل و گدائی کو حرام قرار دیا ہے اور قیل و قال یعنی بے فائدہ بحث و گفتگو۔ زیادتی سوال اور مال کو ضائع کرنا کر دے قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دوسرے کے ماں باپ کو برا کہہ کر اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلواؤ

۴۶۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ دَاوِدِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔ (رُفِّقَ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہو آپؐ فرمایا ہاں کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک و احسان کی اہمیت

۴۶۹۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبْرَ الْبِرِّ صَلََةُ الرَّجُلِ أَهْلَ دَاوِدِيهِ بَعْدَ أَنْ تَوَتَّى۔ (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین کی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے احسان و سلوک کرنا ہو باپ کے مرنے کے بعد۔ (مسلم)

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک فراخی رزق اور درازی عمر کا ذریعہ ہے

۴۶۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔ (رُفِّقَ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں دسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحم کی اہمیت

۴۷۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِي الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِلِ بِكَ مِنَ الطَّيْبَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَمَلَكَ وَأَقْطَعِ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَنَالَكَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا جب اسے فارغ ہوا تو رحم (یعنی رشتہ) کھڑا ہوا اور رحم (یعنی خدا کی کرم کپڑی)۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا ٹھہر کیا جاتا ہے؟ رحم نے عرض کیا یہ بلکہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی ہے جو تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہے قطع رحم سے (یعنی میں تیرے ساتھ کھڑا ہو کر تیرے ذریعہ اس امر سے پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص مجھ کو قطع کرے اور رشتہ داری کی آبرو کو قائم نہ رکھے) خداوند تعالیٰ

رُمتفقٌ علیہ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو شخص تجھ کو قائم و برقرار رکھے اس کے ساتھ احسان و سلوک کر دے اور جو شخص تجھ کو توڑ دے میں بھی اس کے قطع تعلق کر لوں۔ رحم نے عرض کیا: ہاں میں اس پر راضی ہوں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا: اچھا تو یہ وعدہ تیرے لئے ثابت و برقرار ہے۔ (بخاری و مسلم)

نالانور نے والا رحمہ خداوندی کا مستحق نہیں

۴۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِمَّنِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ دَصَلَكَ وَصَلَنَّهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لفظ رحمن سے مدح لیا گیا ہے اور خداوند تعالیٰ نے رحم سے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: رحم عرش الہی میں معلق ہے اور دعا کے طور پر کہنا ہے کہ جو شخص مجھ کو بلائے گا یعنی رشتہ داری و قرابت داری کو قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو شخص مجھ کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ۔ (رُمتفقٌ علیہ)

قطع رحم کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

حضرت جابر بن مطعم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (رُمتفقٌ علیہ)

اقرباء کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کامل ترین جذبہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں ہے جس کے ساتھ صلہ رحم کیا جاتا ہے (یعنی یہ تو بدلتا ہے صلہ رحم نہیں) بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ ہے جب کہ اس کی رشتہ داری کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے وہ اس رشتہ داری کو قائم کرے۔ (بخاری)

۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ قَطَعَتْ رَحِمَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے قرابت دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ سلوک نہیں کرتے۔ میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں میں علم و بردباری سے کام لیتا اور ان سے دُور گر کر رہتا ہوں اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا ہی (کرتا) ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ بھینکتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی مدد ہے۔ وہ ان کی اذیتوں اور شر کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے جب تک کہ تو اسی عفت پر رہے۔ (مسلم)

۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَرَابَةٌ أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي... وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَيْسَ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكُنْ نَافِلًا تُسِفُّهُمْ الْمَلَّ وَلَا يَنَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فضل دوم

والدین اور اقرباء کے ساتھ حسن سلوک درازی عمر کا سبب ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۴۰۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمَلِ إِلَّا التَّوَدُّاتِ الرَّجُلُ لِيَحْرُمَ الرِّزْقَ بِالدُّنْبِ يُصِيبُهُ - (رَوَاهُ ابْنُ قَاجَةَ) دجہ سے جس کا اس نے ارتکاب کیا۔ (ابن ماجہ)

والدین کی خدمت کرنے کی فضیلت

۴۰۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَحَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَّابُكُمْ الْيَوْمَ كَذَّابُكُمْ الْيَوْمَ وَكَانَ ابْنُ النَّاسِ بِأَمِّهِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ خَرَجْتُ فِي الْجَنَّةِ بَدَلًا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھا یہ کون ہے (جو قرآن پڑھتا ہے) فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ (یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟) آپ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا یہی ثواب ہے (ماں باپ) نیکی کرنے کا یہی ثواب ہے (ماں باپ) نیکی کرنے کا۔ اور حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا تھا۔ (شرح السنۃ - بیہقی)

خدا کی خوشنودی کے طلبگار ہو تو والدین کو خوش رکھو

۴۰۰۸ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى ابْنِ الدَّارِ سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ ابْنِ الدَّارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔ (ترمذی)

ماں باپ کی خوشنودی کو بیوی کی محبت پر ترجیح دینی چاہیے

۴۰۰۹ وَعَنْ ابْنِ الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّتِي تَأْمُرُنِي بِطَلْقِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوِ الْيَدُ أَوْ سَطُّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ خَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں چاہتی ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ہے (یعنی جنت میں داخل ہونے کا بہترین سبب) اگر تو چاہے اس کے دروازے کی حفاظت کر اور چاہے اس دروازے کو ضائع کرے۔

ماں اولاد کے نیک سلوک کی زیادہ مستحق ہے

۴۰۱۰ وَعَنْ بَهْزَبِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُّ قَالَ أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ لَا قُرْبَ قَالَا قَرِيبٌ (رَوَاهُ ابْنُ مِزْنَ وَابْنُ دَاوُدَ) حضرت بہزب بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روا کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا، ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا باپ کے ساتھ، پھر

قریب تر عزیز کے ساتھ اور پھر اس کے قریب تر قرابت دار کے ساتھ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ناتے داروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اہمیت

۲۴۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِيمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ إِسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَ بَتْنَتَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اللہ ہوں میں رحمن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتے) بنائے کو پیدا کیا ہے اور رحم کو اپنے نام رحمن سے نکالا ہے پس جو شخص کہ رشتے بنائے کو ملائے گا یعنی قائم رہے اور جو شخص کہ رشتے کاٹے گا اور جو رشتے کاٹے گا تو توڑے گا میں اس کو اپنی رحمت میں ملاؤں گا اور جو رشتے کاٹے گا تو توڑے گا میں اس کو اپنی رحمت سے علیحدہ کر دوں گا۔ (ابوداؤد)

ناتے توڑنے والے خدا کی رحمت سے محروم رہتے ہیں

۲۴۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِيمٍ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت عبد الرحمن بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اس قوم پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم یعنی رشتے بنائے کو توڑنے والا ہو۔ (بیہقی)

بغاوت اور قطع رحم وہ گناہ ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں بھی عذاب ہوتا ہے

۲۴۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْدَى أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِمَصَابِيهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُلُكَ فِي الْإِخْرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِيمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ یا عذاب دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو اس کے لئے جمع رکھے مگر وہ گناہ اس لائق ہیں اور وہ امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور رشتے کاٹنے کو قطع کرنا ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ناظرین کے ساتھ جنت میں داخل ہونے سے کون لوگ محروم رہیں گے

۲۴۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَكَلُ الْخَمْرِ وَالْخَمْرُ وَالْخَمْرُ وَالْخَمْرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو اور نہ وہ شخص جو باپ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ شراب کا پینے والا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اقرباء کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی برکت

۲۴۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا مِنْ آسَائِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّجْمِ حَبَّةٌ فِي الرَّهْلِ مِثْلُ الرَّاحَةِ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْكَأْتِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے نسبوں میں سے تم صرف اس قدر سیکھو کہ اس سے تم اپنے ناتہ داروں سے سلوک کرو۔ اس لئے کہ ناتہ داروں سے سلوک کرنا اقارب میں محبت کا باعث، مال میں زیادتی و برکت کا سبب اور ذرا سی عمر کا باعث ہوتا ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہے

۴۷۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي آمَبْتُ ذُبَابًا غَطِيًّا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أَمْرٍ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَدَّهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ سلوک کر۔ (ترمذی)

والدین کی دنات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورتیں

۴۷۱۷ وَعَنِ ابْنِ أَبِي سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَكَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَنِي أَبِي شَيْءٍ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَإِلَهُ سِتْغْفَارُ لَهُمَا وَإِلْفَاذُ عَقْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُؤْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صِدْقِهِمَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ بنو سلیمہ کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا باپ کے ساتھ سلوک دینی کرنے کو میرے لئے کچھ باقی ہے کہ میں ان کے بعد اس کو کروں (یعنی زندگی میں تو ان کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ ان کے مرنے کے بعد بھی کوئی ایسی صورت ہے کہ ان کے ساتھ سلوک کرتا رہوں؟) آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرنا استغفار کرنا اور ان کی وصیت کو پورا کرنا اور ان کے ناتے داروں سے، کہ ان کے ناتے داروں سے سلوک کرنا انھیں کی قرابت کے سبب ہے اور ماں باپ کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

دایہ علیہ کے ساتھ آنحضرت کا سلوک

۴۷۱۸ وَعَنِ ابْنِ الطَّفِيلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ حَمًا بِأَجْعَرَ أَنَّهُ إِذَا قُبِلَتْ أَمْرًا حَتَّى ذَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَحَلَّتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هِيَ أُمُّ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مقام جعراہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت تقسیم کرتے دیکھا۔ ناگہاں ایک عورت آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب اس کے لئے چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ انھوں نے کہا یہ آنحضرت کی وہ ماں ہیں جنھوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

کسی مصیبت کے وقت اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگنا مستحب ہے

۴۷۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمْ امْطَرٌ فَمَا لَوْ إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْحَطَتْ عَلَى قِصَمٍ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالَ أَعْمَلْتُمُوهَا لِلَّهِ مَا قَادَعُوا اللَّهَ بِهَا أَعْلَهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں آدمی چلے جا رہے تھے کہ ان کو بارش نے آلیا۔ وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے پہاڑ سے غار کے منہ ایک پتھر آٹا اور غار کو بند کر دیا۔ تینوں افراد میں آپس گفتگو ہوئی کہ اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو خاص طور پر خدا کے لئے کئے گئے ہوں اور اس عمل کے وسیلہ سے خدا سے دعا مانگو۔ امید ہے کہ خداوند تعالیٰ اس پتھر یا اس مصیبت کو دور کر دے۔ ایک نے ان سے کہا "اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بڑھے تھے اور میرے کئی چھوٹے

بچے تھے اور میں بکریاں چرایا کرتا تھا تاکہ ان کا دودھ ان سب کو پلاؤں جب
 شام ہو جاتی تو میں گھرا تا دودھ دھوتا اور سب کے پیلے اپنے ماں باپ کو
 پلاتا۔ پھر بچوں کو دیتا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چراگاہ کے درخت مجھ کو
 دور لے گئے (یعنی بکریوں کو چراتا چراتا میں دور نکل گیا اور وقت پر
 میں گھر نہ آ سکا یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ میرے ماں
 باپ دونوں سو گئے ہیں۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا پھر دودھ کا ترن
 لے کر ماں باپ کے پاس پہنچا اور ان کے سر ہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھ کو ان کا حکمانا
 بھی بڑا معلوم ہوا اور یہ بھی کہ میں والدین سے پہلے بچوں کو دودھ دو
 بچے میرے پاؤں کے پاس پڑے بھوک سے روتے اور چلاتے تھے اور میں دودھ
 لئے کھڑا تھا صبح تک یہی کیفیت رہی یعنی میں دودھ لئے کھڑا رہا بچے
 روتے رہے اور ماں باپ پڑے سوئے رہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے
 کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے کیا ہے تو
 تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ چنانچہ خدا
 تعالیٰ نے پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے
 کہا کہ ”اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس سے غیر معمولی
 محبت کرتا تھا ایسی محبت جیسی کہ مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے
 اس سے جماع کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کہا، جب تک سودینا
 ٹرخ نہ دو گے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس میں نے کوشش شروع کی
 اور سودینا جمع کر لئے اور ان دیناروں کو لے کر میں اس کے پاس پہنچا
 پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا یعنی جماع
 کے لئے تو اس نے کہا۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور گھر کو
 نہ توڑ (یعنی بکارت کو زائل نہ کر) پس میں خدا کے خوف سے فوراً
 اٹھ کھڑا ہوا (یعنی اس سے جماع نہیں کیا) اے اللہ! اگر تیرے
 نزدیک میرا یہ فعل محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے تھا
 تو تو اس پتھر کو ہٹا دے اور ہمارے لئے راستہ کھول دے۔ خدا
 تعالیٰ نے پتھر کو تھوڑا سا اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے کہا اے
 اللہ تعالیٰ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا ایک فرق
 (سیانہ) چاول کے معاوضہ پر۔ جب وہ شخص اپنا کام ختم
 کر چکا تو کہا میری مزدوری مجھ کو دلو ایسے۔ میں اس کی مزدوری
 دینے لگا تو وہ اس چھوڑ کر چلا گیا اور پھر اپنا حق لینے کی طرف
 توجہ نہ کی۔ میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے کاشت شروع کر دی اور ہمیشہ کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ ان چاولوں

وَلِي صَبِيَةٍ مِّمَّا رَكِبْتُ أُرِى عَلَيْهِمْ خَلْبَتِ
 بَدَأَتْ بَوَالِدَيْهِ أَتَيْنَهُمَا قَبْلَ وَادِي وَانَّهُ قَدَنَ
 فِي الشَّجَرِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَصَبْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
 قَدْ نَامَا فَخَلْبَتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَخَلْبَتُ بِالْجِلْبَابِ
 فَخَبْتُ عَنْهُمَا رُؤُوسَهُمَا أَكْرَاهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا فِ
 أَكْرَاهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيِّ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ
 يَتَخَاغُونَ عِنْدَ قَدْحِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي
 وَدَأَى بِهِمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
 إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ لَنَا
 فَرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ
 حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي أَللَّهُمَّ إِنَّهُ
 كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحَبُّهَا كَأَشَدَّ مَا يُحِبُّ
 السَّجَالُ النَّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ
 حَتَّى أَتَيْهَا بِهَا عِدَّةٍ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ
 بِهَا ثَمَّةً دِينَارٍ فَلَقِيَتْهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ
 رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنِّي اللَّهُ وَلَا تَفْخَمْ
 الْحَاثِمُ فَخَبْتُ عَنْهَا أَللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
 إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ لَنَا
 مِنْهَا فَرْجَةً لَهُمْ فَجَرَجَةً وَقَالَ الْآخِرُ أَللَّهُمَّ
 إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ أَرْضٍ فَلَمَّا
 قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
 حَقَّهُ فَتَرَكَّهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعْهُ
 حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ
 إِنِّي اللَّهُ وَلَا تَطْلُمْنِي وَآعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ
 أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ إِنِّي
 اللَّهُ وَلَا تَهْزَأْنِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ
 فَخَذْتُ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَأَنْطَاقَ
 بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ
 وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

توجہ نہ کی۔ میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے کاشت شروع کر دی اور ہمیشہ کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ ان چاولوں

کی قیمت میں سے میں نے بہت سے بیل اور ان کے جرد اسے میں نے جمع کرتے ہیں کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہا خدا سے ڈرا اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مرا حق میرے حوالے کر۔ میں نے کہا کہ ان بیلوں اور جرد اہوں کو لے جا کہ یہ تیرا حق ہے، اس نے کہا خدا سے ڈرا اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا۔ ان بیلوں اور ان جرد اہوں کو لے جا چنانچہ اس نے ان سب کو جمع کیا اور لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! تیرے نزدیک میرا یہ فعل بخش تیری خوشی اور رضا کے لئے تھا، تو تو اس پتھر کو ہٹا دے، چنانچہ خداوند تعالیٰ نے پتھر کو ہٹا دیا اور راستہ کھول دیا۔ (بخاری و مسلم)

جنت ماں کے قدموں میں ہے

حضرت معاویہ بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے جہاد پر جان کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ماں کی خدمت کو اختیار کر، اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ بیہقی)

۴۷۲۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُو وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزِمِيَهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتَّبَرَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِسْلَامِ)

باپ کی خواہش کا احترام کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور (میرے والد حضرت) عمر رضی اللہ عنہ اس عورت سے نفرت کرتے تھے (ایک روز والد نے مجھ سے) کہا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۷۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَخْتُمُ امْرَأَةً أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

والدین کی اہمیت کیا ہے

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماں باپ اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا ماں باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (ابن ماجہ)

۴۷۲۲ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلِكُلِّيهمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ماں باپ کے حق میں استغفار و ایصالِ ثواب کے ذریعہ ان کی ناراضگی کے وبال کو مالاں سکتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے اس حال میں کہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور پھر ان کے مرنے کے بعد وہ نافرمان بیٹا ماں باپ کے لئے دعا دے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک کار لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

۴۷۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالدَّاءُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَلَا نَهْ لَّهُمَا لَعَنَ قَدْ خَلَا يَدَا يَدُ عَنِ لَّهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَّهُمَا حَتَّى يَكْتُفِيَهُ اللَّهُ بَارَأً - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

والدین کی اطاعت و نافرمانی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و معصیت سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں

۴۷۲۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مَظْطَعًا يَشْرِي

فِي الدِّيَةِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَمْنُونًا مِنْ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ دَاخِلًا قَوَّاحًا وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي الدِّيَةِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَمْنُونًا مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ دَاخِلًا قَوَّاحًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمْتُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
خدا کے احکام کی اطاعت کرتا ہو (یعنی ماں باپ کے حقوق ادا کرتا ہو) تو وہ اس سال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی زندہ ہو تو جنت کا ایک ہی دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ ماں باپ ظلم کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں۔ (بیہقی)

ماں باپ کو محبت و احترام سے دیکھنے کی فضیلت

۲۷۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَفْرَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَفْرَةٍ حَسَنَةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بیٹا کہ ماں باپ کی طرف رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں ہر نافر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگرچہ دن میں سو مرتبہ دیکھے آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے۔ (بیہقی)

والدین کی نافرمانی کرنے والے کے بارے میں وعید

۲۷۲۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوبِ يُغْفَرُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهَا مَا سَاعَدَتْهُ مُحَقَّقَاتُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعْجَلُ لِمَصَابِيهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
حضرت ابی بکرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گناہ (بجز شرک) خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے یعنی ان میں سے جن قدر خدا چاہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ خدا اس کی سزا دینا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دیتا ہے۔ (بیہقی)

بڑا بھائی باپ کی مانند ہے

۲۷۲۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرٍ إِلَّا حَقَّةً عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
حضرت سعید بن العاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے، جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔ (بیہقی)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ خُدا کی مخلوق پر شفقت و رحمت

کابیان فضل اول

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی

۲۷۲۸ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حضرت جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ - فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

بچوں کو پیار کرنے کی فضیلت

۴۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَخِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعَيْتُكَ الصَّبِيَّانَ فَأَتَيْتُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَامَكَ لَكَ إِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ - حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور (صحابہؓ کو بچوں کو پیار کرتے اور چومتے دیکھ کر) کہا کیا تم بچوں کو چومتے ہو ہم تو نہیں چومتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس پر قادر ہوں کہ تیرے دل سے خدا نے جو رحمت نکال لی ہے میں اس کو پھر تیرے دل میں رکھ دوں۔ (بخاری و مسلم)

لڑکی ماں باپ کے پیار و محبت اور حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے

۴۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسَاءَلْنِي فَلَمْ يَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَخَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَامْتَحَرَجَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْنَتِي مِنْ هَذِهِ الثَّنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ يَسَدًا مِّنَ النَّارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک عورت میرے پاس آئی جس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ مجھ سے اس نے سوال کیا میرے پاس صرف ایک کھجور اس وقت تھی وہی میں نے اُس کو دیدی اُس نے اس کھجور کو آدھی آدھی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور باہر چلی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میرے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے (یعنی جو بیٹیوں کی وجہ مصیبت و محنت میں مبتلا ہو) اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ احسان و سلوک کرے تو بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے پردہ ہوں گی یعنی اُس کو دوزخ سے بچائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کی پرورش کر نیکی کی فضیلت

۴۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُنَّ هَكَذَا وَفِيهِمَا صَالِحَةٌ رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں یعنی ان کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے گھر بیچ جائیں (تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن اس طرح ایک جگہ ہوں گے جس طرح یہ انگلیاں ہیں یعنی انگشت شہادت اور (میان انگلی) اور دونوں انگلیوں کو اپنے ملا کر دکھایا۔ (مسلم)

بیوہ اور مسکین کی خدمت کا ثواب

۴۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى رُحْمَةٍ وَالْمُسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآخِيبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُوهُ كَالْقَائِمِ لَا يَفْطُرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا خدا کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے (یعنی اس کا ثواب جہاد اور حج کے برابر ہے) راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اپنے یہ بھی فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اُس شب بیدار شخص کی مانند ہے جو عبادت اور شب بیداری میں مستی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا (یعنی صائم الدہر کی مانند) (بخاری و مسلم)

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

۴۷۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادَوْكَ خَلِيلَ الْيَتِيمِ لَهُ وَغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَنْتَ بِالسَّابِقَةِ وَالْآخِرَةِ فَتَسَحُّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم بچہ کا پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا غیر کا جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپؐ انگشت شہادت اور درمیان انگلی کو دکھایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

تمام مسلمانوں کو یک تن ہونا چاہیے

۴۷۳۴ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَائِمِهِمْ وَتَوَاقُفِهِمْ وَطَعَائِمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مَخَصَّوهُ اتَّدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ثعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم کرنے، محبت رکھنے اور چہرہ بانی کرنے میں ایسے کا جیسا کہ بدن ہے جب بدن کا کوئی مَخَصَّوہ دکھتا ہے تو سارے بدن کے اعضاء اس کے دکھ میں شریک ہو جاتے ہیں اور بیداری و بخاری میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۷۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سارے مومن ایک شخص واحد کی مانند ہیں (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضاء کے مانند) جب اس کا کوئی اعضاء دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ (مسلم)

سارے مسلمان ایک دوسرے کی مدد و اعانت کے ذریعہ ناقابلِ تسخیر طاقت بن سکتے ہیں

۴۷۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُونَ كَالْبَنَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُم بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَمْصَافِهِ.

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کے لئے مانند بنان کے ہیں (یعنی سارے مسلمان ایک مکان کی مانند ہیں کہ مکان کا حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے یہ کہہ کر آپؐ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے تکیا کے ساتھ مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سفارش کرنا ایک مستحسن عمل ہے

۴۷۳۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَأَدَّى السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلَتَوْجِدُوا وَيَقْبَضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل یا صاحبِ حاجت آتا تو آپؐ صحابہؓ سے فرماتے (اس کی) سفارش کرو تاکہ تم کو سفارش کا ثواب ملے اور خداوند تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ظالم کی مدد کس طرح کی جا سکتی ہے

۴۷۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْصُرُوا ذَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَنْصُرُوا مَا فَخَرَكُمُ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم پر یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں ظالم کی مدد کیوں کر کر دوں؟ آپؐ

أَنْفَرَا ظَالِمًا قَالَتْ تَبَنَعَهُ مِنَ الظَّالِمِ فَذَلِكَ
نَصْرُكَ يَا أَلَا - رُمْتَنِي عَلَيْهِ - (بخاری و مسلم)

تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں

۲۷۳۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَةٍ إِيَّاهُ وَمَنْ خَرَجَ عَنْ مُسْلِمٍ كَرِبَةً فَزَجَّ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ مَّوَدَّاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا (دینی) بھائی ہے نہ تو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی مثلاً کسی دشمن کے ہاتھ نہ پڑنے سے بلکہ اس کی مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت (روائی میں) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت (روائی میں) کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج و غم یا مصیبت و مشکل کو دور کرے گا خدا اس کی رنج و مصیبت اور غم کو دور کرے گا (خلاصاً) روز قیامت کی مصیبت اور غم کو اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو

۲۷۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمُسْلِمَ أَخَا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ أَتَتَقَوَّى هَهُنَا وَتَشِيرُ إِلَى صِدْقَةٍ ثَلَاثٌ مِّمَّا يَجُوبُ أَمْرِي مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يَحْقِرَ لَهُ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان پر نہ تو ظلم کرے نہ اس کو رُسوا ہونے دے، نہ اس کو ذلیل و حقیر سمجھے۔ اتقویٰ اس جگہ ہے یہ فرما کر آپؐ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا اور کہہ فرمایا ان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و ذلیل سمجھے مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ یعنی مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو۔ (مسلم)

جنتی اور دوزخی لوگوں کی قسمیں

۲۷۴۱ وَعَنْ عِيَّاصِ بْنِ حِمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُّسْتَقِطٍ مُّتَقِدٍ قِيَّ مُوَفَّقٍ وَرَجُلٌ رَّحِيمٌ رَّقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَىٍّ وَ مُسْلِمٌ وَخَفِيفٌ مُّتَعَقِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَ أَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الْفَرِيعِيُّ الَّذِي لَا زَبَدَ لَهُ الذِّنِّ هُمْ فِيكُمْ تَبِعٌ لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَ الْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَ ابْنُ دَقِّ الْأَخَانَةِ وَ رَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُحَادِّثُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ وَ ذَكَرَ الْبُخْلُ وَ الْكُذْبُ وَ الشَّنِيطَةُ وَ الْفَحَّاشُ

حضرت عیاض بن حمہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، جنتی لوگوں کی قسمیں تین ہیں ایک تو وہ حاکم جو عدل و انصاف کرنے والا اور احسان کرنے والا ہو اور اس کو بھلائیوں اور نیکیوں کی توفیق دی گئی ہو دوسرے وہ شخص جو (چھوٹوں اور بڑوں پر) مہربان ہو اور قربت داروں اور مسلمانوں کے لئے رقیب القلب (نرم دل ہو) (یعنی اپنے اور بیگانہ پر مہربان ہو) تیسرے وہ شخص جو حرام چیزوں سے بچنے والا ہو سوال سے پرہیز کرنے والا اور اہل و عیال کے بارے میں خدا پر بھروسہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخی پانچ قسم کے آدمی ہیں۔ ایک تو وہ کمزور عقل کا اس کی عقل کی کمزوری اس کو امور ناشائستہ سے باز نہ رکھے (اور یہ شخص) ان لوگوں میں سے ہے جو تمہارے تابع اور خادم ہیں وہ باوجود خادم جو بیوی اور مال کی پرواہ نہیں رکھتے (یعنی اپنی بدکاریوں کے

(دَوَاۓ مُسْلِم) سب ان کو بیوی کی پرواہ نہیں ہے اور حرام کاری ہی میں خوش ہیں اور نہ ان کو مال کی پرواہ ہے حرام و حلال جس طرح ان کو بیٹ بھرنے کے لئے مل سکا اسی کو کافی سمجھتے ہیں) دوسرے وہ شخص جو خائن و بے دیانت ہیں کہ ان کی طمع ان کو چین سے بیٹھے نہیں دیتی اور وہ ہر مخفی چیز کے تجسس میں لگے رہتے ہیں تاکہ ان کو پا کر اور ان میں بددیانتی کریں اگرچہ وہ معمولی ہی سی چیز کیوں نہ ہو تیسرے وہ شخص جو صبح و شام تھک کر تیرے اہل و مال میں دھوکہ دینے کی فکریں لگا رہتا ہے (کہ کوئی موقع پائے تو تیرے اہل و مال میں تھک کو فریب لے اور اپنی غرض کو حاصل کرے) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل، بھوٹے اور بخل خلق محض کو کا ذکر کیا (یعنی باقی وہ شخص یہ ہیں کہ ایک ان میں سے بخیل یا کاڈ ہے اور دوسرا بخل خلق و فحش گو۔) (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے اسی چیز کو اچھا سمجھو جس کو اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو

۴۴۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدًا حَتَّى يَحِبَّ إِخِيهَ مَا يَحِبُّ لِنَفْسِهِ - ۱۵

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک کامل نہیں نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے (مسلمان بھائی) برادر کے لئے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے (یعنی دین و دنیا کی بھلائی میں سے جن چیزوں کو اپنے لئے پسند کرتا ہے سارے مسلمانوں کے لئے بھی ان کو پسند کرے) (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچاؤ

۴۴۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللَّهُ لَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ اللَّهُ لَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ اللَّهُ لَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ اللَّهُ لَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ - ۱۶

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لانا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لانا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لانا (یعنی ایمان کامل) پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون؟ ایمان نہیں لانا؟ فرمایا وہ شخص (خدا پر ایمان نہیں لانا) جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۴۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ - ۱۷

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرنے کی اہمیت

۴۴۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ذَاكَ جَبْرَيْلُ يُؤْتِيَنِي بِالْكِتَابِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْتِيَنِي - ۱۸

حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ جبریل علیہ السلام پڑوسی کو وزارت قرار دیدیں گے (یعنی ایک ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ کا وزارت بنادیں گے) (بخاری و مسلم)

تیسرے شخص کی موجودگی میں دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں

۴۴۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاخَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَخْرُجَنَّ - ۱۹

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم تین آدمی ساتھ ہو تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یعنی دو آدمی اس طرح گفتگو نہ کریں کہ تیسرا ساتھ ہی اس کو نہ سُن سکے۔) جب تک کہ بہت سے آدمیوں میں نہ مل جائیں (یعنی جب بہت سے آدمی ایک جگہ جمع ہو جائیں)

تو پھر سرگوشی ممنوع نہیں ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ اس طرح سرگوشی کرنے سے تیسرا شخص رنجیدہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

خیر خواہی کی اہمیت و فضیلت

۴۴۴۲ وَعَنْ تَيْمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لَيْتَ قَالَ اللَّهُ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِإِئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَبِعَاقِبَتِهِمْ۔ (رواہ مسلم)

حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دین خیر خواہی اور نصیحت (کا نام) ہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرماتے ہوئے پوچھا یہ خیر خواہی اور نصیحت کس کے لئے ہے؟ فرمایا خدا کے لئے خدا کی کتاب کے لئے خدا کے رسول کے لئے مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

۴۴۴۸ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ وَالتَّحِيصِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان باتوں کے لئے بیعت کی یعنی اقامت صلوٰۃ بزرگوں کو ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بدنحت کا دل رحم و شفقت کے جذبے سے غالی ہوتا ہے

۴۴۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ التَّمَادِقِيَّ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُدْرِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مَنْ شَفَقَ۔ (رواہ أحمد و الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سچے اور سچائی میں مشہور ہیں یہ فرماتے سنا ہے کہ رحمت و رحم کسی کے دل سے نہیں نکالی جاتی مگر بدنحت کے دل سے نکالی جاتی ہے۔ (احمد - ترمذی)

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا

۴۴۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَالِدُ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ خدا کی مخلوق پر رحم و شفقت کرتے ہیں۔ رحمن اُن پر رحم و شفقت کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

جو شخص اپنے چھوٹوں پر شفقت اور اپنے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ متبعین رسول میں سے نہیں ہے

۴۴۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَكَبُرْنَا دِيَارًا مَعْرُوفًا وَبَيْنَهُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے (یعنی ہماری جماعت میں سے) نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت و توقیر نہ کرے، نیکی اور بھلائی کا حکم نہ دے اور بدی و بُرائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

اپنی تعظیم کرانا جانتے ہو تو اپنے بڑوں کی تعظیم کرو

۴۴۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِتِّهِ إِلَّا قِيَفَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ سِتِّهِ مِنْ يَكْرَمُهُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی تو خداوند تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ (ترمذی)

عالم و حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے

حضرت ابی موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بڑھے مسلمان کی عزت و تکریم کرنا، قرآن پڑھنے (حافظ، مفسر یا ناظر قرآن پڑھنے) والے کی عزت کرنا جب کہ وہ قرآن کے الفاظ و معنی میں زیادتی اور غلو کرنے والا نہ ہو، اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنی بھی مجملہ خداوندی تعظیم کے ہے۔ (ابوداؤد - بیہقی)

۴۷۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَجَلِ اللَّهِ الْكَرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَائِي عَنْهُ وَالْكَرَامَ السُّلْطَانَ الْمُقْسِطَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان و سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو یتیم کے سر کے برابر کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پڑے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اس یتیم بچی یا یتیم لڑکے کے ساتھ جو اس کی پرورش و تربیت میں احسان کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں (آپ نے دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔ (احمد - ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

۴۷۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۷۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَمَّ رَأْسَ يَتِيمٍ كَرَّمَ يَسْحَهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمَرٌ عَلَيْهَِا يَدٌ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَ كُنْتِ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ لَهَا تَيْنِ وَفَتَرَنَ بَيْنِ إِمْبَعِيهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

بہن بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کھانے پینے میں سے یتیم کو حصہ دے، اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنت کو واجب کر دیتا ہے یقیناً جب تک وہ کوئی ایسا کلمہ نہ کرے جو خشے جانے کے قابل نہ ہو اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کو پرورش کرے ان کو ادب کھائے اور ان پر رحم و شفقت کرے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کو بے پروا بنا دیتا ہے (یعنی وہ بالغ ہو جاتیں اور ان کا نکاح ہو جائے) اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور دو بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش و تربیت کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا اور دو کا ثواب یہی ہے اگر صحابہؓ ایک بیٹی یا بہن کی پرورش کی بابت آپ سے کرتے تو ایک کی نسبت بھی آپ یہی فرماتے۔ اور آپ نے فرمایا جس شخص کی خداوند تعالیٰ دو پیاری چیزیں لے لے (یعنی دونوں آنکھیں)

۴۷۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَوْى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْصِيَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَادَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَتَيْنِ قَالَ أَوْ اثْنَتَيْنِ حَتَّى لَوْ قَالُوا أَوْ أَحَدَةً لَقَالَ ذَا حِدَةٍ وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرَمِيَّتِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا كَرَمِيَّتُهُ قَالَ عِيَاةٌ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

واجب ہوتی اس کے لئے جنت۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! پیاری چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا درہوں آنکھیں۔ (شرح السنۃ)

بچوں کی صحیح تربیت و تادیب کی اہمیت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کا اپنی اولاد کو ادب کی ایک بات سکھانا ایک صاع غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب و راوی ناصح محدثین کے نزدیک قوی نہیں)۔

۴۵۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَكُونُ يَدْرَجُ الرَّجُلُ وَلَدًا حَبِيبًا لَهُ مِنْ أَنْ يَتَقَبَّذَ قَبْصَاعَ رَأْيِ وَالِدِهِ الْمُؤْمِنِ وَيُؤْتَى بِهَذَا حَدِيثٍ غَرِيبٌ وَنَاصِحٌ الرَّادُّ لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ (۱)۔

حضرت ابوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا۔ (ترمذی۔ بیہقی)

۴۵۸ وَعَنْ أَبِي بِنِ مَوْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خَلَّ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ خَلٍّ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مُوَسَّلٌ

ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث مُوَسَّل ہے۔

اپنی اولاد کی پرورش میں مشغول رہنے والی بیوہ عورت کی فضیلت

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ یزید بن زریع اس حدیث کے ایک راوی ہیں۔ درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اسی طرح آپ اور وہ عورت قیامت کے دن قریب قریب ہوں گے اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مُرَاد وہ عورت ہے جس کا شوہر مر گیا ہو یا اس نے طلاق دیدی ہو ورنہ جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جدا ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں۔ (ابوداؤد)

۴۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَتَانٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَا فِ إِمْرَأَةٍ سَفْعَاءُ أَخَذَتْنِي كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْ مَازِيدُ بَنٍ رُدِّيْعٍ إِلَى الْوُسْطَى وَالسَّابَةِ إِمْرَأَةً أَمَّتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ جَمَالٍ وَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَاتُوا دَاوًّا مَا تَوَّأ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

دینے والے میں بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے ایک بیٹی ہو اور اس کو (ایام جاہلیت کی طرح) زندہ دفن نہ کیا ہو نہ اس کو ذلیل و خوار کر کے رکھا ہو اور حقوق دینے میں (ارکوں کو اس پر ترجیح نہ دی ہو) داخل کر کے گا اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں۔ (ابوداؤد)

۴۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ابْنَتَانِ فَلَمْ يَأْخُذْ بِمَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَمْ يُوْتِرْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا يَغْنَى الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کسی شخص کو اپنے سامنے کسی مسلمان بھائی کو غیبت نہ کرنے دو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس مسلمان بھائی کی

۴۶۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَّ غَيْبَ عِنْدَكَ أَخَاكَ أَسْلِمَ وَهُوَ يَفْهَمُ عَلَى نَفْسِهِ

کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کی ہو اللہ اس کی مدد کرے گا دنیا و آخرت دونوں میں اور اگر اس کی مدد نہ کی ہو اور وہ مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ تم اس کو مواخذہ کرے گا اور دنیا و آخرت میں اس کا بدلہ لے گا۔ (شرح السنۃ)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھانے یعنی غیبت کرنے سے غائبانہ یعنی اس کی عدم موجودگی میں روکے تو خدا پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔ (تہقیق)

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فراتے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی سے کسی کو روکے (یعنی غیبت وغیرہ سے) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بجائے یا دوزخ کی آگ کو اس سے روکے دن قیامت کے پھر آگئے یہ آیت تلاوت فرمائی دُكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔ یعنی ہم پر یوں

کی مدد واجب ہے۔ (شرح السنۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد نہ کرے اس موقع پر جہاں کہ اس کی بھجرت کی جانی ہو یا آبروریزی کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر نہ کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہو (یعنی دنیا اور آخرت میں) اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ایسے موقع پر مدد کرے جہاں کہ اس کی بھجرت کی جاتی ہو یا آبروریزی کی جاتی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

کسی میں کوئی عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے اور وہ پھر اس کو چھپائے تو اس کو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوگا جس نے کہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچایا۔ (احمد - ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں آئینہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے (یعنی اس کے عیب کو آئینگی اور نرمی کے ساتھ ظاہر کرنے والا آئینہ کے مانند خاموشی سے سن و فح کو دکھاتا ہے) اگر اس کوئی برائی دیکھے تو وہ اس کو دُر کرے۔ (ترمذی - اور ترمذی و ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے اور

فَنَصَرَكَ نَصَرَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْكَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِكَ أَدْرَكَكَ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

۴۶۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ كَيْفِ أَخِيهِ بِالْبَغْيَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعَذِّبَهُ مِنَ النَّارِ۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۴۶۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرْمِي عَنْ عَدُوِّ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْرِدَ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

۴۶۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرْمِي عَنْ عَدُوِّ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْرِدَ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۶۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَسَرَّهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتُودَةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۴۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدَكُمْ مَرَّ عَلَى أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ آذَى فَلْيُمِطْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَأْتِي دَاوُدُ الْمُؤْمِنِينَ مَرَّاةً الْمُؤْمِنِينَ)

وَالْمُؤْمِنِينَ أَخَوَالَهُمْ مِنْ يَكْفٍ عَنْهُ صَبِغَةً
وَيَجُودُهُ مِنْ ذَرَائِهِ -

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے روز اور دفع کرنا ہے اس سے وہ چیز جس میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے اور اس کے حق کو اس کی عدم موجودگی میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)۔

تم مسلمان کو عیب جو کے شر سے بچاؤ اللہ تمہیں دوزخ کی آگ سے بچائے گا

۴۶۶۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَتَّى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكَ يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ مَنْ رَفَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَنْبِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو منافق کے شر سے بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جو اس پر عیب لگاتی ہو اور عیب لگانا ہی اس کا مقصود ہو تو خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر قید کر دے گا (یعنی پل صراط پر) یہاں تک کہ اس کی سزا پوری ہو جائے یا وہ مدعی کو راضی کرے۔ (ابوداؤد)

خیر خواہ دوست اور خیر خواہ پڑوسی کی فضیلت

۴۶۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَحَالِ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک دوستوں میں بہتر دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیر خواہ ہوں اور بہترین پڑوسی خدا کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے خیر خواہ ہوں۔ (ترمذی - دارمی، یہ حدیث حسن غریب ہے)

زبان حلق کو نقارۂ خدا سمجھو

۴۶۶۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ خَيْرَ أَنْكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں یہ بات کیوں کر معلوم کروں کہ میں نے یہ نیک کام کیا ہے یا بُرا (یعنی جب میں کوئی ایسا کام کروں جس کی شرعاً اچھائی یا بُرائی معلوم نہ ہو، تو کونسا ذریعہ ہے جس سے میں اس کا حسن و قبح معلوم کر سکوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے کسی کام کی نسبت ہمسایوں کو یہ کہتے سنے کہ اچھا کام کیا تو وہ تیرا اچھا کام ہے یعنی نیکی ہے اور جب تو پڑوسیوں کو یہ کہتے سنے کہ تو نے بُرا کیا تو تیرا وہ کام بُرا ہے۔

مرتبہ کے مطابق سلوک کرو

۴۶۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْزَلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو (یعنی جس مرتبہ کا آدمی ہو اس کے ساتھ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (دوسرا ہی سلوک کرو)۔

فصل سوم بیع بولوا امانت ادا کرو اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو

۴۶۷۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ثَرَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

حضرت عبدالرحمن بن ابی ثرادہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے وضو کیا اور صحابہ نے آپ کے وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنا شروع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ان سے فرمایا کس چیز نے تم کو اس امر پر آمادہ کیا؟ صحابہ نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسول کی محبت اور اس کا باعث ہوئی ہے، آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہیے کہ وہ اپنی گفتگو میں سچ بولے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ساتھ ہمسائیگی کو ادا کرے (بہقی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمَ مَا فَجَّلَ اصْحَابَهُ يَسْمَعُونَ تَوَضُّعَهُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجْمَلُكُمْ عَلَى هَذَا قَالُوا حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَرَّكُمْ أَنْ يُحِبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصِدُّوا حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَالْيُؤَدُّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُتِيَتْ جَوَادِمَنْ جَاوَدَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

بھوکے پڑوسی سے صرف نظر کمال ایمان کے منافی ہے

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ اس کے بازو میں بھوکا ہو۔

۴۴۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

(بہقی)

اپنی زبان کے ذریعے ہمسایوں کو ایذا پہنچانے والی عورت کے بارے میں وعید

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت زیادہ نماز پڑھنے روزہ رکھنے اور خیرات کرنے میں بہت شہرت رکھتی ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بہت کم روزے رکھتی ہے اور بہت کم خیرات کرتی ہے، اور بہت کم نماز پڑھتی ہو اور وہ صرف چند کھڑے قروط (پیسے) کے خدا کی راہ میں دیتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو ایذا نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد - بہقی)

۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْذُرٌ لَكُمْ كَثْرَةُ صَلَواتِهَا وَصِيَابِهَا وَصِدْقِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا جِرْهًا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فَلَانَةَ تَنْذُرٌ لَكُمْ قَلَّةُ صِيَابِهَا وَصِدْقِهَا وَصَلَواتِهَا وَ أَنَّهَا تَصْدُقُ بِالْأَثَرِ مِنَ الْأَقْطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کون شخص بہتر ہے اور کون بدتر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں صحابہ بیٹھ ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا کیا میں تمہارے سامنے تمہارے بہترین آدمیوں کو بدترین آدمیوں کے برابر کر کے دکھا دوں (یعنی یہ بتا دوں کہ کون تم میں نیک اور بہتر ہیں اور کون بد اور بدتر اشخاص ہیں) ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ یہ سن کر تمام صحابہ خاموش بیٹھ رہے اور کسی نے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ آپ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے نیک ترین آدمیوں میں سے تمہارے ہمسایہ

۴۴۴ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكُوتُ أَفَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَّيَا رَسُولُ اللَّهِ أَحْبَبْنَا خَيْرِنَا مِنْ شَرِّ نَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَرُ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَرُ مِنْ شَرِّهِ -

کَلِمَةٍ وَثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ (رواہ البیہقی) ہے اور بہتر بخشش قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔ (بیہقی)

مخلوق خدا کا کنبہ ہے

۴۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْخَلْقُ عِبَالُ اللَّهِ فَاحِبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَحْسَنَ إِلَى عِبَالِهِ - (روای البیہقی) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مخلوق خدا کا کنبہ ہے پس بہترین شخص مخلوق میں سے وہ ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔ (بیہقی)

حقوق ہمسائیگی کی اہمیت

۴۸۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جَارَانِ - (رواہ احمد) حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (بندوں کے معاملات میں) سب سے پہلے قیامت کے دن جو معاملہ پیش ہوگا وہ دو ہمسایوں کا جھگڑا ہوگا۔ (احمد)

سنگدلی کا علاج

۴۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ أَمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَاطْعِمِ الْمِسْكِينَ - (رواہ احمد) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی آپ نے اس کے علاج میں فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر کر اور غریبوں کو کھانا کھلایا کر۔ (احمد)

بیوہ بیٹی کی کفالت کا اجر

۴۸۱ وَعَنْ سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَاكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَاتِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ - (رواہ ابی ماجہ) حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم کو بہترین صدقہ سے آگاہ کروں وہ اپنی اس بیٹی کے ساتھ سلوک کرنا ہے جو تیری طرف واپس کر دی گئی ہے (یعنی اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے یا مر گیا ہے) اور تیرے سوا اب اس کے لئے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ

خدا سے اور خدا کے لئے محبت کا بیان
فضل اول

دنیا میں انسان کا باہمی اتحاد یا اختلاف روز ازل کے اتحاد و اختلاف کا مظہر ہے

۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَوْا حُرُوجًا مَجْتَدِعًا قَمًا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ - (رواہ البخاری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جسوں میں داخل کئے جانے سے پہلے ایک مجتمع لشکر کے مانند تھیں پھر ان کو جسوں میں داخل کر کے متفرق کر دیا گیا) پھر جو رومیوں کے جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے آپس میں مانوس تھیں (اب بھی) آپس میں مانوس

ہیں اور باہم الفت رکھتی ہیں اور جو وہیں اُس وقت انجان زمانوں میں وہ آپس میں (آب بھی) اختلاف رکھتی ہیں۔ (بخاری) (مسلم نے اسے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔)

جس بندے کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کو زمین و آسمان والے بھی دوست رکھتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو اور آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس بندے کے لئے زمین میں بھی بہت رکھی جاتی ہے (یعنی زمین کے لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ سے بغض رکھتا ہے تو جبریلؑ کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو بھی بغض رکھ پس جبریلؑ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو اور آسمان والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور پھر اُس کے لئے زمین میں بھی بغض رکھا جاتا ہے۔ (یعنی زمین والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔) (مسلم)

۴۷۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَاحِبِّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَاحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَوْلُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَابْغِضْهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ فَلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُوهُ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہذا کی رضا و خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں کا قیامت کے دن اعزازِ حب فی اللہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا اور آج میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)

۴۷۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حُبِّ فِي الشَّدِّ كِ فَضِيلَتِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے جو کسی دوسرے گاؤں میں تھا ملاقات کا ارادہ کیا خداوند تعالیٰ نے اس کے راستے پر اس کے انتظار میں ایک فرشتہ کو بھیجا (جب وہ وہاں آیا تو) فرشتے نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں فرشتے نے کہا کیا اس پر نیر کوئی حق نعمت ہے جس کو تو اسے لینا چاہتا ہو اس نے کہا نہیں، میں اس سے محض رضاۓ الہی کی بنا پر محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے اور تجھ کو یہ بشارت

۴۷۸۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ آيِنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخَايَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُدُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ لِي فِي أَحَبُّنِي فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّبْتَهُ فِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دی ہے کہ خداوند تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت رکھتا ہے جیسی کہ تو اس خدا کی رضا کے لئے رکھتا ہے۔ (مسلم)

علماء اور اولیاء اللہ کے ساتھ محبت رکھنے والے آخرت میں انہیں کے ساتھ ہوں گے

۴۷۸۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَأْتِ بِهِمْ فَقَالَ الْبَرُّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ رُمِّتْ عَنْهُ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کی نسبت آپ کیا کہتے ہیں جو کسی قوم (یعنی علماء یا صلحاء کی جماعت) سے محبت رکھتا ہو لیکن ان لوگوں سے ملاقات نہ کی ہو یا ان کی صحبت اس تک میسر نہ ہوتی ہو۔

۴۷۸۸ وَعَنِ ابْنِ أَبِي آتٍ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَى النَّبِيَّ مَا أَتَى رَجُلًا قَدْ لَهَا إِلَهٌ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتِ قَالَ أَنَسُ فَمَا زِلْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَزَحَمَهُمْ بِهَا - (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپ فرمایا افسوس! تجھ پر قیامت کے لئے تو نے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں خدا اور خدا کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ فرمایا تو اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں مسلمانوں کی کسی بات اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ کے ارشاد کے اس موقع پر لوگ خوش ہوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نیک اور بدہم نشین کی مثال

۴۷۸۹ وَعَنِ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الْقَهَّارِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمُسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمُسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّبَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ يُجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً - (مسلم)

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک اور بدہم نشین مشک بیچنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہیں مشک بیچنے والا یا تو تجھے مشک مفت دے دے گا یا تو اسے خرید لے گا اور کم از کم اور کچھ نہیں تو اس کی خوشبو ضرور تیرے دل و دماغ کو تازہ کر دے گی اور دھونکنی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے (دماغ پاش) بدبو (دھواں) حاصل کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خدا کی رضا و خوشنودی کی خاطر باہمی میل ملاپ اور محبت رکھنے والوں کی فضیلت

۴۷۹۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى دَجَبْتُ مَعْتَبِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَذَلِّلِينَ فِيَّ - (رواہ مالک)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ آپ میں میری رضا اور خوشنودی کے لئے محبت کرتے ہیں ان سے مجھ کو محبت کرنا ضروری ہو اور جو لوگ محض میری رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور میری تعریف کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان سے (مجھ کو) محبت کرنا واجب ہو۔ (مالک) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میری عظمت و جلال کے

سب جو لوگ آپ میں محبت رکھتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء و شہداء ان پر رشک کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے بندوں میں سے کچھ لوگ (یعنی ایک جماعت) ایسے ہیں جو اگرچہ نبی و شہید نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن خدا کے ہاں ان کے مراتب درجات کو دیکھ کر انبیاء و شہداء ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو محض خدا کی روح (یعنی قرآن) کے سبب آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان نہ تو قرابت داری ہے نہ مالی لین دین کا معاملہ قسم ہے خدا کی ان کے چہرے نور ہوں گے (یعنی نورانی چہرے) یا وہ خود نور ہوں گے اور نور پر متمکن ہوں گے نہ تو وہ (اس وقت) غمگین اور رنجیدہ ہوں گے جبکہ لوگ غمگین و رنجیدہ ہوں گے اور نہ وہ خوفزدہ ہوں گے جبکہ لوگ خوفزدہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَا اُولَیِّیَا اللّٰهِ لَا حَزَنٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ طَرَاکَہُ ہُو کہ خدا کے دوستوں پر نہ تو خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین و رنجیدہ ہوں گے۔ (ابوداؤد)

۴۹۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَا نَاسًا مَالَهُمْ بِأَنْبِيََاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يُعْطِيهِمُ الْإِنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا كَانَهُمْ مِنَ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُحِبُّ مَا مَنَ قَالَ هُمْ يَوْمَ تَحَابُّوْا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا قَالُوا اللَّهُ إِنْ وَجَّهَهُمْ لَوَدَّ إِلَهُهُمْ لَعَلَّيْ نُوْذِرُ تَحَابُّوْنَ إِذَا أَخَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا أَحْزَنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اَلَا اُولَیِّیَا اللّٰهِ لَا حَزَنٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي قَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حُبِّ فِي اللَّهِ اور بغضِ فِي اللَّهِ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا: ابوذر رضی اللہ عنہ! ایمان کی کونسی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا آپس میں دوستی رکھنا محض خدا کی رضا مندی کے لئے اور لوگوں سے محبت و بغض رکھنا محض خدا کے لئے۔ (تہقیق)

۴۹۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنِي ذِيًّا أَبَا ذَرٍّ أَمَى عَمَّا إِيْمَانٍ أَدْنَى قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَرْءُ الْآلَةُ فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ الْبُغْضُ فِي اللَّهِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

مسلمان بھائی کی عبادت کرنے اور ملاقات کے لئے اس کے ہاں جانے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عبادت یا ملاقات کو جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے پاک ہوئی تیری زندگی اور اچھا ہوا تیرا چلنا اور جنت میں تو نے ایک مکان حاصل کر لیا۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

۴۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ إِذَا رَأَاهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى طِبَّتْ دُطَابُ مَسْأَلِهِ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْهُ لَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ)

محبش شخص سے محبت و تعلق قائم کرو اس کو اپنی محبت اور تعلق سے باخبر رکھو

حضرت مقدم بن معدی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے وہ اس کو اپنی محبت سے آگاہ کر دے۔

۴۹۴ وَعَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ إِنَّهُ يُحِبُّهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(ابوداؤد - ترمذی)

۴۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ نَأْسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ أَحَبُّكَ وَالَّذِي أَحَبَّنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْ مَعَ مَنْ أَحَبَّنِي وَلَكَ مَا أَحْتَسِبُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا أَحْتَسِبُ -

اور ترجمہ کو تیری نیت کا بدلہ لے گا (بیہقی) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو اور اس چیز کا اس کو بدلہ لے گا جو اپنی نیت کے ذریعہ اس نے حاصل کیا۔

دشمنان دین اور بدکاروں کے ساتھ محبت و ہم نشینی نہ رکھو

۴۹۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَاحِبِ الْإِمُوءَ مَنَّا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَعَيُّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَاللَّاحِظِيُّ)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنا مصاحب اور دوست نہ بنا کر مسلمان کو (یعنی کافر اور منافق یا فاسق کو اپنا دوست نہ بنا) اور اپنا کھانا نہ کھا کر پرہیزگار کو۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

دوست بناتے وقت یہ دیکھ لو کہ کس کو دوست بنانا ہے ہو

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ وَقَالَ النَّوَوِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ) -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی اس کے مذہب یا اس کی سیرہ پر) پس انسان کو دوست بناتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا دوست کس کو بناتا ہے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - بیہقی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور نووی کا قول ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

کسی سے بھائی چارہ قائم کرو تو اس کا اور اس کے باپ و قبیلہ کا نام معلوم کر لو

۴۹۸ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ إِسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ وَمَنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت یزید بن نعمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی انسان کبھی انسان سے بھائی چارہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام اور قبیلہ اور قوم کا نام دریافت کر لے اس لئے کہ یہ معلومات محبت کو مضبوط کرنے والی ہیں۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں اس شخص سے (جو بھائی چارہ ہے) محبت کرتا ہوں محض خدا کی رضا کے لئے۔ آپ نے فرمایا تو نے اس شخص کو اپنی محبت سے آگاہ کر دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اور اس کو آگاہ کرے۔ وہ کھڑا ہو گیا اور اس شخص کو جا کر خبر دی کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے اس شخص نے کہا مجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کی خوشنودی کے لئے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے انس رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب وہ شخص آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پوچھا کہ اس شخص نے جواب میں کیا کہا۔ اس نے الفاظ دہرائے جو اس نے پہلے کہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تو (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو اور اس

فصل سوم

خدا کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنے کی فضیلت

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے

پاس تشریف لائے اور فرمایا تم جانتے ہو خدا کے نزدیک کونسا عمل محبوب و عزیز ہے بعض لوگوں نے نماز کو بتایا ہے بعض نے زکوٰۃ کو اور بعض نے جہاد کو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل خدا کی خوشنودی کے لئے محبت رکھنا اور خدا کی واسطے بغض رکھنا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد نے صرف آخری الفاظ رد کرتے ہیں)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس بندہ نے خدا کی خوشنودی کے لئے کسی بندہ سے محبت کی اس نے اپنے پروردگار کی تعظیم و تکریم کی۔ (احمد)

۴۹۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ أَحْسَنَ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ قَائِلٌ الْقِيَامُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالبُغْضُ فِي اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَخْبَرِيُّ)

۴۱۰۰ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَحَبَّ عَبْدًا عَبْدًا لِلَّهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عِزًّا وَجَلًّا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بہتر لوگ کون ہیں

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تم کو بتا دوں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔

۴۱۰۱ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَنْبِئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَ خَيْرٍ مِنْكُمْ الَّذِينَ إِذْ سَأَلُوا أَذْكَرَ اللَّهُ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

خدا کے لئے آپس میں محبت رکھنے کی فضیلت

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

دو بندے جو خدا کے لئے آپس میں محبت رکھیں اور ایک ان میں سے مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں خداوند تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع کر کے فرمائے گا یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت رکھتا تھا۔

۴۱۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّأَنِ فِي اللَّهِ عِزًّا وَجَلَّ دَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هَذَا

الَّذِي كُنْتُ تُحِبُّهُ فِيَّ - دُيَا دُخْرَتِ كِي بَهْلَانِي حَاصِلِ كَرْنِي كِي ذَرَانِي

حضرت ابی رزینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ان

فرمایا۔ میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتا دوں کہ تو اس کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔ تو اہل ذکر کی مجلسوں میں ٹھہرا کر یعنی ان لوگوں کے پاس جو خدا کا ذکر کرتے ہیں اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو خدا کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔ محض خدا کی خوشنودی کے لئے محبت کر اور خدا کی رضامندی کے لئے بغض رکھ۔ اے ابورزین!

۴۱۰۳ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَدُلُّكَ عَلَى مَلَاكِ هَذَا إِلَّا مَوْلَى الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الدِّينِ وَلَا ذَا خَلُوتَ فَحَرِّكِي لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ دَاجِبٌ فِي اللَّهِ وَابْغِضِي فِي اللَّهِ يَا أَبَا رَزِينٍ هَلْ

کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو (کیا ہوتا ہے؟) اس کے پیچھے ستر مزید فرشتے ہوتے ہیں جو دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا کے لئے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت اور شفقت سے بلا دے۔ پس اگر تجھ سے یہ ممکن ہو یعنی اپنے مسلمان بھائی کے لئے ملاقات کے لئے جانا تو تو ایسا کر (یعنی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کر۔) (بیہقی)

شَعَرَتْ آفَ السَّجْلِ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا
أَخَاهُ شَيْعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ
يَصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا آتِهِ وَصَلِّ فِيكَ
فِي ذَلِكَ قَانَ اسْتَطَعْتُ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدِي
فِي ذَلِكَ فَأَفْعَلْ - (درواۃ المبیہقی)

خدا کے لئے محبت کرنے کا اجر

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ اپنے فرمایا۔ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجید کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان بالا خانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، یہ بالا خانے اور ان کے دروازے روشن ہیں اور اس طرح چمکتے ہیں جس طرح روشن ستارے چمکتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو خدا کے لئے محبت کرتے ہیں خدا کے لئے باہم بیٹھ کر ذکر الہی کرتے ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے آپس میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔ (بیہقی)

۴۸۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
۲۲ اللّٰهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعِدَّةً أَمِّنَ
يَا قُوتٍ عَلَيْهَا عَرَفْتُ مِنْ زَبْرَجِدٍ لَهَا أَبْوَابٌ
مُفْتَحَةٌ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ
الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَعَالِمُونَ فِي اللَّهِ
وَالْمُتَلَذِّثُونَ فِي اللَّهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ الْحَادِثِ الثَّلَاثَةِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوَلَاتِ جِن حِيزُوں سے منع کیا گیا ہو یعنی ترک ملاقات، انقطاع دوستی اور عیب جاتی کا بیان فصل اول

تین دن سے زیادہ فاصلہ رکھنا جائز نہیں

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مرد (مسلمان) کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ (خفا ہو کر) کسی مسلمان کو چھوڑ دے۔ یعنی وہ کہیں ایک دوسرے کے سامنے ہوں تو ایک اپنا منہ ادمہ کو پھیر لے اور دوسرا ادمہ کو۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو السلام علیکم سے گفتگو کی ابتداء کرے یعنی خفگی کو دور کر کے مصالحت کی ابتداء کرے۔ (بخاری و مسلم)

۴۸۰۵ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَهَجَّرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا
خَيْرٌ لَّهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان باتوں کی ممانعت جن سے معاشرہ کی افرادی اور اجتماعی زندگی فاسد ہوتی ہے

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، برگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ برگمانی بدترین جھوٹی بات ہے

۴۸۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُمُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ

اور کسی کا حال یا کوئی خبر معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو، جاسوسی نہ کرو
اور کسی کے سودے کو نہ بگاڑو (یعنی چیز کے لینے کا ارادہ نہ ہو اور خواہ مخواہ
کسی کے سودے پر سودا کرنے لگو) آپس میں حسد نہ کرو آپس میں بغض نہ
رکھو آپس میں غیبت نہ کرو اور خدا کے سامنے (مسلمان) بندے بھائی بن
رہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو (بخاری مسلم)

الظَّنَّ الْكَذِبَ الْحَدِيثَ وَلَا تَحْسَبُوا
لَا تَحْسَبُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ
اللَّهِ إِخْوَانًا وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عداوت کی برائی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور مرندہ کی
نخستین کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اور
وہ شخص اس نخستین سے محروم رہ جاتے ہیں جو کسی مسلمان سے کینہ اور
عداوت رکھتے ہیں اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو دوزخ کی حالت
دیدو کہ وہ آپس میں صلح کر لیں۔ (مسلم)

٣٨٠٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْثِنْيَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءَةٌ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ہفتہ میں بندوں کے اعمال دو مرتبہ یعنی پیر اور جمعرات کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی بخشش کیجاتی ہے مگر اس بندہ کو نہیں بخشا، جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے عداوت رکھتا ہو اس کی نسبت کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کو دو دن کی عہدیت دو کہ وہ آپس میں صلح کر لیں۔ (مسلم)

٢٨٠ هـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا أَبَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءً فَيُقَالُ أَتْرَكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

در دغ مصلحت آمیز

حضرت ام کلثوم رض بنت عقبہ بن ابی معیط کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی جھوٹ باتوں سے لوگوں کے درمیان اصلاح کرے (یعنی صلح کرانے) دونوں فریق سے بھلی بات کہے اور ایک کی طرف سے دوسرے کو بھلی بات پہنچائے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کرام کلثوم نے کہا میں نے نہیں سنا کہ نبی ﷺ نے جھوٹ بولنے کی کسی امر میں اجازت دی ہو مگر تین باتوں میں، ایک تلوار لڑائی میں (یعنی دشمنانِ اسلام سے جنگ کرنے میں) دوسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور تیسرے میاں بوی کی باتوں میں۔

٢٨٠٩ وَعَنْ أُمِّ كَلْبٍ مَرْبُوتِ عَقِبَةِ ابْنِ أَبِي مُعِيْثٍ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ
يَقُولُ خَيْرًا أَوْ يَنْمِي خَيْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَرَأَى مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ تُعْنِي
النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْخِصُ فِي شَيْءٍ
مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ ...
الْحَرْبُ وَالْإِسْلَامُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ
الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا
وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ
فِي بَابِ الْوَسْوَسَةِ -

اور حضرت جابر رضی کی حدیث ”وَقَدْ آتَيْتُ“ وَسَوْسے کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

۲۸۱۰ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ تَيْمِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ عَمَّا نَفَسَتْ لِيَرْضَاهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسماء بنت تیمیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ بولنا صرف تین مواقع پر جائز ہے ایک تو مرد کا جھوٹ بولنا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے دوسرے لڑائی میں جھوٹ بولنا اور تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں جھوٹ بولنا۔ (احمد۔ ترمذی)

۳۸۱۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا انْتَبَهَ سَمِعَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاعَ بِأَتَمِّهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَثَلَاثُ فَمَا تَدَخَلَ النَّارَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس ملاقات نہ کرے جو شخص تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور اس عرصہ میں مر گیا تو دوزخ میں جائے گا۔ (احمد ابو داؤد)

۳۸۱۳ وَعَنْ أَبِي خَرَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ
سَنَةً فَهُوَ كَسَقَاكٍ دَمِهِ -

حضرت ابی خراش سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ
فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے سال کیفراراض رہا اور اس
ملاقات نہ کی اس نے گویا اس کا خون بہا یا (یعنی اس کو خون ریزی اور

تین دن کے بعد ناراضگی ختم کر دو

۴۸۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَتَخَيَّرَ مَوْمِنًا قَوْفًا ثَلَاثَ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَكْفُهُ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ اشْتَرَى كَافِيَ الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاعَ بِأَرْبَعٍ نَشْمُ وَحَرْجٍ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کو یہ امر جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ناراض رہے اور اس سے ملاقات نہ کرے تین دن گزر جائے پر اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے جا کر ملے اور اس کو سلام کرے اور وہ سلام کا جواب دے تو (مصالحت) کے اجر میں دونوں شریک ہیں اور

اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا کہہ گا رہو اور سلام کرنے والا
(رواہ ابو داؤد) ترک ملاقات کے گناہ سے بری ہو گیا۔ (ابوداؤد)

مُسْلِمٌ مِّنَ الْهَجْرَةِ

صلح کرنے کی فضیلت

حضرت ابی دردار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
تم کو وہ عمل بتا دوں جس کے ثواب کا درجہ روزہ صدقہ اور نماز کے ثواب
زیادہ ہو جو ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ضرورت پائیے) آپ نے فرمایا (وہ
عمل) دو مسلمان کے درمیان صلح کرنا ہے اور جو شخص دو مسلمانوں کے
درمیان فتنہ و فساد پیدا کرے وہ مونڈنے (یعنی دین میں خلل ڈالنے)
والا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آتَاكُمْ خَيْرُكُمْ بِأَخْضَلٍ مِنْ
دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالَ قُلْنَا
بَلَى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ
هِيَ الْحَالِقَةُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حسد اور بغض کی مذمت

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ امتوں کی بیماریاں
پیدا ہو گئی ہیں، اور وہ بیماریاں حسد اور بغض ہیں جو مونڈنے والی ہیں
میری مراد اس سے بالوں کا مونڈنا نہیں ہے بلکہ دین کو مونڈنا ہے (یعنی
یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں)۔ (احمد ترمذی)

۲۸۱۶ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ
الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ
تَحْقِيقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی
نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے

۲۸۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ
الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ -

(رواہ ابو داؤد)

دو آدمیوں کے درمیان برائی ڈالنے کی مذمت

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے آپ کو
دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد ڈالنے سے بچاؤ اس لئے کہ یہ فعل
دین کو تباہ کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

۲۸۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ زَيْلَكُمْ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کسی مسلمان کو ضرر و مشقت میں مبتلا نہ کرو

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
مسلمان کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر پہنچائے گا یعنی اس کے اس
فعلِ بری کے سزا دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو مشقت و تکلیف میں مبتلا
کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا (ابن ماجہ ترمذی کہتے ہیں حدیث غریب)

۲۸۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَرَّ ضَرًّا اللَّهُ بِهِ وَمَنْ
شَاقَّ شَقًّا شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

کسی مسلمان کو ضرر پہنچانے والے کے بارے میں وغیرہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۲۸۲۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا کسی کے ساتھ مکر کرے
(یعنی ظاہر و باطن میں نقصان پہنچائے)
(ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ
مُؤْمِرًا أَوْ مَكْرِبًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ

کسی مسلمان کو اذیت پہنچانے، عار دلانے اور اس کی عیب جوئی کرنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر
تشریف فرما کر بلند آواز سے فرمایا: اے وہ مسلمانو! جو زبان سے اسلام لا
ہو اور دل میں ایمان کا اثر نہیں رکھتے (تم کو آگاہ کیا جاتا ہے)، تم
مسلمانوں کو اذیت نہ دو، ان کو عار نہ دلاؤ، ان کے عیوب کو نہ ڈھونڈو
اس لئے کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو تلاش کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب
ڈھونڈتا ہے اور جس شخص کے عیب کو خدا تعالیٰ تلاش کرے (اس کی سوائی
ظاہر ہے) خدا تعالیٰ اس کو رسوا کرے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے
اندر چھپا بیٹھا ہو۔ (ترمذی)

۲۸۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمُنْبَدَّ فَنَادَى بِصَوْتٍ
رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بَلِسَانِهِ وَلَمْ
يُغْنِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَوَفُّوْا الْمُسْلِمِينَ
وَلَا تَعْتَدُوا وَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ
مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعْ اللَّهَ
عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهَ عَوْرَتَهُ يُفْضَحْهُ
وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کسی مسلمان کی عزت و ابر و نقصان پہنچانے کی مذمت

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے سب بڑا سود مسلمان کی ناحق ابر و ریزی ہے۔
(ابوداؤد - بیہقی)

۲۸۲۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبْوِ الْإِسْطِلَالُ
فِي عَرَضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

کسی کی ناحق ابر و ریزی کرنا اس کا گوشت کھانے کے مترادف ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
خداوند تعالیٰ مجھ کو اوپر لے گیا (یعنی معراج میں) تو میں وہاں ایسے
لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانے کے تھے اور ان ناخنوں سے اپنے چہروں
اور سینوں کو کھرچتے تھے میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں انھوں نے کہا
یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں) اور انکی
ابر و کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۲۸۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا عَجَزَ بِي رَتِي مَرَدْتُ يَقُوْا مِنْهُمْ أَطْفَادُ
مِنْ نَحَائِصٍ يَخْمِسُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُّوا عَنْهُمْ فَقُلْتُ
مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ -
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کسی شخص کی بے ابر وئی کرنے والے کے بائے میں وعید

حضرت منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں روایت کرتے ہیں کہ اپنے
فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کی بُرائی اور غیبت کر کے ایک لقمہ کھائے (یعنی
اس ذریعہ سے رزق حاصل کرے) خداوند تعالیٰ اس کو اس لقمہ کی مانند
کی آگ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی امانت و دولت کے معاملہ میں
کسی کو کپڑا پہنائے اُس کو خداوند تعالیٰ اسی کی مانند دوزخ کی آگ کا لباس

۲۸۲۴ وَعَنِ الْمُسْتَوْدِعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَمْلَى بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
يُطْعِمُهُ مِنْهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسَى نَوَماً
بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِنْ جَهَنَّمَ
وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ

اللہ یَقُولُ لَهُ مَقَامٌ سَمِعَ وَرِیَا یَوْمَ الْقِیَمَةِ
ہناتے گا اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسی کو یا خود کھڑا ہو لوگوں کو اپنی خوبیاں اور
برائیاں بنانے اور دکھانے کے لئے قیامت کے دن خود خدا تعالیٰ اس کی برائیاں
اور کمزوریاں دکھانے اور بنانے کے لئے کھڑا ہوگا۔ (ابوداؤد)

خدا کے ساتھ حسن ظن کی فضیلت

۲۸۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم حَسَنُ الظَّنِّ مِنْ حَسَنِ الْعِبَادَةِ
حُسنِ ظنِّی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا
گمان رکھنا (خدا تعالیٰ کے ساتھ) منجملہ بہترین عبادت کے ہے (یعنی خدا تعالیٰ
کے ساتھ حسن ظن بھی عبادت میں داخل ہے)۔ (احمد - ابوداؤد)

ایک زوجہ مطہرہ کی بدگوئی اور حضور کی ناراضگی

۲۸۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَلَّ بَعِيدٌ لِيَصْفِيَةً
وَعِنْدَهُ زَيْنَبُ فَضَلَّ طَهْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم لَزَيْنَبِ اَعْطِيَهَا بَعِيدًا فَقَالَتْ اَنَا
اَعْطَيْتُكَ الْيَهُودَ دِيَّةً فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللہ علیہ وسلم فَجَحَى هَذَا الْحُجَّةَ وَالْمَجْرُ
وَبَعْضُ صَفِيٍّ - (رواہ ابوداؤد و ذکر حدیث
مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مِّنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِی بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت کی بیوی صفیہ کا اونٹ بیمار
ہو گیا اور زینب (ام المؤمنین) کے پاس ان کی ضرورت زیادہ سواری تھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینب تم صفیہ کو اپنا اونٹ
دیدو۔ زینب نے کہا میں بھلا یہ اونٹ اس یہودیہ کو دوں گی (یعنی ہر
نزدونگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہو گئے
اور ذی الحجہ، محرم اور کچھ دن ماہ صفر کے ان سے آپ علیحدہ رہے
(ان کے گھر نہ گئے)۔ (ابوداؤد) اور معاذ بن انس کی حدیث میں
حمی الحجہ شفقت و رحمت کے باب میں بیان کی گئی۔

فضل سوم

قسم کا بہر حال اعتبار کرو

۲۸۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا سَرِيًّا فَقَالَ
لَهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ سَوِّفْتُ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي -
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت ابی ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم
میں کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرنے دیکھا حضرت عیسیٰ نے
اسے پوچھا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی
جس کو کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں عیسیٰ نے کہا میں خدا پر ایمان
لایا اور اپنے نفس کو جھوٹا قرار دیا۔ (مسلم)

حسد و افلاس کی برائی

۲۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وَكَادَ
الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ -
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقر
(افلاس و تنگ دستی) قریب ہو کہ کفر کی حد تک پہنچا دے اور قریب ہے کہ حسد
تقدیر الہی پر غالب آجائے (یعنی افلاس ایسی بری چیز ہے کہ انسان اسے مجبور
ہو کہ کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے)۔ (بیہقی)

عذر خواہی کو قبول کرو

۲۸۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ اخْتَذَ رَأْيَ أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ أَوْ لَمْ
يَعِذْهُ فَلَمْ يَعْذِرْهُ أَوْ لَمْ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص
اپنے کسی مسلمان بھائی سے (اپنے کسی قصور پر) عذر کرے اور وہ مسلمان

لَقِيلَ عَذْرَاءُ كَانَتْ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ اس کو معذرت نہ سمجھے یا اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو اس پر اس کا آٹا
مِثْلُ رَدَّوَاهُمَا إِلَهُنَّ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ وَ گناہ ہوگا جتنا کہ عشر لینے والے کا گناہ (یعنی اس عشر لینے والے کا گناہ
قَالَ مَكَاسِي الْعَشَاءِ) جو ظلم سے عشر وصول کرے اور حق سے زیادہ لے (بہتتی)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِي فِي الْأُمُورِ کاموں میں احتراز اور توقف کرنے کا بیان ! فصل اول

ایک حکیمانہ اصول

۲۸۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ایک سو راخ سے مومن کو دو بار نہیں کاٹا جاتا یعنی جس سو راخ سے
مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ) مسلمان کو سانپ وغیرہ نے ایک مرتبہ کاٹ لیا اس اُس کو دوبارہ نہیں
مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ) کاٹا جاسکتا یعنی مسلمان پھر ہوشیار ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک
مرتبہ نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا۔ (بخاری و مسلم)

حلم و بردباری اور توقف و استسگ کی فضیلت

۲۸۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قبیلہ عبد القیس کے سردار سے فرمایا مجھ میں دو باتیں ایسی ہیں جن کو خدا
وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَيْءَ عَبْدُ الْقَيْسِ أَنْ فَبِكَ لِحَصْلَتَيْنِ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو بردباری اور دوسرے غور و فکر کے بعد کام
يُحِبُّهُمَا اللَّهُ أَحْكَمُ وَالْأَنَاةُ (رواہ مسلم) کرنا۔ (مسلم)

فصل دوم

استسگ و بردباری کی فضیلت اور جلد بازی کی مذمت

۲۸۳۲ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حضرت تميم بن ساعد ساعدی فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کاموں میں تاخیر کرنا (یعنی غور و فکر کے بعد کام کرنا) خدا
وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَيْءَ عَبْدُ الْقَيْسِ أَنْ فَبِكَ لِحَصْلَتَيْنِ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے
الْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ - (رواہ الترمذی و قال هذا جَدِثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ نَكَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ
الْمُهَمِّ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّائِي مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ -) ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین کو عبد المہم
بن عباس رض کے حافظے پر اعتراض ہے۔)

تجربہ سب سے بڑی دانائی ہے

۲۸۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حضرت ابی سعید رض کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَصْلَتَيْنِ لَا دُورَ لَهَا وَلَا دُورَ لَهَا ہے بردبار نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو لغزش کر چکا ہو۔ اور حلیم نہیں ہوتا
حِكْمَةُ الْأَذَى جَرِيَةً - (رواہ احمد و الترمذی) مگر وہ شخص جو تجربہ حاصل کر چکا ہو۔

(احمد۔ ترمذی یہ حدیث غریب ہے۔)

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

وہی کام کرو جس کا انجام اچھا نظر آئے

۲۸۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِيْنِي فَقَالَ خُذِ الْكَامَرَ بِالنَّدْبِ فَإِنَّ رَأْيَتِي فِي عَافِيَتِهِ خَيْرٌ أَفَافِيَتِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ (رواه في شرح السنه) تو اس کو چھوڑ دے۔ (شرح السنه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنے کام کو تدبیر کے ساتھ کر اگر اس کا انجام اچھا نظر آئے کر ال اور انجام میں گمراہی و خرابی نظر آئے تو اس کو چھوڑ دے۔ (شرح السنه)

نیکی و بھلائی کے کاموں میں توقف و تاخیر نہ کرو

۲۸۳۵ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِذَا عَمَلْتَ لِأَعْلَمَةٍ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْإِخْوَةِ۔ (رواه أبو داود) (ابو داؤد)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تاخیر اور تدبیر ہر چیز میں بہتر ہے مگر عملِ آخرت میں یہ (یعنی بھلائیوں کو فوراً اختیار کرنا چاہئے ان میں تاخیر و انہیں)۔

نبوت سے تعلق رکھنے والی صفات کا ذکر

۲۸۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ الْحَسَنِ وَالنُّوَّةِ وَالْإِسْمُ قِصَادُ جُرْعٍ مِّنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُرْعَةً مِّنَ النَّبُوَّةِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن سرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: حسن و نیک تاخیر اور تدبیر اور میانہ روی نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ہیں۔ (ترمذی)

۲۸۳۷ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَدَى الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْإِسْمُ قِصَادُ جُرْعَةٍ مِّنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُرْعَةً مِّنَ النَّبُوَّةِ۔ (رواه أبو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: نیک و طریقہ، نیک و روش اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ہیں۔ (ابو داؤد)

کسی کار از امانت کی طرح ہے

۲۸۳۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدَّثَ شَمَّ التَّفْتَ فَرِي أَمَانَةً۔ (رواه الترمذی و أبو داود)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب کوئی شخص کوئی بات کہے (یعنی ایسی بات جس کا انفاذ پسند کرنا ہو) اور پھر وہ چل جائے تو وہ امانت ہو (یعنی سننے والوں کے لئے وہ بات) کے مانند ہے اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہئے۔ (ترمذی و ابو داؤد)

مشورہ چاہئے و لے کو وہی مشورہ دو جس میں اس کی بھلائی و بہبودی ہو۔

۲۸۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّايَ الْهَيْثُمُ ابْنُ التَّيْمَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا فَقَالَ فَإِذَا آتَانَا سَبِيٌّ فَاتَّخِذْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ نَأْتَا

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ہیشم بن تیمان سے پوچھا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس غلام آئیں تو تم آنا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو غلام آئے اور ابو ہیشم حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دو تھپکیاں دیں اور فرمایا: آؤ تم میرے ساتھ آؤ۔

نے ان سے فرمایا ان دونوں غلاموں سے ایک کو لے لو۔ انھوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! آپ ہی انتخاب کر دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہئے (یعنی اس کو صحیح مشورہ دینا چاہئے) تم اس غلام کو لے جاؤ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی)

أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اخْتَرْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مَوْجُودٌ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِي بِهِ مَعْرُوفًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وہ تین باتیں جو کسی کاراز بھی نہیں تو ان کو ظاہر کر دو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مجلس امانت سے وابستہ ہیں (یعنی مجالس کی گفتگو کو امانت کے طور پر سمجھنا چاہئے) مگر تین مجالس رکھ کر ان کی گفتگو کو امانت کے طور پر نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ ظاہر کر دینا ضروری ہے) ایک تو حرام چیزوں کی مجلس کی گفتگو دوسرے زنا کاری کے مشورہ کی گفتگو اور تیسرے ناحق کسی کا مال چھین لینے کے مشورہ کی گفتگو۔ (ابوداؤد) ابو سعید کی حدیث "إِنَّ أَكْبَرُ الْأَمَانَةِ" باب المباشرة فصل اول میں بیان کی جا چکی ہے۔

۲۸۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِأَلَا مَانَةٍ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مَجَالِسٌ سَفَكَ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرَجَ حَرَامٍ أَوْ قَطَعَ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ إِنَّ أَكْبَرُ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ -)

فضل سوم

عقل کی تعریف و اہمیت

حضرت ابی ہریرہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا کھڑی ہو جا۔ وہ کھڑی ہو گئی پھر اس سے کہا پشت پھیر۔ اس نے پشت پھیر لی۔ پھر اس سے کہا میری طرف منہ کر اس نے خدا کی طرف منہ کر لیا۔ پھر اس سے کہا بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر اس سے کہا میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے بہتر و افضل ہو اور خویوں میں تجھ سے اچھی ہو۔ میں تیرے ذریعہ (بندوں کی عبادت) لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ (بندوں کو نواب درجہ) عطا کرتا ہوں۔ تیرے ہی سبب میں پہچانا جاتا ہوں تیرے ہی سبب عذاب کرتا ہوں (تہذیبی) اس حدیث میں بعض علمائے کلام کیا کہتے ہیں اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

۲۸۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ تُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبُرْ فَأَدْبَرَتْ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَتْ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بَكَ اخْذُ وَبِكَ أُعْطِي وَبِكَ أَعْرِفُ وَبِكَ أَعَانِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَ عَلَيْكَ الْعِقَابُ وَ قَدْ تَكَلَّمْتُ فِيهِ بَعَثْتُ الْعُلَمَاءَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ -)

قیامت کے دن عقل کے مطابق جزاء ملے گی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے حج اور عمرہ بھی کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے تمام نیک کاموں کا ذکر کیا، لیکن اس کو قیامت کے دن اس کی عقل کے موافق بدلہ دیا جائے

۲۸۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى ذَكَرَ سَهْمًا خَيْرَ كُلِّهَا وَمَا يُجْزَى يَوْمَ

الْقِيَمَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) گا۔ (بیہقی)

تدبیر کی فضیلت

۲۸۴۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ وَلَا وَدَعَ كَالْكُفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخَلْقِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) بہتر کوئی حسب نہیں ہے۔ (بیہقی)

خرچ میں میانہ روی، زندگی کا آدھا سرمایہ ہے

۲۸۴۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ قُتِبَ أَدْرُ فِي النِّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوْءِ أَلِ نِصْفِ الْعِلْمِ - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ) آلا حَادِثَاتٍ أَلَا رُبْعَةً فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں میانہ روی نصف معیشت ہے (یعنی زندگی کا آدھا سرمایہ ہے) اور انسانوں سے دوستی (یعنی نیک و صالح آدمیوں سے) نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا حصولِ علم میں آدھا علم ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخَلْقِ

نرمی، حیا اور حسن خلق کا بیان
فصل اول

نرمی و مہربانی کی فضیلت

۲۸۴۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خداوند تعالیٰ مہربان ہے نرمی و مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرمی و مہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درشتی و سختی پر عطا نہیں فرماتا نہ اور کسی چیز پر نرمی و مہربانی کے سوا چیزوں میں سے۔ (مسلم)

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا نرمی کو اپنے ادب پر لازم سمجھو سختی و درشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ نرمی اس کی زینت کا باعث ہوتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جاتی ہے وہ عیب کا باعث بنتی ہے۔

جس شخص میں نرمی و مہربانی ہو وہ نیکی سے محروم رہتا ہے

۲۸۴۶ وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَحْدَمْ الرِّفْقَ يَحْدَمْ الْخَيْرَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو نرمی سے محروم کیا جاتا ہے اس کو گویا نیکی سے محروم کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

حیاء کی فضیلت

۲۸۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَحِطُّ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ - وَتَتَّفَقُ عَلَيْهِ

۲۸۳۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلِّهِ

مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّزْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّزْقِ حُرِمَ حَظُّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - (رداءۃ فی شرح السنۃ)

شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی گئی ہے اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ (شرح السنۃ)

حیاء ایمان کا جز ہے

۴۸۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ - (رداءۃ أحمد و الترمذی)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور ایمانِ جنت میں جائے گا اور بے حیائی بدی میں سے ہے اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا۔ (احمد - ترمذی)

خوش خلقی، بہترین عظیمہ خداوندی ہے

۴۸۵۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ - (رداءۃ البیہقی فی شعب الایمان و فی شرح السنۃ عن أسامة ابن شریک -)

قبیلہ مزینہ کا ایک شخص کہتا ہے، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں بہتر چیز کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خوش خلقی۔ (بیہقی) شرح السنۃ میں یہ حدیث اسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے۔

بد خلقی اور سخت کلامی کی مذمت

۴۸۵۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاطُ وَلَا الْجَعْطَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَاطُ الْعَلِيطُ الْفَطْرَدَا الْبُودَاؤِدِي سَنَمَ وَالْبَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي سَنَمِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ وَهَبٍ وَفَطْرَدَا الْجَوَاطُ الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْطَرِيُّ الْغَضُّ الْفَطْرَدَا

حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں بد خلق بد خوا اور سخت گو آدمی داخل نہ ہوگا۔ (ابوداؤد - بیہقی)

مصابیح میں یہ حدیث عکرمہ بن وہبؓ سے مروی ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ بد جواط "وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو۔ اور "جعطری" سخت بدگو شخص کو کہتے ہیں۔

خوش خلقی کی فضیلت اور فحش گوئی کی مذمت

۴۸۵۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النِّقْلَ شَيْءٌ يُؤْمَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ - (رداءۃ الترمذی و قال هذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) - (رداءۃ الترمذی و قال هذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) - (ابوداؤد نے صرف پہلا جز روایت کیا ہے۔)

حضرت ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو چیزیں قیامت کے دن مومن کے اعمال کی ترازو میں رکھی جائیں گی ان میں سب سے وزنی چیز حسن خلق ہے اور خداوند تعالیٰ فحش کلمے والے بیہودہ کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے) ابوداؤد نے صرف پہلا جز روایت کیا ہے۔

خوش خلقی اختیار کرنے والے کا مرتبہ

۴۸۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مومن (کامل) اپنی خوش خلقی کے ذریعہ رات کو

لِيَذَرَكَ بِحَسَنِ خَلْقِهِ دَرَجَةً قَائِمَ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

لوگوں کے ساتھ جو بھی معاملہ کرو خوش خلقی کے ساتھ کرو

۲۸۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اللَّهُ حَدَّثْتُ مَا كُنْتُ وَأَتَّبَعُ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَتَّبِعَهَا وَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقِي بِحَسَنِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو جہاں کہیں ہو خدا تعالیٰ سے ڈر اور میری کے بعد بھلائی کر تاکہ یہ نیکی اور بھلائی برائی کو محو کر دے اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ معاملہ کر۔ (احمد - ترمذی - دارمی)

نرم مزاج و نرم خوش شخص کی فضیلت

۲۸۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرَمُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ يَحْرَمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَيْئَةٍ قَرِيبَ سَهْلٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کیا میں اس شخص کو بتا دوں جس پر دوزخ کی آگ حرام ہو۔ وہ، وہ شخص ہے جو نرم مزاج، نرم طبیعت اور نرم خو ہو۔ (احمد - ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نیکو کار مومن کی تعریف

۲۸۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِنْ غَيْرِ كَرِيمٍ وَالْفَاجِرُ حَبِيبٌ لِيَوْمٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے مومن، نیکو کار بھولا اور بزرگ ہوتا ہے اور فاجر چالاک بخیل اور بد خلق ہوتا ہے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

۲۸۶۲ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْمُؤْمِنُونَ هَيَّئُونَ لَكِنُونٍ كَمَا تَجِبَلُ إِلَّا نَفَ إِنْ قِيدَ انْقَادَ وَإِنْ أُعِينِي عَلَى صَحْرَةٍ اسْتَنَاحَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت مکحولؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مومن آدمی بر دبار اور نرم خو ہوتے ہیں اس اونٹ کی مانند جس کی ناک میں بیکل پٹری ہو اگر اس کو کھینچا جائے تو کھینچا چلا جائے اور پھیر کر پر بٹھایا جائے تو پھیر پر بیٹھ جائے۔ (ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا)

لوگوں کے ساتھ ربط و اختلاط عزالت و گوشہ نشینی سے افضل ہے

۲۸۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْدُرُ عَلَيْهِ إِذَا هُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْدُرُ عَلَيْهِ إِذَا هُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ مسلمان جو لوگوں میں ملا رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرے اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں میں مل کر نہ رہے اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

غصہ بر قابو پانے کی فضیلت

۲۸۶۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ

سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرے اس حال میں

۱۵ حدیث میں غر کا لفظ آیا ہے جس کے معنی فریب کھانے والے اور تجربہ کار کے ہیں۔ ہم نے لفظ بھولا موزوں سمجھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح خب کے معنی فریب دینے والے اور تجربہ کار کے ہیں۔ اور ہم نے اس کا ترجمہ چالاک کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

کہ وہ اپنے غصہ سے اپنی خواہش کو پورا کر سکتا ہے، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق کے سامنے بلائے گا اور جس حور کو وہ چاہے انتخاب کر لینے کا اختیار دیدے گا (ترمذی - ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اُس شخص کے دل کو جو غصہ کو ضبط کرے امن اور ایمان سے معمور کر دے اور مسوئید کی حدیث من تَوَكَّأَ الخ کتاب التَّوَكُّلِ میں ذکر کی گئی۔

يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَنْفِذَ مَا دَعَا اللَّهُ عَلَيْهِ رَضِيَ
الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَ فِي آيِ الْخَوَاصِّ
شَاءَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ فِي رِوَايَةِ
لَا فِي دَاوُدَ عَنْ سُؤْيِدٍ وَهَبَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ
أَنْبَاءِ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ مَرَّ عَنِ اللَّهِ قَلْبَهُ أَمَّا بِإِسْمَاءَ فَذَكَرَ
سُؤْيِدٍ مِّنْ ثَلَاثٍ ثَوْبٍ جَهْلٍ فِي كِتَابِ
الَّتَابِ -

فصل سوم عیاء کی تعریف و فضیلت

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے (یعنی ایک بہترین صفت ہے) اور اسلام کا وہ خلق (یعنی صفت) حیا ہے۔ مالک نے اسے عمر سلار روایت کیا ہے اور ابن ماجہ اور شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۲۸۶۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نِكَلَ فِي بَيْنِ خَلْقٍ دَخِلُوا فِي شَعْبِ الْحَيَاءِ - رَوَاهُ مَا لِكُ مَوْلًى سَلَا وَدَوَّاهُ
ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ -

ایمان اور حیا لازم و ملزوم ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیا اور ایمان کو ایک جگر رکھا گیا ہے (یعنی) ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ اور ابن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ ان میں سے جب ایک کو دُور کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔ (یعنی)

۲۸۶۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ ثَرَاءٌ جَمِيعًا فَإِذَا رَفَعَ أَحَدَهُمَا رَفَعَ الْآخَرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سَلَبَ أَحَدَهُمَا تَبَعَهُ الْآخَرُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

نوشہ فلفی کی اہمیت

حضرت معاذ کہتے ہیں کہ جب میں یمن کو جانے لگا اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بیت مجھ کو یہ فرمائی۔ معاذ لوگوں کی تربیت و تعلیم کے لئے اپنے خلق کو اچھا بنا۔ (مالک)

۲۸۶۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ إِحْدُ مَا وَصَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَصَّيْتُ رَجُلًا فِي الْفُرْزِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ احْسِنْ خَلْقَكَ لِلنَّاسِ - (رَوَاهُ مَا لِكُ)

مالک کہتے ہیں کہ انھیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جن اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ موطا میں یہ مسند مرزی ہے اور احمد نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۸۶۸ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثْتُ لَكُمْ حَسَنَ الْخُلَاقِ - (رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -)

اپنی بہترین صوت و سیرت پر آپ اللہ کا شکر ادا کرتے

۳۸۶۹ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي وَزَانِ مَنِي مَا شَأْنُ مِنْ غَيْرِي - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُوسَلًّا.

جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے مد تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں وہ خدا جس نے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے خلق کو اچھا بنایا اور مجھ میں وہ چیزیں آراستہ کیں جو میرے غیر میں عیب دار ہیں۔ (بیہقی نے اسے مُوسلاً روایت کیا ہے)۔

حسن خلق کی دعا؟

۳۸۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ حَسِّنْ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو نے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے خلق کو بھی اچھا بنا۔ (احمد)

بہترین لوگ کون ہیں؟

۳۸۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَنْبَأُكُمْ بِخَيْرٍ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرٌكُمْ وَأَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا إِذَا أَحْسَنْتُمْ أَخْلَاقًا - رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں زیادہ ہیں اور جن کے خلق اچھے ہیں۔ (احمد)

۳۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان کے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد - دارمی)

میں خاص باتیں

۳۸۷۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا يَتَجَبَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اكْتَفَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ غَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلِحَقِّهِ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يُشْتَمُّنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقَمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْكَ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ تَلَيْسَ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلَمَ بِمُظْلَمَةٍ فَيُغْضَىٰ عَنْهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرًا وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا مِلَّةً إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا کہا۔ آپ اس کے برا کہنے کو سنتے تھے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ برا کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پیچھے پیچھے حضرت ابوبکرؓ بھی گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ شخص مجھ کو برا کہہ رہا تھا اور آپ تشریف فرما تھے جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ غضبناک ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا تمہارا ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب خود تم نے اس کو جواب دینا شروع کیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ابوبکرؓ تین باتیں ہیں اور سب حق ہیں ایک تو یہ کہ جس بندہ پر ظلم کیا جائے اور وہ محض خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے خاموش رہے اللہ

يُرِيدُ بِهَا كُرَّةً اِلَّا زَادَ اللهُ بِهَا قُرَّةً - تعالیٰ اس کی زبردست مدد کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ جو شخص اپنی (رِوَاۃُ اَحْمَدُ) بخشش کا دروازہ کھولے اور اس کے ذریعہ اپنے قرابت داروں

اور مسکینوں کے ساتھ سلوک کرے خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس کے مال کو زیادہ کرتا ہے تیسرے یہ کہ جس شخص نے سوال کا دروازہ کھولا، (یعنی گدائی اختیار کی) اور اس نے اس ذریعہ سے اپنی دولت کو بڑھانا چاہا تو خداوند تعالیٰ اس بھیک مانگنے کے سبب اس کے مال کو اور کم کر دیتا ہے۔ (بیہقی) نرمی و مہربانی کرنے کا اثر

۲۸۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيدُ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحَرِّمُهُمْ اِلَّا اَضَرَّهُمْ (رِوَاۃُ التَّبَهَّقِيِّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن گھروالوں کے لئے خداوند تعالیٰ نرمی کو پسند کرے اس کے ذریعہ ان کو نفع پہنچاتا ہے اور جن گھروالوں کو نرمی سے محروم رکھے ان کو اس کے سبب ضرر پہنچاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غصہ اور تکبر کا بیان

فصل اول

۲۸۷۵ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ - (رِوَاۃُ الْبُخَارِيِّ) حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔ اُس نے کئی مرتبہ یہی بات کہی اور ہر دفعہ آپ نے یہی کہا۔ غصہ نہ کر۔ (بخاری)

حقیقت میں طاقتور وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے۔ ۲۸۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّ الشَّدِيدَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ قوی اور پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری و مسلم)

جنتی اور روزِ خیر لوگ ۲۸۷۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَا بَدَّةَ اِلَّا اُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ مُتَعَلِّجٍ جَوْ اِظْمَسَتْ لَوُؤْلُؤُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تم کو ان لوگوں کو بتا دوں جو جنتی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ ضعیف و کمزور شخص ہے جس کو لوگ حقیر و ضعیف سمجھیں (اور) اس پر جبر و زیادتی کریں) وہ اگر خدا تعالیٰ کی قسم کھائے تو خدا تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کرے اور کہا میں تم کو ان لوگوں کو بتا دوں جو دوزخی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ شخص ہے جو جھوٹی اور لغو بات پر سخت جھگڑا کرے، درشت مزاج، مال جمع کرنے والا، انجیل اور تکبر کرے (یاد رکھو کہ) دوزخی ہر وہ شخص ہے جو مال کو جمع کرنے والا، حرام زادہ اور متکبر ہو۔ (بخاری و مسلم)

متکبر۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو مال کو جمع کرنے والا، حرام زادہ اور متکبر ہو۔

تکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا

۲۸۴۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالُ حَبَةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِمَّنْ آمَنَ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالُ حَبَةٍ مِمَّنْ خَرَدَلٍ مِمَّنْ كَبُرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ (ہمیشہ کے لئے) دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا۔ (مسلم)

تکبر کی حقیقت

۲۸۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالُ ذَرَّةٍ مِمَّنْ كَبُرَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ جَمِيلَ الْكِبَرِ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمُّ النَّاسِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) آپ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ جمیل (خوبصورت اور اچھا) ہے اور حسن (جمال دار) کو پسند کرتا ہے اور تکبر کہتے ہیں حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو ذلیل و حقیر سمجھنا۔ (مسلم)

وہ تین لوگ جو قیامت کے دن خدا کی توجہ سے محروم رہیں گے

۲۸۵۰ وَعَنِ ابْنِ حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی حریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ ان کی طرف نہ دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک تو زنا کار بڑھا دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا مفلس غریب تکبر کرنے والا۔ (مسلم)

تکبر کرنا، گویا شرک میں مبتلا ہونا ہے

۲۸۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَايَ وَالْعِظَةُ رِزَارِي فَمَنْ نَزَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ دَفْعًا فِي رِدَايَ قَدْ فَتَنَهُ فِي النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (ذاتی) بزرگی میری چادر ہے (یعنی جو مرتبہ تمہارے نزدیک چادر کا ہے وہی میری ذاتی بزرگی کا ہے) اور عظمت (یعنی صفاتی بزرگی) میرا تہ بند ہے (یعنی بمنزلہ تہ بند ہے) پس جو شخص کان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے پھینک دے (یعنی تکبر کرے ذات اور صفات کے اعتبار سے) میں اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دوں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں اس کو دوزخ کی آگ میں پھینک دوں گا۔ (مسلم)

فصل دوم

تکبر نفس کا دھوکہ ہے

۲۸۵۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَنْدُحُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَكْتَبَ فِي الْحَبَايَةِ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَكُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو بزرگ و بزرگ سمجھتا رہے لوگوں سے دور رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام متکبروں اور

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) سرکشوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور پھر (دنیا و آخرت میں) جو نسبت سرکشوں پر پڑتی ہے وہی ان کو پہنچتی ہے۔ (ترمذی)

تکبر کرنے والوں کا انجام

۲۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذِّبْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُورِ الرِّجَالِ يُعْشَاهُمْ الذِّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسْتَشَى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الرَّيَّانِ يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْحَبَالِ -

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیز شیروں کی طرح جمع کیا جائے گا مردوں کی صورت میں (یعنی ان کی شکل و صورت تو مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم و جنت چیز شیروں کی مانند) ذلت و خواری چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہوگی اور ان کو جہنم کے ایک قید خانے کی طرف جس کا نام بولس ہے لٹکا جائے گا ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی اور ان کو دوزخیوں کا پتھر یعنی خون سپ اور کچ لہو پلایا جائے گا جس کا نام طینت الحبال ہے (ترمذی)

ناحق غصہ شیطانی اثر ہے

۲۸۸۴ وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْدَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفِئُ النَّارَ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ ... أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عطیہ بن عردہ سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا گیا ہے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لے۔ (ابو داؤد)

غصہ کا ایک نفسیاتی علاج

۲۸۸۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنَّ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اگر وہ اٹھ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور غصہ جاتا رہے تو خیرور نہ پھر لیٹ جائے۔ (احمد - ترمذی)

برے بندے کون ہیں

۲۸۸۶ وَعَنْ إِسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ مُخَيَّلٌ وَاحْتَالَ وَنَسِيَ الْكِبَرَ الْمُنْعَالَ بَيْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ تَحَدَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْحَبَارَ إِلَّا عَلَى بَيْسِ الْعَبْدِ عَبْدٌ سَهَى وَلَهُي وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بَيْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ عَنَّا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بَيْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ يُخَيَّلُ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے آپ کو (یعنی خود کو) دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور خداوند بزرگ و بزرگ کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے لوگوں پر جبر و قہر کیا اور خداوند قہار و جبار کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دنیا کے کاموں میں محو ہو گیا اور مقبروں اور جسم کی بوسیدگی کے خیال کو فراموش کر دیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے فسادِ الٰہی سے تجا و زکر کیا اور اپنی ابتداء اور انتہا کو بھول گیا

يُسَّ الْعَبْدُ عَبْدًا يُخْتَلُ الدَّيْنُ بِالشَّهَاتِ يَسَّ
الْعَبْدُ عَبْدًا طَمَعُ يَقْوَدُ لَا يَسَّ الْعَبْدُ عَبْدًا هُوَ
يُضِلُّهُ يَسَّ الْعَبْدُ رَغَبٌ يُذِلُّهُ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
أَيْضًا هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ -

(یعنی ابتداء میں کیا مختصمانی کا ایک قطرہ اور انتہا میں کیا ہوگا؟
(زمین کا پیوند) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دھوکہ دے دنیا والوں
کو دین سے (یعنی نیک لوگوں کی روش اختیار کر کے) بُرا بندہ ہے
وہ بندہ جس نے خراب کیا دین کو شہادت سے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ
جس کو کھینچے لئے جاتی ہے حرص اور طمع دنیا دنیا داروں کی طرف
بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش نفس گمراہ کرتی ہے۔ بُرا بندہ
ہے وہ جس کو دنیا کی حرص درغبت خوار و ذلیل کرتی ہیں۔

(ترمذی - بیہقی) یہ حدیث ضعیف ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ ضعیف کے ساتھ غریب بھی ہے۔

فضل سوم

غصہ کو ضبط کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ
کسی چیز کو کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو خدا کے نزدیک بہتر ہو غصہ کے گھونٹ
سے جس کو وہ شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پی جاتا ہے۔

(احمد)

۴۸۸۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
جَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ رَجَاءِ اللَّهِ
تَعَالَى - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خداوند تعالیٰ کے ارشاد اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ (تو بُرائی کو بھلائی سے دفع کر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ
غصہ کے وقت صبر کرنا اور بُرائی کے وقت معاف کرنا اس سے مراد
ہے پھر جب غصہ اور بُرائی کے وقت لوگ صبر کرتے اور معاف کر دیتے
ہیں تو خداوند کریم ان کو مخلوقات اور نفس کی آفتوں سے محفوظ رکھتا

۴۸۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِدْفَعْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ
الْعَفْوُ عِنْدَ الرَّسَاةِ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ
اللَّهُ وَخَفَعَ لَهُمُ عَذَابَهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ
قَرِيبٍ - (رَوَاهُ الْجَارِثِيُّ تَعْلِيقًا)

اور دشمنوں کو ان کے لئے پست و خوار کر دیتا ہے گویا کہ وہ قریبی دوست ہے۔ (بخاری نے اسے معلقاً روایت کیا ہے)۔

غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے

بہترین حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غصہ ایمان کو
خراب کر دیتا ہے جس طرح ابو اسد شہید کو خراب کر دیتا ہے۔ (بیہقی)

۴۸۸۹ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ
كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

تواضع اختیار کرو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لا کر فرمایا۔ لوگو! تواضع اور فروتنی
اختیار کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
جو شخص خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے تواضع
سے کام لے لے خداوند تعالیٰ اس کے مرتبہ کو بلند کر دیتا ہے وہ اپنے
آپ کو اپنی نگاہ میں حقیر و ذلیل خیال کرتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں
میں وہ بزرگ و برتر ہوتا ہے اور جو شخص تکبر و غرور کرتا ہے خداوند

۴۸۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَهْوَعَةَ الْمُنْبَرِ يَأْتِيهَا
النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ
فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَ
مَنْ تَكَبَّرَ دَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ
صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ

مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْزُرٍ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) اس کو پست کر دیتا ہے پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اپنی نگاہ میں وہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں گتے اور سورسے بھی بدتر ہو جاتا ہے (بیہقی) انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود عفو و درگزر کرنے کی فضیلت

۲۸۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدْ رَغَرَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص کہ (انتقام کی) قدرت رکھنے پر بھی لوگوں غصہ کو ضبط کرنے کا اجر؟

۲۸۹۲ وَعَنْ أَبِي آتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَكَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ اعْتَدَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عَذَابَهُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنی زبان کو بند رکھا، خداوند تعالیٰ اس کے عیب کو ڈھانک لیتا ہے اور جس نے اپنے غصہ کو روکا خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عذاب سے اس کو بچائے گا اور جو شخص خداوند تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی و بخشش چاہے خداوند تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرما لیتا ہے (بیہقی)

وہ تین چیزیں جو نجات کا ذریعہ ہیں اور وہ تین چیزیں جو آخری ہلاکت کا باعث ہیں

۲۸۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ قَدْ ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي السِّبْطِ وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوَى مُتَّبِعٌ وَشَحْ مُطَاعٌ وَاعْتِجَابُ السَّاءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ هَوًى - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، "تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ وہ چیزیں جو نجات دینے والی ہیں (ان میں سے) ایک تو ظاہر و باطن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا۔ دوسرے خوشی و ناخوشی دونوں حالتوں میں حق بات کہنا۔ تیسرے دولت مند کی اور فقیر کی دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔ اور ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ خواہش نفس جس کا اتباع کیا جائے (یعنی وہ خواہش نفس جس کو پورا کر لیا جائے)۔ دوسرے وہ حرص اور بخل جس کا انسان غلام بن جائے (یعنی حرص اور بخل کی وہ بد عادت جس کو انسان نے اختیار کر لیا ہے) تیسرے مرد کا اپنے آپ کو بزرگ و برتر اور

دوسروں کے برتر خیال کرنا کہ اس سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہے اور آخری خصلت بدترین عادت ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم و ستم کا بیان

فصل اوّل

ظلم قیامت کے دن اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا

۲۸۹۴ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (یعنی ظالم کو قیامت کے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دن ہر طرف سے تاریکی گھیر لے گی۔ (بخاری و مسلم)

ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے

۴۸۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِكُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذُوكَ إِذَا أَخَذَ النَّفْرَى دَهَى ظَالِمَهُ الْآيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ ظالم کو جہلت دیتا ہے (یعنی اس کی عمر دراز کرتا ہے تاکہ اس کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو جائے) پھر اس کو ایسا پکڑتا ہے کہ چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَكَذَلِكَ أَخَذُوكَ إِذَا أَخَذَ النَّفْرَى دَهَى ظَالِمَهُ (اور تیرے پر دردگار کا پکڑنا ایسا ہے جس وقت کہ وہ بستی والوں کو جو ظالم ہیں پکڑتا ہے۔ (بخاری و مسلم))

قوم نمود کے علاقے سے گذرتے ہوئے آپ کی صحابہ کو تلقین

۴۸۹۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِأُحْجَرٍ قَالَ تَدَّ حُلُوَ امْسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ قَاتَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَتَعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَا سَارَ الْوَادِيَّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب زمین حجاز سے گزرے (حجاز ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر کی قوم نمود رہتی تھی) تو لوگوں سے فرمایا: ان لوگوں کے مکانات میں نہ جانا (جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اپنے پیغمبر صالحؑ کو جھٹلایا) مگر جب کہ تم (ان کھنڈرات سے عبرت حاصل کر کے) گزرنے والے ہو (تو ان کو دیکھ سکتے ہو) ممکن ہے تم پر بھی وہی مصیبت نازل ہو جائے جو ان پر نازل ہوئی تھی۔ پھر حضورؐ نے چادر سے اپنے سر کو ڈھانک لیا اور تیزی سے چلے یہاں تک کہ اس وادی سے گزر گئے۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن مظلوم کو ظالم سے کس طرح بدلہ ملے گا؟

۴۸۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِيْنًا ۚ وَلَا دِرْهَمًا ۚ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ مِمَّا لَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَلَا أَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَتْ مِنْ سَيِّئَاتٍ مَآحِجٍ فُحِّمِلَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا کسی مسلمان بھائی پر کوئی حق ہو (مثلاً آبروریزی وغیرہ کا حق) تو چاہئے کہ مسلمان اس حق کو معاف کر ادیں اس دنیا ہی میں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے (یعنی قیامت کا دن) جس میں نہ تو درہم ہوں گے نہ دینار (کہ اس حق کے عوض ادا کئے جاسکیں) اگر اس نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت کے دن اگر ظالم کے اعمال میں کچھ نیکیاں ہوں گی تو اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے برابر نیکیاں لے لی جائیں گی (اور مظلوم کو دیدی جائیں گی) اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیوں سے (اسی قدر برائیاں) لے لی جائیں گی اور ظالم کے حساب میں ڈال دی جائیں گی۔ (بخاری)

حقیقی مفلس کون ہے

۴۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّخَذُوا مَا الْمُفْلِسُ قَالَوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم میں تو مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان (مصائب) اپنے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو نہ

سے نماز روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ (ہر قسم کی عبادتیں) نہ کرانیکا اور ساتھ ہی کسی کو گالی دینے کسی پر تہمت لگانے کسی کا مال کھا جانے کسی کو ناحق مار ڈالنے اور کسی کو ناحق مارنے کے گناہ بھی لائے گا۔ پھر ایک مظلوم کو ان نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور دوسرے مظلوم کو ان نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور جب اس کی یہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور لوگوں کے حقوق باقی رہ جائیں گے تو ان حقداروں کی برائیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

يَصْلُوهُ وَصِيًّا مَدَّ زَكَوِيَّةً وَيَأْتِي وَحَدَّ شَتْمَ هَذَا أَوْ قَذَفَ هَذَا أَوْ أَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا أَوْ ضَرَبَ هَذَا فَعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آخرت میں ہر حق تلفی کا بدلہ لیا جائے گا

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کے لئے سینگ دار بکری سے بدلہ لیا جائے گا مسلم اور جابر رضی اللہ عنہما باب الانفاق میں بیان کی گئی۔

۴۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَوَدَّ أَنْ تُحْشَرَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجُلُجَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ سَابِرِ الظُّلْمِ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ

فضل دوم

برائی کا بدلہ برائی نہیں ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اِمعن نہ بنو کہ اس طرح کہو۔ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے لئے یہ امر قرار دو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

۴۹۰ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا اِإِمْعَنَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ نَحْنُ نَحْسِنُ وَإِنْ أَسَاءُوا فَلاَ تَظْلِمُوا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

لوگوں کو راضی رکھنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرو

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ تم مجھ کو ایک خط لکھو جس میں مجھ کو نصیحتیں تحریر کرو اور زیادہ طویل نہ لکھو حضرت عائشہؓ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ تجھ پر سلام ہو۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خداوند بزرگ و بزرگ کی رضا تلاش کرے اور لوگوں کے غیظ و غضب اور ناراضی کی پروا نہ کرے خداوند تعالیٰ اس کی مدد کے لئے کافی ہوتا ہے اور لوگوں کی اذیت و محنت سے اس کو بچا دے گا۔

۴۹۱ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ تَكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوَصِّيَنِي فِيهِ وَلَا تَكْثِرِي فَكَتَبْتُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ التَّمَسُّ رَضَى اللَّهُ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاةً اللَّهُ مُؤْنَةً النَّاسِ وَمَنِ اتَّمَسَّ رَضَى النَّاسُ

۱۵ اِمعن اس شخص کو بولتے ہیں جو اپنی ذاتی عقل و رائے نہیں رکھتا بلکہ دوسروں کی رائے پر چلتا ہے۔ بے بلائے دعوت میں چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ جیسا سلوک میرے ساتھ کریں گے ویسا ہی سلوک ان کے ساتھ میں کروں گا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ایسے آدمی نہ بنو۔ ۱۲ مترجم

يَسْخَطُ اللَّهُ وَكُلُّهُمُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ (یعنی لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے) اور جو شخص لوگوں کی علیک۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) رضامندی کا جو یاں ہو اور خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب اور خفگی کی پروا نہ کرے، اس کو خداوند تعالیٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور سلام ہو تجھ پر۔ (ترمذی)

فضل سوم

ایک آیت کے لفظ "ظلم" کی تشریح

۴۹۰۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
الَّذِينَ آمَنُوا دَلُّوا كَذِبَهُمْ فَكُلُوا
ذَلِكَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَرِيكَ لَفْظًا لِّنَفْسِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ ذَاكَ أَلَمْ
تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ
كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِينَ آمَنُوا دَلُّوا كَذِبَهُمْ فَكُلُوا ذَلِكَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انھوں نے ظلم کو شامل نہ کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے امن ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والے ہیں) تو صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ بات گراں ہوئی اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے لقمانؑ کی وہ نصیحت نہیں سنی جو اُس نے اپنے بیٹے کو کی تھی (یعنی یہ کہ) اے میرے بیٹے! خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اس لئے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے جس کا تم نے گمان کیا ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ (بخاری و مسلم)

آخرت کو دنیا پر قربان نہ کرو

۴۹۰۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَحْمَرُّ
الْقِيَمَةُ عَبْدًا أَذْهَبَ اخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ۔

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین آدمی وہ بندہ ہوگا جس نے اپنی آخرت کو دنیا حاصل کرنے کے لئے ضائع کر دیا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

شرک اور ظلم کی بخشش ممکن نہیں ہے

۴۹۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّاءُ وَبِتُ ثَلَاثَةٌ دِيَوَاتٌ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا شَرَّكَ بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ كَذِبُوا أَنْ لَا يَتْرُكُهُ اللَّهُ ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَضَى بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيَوَانٌ لَا يَعْْبَأُ اللَّهُ بِهِ ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ تَحَاوَرَعْنَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دفر (یعنی نامہ اعمال) تین قسم کے ہیں، ایک تو وہ نامہ اعمال ہے جس کو خداوند تعالیٰ انہیں بخشا اور وہ نامہ اعمال وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا گیا ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کو نہیں بخشتا اور دوسرا نامہ اعمال وہ ہے جس میں انسانوں کے آپس کے مظالم درج ہیں اس نامہ اعمال کو خدا تعالیٰ یونہی نہ بھڑکے گا بلکہ مظلوموں کے لئے ظالموں سے بدلہ لے گا۔ ان میں سے ایک کو دوسرے سے راضی کر دے گا اور تیسرا نامہ اعمال وہ ہے جس کی خداوند تعالیٰ کو پہچان نہ ہوگی (یعنی چاہے تو بخش دے اور چاہے اس کا بدلہ لے) اس میں وہ مظالم اور گناہوں کے جو بندوں اور خدا کے درمیان گئے ہوں گے یہ نامہ اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے

اس پر عذاب کرے اور چاہے اس کو بخش دے۔ (بیہقی)

مظلوم کی بددعا سے بچو

۴۹۰۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَوْدَعُ غَوَاةَ الْمَظْلُومِ خَائِئِمًا يَسْأَلُ اللَّهُ حَقَّهُ وَآنَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقًّا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے آپ کے مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے صرف اپنا حق طلب کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ احقر کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔ (بیہقی)

ظالم کی مدد و اعانت ایمان کے منافی ہے

۴۹۰۶ وَعَنْ أَدُسِ بْنِ شُرَجِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُعَوِّدَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ادس بن شرجیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ظالم کا ساتھ دے اس لئے کہ اس سے اس کو تقویت حاصل ہو اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے، وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی اس میں ایمان کامل نہیں رہتا)۔ (بیہقی)

ظالم کی نحوست

۴۹۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَصُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَلَاؤُ اللَّهِ حَتَّى الْخُبَارَى لَتَمُوتَ فِي ذِكْرِهَا يَظْلِمُ الظَّالِمِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم (کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ) اپنے آپ ہی کو ضرر پہنچاتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا۔ ہاں خدا کی قسم (ایسا ہی ہے) یہاں تک کہ ”خُبَارِی“ (یعنی باز) اپنے گھونٹے ہی میں ظالم کے ظلم کے سبب دبا ہو کر مر جاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْأُمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَفَضْلُ الْأَوَّلِ

خلاف شرع امور کی سرکوبی کا حکم

۴۹۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَعْلَمْ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَلْسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَقْلِبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی امر خلاف شرع کو دیکھے اس کو اپنے ہاتھوں سے تبدیل کر دے (مثلاً خلاف شرع باجے اور شراب کی چیزیں ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دے اور ضائع کر دے) اگر ہاتھوں سے تباہ و برباد کرنے کی قوت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کر دے اور زبان سے منع کرنے کی

بھی قوت نہ ہو تو پھر دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ سب کمزور ایمان ہے (مسلم)

ممانعت کرنے والے کی مثال

۴۹۰۹ وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدَّهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدود میں شیشی کرنے والے یا ان حدود میں گر پڑنے والے ان لوگوں کی مانند ہیں جو جگہ پانے کے لئے قرعہ ڈال کر

مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَمَوْا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِيْ اَسْفَلِهَا يُمِرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِي فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاذُوْا بِهِ فَاَخَذَ فَاَسَا جَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ نَادَيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَجْوَدُ وَخَجُّوا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوا اَنْفُسَهُمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جانتے۔ ایسی حالت میں دو ہی صورتیں سامنے تھیں) یا تو لوگ اس کو کشتی توڑنے سے روکیں اور اس شخص کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ڈوب جانے سے بچائیں یا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اس کو کبھی ہلاک ہونے دیں اور خود بھی ہلاک ہوں۔ (بخاری)

بے عمل و غفلت و ناصح کا انجام

۴۹۱۰ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَجَاعٌ يَّالَسَّ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰی فِي النَّارِ فَتَنْدَلِیْ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَتَنْدَلِیْ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاةٍ فَيَجْمَعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَیْہِ فَيَقُوْمُوْنَ اَمْیَ فَلَئِنْ مَا شَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اُمَدُّكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَنْتِہِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَانْتَفَقَ عَلَیْہِ -

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائیگا۔ اس کی آنتیں آگ میں جاتے ہی فوراً اس کے پیٹ سے نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان آنتوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح پت چکی یا خر اس کا گدھا آٹا پیستے ہوئے دورخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے؟ تو تو ہم کو نیک کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ ہاں میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو بری باتوں سے منع کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فضل دوم

یا تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو یا خدا کے عذاب کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہو

۴۹۱۱ عَنْ حَدِیْقَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہٗ لَتَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیْسَ لَکُمْ اَنْ تَبْعُوْا عَلَیْکُمْ عَذَابُ اَبَاْمِنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُوْہُ وَلَا یَسْتَجَابُ لَکُمْ -

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم یہی اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی، یعنی یا تو) تم البتہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بری باتوں کی ممانعت) کرتے رہو گے (ادریا) عنقریب خداوند تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا اور اس وقت تم خدا سے دعا کر گے اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔ (ترمذی)

گناہ کو گناہ سمجھو

۴۹۱۲ وَعَنِ الْعُرَیْسِ بْنِ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عرس بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے جب زمین پر گناہ کئے جائیں تو جو شخص ان کو دل سے بُرا سمجھے وہ اگرچہ وہاں موجود ہو اس شخص کی مانند سمجھا جائے گا جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو اور ان گناہوں کو بُرا نہ سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو وہاں موجود ہے (یعنی گناہوں کو بُرا سمجھنے والا گناہ گاروں کے زمرہ سے خارج سمجھا جائے گا اور بُرا نہ سمجھنے والا گناہ گاروں میں شامل خیال کیا جائے گا)۔ (ابوداؤد)

یہ نبیوں کو مٹانے کی جدوجہد نہ کرنا عذاب الہی کو دعوت دینا ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا، لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ»۔ اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑ لو، جو شخص گمراہ ہو گیا ہے وہ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جب کہ تم ہدایت پر ہو (میں نے رسول اللہ کو (اس بابت) یہ فرماتے سنا ہے۔ لوگو! جب تم کسی اُمیر منکر (خلافت شرع) کو دیکھو اور اس کی اصلاح و تبدیلی میں کوشش نہ کرو تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔ (ابن ماجہ - ترمذی) اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی اس کو ظلم سے نہ روکیں) تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں گرفتار کر لے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جس قوم میں گناہ کئے جائیں اور وہ قوم ان کی اصلاح و تبدیلی پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اصلاح و تبدیلی نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کر دے اور ابوداؤد

کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس قوم میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور گناہ گاروں کی تعداد زیادہ ہو اور قوم ان کو گناہوں سے نہ روکے تو خداوند تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے گا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس قوم میں کوئی ایسا شخص ہو جو گناہ کرتا ہو اور قوم اس کو گناہ سے روکنے پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اس کو نہ روکے تو خداوند تعالیٰ موت سے پہلے اس کو اپنے عذاب میں گرفتار کر دے (ابوداؤد - ابن ماجہ)

آخر زمانہ میں دین پر عمل کرنے کی فضیلت و اہمیت

حضرت ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد علیکم أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَعْيَلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَهَدَةٍ هَا فَكِرْ هَهَا كَانَتْ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَضِيهَا كَانَتْ كَمَنْ شَهَدَهَا۔ (رواۃ ابوداؤد)

بُرا سمجھنے والا گناہ گاروں کے زمرہ سے خارج سمجھا جائے گا اور بُرا نہ سمجھنے والا گناہ گاروں میں شامل خیال کیا جائے گا)۔ (ابوداؤد)

۴۹۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ آيَةَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْ مُنْكَرًا خَلَعُوا يُغْتَرُّوْنَ لَا يُؤْنِسُهُمْ أَنْ يَعْمَلَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ۔ (رواۃ ابن ماجہ و الترمذی)

وَصَحَّحَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ إِذَا رَأَوْ الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا وَعَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ آتٍ لِعَمَلِهِمْ اللَّهُ بِعِقَابِهِ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغْتَرُّوا ثُمَّ لَا يُغْتَرُّوْنَ إِلَّا يُؤْشِكُ آتٍ لِعَمَلِهِمْ اللَّهُ بِعِقَابٍ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مَنْ يَعْمَلُهُ

کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس قوم میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور گناہ گاروں کی تعداد زیادہ ہو اور قوم ان کو گناہوں سے نہ روکے تو خداوند تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے گا

۴۹۱۴ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغْتَرُّوا عَلَيْهِ وَلَا يُغْتَرُّوْنَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا۔ (رواۃ ابوداؤد و ابن ماجہ)

۴۹۱۵ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ اسْتَمَرُّوا بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّىٰ إِذَا شِئْتُمْ طَعَاذَ
هُوَ مُتَّبِعًا وَذُنُوبًا مُّشْرَكَةً وَلَا عَجَابَ
كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ
مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعِ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ دَرَاءَ
أَيَّامِ الصَّيْرِ تَمَنِّ صَبْرَ فِيهِمْ قَبْلَ عَمَلِ الْجَمْرِ
لِلْعَامِلِ فِيهِمْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ
عَمَلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ
أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

(رَدَّ اْلَاكَةِ التَّيْمِيَّةِ وَابْنِ مَاجَةَ)

یعنی یہ کہ کیا میں اس آیت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ جاری رکھو یہاں تک کہ جب
تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے۔ خواہش نفس کا اتباع کیا
جاتا ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر عقل مند اپنی رائے
کو پسندیدہ سمجھتا ہے اور تم اس امر کو دیکھو کہ جس سے تم کو چارہ نہیں
ہے (یعنی وہ امر جس کی طرف تمہاری خواہش تم کو لے جاتے یا وہ امر
جس پر تم کو قدرت حاصل نہ ہو) تو تم اپنے آپ کو لازم پکڑ لو (یعنی
اپنی ذات کو بچاؤ اور گناہوں سے محفوظ رکھو) اور عوام کو چھوڑ دو
(یعنی عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دو) اس لئے کہ تمہارا آئندہ زمانہ
ایسا ہو گا جس میں تم کو صبر کرنا پڑے گا اور ان ایام میں جو شخص صبر
کرے گا اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ گویا اس نے اپنے ہاتھ میں انگارے لیے ہیں ان ایام میں جو شخص احکام دین پر عمل کرے گا اس کو پچاس
آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب جو اسی زمانہ میں ہوں گے؟
فرمایا نہیں تم میں سے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب (یعنی حضور کے زمانہ کے لوگوں کا ثواب)۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

۴۹۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَامَ فِينَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ
فَلَمَّا يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ
إِلَّا ذَكَرَ حِفْظَهُ وَنَفْسَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَكَانَ
فِيهِ فِيمَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ نَبَا حُلُوهَ خُفْرَةٍ وَإِنَّ
اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظَرْتُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ
أَلَا فَاتَّقُوا اللَّهَ نَبَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ قَالَ
أَنْ لِكُلِّ غَاذٍ لَوْ أَعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدَرِ
غَدَرِيَّتِهِ فِي الدُّنْيَا وَمَا غَدَرٌ أَكْبَدُ مِنْ
غَدَرِ أَمِيرِ الْعَامَةِ يَغْدِرُ لَوْ أَعَى عِنْدَ اسْتِهِ
قَالَ لَا يَمْنَعُنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ
أَنْ يَقُولَ بَحِي إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رَدِّ آيَةِ إِنَّ
رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَادِرَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ قَالَ
قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنْعَنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى
طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يَشُودُ لِدُ مِثْلٍ مِثْلًا
وَيُحْيِي مَوْمِنًا وَيَمُوتُ مَوْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) عصر کے
بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور اس
خطبہ میں قیامت تک وقوع میں آنے والی تمام باتوں کا ذکر کیا۔
ان باتوں کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ آپ نے
جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا ایک لذیذ اور خوشگوار چیز ہے
کہ خداوند تعالیٰ اس میں تم کو اپنا خلیفہ بنائے گا پھر دیکھو گا کہ تم
کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔ اس
کے بعد فرمایا ہر عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا (نشان)
ہو گا جو اس کی عہد شکنی کے موافق پست و بلند ہو گا اور (کوئی)
عہد شکنی سردارِ عالم کی عہد شکنی سے بڑی نہیں۔ اس کا نشان اس کی
مقعد کے قریب کھڑا کیا جائے گا۔ پھر فرمایا تم میں سے کسی سے لوگوں کی
ہیبت اور خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ حق بات دے
ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص امر
خلاف شرع کو دیکھے تو کسی شخص کا خوف تم کو اس کی اصلاح سے
باز نہ رکھے (یہ بیان کر کے) ابو سعید روئے اور کہا ہم نے خلاف شرع
امر کو دیکھا اور لوگوں کے خوف سے ہم منع نہ کر سکے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا
یاد رکھو! آدم کی اولاد کو مختلف جماعتوں اور مختلف طریقوں پر پیدا کیا گیا

كَافِرًا وَّيَحْيِي كَافِرًا وَّيَمُوتُ كَافِرًا قَاتٍ مِّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيِي مُؤْمِنًا وَّيَمُوتُ كَافِرًا وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيِي كَافِرًا قَاتٍ يَمُوتُ مُؤْمِنًا - قَالَ وَ ذَكَرَ الْغَضَبَ فِيهِمْ مَّنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفِتْنِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَكُونُ بَطِيعَ الْغَضَبِ بَطِيعَ الْفِتْنِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَ خِيَارُكُمْ مَّنْ يَكُونُ بَطِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفِتْنِ وَ شَرُّكُمْ مَّنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيعَ الْفِتْنِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمَاعَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِيَّاهُ إِنْ تَفَاجَأَ أَوْ ذَا جِهَةٍ وَ حَمَرَةً عَيْنِيهِ فَمِنْ أَحْسَنِ شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ فَلْيَصْطَجِعْ وَ لْيَتَلَبَّذْ بِالْآخِرِ قَالَ وَ ذَكَرَ الَّذِينَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَّنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ إِذَا كَانَ لَهُ أَحْسَنُ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَكُونُ لِسِيئَ الْقَضَاءِ إِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ فَاَحَدُهُمَا بِالْاُخْرَى وَ خِيَارُكُمْ مَّنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الَّذِينَ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَ إِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ وَ شَرُّكُمْ مَّنْ كَانَ عَلَيْهِ الَّذِينَ أَسَاءَ الْقَضَاءِ وَ إِنْ كَانَ لَهُ أَحْسَنُ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشُّسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ وَ أَطْرَافِ الْحَيْطَانِ فَقَالَ مَا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ -

(دَوَاۓ الْمُتَوَيْدِي)

ہے بعض ان میں وہ ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے ایمان کی حالت میں وہ ساری زندگی بسر کرتے ہیں اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں ساری زندگی گزارتے ہیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے اور ایمان ہی کی حالت میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے اور بعض وہ جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ابو سعید رضی راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کے قسام (کیفیات) کا ذکر کیا اور فرمایا بعض ایسے آدمی ہیں جو فوراً غضبناک ہو جاتے لیکن ان کا غصہ جلد ہی فرو ہو جاتا ہے ان دونوں باتوں میں سے ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی جلد غصہ آنا بُری بات ہے اور جلد راضی ہونا اچھی بات) اور بعض آدمی ایسا ہے جس کو دیر میں غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے اور ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی غصہ کا دیر میں آنا اچھا ہے اور دیر سے فرو ہونا بُرا۔ اور اس طرح ایک بُرائی ایک بھلائی سے مل کر برابر ہو جاتی ہے) تم میں بہتر شخص وہ ہے جس کو دیر میں غصہ آئے اور جلد فرو ہو جائے اور بدترین شخص تم میں سے وہ ہے جس کو جلد غصہ آئے اور دیر میں جائے اس کے بعد آپ نے فرمایا غصہ سے بچو اس لئے کہ وہ آدم کے بیٹے کے دل پر ایک انگارہ ہوتا ہے تم دیکھتے نہیں (جب انسان غضبناک ہوتا ہے تو) اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ پس جب تم غصہ کو محسوس کرو تو پہلو پر لیٹ جاؤ اور زمین پر لیٹ جاؤ اور چمٹ جاؤ۔ اس کے بعد حضور نے قرض کا ذکر فرمایا (یعنی قرض کی اقسام کا قرض دار کا اور قرض خواہ کا) چنانچہ فرمایا تم میں سے بعض وہ ہے جو قرض کو ادا کرنے میں اچھا ہے لیکن جب اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو وصول کرنے میں سختی و بدکلامی سے پیش آتا ہے ان میں سے ایک

عادت (یعنی قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرنا) دوسری عادت (قرض وصول کرنے میں سختی کرنا) کا بدل ہے اور بعض ایسا ہے جو قرض کو ادا کرنے میں بُرا ہے لیکن اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اُس کا تقاضا نرمی سے کرتا ہے ان میں سے ایک عادت دوسری عادت کا بدل ہے اور تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ اس پر قرض ہو تو خوبی کے ساتھ ادا کرے اور کسی پر اس کا قرض ہو تو نرمی سے وصول کرے اور بدترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی بُرا اور اپنا مطالبہ وصول کرنے میں بھی سخت و بدکلام ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں نصیحت باتیں بیان فرمائی یہاں تک کہ جب آفتاب کھجوروں کی شاخوں اور دیواروں کے کناروں پر پہنچ گیا (یعنی آفتاب غروب ہونے کا وقت آگیا) تو آواز لے فرمایا خبردار زمانہ گزر چکا ہے اس کے مقابلے میں اب صرف اتنا زمانہ باقی ہے جتنا کہ یہ دن (یعنی جس طرح دن کا قریب قریب پورا

حقہ گزر چکا ہے اور چند لمحے باقی رہ گئے ہیں۔ اسی طرح دنیا کا حال ہے، دنیا کا زیادہ حقہ گزر چکا ہے اور اب چند لمحے باقی ہیں۔ (ترمذی)

گناہ کی زیادتی موجب بلا کتب ہے

۴۹۱۷ وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعَذِّبُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) -

حضرت ابی البخترئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک ان میں گناہ کی زیادتی نہ ہو جائے گی۔ (ابوداؤد)

عام عذاب کب نازل ہوتا ہے

۴۹۱۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى أَعْيَبَ الْعَامَّةَ بِعَمَلٍ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرِهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

حضرت عدی بن عدی کنڈی کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ اس نے میرے دادا کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی قوم کو اس کے بعض آدمیوں کے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک کہ قوم کے اکثر آدمی اس امر کو نہ دیکھ لیں کہ ان کے درمیان خلاف شرع امور کا ارتکاب کیا گیا ہے اور وہ اس کے روکنے پر قادر ہوں اور نہ روکیں جب یہ خاموشی اور غفلت بڑھ جائے (یعنی قوم کی اکثریت اس بگاڑ کو گوارا کر لے) تو پھر خداوند تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (شرح السنن)

برائیوں کو مٹانے کی پوری جدوجہد کرو

۴۹۱۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَنَهُمْ عِلْمًا وَهُمْ فَكَّرَ بَنَتُهُمْ فَيَا لَسَوْهُمْ فِي تَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَبَّ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَمَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ عَلَيْهِ بَيْنَ مَوْتِهِ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ تَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا -

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی اسرائیل جب گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو اول ان کے علماء نے ان کو اس سے منع کیا اور جب وہ منع کرنے سے بھی باز نہ آئے تو پھر وہ بھی ان کی محفلوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے نوالہ اور ہم پیار بن گئے پس خداوند تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے سبب سیاہ کر دیا (یعنی ان میں سے جو لوگ گنہگار نہ تھے ان کے دلوں کو گنہگاروں میں مل جانے کے سبب سیاہ کر دیا پس لعنت کی خداوند تعالیٰ نے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر اور یہ لعنت ان کے گناہ کرنے اور حد سے تجاوز کر جانے پر کی گئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ ان حضرت تمکینہ لگائے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک عذاب الہی سے نجات حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم ظالموں اور فاسقوں کو گناہوں سے نہ روکو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۹۲۰ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّمَ وَاللَّهُ لَنَا مَوْتٌ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْتُ عَنِ الْمُنْكَرِ لَمَّا خَذَنَ عَلَيَّ يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَمَّا طُرْتُهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرَنَّ عَنْ الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيُفَرِّقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا (جیسا کہ تم خیال کرتے ہو) ایسا نہیں ہے۔ خدا کی قسم تم ان کو ابھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں

کَمَا لَعَنَهُمْ۔

سے روکو، ظالم کے ہاتھوں کو بکڑلو۔ ان کو حق پر آمادہ کرو اور حق پر ان کو قائم کر دو۔ ورنہ خداوند تعالیٰ تم سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے ساتھ وابستہ کر دے گا اور پھر تم پر لعنت فرمائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی تھی۔

نبی عمل عالم و واعظ کے بارے میں وعید

۴۹۲۰ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي إِجْلَ كَأَنَّ قَوْمًا شَفَّاهُمْ بِمَقَارِبِينَ مِنْ نَارٍ كَذُتْ مِنْ هُوٍّ لَوْ يَا حَبْرَئِيلُ قَالَ هُوَ لَا خُطْبَاءَ مِنْ أُمَّتِكَ يَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَسْأَلُونَ أَنْفُسَهُمْ دَوَاهٍ فِي شَرْحِ الشَّيْءِ وَبَيَّهَتْ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَفِي رَدِّ آيَةٍ قَالَ خُطْبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَتَوَكَّلُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَءُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے معراج کی رات میں بہت سے شخصوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ پوچھا جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب (واعظ) ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے (یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے)۔ (شرح السنۃ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پر خود عمل نہ کرتے تھے۔ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

نعمت خداوندی میں خیانت کی سزا

۴۹۲۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا وَآمِدًا أَنِّي لَا أَخُونَا وَلَا يَدَّ خَدُّوَ الْغَدِ فَنَاحُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا الْغَدِ فَمَسَحُوا قَدَدًا خَنَازِيرَ۔ (ردۃ القرمی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر) آسمان سے ماندہ (خوان) اُتایا گیا یعنی روٹی اور گوشت۔ اور یہ حکم دیا کہ وہ خیانت نہ کریں (یعنی ضرورت و خواہش سے زیادہ نہ کھائیں یا دوسرے کا حصہ نہ لیں) اور ذخیرہ نہ کریں (یعنی جو کھانا آئے اس کو دوسرے وقت کے لئے اٹھا کر نہ رکھ چھوڑیں) لیکن انھوں نے خیانت کی اور جمع بھی کیا،

یعنی کھانا دوسرے دن کے لئے اٹھا رکھا (اور اس کی سزا میں) ان کی صورتیں مسخ کر دی گئیں، یعنی ان کو بندر اور سور بنا دیا گیا۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظالم حکمران کے زمانے میں نجات کی راہ؟

۴۹۲۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَاءٌ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذَا إِلَهُ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے ہاتھوں سے مصیبتیں پڑیں گی اور ان مصیبتوں اور بلاؤں سے یا بادشاہ کے ہاتھوں سے صرف وہی شخص نجات پائے گا (یعنی بچا رہے گا) جو اللہ کے دین سے واقف و آگاہ ہوگا۔ وہ اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے دل سے اعلانِ حق کے لئے جہاد کرے گا۔ (یعنی زبان سے نصیحت کرے گا اور قدرت حاصل ہوگی تو ہاتھ قوت سے کام لے گا اور قدرت حاصل نہ ہوگی تو دل سے

بَيَّاطِلٍ اَبْعَضَهُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لَكَ يَنْجُو عَلَى اَبْطَانِهِ
كَثَابٍ يَحْتَقِیْ (درواہ البیہقی)
دین کی تصدیق کرے گا (یعنی زبان اور دل سے جہاد کرے گا) اور ایک شخص ہوگا جو خدا تم کے دین سے آگاہ ہوگا اور خاموش رہے گا
یعنی جب کسی کو عمل خیر کرتے دیکھے گا تو اس کو وہ دوست رکھے گا اور کسی کو عمل بد کرتے دیکھے گا تو اس سے نفرت کرے گا۔ یہ شخص
بھی اپنی محبت اور اپنے بغض کو مخفی رکھنے کے سبب نجات پا جائے گا۔ (بیہقی)

بُروں کے ساتھ اچھے بھی عذاب میں کیوں مبتلا کئے جاتے ہیں

۴۹۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى
جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَقْلَبَ مَدَائِنِهِ كَذَا
بَاَهْلِيهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَا نَا
لَمْ يَعْصِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اَقْلَبَهَا عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطَّ
(درواہ البیہقی)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت جبریل ۴ کو حکم دیا کہ وہ فلاں شہر
کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دے جبریل
نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اس کے باشندوں میں تیرا
فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی
ہے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اس پر اور سارے باشندوں پر شہر کو
الٹ دے اس لئے کہ اس شخص کا چہرہ دگناہ گاروں کے گناہوں
کو دیکھ کر) ایک لمحہ کے لئے بھی میری خوشنودی کے لئے متغیر نہیں ہوا (یعنی اس نے گناہ گاروں کے گناہوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی برا نہ جانا)

تقصیر کی مذمت

(بیہقی)

۴۹۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ
الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَا لَكَ اِذَا رَأَيْتَ
الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلْقِي حُجَّتَهُ فَيَقُولُ يَا
رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ
الْاِيْمَانِ -

۴۹۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِي اِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَانِ
تَنْصِبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوفُ
فَيُنْبِتُ اَمْحِجَةً وَيُوعِدُ لَهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ
فَيَقُولُ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ اِلَّا
لُذُمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ
الْاِيْمَانِ -

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ عمل مشروع اور عمل غیر
مشروع کو قیامت کے دن پیدا کیا جائے گا۔ اور آدمیوں کی
شکل میں) ان کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جنہوں نے
ان پر عمل کیا ہوگا۔ عمل مشروع اپنے لوگوں کو خوش خبری
سنائے گا اور انجام کی بھلائی کا وعدہ دے گا۔ اور عمل منکر
یہ کہے گا (اپنے لوگوں سے) مجھے دور ہو جاؤ۔ اور یہ لوگ اس

سے جدا ہونے کی قوت نہ رکھیں گے بلکہ اس سے چپٹے رہیں گے۔ (احمد۔ بیہقی)

کتاب الفِئَقِ دل کو نرم کرنے والی حدیثوں کا بیان

فصل اوّل

دو قابل قدر نعمتیں ؟

۴۹۲۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوتَتَانِ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ الضَّالِّينَ فَالْفَرَاغُ -
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں بہت سے لوگ خیرانِ ٹوٹے میں پڑے ہیں (یعنی لوگ ان کی کما حقہ قدر نہیں کرتے) وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (بخاری)

دنیا اور آخرت کی مثال

۴۹۲۷ وَعَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِنْصَبَّعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ يَمَّ يَرْجِعُ -
حضرت مسوود بن شداد کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خدا کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال سی، جیسا کہ کوئی شخص دریا میں انگلی ڈالے اور پھر دیکھے کہ اُس کی چیز لے کر واپس آئی ہے۔ (یعنی پانی کا کتنا حصہ انگلی کے ساتھ دروایا مُسَلِّم) آتا ہے (مسلم)

دنیا ایک بے حیثیت چیز ہے

۴۹۲۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدِّيَ أَسْلَمَ مَيِّتٍ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا إِلَهُ يَدْرُهُمْ فَقَالُوا أَمَا نَحْبُ أَنْ نَأْخُذَ بِأَشْيَا قَالُوا فَوَاللَّهِ نَأْخُذُ بِكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ -
حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک مردہ بچے کے قریب سے گزرے جس کے کان چھوٹے تھے اس کے کان لٹے ہوئے تھے آپ (اُس کو دیکھ کر) فرمایا: تم میں سے کون اس بچے کو ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلے میں لینا نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے خداوند تعالیٰ کی یہ دنیا خدا تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ بچہ ذلیل ہے۔ (مسلم)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

۴۹۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت" (مسلم)

کافر چھپے کام کرتا ہے اس کا اجر اس کو اسی دنیا میں یا جاتا ہے

۴۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْلِمُ مَوْتٌ مِّنَّا حَسَنَةً -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی کا اجر ضائع نہیں کرتا دنیا میں بھی اس کو (اُس کی نیکی کا

يُعْطَىٰ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَىٰ بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَآمَّا
اَلْكَافِرُ يَقْطَعُ مَحَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِيَهْلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّىٰ اِذَا
اَفْضَىٰ اِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ بَعْدَ اَيِّ جُزْءٍ مِّنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(اجر) دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور کافر اس کو اس کی نیکی کا اجر دنیا
ہی میں دیدیا جاتا ہے اگر اس نے محض خدا کی خوشنودی کے لئے نیکیاں کی ہوں
اور جب آخرت میں جائیگا تو اس کی کسی نیکی کا اجر وہاں نہ ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کے پردے

۲۹۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ
الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - رُتِّقَتْ عَلَيْهِ
إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حَقَّتْ بَدَلٌ مُّحِبَّتْ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دوزخ
ڈھانکی گئی ہے شہوات سے (یعنی دوزخ پر شہوتوں اور لذتوں کے پردے
پڑے ہیں جب آدمی شہوت کا پردہ ہٹا کر دیتا ہے دوزخ میں داخل ہو جاتا
ہے) اور جنت ڈھانکی گئی ہے سختیوں اور تکلیفوں سے (یعنی جنت پر تکلیفوں

اور لذتوں کے پردے پڑے ہیں جب مومن سختیوں اور تکلیفوں کے پردے کو ہٹا کر دیتا ہے جنت میں داخل ہو جاتا ہے (بخاری و مسلم) مسلم کی
روایت میں "حُجِبَتْ" (ڈھانکنے) کے بجائے حُجِّتْ کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ دوزخ اور جنت کو شہوت اور تکلیفوں نے گھیر رکھا ہے۔

مال و زر کا غلام بن جانے والے کی مذمت

۲۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَسَى عَبْدُ الدُّنْيَا وَوَعَبْدُ الدِّرْهِمِ وَعَبْدُ الْخِمَصَةِ
إِنْ أُعْطِيَ رَفِيٍّ وَلَا تَكُنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ نَعْسٍ وَاسْتَكْبَرَ
وَرَاذَ شَيْئِكَ فَلَا أَنْتَفِيسَ لَكَ فِي لَعْنٍ أَخِيذِ بَعْنَانٍ
فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعْتَ رَجْسَهُ مُغْبَرَّةً
حَدَا مَا كَانَ فِي الْحَرِّ أَسَهِ كَانَ فِي الْحَرِّ أَسَهِ
وَأِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ أَسَادَ
لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاک ہوا
درہم و دینار اور چادر کا بندہ اس کو یہ چیزیں دی جائیں تو وہ خوش اور راضی
ہے اور نہ دی جائیں تو ناخوش، ہلاک ہو یہ بندہ اور سرنگوں و ذلیل ہو اور
جب اس کے پاؤں میں کاٹا لگ جائے تو کوئی اس کو نہ نکالے اور خوش خبری ہو
اس بندہ کو جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی باگ بکڑے کھڑا
ہے اُس کے سر کے بال پریشان ہیں اور قدم غبار آلود ہیں۔ اگر اس کو لشکر کی
نگہبانی پر مقرر کیا جاتا ہے تو پوری نگہبانی کرتا ہے اور لشکر کے پیچھے رکھا جاتا
ہے تو پوری اطاعت سے لشکر کے پیچھے رہتا ہے۔ وہ اگر لوگوں کی محفلوں
میں شرکت کی اجازت چاہتا ہے تو اس کو اجازت نہیں دیجاتی (اس لئے
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ وہ دنیاوی شان و شوکت نہیں رکھتا) اور اگر وہ کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کیجاتی (اس لئے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل
ہے۔) (بخاری)

مالداری بذات خود کوئی بری چیز نہیں ہے

۲۹۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ
زَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَا فِي الْخَيْرِ
بِالشَّيْءِ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزِلُ عَلَيْهِ
قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحْضَاءَ وَقَالَ آيُنَ السَّائِلِ
وَكَانَتْ حِمْدَهُ فَقَالَ أَنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ
وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الشَّيْءَ مِمَّا يَفْقُلُ حَيْطًا أَوْ
مِيلَةً إِلَّا أَكَلَهُ الْخَفِيرُ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے اپنے مرنے کے بعد تمہارے لئے میں جن چیزوں ڈرتا ہوں ان میں دنیا
کی تر و تازگی اور زینت بھی ہے جو (فتوحات حاصل ہونے کے بعد تمہارے سامنے
آئے گی۔ ایک شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا کیا بھلائی اور خیر اپنے ساتھ بڑائی
اور شر کو لائے گی (مثلاً فتوحات کے سلسلے میں جو مال غنیمت حاصل ہوگا کیا وہ
بدی کو بھی ساتھ لائے گا) رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) خاموش رہا اور
دھیمی الہی کا انتظار کرنے لگے) یہاں تک کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل
ہو رہی ہے۔ ابو سعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ (نزول وحی کے بعد) آپ نے
اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ پوچھا اور پھر فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟

خَاصَرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاکَلَتْ وَرَأَتْ هَذَا الْمَالَ
خَضِرَةً حُلُوًّا فَمِنْ آخِذًا بِحَقِّهِ دَوَّضَعَهُ فِي
حَقِّهِ يَنْعَمُ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ آخِذًا بِغَيْرِ
بَحَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ
شَهِيدًا أَعْلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گویا آپ نے سائل کے سوال کو قابل تعریف سمجھا اس کے بعد آپ نے فرمایا،
بھلائی بُرائی کو ساتھ نہیں لاتی (اور اس کی مثال یہ ہے کہ) بہار کا موسم
جو سبزہ اُگاتا ہے (وہ بھلائی ہے اور کسی قسم کی بُرائی اس میں نہیں لیکن)
وہ جانور کا پیٹ پھلا کر اس کو مار ڈالتا ہے یا ہلاک ہونے کے قریب
پہنچا دیتا ہے (بُرائی سبزہ میں نہیں جانور کے فعل میں ہے یعنی گھاس
کھانے والے جانور نے گھاس اس طرح کھائی کہ اس کا پیٹ خوب پھو گیا
(اور) اور اس کے دونوں پہلو تن گئے (یعنی اس نے سبزہ کھانے میں حد

تجاوز کیا اور ضرورت سے زیادہ کھالیا جو خرائی اور بُرائی کا باعث ہوا) پھر وہ دھوپ میں بیٹھا دجا نور کی عادت ہے کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا
ہے تو وہ دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے تاکہ دھوپ کی گرمی سے پیٹ نرم ہو جائے) پتلا گو بر کیا اور پینٹاب کیا (یعنی دھوپ کی گرمی نے پیٹ
کو نرم کر کے پینٹاب اور پاخانہ کو خارج کر دیا) اور پھر چراگاہ کی طرف لوٹ پڑا اور گھاس کھائی (یہی حال انسان کا ہے جب اس کو مال ملتا ہے تو
وہ بے دریغ خرچ کرتا ہے اور معاشی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور (دنیا کا) یہ مال سبز، خوشگوار، تر و تازہ اور لذیذ ہے جو شخص اس کو جائز
طریقہ پر حاصل کرے اور جائز مصارف میں صرف کرے تو یہ مال بہترین مددگار ہے اور جو شخص اس کو ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو یہ مال
اُس کے حق میں اس شخص کی مانند ہو جاتا ہے جو کھانا کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اور یہ مال قیامت کے دن اس کا شاہد ہوگا (یعنی اس کے
اسراف وغیرہ کی شہادت دے گا) (بخاری و مسلم)

دنیا کی طرف راغب ہونا تباہی و بربادی کی طرف راغب ہونا ہے

۴۹۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْقَرُ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ
وَلَكِنْ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا
كَمَا بَسِطَتْ عَلَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوهُمَا
كَمَا تَنَّا فُتُوهُمَا وَتُهْلِكُ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس طرح ان کو ہلاک کیا۔ (بخاری و مسلم)

رزق کے بارے میں آنحضرتؐ کی دعا

۴۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي إِلَى
مُحَمَّدٍ قُدُّوْنَا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَاً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
ہے اے اللہ! تو محمدؐ کی آل راہبیت و ذریات کو صرف اتنا رزق عطا کر
جو ان کی جان کو بچائے اور بدن کی قوت کو قائم رکھے اور ایک روایت
میں ہے کہ صرف اتنا رزق عطا فرما جو اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے کافی ہو۔ (بخاری و مسلم)

فلاح و نجات پانے والا شخص

۴۹۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آفَلَاحَ مَنْ أَسْلَمَ
وَرَزَقَ كَفَاً وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے اس شخص نے فلاح حاصل کر لی جس نے اسلام قبول کر لیا اور بقدر
ضرورت و کفالت رزق دیا گیا اور خدا نے اس کو اس چیز پر جو اس

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کو دی گئی ہے قناعت بخشی۔ (مسلم)

مال و دولت میں انسان کا اصل حصہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے (یعنی اپنے مال پر فخر کرتا رہتا ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو کچھ اس کا ہودہ صرف تین چیزیں ہیں ایک تو وہ جو کھائی اور ختم کر دی۔ دوسرے وہ جو پہنی اور پھاڑ ڈالی تیسرے وہ جو خدا کی راہ میں دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ کی۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے اس سب کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔ (مسلم)

مرنے کے بعد اہل و عیال ساتھی ہوں گے نہ جاہ و مال

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اور دُودا پس چلی آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ گھر کے لوگ اور مال اس کے ساتھ جاتے اور تنہا چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا اور اسی کے ساتھ رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے مال کو ذخیرہ آخرت بناؤ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے کون شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو (یعنی کون ایسا شخص ہے جو اس کو پسند کرے کہ اُس کا مال اس کے لئے نہ ہو اس کے وارثوں کے لئے ہو) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے مال سے زیادہ وارث کے مال کو پسند کرتا ہو۔ آپ نے فرمایا اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی خیرات و زکوٰۃ کے ذریعہ) اور وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے مرنے کے بعد چھوڑا (اور واقعہ یہ ہے کہ لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے مال کو جو وارثوں کا ہوتا ہے زیادہ پسند کرتے اور عزیز رکھتے ہیں)۔ (بخاری)

مالدار کے حق میں اس کا اصل مال وہی ہے جو اس کے کام آئے

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت اَلْهَکْمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اے لوگو! تم اپنے مال کی زیادتی پر باہم فخر کرنے کے سبب آخرت کے خیال سے بے پروا ہو گئے ہو یعنی مال کی زیادتی پر فخر کرنے کی وجہ سے تمہارے قلوب میں اندیشہ آخرت باقی نہیں رہا ہے) پھر آپ نے فرمایا۔ آدم کا بیٹا میرا مال میرا مال

۲۹۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلْتُ فَاغْنَىٰ أَوْ لَبِيسَ فَاغْنَىٰ أَوْ أُعْطِيَ فَاغْنَىٰ وَمَا سِوَىٰ ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ إِنَّمَانٌ وَيَبْقَىٰ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ فَإِنْ عَمِلَهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَىٰ عَمَلُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ حَ مَالٌ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۹۴۰ وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ... "أَلْهَکْمُ التَّکَاثُرُ" قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَاغْنَيْتَ أَوْ لَبِيسْتَ فَاغْنَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَاغْنَيْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہتا رہتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آدم کے بیٹے تیرے مال میں سے تجھ کو کچھ نہیں ملتا مگر صرف اتنا جتنا کہ تو نے کھایا اور خراب کر دیا، پہنا اور پھاڑ ڈالا اور خیرات دیا اور آخرت کے لئے ذخیرہ کیا۔ (مسلم)

حقیقی دولت دنیا کا غنا ہے

۴۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے غنا (دولت مندی) اسباب و سامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ (حقیقی) غنا دل کی دولت مندی سے ہے (یعنی دل غنی ہونا چاہئے مال ہو یا نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پانچ بہترین باتوں کی نصیحت

۴۹۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَا خَذُ عَنِّي هُوَ لَكُمْ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَمْسًا فَقَالَ إِنِّي الْمَحَارِمُ تَكُنْ عَبْدُ النَّاسِ وَآرَضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ وَآخِصٌ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَآحِبَّ لِلنَّاسِ مَا أَحَبَّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الْفِتْحُوكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْفِتْحُوكِ تُهَيِّئُ الْقَلْبَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو لے جائے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو سکھائے جو اس پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس طرح پانچ باتیں گناہیں یعنی فرمایا۔ ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین عبادت گزار لوگوں میں ہوگا۔ جو چیز خدا نے تیری تقدیر میں لکھ دی ہے اس پر راضی اور شاکر رہ اگر تو ایسا کرے گا تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں شمار ہوگا۔ ہمسایہ اچھا سلوک کر ایسا کرے گا تو میں کمال ہوگا۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کر ایسا کرے گا تو کمال مسلمان ہوگا۔

۴۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلَكُ صَدْرَكَ غِنًى وَآسَدُ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَكَتْ يَدُكَ شُعْلًا وَكَمَرُ آسَدٍ فَقْرٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ)

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے میری عبادت کے لئے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن اور فارغ کر لے، میں تیرے دل میں غنی (بے پروائی) بھر دوں گا اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کر دوں گا۔ اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر و افلاس کے سوراخوں کو بند نہ کر دوں گا۔ (ابن ماجہ - احمد)

دنیاوی تفکرات اور غم روزگاری پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ

۴۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يِعْبَادَةً وَلَا حِجَّتَ هَادٍ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبادت اور اطاعت الہی میں کوشش کا ذکر کیا اور ایک

وَرَعٍ کی اہمیت

۴۹۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يِعْبَادَةً وَلَا حِجَّتَ هَادٍ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبادت اور اطاعت الہی میں کوشش کا ذکر کیا اور ایک

وَذُكِرَ الْخَرَبَرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالسَّيْرِ لِيَعْنِي الْوَرَعُ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

اور شخص کی پرہیزگاری کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو (یعنی عبادت اور اطاعت میں) کوشش کرنا پرہیزگاری کے مساوی نہ ٹھہرا (یعنی پرہیزگاری بڑی چیز ہے)۔ (ترمذی)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

۴۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُمُ اِغْتَنِمَ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَابَكَ قَبْلَ هَرَبِكَ وَصَحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغَنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ مُرْسَلًا)

عمر بن مہمون ادوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کر۔ یعنی (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) افلاس پہلے خوش حالی کو (۴) مشاغل سے پہلے فراغت کو (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔ (ترمذی نے اسے مُرْسَلًا روایت کیا ہے)

غنیمت کے موقعوں سے فائدہ نہ اٹھانا اپنے نقصان و خسران کا انتظار کرنا ہے

۴۹۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غَنًى مُطْعِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِدًا أَوْ الدَّجَالَ شَرَّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةَ آدَاهُ دَامَ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ دَالِي النَّسَائِيِّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص دولت مند کی اور تو نگری کا انتظار کرتا رہتا ہے جو کھنگار کرنے والی ہے یا افلاس کا انتظار کرتا رہتا ہے جو خدا کو بھٹکا دینے والا ہے (دولت کی قدر نہ کر کے اس کو ضائع کر دینا) یا افلاس کا انتظار کرنا ہے (یا بیماری کا انتظار کرتا ہے) یعنی صحت کی قدر نہ کرنے کے سبب جو بدن کو خراب و تباہ کر دینے والی ہے یا بڑھاپے کا انتظار کرتا ہے جو بدن کو خراب و تباہ کر دینے والی ہے یا دجال کا انتظار کرتا ہے جو بُرا اور غائب ہے اور جس کا انتظار کرتا رہتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتا رہتا ہے جو سخت ترین اور تلخ ترین حوادث میں سے ہے (ترمذی۔ نسائی)

دنیا کی مذمت

۴۹۴۷ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآثَاتُ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاؤُهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر دار ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر الہی اور وہ چیز جس کو خدا پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا کے بے وقعت ہونے کی دلیل

۴۹۴۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً - (دَوَاۃُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دنیا خدا کی نظر میں ٹھہر کے پیر کی برابر بھی وقعت رکھتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

کمانے میں اتنا منہمک نہ ہو کہ خدا سے بھی غافل ہو جاؤ

۴۹۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً - (دَوَاۃُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دنیا خدا کی نظر میں ٹھہر کے پیر کی برابر بھی وقعت رکھتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ خَزَائِنًا فِي الدُّنْيَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ضیعت کو اپنے لئے ضروری و لازمی نہ جانا کہ وہ دنیا کی طرف رغبت
کا سبب بن جائے۔
(ترمذی - بیہقی)

دنیا کی محبت آخرت کے نقصان کا سبب ہے

۲۹۵۰ وَعَنْ إِبْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاَهُ أَمَرَ
بِأَخْرِيهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَخْرِيَهُ أَضْرَبَ دُنْيَاَهُ
فَالْأَثَرُ أَمَّا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الْإِيمَانِ)۔ حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو شخص دنیا کو عزیز و محبوب رکھتا ہے (اس قدر عزیز رکھنا کہ خدا
کی محبت پر غالب آجائے) وہ اپنی آخرت کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اور جو شخص
اپنی آخرت کو عزیز رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہنچاتا ہے۔ پس تم اس
چیز کو اختیار کر لو جو باقی رہنے والی ہے اور فنا ہونے والی چیز
کو چھوڑ دو۔ (احمد - بیہقی)

مال و زر کا غلام بن جانے والے پر حضور کی لعنت

۲۹۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدُّنْيَا وَلُعِنَ عَبْدُ
الدِّارِهِمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر۔
(ترمذی)

جاد و مال کی حرص دین کے لئے نہایت نقصان دہ ہے

۲۹۵۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُنُوبَانِ
جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَيْرِ يَأْخُذَا لَهَا مِنْ حَرَمِ
الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرِّ لِدِينِهِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) کعب بن مالکؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو بھوکے بھڑیے جن کو مکروں میں
چھوڑ دیا جائے انما نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ انسان کی حرص جاہ
و دولت، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔
(ترمذی - دارمی)

ضرورت سے زیادہ تعمیر پر روپیہ صرف کرنا حاصل چیز ہے

۲۹۵۳ وَعَنْ حَبَّابٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا
أُجِرَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت حبابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مسلمان جو کچھ (اپنی زندگی کو قائم رکھنے پر) خرچ کرتا ہے اس کو
اس کا ثواب دیا جاتا ہے مگر اس خرچ پر جو اس مٹی میں کیا جائے یعنی
بلا ضرورت مکان بنانے میں ثواب نہیں ملتا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام
مصارف زندگی راہِ خدا میں (خرچ کرنے کے برابر) ہیں مگر مکانوں
اور عمارتوں پر (جو بلا ضرورت و حاجت بنائی جائیں) خرچ کرنا اس
میں کوئی نیکی اور ثواب نہیں ہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب)

بلا ضرورت عمارت بنانے پر وعید

۲۹۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے

خَرَجَ يَوْمَئِذٍ نَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً
فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ أَصْحَابُ هَذِهِ لِفُلَانٍ
رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى
لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ
عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَآةً حَتَّى عَدَّتِ الرَّجُلُ الْغَضَبَ
فِيهِ ذَاكَ عَدَا مِنْ عَنَّهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ
وَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا نَعُدُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا أَخْرِجْ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ
الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا
بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّ يَرَاهَا قَالَ مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةَ
قَالُوا اشْكُ الْإِنْسَانَ صَاحِبُهَا عَدَا ضَمَكَ فَأَخْبَرْنَا
فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي كُلُّ بَنَاءٍ وَبَالَ عَلَى
صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ہم آپ کے ساتھ تھے آئیے (ایک مقام پر) بلند قبہ کو دیکھا اور تحقیر کے
لہجہ میں فرمایا کیا ہے یہ گنبد۔ صحابہؓ نے عرض کیا یہ فلاں انصاری نے
بنایا ہے۔ آپ (یُحَنکر) خاموش رہے اور بات کو دل میں مخفی رکھا
یہاں تک کہ گنبد بنانے والا آیا اور رسول خدا ﷺ کو سلام
کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا یعنی اس نے سلام
کیا اور آپ نے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ کے چہرے پر غصہ کے
آثار خوب دکھائے اور آپ کے منہ پھیر لینے سے آپ کی نفرت کو معلوم کر لیا اس نے
صحابہؓ سے شکایت کی اور کہا خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کو
اپنے آپ غضبناک پاتا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا نبی ﷺ اللہ علیہ وسلم ادھر
تشریف لائے اور میرے قبہ کو دیکھ کر غضبناک ہو گئے۔ پس وہ شخص قبہ کی
طرف گیا اور اس کو گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کر دیا۔ پھر (اس واقعہ
کے بعد) ایک روز رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم پھر ادھر تشریف لے گئے
اور قبہ کو نہ پا کر فرمایا وہ گنبد کیا ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا قبہ بنانے والے
نے ہم سے آپ کی نفرت کی شکایت کی۔ ہم نے اس کو واقعہ سے آگاہ
کر دیا اور اس نے قبہ کو ڈھادیا۔ آپ نے فرمایا خبردار! ہر عمارت اس کے

بنانے والے پر وبال ہے (یعنی موجب عذاب ہے)، گر وہ عمارت جس سے چارہ نہ ہو (یعنی جس کے بغیر زندگی گزارنا ممکن نہ ہو)۔ (ابوداؤد)

کفایت و قناعت کی نصیحت

۴۹۵۶ وَعَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ
جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي بَعْضِ
نُسَخِ الْمَصَابِيحِ أَبِي هَاشِمٍ بْنُ عُبَيْدَةَ بِاللَّهِ إِلَ بَدَلِ
النَّادِ هُوَ تَقْصِيْفٌ) -

حضرت ابی ہاشم رضی بن عبیدہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے مجھ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تمام اموال دنیا میں سے میرے لئے ایک
خادم اور خدا کی راہ میں سوار ہونے کے لئے ایک سواری کافی ہے۔
(احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں
عقبہ ”دال“ کے ساتھ ہے۔ یہ تصحیف ہے۔

ضروریات زندگی کی مقدار کفایت اور اس پر انسان کا حق

۴۹۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي يَوْمٍ هَذِهِ الْخِصَالِ
بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُؤَادِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفٌ
الْحُبْنِ وَالْمَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عثمان بن نبی ﷺ نے فرمایا ہے ان چیزوں
کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے (۱) رہنے کے لئے گھر
(۲) تن ڈھانکنے کو کپڑا (۳) خشک روٹی (۴) اور پانی۔
(ترمذی)

خدا اور لوگوں کی نظر میں محبوب بننے کا طریقہ

۴۹۵۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا
رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ میں جب اس کو کروں تو

أَحَبَّنِي اللَّهُ وَ أَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ أَرْهَدُنِي
اللَّهُ نِيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَ أَرْهَدُنِي فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ
النَّاسُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

خدا اور خدا کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا دنیا کی طرف رغبت نہ کر خدا تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ و دولت) لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا کے عیش و آرام سے حضور کی بے رغبتی

۲۹۵۹
۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَشْرَفَ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَ نَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِي وَ لِلَّهِ نِيَا وَ مَا أَنَا وَ اللَّهُ نِيَا كَرَأَيْكَ اسْتَظِلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوزے پر سوئے سو کر اٹھے تو آپ کے جسم پر بوزے کے نشان تھے۔ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہم کو حکم دیدیتے تو ہم آپ کے لئے فرش بچھا دیتے اور کپڑے بنا دیتے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا مطلب، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھالے اور پھر چل دے اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

قابل رشک زندگی

۲۹۶۰
۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْبَطُ أَوْلِيَاءِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفٌ الْحَاذِذُ وَ وَحْظٌ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ أَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُسَارُّ إِلَيْهِ بِالْأَصْبَاحِ وَ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ مَحَلَّتْ مَنِيَّتُهُ حَتَلَتْ بِوَائِكِهِ كُلَّ شَرَاخِصٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابل رشک وہ مومن جو جو نہایت شبک ہو، دنیا کے مال اور خیال سے اور خوش نصیب ہونما کے اعتبار سے یعنی اپنے پروردگار کی عبادت خوبی کے ساتھ کرتا ہو اور مخفی طور پر اطاعت الہی میں مشغول ہو، لوگوں میں گناہ ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے اس کی روزی صرف کفایت کی حد تک ہو اسی پر وہ صابر اور قانع ہو۔ یہ فرما کر آپ نے ایک چٹکی بھائی اور پھر فرمایا۔ جلدی کی گئی اس کی موت میں، کم ہیں اس کے رونے والے اور حقیر میراث اس کی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا سے آنحضرت کی بے رغبتی

۲۹۶۱
۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَلَكَةٍ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّي وَلَكِنْ أَشْبِعُ بَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ جَاءَ ذِكْرُكَ وَ إِذَا شَبِعْتُ حَمِدُكَ وَ شَكَرْتُكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ وہ میرے لئے ملک کے سرکردوں کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اے میرے پروردگار میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز مجھ کو کارہوں جب میں بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی و زاری کروں اور تجھ کو یاد کروں اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف اور شکر کروں (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا کی اصل نعمتیں

۲۹۶۲
۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ

حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اپنی جان کی طرف سے بے

خوف ہو، بدن درست ہو (یعنی دکھ درد نہ ہو) ایک دن کے کھانے کو سامان اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں اور ساری دنیا اس کو دیدی گئی ہے۔ (ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)۔

مِنْكُمْ اِمْنًا فِي سِتْرٍ مِّمَّا خَافِي جَسَدًا
عِنْدَكَ قُوَّةٌ يَوْمَ حُكَاةٍ مَا حِزَّتْ لَهُ الدُّنْيَا
يُحْدِثُ فِيهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

کھانا زیادہ سے زیادہ کتنا کھایا جائے

حضرت مقدم بن معدی کرِب کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہیں بھرا (جب کہ پیٹ کو بھرا جائے بلا تخصیص حلال و حرام اور اس کے نتیجے میں دینی و دنیاوی خرابیاں پیدا ہوں) آدمی کے لئے چند لئے کافی ہیں جو اس کی گھر کو سیدھا رکھیں اور اگر پیٹ بھرنا ہی ضروری ہو تو چاہئے کہ پیٹ کے تین حصے کرے ایک حصے میں کھانا دوسرے میں پانی اور تیسرا سانس کی آمد و رفت کے لئے۔ (ترمذی - ابن حجر)

۲۹۶۳ وَعَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَعْلَأَ آدَمِيَّ
وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ يَحْسِبُ ابْنُ آدَمَ أَكَلَتْ
يَقْنِيَنَ ضُلْبُهُ فَإِنْ كَانَ لَا تَحَالَةَ فَتَلْتُ طَعَامُ
وَتَلْتُ شَرَابٌ وَتَلْتُ لِنَفْسِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجٍ)

لمبی ڈکار لینے کی ممانعت

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ڈکار لینے سنا تو فرمایا اپنی ڈکار کو تادہ اور مختصر کر (یعنی ڈکار نہ لے) اس لئے کہ قیامت کے دن بڑی بھوک رکھنے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں بہت زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (شرح السنۃ - ترمذی)

۲۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَفْهَمَ مِنْ
جُشَاءِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ فِي شَرْحِ
الْسنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ -

مال و دولت ایک فتنہ ہے

حضرت کعب بن عیاضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم خدا کی طرف سے کسی چیز کے فتنے میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ (یعنی خدا کی آزمائش) مال ہے۔

۲۹۶۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ
أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جو مال دار صدقہ و خیرات کے ذریعہ آخرت کے لئے کچھ نہیں کرتے ان کے بارے میں وعید

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا آدم کا بیٹا قیامت کے دن (اس طرح) لایا جائیگا گویا کہ وہ بری کا بچہ ہے پھر اس کو خدا کے روبرو کھڑا کیا جائیگا خداوند تعالیٰ اسے فرمائے گا میں نے تجھ کو زندگی عطا کی تھی۔ میں نے تجھ کو لونڈی غلام اور مال و دولت دیا تھا اور میں نے تجھ پر انعام کیا تھا (یعنی کتاب اور اپنے رسولؐ کی نیری ہدایت کے لئے بھیجے تھے) تو نے کیا کام کئے؟ آدمی کہے گا۔ اے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اس کو تجارت وغیرہ سے بڑھایا اور

۲۹۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ
بَذْرٌ قُوتُ قَفْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لِمَا
أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ تَمَاضَعَتَ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرُ
مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كَيْتَهُ فَيَقُولُ لَهُ
أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ

سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ -

پھر اس کو دنیا کی سلامتی کے ساتھ دارالسلام کی طرف لے گیا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (تبیقی)

صلاح و فلاح کا انحصار خلوص ایمان پر ہے

۲۹۴۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَحْلَصَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا لَا لِسَانًا مَادٍ قَاوَنَ نَفْسَهُ مُطِيعَةً وَخَلِيقَةً مُسْتَقِيمًا وَجَعَلَ أَذُنَهُ مُسْتَبِيعَةً وَعَيْنَهُ نَازِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَتَبِيعُ أَمَّا الْعَيْنُ فَتَقْتَرِفُ لِمَا يُؤْيِي الْقَلْبَ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے دل کو خداوند تعالیٰ نے ایمان کے لئے خالص و مخصوص کر لیا وہ فلاح پا گیا۔ خدا نے اس کے دل کو (حسد و نفاق کی آمیزش سے) سالم رکھا۔ اس کی زبان کو سچا بنایا اور نفس کو مطمئن، اس کی خلقت اور طبیعت کو مستقیم اور سیدھا رکھا۔ اس کے کانوں کو (سچی باتوں کا) سننے والا بنایا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا کیا۔ بس کان تو قیف ہیں (کان کے ذریعہ حق بات دل تک پہنچتی ہے) اور اس چیز کو قائم رکھنے والی ہے جس کو دل محفوظ رکھتا ہے اور البتہ اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو حق بات کا محافظ بنایا گیا۔ (احمد)

کفار و فجار کو دنیاوی مال و دولت کا غنا گویا انہیں بندہ کی عذاب تک پہنچانا ہے

۲۹۴۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَتَّبِعِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ يَأْتِيهِ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتَدْرَاجٌ لَنَسْتَمُ قَلْبًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا أَفْرَحُوا بِمَا آوَتْوَا أَخَذْنَا نَهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو دیکھے کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گناہ کر نیکی دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرما رہا ہے تو سمجھ لے کہ یہ استدراج ہے پھر آیت پر مبنی قلنا نسوا ما ذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيء حتى اذا فرحوا بما آوتوا اخذناهم بغتة فاذ هم مبلسون۔ (یعنی جب کافر اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی) تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز پر جو ان کو دی گئی خوش ہوئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) (رہ گئے۔ (احمد)

اہل زندگی یہ شان نہیں ہے کہ قلیل مقدار میں محبت اپنے پاس دنیاوی مال رکھیں

۲۹۴۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تَوَضَّعَ وَتَرَكَ دِينَارًا أَخْبَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَوَضَّعَ أَخَذَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی نے دفات پائی اور ایک دینار چھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا ایک داغ ہو۔ ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد اصحابِ صفہ میں سے ایک اور شخص نے دفات پائی اُس نے دُود دینار چھوڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دُود دینار دُود داغ ہیں۔

لے استدراج، درجہ بدرجہ لے جانا یعنی خداوند تعالیٰ اس کو مہلت دیتا ہے اور بتدریج عذاب کی طرف پہنچاتا ہے۔ جب اُس کے معاصی آخری حد پر پہنچ جائیں گے، عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ مترجم

دنیاوی مال و اسباب جمع کرنے سے گریز کرو

۴۹۴۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ يَعُوذُ بِهِ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا خَالَ أَوْ جُعْتُ يَشْتَرُكَ أَمْ حَزَمْتُ عَلَى النَّاسِ قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ الْبَيْعَةِ هَذَا لَمْ أَخْذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَوْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس ان کی عیادت کو گئے۔ ابو ہاشم (ان کو دیکھ کر) رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں! کیوں روتے ہو؟ بیماری نے تم کو اضطراب میں مبتلا کیا؟ یا دنیا کی حرص نے۔ ابو ہاشم نے کہا ان میں سے کوئی بات نہیں ہے بلکہ اضطراب کا باعث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک وصیت کی تھی جس پر میں عمل نہ کر سکا۔ معاویہ نے پوچھا وہ وصیت کیا تھی؟ ابو ہاشم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تجھ کو مال جمع کرنے میں صرف ایک خادم اور خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میرا خیال ہے کہ میں نے مال کو جمع کیا ہے (یعنی آپ کی وصیت سے زیادہ مال جمع کیا ہے)۔ (احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

آخرت کی دشوار گزار راہ سے آسانی کے ساتھ گزرنا چاہتے ہو تو مال و دولت جمع نہ کرو

۴۹۴۵ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ خُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فَلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَّاكُمْ عَقِبَةٌ كَبُودًا لَا يَجُوزُ هَا الْمُتَقَلِّبُونَ فَاجِبٌ أَنْ تَخْفَفَ لِيَذَلَكَ الْعَقِبَةُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت امّ الدرداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم کو کیا ہوا کہ تم مال و منصب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب نہیں کرتے جیسا کہ فلاں اور فلاں مانگتا ہے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار کھائی ہے اس سے وہ لوگ نہیں گزر سکتے جو گراں بار ہیں اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس کھائی پر چڑھنے کے لئے ہلکا رہوں اور دولت و منصب حاصل کر کے گراں بار نہ بنوں۔ (بیہقی)

دنیا داری سے اجتناب کرو

۴۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْسِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کیا کوئی شخص پانی پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے پاؤں تر نہ ہوں؟ صبیحے نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا یہی حال دنیا دار کا ہو کہ، گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دنیاوی امور سے اجتناب اور اخروی امور میں انہماک کا حکم

۴۹۴۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ مَرَّ سَلَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْحَى إِلَى أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ أَدْحَى إِلَى أَنْ يَسْتَحْجِمَ رَيْكَ وَكُنْ مِنَ التَّحِدِ وَأَعْبُدَ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ)

جبر بن نفیر مر سلا روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو وحی کے ذریعہ یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال کو جمع کروں یا تجارت کروں بلکہ یہ وحی کی گئی ہے کہ تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر، سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھ کو موت آئے۔

السُّنَّةُ وَابْوَعِيْمَ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ - (شرح السنہ)

۱۔ سو خیر کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص جائز طریقے پر مادی وسائل حاصل کرے سوال کی ذلت سے بچے، اپنی دعیال پر خرچ کرنے اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی نیت قیامت کے دن وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکے گا اور جو شخص جائز طریقہ پر دنیا کو حاصل کرے، مال جمع کرے اظہارِ فخر و دریا کی غرض سے، وہ خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

۲۹۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا لَا يَسْتَعْفِفًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعْطُفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا لَا يَمُكَاثِرًا مَفْخِرًا مَرَأًى لِقَى اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ (رواه البيهقي في شعب الإيمان و ابونعيم في الحلیۃ)

(بیہقی و ابونعیم)

خیر و شر کے خزانے اور ان کی کنجی

حضرت سہیل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ خیر یعنی مال کثیر (گویا) خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں ہیں پس اس بندہ کو خوشخبری ہو جس کو خداوند تعالیٰ نے خیر کے کھولنے اور شر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے اور اس بندہ کو ہلاکت ہو جس کو خداوند تعالیٰ نے شر کو کھولنے اور خیر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے۔

۲۹۷۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرُ خَزَائِنٌ يَتْلُكَ الْخَزَائِنُ مَفَاتِيحَ فَطَوُّنِي لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مَعْلَا قًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مَعْلَا قًا لِلْخَيْرِ (رواه ابن ماجہ)

(ابن ماجہ)

ضرورت سے زیادہ عمارت بنانے میں وعید

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کے مال میں برکت نہ دی جائے تو وہ اس کو پانی اور مٹی میں خرچ کر دینا ہے۔ (بیہقی)

۲۹۸۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالْطِينِ (رواه البيهقي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے حرام مال کو عمارتوں میں لگانے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عمارتوں میں حرام مال کا گناہ نبی کی خرابی ہے۔ (بیہقی)

۲۹۸۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبَنَانِ فَإِنَّهُ آسَاسُ الْفَحْشَاءِ (رواهما البيهقي في شعب الإيمان)

مال و دولت جمع کرنا بے عقل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔ (احمد - بیہقی)

۲۹۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَقَالَ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ (رواه أحمد و البيهقي في شعب الإيمان -)

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک

۲۹۸۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

خطبہ میں یہ فرماتے سنا ہے شراب پینا گناہوں کا مجموعہ اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ مزید فرمادیا کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے، پیچھے ڈالو عورتوں کو جیسا کہ خدا نے ان کو پیچھے ڈالا ہے (یعنی قرآن مجید میں ان کا ذکر مردوں کے بعد کیا ہی (رزین) اور شعب الایمان میں بیہقی نے حسن سے مرسلاً روایت کیا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْحَمْدُ جَمَاعُ الْأَنْثَمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا أَسَى كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ خُذُوا الْمَيْسَاءَ حَيْثُ أَخْرَجَتْ اللَّهُ - رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ إِلَيْهِ يَمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مَوْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ -

دو خوفناک چیزوں کا ذکر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چودو چیزیں ہیں جن سے مجھ کو اپنی امت پر بڑا خوف ہے۔ ایک تو خواہش نفس دوسرے درازی عمر کی آرزو۔ نفس کی خواہش حق بات قبول کرنے سے روکتی ہے اور درازی عمر کی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے اور یہ دنیا کو چھ کر نیوالی جانیوالی ہے اور آخرت آگے بڑھنے والی اور آنیوالی ہے اور ان میں سے (یعنی دنیا و آخرت میں سے) ہر ایک کے بیٹے ہیں اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم دنیا کے بیٹے نہ بنو تو ایسا کر دو، آج تم دارالعمل (عمل کرنے کے مقام) میں ہو اور دنیا میں عمل کا حساب نہیں لیا جاتا، لیکن کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے جہاں عمل نہیں ہے۔ (بیہقی)

۴۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَىٰ وَهُوْلُ الْأَمَلِ ذَا قَالُوا الْهَوَىٰ قَيْمُ الدُّنْيَا وَمَا هُوْلُ الْأَمَلِ قَيْمُ الْآخِرَةِ وَهَذَا الدُّنْيَا مَرْجَلَةٌ ذَا هَبَّةٍ وَهَذِهِ الْآخِرَةُ مَرْجَلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ مَخْذُوعُونَ فِي الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ إِلَيْهِ يَمَانِ -

دنیا عمل کی جگہ ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دنیا کو چھ کئے ہوئے پشت ادھر کئے ہوئے چلی جا رہی ہے اور آخرت منہ ادھر کئے ہوئے چلی آ رہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہو۔ آج عمل کا دن ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل حساب کا دن ہے عمل کا نہیں۔ (بخاری)

۴۹۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ أَبِي

دنیا غیر بائیدار ستار ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا اور فرمایا خبردار! دنیا ایک غیر قائم پونجی ہے اس میں سے نیک بھی کھا تا ہے اور بر بھی اور آخرت ایک مدت ہے سچی یعنی مستحق و ثابت آخرت میں ہر قسم کی قدرت رکھنے والا۔ بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا۔ خبردار تمام بھلائیوں اپنی انواع و اقسام کے ساتھ جنت میں ہیں۔ خبردار! تمام بُرائیاں اپنی انواع و اقسام کے ساتھ دوزخ میں ہیں۔ پس تم عمل کرو اور خدا ڈرتے رہو اور اس بات کو یاد رکھو کہ تم کو تمہارے اعمال کے ساتھ خدا سامنے پیش کیا جائے گا۔ پس جو شخص ذرہ برابر نیک کام کرتا ہے وہ اس

۴۹۸۶ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ سَافِرٌ كُلُّ مَنْهُ الدَّرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا إِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْبَضُ فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا إِنَّ الْآخِرَةَ كَلْبٌ يَخْذُ الْفَيْرَ فِي أَجْنَتِهِ أَلَا إِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ يَخْذُ الْفَيْرَ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا إِذْ أَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْمَلُوا أَنْتُمْ مَعْدُودُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ شَقَالًا ذَرَّةً خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

سُورَةُ التَّوْبَةِ -

کی چیز اپنے گناہوں پر جو شخص ذرہ برابر برکرا کا کرتا ہے وہ اس کی سزا پائے گا۔

(شافعی)

رَوَاكَ الشَّافِعِيُّ

حضرت شہداء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ لوگو! دنیا ایک غیر قائم متاع ہے جس میں سے نیک اور بد دونوں کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں عادل اور قادر بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا (وہ اپنے حکم اور فیصلہ میں) حق کو ثابت کرے گا، اور باطل کو مٹا دے گا۔ تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ ہر مال کا بیٹا اس کا تابع ہوتا ہے۔

(ابونعیم)

۲۹۸۷ وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَصٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَلَا تَأْخُذَةُ وَعَدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحَقِّقُ فِيهَا الْحَقَّ وَيَبْطِلُ الْبَاطِلَ كَوْنُكُمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ امْرِئٍ يَتَّبِعُهَا وَلَدُهَا - (رَوَاهُمَا أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

تھوڑا مال بہتر ہوتا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہیں جو پکارے اور مخلوقات کو سناتے ہیں۔ اُن کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سنتی ہے مگر جن اور انسان نہیں سنتے۔ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ لوگو! اپنے پروردگار کے حکم کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو کہ جو مال کم ہو اور کافی ہو وہ اُس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو و لعب میں ڈالے (یعنی خدا کی عبادت سے باز رکھے) (ابونعیم)

۲۹۸۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَدَجْنَتَيْنِهَا مَلَكَانِ بُنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ الْخَلَائِقَ عَذْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رِبَكُم مَّا قَلَّ وَكُفُّوا عَذْرَ مَا كَثَرَ وَالْمُهَيَّ - (رَوَاهُمَا أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

دنیاوی مال و متاع کے تئیں انسان کی حرص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور اس حدیث کو نبی ﷺ نے کہ پہنچاتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں (اس نے) آخرت کے لئے کیا بھیجا۔ اور آدمی یہ کہتے ہیں کہ (اس نے) کیا چھوڑا؟ (بہقی)

۲۹۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبَلِّغُ بِهِ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدْ مَدَّ وَقَالَ يَمْوُ أَدَمَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

آخرت قریب ہے

مالک کہتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! جس چیز کا وعدہ لوگوں سے کیا گیا ہے (یعنی مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا، حساب اور جزا و سزا وغیرہ) اس پر بڑی مدت گزرتی ہے (یعنی آفرینش دنیا سے آج کے دن تک) حالانکہ لوگ آخرت کی طرف تیزی سے چلے جا رہے ہیں۔ اور اے بیٹا! جس روز سے کہ تو پیدا ہوا ہے دنیا کو کتنے چھوڑنا چلا آتا ہے اور آخرت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ گھر جس کی طرف تو جا رہا ہے زیادہ قریب ہے تجھ سے بمقابلہ اس گھر کے جس سے تو جا رہا ہے۔ (رزین)

۲۹۹۰ وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَهَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوعَدُونَ فَاهْتَمُّوا إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَدْهَبُونَ فَإِنَّكَ قَدْ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مِنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنَّ دَارَ أُنْسٍ إِلَى الْهَاهُنَا قَرِيبٌ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ خَيْرٍ مِنْهَا - (رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

بہتر انسان کون ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۲۹۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سے پوچھا گیا۔ کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا مخموم دل کا اور سنجابان کا۔ صحابہؓ نے عرض کیا زبان کے سچے کو تو ہم جانتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ آپؐ فرمایا مخموم دل وہ ہے جو پاک ہو پر ہیزگار ہو کوئی گناہ اس میں نہ ہو ظلم نہ کیا ہو حد سے نہ گزرا ہو اور حسد اس میں نہ ہو (ابن ماجہ - بیہقی)

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى النَّاسِ أَفْضَلَ
قَالَ كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبُ مَدُوقُ اللِّسَانِ قَالُوا
مَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ
النَّبِيُّ النَّبِيُّ لَا تَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا بَعِي وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ هُبَيْرٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

وہ چار باتیں جو دنیا کے نفع و نقصان سے بے پروا بناتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دنیا کے فوت ہونے کا پھر کوئی غم نہیں ہے ایک تو امانت کی حفاظت کرنا دوسرے سچی بات کہنا تیسرے اخلاق کا اچھا ہونا چوتھے کھانے میں احتیاط دہر ہیزگاری۔ (احمد - بیہقی)

۴۹۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَرْبَعٌ إِذَا كُنْتَ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ
خَلْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

راست گفتاری و نیک کرداری کی اہمیت

امام مالکؒ کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا اگر لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ جس مرتبہ پر ہم تم کو دیکھ رہے ہیں کس چیز نے تم کو اس پر پہنچایا یا یعنی تم میں یہ خوبیاں کیوں کر پیدا ہوئیں (لقمان نے کہا زبان کی سنجائی نے یعنی سچ بولنے نے) اور امانت نے اور فضول و بے فائدہ چیزوں کے ترک کر دینے نے۔ (موطا)

۴۹۹۳ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْقَمَانِ
الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى يَعْزِي الْفَضْلُ قَالَ
صِدْقُ الْحَدِيثِ وَ آدَاءُ الْأَمَانَةِ وَ تَرْكُ
مَا لَا يُعْنِينِي (رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ)

قیامت کے دن بندوں کے حق میں نیک اعمال کی شفاعت؛

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اعمال آئیں گے (یعنی خداوند بزرگ و برتر کے حضور میں) پس آئے گی نماز (سب سے پہلے) اور کہے گی اے پروردگار! میں نماز ہوں۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے پھر روزے آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہم روزے ہیں۔ خدا کہے گا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اور اعمال آئیں گے (یعنی حج، زکوٰۃ و جہاد وغیرہ) اور اسی طرح اپنے آپ کو بتائیں گے اور اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! تیرا نام سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بیشک بھلائی پر ہے تیری ہی وجہ سے آج میں مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی سبب دفعہ (یعنی مواخذہ کروں گا عذاب کے ساتھ اور عطا کروں گا ثواب) جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّبِعْ عِدَّتِ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَيْرِينَ (یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو طلب کرے اس کو وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پالنے والوں میں سے ہے۔) (احمد)

۴۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيءُ الْأَعْمَالُ فَتَجِيءُ الصَّلَاةُ
فَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّلَاةُ فَيَقُولُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ
فَتَجِيءُ الصَّدَقَةُ فَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُولُ
إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيءُ الصِّيَامُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا
الصِّيَامُ فَيَقُولُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيءُ الْأَعْمَالُ
عَلَا ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ ثُمَّ
تَجِيءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ
أَنَا الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ
بِكَ الْيَوْمَ اخْذُوكَ أُعْطِيَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي
كِتَابِهِ وَمَنْ يَتَّبِعْ عِدَّتِ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ
تُجْلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَيْرِينَ هـ

دنیا کی طرف مائل کرنے والی چیزوں کو چھوڑ دو

۴۹۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاتِيلٌ طَيْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِيلِي إِذَا رَأَيْتِ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا. (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! اس کو بدل دو۔ اس لئے کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں دنیا یاد آجاتی ہے۔ (احمد)

چند انمول نصائح

۴۹۹۶ وَعَنْ أَبِي الْيُؤَبِّ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَظُمِي وَادَّجِنُ فَقَالَ إِذَا أَقَمْتَ فِي مَهْلِكَ فَصِلْ مَهْلَكَ مُودَّةً وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْذُرُ مِنْهُ عَدَاؤَ الْإِنْسَانِ مَعَا فِي آيَةِ النَّاسِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمائیے مگر مختصر۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھے تو اس کی سی نماز پڑھ جو خدا کے سوا سب کو چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکال جس پر کل قیامت کو تجھے عذر خواہی کرنی پڑے اور جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، اس سے باز رہو جانے کا پختہ ارادہ کر لے۔ (احمد)

پرسوزگاری کی فضیلت

۴۹۹۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنُهُ وَمُعَاذٌ يَأْكُبُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاجِلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَائِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ حَمَرًا بِمَسْجِدِي هَذَا وَذَقِرِي فَبُكِيَ مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ مَخَوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلِي النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَاحِدًا وَحَدَّثَ كَمَا نُوِّا. (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو آپ ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے بتاذاہبی سواری پر چل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیڈل تھے جب آپ نصائح اور ہدایات سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا معاذ! اس سال کے بعد شاید تو مجھ سے ملاقات نہ کر سکے اور ممکن ہے تو میری اس مسجد اور قبر سے گزرے۔ یہ سن کر معاذ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کے غم میں بہت روئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا اور مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں خواہ وہ کوئی ہوں (یعنی کسی ملک، کسی قوم، کسی رنگ اور کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) (۱۱۱۱ احمد)

شرح صدر کی علامات

۴۹۹۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمْنَ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحُ صَدْرَهُ لِلَّهِ سَلَامٌ (يعني الله تعالى) جس شخص کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے) پھر فرمایا جب نور سینہ کے اندر داخل ہوتا ہے تو سینہ فراخ اور کشادہ ہوتا ہے (پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اس حالت کی کوئی علامت جس سے اس کی شناخت کی جاسکے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اور وہ نشانی غرور کے گھر (یعنی دنیا)

دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاٰلِھِ سَتَعْدٰدِ لِّلْمَوْتِ قَبْلَ نَزْوِیْہِ
 سے دور ہونا آخرت کی طرف رجوع کرنا اور مرنے سے پہلے مرنے کے لئے
 (ردّ اہل البیہقی) تیار ہو جانا ہے۔ (بیہقی)

حکمت و دانائی کیسے عطا ہوتی ہے

۴۹۹۹ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ وَاَبِیْ خَلّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ
 حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو خلدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے جب تم دیکھو کہ کسی بندہ کو دنیا میں زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی
 اور نفرت ہو) اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس سے قربت حاصل کرو،
 اس لئے کہ اس کو حکمت سکھائی گئی اور دی گئی ہے۔
 (بیہقی) رَدَّاهُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِی شُعْبَةِ الْاِیْمَانِ

فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فقر کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کا بیان
 فصل اوّل

افلاس اور خستہ حالی کی فضیلت

۵۰۰۰ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے،
 بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بے حد پریشان اخبار آلود ہیں اور جن کو دروازہ
 سے دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی قسم کھاتے تو خدا تعالیٰ
 ان کی قسم کو پورا کر دے۔ (مسلم) رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

ملت کے حقیقی خیر خواہ و پشت پناہ غریب ناتواں مسلمان ہیں

۵۰۰۱ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأٰی سَعْدًا
 مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ سعد نے اپنی نسبت یہ گمان کیا کہ
 ان کو اپنے سے کمتر بر فضیلت حاصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کے گمان کو توڑنے کے لئے فرمایا تم کو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں
 مدد نہیں دی جاتی اور تم کو رزق نہیں دیا جاتا مگر تمہارے انھیں کمزور
 اور فقیروں کی دعا کی برکت سے۔ (بخاری) رَدَّاهُ الْبُخَارِیُّ

غریبے نادار مسلمانوں کو جنت کی بشارت

۵۰۰۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
 حضرت اُسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (یعنی شب معراج میں یا
 خواب میں) جو لوگ جنت میں داخل ہوئے میں نے ان میں زیادہ تعداد
 غریبوں کی دیکھی اور دولت مندوں کو دیکھا کہ ان کو میدانِ میت
 میں رد کیا گیا ہے لیکن دوزخیوں (یعنی کافروں) کو دوزخ کی طرف
 لے جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ پھر میں دوزخ کی طرف کھڑا ہوا اور
 (متفق علیہ) رَدَّاهُ مُتَّفَقٌ

دیکھا تو دوزخ میں جانے والوں کی زیادہ تعداد عورتوں میں سے تھی۔ (بخاری و مسلم)

جنیتوں اور دوزخیوں کی اکثریت کن لوگوں پر مشتمل ہوگی

۵۰۰۳ وَعَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ خَرَابَاتٍ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو جنت میں اکثر تعداد غریبوں کی نظر آئی اور دوزخ کو جہانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں عورتوں

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کی تعداد زیادہ تھی۔ (بخاری و مسلم)

فصل کی فضیلت؟

۵۰۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارِعِينَ خَرِيفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فقراء و مہاجرین کو قیامت کے دن دو تہمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (مسلم)

۵۰۰۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا أَدَّ اللَّهُ حَرِيَّتِي إِنْ خُطِبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَرَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيَّتِي إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسَمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِيرٌ مِّنْ مِّلَةِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا آپ نے اس شخص سے جو آپ کے پاس بیٹھا تھا پوچھا۔ اس شخص کی نسبت (جو ابھی گزرا ہے) تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا یہ شخص شریف آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیام تو اس کے پیام کو قبول کر لیا جائے اور کسی کی حکام سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے۔ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس سے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی شخص سے پوچھا اور اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص مسلمان فقراء میں سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیام دے تو اس کا پیام قبول نہ کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہ کیا جائے کسی سے کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا یہ شخص اس جیسے

دنیا میں ٹوٹ شدہ آدمیوں سے بہتر ہے جس کی نوتے (پہلے) تعریف کی۔ (بخاری و مسلم)

اہل بیت نبویؐ کے فقر کی مثال

۵۰۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبَّحَ آلَ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَيْرِ الشَّعْرِ يَوْمِيْنَ مَتَابِعِيْنَ حَتَّى يُفِيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے کبھی دو روز مسلسل جو کی روٹی طے بھی نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ (بخاری و مسلم)

اتباع نبویؐ کی اعلیٰ مثال

۵۰۰۷ وَعَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ

بَقُولِهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ فَلَا عُدَّةَ فَا بِيْ اَنْ
يَاْكُلْ وَقَالَ خَدِجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْجِعْ مِنْ خَدِجَةَ الشَّعْبِيَّةِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) نہ بھرا۔ (بخاری)

حضور کی معاشی زندگی پر تشریح کا سایہ؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جوگی
روٹی اور بدبودار چربی (جو بہت دنوں سے رکھی تھی) لے گئے۔ اور
نبی ﷺ اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس ہن
رکھی تھی اور اس سے اہل بیت کے لئے جوئے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں
نے انسؓ کو یہ کہتے سنا کہ محمد ﷺ اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شام کو نہ
تو ایک صاع لیوں رہتے تھے اور نہ اور کوئی غلہ (یعنی صبح کے لئے کسی قسم
کا سامان نہ رکھتے تھے) حالانکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔ (بخاری)

دنیا کی طلب مومن کی شان نہیں

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھجور پٹھوں کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔
اور چٹائی پر فرش نہ تھا۔ اور بے لے حضور ﷺ اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر
نشان ڈال دیئے تھے اور آپ کے سر پر بے لے چڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور
کا پوست بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا سے دعا فرمائیے
کہ وہ آپ کی امت کو فراخی (خوش حالی) عطا فرمائے فارس اور روم کے
لوگ خوش حال بنائے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے۔ آپ نے
فرمایا خطابؓ کہ بیٹے! کیا تو ابھی اسی خیال میں ہے یعنی تجھ کو اس کی بصیرت
عطا نہیں ہوئی ہے اور تو حقیقت سے ابھی تک ناواقف ہے یہ وہ
لوگ ہیں (یعنی روم و فارس کے لوگ) جن کو دنیا کی زندگی ہی میں دنیا
دیدہ گئی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے عمرؓ کے جواب میں
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ الفاظ فرمائے۔ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کو دنیا ملے اور ہم کو آخرت۔ (بخاری و مسلم)

اصحاب صفہ کی ناداری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمیوں
کو دیکھا ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس بھی چادر نہ تھی صرف ایک
تہبند تھا یا ایک کملی جن کو انھوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا
ان میں سے بعض تہبند آدھی بند لیوں تک تھے اور بعض ٹخنوں
تک (جس کا تہبند اونچا ہوتا وہ) اپنے تہبند کو (نماز میں) ہاتھ سے پکڑ لیتا

۵۱۰/۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ
مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ أَوْ
إِذَا رَدَّ أَوْ مَآكِسَاءٌ قَدْ رَاطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ قُمُهَا
مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ
الْكَبَيْتِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تاکہ شرمگاہ نہ کھل جائے۔ (بخاری)

اپنی اقتصادی حالت کا موازنہ اس شخص سے کرو جو تم سے بھی مفلس و مسکین ہو

۵۰۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ مِنْ هَذَا سَفَلٍ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجَدُّ أَنْ لَا تَزُودُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو اس سے زیادہ مال دار اور شریف ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس شخص پر بھی نظر ڈالے جو اس سے کمتر درجہ کا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کو دیکھو جو تم سے کمتر درجہ کا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو مرتبہ میں تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرنا تمہارے لئے ضروری ہے تاکہ تم اس نعمت کو جو خدا نے تم کو دی ہے حقیر نہ جانو۔

فصل دوم

جنت میں نقرہ کا داخلہ اغنیاء سے پہلے ہوگا

۵۰۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ خَمْسِيَّةَ عَامٍ نِصْفَ يَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فقرائے جنت میں دولت مندوں سے پانچ سو برس پہلے داخل ہوں گے جو قیامت کا آدھا دن ہے۔ (ترمذی)

مفلس و مسکین کی فضیلت

۵۰۱۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ احْنِئْ مَسْكِينَنَا وَآمِنْئْ مَسْكِينَنَا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تُرَدِّي الْمَسَاكِينُ وَكُوَيْشِي تَمْرَةً يَا عَائِشَةُ أَحَبِّي الْمَسَاكِينُ وَقَدْ بَيَّهَمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرَبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر رکھ مسکین مارا اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا شریک کر۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آپ نے حضرت انسؓ سے جواب دیا اس لئے کہ مسکین جنت میں دولت مندوں سے چالیس برس پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جانے دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، عائشہ! تو مسکین سے محبت کر اور ان کو اپنے سے قریب کر (یعنی اپنی مجلسوں میں ان کو شریک کر رکھ) خداوند تعالیٰ قیامت کے دن تجھ کو اپنے قریب رکھے گا۔ (ترمذی - بیہقی)

ابن ماجہ نے اسے ابوسعید رضی سے لفظ "زمرۃ المساکین" تک روایت کیا ہے۔

مکرم و نادار مسلمانوں کی برکت

۵۰۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْعُوثَنِي فِي ضِعْفَاءِكُمْ فَإِنَّا نُرْزَقُونَ أَوْ نُشْرُونَ بِضِعْفَائِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میری رضامندی کو اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو (یعنی ان کو راضی رکھو) اس لئے کہ تم کو تمہارے ضعیفوں ہی کی بدولت رزق دیا جاتا ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی جاتی ہے (ابوداؤد)

۵۰۱۵ وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَبْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِي
بِصَعَالِكَ الْمُهَاجِرِينَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن ابی سبیدہ
علیہ السلام نفر آدھاجرین کے ذریعہ خدا سے (کفار پر) فتح حاصل ہونے کی
دعا فرمایا کرتے تھے۔ (شرح السنہ)

کافروں کی خوشحالی پر رشک نہ کرو

۵۰۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغِيظَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي
مَا هُوَ لَا يَبْعُدُ مَوْتَهُ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ
يَعْنِي النَّارَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے،
کسی فاجر و فاسق کی نعمت و دولت پر رشک نہ کر اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ
مرنے کے بعد اس سے کیا سلوک ہونے والا ہے فاجر کے لئے خدا کے ہاں
ایک ایسا قاتل ہے جو مرنے نہیں دیتا یعنی دوزخ کی آگ (شرح السنہ)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

۵۰۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسُنَّةٌ
وَلَا إِذَا فَرَكَ الدُّنْيَا فَرَكَ السِّجْنَ وَالسُّنَّةَ.
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
فرمایا ہے دنیا مومن کا قید خانہ اور قسط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے
تو قید خانہ اور قسط سے نجات پاتا ہے۔
(شرح السنہ)

جن کو خدا اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے ان کو دنیاوی مال و دولت سے بچاتا ہے

۵۰۱۸ وَعَنْ ثَوَابَةَ بْنِ ثَعْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَمَّهُ الدُّنْيَا
كَمَا يُظِلُّ أَحَدُكُمْ بِحُجْبَى سَقِيمَةِ الْمَاءِ.
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوابہ بن ثعمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔
جب خداوند تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے جس
طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔
(احمد - ترمذی)

مال کی کمی درحقیقت بڑی نعمت ہے

۵۰۱۹ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنِّتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتَ
خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ أَوْ يَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ
وَقِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت محمد بن لبیدؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے دو چیزیں ہیں
جن کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے۔ ایک تو موت کو حالانکہ موت مومن کے لئے
فتنہ سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی کو حالانکہ مال کی کمی حساب میں کمی کی
موجب ہے۔ (احمد)

ذات رسالت سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہو تو فقر و فاقہ کی زندگی اختیار کرو

۵۰۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ
فَقَالَ انْظُرْ مَا يَقُولُ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاغْدِ لِلْفَقْرِ نَجْفًا
فَالْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّبِيلِ إِلَى

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس
دسمل کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں کیا
فرمایا سمجھو کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا
ہوں تین بار اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو فقر کے لئے پاکھ
تیار کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو فقر و افلاس

مُنْتَهَاهُ - رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (ترمذی)

دعوتِ اسلام کی راہ میں حضور کو پیش آنے والے فقر و فاقہ اور آفات و آلام کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں خدا کے دین کے اظہار پر ڈرایا گیا اور میرے سوا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا یعنی اظہارِ اسلام کے وقت (اور مجھ کو خدا کے دین میں) ایذا دی گئی اور کسی کو ایذا نہیں دی گئی اور مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں اس طرح گزریں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانا نہ تھا وہ کھانا جس کو ہر جگہ رکھنے والا کھاتا ہے مگر ایک نہایت خفیف سی چیز جس کو بلال رضی اللہ عنہ نے بغل میں چھپائے رہتے تھے (ترمذی۔ اور انھوں نے اس حدیث کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو کھانا نہ ملتا تو آپ کے پاس کھانے کی چیزوں میں سے صرف اتنا تھا جس کو وہ بغل میں دبائے رہتے تھے (یہ واقعہ حقیقت میں لطائف کا واقعہ ہے جہاں آپؐ

۵۰۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَقَدْ أَخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَ لَقَدْ أُذِيتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذِي أَحَدٌ وَ لَقَدْ آتَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَ لَيْلٍ لِي طَعَامٌ يَا كَلِّهِ ذُو كَيْدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُؤْأَرِيهِ إِبْطَالِي -

(رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ -)

ایک ماہ تک دعوتِ اسلام میں مشغول رہے اور سخت اذیتیں برداشت کیں)

حضور اور صحابہؓ کے فقر و افلاس کا حال

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ رسول خدا ﷺ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا تو اس پر دُور پتھر بندھے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فقر اور صحابہؓ کو جب بھوک نے ستایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ (ترمذی)

(رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ)

صابر و شاکر کون ہے

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جس شخص میں وہ پائی جائیں خدا اس کو صابر و شاکر لوگوں میں لکھ دیتا ہے ایک تو یہ کہ جب دینی امور میں کسی شخص کو آدمی اپنے سے بہتر و برتر دیکھے تو اس کی قدر کرے اور دنیاوی امور میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے بہتر و برتر ہو اور پھر وہ خدا کی تعریف کرے کہ اس نے اس شخص پر اس کی فضیلت بخشی ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کو شاکر (اس لئے کہ اس نے کمتر درجہ کے شخص کو

۵۰۲۲ وَعَنْ أَبِي طَالِحَةَ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُلُوْنَا عَنْ حَجَرٍ فَزَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْنًا بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ - (رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۵۰۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً - (رَدَاكَ التِّرْمِذِيُّ)

۵۰۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَّا مَنْ هُوَ قَوْقُهُ فَإِنَّهُ بِهِ وَ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونُهُ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونُهُ وَ نَظَرَ

فِي دُنْيَاہِ اِلَّا مَنْ هُوَ فَوْقَہُ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہُ
مِنْہُ لَمْ یَكُنْہُ اللّٰهُ شَاکِرًا مَّابَدًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ)

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ اَبَشَرُ وَاَيَا مَعْشَرَ
صَحَابَتِكَ الْمُهَاجِرِينَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَنَائِلِ
الْفُرَاتِ۔

دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا ہے) اور صابر (اس لئے کہ اس نے اپنے سے بالاتر
شخص کو دیکھ کر صبر کیا اور اس کی اقتدا کی) لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص
دین میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم ہے اور دنیا میں اس شخص کو دیکھے
جو اس سے بالاتر ہے اور پھر وہ عمر کے ضائع ہونے پر اظہارِ افسوس کرے تو
خدا تعالیٰ اس کو صابر و شاکر قرار نہیں دیتا۔ (ترمذی) ابو سعید کی حدیث
فضائلِ قرآن کے باب میں بیان ہوئی کہ اے فقرارِ ہاجرین کی جماعت خوش ہو۔

فصل سوم

فقرارِ صبر کرنے کی فضیلت

ابی عبد الرحمن حبلی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمروؓ سے ایک شخص نے پوچھا
کہ کیا ہم (ان) فقرارِ ہاجرین میں سے نہیں جن کو یہ بشارت دی گئی ہو
کہ وہ جنت میں دو لکھ آدمیوں سے پہلے داخل ہوں گے۔ اس کے جواب میں
عبد اللہ بن عمروؓ نے العاصیؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کیا تیری بیوی ہے جس کے
پاس تو رہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر عبد اللہؓ نے پوچھا تیرے پاس گھر ہے جس
میں تو رہے؟ اس نے کہا ہاں! عبد اللہؓ نے کہا۔ تو دو لکھ آدمیوں میں سے
اس شخص نے کہا اور میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبد اللہؓ نے کہا تو پھر تو
بادشاہوں میں سے ہے ابو عبد الرحمنؓ راوی کا بیان ہے کہ تین آدمی عبد اللہؓ
بن عمروؓ کے پاس آئے اُس وقت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا انھوں نے کہا
اے عبد اللہ! خدا کی قسم ہم کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے نہ تو ہمارے
پاس خرچ ہے اور نہ سواری اور نہ سامان (ہم کیوں کر جہاد و حج کریں)
عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا تم چاہتے ہو اگر تم یہ چاہتے ہو (کہ میں اپنے پاس
سے کچھ دوں) تو تم پھر کسی وقت آنا میں تم کو وہ چیز دوں گا جس کا خدا
تعالیٰ انتظام کر دے اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری حالت بادشاہ سے
بیان کر دوں (کہ وہ تمہارے ساتھ سلوک کر دے) اور اگر تم پسند کرو تو صبر
کرے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ فقرارِ ہاجرین قیامت کے دن جنت میں دو لکھ آدمیوں سے چالیس
سال پہلے جائیں گے۔ انھوں نے کہا ہم صبر کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں مانگتے۔ (مسلم)

۵۰۲۵ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَمْرٍو وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَا أَمْرٌ أَتَاؤُنِي
إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَا مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنِّي خَادِمٌ
قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ
ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَ أُنَا عِزَّةً
فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ اللَّهُ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ سِوَا
نَفَقَةٍ وَ لَا دَابَّةٍ وَ لَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ
إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَشَاءُ اللَّهُ لَكُمْ
وَ إِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْإِسْلَامِ وَ لَنَا شِئْتُمْ
مَبْرُورٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
يَقُولُ إِنَّا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا
نَقْدِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فقرارِ ہاجرین کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ہم مسجدِ نبویؐ میں بیٹھے ہوئے تھے
اور فقرارِ ہاجرین کا حلقہ جما ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے آئے اور فقرارِ ہاجرین کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے میں اٹھا
اور فقرارِ ہاجرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
فقرارِ ہاجرین کو وہ بشارت پہنچا دینی چاہتے جو ان کے چہروں کو شگفتہ

۵۰۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي
السُّجْدِ وَ حَلَقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَعُودٌ إِذْ
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ
إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَيْسَ بِفُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يُسَرُّ وَ جُوهَرُهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ

الجَنَّةِ قَبْلَ الْإِسْتِغْنَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ آلُوَانَهُمْ أَشْفَرْتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَمْنَيْتُ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کرے (یعنی وہ خوش ہو جائیں اور وہ بشارت یہ ہو کہ) وہ جنت میں رہیں گے۔ پچاس برس پہلے داخل ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا (یہ منکر) فقرارہا جبرین کے چہروں کا رنگ روشن ہو گیا (یعنی ان پر تر و تازگی چھا گئی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ فقرارہا جبرین کو خوش پا کر میں نے اپنے دل میں یہ آرزو کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو ان میں سے ہوتا۔ (دارمی)

وہ باتیں جو خزانہ راہی میں سے ہیں

۵۰۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي سَبْعَ أَمْرٍ بِحُبِّ الْمَسْكِينِ وَالْذُّنُوفِ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَتَوَلَّى بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا تَمُوتُ وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثَرَ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُ تَمَّتْ مِنْ كَنْزِ تَحْتِ الْعَرْشِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل (جانی دوست) نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ حکم دیا مجھ کو کہ میں مسکین سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں اور یہ حکم دیا کہ میں اپنے سے کمزور درجہ کے لوگوں کو دیکھوں اور بالاتر لوگوں کو نہ دیکھوں۔ اور یہ حکم دیا کہ میں قرابتداروں سے رشتہ دار الطہ کو قائم رکھوں اگرچہ کوئی رشتہ دار خود ہی قرابتداری کو منقطع کر دے۔ اور یہ حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ اور یہ حکم دیا کہ میں سچی بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہو اور حکم دیا کہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی کی ملامت سے نہ ڈروں اور یہ حکم دیا کہ میں اکثر لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا رہوں۔ یہ تمام عادتیں اور باتیں اس خزانہ کی ہیں جو عرش الہی کے نیچے ہے۔ (احمد)

آنحضرت کی مرغوب دنیاوی چیزیں

۵۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطَّبِيبُ فَأَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطَّبِيبُ وَلَمْ يَصِبِ الطَّعَامَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھیں ایک تو کھانا دوسرے عورتیں اور تیسرے خوشبو۔ ان میں سے دو چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند یعنی عورتیں اور خوشبو اور تیسری چیز زیادہ نہ ملی یعنی کھانا۔ (احمد)

۵۰۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّ إِلَى الطَّبِيبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) وَزَادَ ابْنُ الْحَجَرِ زَيْدٌ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّ إِلَى مِنَ الدُّنْيَا -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے محبوب کی گئی ہے میرے لئے خوشبو اور عورتیں اور بنایا گیا ہے نماز کو میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک۔ (احمد۔ نسائی) ابن الجوزی کی روایت میں حُبِّ إِلَى مِنَ الدُّنْيَا کے الفاظ ہیں۔

راحت طلبی اور تنہا سانی ہنگام خاص کی شان کے منافی ہے

۵۰۳۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا لَكَ وَالتَّنْعَمُ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُوْنَ بِالْمُنْعِمِينَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو نصیحت فرمائی اپنے آپ کو راضی و استراحت سے بچا اس لئے کہ خدا کے بندے آرام و آسائش حاصل نہیں کرتے۔ (احمد)

تقاعد کی فضیلت

۵۰۳۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْبَيْسِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق پر راضی ہو جائے خداوند تعالیٰ اس سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔ (ربہقی)

اپنی معاشی تنگی و محتاجی کو لوگوں پر ظاہر نہ کرنے والے کے حق میں وعدہ خداوندی

۵۰۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ أَوْ اخْتَارَ فَكْتَمَهُ النَّاسُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بھوکا یا محتاج ہو اور لوگوں سے اپنی حالت کو چھپائے تو خداوند تعالیٰ پر اس کا یہ حق ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اُس کو حلال طریقہ پر ایک سال کی روزی کا انتظام کر دے۔ (ربہقی)

اللہ کے نزدیک کون سا کام پسندیدہ ہے

۵۰۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو فقیر، پارسا اور عیال دار ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمرؓ کا کمال تقویٰ

۵۰۳۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ بَحْجِيَّ بَنِي إِسْمَاعِيلَ قَدْ شَيْبَ بَعْسِلٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَطَيِّبٌ لَكِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَغَى عَلَى حَتَمٍ نَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَخَافَ أَنْ تَكُونُوا حَسَنَاتِنَا عَجَلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشَبْ بِهِ - (رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ زَيْنٍ) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز پانی مانگا آپ کے پاس پانی لایا گیا جس میں شہد بلا ہوا تھا۔ انھوں نے کہا یہ پاک ہے (لذیذ اور خوش گوار) لیکن میں خداوند بزرگ و برتر سے یُسنتا ہوں کہ اُس نے ایک قوم پر عیب لگایا تھا۔ خواہشاتِ نفس کے اتباع کا اور فرمایا تم نے اپنی لذتوں اور نعمتوں کا پورا پورا فائدہ اپنی دنیاوی زندگی میں پایا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیاں بھی ایسی نہ ہوں جن کا ثواب جلد دیا گیا ہو (یعنی دنیا ہی میں) انھوں نے اس پانی کو نہیں پیا اور آپ

کر دیا۔ (زید بن زین)

ابتداءً اسلام میں صحابہ کا فقر و افلاس

۵۰۳۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمِيْحَتِي فَقَحَاخِيْدَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی کھجوروں سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ ہم نے خیر فتح کر لیا۔ (بخاری)

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ حِرْصٍ وَأَرْزُوكَا بَكِيَانُ

فصل اوّل

انسان اس کی موت اور اس کی آرزوؤں کی صورت مثال

۵۰۳۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم



و سلم نے چار خط کھینچ کر ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور پھر چھوٹے چھوٹے خط درمیان کے خط میں

اس کے دونوں جانب کھینچے اور پھر فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہیں اور یہ مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور درمیانی خط کا حصہ مربع سے باہر ہے وہ اس کی آرزو ہے اور درمیانی خط میں دونوں طرف جو چھوٹے چھوٹے خط ہیں وہ عوارض ہیں (آفات و بلیات و امراض وغیرہ) ایک عارضہ

اور حادثہ سے انسان بچ گیا تو پھر دوسرا ہے اور دوسرے سے بچ گیا تو تیسرا ہے (اسی طرح متعدد حوادث و عوارض تاکہ میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ موت آجاتی ہے) (بخاری)

۵۰۳۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُّوْا مَا فَقَالَ هَذَا الْإِمْلُ وَهَذَا أَجَلُهُ

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخُطُّ الْإِمْلُ قَرِيبٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے، یعنی ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان مربع سے باہر نکلا ہوا کھینچا اور فرمایا یہ خط (جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے) انسان کی آرزو ہے اور یہ خط (یعنی مربع) انسان کی موت ہے۔ پس انسان اسی طرح رہتا ہے کہ اچانک اس کو موت آجاتی ہے (یعنی وہ موت کو دور سمجھتا ہے اور موت کا خط قریب آجاتا ہے آخر وہ مر جاتا ہے)۔ (بخاری)

بڑھا ہے کی حرص

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان بڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی حرص۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں میں جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت اور آرزو کی درازی میں۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْبُ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْمُ

عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْمُ عَلَى الْعُمْرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَافِرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْإِمْلِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بڑھا اگر توبہ و انابت نہیں کرتا تو اس کو عذر کا کوئی موقع نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خداوند تعالیٰ نے عذر کا کوئی موقع نہیں باقی رکھا جس کی موت میں جہالت دی اور ساٹھ سال کی عمر عطا فرمائی۔ (بخاری)

۵۰۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْدَا لِلَّهِ إِلَيَّ امْرُؤٌ آخَرُ أَجَلُهُ حَتَّى بَلَغَتْ سِتِينَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسان کی حرص و طمع کی درازی کا ذکر

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر (زبرکی) مٹی۔ (یعنی اس کی حرص گو تک باقی رہتی ہے) اور خداوند تعالیٰ (حرم مذموم سے) جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کر لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ دَارٌ يَنْتَهِى

عَنْهَا لَمْ يَتَغَيَّرْ ثَابِتًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الدَّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دنیا میں مسافر کی طرح رہو

۵۰۴۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا تَكُنْ غَرِيبًا أَوْ عَابِدُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کے کسی حصہ کو (مثلاً مونڈھوں کو) پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اسی طرح رہ گویا کہ تو ایک مسافر ہے اور اپنے آپ کو ان مردوں میں شمار کر جو قبروں کے اندر ہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

زیادہ توجہ دنیاوی چیزوں کی اصلاح و درستی کے بجائے اپنی دنیوی و اخروی زندگی کی اصلاح کی طرف مبذول رکھو

۵۰۴۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا دَاخِلٌ نِطْنِ شَيْئًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قُلْتُ شَيْءٌ نَصِلُحُهُ قَالَ أَلَا مَرُّ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس سال میں آئے کہ میں اور میری ماں مٹی سے کچھ مرمت یا درستی کر رہے تھے آپ نے پوچھا عبد اللہ یہ کیا ہے (یعنی یہ کیا کر رہے ہو) میں عرض کیا میں یہ درست کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے (یعنی اس گھر کے پڑنے سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے)۔

موت سے کسی لمحہ غافل نہ ہونا چاہیئے

۵۰۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَهْرِيقُ الْمَاءَ فَيَتَيْسَمُّ بِالْثَرَابِ قَوْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ يَقُولُ مَا يَدْرِي نِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَابْنُ الْمُجَوِّزِ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کبھی پیشاب کرتے اور مٹی سے تیسم فرمالتے، میں عرض کرتا یا رسول اللہ پانی قریب ہے آپ فرماتے کس چیز نے مجھ کو بتایا ہے (یعنی کیا خبر ہے) شاید اس پانی تک پہنچ سکوں (یعنی پانی تک پہنچنے سے پہلے موت آجائے)۔ (شرح السنۃ، کتاب الوفاء)

انسان کی موت اس کی آرزو سے زیادہ قریب ہے

۵۰۴۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَهْلُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قِفَاكَ لَمْ يَسْطِ فَقَالَ دَسَمَ أَمَلُكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنا ہاتھ گدی کے قریب رکھا (یعنی موت اتنی قریب ہے) پھر ہاتھ کو پھیلایا اور (گدی سے دُور لے گئے اور) فرمایا اس جگہ انسان کی آرزو ہے (یعنی موت قریب ہے اور انسان کی آرزو دور)

۵۰۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عِصَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِ وَآخَرَ أَبْعَدَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمَ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْإِلَاجُ أَرَاهُ قَالَ وَهَذَا الْإِلَاجُ مَلُ فَيَتَعَالَى الْإِلَاجُ فَلْيَحْقَهُ الْإِلَاجُ دُونَ الْإِلَاجِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی (زمین میں) گاڑی پھر ایک لکڑی اس لکڑی کے پہلو میں اور ایک لکڑی ان سے بہت دُور نصب کی اور پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ لکڑی (یعنی پہلی لکڑی) انسان ہے اور یہ لکڑی (دوسری جو اس کے پہلو میں ہے) موت ہے۔ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ تیسری لکڑی کی نسبت میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ فرمایا

اور یہ امید ہے۔ انسان امید اور آرزو میں گرفتار رہتا ہے کہ موت آرزو کے ختم ہونے سے پہلے آجاتی ہے۔ (شرح السنۃ)

امت محمدی کے لوگوں کی عمر

۵۰۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ رَوَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہے۔

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں اور بہت کم ہیں ایسے لوگ جن کی عمر اس سے زیادہ ہو۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

اور عبد اللہ بن شخیر کی حدیث عیادتِ مریض کے باب میں بیان

فصل سوم

نخل اور آرزو کی مذمت

۵۰۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَصْلَاحٍ

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس امت کی پہلی نیک

یقین اور زہد ہے (یعنی اس امر کا یقین کہ خداوند تعالیٰ رازق

الْبُخْلِ وَالْأَمَلِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ہے اور پہلا فساد نخل اور آرزو ہے۔ (بیہقی)

حقیقی زہد کیا چیز ہے

۵۰۵۰ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلَيْسَ الْغُلُظِّ وَالْحَشَنِ وَآكُلِ الْجَنْبِ

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ دنیا میں زہد اس کا نام نہیں ہے کہ موٹے اور سخت کپڑوں کو پہن لیا جائے اور بے مزہ کھانا کھالیا جائے بلکہ زہد

حقیقت میں آرزوؤں اور امیدوں کی کمی کا نام ہے (شرح السنۃ)

زید بن حنین کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دنیا میں زہد کس

چیز کا نام ہے؟ اس کے جواب میں امام مالک نے یہ کہا کہ حلال چیز اختیار

کرنا اور امیدوں کی کمی۔ (بیہقی)

۵۰۵۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَمِعْتُ

آئی شعیب الزہدی فی الدُّنْيَا قَالَ طَيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ

الْأَمَلِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (بیہقی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

خدا کی اطاعت و عبادت کیلئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان

فصل اول

خدا کا پسندیدہ بندہ کون ہے

حضرت سعد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ

۵۰۵۲ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ النَّحِيَّ الْغَنِيَّ الْحَقِيَّ - متقی، غنی اور گوشین بندہ کو پسند کرتا ہے (متقی ممنوع کاموں اور چیزوں سے بچنے والا۔ غنی مال دار یا دل کا غنی)۔ (مسلم)

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي عُمَرَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ - اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ" فضائل قرآن فی بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ - کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل دوم

درازی عمر کی فضیلت حسنِ عمل پر منحصر ہے

۵۰۵۲ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ كَسَلَ عَمَلُهُ - حضرت ابی بکرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں۔ پھر پوچھا اور کونسا آدمی برا ہے؟ فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل بُرے ہوں۔ (احمد - ترمذی - دارمی)

اچھے اعمال سے ساتھ زیادتی عمر کی فضیلت

۵۰۵۳ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقِيلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِمَجْمَعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَعَمِلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا أَدَعَيْنَا اللَّهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيَلْحِقَهُ لِمَصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ صَلَاتَهُ بَعْدَ صَلَاتِهِمْ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِمْ أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِمْ لِمَا بَيْنَهُمَا أَبَعْدُ مَتَابَعِينَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان اخوت کرادی تھی (یعنی بھائی بھائی بنا دیا تھا) ان میں سے ایک شخص خدا کی راہ میں مارا گیا اس کے بعد دوسرا بھی (اسے بستر پر) مر گیا ایک ہفتہ یا قریب ایک ہفتہ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس شخص کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم نے نماز میں کیا پڑھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم نے اس کے دعا کی کہ اس کو خدا بخش دے اُس پر رحم فرمائے اور اس کو اُس کے ساتھی کے پاس پہنچا دے (جو شہید ہوا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس کی وہ نماز کہاں گئی جو اس نے اپنے ساتھی کے مرنے کے بعد پڑھی اور وہ عمل کہاں کیا جو اس نے اس کے بعد کیا۔ یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اس کے

وہ روزے کہاں گئے جو اس کے بعد اس نے رکھے ہیں (یعنی جب تم نے اس کو شہید کے برابر مرتے پر پہنچنے کی دعا اُس کے لئے کی ہے تو اس کے ان اعمال کا ثواب لیا ہوا یعنی اس کا مرتبہ شہید سے زیادہ ہے) پھر آپ نے فرمایا جنت کے اندر دو شخصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ اس فاصلہ سے زیادہ ہے جو آسمان زمین کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

وہ چار آدمی جن کے حق میں دنیا بھلی یا بُری ہے

۵۰۵۴ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ أَقْسِمَ عَلَيْكُمْ وَأَحَدٌ تَكُونُ حُدُوثًا فَاحْفَظُوا مَا آتَاكُمُ أَقْسِمُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدِ مِمَّنْ مَبْدَقُهُ وَلَا ظِلْمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةٌ مَبْرَعًا عَلَيْهَا إِلَّا نَادَا اللَّهُ بِهَا عَذَابًا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ - حضرت ابی کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور تم سے میں ایک بات بیان کرتا ہوں تم اس کو محفوظ رکھو وہ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندہ کا مال صدقہ اور خیرات کرنے سے کم نہیں ہوتا اور جس بندہ پر ظلم و زیادتی کی جائے اور اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو بڑھاتا ہے اور جس بندہ نے سوال

کادروازہ کھولا (یعنی لوگوں سے مانگنا شروع کیا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر و افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ فرمایا جس میں نے ذکر کیا تھا۔ اب میں اس کو بیان کرتا ہوں اس کو یاد رکھو۔ دنیا چار آدمیوں کے لئے ہے ایک تو اس بندہ کے لئے جس کو خدا نے مال اور علم عطا فرمایا پس وہ مال کو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے (اور حرام کاموں میں خرچ نہیں کرتا) رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس مال میں مال کے حق کے موافق خداوند تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے اس شخص کا بڑا درجہ ہے دوسرے اس بندہ کے لئے جس کو خداوند تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال عطا نہیں فرمایا۔ یہ بندہ (علم کے سبب) سچی نیت رکھتا ہے اور یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا۔ اس کو بھی پہلے بندہ کی مانند اجر ملے گا اور ثواب میں دونوں برابر ہوں گے اور تیسرا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا یہ بندہ اپنے مال کو علم نہ ہونے کی وجہ سے جبری طرح خرچ کرتا ہے نہ تو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے نہ رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور نہ خدا کا حق اپنے مال میں نکالتا ہے اور نہ بندوں کا حق ادا کرتا ہے یہ بندہ بدترین مرتبہ کا ہے۔ اور چوتھا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال بھی نہیں دیا اور علم بھی نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح خرچ کرتا (یعنی بڑے کاموں میں) یہ بندہ اپنی نیت کے سبب مغلوب ہے اور اس کا گناہ تیسرے شخص کے گناہ کی مانند ہے۔ (ترمذی)

مَسْئَلَةٌ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا النَّاسُ أَحَدٌ نِيَكٌ فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا رُبْعٌ نَفَرٌ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ بِهِ فِيهِ لِحَقِّهِ فَهَذَا أَبَافُضِلُ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ الذِّبَةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ يَعْمَلُ فَلَانٍ فَاجَرُهُمَا سَوَاءً وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ ابْتِغَاطٌ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ حَقِّي فَهَذَا بَابُ خَبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ يَعْمَلُ فَلَانٍ فَهُوَ يَنْتَهُ وَوَرُضُهُمَا سَوَاءً - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

۵۰۵. وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بَعْدَ خَيْرٍ أَنْ يَسْتَعْمَلَ فَقِيلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُعِي قِفَةً يَعْمَلُ صَالِحًا قَبْلَ الْمَوْتِ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بھلائی کے کام کراتا ہے۔ پوچھا گیا خدا بھلائی کے کام کیوں کر کرتا ہے یا رسول اللہ فرمایا موت سے پہلے اس کو اعمال نیک کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔

(ترمذی)

دانا شخص وہی ہے جو خواہشات نفس احکام الہی کے تابع کرے

۵۰۶. وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْكَبُ مَن دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَتَّى عَلَى اللَّهِ -

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل اور محتاط شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور اپنے قابو میں رکھے اور عمل کرے مابعد موت کے لئے اور عاجز و درماندہ وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کا غلام ہو اور خدا سے بخشش کا آرزو مند ہو۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

(رواہ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

فصل سوم

خدا ترس لوگوں کے لئے دولت بڑی چیز نہیں

۵۰۵۸ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي نَجَاسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلُ قَالَ ثُمَّ خَاضَ النَّجَسَ فِي دُكْرِ الْغَنِيِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنِيِّ لِمَنِ اتَّقَى اللَّهُ عَذْرَ وَجَلَّ وَالْقِصَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنَى وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر پر غسل کی تری تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے اور دولت مندی پر بحث ہونے لگی کہ وہ اچھی ہے یا بُری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خداوند بزرگ و برتر سے ڈرے اس کے لئے دولت مندی بڑی چیز نہیں ہے اور متقی کے لئے صحبتِ ربانی (دولت سے بہت زیادہ) اور خوشحالی اور خوشدلی خدا کی نعمتوں میں ایک نعمت ہے۔ (احمد)

مال و دولت مومن کی ڈھال ہے

۵۰۵۹ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَلَأُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَا مَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تَرَسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْ لَا هَذِهِ الدَّانِيَةُ لَتَمَنَّدَ لِبِمَاهُؤُا لَاعِ الْمُلُوكِ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنْ احْتَاَجَرَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يُبَدِّلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ الشَّرَّ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے سفیان کہتے ہیں کہ اگر یہ دنیا ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہم کو ذلیل و خوار بنا دیتے اور سفیان نے یہ کہا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو وہ اس کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے اور ضائع ہونے سے بچائے) اس لئے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اس میں کوئی محتاج ہوگا تو وہی سب سے پہلا شخص ہے جو اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کرے گا اور سفیان ثوری نے یہ کہا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔ (شرح الشرح)

ساتھ سال کی عمر بڑی عمر ہے

۵۰۶۰ مَوْعِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَادِي مَنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابْنُ ابْنَاءِ السَّيِّئِينَ وَهُوَ الْعُمَرُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ ساتھ برس کی عمر والے لوگ کہاں ہیں اور یہ عمر وہ عمر ہے جس کی نسبت خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ (یعنی کیا ہم نے تم کو ایسی عمر نہ دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت دہرت، حاصل کرے حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا) یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت۔ (بیہقی)

حسنِ عمل کے ساتھ عمر کی زیادتی درجات کی بلندی کا باعث ہے

۵۰۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنْ نَفَرَا مِنْ بَنِي ثَلَاثَةِ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی عذرہ کے تین آدمی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا آپ نے

صحابہ فرمایا کون ہے جو ان کی خبر گیری کرے مجھ کو آگاہ کرے؟ طلحہ نے عرض کیا میں ان کی خبر گیری کروں گا وہ تینوں آدمی حضرت طلحہؓ کے پاس رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ ان تینوں میں سے ایک شخص اس لشکر میں گیا اور شہید ہوا پھر ایک اور لشکر آپ نے بھیجا اس میں دوسرا شخص گیا اور شہید ہوا پھر تیسرا شخص بستر پر گر گیا راوی کا بیان ہے کہ حضرت طلحہؓ نے کہا میں نے ان تینوں کو (خواب میں) جنت کے اندر دیکھا جو شخص بستر پر تھا وہ سب آگے تھا اور جو دو لشکر میں شہید ہوئے وہ اس کے پیچھے تھے اور سب پہلا شخص جو پہلے لشکر میں شہید ہوا تھا سب آخریں تھا میرے دل میں اس سے شبہ پیدا ہوا اور اس کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے فرمایا اور ان میں سے تو نے کس چیز کا انکار کیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس مسلمان سے زیادہ بہتر کوئی شخص نہیں ہے جس نے اسلام میں زیادہ عمر پائی اور اس کو تحمید و تسبیح اور تہلیل و تکبیر کا زیادہ موقع ملا۔ (احمد)

فَاسْكُمُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِشَّةً فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فَرَسِهِ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هُوَ لَا فِي الثَّلَاثَةِ فِي الْحَنَّةِ دَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فَرَسِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتَشْهَدَ آخِرًا يَلِيهِ فَأَوَّلُهُمْ يَلِيهِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِيُكَبِّرَ وَيُكَبِّرَ وَتُكَبِّرَ وَتَهْلِيلُهُ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

عبادت گزار زندگی کی اہمیت

حضرت محمد بن ابی عمیرہؓ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ پیدائش کے دن سے بڑھا ہو کر مرنے تک خدا کی اطاعت و عبادت میں سرنگوں رہے تو وہ البتہ اپنی اس عبادت و طاعت کو قیامت کے دن حقیر خیال کرے گا اور یہ آرزو کرے گا کہ اس کو پھر دنیا میں واپس کر دیا جائے تاکہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔ (احمد)

۵۰۶۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَدَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَوْ أَنَّهُ رَدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْفَ يَزِدُّهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْثَوَابِ. (رَوَاهُمَا أَحْمَدُ)

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

توکل اور صبر کا بیان

فصل اول

توکل اختیار کرنے والوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری امت میں سے ستر ہزار (افراد) بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ لوگ نہ منتر کرتے ہوں گے اور نہ شگون بد لیتے ہوں گے اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا پیش کی گئیں (یعنی دکھائی گئیں) مجھ پر امتیں یعنی

۵۰۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرِ حَسَبٍ هُمْ الَّذِينَ يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَأْسِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۶۴ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ غُرِضْتُ عَلَى الْأُمَمِ فَجَعَلَ

يَمَسُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ السَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ
الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَ
لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا اسَدًا
الْأَفْقُ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونُ أُمَّتِي فَقِيلَ
هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ خَرَأَيْتُ
سَوَادًا كَثِيرًا اسَدًا الْفُوقُ فَقِيلَ
فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا اسَدًا الْفُوقُ فَقِيلَ
هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا
قَدْ آمَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمْ
الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا
يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ
عُكَاشَةُ ابْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ
يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ
قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ رُمْتُكَ عَلَيْهِ

خواب یا حالت کشف میں) پس پیغمبروں نے اپنی امتوں کے ساتھ گزرنا
شروع کیا ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا (یعنی صرف ایک
تابع) اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ دو آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ
اس کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ ایک
آدمی بھی نہ تھا پھر میں نے ایک بڑی جماعت یا انبؤہ کو دیکھا جو آسمان کے
کناروں تک میں بھری ہوئی تھی (اس کی زیادتی کو دیکھ کر) میں نے یہ امید
باندھی کہ یہ میری امت ہوگی لیکن مجھ کو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ۷۲ اور ان کی امت
ہے پھر مجھ سے کہا گیا دیکھ اور میں نے ایک بڑے انبؤہ کو دیکھا جسے آسمان کے
کنارے معمور تھے پھر مجھ سے کہا گیا دائیں بائیں دیکھ میں نے ایک بڑے
انبؤہ کو دیکھا جس سے آسمان کے کنارے معمور تھے پھر مجھ سے کہا گیا تیری
امت ہے اور ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں جو بے حساب جنت میں داخل
ہوں گے اور یہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ تو بدشگون لیتے ہیں اور نہ منتر
پڑھواتے ہیں اور نہ اپنے جسم پر داغ لیتے ہیں اور صرف خدا پر
بھروسہ رکھتے ہیں (یہ شکر) عکاشہ رض بن حصین (صحابی) کھڑے ہوئے
اور عرض کیا دعا فرمائیے خداوند تعالیٰ ان لوگوں میں مجھ کو شامل کرے
پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا عرض کیا میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر عکاشہ سبقت لے گیا۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی مخصوص شان

۵۰۶۵ وَعَنْ مُهَبِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِمَنِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ
لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ
أَصَابَتُهُ سَرَاءُ شَكَرَكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَلَا نَاصِبَ لَهُ
ضَرَاءُ صَبْرًا كَانَ خَيْرًا لَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مومن کی شان عجیب اس کے تمام کام نیکی ہیں اور یہ شان صرف مومن
کے ساتھ مخصوص ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہو (یعنی فراخی، کشادگی و
خوش حالی) خدا کا شکر کرے پس یہ شکر اس کے لئے نیکی ہے جب کوئی حادثہ
پہنچے تو صبر کرے اور یہ صبر بھی اس کے لئے نیکی ہے۔ (مسلم)

کچھ خاص باتیں

۵۰۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى
اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ إِحْوَصٌ
عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْزُذْ وَلَا
أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كُنْتُ كَذَا
وَكَذَا أَلَكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مومن قوی (یعنی ایمان و اعتقاد میں بہتر ہے) خدا تعالیٰ کے
نزدیک محبوب مومن ضعیف سے اور ہر مومن میں (قوی ہو یا ضعیف)
نیکی ہے جو چیز تجھ کو نفع پہنچائے اس پر حرص کر اور خدا کی مدد و توفیق
طلب کر۔ اور طلب استعانت سے عاجز نہ ہو اور جب تجھ کو کوئی (دکھ
مہیبت) پہنچے (یعنی کسی کام میں کوئی نقصان ہو جائے) تو یوں
نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ اس طرح کہہ کہ خدا نے
یہی مقدر کیا اور خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس لئے کہ اگر لفظ شیطان کے کام کو کھولتا اور دل میں دوسرے پیدا کرتا ہے (مسلم)

فصل دوم

اللہ پر پوری طرح توکل کرنے کی فضیلت

۵۰۶۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الْغُلَامَ تَعْدُوْا إِخْمًا صَادًا تَرُدُّوْهُ بِطَانًا۔

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم خدا پر بھروسہ کرو گے جیسا بھروسے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے،

(رداۃ الترمذی و ابن ماجہ) (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حصول رزق کے بارے میں ایک خاص ہدایت

۵۰۶۵ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ آمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّدْحَ الْأَمِينُ فِي رِوَايَةٍ وَإِنَّ الرُّدْحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رُودِغِي أَنْ نَفْسَانِ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا أَلَا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا تَحْمِلْنَهُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ۔ (رداۃ الترمذی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان) (لَا أَنَّهُ لَمْ يَدْرِكْ وَلَا تَرُدُّوْهُ الْقُدُسِ)۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو جنت قریب کرے اور دوزخ سے دور رکھے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تم کو دوزخ کے قریب کرے اور جنت سے دور رکھے مگر وہ چیز جس سے میں نے تم کو منع کر دیا ہے اور حضرت جبریلؑ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہیں کر لیتا۔ خبردار خدا سے ڈرو اور رزق حاصل کرنے میں اعتدال سے کام لو اور رزق پہنچنے میں تاخیر نہیں تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرنے کہ تم اس کی وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگو۔ اس لئے کہ وہ چیز جو خدا کے پاس ہے اس کو اطاعت ہی کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شرح السنۃ - بیہقی)

اصل زبرد کی ہے

۵۰۶۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِخَيْرٍ مِنَ الْحِلَالِ لَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ تَكُونَ بِهَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَنْتَ بِهَا فِي يَدَيِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِيبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتَ لَكَ۔ (رداۃ الترمذی و ابن ماجہ و قَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ دَاوُدَ الزَّادِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ)۔

حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ترک دنیا حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے (مال و دولت) اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو خدا کے ہاتھوں میں ہے اور ترک دنیا یہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی مصیبت پڑے تو تو اس مصیبت میں ثواب کا طالب ہو اور یہ خواہش رکھ کہ یہ مصیبت باقی رہے اور ختم نہ ہو (تاکہ اس کا ثواب حاصل ہو)۔ (ترمذی - ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن داؤد منکر الحدیث ہے۔

تمام تر نفع و نقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

۵۰۶۷ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے

وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپؐ فرمایا لو کہ! خدا کے احکام (اور امر و نہی) کو محفوظ رکھ۔ خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا اور محفوظ رکھ تو اللہ کے حق کو تو تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو خدا تم سے مدد چاہے اور یہ بات یاد رکھ کہ ساری مخلوق اگر جمع ہو کر تجھ کو کچھ نفع پہنچانا چاہے تو ہرگز تجھ کو نفع نہ پہنچا سکے گی مگر صرف اتنا جتنا کہ خدا نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے قلم اٹھا کر رکھ دینے لگے اور صحیفے خشک ہو گئے۔ (احمد - ترمذی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا عَلَاءُ احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَحْمَدُكَ تَجَاهَكَ وَلَا ذَا اسَأَلْتَ فَاسْأَلَ اللَّهَ وَلَا ذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَأَعَانِمُ أَتِ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفِيَ الصُّحُفُ. (رواه أحمد والترمذی)

انسان کی نیک بنی اور بد بنی؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوتا انسان کی نیک بنی یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے وہ اس پر راضی رہے اور آدمی کی بد بنی یہ ہے کہ وہ خدا سے خیر اور بھلائی کو مانگنا چھوڑے اور انسان کی بد بنی یہ ہے کہ خدا نے جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا ہے وہ اس سے غضب ناک اور ناخوش ہو۔ (احمد - ترمذی)

۵۰۹. وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ رَدَاةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ. (عَرِيبٌ)

فصل سوم (بہ حدیث غریب ہے)۔

خدا پر کامل اعتماد کا اثر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو وہ بھی آپؐ کے ہمراہ واپس ہوتے دوپہر کے وقت صحابہؓ ایک جنگل میں پہنچے جس میں کیکر کے درخت زیادہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اتر پڑے صحابہؓ بھی سایہ کی تلاش میں ادھر ادھر درختوں کے نیچے جا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے اپنی تلوار درخت پر لٹکادی اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے ناگہاں ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پکار رہے ہیں اور آپؐ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہے، آپؐ (ہمارے جمع ہو جانے پر) فرمایا اس دیہاتی نے مجھ پر تلوار کھینچی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میں جاگ پڑا۔ اور دیکھا کہ تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ مجھ سے کہہ رہا ہے اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں کہا خدا بچائے گا تین مرتبہ یہی الفاظ فرمائے اور اس اعرابی کو آپؐ کوئی مراندہی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری و مسلم) اور ابو بکر اسماعیلی نے جو روایت اپنی صحیح میں درج کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اعرابی نے تلوار ہاتھ میں لے کر کہا۔ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ آپؐ

۵۰۹. عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُضَاةِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنَامَ فَاذْأَرْسَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَلَا اذْأَعْنَدَا أَعْدَائِي فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي سَيْفًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ وَصَفَّقَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِي فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقَالَ كُنْ خَيْرَ

اٰخِذْ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنْ رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ لَا وَلِكُنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يَّقَاتِلُوْنَكَ فَنُحِلِّيْ سَبِيْلَهُ فَاَنِيْ اصْحَابُهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكِنَا اِنِّيْ كِتَابُ الْحَمِيْدِيْ وَ فِيْ الزِّيَاضِ -

فرمایا خدا بجائے گا۔ یہ شکر اعرابی کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھا لیا اور فرمایا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بجائے گا؟ اعرابی نے کہا تم بہترین پکڑنیوالے ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں۔ دیہاتی نے کہا میں مسلمان نہیں ہوتا لیکن اس بات کا معاہدہ کرتا ہوں کہ نہ تو آپ سے لڑوں گا اور نہ اس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑے گی۔ یہ شکر آپ کے اس دیہاتی کو چھوڑ دیا وہ دیہاتی اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ایک بہترین شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔

تقویٰ و پرہیزگاری اور رزق

۵۰۴۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَّسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَيَّةَ لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفْتَهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے (اور وہ آیت یہ ہے) وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (یعنی جو خدا سے ڈرے خداوند تعالیٰ اُس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایک ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں ہوتا۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

۵۰۴۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَخْرَجَنِيْ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا التَّرْدَاؤُ دُو الْقَوَاعِ الْمَتِيْنُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَاوُدُ ابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ آیت سکھائی اِنِّيْ اَنَا التَّرْدَاؤُ دُو الْقَوَاعِ الْمَتِيْنُ (یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رزق دینے والا اور طاقتور ہوں) (ابوداؤد اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

کسب و کمائی کو اصل کمائی نہ سمجھو!

۵۰۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخُو ابْنِ عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدَهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخَرُ يَخْتَرِفُ فَسُئِلَ الْمُخْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کچھ پیشہ کرتا تھا۔ پیشہ ور بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بھائی کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) حضور نے فرمایا شاید تجھ کو اس کی برکت سے رزق دیا جاتا ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے)

توکل کی ہدایت

۵۰۴۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ دَاۤءٍ شُعْبَةٍ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشَّعْبَ كُلَّهَا لَمْ يَبَالِ اللهُ بِآتِي دَاۤءٍ اَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کا دل ہر خشک میں ایک شاخ ہے (یعنی اس کو ہر طرح کی فکر میں) پھر جس شخص نے اپنے دل کو ساری شاخوں کی طرف متوجہ رکھا (یعنی ہر قسم کی فکروں میں مشغول و منہمک رہا) خداوند

اللّٰهُ كَفَاكَ الشَّعْبَ - (رَدَاۃُ ابْنِ قَاحِبَةَ) اس کی پروا نہیں کرتا خواہ کسی جنگل میں اس کو ہلاک کرنے اور جس نے خدا پر توکل کیا اور اپنے کاموں کو خدا کے سپرد کر دیا خداوند تعالیٰ اس کے تمام کاموں کو درست کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خدا پر مہر و سہ

۵۰۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عِبْدِي إِذَا طَاعُونِي لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِالْكَيْلِ وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَوْ أَسْمِعُهُمْ صَوْتِ الرَّعْدِ - (رَدَاۃُ أَحْمَدُ) (احمد)

صبر و توکل سے متعلق ایک حیرت انگیز واقعہ

۵۰۴۸ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِيَّةِ فَلَمَّا رَأَتْ أُمْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا فِي السَّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ االلَّهُمَّ ارْزُقْنَا نَظَرَ فَإِذَا الْجُفْنَةُ قَدْ اُمْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى السَّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُهْتَلِكًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتْ أُمْرَأَتُهُ نَعَمْ مَن دَبَّ بَنَاءً قَامَ إِلَى الرَّحَى فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرَوْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُودٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - (رَدَاۃُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک شخص اپنے اہل و عیال کے پاس آیا، جب اس نے ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو دیکھا تو وہ جنگل کی طرف چلا گیا۔ ادھر جب عورت نے دیکھا کہ اس کے شوہر کے پاس کچھ نہیں ہو اور وہ شرم کی وجہ سے باہر چلا گیا ہے تو وہ اٹھی اور چکی پر پیسی، اس کو صاف کیا۔ یعنی جو کچھ اس میں تھا اس کو نکالا۔ پھر تنور کی طرف گئی اور اس کو گرم کیا اور پھر خدا سے یہ دعا کی ”اے میرے اللہ! ہم کو رزق عطا فرما“ اس کے بعد اس نے دیکھا کہ چکی کا گرانڈ آٹے سے بھرا ہوا ہے پھر وہ تنور کی طرف گئی تو دیکھا اس میں روٹیاں بھری ہوئی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں اُس کا شوہر آگیا اور کہا۔ کیا تم کو میرے جانے کے بعد کہیں سے کھانے کا سامان مل گیا اور اس کو آٹے سے بھرا ہوا پایا، اس واقعہ کا ذکر اس نے نبی ﷺ کے سامنے کیا۔ آپؐ فرمایا اگر تم چکی کا پاٹ نہ اٹھا لیتے تو چکی قیامت تک گردش میں رہتی۔ (اور اس سے آٹما نکلتا رہتا)۔ (احمد)

رزق انسان کی تلاش میں رہتا ہے

۵۰۴۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الزَّيْفَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ - (رَدَاۃُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحَلِيِّ) (ابو نعیم)

نبی کا لامتناہی صبر

۵۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ بَنَاتِي أَنْظُرُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَادْمَوْهُ وَهُوَ يَسْخَرُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ - (رَمْتَقُ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبی ﷺ کے سامنے رہا ہوں کہ آپؐ ایک نبیؑ کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں اُس نبیؑ کا جس کو اس کی قوم نے مارا اور لہو لہاں کر دیا۔ وہ نبیؑ اپنے چہرے سے خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اے اللہ تعالیٰ! تو میری قوم کو بخش دے وہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہو۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالشَّمْعَةِ

فصل اول

خاص صورت اور مال کو نہیں دیکھتا، دل کو دیکھتا ہے

۵۰۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَ
 أَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
 خداوند تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا
 بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

غیر مخلصانہ عمل کی کوئی اہمیت نہیں

۵۰۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا غَنَى الشَّرِكَاءِ عَنِ الشَّرِكِ مَنْ
 عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشَرِكُهُ
 فِي رِوَايَةٍ فَإِنَّمَا مِنْهُ بَرِيٌّ لِلَّذِي عَمِلَهُ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
 میں شرکار کے شرک سے بیزار ہوں (یعنی جس طرح اور شرکار شرکت پر
 راضی ہیں اس طرح میں راضی نہیں بلکہ میں شرکت سے بیزار ہوں) جو
 شخص کام (عبادت) کرے جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک

(رواہ مسلم) کرے تو میں اس کو اور اس کے شرک دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں اور ایک
 روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ میں اس شخص سے بری ہوں وہ شخص یا اس کا عمل اسی کے لئے ہے جو عمل اس نے کیا ہے۔ (مسلم)

دکھانے سنانے کے لئے عمل کرنے والوں کے بارے میں وعید

۵۰۸۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
 وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَرَأِي
 يَرَأِي اللَّهُ بِهِ۔

حضرت جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
 جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کے لئے کرے اللہ تعالیٰ
 اس کے عیب کو مشہور کرے گا۔ اور جو شخص کوئی عمل دکھانے کے لئے

(متفق علیہ) کرے خدا اس کو لاپرواہی کی سزا دے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی عمل خیر کی وجہ سے خود بخود مشہور ہو جانا ریا نہیں ہے

۵۰۸۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعَيْتَ التَّجْلَّيْعَ لَعَلَّ
 مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
 وَيَحْمَدُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى
 الْمُؤْمِنِينَ (رواه مسلم)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا
 کیا اس شخص کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے جو نیک کام کرتا ہے اور لوگ
 اس کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں الفاظ ہیں
 کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں کیا اس کے اعمال خیر کا ثواب
 قائم رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ (تعریف کرنا) مؤمنین

کے لئے فوری خوش خبری ہے (اور اصل خوشخبری آخرت میں ہے) فصل دوم

شرک و ریا کے بارے میں ایک وعید

۵۰۸۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

لَهُ رِيَاءٌ دُكِّدَ كَامٍ بِعَيْنِي وَهُوَ خَيْرٌ خُذَاكَ لَمْ يَنْظُرْ بَلْ لَوْ كُنْ كُودُ كُحَانِ لَمْ يَكُنْ جَائِزًا۔ اور سَمِعَهُ وَهُوَ كَامٌ بِعَيْنِي وَهُوَ خَيْرٌ خُذَاكَ لَمْ يَنْظُرْ بَلْ لَوْ كُنْ كُودُ كُحَانِ لَمْ يَكُنْ جَائِزًا۔ اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کئے جاتیں۔ ۱۲ مترجم

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ
یَوْمَ الْقِیَمَةِ لَیْسَ لَكَ رَیْبٌ فِیْهِ نَادِیُّ صَادٍ
مَنْ كَانَ اشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ یُتَبَّحُّ اَحَدًا
فَلِیُطْلَبْهُ تَوَابُ اَبِیْهِ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ
اَغْنَى الشَّكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ریا کاری کی مذمت

۵۰۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ النَّاسَ بِعَلِيٍّ سَمِعَ اللَّهَ بِهِمْ أَسْمَعَ خَلْقَهُ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ - (رَدِّدَا ۱)

البَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے عمل کو شہرت دے (یعنی لوگوں کو سنانے کے اس لیے عمل کیا) تو خداوند تعالیٰ اس کے ریا کے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچائے گا۔ (یعنی اسکی ریا کاری کا اظہار کر گیا) اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بیہقی)

نیت کے اخلاص و عدم اخلاص کا اثر

۵۰۶ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ مِغْنَاهُ فِي حَلِيٍّ
وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ دَأَسَهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ
كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
وَسَنَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)
عَنْ أَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

اُخروی مقاصد کے لئے اپنے نیک عمل کی شہرت پر خوش ہونا "ریا" نہیں ہے

۸۰۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا
أَنَا فِي بَيْتِي فِي مَصَلٍّ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاجْتَنَبَنِي
الْحَالُ اتَّبَعْتُ رَأَيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ
أَجْرُ السَّيِّدِ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) -

ریاکار دینداروں کے بارے میں وعید

۵۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يُحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْأَيْدِي يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَهَا الضَّائِنَ مِنْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعہ دنیا داروں کو دھوکہ دیں گے (خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے)

اللَّيْنِ أَلَسْنَهُمْ أَخْلَى مِنَ الشُّكْرِ وَكَلُوبُهُمْ قُلُوبُ
الَّذِي بَابُ يَقُولُ اللَّهُ آتِي يَخْتَرُونَ أَمْ عَلَىٰ يَخْتَرُونَ
فَبِي حَلَفْتُ لَا بَعَثْتُ عَلَا أُولَٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدْعُ
الْحَلِيمِ فِيهِمْ حَيَاتٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
یا میرے ذہیل ویدینے کے سبب مغرور ہو گئے ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر انھیں میں سے بلا و فتنہ کو مسلط کروں گا (یعنی ان پر ایسے امرا و حکام یا اشخاص کو مقرر کروں گا جو ان کو مصائب و آفات میں مبتلا کر دیں ایسی بلا اور فتنہ کو عقل مند و دانا اشخاص اس کے دفع کرنے سے عاجز و حیران رہیں گے۔ (ترندی)

۵۰۹۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ أَتَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلَفًا
أَلَسْنَهُمْ أَخْلَى مِنَ الشُّكْرِ وَكَلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنْ لِقَابِ
فَبِي حَلَفْتُ لَا يَخْتَرُونَ فِتْنَةٌ تَدْعُ الْحَلِيمِ فِيهِمْ
حَيَاتٍ فَبِي يَخْتَرُونَ أَمْ يَخْتَرُونَ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ)
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا فرمان ہو کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور جس کے دل ایسے زیادہ تلخ ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر فتنہ و مصیبت (بلا) نازل کروں گا ایسا فتنہ کہ عقل مند و دانا اشخاص اس میں حیران ہو گا۔ کیا یہ لوگ مجھ کو دھوکا دیتے ہیں یا مجھ پر جرات و دلیری کرتے ہیں۔ (ترندی)

میانہ روی کی فضیلت

۵۰۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرٌّ فَإِنَّ صَاحِبَهَا سَدَدٌ قَارِبٌ
فَارْجُوهُ وَإِنْ أَشِيدَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا
تَعْدُوهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں حرص و نشاط ہے (یعنی زیادتی و انہماک) اور ہر زیادتی میں کمی ہے (یعنی ہر اس فعل میں جو زیادتی کے ساتھ کیا جائے سستی پیدا ہو جاتی ہے) پس اگر عمل کرنے والے نے میانہ روی سے کام لیا اور میانہ روی کے قریب رہا (یعنی افراط و تفریط سے بچا رہا) تو اس کی نجات پا جائے گی امید ہے (یعنی اس کی کامیابی کی امید ہے) اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا گیا (یعنی اس نے اس قدر مال لیا کہ لوگوں میں شہور ہو گیا یا مشہور ہونے کے لئے اس نے عبادت میں زیادتی کی تو تم اس کو (صالح اور عابد) شمار نہ کرو۔ (ترندی)

شہرت یافتہ زندگی پر خط کرے

۵۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَحْسِبُ أَمْرٌ مِنْ دَنَاءٍ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ
فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کی بڑائی کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین اور دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر وہ شخص جس کو خداوند تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (بیہقی)

فضل سوم

سمعہ کی ہدایت

۵۰۹۳ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ
أَصْحَابَهُ وَجُنْدُبَ يَوْمَ صَبِيهِمْ فَقَالُوا أَهْلَ سَمِعَتْ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ
أَبِي تَمِيمَةَ كَيْتے ہیں کہ میں حضرت صفوانؓ اور ان کے دوستوں کے پاس حاضر ہوا حضرت جندبؓ اس وقت ان کو نصیحت کر رہے تھے صفوانؓ وغیرہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے جندبؓ

کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص سنائے (یعنی اعمال نیک لوگوں کو سنائے اور شہرت دینے کے لئے) خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص مشقت ڈالے (اپنے اور یعنی اپنے آپ کو کسی تکلیف میں ڈالے یا کسی دوسرے کو تکلیف میں ڈالے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔ لوگوں نے کہا ہم کو یہ سن کر کچھ انہوں نے کہا سب پہلی چیز جو انسان کو گندہ اور خراب کرتی ہے (یعنی دوزخ میں لے جانے والی اور موجب عذاب ہوتی ہے) اس کی پیٹ پر پس شخص اس کی قدرت رکھتا ہو کہ مال حلال کھائے (اور حرام کو ہاتھ نہ لگائے) وہ ایسا ہی کرے اور جو شخص اس کی طاقت رکھے کہ اس کے درمیان ایک چلو خون حائل نہ ہو وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری)

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا أَوْحَيْنَا فَقَالَ إِنْ آدَلَ مَا يُنْتَنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَتِّ مِلًّا كَفَّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(رواہ البخاری)

ریا کاری شرک کے مترادف ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک روز مسجد نبوی کی طرف گئے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا وہ اس وقت رو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا معاذ رضی اللہ عنہ کون چیز سکور لاری ہے معاذ نے کہا مجھ کو وہ بات رلا رہی ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تھوڑا ریا (بھی) شرک ہے اور یہ کہ جو شخص خدا کے دوست سے دشمنی رکھے (یعنی اس کو نقصان و اذیت پہنچائے) اس نے گویا خدا سے جنگ کی اور مقابلہ کیا۔ خداوند تعالیٰ نیکو کاروں پر ہزگاروں اور ان خفی حال کے لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ نظروں سے غائب ہوں تو ان کو پوچھا نہ جائے اور جب موجود ہوں تو ان کو بلایا نہ جائے (اور بلا یا جائے تو) پاس نہ بٹھایا جائے ان لوگوں کے دل چراغ ہدایت ہیں اور یہ لوگ ہر تاریک زمین سے ظاہر و پیدا ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۵۰۹۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُمَكِّنُكَ قَالَ يُمَكِّنُنِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شَرُّهُ وَمَنْ عَادَى اللَّهَ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَادَّةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْإِبْرَارَ الْأَخْفَاءَ الْأَخْفَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يَتَفَقَّدُوا وَلَا تَحْضَرُ دُورُ عَوَادِهِمْ يُقَرَّبُونَ أَقْلُوهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبَرَاءٍ مُطْلَمَةٍ (رواہ ابن ماجہ)

صدق و اخلاص کی علامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے اور خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے اور جب پوشیدہ پڑھتا ہے خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرا یہ بندہ سچا ہے (ریا نہیں کرتا)۔ (ابن ماجہ)

۵۰۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّاهُ فِي الْعِلَانِيَةِ فَاحْسَنَ صَلَّاهُ فِي الْبَيْتِ فَاحْسَنَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا عَبْدِي حَقًّا۔ (رواہ ابن ماجہ)

ریا کار لوگوں کے بارے میں پیش گوئی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں چند قویں ایسی ہوں گی جو ظاہر میں دوست ہوں گی لیکن باطن میں دشمن۔ پوچھا کیا یا رسول اللہ یہ کیوں ہوگا فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ ان میں سے بعض بعض سے غرض لالچ رکھیں گے اور بعض بعض سے خوف زدہ ہوں گے۔ (احمد)

۵۰۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَوَّامٌ إِخْوَانُ الْعِلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السِّرِّيَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ يَكُونُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبٌ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ (رواہ احمد)

دکھلائے کا نماز روزہ شرک ہے

۵۰۹۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَشْرَكَ بِإِلَهِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ بِرَبِّهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت شداد بن ابی سعید کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے دکھلائے کا نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلائے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلائے کے لئے نیت کی اس نے شرک کیا۔ (احمد)

۵۰۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ كَانَ قَبِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَاذْكُرْنَهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَخْوَفُ عَلَى أُمَّتِي الشَّرْكُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَكَ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ أَمَّا أَنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا نَبَاً وَلَكِنْ يَدْعُونَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِرَ أَحَدُهُمْ مَبَاتِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرَكَ صَوْمَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت شداد بن ابی سعید کہتے ہیں کہ ایک روز وہ فرمے۔ پوچھا گیا کیوں روتے ہو انھوں نے کہا مجھ کو اس بات نے رلایا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نبی امت پر شرک خفی اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی فرمایا، خبردار ہاں میری امت سورج کو نہ پوجے گی۔ چاند کی عبادت نہ کرے گی، پتھر کی پرستش نہ کرے گی اور نہ بتوں کے آگے سجدہ کرے گی لیکن اپنے اعمال خیر لوگوں کو دکھائے گی اور مخفی شہوت یہ ہے کہ مثلاً تم میں کوئی شخص صبح کو روزہ دار اُسٹھے گا پھر کوئی خواہش نفسانی خواہشات میں پیش آئیگی مثلاً کھانے پینے کی خواہش یا جماع کی خواہش) اور وہ روزہ کو توڑ دے گا۔ (احمد۔ بیہقی)

ریا کاری دجال کے قتل سے زیادہ خطرناک ہے

۵۰۹۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوُّ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشَّرْكُ الْخَفِيُّ إِنَّ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيَرَى يَدَهُ صَلَوْتَهُ لَهَا يُرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی سعید کہتے ہیں کہ ہم صبح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا خبردار کیا تم لوگ ایک اور بات نہ بتلاؤ جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (وہ خطرناک چیز) شرک خفی ہے آدمی نماز کیلئے کھڑا ہوتا اور نماز پڑھتا ہے اور زیادتی کرتا یا نماز میں دینی لیے چورے ارکان ادا کرتا ہے) محض اس لئے کہ کوئی شخص اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

ریا کاری شرک اصغر ہے

۵۱۰۰ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخَوَّ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشَّرْكَ الْأَصْغَرَ قَالَُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشَّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّبَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ تَوَعُّوا عِبَادِي أَعْمَالَهُمْ أَذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَدْعُونَ فِي الدُّنْيَا فَانظُرُوا هَلْ تَجِدُونَهُمْ عِنْدَهُمْ جَزَاءً أَوْ حِسَابًا

حضرت محمد بن لبید کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر (چھوٹا شرک) صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے۔ فرمایا ربا (احمد) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں قیامت کے دن خداوند تم ربا کاروں کو فرمائے گا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے اور دیکھو کہ تم کو ان کے پاس جزا دیا کھلائی ملتی ہے (یا نہیں)۔

اخلاص عمل کا اثر

۵۱۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي خَيْرٍ لَا بَابَ لَهَا وَ

حضرت ابی سعید خدری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی ایسے پیر میں کوئی عمل کرے جس میں تو دروازہ ہو اور نہ کوئی رشتہ دار تو اس کے

لَا تُكْوِئُ خَرْجَ عَمَلِهِ إِلَى النَّاسِ كَمَا نَبَأَ مَا كَانَتْ - عمل کی بھی لوگوں کو خبر ہو جائے گی خواہ وہ عمل کسی قسم کا ہو۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اچھی یا بُری عادت کو آشکارا کر دیتا ہے

۵۱۰۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سِرِّيَّةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ أَكْهَرَ اللَّهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ - حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کی کوئی اچھی یا بُری بات چھپی ہوئی ہو خداوند تم اس عادت کو ایک نشانی سے ظاہر کر دیتا ہے کہ اس نشانی سے لوگ اس کو شناخت کر لیتے ہیں۔ (بیہقی)

نفاق کی برائی نہایت خوفناک ہے

۵۱۰۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا آخَاؤُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ مُنَافٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحَقِّ وَلَعَلَّ بِالْجَوْرِ - (رَدِّ الْبَيْهَقِيِّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہیں اس امت پر (یعنی اپنی امت پر ہر منافق کے شر سے ڈرتا ہوں جو علم و حکمت کی باتیں کرتا ہے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔) (بیہقی)

حسن نیت کی اہمیت

۵۱۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَرْجَانَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي لَنْتُ كُلَّ كَلَامٍ الْحَكِيمُ الْقَبْلُ دَلِكُمُ الْقَبْلُ هَهُ وَهَوَاةُ فَإِنْ كَانَ هَهُ وَهَوَاةُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ مَمْنَةً مُحَمَّدًا لِي دَوَّارًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هَهُ وَهَوَاةُ النَّارِ حُمِي - حضرت ہاجر بن مرزبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرمایا ہیں حکیم کے ہر کلام کو قبول نہیں کر لیتا لیکن میں اس کا ارادہ اور نیت کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور محبت میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف قرار دیتا ہوں اور دقار اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔ (داری)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ رَوْنِے اور ڈرنے کا بیان

هَضْلُ أَوَّلِ

زیادہ ہنسنا آخرت کی ہولناکیوں سے بے فکری کی علامت ہے

۵۱۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَتَضَعُكُمْ قَلِيلًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابو القاسمؓ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہو اگر تم اس چیز کو معلوم کر لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ رو دو اور بہت کم ہنسو۔ (بخاری)

کسی کے اخروی انجام کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا

۵۱۰۶ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ لَا أَدْرِي وَانَارَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت ام العلاء انصاریہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں اگرچہ خدا کا رسول ہوں لیکن خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا (معا) کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ (بخاری)

دوزخ کے بارے میں حضورؐ کا ایک مشاہدہ

۵۱۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى النَّارِ قَرَأَتْ فِيهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَعْلَبُ فِي هَرَّةٍ لَهَا رِبَطٌ فَأَلَمَ طُعْمَهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَايِشِ الرَّضِيِّ حَتَّى مَاتَتْ - حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے پیش کی گئی میرے سامنے دوزخ کی آگ (یعنی معراج یا خواب میں) میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بٹی کے معاملہ میں عذاب کیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو وہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کی رسی کھولتی تھی کہ وہ

مَجْعَادَ رَأَيْتُ عَمْرًا وَبَنَ عَامِرًا اخَذَ اِسْمِي بِحُجْرَتَيْهِمَا
فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِيبَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حشرات الارض میں سے (پہل پھر کر) کچھ کھالے یہاں تک کہ وہ بھوکے مر گئے اور میں
اس میں مرد بن عامر خزاعی کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں کھینچ رہا تھا
اور یہ سب پہلا شخص تھا جس نے ساند پھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔ (مسلم)

فسق و فجور کی کثرت پوری قوم کے لئے موجب ہلاکت

۵۱۰۸ وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ فَرَاغَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَبِئْسَ لِلشَّرَابِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ
رَدِّمْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ حَذِيذٍ وَحَلَقَ بِأَصْبَعِهِ
الْإِبْهَامَ وَالَّتِي قَبْلَهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفْهَكَ وَفِينَا الصُّلَحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَكْثَرُ
الْحَبِثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زینب بنت جحش کہتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھرائے
ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل
نہیں ہے عرب کے لئے شرفِ قرب پہنچ گیا آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سُورِخ
ہو گیا ہے یہ کہہ کر اپنے انگوٹھے اور قریب کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا اور دکھایا
(اتنا سُورِخ ہو گیا ہے) زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم کو ہلاک کر دیا
جائے گا حالانکہ ہمارے اندر نیک و صالح آدمی بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ
فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

خسف اور مسخ کا عذاب اس امت کے لوگوں پر بھی نازل ہو سکتا ہے

۵۱۰۹ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنَ أُمَّتِي أَقَامٌ
يَسْعَلُونَ الْخَزَا وَالْحَرِيرَ وَالنَّخْرَ وَالْمُعَادِفَ وَلَيَكُنَّ
أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عِلْمٍ يَرُدُّوهُمْ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ
رَجُلٌ لِحَاجَةٍ يَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا نَقُولُهُمْ اللَّهُ
يَفْعَلُ أَلَعَلَّكُمْ وَبَسَخُ أَخْرَيْنَ قِرَادَةً وَخَا زَبْرًا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمُصَابِيحِ الْحَرِّ
وَهُوَ تَصْغِيرٌ وَإِنَّمَا هُوَ بِالنَّجَاءِ وَالزَّاعِ الْمُعْجَمَيْنِ نَصٌّ
عَلَيْهِ الْحَمِيدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي كِتَابِ
الْحَمِيدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِي شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُدُّوهُمْ
عَلَيْهِمْ سَارِحَةً لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ -

حضرت ابی عامر یا ابی مالک اشعری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ فرماتے سنا ہے میری امت میں سے کچھ تو قومیں ایسی ہوں گی جو خز زبر یعنی
ادنی اور زہنی پٹرا کو ریشم کو اور بنرب کو اور باجوں کو حلال و جائز کر دیں گی اور
ان میں سے کچھ قومیں اونچے پہاڑوں کے پہلو میں قیام اختیار کریں گی (کہ ہر قسم کے لوگ
ان کو دیکھنے آئیں گے) رات کے وقت ان کے مواشی (جو چرنے کو گئے تھے) واپس
آئیں گے اور ایک سائل ان کے پاس آئیگا وہ اسے کہیں گے کل ہمارے پاس آنا پھر رات
ہی کو خداوند تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا پہاڑوں کو ان کے بعض
آدمیوں پر گرا دیگا اور بعض کی صورتوں کو مسخ کر دیگا اور بنرب اور سور بنار دیگا
جو قیامت تک اسی شکل و صورت میں رہیں گے۔ (بخاری) اور مصابیح کے بعض
نسخوں میں الْحَرِّ ہے اور یہ تصحیف و حمیدی اور ابن اثیر کے بیان کے مطابق اس
حدیث میں الْحَرِّ (بالخاء والزاء المعجمین) ہے حمیدی کی کتاب میں بخاری

سے ہے اور اسی طرح خطابی کی شرح بخاری میں تَرُدُّوهُمْ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ کے الفاظ ہیں۔

عذابِ الہی کا نزول

۵۱۱۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ
مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند
تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو یہ عذاب ہر اس شخص کو گھیر لیتا
ہے جو اس قوم میں ہوتا ہے پھر (آخرت میں) لوگوں کو مع ان کے اعمال کے اٹھایا
جائے گا (یعنی جزا و سزا دی جائے گی)۔ (بخاری و مسلم)

اصل اعتبار خاتمہ کا ہے

۱۱۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَبْعُثٌ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر بندہ اس حالت میں اٹھایا جائیگا جس حال پر کہ وہ مرا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

انسان کی نادانی و غفلت کی ایک مثال

۱۱۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَادِبُهَا
وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے دوزخ کی آگ کی مانند نہیں دیکھا (یعنی ایسی عجیب ہو لنا کہ چیز نہیں دیکھی) کہ اس نے بھاگنے والا سوتا ہے اور جنت کی مانند نہیں دیکھا کہ اس کا طلب کرنے والا سوتا ہے (یعنی دوسرے بھاگنا چاہتے ہیں لیکن آدمی سوتا ہوا اور جنت کو طلب کرنا چاہتے ہیں لیکن آدمی سوتا ہے) (ترمذی)

ایک نصیحت ایک آرزو

۱۱۱۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَ
مُتَّى لَهَا أَنْ تَأْطَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعِ
أَمْصَاعٍ إِلَّا وَفِيهَا مَلَكٌ دَاخِرٌ جَهَنَّمَ سَاجِدٌ لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوِ
تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَفَضَحَكُمْ مُزِيلًا وَلَبِكُمْ كَثِيرٌ أَوْ مَا
تَلَذُّ نَسَمٌ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدِ
تَجَارُونَ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ كُنْتُ شَجَرَةً تَقْضُ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی ذر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جس چیز کو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جس بات کو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آسمان آواز بلند کرتا ہوا اور اس کو آواز بلند کرنا حق پر قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان میں چار انگشت جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے خدا کے لئے اپنا سر رکھ سجدہ میں نہ پڑے ہوں اگر تم اس بات کو معلوم کرو جس کو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم منسو اور زیادہ روؤ اور نہ عورتوں سے بستر پر لذت حاصل کرو اور خدا کے مال سے زیادہ کرتے تم جنگلوں کی طرف نکل جاؤ۔ اس حدیث کو بیان کر کے حضرت ابو ذر نے کہا کاش میں درخت ہوتا جس کو کاٹ ڈالا جاتا۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

حکیمانہ نصیحت

۱۱۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ
ذِكْرُهُ أَحَبُّ جُجَامِينَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا وَخَافَنِي فِي مَقَامٍ
الْمَنْزِلِ إِلَّا آتَتْ سِلْعَةً اللَّهُ غَالِيَةً إِلَّا أَنْ سِلْعَةً
اللَّهُ الْجَنَّةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آخر شب میں دشمن کی غارت گری سے (خوف رکھتا ہے) اول رات میں بھاگتا ہے (یعنی سفر کرتا ہے) اور جو شخص اول رات میں بھاگتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے خبردار خدا کا سامان بہت قیمتی ہے۔ خبردار خدا کی متاع جنت ہے۔ (ترمذی)

ذکر اللہ اور خوف خداوندی کی فضیلت

۱۱۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ
ذِكْرُهُ أَحَبُّ جُجَامِينَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا وَخَافَنِي فِي مَقَامٍ
الْمَنْزِلِ إِلَّا آتَتْ سِلْعَةً اللَّهُ غَالِيَةً إِلَّا أَنْ سِلْعَةً
اللَّهُ الْجَنَّةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوندی (قیامت کے دن) فرمایا بنگاران فرشتوں جو دوزخ پر متعین ہیں) آگ میں اس شخص کو نکال دو جس نے مجھ کو ایک دن بھی یاد کیا ہے یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہے۔ (ترمذی - بیہقی)

ایک آیت کا مطلب

۵۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ مَا اتَّوَاتُوا قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصَّدِيقِ وَالَّذِينَ يَمُوتُ مَوْتًا وَيَمُوتُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ -

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا کہ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مَا اتَّوَاتُوا قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ (یعنی وہ لوگ جو ہیں جو کچھ کہہ دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل ترساں دلہن ہیں) کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ آپؐ فرمایا صدیق کی بیٹی نہیں بلکہ وہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور اس کے باوجود خدا سے ڈرتے ہیں کہ ان کے اعمال کو (نہ شاید) قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

ذکر اللہ کی نصیحت و تلقین

۵۱۱۷ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ لِنَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاحَةُ سَبْعًا الرَّاحَةُ جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ - (رواه الترمذی)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے لوگو! خدا کو یاد کرو خدا کو یاد کرو۔ زلزلہ آیا اور اس کے پیچھے آتا ہے پیچھے آئیو الہیہ۔ آئی موت مع اس کے جو اس میں ہے آئی موت مع اس کے جو اس میں ہے۔ (ترمذی)

موت اور قبر کو یاد رکھو

۵۱۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلُوعَةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَسْتَشِرُّونَ قَالَ أَمَا لَكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَذَا مِنَ اللَّذَاتِ أَشَعَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَآكُتْرُوا إِذْ كُرْهَازِ اللَّذَاتِ الْمَوْتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَابَيْتُ الْغُرْبَةَ وَأَنَابَيْتُ الْوَحْدَةَ وَأَنَابَيْتُ التَّرَابَ وَأَنَابَيْتُ الدُّودَ إِذَا دَفِنَ الْعَبْدُ الْمَرْغُومُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَا حَتَّ مَنْ يَمْسِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى قَادٍ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَى خَسْرَى مَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَسْجَعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوْ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَا بَعْضَ مَنْ يَمْسِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى قَادٍ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَى خَسْرَى مَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَمِسُ عَلَيْهِ حَتَّى عَلَيْهِ حَتَّى تَحْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ دَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ خَادَ خَلَّ بَعْضَهَا فِي بَوْنٍ بَعْضُهَا قَالَ وَيَقْبِضُ لَهُ سَبْعُونَ

حضرت ابی سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے دیکھا کہ لوگ گویا ہنس رہے ہیں آپؐ فرمایا اگر تم لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا اثر ذکر کرتے رہو تو وہ تم کو اس سے باز رکھے جس کو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی تم کبھی نہ سو) اور وہ (لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز) موت ہے پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی موت کو انکار یاد رکھو۔ واقعہ یہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں قبر پر نہ کہتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں کپڑوں کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں۔ اور جب قبر میں مومن بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو کشادہ مکان میں آیا ہو تو میرے نزدیک بہت محبوب تھا ان لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں آج کے دن میں تجھ پر حاکم و قادر بنائی گئی ہوں اور تو مجھ پر ہو کر میری طرف آیا ہے پس تو غریب میرے اس نیک کام کو دیکھے گا جو میں تیرے لئے کروں گی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ پھر اس مومن بندہ کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے جہاں تک کہ نظر کام کرتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب فاجر یا کافر بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے نہ تیرا آنا مبارک اور نہ تیرے لئے کشادہ مکان ہے تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں بُرا تھا اور آج کے دن کہ میں تجھ پر حاکم کی گئی ہوں اور تو مجھ پر مقہور میری

تَنِينَ لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَعَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْتَبَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا فَيَنْفُسُهُ وَيَخْذُ شَنْهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حَفْرَةٌ مِّنْ حُفْرِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

طرف آیا ہے تو دیکھو گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا برا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر قرآن کو دہاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اُدھر کی اُدھر نکل جاتی ہیں۔ ابوسعیدؓ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا فر پر ستر اُڑ رہے مقرر کئے جاتے ہیں (اے اُڑ رہے کہ) اگر ایک ان میں سے پھنکار مارے تو قیامت تک زمین سبز نہ آگاہے یہ اُڑ رہے اس کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس بندہ کو حساب کیلئے لے جایا جاتا ہے۔ ابوسعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرت کے باغوں میں ایک باغ ہو یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک آگ کا گڑھ ہے۔

(ترمذی)

آخرت کے خوف نے حضور کو جلد بوڑھا کر دیا

۵۱۱۹/۱۵ وَعَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَتْ قَالَ شَيْبَتْنِي سُورَةُ هُودٍ اَخَوَاتُهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی جحیفہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو سورۃ ہود اور اس جیسی اور سورتوں نے (جن میں قیامت اور عذاب الہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو سورۃ ہود سورۃ واقفہ سورتا اور سورۃ عم یسألون نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا یلج النار الخ کتاب الجہاد میں بیان کی گئی۔

فضل سوم

صحابہ کا کمال احتیاط و تقویٰ

۵۱۲۱/۱۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْنَىٰ فِي أَعْيُنِكُمْ مِمَّنْ الشَّعْرُ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤَيَّقَاتِ بِغَيْرِ الْمُهْلَاكِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ تم ایسے عمل کرتے ہو جو تنہا ہی نظریں بال سے باریک ہیں (یعنی بہت معمولی) لیکن ہم ان کاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی اجتناب کرو اور بچو

۵۱۲۲/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكَ وَحَقَرَاتِ لَنْ تُؤْبَ فَإِنَّ لَهَا مِنْ اللَّهِ طَالِبًا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (ابن ماجہ - دارمی - بیہقی)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! اپنے آپ کو اُن گناہوں سے بچا جن کو خیر و معمولی خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ اُن گناہوں کے ساتھ خدا کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے (یعنی فرشتہ)۔ (ابن ماجہ - دارمی - بیہقی)

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ سے کیا کہا

۵۱۲۳/۱۹ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ ابْنِي لِرَبِّكَ قَالَ

حضرت ابی بردہؓ بن ابی موسیٰؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا تم جانتے ہو میرے باپ نے تمہارے باپ سے کیا کہا تھا میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں عبد اللہؓ نے

کہا میرے باپ نے تمہارے باپ کا تھا اے ابو موسیٰ کیا یہ بات تجھ کو خوش کرتی ہے کہ ہمارا اسلام رسول اللہ ﷺ (کی بعثت) کے ساتھ تھا اور ہماری ہجرت آپ کے ساتھ تھی اور ہمارا جہاد آپ کے ساتھ تھا اور ہمارے سارے اعمال آپ کے ساتھ تھے جو ہمارے اہل غنیمت کی طرح ہیں یعنی ثابت و برقرار اور آپ کے بعد جو عمل ہم نے کئے ہیں ان سے اگر ہم برابر برابر چھوٹ جائیں تو ہمارے لئے کافی ہے تمہارے باپ نے منکر میرے باپ کا نہیں یوں نہیں خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم نے جہاد کیا ہم نے نماز پڑھی ہم نے روزے رکھے اور بیت سے نیک اعمال ہم نے کئے اور ہمارے ہاتھوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور امید ہے کہ ہم کو ان اعمال کا ثواب ملے گا۔ میرے باپ نے منکر کہا لیکن میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں عتر کی جان ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ جو اعمال ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے ہیں وہی ثابت و برقرار ہیں اور جو اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں ان سے ہم برابر برابر چھوٹ جائیں گے میں نے یہ منکر کہا کہ تمہارا باپ خدا کی قسم میرے باپ سے بہتر تھے۔ (بخاری)

قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِ آتَىٰ قَالَ لَا بَيْكَ يَا أَبَا مُوسَىٰ هَلْ يَسْأَلُكَ أَنَّ إِسْلَامًا مِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَهْجًا تَنَامَعُهُ وَجَهَادًا تَنَامَعُهُ وَعَمَلًا كَلَّهَ مَعَهُ بَرْدٌ لَّنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كَفَا فَا رَأَيْتَ سَابِرًا سَبَّ قَالَ أَبُوكَ لَا بَيْتَ وَلَا إِلَهَ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا وَهَمَمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَوَّاسًا عَلَىٰ أَيْدِينَا بَشَرًا كَثِيرًا وَإِنَّا لَنَرْجُو أَذَاكَ قَالَ آتَى الْيَكْتَىٰ أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عَمْرٍ بِيَدِهِ لَوِدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرْدٌ لَّنَا أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجُو نَامِنْهُ كَفَا فَا رَأَيْتَ سَابِرًا سَبَّ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرًا مِنِّي آتَى - (رواه البخاري)

نوباتوں کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھ کو نو باتوں کا حکم دیا ہے (۱) ظاہر و باطن خدا سے ڈرنا (۲) سچی بات کہنا غصہ اور رضامندی کی حالت میں (۳) فقر اور غنا میں میاں روی (یعنی اخلاص و درویشی دونوں حالتوں میں میاں روی (۴) میں اس سے قربت داری کو قائم و برقرار رکھوں جو مجھ سے قطع تعلق کرے (۵) میں اس شخص کو دوں جو مجھ کو محروم رکھے (۶) جو شخص مجھ پر ظلم کرے میں (باوجود قدرت انتقام) اس کو معاف کر دوں (۷) میری خاموشی غور و فکر ہو (۸) میری گویائی ذکر الہی ہو (۹) اور میری نظر عبرت حاصل کرنے کے لئے ہو اور میرے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ میں امر بالمعروف کروں۔ (ترمذی)

۵۱۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي رُبِّي يَتَسَعُ خَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّفَا وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ تَكُونَ خَمِيَّتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظْرِي عِبْرَةً وَأَمْرِي بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ -

(رواه ترمذی)

خوف الہی سے گریہ کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کا کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو جس کی آنکھوں سے خوفِ خدا میں آنسو نکلیں اگرچہ وہ آنسو کھٹی کے سر کے برابر ہوں پھر وہ آنسو اس کے خوبصورت چہرہ پر نہیں گرے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۱۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مَرَّ مِنْ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُعِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرُوجِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ (رواه ابن ماجہ)